8

اُردو زبان میں اپنی نوعیت
کی منفرد اور اولین کاوش

اَلْفَتْحُ الرَّبَّانِی

فقہی ترتیب

مُسند امام احمد بن حنبل

شیخ الاسلام صاحب المذہب شیخ السنۃ امام اہل الحدیث وصاحب المنۃ علی الائمۃ

اَبُو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی

ترجمہ

• مولانا عباس انجم گوندلوی • پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی
• ابو القاسم محمد محفوظ اعوان

تحقیق وتخریج وشرح
ابو القاسم محمد محفوظ اعوان

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی ﷾

دارالعلم ممبئی

www.minhajusunat.com

www.minhajusunat.com

اُردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد اور اوّلین کاوش
سَلیس ترجمہ، تشریح، تحقیق و تخریج

اَلفتحُ الرّبّانی

8

فقہی ترتیب

مُسند امام احمد بن حنبل

شیخ الاسلام صاحب المذہب شیخ السنۃ امام اہل الحدیث وصاحب المنۃ علی الأئمۃ
ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی

ترجمہ

مولانا عباس انجم گوندلوی ❖ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی ❖ ابو القاسم محمد محفوظ اعوان

تحقیق و تخریج وشرح — ابو القاسم محمد محفوظ اعوان
تقریظ — شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
نظر ثانی — حافظ عبد اللہ رفیق

دار العلم ممبئی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فہرست مضامین

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ وَتَفْسِيْرِهٖ وَاَسْبَابِ نُزُوْلِهٖ

قرآن کریم کے فضائل، تفسیر اور اسبابِ نزول کی کتاب

اَبْوَابُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَآدَابِهَا

قرآن مجید کی اور اس کے تلاوت آداب کا بیان

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَبْوَابُ كَيْفِيَّةِ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ — نزول قرآن کی کیفیت کے ابواب

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾

باب ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

بَابُ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾

بَابُ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ...... الخ﴾

بَابُ: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾

بَابُ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ ...... الخ﴾

بَابُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾

بَابُ: ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾

بَابُ: ﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا﴾

بَابُ: ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ﴾

بَابُ: ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾

بَابُ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِهَا

بَابُ: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ ...... الخ﴾

بَابُ آيَةِ التَّيَمُّمِ

بَابُ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ...... الخ﴾

بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ﴾

بَابُ: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ...... الخ﴾

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ الْاَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَمَا جَاءَ فِيْهَا
اخلاق حسنہ اور ان سے متعلقہ امور کے مسائل

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ الزُّهْدِ وَالتَّقْلِيلِ مِنَ الدُّنْيَا وَالرِّضَا بِالْكَفَافِ

زہد، دنیا سے معمولی مقدار لینے اور بقدر ضرورت رزق پر راضی ہو جانے کے مسائل

كِتَابُ الْفَقْرِ وَالْغِنٰى

فقر اور غنٰی کے مسائل

كِتَابُ الصَّبْرِ وَ التَّرْغِيبِ فِيْهِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ مِنَ الْاَجْرِ الْعَظِيمِ وَالْفَضْلِ الْجَسِيمِ

صبر، اس کی ترغیب، صابر کے لیے اللہ تعالیٰ کے تیار کیے ہوئے اجر عظیم اور فضل کثیر کے مسائل

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ وَتَفْسِيْرِهٖ وَاَسْبَابِ نُزُوْلِهٖ

قرآن کریم کے فضائل، تفسیر اور اسبابِ نزول کی کتاب

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْقُرْآنِ وَالْاِعْتِصَامِ بِهٖ

قرآن کی فضیلت اور اس کو تھامنے کا بیان

(۸۳۲۱)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ أُمَّتَكَ مُخْتَلِفَةٌ بَعْدَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: فَاَيْنَ الْمَخْرَجُ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: فَقَالَ: كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى، بِهٖ يَقْصِمُ اللّٰهُ كُلَّ جَبَّارٍ، مَنِ اعْتَصَمَ بِهٖ نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهُ هَلَكَ، مَرَّتَيْنِ، قَوْلٌ فَصْلٌ وَلَيْسَ بِالْهَزْلِ، لَا تَخْتَلِقُهُ الْاَلْسُنُ، وَلَا تَفْنٰى اَعَاجِيْبُهُ، فِيْهِ نَبَأُمَا كَانَ قَبْلَكُمْ، وَفَصْلُ مَا بَيْنَكُمْ، وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ۔)) (مسند احمد: ۷۰۴)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! آپ کے بعد آپ کی امت اختلاف کا شکار ہوگی، میں نے کہا: اے جبریل! اس اختلاف سے نکلنے کا طریقہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ہر سرکش کی شان توڑتا ہے، جو اس کو تھامے گا، وہ نجات پائے گا، جو اسے چھوڑ دے گا، وہ ہلاک ہوگا، یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا، یہ فیصلہ کن کلام ہے اور یہ مذاق نہیں (حقیقت پہ مبنی سچا کلام ہے) زبانیں اس جیسا کلام پیش نہیں کر سکتیں، اس کے عجائبات اور اسرار ختم نہیں ہوتے، اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں، تمہارے مابین ہونے والے فیصلے ہیں اور تمہارے بعد ہونے والی اخبار کا بیان ہے۔''

(۸۳۲۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے

(۸۳۲۱) تخريج: اسناده ضعيف لضعف الحارث بن عبد الله الاعور، ثم هو منقطع، محمد بن اسحاق، لاتعرف له رواية عن محمد بن كعب القرظي ـ أخرجه الترمذي: ۲۹۰۶ (انظر: ۷۰۴)

(۸۳۲۲) تخريج: اسناده ضعيف، ابن لهيعة سيىء الحفظ، وعبد الرحمن بن مريح مجهول، هكذا قال ابن حجر في "اللسان"، لكنه قال في "التعجيل": هو رجل مشهور، له ادراك (انظر: ٦٦٠٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ فَقَالَ: ((أَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، أُوتِيتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ، وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَعَلِمْتُ كَمْ خَزَنَةُ النَّارِ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ، وَتُجُوِّزَ بِي وَعُوفِيتُ وَعُوفِيَتْ أُمَّتِي، فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا مَا دُمْتُ فِيكُمْ، فَإِذَا ذُهِبَ بِي فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، أَحِلُّوا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ۔)) (مسند احمد: ٦٦٠٦)

ہیں: ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ ہمیں الوداع کہہ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد نبی اُمّی ہوں، آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور پھر فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، مجھے کلمات کی ابتدائی، انتہائی اور جامع صورتیں عطا کی گئی ہیں، مجھے یہ بھی علم ہے کہ دوزخ کے نگران کتنے فرشتے ہیں اور اللہ تعالی کے عرش کو اٹھانے والے کتنے فرشتے ہیں، میری امت پر اللہ تعالی کی طرف سے بہت ساری تکالیف سے درگزر کیا گیا ہے اور مجھے اور میری امت کو عافیت دی گئی ہے، جب تک میں تم میں موجود ہوں، میری بات سنو اور اطاعت کرو اور جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو کتاب اللہ پر عمل لازم پکڑنا، اس کی حلال کردہ اشیا کو حلال سمجھنا اور اس کے حرام کردہ امور کو حرام سمجھنا۔''

فوائد: ......آپ ﷺ کو جوامع الکلم عطا کیے گئے تھے، سمندر کو کوزے میں بند کر دینا آپ ﷺ کے کلام کا وصف تھا اور آپ ﷺ کی گفتگو فصاحت و بلاغت کی شاہکار ہوتی تھی۔

جَوَامِعُ الْكَلِم: ان سے مراد یہ ہے کہ بظاہر تو کلام مختصر اور کم حروف والے الفاظ پر مشتمل ہو، لیکن وہ اپنے اندر کئی معانی اور احکام کو سموئے ہوئے ہو۔

(٨٣٢٣)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (مسند احمد: ٨٤٧٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کو اتنے معجزات اور نشانیاں عطا کی گئی ہیں کہ لوگ اس پر ایمان لاتے رہے، جو چیز مجھے عطا کی گئی ہے، وہ وحی ہے، اللہ تعالی نے میری طرف وحی کی ہے، مجھے امید ہے کہ روز قیامت میرے فرمانبرداروں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔''

فوائد: ...... ہر نبی کو اس کے زمانے کے مطابق معجزات اور خارق عادت امور عطا کیے گئے، جن سے ان کی تصدیق ہوتی تھی، نبی کریم ﷺ کو بھی مختلف معجزات عطا کیے گئے، لیکن آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید

(٨٣٢٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٨١، ٧٢٧٤، ومسلم: ١٥٢، ٢٣٩ (انظر: ٨٤٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ہے، جس نے آپ ﷺ کے بعد والے افراد کو بھی حیران و ششدر کیے رکھا، آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کی اکثریت قرآن مجید سے متاثر ہوئی، اب پندرہویں صدی جاری ہے، لیکن نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والے کلام اور خود آپ ﷺ کے کلام کا اعجاز قائم ہے اور قائم رہے گا۔

(٨٣٢٤)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ۔)) قَالَ: ((فَيُشَفَّعَانِ)) (مسند احمد: ٦٦٢٦)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے پینے اور دوسری خواہشات سے روکے رکھا، پس تو اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما، اُدھر قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کو نہ سونے دیا، پس تو اس کے حق میری سفارش قبول فرما۔ سو ان کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''

فوائد: ......قرآن کریم اور روزہ، دونوں کی سفارش کے الفاظ پر غور کریں تا کہ ہم میں قرآن پر عمل کرنے، رات کو قیام کرنے اور روزے کے تقاضے پورے کرنے کی رغبت پوری ہو۔

(٨٣٢٥)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ اَنَّ الْقُرْآنَ جُعِلَ فِيْ إِهَابٍ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔)) (مسند احمد: ١٧٤٩٩)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا اگر قرآن پاک کو چمڑے میں رکھ دیا جائے پھر آگ میں ڈال دیا جائے تو جلے گا نہیں۔

فوائد: ......شیخ البانی رحمہ اللہ نے کہا: مناوی نے ''فیض القدیر'' میں اس حدیث کا مفہوم واضح کرنے کے لیے لمبی اور بے فائدہ بحث کی۔ ظاہری معنی وہی ہے جو امام بیہقی جیسے محدثین نے مراد لیا۔ وہ ''شعب الایمان'' میں ابوعبداللہ بوشنجی کے حوالے سے کہتے ہیں: "يَعْنِي اَنَّ مَنْ حَمَلَ الْقُرْآنَ وَقَرَأَهُ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ۔" جس نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر اس کو پڑھتا رہا تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

امام احمد نے کہا، جیسا کہ "الأسماء" میں نقل کیا گیا ہے: "وَاِنَّ مِمَّا لَا شَكَّ فِيْهِ: اَنَّ الْمُرَادَ حَامِلُ

(٨٣٢٤) تخريج: صحيح، قاله الالباني في المشكاة ـ أخرجه الحاكم: ١/ ٥٥٤، والبيهقي في "الشعب": ١٩٩٤ (انظر: ٦٦٢٦)

(٨٣٢٥) تخريج: صحيح، قاله الالباني في صحيحته ـ أخرجه الدارمي في "سننه": ٢/ ٤٣٠، والطحاوي في "مشكل الآثار": ١/ ٣٩٠، وأبوالقاسم بن عبدالحكم في "فتوح مصر": ٢٨٨، وأبويعلي في "مسنده": ٣/ ٢٨٤/ ١٧٤٥، والطبراني في "المعجم الكبير": ١٧/ ٣٠٨، وابن عدي في "الكامل": ٦/ ٤٦٩، والبيهقي في "الشعب": ٢/ ٥٥٤/ ٢٦٩٩ وفي "الأسماء و الصفات": ٢٦٤ (انظر: ١٧٣٦٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْقُرْآنَ وَحَافِظُهُ وَتَالِيهُ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، لَا يَبْتَغِي عَلَيْهِ جَزَاءً وَلَا شُكُوْرًا إِلَّا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِلَّا كَانَ كَمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِيءُ۔ كَمَا فِي "مُسْنَدِ أَبِي يَعْلٰى": ((تَفْسِيْرُهُ: أَنَّ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ فَهُوَ شَرٌّ مِنْ خِنْزِيْرٍ۔" ...... بلاشک وشبہ اس حدیث کا مرادی معنی یہ ہے کہ قرآن مجید کا حافظ ہو، اسے اللہ تعالی کی رضامندی کے حصول کے لیے پڑھتا ہو اور صرف اللہ تعالی سے اس کے اجر اور قدر دانی کا امیدوار ہو تو اسے جہنم کی آگ نہیں لگے گی۔ وگرنہ وہ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن یزید مقری کے قول کا مصداق بنے گا، جو "مسند ابو یعلی" میں ہے کہ "جس نے قرآن مجید حفظ کیا اور پھر جہنم میں داخل ہوا وہ تو خنزیر سے بھی بدتر ہے۔(صحيحه: ٣٥٦٢)

(٨٣٢٦)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ۔)). (مسند احمد: ٢٣٢)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالی اس کتاب کے ذریعے بعض قوموں کو رفعتیں عطا کرتے ہیں اور بعض کو ذلیل کر دیتے ہیں۔"

فوائد: ...... مسلمانوں کی رفعت کا دارومدار قرآن مجید پر ہے، مسلمانوں کے عروج کا سبب قرآن مجید کے نظام کا پاس ولحاظ تھا، جب سے امتِ مسلمہ نے اس کتابِ عظیم سے غفلت برتی اس وقت سے ذلت کا سامنا ہے۔ بقول علامہ اقبال

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

(٨٣٢٧)۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِيْ إِلٰى فِرَاشِهِ، فَيَقْرَءُ سُوْرَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ مَلَكًا، يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْهِ، حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔)) (مسند احمد: ١٧٢٦٢)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو آدمی بھی اپنے بستر پر آتا ہے اور کتاب اللہ میں سے ایک سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالی ایک فرشتے کو اس کی طرف بھیجتا ہے، جو اس کی تکلیف دہ چیزوں سے حفاظت کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، جب بھی ہو۔"

فوائد: ...... حدیث نمبر (٥٥٢٨) اور اس کے بعد والی احادیث میں سوتے وقت کے اذکار کا بیان ہے۔

(٨٣٢٦) تخريج: أخرجه مسلم: ٨١٧(انظر:٢٣٢)

(٨٣٢٧) تخريج: اسناده ضعيف لابهام الراوى عن شداد بن اوس، وابو مسعود سعيد بن اياس اختلط، ورواية هارون عنه بعد اختلاطه ـ أخرجه الترمذى: ٣٤٠٧، والنسائى: ٣/ ٥٤ (انظر: ١٧١٣٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ الْحَثِّ عَلٰی تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَتَعْلِیْمِهٖ وَحِفْظِهٖ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

قرآن پاک کو سیکھنے سکھانے، اس کو حفظ کرنے پر رغبت دلانے اور اس کی فضیلت کا بیان

(۸۳۲۸)۔ عَنْ عُثْمَانَ (یَعْنِیْ: ابْنَ عَفَّانَ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُكُمْ (وَفِیْ لَفْظٍ: اِنَّ خَیْرَكُمْ) مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ۔)) (مسند احمد: ۵۰۰)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے افضل اور بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن پاک سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے۔''

فوائد: …… قرآنِ مجید وہ کلام ہے جسے جہانوں کے پالنہار نے ترتیب دیا، سید الملائکہ جبریل علیہ السلام کے واسطے سے سید البشر محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا۔ جیسے اللہ تعالی کی ہستی، ذات وصفات میں یکتا و یگانہ ہے، ایسے ہی اس کا کلام لاثانی، عدیم النظیر اور بے مثال ہے، یہ ربّ کریم کا وہ عظیم معجزہ ہے کہ گزشتہ سوا چودہ صدیوں میں کوئی بھی اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکی، جن بد باطن لوگوں نے ناکام کوشش کی، انہوں نے اپنے منہ پر تھوکا اور ان کے اس بدنامِ زمانہ کردار سے قرآن پاک کے مقام و مرتبہ میں اضافہ ہو گیا۔

اس اعتبار سے یہ منفرد کلام ہے کہ جس کی تلاوت کرنے سے دلوں کو راحت وسکون نصیب ہوتا ہے، یہ اللہ تعالی کا بہت فضیلت والا ذکر ہے، انسانیت کی رشد وہدایت کیلیے اللہ تعالی کی طرف سے بشریت کے نام آخری اور لازوال پیغام ہے، اس کی موافقت کرنے والا دنیا و آخرت میں کامیاب وکامران ہوتا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والا دونوں جہانوں میں رسوا و خوار ہوتا ہے۔

جہاں اللہ تعالی نے قرآن مجید کی حفاظت کی ضمانت دی، وہاں اس کو سرچشمۂ ہدایت و رشد بھی قرار دیا۔ اللہ تعالی نے ان دو عظیم بلکہ عظیم تر امور کو سرانجام دینے کے لیے قرآن مجید کے معلّمین اور متعلّمین کا انتخاب کیا۔ آج سے چودہ سو بیس (۱۴۲۰) برس پہلے قرآن مجید کے نزول کی تکمیل ہو چکی تھی، لیکن کیا مجال کہ قرآن کریم کی درس و تدریس کرنے والوں نے اس کتابِ عظیم کے زیر زبر میں فرق آنے دیا ہو۔

لیکن اس وقت کے لوگوں کی ترجیحات اور میلانات مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہیں اور عملی طور پر قرآن مجید کی تلاوت کرنے، بچوں کو پڑھانے اور اس کا ترجمہ وتفسیر سیکھنے کی رغبت ختم ہو چکی ہے، الا ماشاء اللہ۔

(۸۳۲۹)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔ (مسند احمد: ۴۱۲)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی حدیث نبوی بیان کی ہے۔

(۸۳۲۸) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۰۲۸ (انظر: ۵۰۰)

(۸۳۲۹) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین (انظر: ۱۲۔۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۳۳۰)۔ (وَعَنْهُ اَیْضًا) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ (وَفِیْ لَفْظٍ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ) فَاسْتَظْهَرَهُ وَحَفِظَهُ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ۔)) (مسند احمد: ۱۲۷۸)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن پاک پڑھا، سیکھا اور اسے حفظ کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے اور اس کے گھر والوں میں سے ان دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول کریں گے، جن کے حق میں دوزخ واجب ہو چکی ہوگی۔''

فوائد: ...... بہرحال امت مسلمہ کے نیک لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حکم سے گنہگاروں کے حق میں سفارش کریں گے۔

(۸۳۳۱)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِهِ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔)) (مسند احمد: ۱۹٤۷)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کے پیٹ میں قرآن مجید کا کوئی حصہ نہ ہو، وہ ویران گھر کی مانند ہے۔''

فوائد: ...... دلوں کی آبادی ایمان اور تلاوت قرآن سے ہے، جیسا گھروں کی آبادی ساز و سامان اور حسن و جمال کے ساتھ ہے، سو جس دل میں قرآن نہیں ہے، وہ اس گھر کی طرح ہے، جو سامان سے خالی اور بے آباد پڑا ہو۔

(۸۳۳۲)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَوَلَمْ تَرَوْهُ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ۔)) (مسند احمد: ۲٤۸۷۸)

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے دیکھا نہیں کہ وہ قرآن سیکھتا ہے، (سو بہتر کیوں نہ ہو)۔''

(۸۳۳۳)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، شَكَّ الْاَعْمَشُ قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَهْ وَارْقَهْ! فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔ (مسند احمد: ۱۰۰۸۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صاحب قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا، جہاں تو آخری آیت پڑھے گا، وہاں تیری منزل ہوگی۔ امام اعمش کو راویٔ حدیث کے نام میں شک ہوا۔

(۸۳۳۰) تخریج: اسناده ضعیف جدا، لضعف حفص بن سلیمان القاریء، وجهالة كثير بن زاذان۔ أخرجه ابن ماجه: ۲۱٦، والترمذی: ۲۹۰۵ (انظر: ۱۲۷۸)

(۸۳۳۱) تخریج: ضعیف، لضعف قابوس۔ أخرجه الترمذی: ۲۹۱۳ (انظر: ۱۹٤۷)

(۸۳۳۲) تخریج: اسناده ضعیف لضعف ابن لهیعة (انظر:) ۲٤۳۷٤

(۸۳۳۳) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین۔ أخرجه الترمذی: ۲۹۱۵ (انظر: ۱۰۰۸۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٣٣٤)۔ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا)) (مسند احمد: ٦٧٩٩)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ تو پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پس بیشک تیری منزل وہ ہوگی، جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔''

فوائد: ......معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی آیات کی تعداد جنت کے درجات کے برابر ہے، جس کو جتنی آیات یاد ہوں گی، اس کو اتنے ہی درجے ملیں گے۔

امام مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام خطابی نے کہا: بعض آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ جنت کے درجات کی تعداد قرآن مجید کی آیتوں کے برابر ہے۔ قاری سے کہا جائے گا کہ جتنا قرآن آپ پڑھتے تھے، اتنے درجات چڑھ جاؤ۔ جو مکمل قرآن مجید کا قاری ہوگا وہ جنت کے منتہی درجے تک پہنچ جائے گا۔ (تحفۃ الاحوذی) اللہ تعالی ہمیں قرآن مجید کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(٨٣٣٥)۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: اِقْرَأْ وَاصْعَدْ، فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ۔)) (مسند احمد: ١١٣٨٠)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت صاحب قرآن سے کہا جائے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا۔ وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت پر درجہ بدرجہ چڑھتا جائے گا۔ یہاں تک کہ آخر تک پہنچ جائے گا۔

(٨٣٣٦)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَخَذَ السَّبْعَ الْاُوَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَهُوَ حِبْرٌ)) (مسند احمد: ٢٤٩٤٧)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو قرآن پاک سے پہلی سات سورتیں یاد کرے وہ ایک بڑا عالم ہے۔

فوائد: ......ایک روایت ''الأُوَل'' کے بجائے ''الطِّوَال'' کے الفاظ ہیں، ان سے مراد درج ذیل سات سورتیں ہیں:

(۱) سورۂ بقرہ، (۲) سورۂ آل عمران، (۳) سورۂ نساء، (۴) سورۂ مائدہ، (۵) سورۂ انعام، (۶) سورۂ اعراف، (۷) سورۂ انفال، سورۂ توبہ (بعض اہل علم سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کو ایک سورت تسلیم کرتے ہیں)۔

(٨٣٣٤) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه ابوداود: ١٤٦٤، والترمذي: ٢٩١٤ (انظر: ٦٧٩٩)

(٨٣٣٥) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه ابن ماجه: ٣٧٨٠ (انظر: ١١٣٦٠)

(٨٣٣٦) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه الحاكم: ١/ ٥٦٤، والبزار: ٢٣٢٧ (انظر: ٢٤٤٤٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قرآن مجید کے بیشتر، مفصل، فقہی اور اہم مسائل کا بیان پہلی سات سورتوں میں ہے۔

(۸۳۳۷)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ۔)) فَقِيْلَ: مَنْ أَهْلُ اللّٰهِ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ لِلّٰهِ وَخَاصَّتُهُ۔)) (مسند احمد: ۱۲۳۰٤)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے اہل اللہ بھی موجود ہیں۔'' کسی نے کہا: اہل اللہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن والے اللہ کا اہل اور اس کے بندگان خاص ہیں۔''

فوائد: ...... اہلِ قرآن سے مراد وہ لوگ ہیں، جو قرآن مجید کو یاد کرتے ہیں، رات کی گھڑیوں میں اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں اور اس کی تعلیم و تعلّم کا بندو بست کرتے ہیں۔ اہل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

(۸۳۳۸)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَتَعَاهَدُوْا وَتَغَنَّوْا بِهِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ۔)) (مسند احمد: ۱۷٤۵۰)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کتاب اللہ کو سیکھو اور پھر اس کی نگہداشت کرو اور گا کر یعنی خوبصورت آواز میں اس کو پڑھو، پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ قرآن رسی سے نکل کر بھاگنے والی اونٹنی کی بہ نسبت (سینوں سے) جلدی نکل جانے والا ہے۔''

فوائد: ...... کتاب اللہ کی تعلیم حاصل کرنے کے تین انداز ہیں: (۱) ناظرہ (۲) حفظ (۳) ترجمہ و تفسیر۔

جو آدمی جس انداز میں اس کتاب کی تعلیم حاصل کر چکا ہے، اس کو برقرار رکھنا ضروری ہے، جس کا صرف ایک طریقہ ہے کہ بار بار اس کو پڑھا جائے اور اس کے معانی و مفاہیم کا مطالعہ کیا جائے، عام لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ اس قسم کی احادیث کا تعلق صرف حافظِ قرآن سے ہے، لیکن یہ نظریہ درست نہیں ہے۔

(۸۳۳۹)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا) قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک دن صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور پوچھا: ''تم میں سے کون ہے، جو یہ پسند کرتا ہو کہ وہ روزانہ صبح صبح وادیٔ بطحان یا وادیٔ عقیق میں جایا کرے اور

(۸۳۳۷) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه ابن ماجه: ۲۱۵ (انظر: ۱۲۲۷۹)

(۸۳۳۸) تخريج: اسناده صحيح ۔ أخرجه ابن ابی شيبة: ۲/ ۵۰۰، والدارمی: ۳۳٤۸، والنسائی فی "الكبری": ۸۰۳٤ (انظر: ۱۷۳۱۷)

(۸۳۳۹) تخريج: أخرجه مسلم: ۸۰۳ (انظر: ۱۷٤۰۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

زَهْرَاوَيْنِ، فَيَأْخُذَهُمَا فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟)) قَالَ: قُلْنَا: كُلُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يُحِبُّ ذٰلِكَ، قَالَ: ((فَلَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَتَعَلَّمَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ۔)) (مسند احمد: ١٧٥٤٣)

کسی گناہ اور قطع رحمی کے بغیر وہاں سے خوبصورت اور بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لے آیا کرے؟'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں ہر ایک یہ چاہتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مسجد میں صبح جائے، کتاب اللہ سے دو آیتیں سیکھ لے، یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں، تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں، چار چاور سے بہتر ہیں، غرضیکہ جتنی آیات، اتنی اونٹنیاں۔''

فوائد: ......انسان ظاہری اور خاص طور پر مال و دولت کی نعمت کو زیادہ اور جلدی محسوس کرتا ہے، اس لیے آپ ﷺ نے یہ مثال دے کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ذہن روحانی خزانے کی طرف منتقل کر دیا۔

(٨٣٤٠)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ۔ (مسند احمد: ١٠٠١٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور نبی ﷺ سے اس سے ملتی جلتی حدیث بیان کرتے ہیں۔

فوائد: ......اس حدیثِ مبارکہ کے الفاظ یہ ہیں: ((أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ يَجِدُ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔)) ......''کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو اس کو وہاں تین موٹی تازی اور بڑی کوہان والی حاملہ اونٹنیاں مل جائیں، بس تین آیات ہیں، اگر کوئی آدمی اپنی نماز میں تین آیات کی تلاوت کر لیتا ہے تو یہ عمل اس کے لیے تین موٹی تازی اور بڑی کوہان والی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔''

(٨٣٤١)۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوْسَى إِلَى الْيَمَنِ، وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُعَلِّمَا النَّاسَ الْقُرْآنَ۔ (مسند احمد: ١٩٧٧٣)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیں۔

فوائد: ......نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ سے یمن کی طرف ان دو صحابہ کو بھیجا تھا اور ان کو روانہ کرنے کا ایک مقصد قرآن مجید کی تعلیم بھی تھا۔

(٨٣٤٠) تخريج: أخرجه مسلم: ٨٠٢ (انظر: ١٠٠١٦)

(٨٣٤١) تخريج: اسناده حسن۔ أخرجه الحاكم: ١/ ٥٦٧ (انظر: ١٩٥٤٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قِرَائَۃِ الْقُرْآنِ بِاَجْرٍ اَوْ تَعْلِیْمِہٖ بِاَجْرٍ
قرآن پاک کی تعلیم پر اجرت لینے کا بیان

(۸۳۴۲)۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((فِیکُمْ کِتَابُ اللّٰہِ، یَتَعَلَّمُہُ الْأَسْوَدُ وَالْأَحْمَرُ وَالْأَبْیَضُ، تَعَلَّمُوہُ قَبْلَ أَنْ یَأْتِیَ زَمَانٌ یَتَعَلَّمُہُ نَاسٌ، وَلَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ، وَیُقَوِّمُونَہُ کَمَا یُقَوَّمُ السَّھْمُ، فَیَتَعَجَّلُونَ أَجْرَہُ وَلَا یَتَأَجَّلُونَہُ۔)) (مسند احمد: ۲۳۲۵۳)

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے، سیاہ، سفید اور سرخ رنگ والا، ہر کوئی اس کو سیکھتا ہے،اس کو اس وقت سے پہلے پہلے سیکھ لو، جب لوگ اسے سیکھیں گے، لیکن یہ ان کی ہنسلی کی ہڈیوں سے نیچے نہیں اترے گا اور اس کے الفاظ اس طرح سیدھے کریں گے، جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے، لیکن وہ دنیا میں ہی اس کی اجرت طلب کریں گے، آخرت تک تاخیر نہیں کریں گے۔''

فوائد: ......ایسے لوگ تکلف کر کے قرآن مجید کے الفاظ میں حسن بھرنے کی کوشش کرتے ہیں، تا کہ لوگ ان کی طرف راغب ہوں، جیسے آپ ﷺ نے پیشین گوئی کی، اب ایسے ہی واقع ہو چکا ہے۔

(۸۳۴۳)۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُشْغَلُ، فَإِذَا قَدِمَ رَجُلٌ مُھَاجِرٌ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ دَفَعَہُ إِلٰی رَجُلٍ مِنَّا یُعَلِّمُہُ الْقُرْآنَ، فَدَفَعَ إِلَیَّ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ رَجُلًا، وَکَانَ مَعِی فِی الْبَیْتِ أُعَشِّیہِ عَشَاءَ أَھْلِ الْبَیْتِ فَکُنْتُ أُقْرِئُہُ الْقُرْآنَ، فَانْصَرَفَ انْصِرَافَۃً إِلٰی أَھْلِہِ، فَرَأٰی أَنَّ عَلَیْہِ حَقًّا، فَأَھْدٰی إِلَیَّ قَوْسًا لَمْ أَرَ أَجْوَدَ مِنْھَا عُودًا، وَلَا أَحْسَنَ مِنْھَا عِطْفًا، فَأَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا تَرٰی یَا رَسُولَ اللّٰہِ فِیھَا؟ قَالَ: ((جَمْرَۃٌ بَیْنَ کَتِفَیْکَ تَقَلَّدْتَّھَا

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (مسلمانوں کی مصلحتوں میں) مصروف رہتے تھے، جب بھی کوئی ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا تو آپ ﷺ اس کو ہم میں سے کسی آدمی کے ساتھ ملا دیتے تاکہ وہ اسے قرآن پاک کی تعلیم دے۔ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی میرے حوالے کیا،وہ میرے گھر میں ہی رہتا تھا، میں اسے وہی کھانا دیتا، جو میرے گھر والے کھاتے تھے، میں اسے قرآن پاک پڑھاتا تھا،جب وہ اپنے گھر چلا گیا اور اس نے خیال کیا کہ میرا اس پر حق ہے تو اس نے مجھے کمان بطور تحفہ دی، میں نے اس جیسی بہترین لکڑی اور اس جیسی بنی ہوئی کمان نہیں دیکھی تھی، پس میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس بارے میں آپ

(۸۳۴۲) تخریج: حدیث حسن ۔ أخرجہ ابوداود: ۸۳۱ (انظر: ۲۲۸۶۵)

(۸۳۴۳) تخریج: اسنادہ حسن ۔ أخرجہ ابوداود: ۳۴۱۶، ۳۴۱۷، وابن ماجہ: ۲۱۵۷ (انظر: ۲۲۷۶۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَوْ تَعَلَّقْتَهَا۔)) (مسند احمد: ٢٣١٤٦)

کی کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تیرے کندھوں کے درمیان آگ کا انگارا ہے، جو تو نے لٹکا لیا ہے۔''

فوائد: ......اس حدیثِ مبارکہ کے ایک طریق کے الفاظ یہ ہیں: سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ، فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا لَيْسَتْ لِي بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنْ سَرَّكَ أَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔)) ......''میں نے اہل صفہ کے کچھ لوگوں کو کتابت اور قرآن مجید کی تعلیم دی، ان میں سے ایک آدمی نے مجھے ایک کمان تحفہ دی، میں نے کہا: یہ میرے لیے کوئی مال تو نہیں ہے، (یہ تو جہاد میں کام آنے والا ہتھیار ہے) میں اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکوں گا، (اس لیے لے لیتا ہوں)، لیکن جب میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اس کی وجہ سے تجھے آگ سے طوق پہنا دیا جائے تو قبول کر لے۔'' (مسند احمد: ٢٢٦٨٩)

(٨٣٤٤)۔ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يُقْرِئُنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْتَرِءُونَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ آيَاتٍ، فَلَا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الْأُخْرَى حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِي هٰذِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، قَالُوا: فَعَلِمْنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ۔ (مسند احمد: ٢٣٨٧٨)

''ابوعبدالرحمن کہتے ہیں: جن صحابہ نے ہمیں قرآن مجید پڑھایا، انھوں نے ہمیں بیان کیا کہ جب وہ نبی کریم ﷺ سے دس آیات پڑھ لیتے تھے تو اگلی دس آیات اس وقت تک نہ پڑھتے تھے، جب تک وہ ان آیات پر عمل نہیں کر لیتے تھے، انھوں نے کہا: ہم نے علم اور عمل دونوں چیزوں کی تعلیم ایک ساتھ حاصل کی۔''

فوائد: ......قرآن مجید کی تعلیم پر اجرت لینا کیسا ہے؟ دیکھیں حدیث نمبر (٦١٤١) کا باب اور اس کی شرح۔
قارئین کرام! اس بحث کا مطالعہ کریں، قرآن کریم کی تعلیم سے متعلقہ افراد کا معاملہ بڑا حساس ہے، ان کو سنجیدگی سے غور کر کے اپنے ارادے کا جائزہ لینا چاہیے۔

✿✿✿

(٨٣٤٤) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه ابن ابی شيبة: ١٠/ ٤٦٠، والطحاوی فی "شرح مشكل الآثار": ١٤٥١ (انظر: ٢٣٤٨٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَبْوَابُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَآدَابِهَا

قرآن مجید کی اور اس کے تلاوت آداب کا بیان

بَابُ فَضْلِ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَالتَّعَبُّدِ بِهِ وَالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ

(قرآن پاک پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت)

(٨٣٤٥)ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اِثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي الْحَقِّ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)) (مسند احمد: ٤٩٢٤)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا درست ہے، ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالی نے قرآن دیا ہو اور وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس پر عمل کرتا ہو اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالی مال عطا کرے اور وہ دن رات اس کو حق میں خرچ کرتا ہو۔''

فوائد: ......اس حدیث میں حسد سے مراد رشک ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ دوسرے شخص پر نظر آنے والی نعمت کے بارے میں یہ خواہش کرنا کہ وہ اس کو بھی دی جائے لیکن بیچ میں یہ خواہش نہ ہو کہ یہ نعمت اس شخص سے زائل ہو جائے۔

(٨٣٤٦)ـ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَنَافُسَ بَيْنَكُمْ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَيَتَّبِعُ مَا فِيْهِ، فَيَقُوْلُ رَجُلٌ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَعْطَانِي مِثْلَ مَا أَعْطٰى فُلَانًا فَأَقُوْمَ

''سیدنا یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی خواہش اور رغبت نہیں ہے، مگر دو آدمیوں کے مابین، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا ہے اور وہ دن رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اور اس کے احکام کی پیروی کرتا ہے، دوسرا آدمی اس پر رشک کرتے ہوئے کہتا ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے

(٨٣٤٥) تخريج: أخرجه البخاري: ٧٥٢٩، ومسلم: ٨١٥ (انظر: ٤٩٢٤)

(٨٣٤٦) تخريج: حديث صحيح لغيره، دون ذكر النجدة، وهذا اسناد ضعيف لانقطاعه، سليمان بن موسى لم يدرك كثير بن مرة ـ أخرجه الطبراني في "الكبير": ٢٢/ ٦٢٦، وفي "الاوسط": ٢٢٠٥ (انظر: ١٦٩٦٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِهِ كَمَا يَقُومُ بِهِ، وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ وَيَتَصَدَّقُ، فَيَقُولُ رَجُلٌ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ أَعْطَانِي مِثْلَ مَا أَعْطَى فُلَانًا فَأَتَصَدَّقَ بِهِ۔))، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتُكَ النَّجْدَةَ تَكُونُ فِي الرَّجُلِ، وَسَقَطَ بَاقِي الْحَدِيثِ۔ (مسند احمد: ۱۷۰۹۱)

بھی یہ نعمت عطا کی ہوتی تو میں بھی اس کا اسی طرح اہتمام کرتا، جیسے وہ کرتا ہے۔دوسرا وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو وہ اسے خرچ کرتا ہے اور صدقہ کرتا ہے، دوسرا آدمی کہتا ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ نعمت دے دے تو میں بھی اس کی طرح صدقہ کروں گا۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! دلیری اور بہادری کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے، اگر وہ کسی آدمی میں ہو،...... حدیث کا باقی حصہ ضائع ہو گیا۔''

فوائد: ...... باقی نیک اعمال میں رشک اور ریس کرنا بھی درست ہے، لیکن اس معاملے میں یہ دو نیکیاں بہت بڑی ہیں، صاحبِ قرآن اور صاحبِ مال لوگوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیے۔

(۸۳۴۷)۔ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ، نُبِتَ لَهُ غَرْسٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَأَكْمَلَهُ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا، هُوَ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتٍ مِنْ بُيُوتِ الدُّنْيَا، لَوْ كَانَتْ فِيهِ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهِ؟)) (مسند احمد: ۱۵۷۳۰)

''سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ کہتا ہے، اس کے لئے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے اور جو قرآن پاک پڑھتا ہے، اسے مکمل کرتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے تو اس کے والدین کو روزِ قیامت ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ جس کی روشنی تمہارے اس دنیوی گھر سے بہتر ہو گی، جس میں سورج آ جائے، (یہ تو والدین کا مرتبہ ہے) اور جو اس پر عمل کرے گا، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔''

فوائد: ...... فضیلتِ قرآن پر دلالت کرنے والی درج ذیل حدیث بڑی خوبصورت ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((يَجِيْءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ أَنَا الَّذِي كُنْتُ أُسْهِرُ لَيْلَكَ، وَأُظْمِئُ هَوَاجِرَكَ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ، وَأَنَا لَكَ الْيَوْمَ مِن وَرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسٰى وَالِدُهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُوْمُ لَهُمُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، فَيَقُوْلَانِ: يَا رَبِّ! أَنّٰى لَنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِتَعْلِيْمِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ۔ وَإِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اِقْرَأْ وَارْقَ فِي الدَّرَجَاتِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ مَعَكَ.))

(۸۳۴۷) تخريج: حديث حسن لغيره دون قوله: "من قرأ القرآن فأكمله ......" وهذا اسناد ضعيف لضعف زبان بن فائد، وابنُ لهيعة سيىء الحفظ، أخرجه مختصرا ابوداود: ۱۴۵۳ (انظر: ۱۵۶۴۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآنِ مجید روزِ قیامت اجنبی آدمی کے روپ میں آئے گا اور صاحبِ قرآن سے پوچھے گا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ (پھر قرآن مجید اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے کہے گا:) میں وہی ہوں جو تجھے راتوں کو بیدار اور دوپہروں کو پیاسا رکھتا تھا۔ آج ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور آج میں تیری خاطر ہر تاجر کے پیچھے ہوں۔ پھر اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی دی جائیگی، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو دو عمدہ پوشاکیں پہنائی جائیں گی، وہ اس قدر بیش قیمت ہوں گی کہ دنیا ومافیہا (کی قیمت) ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! یہ سب کچھ ہمارے لیے کہاں سے؟ جواباً کہا جائے گا: تمہارے اپنے بیٹے کو قرآن مجید سکھانے کی وجہ سے۔ صاحبِ قرآن کو روزِ قیامت کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور جنت کے درجے چڑھتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پس تیرا مقام وہ ہوگا جہاں تیری آخری آیت (کی تلاوت ختم ہو گی)۔'' (معجم اوسط للطبرانی: ۲/۵۳/۱۔ ۲/۵۸۹٤، صحیحۃ: ۲۸۲۹)

اس میں صاحبِ قرآن کی فضیلت کا بیان ہے۔ لیکن آجکل صرف حافظِ قرآن کو ان احادیث کا اولین مصداق ٹھہرایا جاتا ہے۔

قطع نظر اس سے کہ آیا وہ قرآن مجید سمجھتا ہے یا نہیں یا اس کا اس کتابِ قانون پر عمل بھی ہے یا نہیں۔ خود اس حدیث میں صاحبِ قرآن کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ رات کے قیام کو نیند پر ترجیح دیتا ہے اور اس کے احکام کے مطابق عمل کرتا ہے، جس کی صرف ایک مثال روزہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۸۳٤۸)۔ عَنْ تَمِيْمٍ نِ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ بِمِئَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ)) (مسند احمد: ۱۷۰۸۳)

''سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو ایک رات میں سو آیات پڑھتا ہے، اس کے لیے رات کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔''

(۸۳٤۹)۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ شُرَيْحًا الْحَضْرَمِيَّ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ذَاكَ رَجُلٌ لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْآنَ)) (مسند احمد: ۱۵۸۱۵)

''سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس شریح حضرمی کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایسا شخص ہے، جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔''

فوائد:...... آپ ﷺ کے ان الفاظ سے مدح بھی کشید کی جاسکتی ہے اور مذمت بھی، مدح کی صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ تکیہ نہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ وہ رات کو تہجد پڑھتا ہے اور مذمت کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ نہ

(۸۳٤۸) تخریج: حدیث حسن بشواهده ۔ أخرجه النسائی فی "الکبری": ۱۰۵۵۳، والدارمی: ۲٤۵۰ (انظر: ۱٦۹۵۸)

(۸۳٤۹) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین ۔ أخرجه النسائی: ۳/ ۲۵٦ (انظر: ۱۵۷۲٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس کو قرآن مجید یاد ہے اور نہ وہ اس کی قراءت پر ہمیشگی اختیار کرتا ہے، یعنی جب وہ سوتا ہے تو اس کے ساتھ قرآن مجید نہیں ہوتا۔

(۸۳۵۰)۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ۔)) (مسند احمد: ۷۴۲۱)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کو باہم مل کر پڑھتے ہیں، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ان ہستیوں میں ذکر کرتا ہے، جو اس کے پاس ہیں، اور جس کے عمل نے اس کو پیچھے کر دیا، اس کا نسب اس کو آگے نہیں لے جا سکے گا۔''

فوائد:...... اس میں تلاوتِ قرآن کے اجتماع کی فضیلت کا بیان ہے، لیکن ساتھ ساتھ یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ حسب ونسب کوئی باعثِ امتیاز چیز نہیں ہے، اگر عملِ صالح نہ ہوا تو نسب کوئی فائدہ نہیں دے گا، جبکہ ہمارا معاشرہ اس وقت مال اور نسب کو ترجیح دینے کی لپیٹ میں ہے۔

(۸۳۵۱)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ مُرٌّ طَعْمُهَا وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ مُرٌّ طَعْمُهَا وَلَا رِيحَ لَهَا)) (مسند احمد: ۱۹۸۴۳)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال نارنگی کی مانند ہے، اس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے، تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال کھجور کی مانند ہے، اس کا ذائقہ اچھا ہوتا ہے، لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی، تلاوت کرنے والے فاجر کی مثال نیاز بو کی مانند ہے، اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، لیکن خوشبو اچھی ہوتی ہے اور تلاوت نہ کرنے والے فاجر کی مثال اندرائن کی مانند ہے، جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہوتی۔''

فوائد:...... یہ قرآن مجید کی پاکیزگی ہے، چاروں مثالوں پر غور کر کے فرق کو سمجھا جا سکتا ہے۔

(۸۳۵۰) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۶۹۹ (انظر: ۷۴۲۷)

(۸۳۵۱) تخريج: أخرجه البخاري: ۵۰۲۰، ۷۵۶۰، ومسلم: ۷۹۷ (انظر: ۱۹۶۱۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٣٥٢)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ، فَيَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ: أَنَا الَّذِيْ أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتُ هَوَاجِرَكَ)) (مسند احمد: ٢٣٣٦٤)

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت قرآن پاک زرد رنگت والے آدمی کی مانند آئے گا۔ اپنے ساتھی سے کہے گا میں نے تجھے رات بیدار رکھا اور تجھے دوپہر کے وقت پیاسا رکھا تو آج میں سفارش کروں گا۔

فوائد: ...... ''اَلشَّاحِب'' کے معانی یہ ہیں: وہ شخص جس کا رنگ اور جسم کسی بیماری یا سفر جیسے عارضے کی وجہ سے بدلا ہوا ہو، حافظ سیوطی نے کہا: قرآن مجید کی اس حالت میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی صاحبِ قرآن سے مشابہت ہو جائے، جس نے رات کو بیدار رہ کر تلاوت و قیام کے ذریعے اور دن کو روزے کے ذریعے اپنے آپ کو تھکا دیا تھا، یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ جیسے دنیا میں عمل کی وجہ سے صاحبِ قرآن کا رنگ بدل جاتا تھا، اسی طرح قیامت والے دن اس کے لیے تگ و دو کرنے کی وہ سے قرآن کے مخصوص وجود کا رنگ بدلا ہوا ہو گا۔ واللہ اعلم۔ حافظِ قرآن اور دوسرے صاحبِ قرآن لوگوں کو قرآن مجید کے ان سفارشی الفاظ پر غور کرنا چاہیے، تا کہ ہم اپنا جائزہ لے سکیں کہ آیا ہم ان الفاظ کا مصداق بن سکیں گے یا نہیں۔

(٨٣٥٣)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِيْ يَقْرَؤُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ أَجْرَانِ۔)) (مسند احمد: ٢٤٧١٥)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو قرآن پاک پڑھتا ہے اور وہ اس میں ماہر ہو تو اس کا ساتھ سفید چہروں والے اور عزت والے نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ جو اسے پڑھتا ہے اور یہ اس پر گراں ہو تو اسے دہرا اجر ملے گا۔''

فوائد: ...... قرآن کا ماہر وہ ہے کہ جس نے بہترین انداز میں حفظ مکمل کیا ہوا ہو، دورانِ تلاوت کوئی اٹکن نہ آتی ہو، عمدگی اور تجوید کی رو رعایت کر کے تلاوت کرتا ہو، سنتے وقت یوں لگتا ہو کہ قرآن مجید، قاری کی زبان پر تیر رہا ہے، جبکہ اس کے وجود پر قرآن کے عملی تقاضے کا حسن بھی نظر آتا ہو۔ دوہرے اجر سے تلاوت کا اجر اور مشقت برداشت کرنے کا اجر ہے۔ حدیث کے دوسرے حصے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی غلط ملط پڑھتا ہے، اس سے مراد وہ آدمی ہے، جس کی زبان مشکل سے ہی الفاظ ادا کر پاتی ہے، یا شروع شروع میں ناخواندگی کی وجہ سے مشکل ہوتی ہے۔ بہرحال ہر آدمی کے لیے ضروری ہے کہ وہ تعلیمِ قرآن کے حصول کے لیے اچھے مدرس کا اہتمام کرے

(٨٣٥٢) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه ابن ماجه: ٣٧٨١ (انظر: ٢٢٩٧٦)

(٨٣٥٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٣٧، ومسلم: ٧٩٨ (انظر: ٢٤٢١١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۳۵۴)۔ (وَعَنْهَا اَيْضًا) قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً، فَقَالَ: ((رَحِمَهُ اللّٰهُ، لَقَدْ اَذْكَرَنِيْ آيَةً كُنْتُ نُسِّيْتُهَا۔)) (مسند احمد: ۲٤۸۳۹)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا، وہ ایک آیت کی تلاوت کر رہا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی، مجھے تو وہ بھلا دی گئی تھی۔''

(۸۳۵۵)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَقْرَأُ فِيْنَا الْعَرَبِيُّ وَالْعَجَمِيُّ وَالْاَسْوَدُ وَالْاَبْيَضُ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَنْتُمْ فِيْ خَيْرٍ، تَقْرَءُ وْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَسَيَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَثْقَفُوْنَهُ كَمَا يَثْقَفُوْنَ الْقَدَحَ، يَتَعَجَّلُوْنَ اُجُوْرَهُمْ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهَا۔)) (مسند احمد: ۱۲۵۱۲)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم قرآن پاک پڑھ رہے تھے، ہم میں عرب لوگ بھی تھے اور عجمی بھی اور سیاہ رنگت والے بھی تھے اور سفید رنگت والے بھی، اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم بھلائی پر ہو، تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کر رہے ہو، جبکہ تم میں اللہ کے رسول بھی موجود ہیں، عنقریب ایسا وقت بھی آئے گا کہ لوگ اس کتاب کو خوبصورت پڑھنے کے لیے اتنا مبالغہ کریں گے، جیسے تیر کو بڑی توجہ کے ساتھ سیدھا کیا جاتا ہے، لیکن اس کے اجر کو (دنیا میں ہی) جلدی جلدی وصول کریں گے اور اس کو آخرت تک مؤخر نہیں کریں گے۔''

(۸۳۵۶)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ فَاِذَا فِيْهِ قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ، قَالَ: ((اِقْرَءُ وا الْقُرْآنَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: فَاسْتَمَعَ، فَقَالَ: اِقْرَءُ وْا فَكُلٌّ حَسَنٌ) وَابْتَغُوْا بِهِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَ قَوْمٌ يُقِيْمُوْنَهُ اِقَامَةَ الْقَدَحِ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ۔)) (مسند احمد: ۱٤۹۱٦)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، جبکہ مسجد میں کچھ لوگ قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کریم پڑھو، پھر آپ ﷺ نے غور سے سنا اور پھر فرمایا: ''تلاوت کرو، تلاوت کرو، ہر ایک اچھا ہے، لیکن اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو تلاش کرو، ایسے لوگوں کے آنے سے پہلے پہلے کہ وہ اس کی تلاوت اس طرح ٹھیک ٹھیک کریں گے، جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے، لیکن دنیا میں اس کا اجر طلب کریں گے اور آخرت تک اس کے ثواب کو مؤخر نہیں کریں گے۔''

(۸۳۵٤) تخريج: أخرجه البخارى: ۲٦٦٥، ۵۰۳۷، ٤۰٤۲، ومسلم: ۷۸۸ (انظر: ۲٤۳۳۵)

(۸۳۵۵) تخريج: اسناده ضعيف، وفاء الخولانى فى عداد المجهولين، وابن لهيعة سيىء الحفظ (انظر:) ۱۲٤۸٤

(۸۳۵٦) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابوداود: ۸۳۰ (انظر: ۱٤۸۵۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......یعنی قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی اور ان کے مخارج کا بہت زیادہ خیال رکھا جائے گا، پرترنم اور سریلی آواز میں اور خوب اتار چڑھاؤ کے ساتھ تلاوت کی جائے گی، لیکن مقصود یہ ہوگا کہ لوگوں کو خوش کر کے ان سے مال و دولت بٹورا جائے۔ عصرِ حاضر میں ایسے لوگوں نے قرآن مجید کو پیشہ بنا رکھا ہے۔ ان کی خلوتیں کیا، جلوتوں میں بھی قرآن حکیم کا ان کے وجود پر کوئی اثر دکھائی نہیں دیتا۔

مزید دیکھیں حدیث نمبر (٦١٤١) والا باب اور اس کی تشریح۔

(٨٣٥٧)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، كُتِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُوْلٰئِكَ رَفِيْقًا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔)) (مسند احمد: ١٥٦٩٦)

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو رضائے الٰہی کی خاطر ہزار آیات پڑھے گا، روزِ قیامت اس کا ساتھ انبیائے کرام، صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں میں لکھا جائے گا اور ان لوگوں کا ساتھ کتنا ہی اچھا ہے، ان شاء اللہ۔“

فوائد: ......رضائے الٰہی سے مراد اُجرت اور شہرت طلبی وغیرہ کی وجہ سے تلاوت نہ کی جائے، بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لیے قرآن مجید پڑھا جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَهْرِ بِقِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَالتَّغَنِّيْ بِهٖ وَحُسْنِ الصَّوْتِ
قرآن پاک دلکش آواز میں پڑھنے کی ترغیب

(٨٣٥٨)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: فِيْمَا يَجْهَرُ بِهٖ۔)) (مسند احمد: ٧٦٥٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی چیز کو اس قدر غور سے نہیں سنا جتنا وہ اپنے نبی کی آواز سننے کے لئے کان لگاتے ہیں، جب وہ قرآن بلند آواز سے پڑھ رہا ہو۔“

فوائد: ......خشوع و خضوع، رقت اور خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔

(٨٣٥٩)۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

(٨٣٥٧) تخريج: اسناده ضعيف، لضعف زبان بن فائد، وسهل بن معاذ فى رواية زبان عنه ـ أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ٢٠/ ٣٩٩، وابويعلى: ١٤٨٩، والحاكم: ٢/ ٨٧ (انظر: ١٥٦١١)

(٨٣٥٨) تخريج: أخرجه البخارى: ٥٠٢٣، ٥٠٢٤، ٧٤٨٢، ومسلم: ٧٩٢ (انظر: ٧٦٧٠)

(٨٣٥٩) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه ابوداود: ١٤٧٠ (انظر: ١٥٤٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ))، قَالَ وَكِيعٌ (اَحَدُ الرُّوَاةِ): يَعْنِي: يَسْتَغْنِيْ بِهِ۔ (مسند احمد: ۱۵٤۹)

نے فرمایا: ''جو قرآن پاک گا کر نہیں پڑھتا، وہ ہم سے نہیں ہے۔'' وکیع راوی نے اس کا یہ معنی بیان کیا: وہ اس کے ذریعے لوگوں سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

فوائد: ......وکیع راوی کا بیان کیا ہوا معنی درست نہیں ہے، اس کا صحیح معنی قرآن پاک کو خوبصورت آواز میں پڑھنے کا ہے۔

(''وہ ہم سے نہیں جو قرآن مجید کے ساتھ (اور چیزوں سے) مستغنی نہیں ہوتا۔'' حدیث کا یہ مفہوم بھی ٹھیک ہے، امام بخاری نے اسی زیر مطالعہ حدیث کے لیے عنوان قائم کر کے قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی ہے۔ ﴿اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ﴾ (العنکبوت: ۵۱) ''کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر کتاب نازل کی ہے، وہ ان پر پڑھی جاتی ہے۔'' یعنی یہ کتاب پہلی کتب سماوی سے مستغنی کرتی ہے فضول اشعار اور تحریروں سے بے پرواہ کرتی ہے۔ (بخاری، باب من لم یتغنی بالقرآن قبل الحدیث: ۵۰۲۲) معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کے دونوں مفہوم درست ہیں یہ حدیث نبوی کا ایک کمال ہے۔) (عبداللہ رفیق)

بلاشبہ خوبصورت آواز سے قرآن مجید کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے اور تلاوت کرنے والوں اور سننے والوں میں مزید تلاوت کرنے اور سننے کی تمنا پیدا ہوتی ہے، لیکن اس معاملے میں تکلف سے گریز کرنا ضروری ہے۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت مخصوص سریلی آواز کا اہتمام کیا جائے، لیکن اس معاملے میں عرب کے لہجے کو سامنے رکھنا چاہیے، جیسے حرم مکی کے امام تلاوت کرتے ہیں، زیادہ تکلف سے بچنا چاہیے، جیسے آج کل مصری قراء کی تلاوت کا انداز ہے۔

(۸۳٦۰)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)) (مسند احمد: ۱۷۵۸۱)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور پوشیدہ آواز میں تلاوت کرنے والا مخفی انداز میں صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔''

فوائد: ......مخفی صدقہ افضل ہے، کیونکہ اس میں ریاکاری کا شبہ نہیں ہوتا، اگر ریاکاری کا شبہ نہ ہو اور کسی کو نصیحت کرنا مقصود ہو تو اعلانیہ صدقہ بھی درست ہے، یہی حکم تلاوتِ قرآنِ مجید کا ہے،

(۸۳٦۱)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: ذُوا الْبِجَادَيْنِ: ((اِنَّهُ

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذو بجادَین نامی ایک آدمی کے بارے میں فرمایا: ''بیشک وہ

(۸۳٦۰) اسنادہ صحیح ـ أخرجہ ابوداود: ۱۳۳۳، والنسائی: ۵/ ۸۰، والترمذی: ۲۹۱۹ (انظر: ۱۷٤٤٤)

(۸۳٦۱) تخریج: حسن لغیرہ ـ أخرجہ الطبرانی فی ''الکبیر'': ۱۷/ ۸۱۳ (انظر: ۱۷٤۵۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَوَّاہٌ۔)) وَذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ الذِّكْرِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فِي الدُّعَاءِ۔ (مسند احمد: ١٧٥٩٢)

بہت زیادہ گڑگڑانے والا ہے۔'' یہ آدمی بہت زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کر کے ذکر میں مشغول رہنے والا تھا اور دعا کرتے وقت اپنی آواز کو بلند کرتا تھا۔

فوائد:...... ''اَوَّاہ'' کے معانی: آہیں بھرنے والا، گڑگڑانے والا، زیادہ رونے والا، زیادہ دعائیں کرنے والا

(٨٣٦٢)۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَلّٰهُ أَشَدُّ أَذَنًا إِلَى الرَّجُلِ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ۔)) (مسند احمد: ٢٤٤٤٦)

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف بہت زیادہ کان لگاتے ہیں، جو قرآن پاک خوبصورت آواز سے پڑھتا ہے، گانے والی کا مالک بھی گانے والی کی طرف اتنا کان نہیں لگاتا۔''

(٨٣٦٣)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قِيْلَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: ((لَقَدْ أُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ۔)) (مسند احمد: ٩٨٠٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک آدمی کی تلاوت کی آواز سنی اور پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' کسی نے کہا: یہ عبداللہ بن قیس ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق اس کو داود علیہ السلام کی بانسریاں عطا کی گئی ہیں۔''

(٨٣٦٤)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ۔)) (مسند احمد: ٢٣٤٢١)

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس اشعری کو داود علیہ السلام کی بانسریوں میں سے ایک بانسری عطا کی گئی ہیں۔''

فوائد:...... بانسری سے مراد خوبصورت آواز ہے اور آل داود سے مراد خود داود علیہ السلام ہیں۔

(٨٣٦٥)۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔)) (مسند احمد: ١٨٦٨٨)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن پاک کو خوبصورت بناؤ۔''

(٨٣٦٢) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، فان اسماعيل بن عبيد الله لم يدرك فضالة بن عبيد، بينهما ميسرة مولى فضالة، وهو مجهول۔ أخرجه الحاكم: ١/ ٥٧٠، والبيهقي: ١٠/ ٢٣٠ (انظر: ٢٣٩٤٧)

(٨٣٦٣) تخريج: حديث صحيح۔ أخرجه ابن ماجه: ١٣٤١ (انظر: ٩٨٠٦)

(٨٣٦٤) تخريج: اسناده صحيح۔ أخرجه ابوعوانة: ٣٨٩٠، وابن حبان: ٨٩٢ (انظر: ٢٣٠٣٣)

(٨٣٦٥) تخريج: اسناده صحيح۔ أخرجه ابوداود: ١٤٦٨، والنسائي: ٢/ ١٧٩، وعلقه البخاري في "صحيحه" في كتاب التوحيد (انظر: ١٨٤٩٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... ان روایات کا مقصود یہ ہے کہ تجوید و حسن صوت اور خوش آوازی و خوش الحانی کے ساتھ ایسے سوز میں تلاوت کی جائے کہ جس سے رقت طاری ہو جائے اور حرفوں کی ادائیگی اس طرح ہو کہ اس میں کمی یا بیشی نہ ہو۔ زیادہ تکلف اور تصنع سے بچا جائے، جیسے آج کل کے بہت سے قاری بالخصوص مصر کے بعض قراء تلاوت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَقِرَاءَةِ النَّبِي ﷺ

قرآن پاک ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل سے) پڑھا جائے

(٨٣٦٦)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: ذُكِرَ لَهَا أَنَّ نَاسًا يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ فِي اللَّيْلَةِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَتْ: أُولَئِكَ قَرَءُ وْا وَلَمْ يَقْرَءُ وْا، كُنْتُ أَقُومُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ التَّمَامِ (وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ اللَّيْلَةَ التَّمَامَ) فَكَانَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءِ، فَلَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيهَا تَخَوُّفٌ إِلَّا دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعَاذَ، وَلَا يَمُرُّ بِآيَةٍ فِيهَا اسْتِبْشَارٌ إِلَّا دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَغِبَ إِلَيْهِ۔ (مسند احمد: ٢٥١١٦)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے سامنے ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا، جو ایک رات میں ایک دو دو بار قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں، سیدہ نے ان کے بارے میں کہا: ان کا پڑھنا بھی نہ پڑھنے کی طرح ہے، میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساری رات قیام کرتی تھی، آپ ﷺ سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء پڑھتے تھے اور جب خوف والی آیت کی تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور پناہ طلب کرتے اور اگر خوشخبری والی آیت کے پاس سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور اس کے سامنے عاجزانہ درخواست کرتے۔

فوائد: ...... یہ وہ لوگ تھے جو زبان سے تو قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، لیکن ان کے دلوں نے نہ اس کتاب کو سمجھا اور نہ اس سے متأثر ہوئے۔ قرآن مجید کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہیے؟ ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۸۳۷۳م)

(٨٣٦٧)۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا أَعْلَمُهَا إِلَّا حَفْصَةَ سُئِلَتْ عَنْ قِرَائَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَهَا قَالَتْ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ تَعْنِي التَّرْتِيلَ۔ (مسند احمد: ٢٦٩٨٣)

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی سے سوال کیا گیا، میرا خیال تو یہی ہے کہ وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں، نبی کریم ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا، انہوں نے کہا: تم اُس اندازِ تلاوت کی طاقت نہیں رکھتے، پھر انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾۔

فوائد: ...... یہ حدیث مختلف طرق سے روایت کی گئی ہے، دو سندیں اور ان کے متون درج ذیل ہیں

(٨٣٦٦) تخريج: صحيح لغيره ۔ أخرجه البيهقي: ٢/ ٣١٠ (انظر: ٢٤٦٠٩)

(٨٣٦٧) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ٢٦٤٥١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

غور فرمائیں: ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں: قَالَ نَافِعٌ: أُرَاهَا حَفْصَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّكُمْ لَاتَسْتَطِيْعُوْنَهَا، قَالَ: فَقِيْلَ لَهَا: أَخْبِرِيْنَا بِهَا، قَالَ: فَقَرَأَتْ قِرَاءَةً تَرَسَّلَتْ فِيْهَا، قَالَ أَبُوْعَامِرٍ: قَالَ نَافِعٌ: فَحَكٰى لَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ثُمَّ قَطَعَ، ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، ثُمَّ قَطَعَ، ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾۔ ایک زوجۂ رسول، غالبا وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں، بیان کرتی ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا، انھوں نے کہا: تم تو اس کی استطاعت ہی نہیں رکھتے۔ کسی نے ان سے کہا: آپ ہمیں بتلا تو دیں۔ جواباً انہوں نے قراءت کی اور اس میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ ابن ابی ملیکہ نے اس کو یوں بیان کیا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ پڑھا، پھر ٹھہر گئے، پھر ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھا اور اس پر وقف کیا، پھر ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھا۔

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا، انھوں نے کہا: آپ ﷺ ہر آیت پر ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے تھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾۔ (مسند احمد: ۲۶۵۸۳، ابوداود: ۴۰۰۱، ترمذی: ۲۹۲۷)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران ہر آیت پر وقف بھی کیا جائے اور ٹھہراؤ کا بھی خیال رکھا جائے۔ وائے مصیبت! اکثر مسلمان تلاوتِ قرآن کے سلسلے میں مقدار کی طرف توجہ کرتے ہیں، معیار کو نہیں دیکھتے، بالخصوص تراویح اور رمضان میں۔ ان کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ پاروں کی تلاوت کر کے جلدی جلدی قرآن مجید ختم کیا جائے۔ ایسے لوگوں سے گزارش ہے کہ سب سے پہلے اپنے عمل میں معیار کے مطابق حسن پیدا کریں، ترتیل کے ساتھ تلاوت کریں اور ہر ایک آیت پر وقف کریں، اگر زیادہ مقدار چاہتے ہیں تو زیادہ وقت دیں۔

(۸۳۶۸)۔ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا، وَفِيْ لَفْظٍ: كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَدًّا يَمُدُّ بِهَا مَدًّا۔ (مسند احمد: ۱۲۲۲۲)

امام قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کی قراءت کیسی تھی؟ انھوں نے کہا: آپ کھینچ کھینچ کر اور لمبا کر کے قراءت کرتے تھے۔

فوائد: ......ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ (سورۂ مزمل: ۴)......"قرآن مجید کو صاف صاف اور عمدہ طریقہ پر پڑھا کرو۔"

(۸۳۶۹)۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

(۸۳۶۸) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۰۴۵ (انظر: ۱۲۱۹۸)

(۸۳۶۹) تخریج: أخرجه البخاری: ۷۵۴۰، ومسلم: ۷۹۴ (انظر: ۲۰۵۴۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَالَ مَرَّةً: نَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، قَالَ: فَرَجَّعَ فِيهَا قَالَ: فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا أَنْ أَكْرَهَ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَائَتَهُ۔ (مسند احمد: ۲۰۸۱۶)

نے فتح مکہ والے سال اپنے سفر میں سورۂ فتح کی تلاوت کی، اور ایک روایت میں ہے: سورۂ فتح اس وقت نازل ہوئی، جب آپ ﷺ سفر میں تھے، پس آپ ﷺ نے اپنی سواری پر اس کی تلاوت کی اور بلند آواز میں تلاوت کرتے ہوئے آواز کو گلے میں گھمایا، پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر لوگوں کے مجھ پر جمع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے لیے آپ ﷺ کی قراءت نقل کرتا۔

فوائد: ...... ''فَرَجَّعَ'': بلند آواز میں تلاوت کرتے ہوئے آواز کو گلے میں گھمانا، اس سے ایک خاص قسم کا حسن اور نغمہ پیدا ہوتا ہے۔

(۸۳۷۰)۔ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ وَأَبُو طَالِبِ بْنُ جَابَانَ الْقَارِئُ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ ابْنُ جَابَانَ فِي حَدِيثِهِ: آه آه۔ (مسند احمد: ۲۰۸۱۷)

سیدنا معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں یہ اوپر والی حدیث کی مانند ہی بیان کرتے ہیں ابن جابان نے کہا آ ء آ ء یعنی الف کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔

فوائد: ...... ''آہ آہ'' کے الفاظ صحیح بخاری میں یوں ہیں: آ ء آ ء۔ یہ اتار چڑھاؤ کے ساتھ آواز کو گلے میں گھمانے کا انداز ہے، تجوید کا ماہر آدمی عملی طور پر آپ کو بتا سکتا ہے۔

(۸۳۷۱)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَلَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: قَرَأَ سُورَةَ الْفَتْحِ، قَالَ "يَعْنِي مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ": لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لَحَكَيْتُ لَكُمْ مَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُغَفَّلٍ كَيْفَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ بَهْزٌ وَغُنْدَرٌ قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ والے دن قراءت کرتے ہوئے سنا، اگر مجھ پر لوگوں کا ہجوم ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کی قراء ت کی نقل اتارتا، آپ ﷺ نے سورۂ فتح پڑھی تھی۔ معاویہ بن قرہ نے کہا: اگر مجھ پر لوگوں کے جمع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہارے لیے سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی بتلائی ہوئی سورت کی نقل اتارتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیسے تلاوت کی تھی، غندر راوی

(۸۳۷۰) تخريج: انظر الحديث السابق

(۸۳۷۱) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٢٨١، ٤٨٣٥، ٥٠٣٤، ومسلم: ٧٩٤(انظر: ١٦٧٨٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَرَجَّعَ فِيهَا۔ (مسند احمد: ١٦٩١٢)

نے کہا: آپ ﷺ نے آواز کو گھما کر پڑھا تھا۔

(٨٣٧٢)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَدَّدَ آيَةً حَتّٰى أَصْبَحَ۔ (مسند احمد: ١١٦١٥)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح تک ایک آیت ہی دہراتے رہے۔

فوائد: …… مذکورہ آیت یہ تھی: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ …… ''اگر تو ان کو عذاب دے تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔'' [المائدۃ: ١١٨] آپ ﷺ پورے قیام میں یہی آیت پڑھتے رہے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے عجیب انداز میں عاجزی کا اظہار کیا گیا ہے۔

بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْقِرَائَةِ خَوْفَ الْمَلَلِ، وَفِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ؟

بوریت کے ڈر سے قراءتِ قرآن میں میانہ روی اختیار کرنے کا، نیز اس چیز کا بیان کہ کتنے دنوں میں قرآن مجید کی تکمیل کی جائے

(٨٣٧٣)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَأْتُ بِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَطُولَ عَلَيْكَ زَمَانٌ أَنْ تَمَلَّ، اِقْرَأْهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ۔)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دَعْنِي، أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي، قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ۔)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دَعْنِي أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي، قَالَ: ((اِقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ۔)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دَعْنِي أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي، قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ۔)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دَعْنِي أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي فَأَبَى۔ زَادَ فِي

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور ہر رات کو قرآن مجید کی تکمیل کرتا تھا، جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے خطرہ ہے کہ جب تو لمبی عمر پائے گا تو تو اکتا جائے گا، اس لیے ایک مہینہ میں ایک دفعہ قرآن مکمل کر لیا کر۔'' لیکن میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیس دن میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلو دس دن میں پڑھ لیا کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قوت اور جوانی سے استفادہ کرنے دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات دنوں میں ایک ختم کر لیا کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے

(٨٣٧٢) تخريج: حديث حسن (انظر: ١١٥٩٣/ ٢)

(٨٣٧٣) تخريج: أخرجه البخاري: ١٩٨٠، ومسلم: ١١٥٩ (انظر: ٦٥١٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رِوَايَةٍ: ((فَاقْرَءْ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَا تَزِيدَنَّ)) (مسند احمد: ٦٥١٦)

چھوڑ دیں، مجھے اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے دیں، لیکن آپ ﷺ نے انکار کیا، ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر سات دن میں قرآن ختم کرلیا کر، لیکن اس سے کم دنوں میں نہیں۔''

(٨٣٧٣م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! فِي كَمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟، قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي كُلِّ شَهْرٍ۔)) قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَقْوٰى عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ۔)) قُلْتُ: إِنِّي أَقْوٰى عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَقْوٰى عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَقْوٰى عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ۔)) قَالَ: قُلْتُ إِنِّي أَقْوٰى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((لَا يَفْقَهُهُ مَنْ يَقْرَؤُهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔)) (مسند احمد: ٦٥١٦)

(دوسری سند) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں فرمایا ہر ماہ میں ختم کرو میں نے کہا مجھے زیادہ قوت ہے پچیس دنوں میں پڑھ لو میں نے کہا مجھ میں زیادہ قوت ہے کہا بیس دن میں پڑھ لو، میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے فرمایا پندہ دنوں میں قرآن ختم کرلیا کرو۔ میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے فرمایا سات دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ قوت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو تین دن سے کم میں پڑھے گا اس نے اسے سمجھا نہیں۔

فوائد: ......ابوداود کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے چالیس دنوں میں قرآن مجید کی تکمیل کرنے کا حکم دیا، اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہر چالیس دنوں میں کم از کم ایک بار قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنی چاہیے۔ جیسا کہ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں: ((وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَأْ الْقُرْآنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔)) ہم اس حدیث کی روشنی میں کسی آدمی کے لیے یہ پسند نہیں کرتے کہ چالیس دن گزر جائیں اور اس نے مکمل قرآن مجید کی تلاوت نہ کی ہو۔ (ترمذی)

امام احمد، امام اسحق بن راہویہ اور امام ابوعبید وغیرہ کا یہی خیال ہے کہ تین دنوں سے پہلے قرآن مجید کی تکمیل نہیں کرنی چاہیے، لیکن کئی سلف صالحین سے اس سے کم مدت میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کرنا ثابت ہے۔ امام نووی نے کہا: راجح بات یہ ہے کہ اس میں شخصیات کا اعتبار کیا جائے گا، جو آدمی قرآن مجید کو سمجھتا ہو اور دورانِ تلاوت اس پر

(٨٣٧٣م) تخريج: حديث صحيح لغيره، وانظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

غور وفکر کرتا ہو، اسی طرح جو آدمی حصولِ علم اور دین کے دوسرے اہم امور اور مسلمانوں کی عام مصلحتوں میں مصروف ہو، اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ اتنی تلاوت کر لیا کرے، جس میں غور وفکر اور تدبر برقرار ہے اور اس کے کام میں بھی حرج نہ ہو، لیکن جس آدمی کے ایسے مشاغل نہ ہوں، اس کو حسبِ امکان کثرت سے تلاوت کرنی چاہیے، بس ایک چیز کا خیال رکھے کہ اتنی زیادہ تلاوت نہ کرے کہ اکتا جائے۔ بہر حال ہمارا نظریہ یہ ہے کہ تین دنوں سے کم مدت میں قرآن مجید کی تکمیل نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بڑی رغبت کے ساتھ عبادت کرنے والے تھے، وہ ہر رات کو قرآن مجید مکمل کرتے تھے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دنوں کی حد مقرر کی تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصرار کے ساتھ مزید دن کم کرنے کی درخواست بھی کی تھی، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا کہ ''جو آدمی اس کتاب کو تین دنوں سے کم مدت میں پڑھ لے گا، وہ اس کو نہیں سمجھے گا۔'' جہاں اس حدیث میں قرآن مجید کی تلاوت کی تکمیل کے لیے مدت کا تعین کر دیا ہے، وہاں تین ایام سے کم ختم کرنے کی وجہ سے اس چیز کی وضاحت ہو رہی ہے کہ تلاوتِ قرآن سے مقصود قرآن فہمی ہے۔ لیکن عصر حاضر میں بالخصوص عجموں میں فہمِ قرآن کا جنازہ اٹھ چکا ہے، ہر بندہ خود بھی بغیر سوچے سمجھے قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے اور اپنی اولاد کو اسی انداز کا عادی بنا رہا ہے۔ یاد رہے کہ قرآن مجید ایسے سنہری قوانین و ضوابط کا مجموعہ ہے، جن کی روشنی میں زندگی کو بہترین سانچے میں ڈھالا جا سکتا ہے اور قوانین کو بغیر سوچے سمجھے پڑھا نہیں جاتا، بلکہ ان کو سمجھ کر ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کو تین ایام سے کم مدت میں ختم کرنے سے اس لیے روکا گیا کہ قاری بغیر سمجھے تلاوت کرتا جائے گا، لیکن افسوس کہ ہم تین نہیں، تیس یا تین سو دنوں میں بھی ختم کر لیں، پھر بھی ہمیں سمجھ نہیں آتا۔

(٨٣٧٤)۔ (وَعَنْهُ اَیْضًا) اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ بِابْنٍ لَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا يَقْرَءُ الْمُصْحَفَ بِالنَّهَارِ وَيَبِيْتُ بِاللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا تَنْقِمُ اَنَّ ابْنَكَ يَظَلُّ ذَاكِرًا وَيَبِيْتُ سَالِمًا)) (مسند احمد: ٦٦١٤)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی اپنا بیٹا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا دن میں قرآن پڑھتا رہتا ہے اور رات کو سو جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو یہ بات پسند نہیں کرتا کہ تیرا بیٹا دن کو ذکر کرتا ہے اور رات کو سلامتی کے ساتھ سو جاتا ہے۔''

(٨٣٧٥)۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ، فَاِنِ اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا۔)) (مسند احمد: ١٩٠٢٢)

سیدنا جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تمہارے دل (غور وفکر اور شوق کے ساتھ) مانوس رہیں، اس وقت تک قرآن مجید کی تلاوت کرو اور جب اکتاہٹ اور بوریت ہو جائے تو (تلاوت روک کر) کھڑے ہو جاؤ۔''

(٨٣٧٤) تخریج: اسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة، وحيىّ بن عبد الله المعافری (انظر: ٦٦١٤)

(٨٣٧٥) تخریج: أخرجه البخاری: ٥٠٦١، ٧٣٦٤، ومسلم: ٢٦٦٧ (انظر: ١٨٨١٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......یعنی جب تک دل قرآن مجید کی طرف متوجہ رہے اور کلی طور پر اس کی قراءت سے متفق رہے۔
قرآن مجید کی تلاوت نیک لوگوں کا مشغلہ ہے، اس باب میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کی حد مقرر کی گئی ہے، بہر حال کم از کم تیس چالیس دنوں میں ایک بار مکمل قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے اور زیادہ سے زیادہ تین ایام میں، تلاوت کرتے وقت پورے شوق اور رغبت سے الفاظ پر توجہ کرنی چاہیے، اکتاہٹ اور بوریت کی صورت میں تلاوت بند کر لینی چاہیے۔

بَابُ نُزُوْلِ السَّكِيْنَةِ وَالْمَلَائِكَةِ عَنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ
قرآن مجید کی تلاوت پر سکینت اور فرشتوں کے نزول کا بیان

(٨٣٧٦)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ، قَالَ: فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اقْرَأْ فُلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ١٨٦٦٦)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۂ کہف کی تلاوت کی، جس گھر میں وہ تلاوت کر رہا تھا، اس میں اس کی سواری بھی بندھی ہوئی تھی، وہ سواری بدکنا شروع ہو گئی، اس نے دیکھا کہ ایک بادل اس پر چھا رہا ہے، جب یہ بات نبی کریم ﷺ کو بتلائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''او فلاں! تو پڑھتا رہتا، یہ سکینت تھی جو قرآن کے لیے نازل ہو رہی تھی۔''

فوائد: ...... امام نووی نے کہا: سکینت کے مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں، راجح معنی یہ ہے کہ یہ اللہ تعالی کی مخلوق ہے اور اس میں اطمینان اور رحمت پائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(٨٣٧٧)۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرٰى، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَهُ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے باڑے میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، اچانک ان کا گھوڑا بدکنے لگا، (وہ چپ ہو گئے)، پھر جب انہوں نے قراءت شروع کی تو وہ پھر بدکنے لگا، بس جب بھی پڑھنے لگتے تو وہ بدکنے لگ جاتا، سیدنا اسید کہتے ہیں مجھے خدشہ لاحق ہوا کہ وہ میرے بیٹے یحییٰ کو کچل دے گا، پس میں بیٹے کو پکڑنے کے لیے کھڑا ہوا، میں نے دیکھا کہ میرے اوپر بادل کی مانند سائبان تھا، جس میں چراغ روشن تھے، جو فضا میں

(٨٣٧٦) تخریج: أخرجه البخاری: ٣٦١٤، ومسلم: ٧٩٥ (انظر: ١٨٤٧٤)
(٨٣٧٧) تخریج: أخرجه مسلم: ٧٩٦، وعلقه البخاری: ٥٠١٨ بصيغة الجزم (انظر: ١١٧٦٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي إِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ!)) قَالَ: فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ)) فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ!)) قَالَ: فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيبًا مِنْهَا فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ رَآهَا النَّاسُ لَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ۔)) (مسند احمد: ۱۱۷۸۸)

پڑھتا جا رہا تھا حتیٰ کہ وہ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا، جب صبح ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں گزشتہ رات کے آخر میں اپنے باڑے میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا، اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا، پھر آگے ساری بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا۔'' میں نے کہا: جی میں نے پڑھا، لیکن گھوڑا پھر بدکنے لگا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا۔'' میں نے کہا: میں پڑھتا تو پھر گھوڑا بدکتا، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا۔'' جی میں نے پڑھا، لیکن میرا بیٹا یحییٰ قریب پڑا تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گھوڑا اسے کچل دے گا، پھر میں نے سائبان کی مانند چیز دیکھی، جس میں چراغ جگمگا رہے ہیں اور وہ فضا میں بلند ہو رہی ہے، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ فرشتے تھے، تمہاری تلاوت سن رہے تھے، اگر تم قراءت صبح تک جاری رکھتے تو لوگ انہیں دیکھتے اور وہ ان سے چھپ نہ سکتے۔''

فوائد:......سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بہت خوبصورت آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ قِرَائَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کی فضیلت کا بیان
وَذِكْرِ مَنْ حَفِظَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ مِنَ الصَّحَابَةِ
مکمل قرآن مجید حفظ کر لینے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان

(۸۳۷۸)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما بَشَّرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَءَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَءْ عَلٰى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ۔)) (مسند احمد: ۳۵)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ خوشخبری سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہتا ہے کہ قرآن مجید کو اس طرح تر و تازہ پڑھے، جس طرح وہ نازل ہوا ہے تو وہ ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی قراءت کے مطابق پڑھے۔''

(۸۳۷۸) تخریج: اسنادہ حسن۔ أخرجہ ابن ماجہ: ۱۳۸ (انظر: ۳۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۳۷۹)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ: ((غَضًّا اَوْ رَطْبًا۔)) (مسند احمد: ۳۶)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کی حدیث نبوی بیان کی ہے، البتہ اس میں ''غَضًّا اَوْ رَطْبًا'' کے الفاظ ہیں۔

(۸۳۸۰)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ غَرِيْضًا (كَذَا قَالَ) كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَائَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔)) (مسند احمد: ۹۷۵۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو قرآن مجید کو اس طرح تر و تازہ پڑھنا چاہتا ہے جس طرح کہ وہ نازل ہوا تو اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق پڑھے۔''

فوائد: ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کو تر و تازہ قرار دینے کی وجہ حدیث نمبر (۸۴۴۹) میں بیان کی گئی ہے۔

(۸۳۸۱)۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: إِنَّ ذَاكَ لَرَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ أَبَدًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خُذُوا الْقُرْآنَ عَنْ أَرْبَعَةٍ، عَنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَعَنْ مُعَاذٍ، وَعَنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، ـ)) قَالَ يَعْلَى "اَحَدُ الرُّوَاةِ": وَنَسِيتُ الرَّابِعَ۔ (مسند احمد: ۶۵۲۳)

مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہاں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر ہونے لگا، انھوں نے کہا: میں اس وقت سے اس آدمی سے محبت کرتا ہوں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث سنی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِن چار افراد سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو: ابن ام عبد، معاذ، مولائے ابی حذیفہ سالم۔'' آپ ﷺ نے سب سے پہلے ابن ام عبد یعنی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ یعلی راوی کہتے ہیں: میں چوتھے کا نام بھول گیا۔

فوائد: ...... چوتھے صحابی سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، جیسا کہ اگلی حدیث سے ثابت ہو رہا ہے۔ کسی سے محبت کرنے کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے معیار پر غور کریں۔

(۸۳۸۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اِن چار افراد سے قرآن مجید سیکھو: عبداللہ بن مسعود،

(۸۳۷۹) تخريج: اسناده صحيح ـ أخرجه الترمذی: ۱۶۹ (انظر: ۳۶)

(۸۳۸۰) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه ابويعلی: ۶۱۰۶، والبزار: ۲۶۸۲ (انظر: ۹۷۵۴)

(۸۳۸۱) تخريج: أخرجه البخاری: ۳۷۶۰، ومسلم: ۲۴۶۴ (انظر: ۶۵۲۳)

(۸۳۸۲) تخريج: انظر الحديث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔)) (مسند احمد: ٦٧٦٧)

مولائے ابی حذیفہ سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم ۔"

فوائد: …… چار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی بڑی منقبت کا بیان ہے کہ سب سے عظیم کلام کی تعلیم کے لیے آپ ﷺ نے اپنے بیشمار ساتھیوں میں صرف چار کا نام پیش کیا۔

(٨٣٨٣)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُوْ زَيْدٍ۔ (مسند احمد: ١٣٤٧٥)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں چار افراد نے مکمل قرآن مجید حفظ کیا تھا، یہ سارے کے سارے انصار میں سے تھے: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید۔

فوائد: ……سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہ ، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے چچاؤں میں سے تھے۔

بَابُ مَا يُسْتَحِبُّ أَنْ يَقُوْلَهُ الْقَارِئُ عِنْدَ ذِكْرِ آيَةِ عَذَابٍ أَوْ رَحْمَةٍ وَعِنْدَ خَتْمِ بَعْضِ السُّوَرِ

عذاب والی آیت یا رحمت والی آیت اور بعض سورتوں کی تکمیل کے وقت قاری کے لیے مستحب ذکر کا بیان

(٨٣٨٤)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا عَذَابٌ تَعَوَّذَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيْهَا تَنْزِيْهٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ۔ (مسند احمد: ٢٣٦٥٠)

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ جب رحمت والی آیت کی تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرتے، جب عذاب کے ذکر پر مشتمل آیت کے پاس سے گزرتے تو پناہ مانگتے اور جب ایسی آیت سے گزرتے، جس میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کی گئی ہوتی تو اس کی تسبیح بیان کرتے۔

فوائد: …… نبی کریم ﷺ اس قدر توجہ کے ساتھ تلاوت کیا کرتے تھے کہ حسبِ امکان آیات کے تقاضے بھی پورے کرتے جاتے۔ اس موضوع پر صرف یہی حدیث صحیح ہے کہ رحمت، عذاب اور تسبیح والی آیات پر مطلوبہ ذکر کرنا چاہیے، مقتدی کو چاہیے کہ وہ خاموش رہے اور امام کی قراءت پر یہ دعائیں نہ کرے، کیونکہ قراءت کے وقت مقتدی کے لیے خاموش رہنے کا عام حکم ہے، ماسوائے سورۂ فاتحہ کے، امام اور منفرد کو اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔

(٨٣٨٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٥٠٠٣، ومسلم: ٢٤٦٥ (انظر: ١٣٤٤١)

(٨٣٨٤) تخريج: أخرجه مسلم: ٧٧٢(انظر: ٢٣٢٦١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۳۸۵)۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ سَمِعَهُ مِنْ شَيْخٍ فَقَالَ مَرَّةً سَمِعْتُهُ مِنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَعْرَابِيٌّ، سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَبَلَغَ ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللّٰهِ، وَمَنْ قَرَأَ ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ فَلْيَقُلْ: بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، وَمَنْ قَرَأَ ﴿أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾ فَلْيَقُلْ: ((بَلٰى۔)) قَالَ إِسْمَاعِيلُ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ هَلْ حَفِظَ وَكَانَ أَعْرَابِيًّا فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي أَظَنَنْتَ أَنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّينَ حَجَّةً، مَا مِنْهَا سَنَةٌ إِلَّا أَعْرِفُ الْبَعِيرَ الَّذِي حَجَجْتُ عَلَيْهِ۔ (مسند احمد: ۷۳۸۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی سورۂ مرسلات پڑھے اور جب وہ اس آیت ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ پر پہنچے تو کہے: آمَنَّا بِاللّٰهِ (ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہیں)، جو آدمی سورۂ تین کی تلاوت کرے تو وہ آخر میں کہے: بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ (کیوں نہیں، اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں)، اور جو آدمی جب یہ آیت ﴿أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾ پڑھے، تو وہ کہے: بَلٰى (کیوں نہیں)۔ اسماعیل راوی نے کہا: میں نے کوشش کی کہ پتہ چلاؤں اس اعرابی نے اسے اچھی طرح یاد بھی کیا ہے یا نہیں، اس نے آگے سے کہا: بھتیجے! تیرا کیا خیال ہے کہ میں نے اسے یاد نہیں کیا، میں نے ساٹھ حج کئے ہیں اور میں ہر سال والے اس اونٹ کو پہچان سکتا ہوں، جس پر میں نے حج کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ اِسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَالْبُكَاءِ عِنْدَ ذٰلِكَ
قرآن مجید سننے کی فضیلت اور اس وقت رونے کا بیان

(۸۳۸۶)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ: قَالَ لِي: اِقْرَءْ عَلَيَّ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَلَيْسَ مِنْكَ تَعَلَّمْتُهُ وَأَنْتَ تُقْرِئُنَا؟ فَقَالَ: إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((اِقْرَأْ عَلَيَّ مِنَ الْقُرْآنِ۔)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ عَلَيْكُمْ أُنْزِلَ وَمِنْكَ تَعَلَّمْنَاهُ؟ قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: انھوں نے مجھ سے کہا: تم مجھ پر قرآن مجید کی تلاوت کرو، میں نے کہا: کیا میں نے تم سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہیں کی اور تم نے ہمیں نہیں پڑھایا؟ انھوں نے کہا: ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''تم مجھ پر قرآن مجید کی تلاوت کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر

(۸۳۸۵) تخریج: اسنادہ ضعیف لجھالۃ الراوی عن ابی ھریرۃ ۔ أخرجه ابوداود: ۸۸۷، والترمذی: ۳۳۴۷ (انظر: ۷۳۹۱)

(۸۳۸۶) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۰۴۹، ۵۰۵۰، ۵۰۵۶، و مسلم: ۸۰۰ (انظر: ۳۵۵۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((بَلٰى وَلٰكِنِّیْ أُحِبُّ أَسْمَعُهُ مِنْ غَيْرِیْ۔)) (مسند احمد: ٣٥٥٠)

نازل نہیں ہوا اور ہم نے آپ سے نہیں سیکھا؟ آپ ﷺ فرمایا: ''جی کیوں نہیں، لیکن میں پسند کرتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں۔''

(٨٣٨٧)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ۔)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقْرَأُ عَلَيْكَ؟ وَإِنَّمَا أُنْزِلَ عَلَيْكَ، قَالَ: ((إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي۔)) قَالَ: فَافْتَتَحْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: نَظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (مسند احمد: ٤١١٨)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے قرآن مجید کی تلاوت سناؤ۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کیسے پڑھوں، جبکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری خواہش ہوتی ہے کہ میں دوسروں سے سنوں۔'' پس میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کر دی، جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (وہ کیفیت کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور اے پیغمبر تجھے ان سب پر گواہ لائیں گے)، تو میں نے آپ ﷺ کی جانب دیکھا، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

فوائد: ...... قرآن مجید کی تلاوت غور سے سننا، اس پر تدبّر کرنا، سماع کے وقت رونا اور دوسرے سے قرآن مجید کی تلاوت سنانے کا مطالبہ کرنا، یہ سب مستحبّ اور پسندیدہ امور ہیں۔

(٨٣٨٨)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَمَعَ إِلٰى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ، وَمَنْ تَلَاهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (مسند احمد: ٨٤٧٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک آیت غور سے سنے گا، اس کی نیکی کو کئی گنا بڑھا کر لکھا جائے گا اور جو خود اس کی تلاوت کرے گا، یہ اس کے لئے روز قیامت نور ہوگا۔''

بَابُ الْحَثِّ عَلٰى تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ وَاسْتِذْكَارِهِ وَالنَّهْيِ عَنْ أَنْ يَقُوْلَ: نَسِيْتُ آيَةَ كَذَا كَذَا

قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے اور اس کو یاد رکھنے کا بیان اور اس سے ممانعت کہ بندہ یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں

(٨٣٨٩)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

(٨٣٨٧) تخريج: انظر الحديث السابق

(٨٣٨٨) تخريج: اسناده ضعيف، عباس بن ميسرة لين الحديث، والحسن البصرى لم يسمع من ابى هريرة۔ أخرجه البيهقى فى "الشعب": ١٩٨١ (انظر: ٨٤٩٤)

(٨٣٨٩) تخريج: أخرجه البخارى: ٥٠٣٢، ومسلم: ٧٩٠ (انظر: ٣٩٦٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَوْ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا)) (مسند احمد: ٣٩٦٠)

نے فرمایا: ''یہ بری بات ہے کہ آدمی یہ کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں، بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ مجھے بھلا دی گئی ہے۔ قرآن کو یاد رکھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ قرآن رسی سے نکل کر بھاگنے والی اونٹنی کی بہ نسبت لوگوں کے سینوں سے جلدی نکل جانے والا ہے۔''

(٨٣٨٩م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: ((تَعَاهَدُوْا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ)) وَرُبَّمَا قَالَ: ((الْقُرْآنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ۔)) قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ)) (مسند احمد: ٣٦٢٠)

(دوسری سند) آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کی نگہداشت رکھو، یہ قرآن رسی سے نکل کر بھاگنے والی اونٹنی کی بہ نسبت لوگوں کے سینوں سے جلدی نکل جانے والا ہے۔'' نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی یہ نہ کہا کرے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں، بلکہ یہ کہا کرے کہ اس کو بھلا دیا گیا ہے۔''

فوائد: ...... ''میں فلاں آیت بھول گیا۔'' اپنی طرف نسیان کی نسبت کرنے سے ممانعت اس لیے ہے کہ نسان ان لوگوں کے زمرے میں شامل نہ ہو جائے، جن کی اللہ تعالی نے اس طرح مذمت کی ہے: ﴿كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى۔﴾ ...... ''جس طرح (دنیا میں) تیرے پاس ہمارے آیتیں آئیں، لیکن تو نے ان کو بھلا دیا، اسی طرح آج (قیامت کے دن) تجھے بھی بھلا دیا جائے گا۔'' چنانچہ ایسی بات کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، ویسے بھی یہ بات انسان کی سستی اور غفلت پر دلالت کرتی ہے۔ قرآن مجید کو بھول جانا، یہ دراصل بندے کا فعل نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالی کا فعل ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب بندہ قرآن مجید کو دوہرانے سے غفلت برتتا ہے تو اللہ تعالی اس کی سزا کے طور پر اس کو قرآن مجید بھلا دیتا ہے۔

(٨٣٩٠)۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُه۔ (مسند احمد: ١٩٧٧٥)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

(٨٣٩١)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ مَثَلُ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا حَبَسَهَا،

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صاحبِ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی سی ہے، اگر اس کا مالک اس کو باندھے رکھے تو اس کو

(٨٣٨٩) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(٨٣٩٠) تخريج: ـ أخرجه البخاری: ٥٠٣٣، ومسلم: ٧٩١ (انظر: ١٩٥٤٦)

(٨٣٩١) تخريج: أخرجه البخاری: ٥٠٣١، ومسلم: ٧٨٩ (انظر: ٤٦٦٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) (مسند احمد: ٤٦٦٥)

روکے رکھے گا اور اگر وہ اس کو کھول دے تو وہ بھاگ جائے گا۔''

(٨٣٩١م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْقُرْآنِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ، فَإِنْ عَقَلَهَا حَفِظَهَا وَإِنْ أَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ، وَكَذٰلِكَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ٤٩٢٣)

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی مثال یہ ہے کہ جب اس کا قاری اس کا خیال رکھے اور دن رات اس کی تلاوت کرتا رہے تو یہ اس کو یاد رہے گا، یہ مثال اس آدمی کی سی ہے، جس کے اونٹ ہوں، اگر وہ ان کو باندھے رکھے تو وہ ان کو روکے رکھے گا اور اگر وہ ان کو چھوڑ دے تو وہ چلے جائیں گے، یہی مثال صاحبِ قرآن کی ہے۔''

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ صاحبِ قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنی منزل کا خیال رکھے اور باقاعدگی سے تلاوت کرتا رہے، تاکہ نسیان سے محفوظ رہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت کی ناقدری ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ لِمَنْ نَسِيَ الْقُرْآنَ أَوْ بَعْضَهُ بَعْدَ حِفْظِهِ أَوْ تَرَاآى بِقِرَاءَ تِهِ أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ لَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ

حفظ کر لینے کے بعد مکمل قرآن مجید کو یا بعض حصے کو بھلانے والے، یا اپنی قراءت کی وجہ سے ریاکاری کرنے والا، یا اس کے ذریعے کھانے والا، یا اس پر عمل نہ کرنے والے کے لیے سخت وعید کا بیان

(٨٣٩٢)۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلًا، لَا يَفُكُّهُ مِنْ ذٰلِكَ الْغُلِّ إِلَّا الْعَدْلُ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْذَمُ۔)) (مسند احمد: ٢٢٨٢٣)

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دس افراد کا امیر اور مسئول قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ لوہے (کی زنجیر) سے جکڑا ہوا ہوگا، اس قید سے آزاد کرانے والی چیز اس کا عدل و انصاف ہوگا، اور جو آدمی قرآن مجید پڑھنے کے بعد بھلا دیتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا (یا کوڑھ زدہ) ہوگا۔

(٨٣٩٣)۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی حدیث نبوی بیان کی ہے۔

(٨٣٩٤)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

(٨٣٩١م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(٨٣٩٢) تخريج: صحيح لغيره دون قوله: "وما من احد تعلم القرآن......" وهذا اسناد ضعيف لابهام الراوى عن سعد بن عبادة، ولجهالة عيسى بن فائد ۔ أخرجه مختصرا ابوداود: ١٤٧٤ (انظر: ٢٢٤٥٦)

(٨٣٩٣) تخريج:

(٨٣٩٤) تخريج: حسن لغيره أخرجه ابن ماجه: ١٧١ (انظر: ٢٣١٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔)) (مسند احمد: ٢٣١٢)

نے فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ قرآن مجید ضرور پڑھیں گے، لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔''

فوائد: ...... تیر اتنی تیزی سے شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے کہ اس پر خون کے اثرات بھی نظر نہیں آتے، حالانکہ وہ اپنا کام کر چکا ہوتا ہے، اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے بعض لوگ دعوی تو اسلام کا کریں گے، لیکن وہ ایسے فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے کہ جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہو گا، اکثر محدثین اور شارحین کے نزدیک ایسے لوگوں سے مراد خوارج ہیں، جن کا ذکر اگلے ابواب میں آئے گا۔ لیکن اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں، جو تلاوتِ قرآن مجید میں بڑا شہرہ رکھتے ہیں، لیکن عملی طور پر اسلام کے تقاضوں سے کوسوں دور ہوتے ہیں اور اکثر میں واضح طور پر ریاکاری کا بھی اندازہ ہو رہا ہوتا ہے۔

(٨٣٩٥)۔ عَنْ بَشِيرِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَكُونُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّينَ سَنَةً ﴿أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ [مريم: ٥٩] ثُمَّ خَلْفٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُوا تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ، مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ۔))، قَالَ بَشِيرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ؟ فَقَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهِ، وَالْفَاجِرُ يَتَأَكَّلُ بِهِ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ۔ (مسند احمد: ١١٣٦٠)

سیدنا ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ساٹھ سال بعد ایسے نااہل لوگ پیدا ہوں گے'' جو نمازوں کو ضائع کر دیں گے اور شہوات کی اتباع کریں گے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ ...... ''پھر ان کے بعد ایسے نالائق جانشین ان کی جگہ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو وہ عنقریب گمراہی کو ملیں گے۔'' پھر ان کے بعد نااہل ہوں گے، جو قرآن مجید تو پڑھیں گے، لیکن وہ ان کی ہنسلی کی ہڈی سے نیچے نہیں اترے گا، قرآن مجید کی تلاوت تین قسم کے لوگ کرتے ہیں: مومن، منافق اور فاجر۔'' بشیر راوی نے کہا: میں نے ولید سے پوچھا: یہ تین آدمی کون ہیں؟ انھوں نے کہا: منافق بھی دراصل قرآن مجید کا منکر ہوتا ہے، فاجر اس کے ذریعے کھاتا ہے اور مومن اس پر ایمان لاتا ہے۔''

فوائد: ...... ایسے ہی ہوا، جیسے آپ ﷺ نے فرمایا، ٦٠ھ کے بعد شرّ وفساد اور قتل و غارت گری بڑھ گئی اور مسلمانوں میں اختلاف زیادہ ہو گیا۔ رجب ٦٠ھ کے اوائل میں سیدنا معاویہ ؓ نے وفات پائی، اسی دن یزید برسرِ اقتدار آ گیا تھا۔ قرآن مجید کے تعلیم و تعلّم سے متعلقہ افراد کو چاہیے کہ وہ بار بار اپنے عزائم کا جائزہ لیں۔

(٨٣٩٥) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه ابن حبان: ٧٥٥، والحاكم: ٢/ ٣٧٤ (انظر: ١١٣٤٠)۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٣٩٦)۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ خَطَبَ النَّاسَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى نَخْلَةٍ فَقَالَ: ((وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا جَرِيئًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَدْعُو إِلٰى شَيْءٍ مِنْهُ۔)) (مسند احمد: ١١٥٧٠)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تبوک والے سال لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا، جبکہ آپ ﷺ نے ایک کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں بدترین وہ آدمی ہے جو فاجر ہو اور جرات مند ہو، جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے، لیکن وہ اس کی کسی چیز کی طرف دعوت نہ دیتا ہو۔''

فوائد:...... ''وَلَا يَدْعُوْ'' کی بجائے سنن نسائی اور مستدرک حاکم کی روایات کے الفاظ یہ ہیں: ''لَا يَرْعَوِيْ'' اور اس لحاظ سے مطلب یہ ہے کہ وہ اس قرآن مجید کی روکی ہوئی چیز سے رکتا نہیں ہے۔ بعض لوگوں کو شرعی علوم کا مطالعہ کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے اور وہ اس شوق کو پورا کرنے کے لیے مختلف تفاسیر قرآن اور شروح احادیث کا مطالعہ بھی کرتے ہیں. لیکن ان میں عمل کی کوئی رغبت پیدا نہیں ہوتی، ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کرنے کا صرف یہ مقصد ہونا چاہیے کہ ان پر عمل کیا جائے۔ ان کی طرف لوگوں کو بلایا جائے تا کہ وہ بھی عمل کریں۔

(٨٣٩٧)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلٰى قَوْمٍ فَلَمَّا فَرَغَ سَأَلَ، فَقَالَ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ بِهِ۔)) (مسند احمد: ٢٠١٨٦)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ لوگوں پر قرآن مجید پڑھ رہا تھا، جب وہ فارغ ہوا تو اس نے لوگوں سے سوال کیا، انھوں نے یہ صورتحال دیکھ کر کہا: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو قرآن مجید پڑھے، وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے، پس عنقریب ایسے لوگ آئیں گے، جو قرآن مجید تو پڑھیں گے، لیکن لوگوں سے اس کے ذریعے سوال کریں گے۔''

فوائد:...... اس حدیث کے معنی و مفہوم کو سمجھنے کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (٦١٤١) والا اور اس کی احادیث کی شرح۔

(٨٣٩٨)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شِبْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ، وَلَا تَأْكُلُوْا بِهِ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ، وَلَا تَجْفُوْا

سیدنا عبد الرحمن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید پڑھا کرو، نہ اس کو کھانے کا ذریعہ بناؤ، نہ اس کے ذریعے مالِ کثیر جمع کرو، نہ اس کے

(٨٣٩٦) تخريج: حديث حسن ـ أخرجه النسائي: ٦/ ١١ (انظر: ١١٥٤٩)

(٨٣٩٧) تخريج: حسن لغيره ـ أخرجه الترمذي: ٢٩١٧ (انظر: ١٩٩٤٤)

(٨٣٩٨) تخريج: حديث صحيح ـ أخرجه الطبراني في "الاوسط": ٢٥٩٥، والبزار: ٢٣٢٠ (انظر:)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَنْهُ، وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ)) (مسند احمد: ١٥٦٦٠) معاملے میں سنگدل ہو جاؤ اور نہ اس میں غلو اور تشدد کرو۔''

فوائد: ......غلو میں نہ پڑو: الفاظ اور معنی کے اعتبار سے اس سے تجاوز نہ کرو، یعنی نہ اس کی قراءت میں زیادہ مشقت کرو اور نہ اس کی باطل تاویلیں کرو۔ سنگدل نہ ہو جاؤ: اس کی تلاوت سے دور نہ ہو جاؤ۔ ان دو جملوں کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن مجید کے حقوق کو سمجھو، اس کے معاملے میں افراط وتفریط سے بچو اور میانہ روی اختیار کرو۔

(٨٣٩٩)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِيْ قُرَّاؤُهَا۔)) (مسند احمد: ١٧٥٠١)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے اکثر منافق قراء ہوں گے۔''

فوائد: ......ہم ذاتی مشاہدے کی بات کرنا چاہیں گے کہ زیادہ تر قاری حضرات مقاصدِ قرآن، احکامِ قرآن اور روحِ قرآن سے غافل ہوتے ہیں، تشریحاتِ نبویہ اور اسلامی آداب سے محروم ہوتے ہیں، صرف اس بنا پر لمبے لمبے سانسوں اور خوش الحانی کی مشق کرتے ہیں کہ لوگ ان کی تلاوت سن کر بلّے بلّے اور عش عش کر اٹھیں۔

قارئین کرام! اگر آپ اتفاق نہ کریں تو ہمارا سوال یہ ہو گا کہ ایک قاری تلاوت کر رہا ہے، سات آٹھ آیات پر مشتمل سورت ایک سانس میں تلاوت کرنا چاہی، سانس لمبا کرنے کی وجہ سے چہرہ سرخ ہو چکا ہے، اپنے مقصود تک پہنچنے کے لیے کبھی ٹانگ کو حرکت دیتا ہے، کبھی سر ہلاتا ہے، پیشانی کو ہاتھوں سے دبایا ہوا ہے، منہ کا عجیب ڈیزائن بن چکا ہے، آیات کے معانی سے بالکل غافل ہے، سامعین داد دینے کے لیے دونوں ہاتھ بلند کر چکے ہیں۔ کس نے یہ تکلف کرنے پر مجبور کیا؟ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کا اندازِ تلاوت کافی نہیں ہے؟

کئی قراء کرام سے واسطہ پڑا، شعبہ حفظ کے کامیاب استاد ہوتے ہیں، لیکن نمازوں تک سے غافل اور اخلاقی جرائم میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔ سچ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اکثر قاریوں میں نفاق ہوتا ہے، بظاہر قرآن مجید کے ساتھ اپنے تعلق کا بڑا اظہار کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں نزولِ قرآن کے مقصد سے غافل ہوتے ہیں۔

بہرحال نیک سیرت اور حسن کردار والے قاری حضرات موجود ہیں، اللہ تعالی ان کی تعداد میں اضافہ فرمائے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ علم، فقاہت فی الدین اور عمل پر توجہ دینی چاہیے۔ خطبا کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو علم وعمل اور اصلاح و تقوی کی بھی تعلیم دیں، جو شریعت کا اصل مقصود ہے۔

(٨٤٠٠)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔ (مسند احمد: ٦٦٣٣)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

❁❁❁

(٨٣٩٩) تخريج: حسن لغيره ـ أخرجه الطبراني في "الكبير": ١٧/ ٨٤١ (انظر: ١٧٣٦٧)

(٨٤٠٠) تخريج: صحيح ـ أخرجه ابن ابي شيبة: ١٣/ ٢٢٨ (انظر: ٦٦٣٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَبْوَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ وَأَوْرَادِهِ وَ تَأْلِيفِهِ وَجَمْعِهِ وَكِتَابَتِهِ فِي الْمَصَاحِفِ

قرآن مجید اور اوراد کی تحزیب کرنے اور مصاحف میں اس کی تالیف کرنے جمع کرنے اور اس کو لکھنے کے ابواب

قرآن مجید کی تالیف کا بیان

بَابُ تَحْزِيبِ الْقُرْآنِ وَأَوْرَادِهِ

قرآن اور اوراد کے حزب مقرر کرنا

حزب: حزب مقرر کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید اور مختلف اذکار کے مقرر کر کے روزانہ ایک حصے کو پڑھا جائے، جیسے روزانہ ایک پارہ یا کچھ رکوع تلاوت کرنے کا تعین کر لینا۔

اوراد سے مراد اذکار اور وظائف ہیں۔

(٨٤٠١)۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنْتُ فِي الْوَفْدِ الَّذِينَ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ أَسْلَمُوا مِنْ ثَقِيفٍ مِنْ بَنِي مَالِكٍ، أَنْزَلَنَا فِي قُبَّةٍ لَهُ، فَكَانَ يَخْتَلِفُ إِلَيْنَا بَيْنَ بُيُوتِهِ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ، فَإِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ

سیدنا اوس بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اس وفد میں موجود تھا، جو ثقیف میں سے بنو مالک قبیلہ سے نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اسلام قبول کیا، آپ ﷺ نے ہمیں ایک خیمہ میں اتارا، جب آپ اپنے گھر سے مسجد کی طرف آتے جاتے تو ہمارے پاس سے گزرتے تھے، جب آپ ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہوتے تو ہمارے پاس

(٨٤٠١) تخريج: اسناده ضعيف لضعف عبد الله بن عبد الرحمن الطائفي، وعثمانُ بن عبد الله الثقفي، قال ابن حجر: مقبول ـ أخرجه ابوداود: ١٣٩٣، وابن ماجه: ١٣٤٥ (انظر: ١٩٠٢١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

انْصَرَفَ إِلَيْنَا وَلَا نَبْرَحُ حَتّٰى يُحَدِّثَنَا وَيَشْتَكِي قُرَيْشًا وَيَشْتَكِي أَهْلَ مَكَّةَ ثُمَّ يَقُولُ: ((لَا سَوَاءَ كُنَّا بِمَكَّةَ مُسْتَذَلِّينَ وَمُسْتَضْعَفِينَ، فَلَمَّا خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ كَانَتْ سِجَالُ الْحَرْبِ عَلَيْنَا وَلَنَا۔)) فَمَكَثَ عَنَّا لَيْلَةً لَمْ يَأْتِنَا حَتّٰى طَالَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ: قُلْنَا: مَا أَمْكَثَكَ عَنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبٌ مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَرَدْتُ أَنْ لَا أَخْرُجَ حَتّٰى أَقْضِيَهُ۔)) قَالَ: فَسَأَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحْنَا، قَالَ: قُلْنَا: كَيْفَ تُحَزِّبُونَ الْقُرْآنَ؟ قَالُوْا: نُحَزِّبُهُ ثَلَاثَ سُوَرٍ، وَخَمْسَ سُوَرٍ، وَسَبْعَ سُوَرٍ، وَتِسْعَ سُوَرٍ، وَإِحْدٰى عَشْرَةَ سُورَةً، وَثَلَاثَ عَشْرَةَ سُورَةً، وَحِزْبَ الْمُفَصَّلِ مِنْ قَافْ حَتّٰى يُخْتَمَ۔ (مسند احمد: ۱۹۲۳۰)

تشریف لاتے اور کافی دیر تک ہم سے باتیں کرتے، قریش اور اہل مکہ کی شکایات کا ذکر کرتے اور فرماتے: ''اب برابری نہیں رہی، وقت تبدیل ہو گیا ہے، مکہ میں ہم رل گئے تھے اور ناتواں تھے اور جب ہمیں مکہ سے مدینہ منورہ کی جانب نکال دیا گیا تو جنگ کا ڈول ہمارے خلاف بھی بھرا گیا اور ہمارے حق میں بھی بھرا گیا (یعنی مقابلہ برابر رہا)۔'' ایک رات آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف نہ لائے، عشاء کے بعد کافی دیر ہو گئی، پھر جب تشریف لائے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے لئے ہمارے پاس نہ آنے کی کیا وجہ تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا قرآن کا حزب (رہ گیا تھا)، بس وہ مجھ پر غالب آ گیا اور میں نے بھی ارادہ کیا کہ اس کی تکمیل کے بغیر نہیں نکلوں گا۔'' جب صبح ہوئی تو ہم نے آپ ﷺ کے صحابہ سے پوچھا: تم قرآن مجید کے کیسے حصے مقرر کرتے ہو اور اجزاء بناتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم اس طرح قرآن مجید کے حصے مقرر کرتے ہیں: تین سورتیں، پانچ سورتیں، سات سورتیں، نو سورتیں، گیارہ سورتیں، تیرہ سورتیں اور سورۂ قاف سے آخر تک کا مفصل حصہ، اس طرح قرآن مجید کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

فوائد: ...... سات حزب مقرر کرنے سے مراد یہ ہے کہ صحابۂ کرام ؓ سات دنوں میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کر لیتے تھے، ان سات احزاب کی تفصیل یہ ہے:

تین سورتیں: سورۂ بقرہ سے سورۂ نساء تک

پانچ سورتیں: سورۂ مائدہ سے سورۂ توبہ تک

سات سورتیں: سورۂ یونس سے سورۂ نحل تک

نو سورتیں: سورۂ اسراء سے سورۂ فرقان تک

گیارہ سورتیں: سورۂ شعراء سے سورۂ یس تک

تیرہ سورتیں: سورۂ صافات سے سورۂ حجرات تک

اس کے بعد سورۂ ق سے قرآن کے آخر تک کا حصہ مفصل کہتا ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قرآن مجید کی سات منزلوں کا تعین اسی ترتیب سے کیا گیا ہے، سات دنوں میں قرآن مجید کی تکمیل کے لیے یہ اچھی اور معتدل ترتیب ہے، مہینے میں ختم کرنے کے لیے قرآن مجید کے تیس پارے بنائے گئے ہیں، تلاوت کرنے والا اس سے کم یا زیادہ کی مقدار کا تعین بھی کر سکتا ہے، بہرحال کم از کم چالیس دنوں میں ایک بار قرآن مجید کی تکمیل ہو جانی چاہیے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے سب سے پہلے چالیس دنوں کا تعین کیا تھا۔ یہ روایت تو ضعیف ہے، لیکن تلاوت اور اذکار و اوراد کی مقدار کا تعین کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ اگلے باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

بَابُ مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنْ وِرْدِهِ مَتّٰى يَقْضِيهِ
جس سے وظیفہ رہ جائے اس کی قضا کب دے؟

(۸۴۰۲)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ (يَعْنِي: ابْنَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ) وَقَدْ بَلَغَ بِهِ أَبِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنْ وِرْدِهِ (أَوْ قَالَ: مِنْ جُزْئِهِ) فَقَرَءَهُ مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ إِلَى الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنْ لَيْلَتِهِ۔)) (مسند احمد: ۳۷۷)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جس کا پابندی سے پڑھے جانے والا وظیفہ (رات کو) رہ جائے، لیکن اگر وہ اس کو نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان ادا کر لے تو وہ ایسے ہی ہوگا، جیسے رات کو پڑھا ہے۔‘‘

فوائد: ...... اگر کسی آدمی نے نماز کے علاوہ رات کو ذکر و تلاوت کی کوئی صورت معین کر رکھی ہو اور وہ عذر کی وجہ سے رہ جائے تو اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے وہ نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان اس کی ادائیگی کر سکتا ہے، تاکہ اس کا تسلسل برقرار رہے، لیکن اگر عذر کی وجہ سے تہجد کی نماز رہ جائے تو اس کی قضا کا وقت طلوع آفتاب کے بعد شروع ہوگا، نہ کہ نمازِ فجر کے بعد، دونوں اعمال کا آخری وقت زوال ہی ہے۔

بَابُ كِتَابَةِ الْقُرْآنِ فِي الْأَكْتَافِ وَاللِّخَافِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
عہدِ نبوی میں کندھوں کی ہڈیوں اور سفید پتھروں پر قرآن مجید کی کتابت کا بیان

(۸۴۰۳)۔ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنِّي قَاعِدٌ إِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا إِذْ أُوحِيَ إِلَيْهِ، قَالَ: وَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں بیٹھا تھا، اچانک آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی اور آپ ﷺ پر سکون طاری ہو گیا،

(۸۴۰۲) تخریج: أخرجه مسلم: ۷۴۷ (انظر: ۳۷۷)

(۸۴۰۳) تخریج: حدیث صحیح ۔ أخرجه ابوداود: ۲۵۰۷، ۳۹۷۵ (انظر: ۲۱۶۶۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَوَقَعَ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حِينَ غَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ، قَالَ زَيْدٌ: فَلَا وَاللّٰهِ! مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: ((اكْتُبْ يَا زَيْدُ۔)) فَأَخَذْتُ كَتِفًا فَقَالَ: ((اكْتُبْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَجْرًا عَظِيمًا﴾ فَكَتَبْتُ ذٰلِكَ فِي كَتِفٍ، فَقَامَ حِينَ سَمِعَهَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى فَقَامَ حِينَ سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِمَّنْ هُوَ أَعْمٰى وَأَشْبَاهِ ذٰلِكَ؟ قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ! مَا مَضٰى كَلَامُهُ أَوْ مَاهُوَ إِلَّا أَنْ قَضٰى كَلَامَهُ، غَشِيَتِ النَّبِيَّ ﷺ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي، فَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: ((اِقْرَأْ۔)) فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ قَالَ زَيْدٌ: فَأَلْحَقْتُهَا، فَوَاللّٰهِ! لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ كَانَ فِي الْكَتِفِ۔ (مسند احمد: ۲۲۰۰۴)

جبکہ آپ ﷺ کی ران، میری ران پر تھی، اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کی ران سے زیادہ بھاری چیز میں نے کبھی محسوس نہیں کی تھی، پھر جب یہ کیفیت آپ ﷺ سے دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے زید! لکھو۔'' میں نے شانے کی ہڈی لی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آیت لکھو ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ .... أَجْرًا عَظِيمًا﴾ '' جب سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی جو کہ نابینا آدمی تھے اور انھوں نے سنا کہ اس آیت میں تو مجاہدوں کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے، اس لیے انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو جہاد کی طاقت نہیں رکھتا اس کا کیا ہوگا، مثلا نابینا وغیرہ؟ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ابھی تک سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنی بات ختم ہی کی تھی کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتے ہوئے جو سکون چھا جاتا تھا، وہ چھا گیا، آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی، میں نے اس سے اتنا ہی بوجھ محسوس کیا، جس طرح میں نے اس سے پہلے وحی کی حالت میں محسوس کیا تھا، پھر آپ ﷺ سے وحی کی کیفیت دور ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آیت پڑھو۔'' جب میں نے اس آیت کی تلاوت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ لکھو: ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.'' سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حصہ اس آیت کے ساتھ ملا دیا، گویا کہ اب بھی میں شانے میں اس آیت والی جگہ پر پھٹن کا نشان دیکھ رہا ہوں۔

فوائد: ......ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا۔﴾ ......

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

'' 4-95 ایمان والوں میں سے بیٹھ رہنے والے، جو کسی تکلیف والے نہیں اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔'' (سورۂ نساء: ۹۵) جو آیت پہلے نازل ہوئی، اس میں مطلق طور پر مجاہدین کی فضیلت بیان کی گئی، پھر سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے سوال پر جو حصہ نازل ہوا، اس میں معذور لوگوں کو مستثنی قرار دیا۔

(۸۴۰۴)۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَخْبَرَهُ: اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ اِذْ قَالَ: ((طُوْبٰى لِلشَّامِ)) قِيْلَ: وَلِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهِ)) (مسند احمد: ۲۱۹۴۳)

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے کپڑے کے ٹکڑوں میں قرآن مجید کی تالیف کر رہے تھے، اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: ''شام کے علاقہ کے لئے خوشخبری ہو۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رحمت کے فرشتوں نے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔''

فوائد:...... کاغذ کی قلت کی وجہ سے کپڑے پر قرآن مجید لکھا گیا۔

(۸۴۰۵)۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ كَانَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ جَدَّ فِينَا يَعْنِي عَظُمَ، فَكَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُمْلِي عَلَيْهِ ﴿غَفُورًا رَحِيمًا﴾ فَيَكْتُبُ ﴿عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ فَيَقُولُ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: ((اكْتُبْ كَذَا وَكَذَا اكْتُبْ كَيْفَ شِئْتَ۔)) وَيُمْلِي عَلَيْهِ ﴿عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ فَيَقُولُ: أَكْتُبُ ﴿سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ فَيَقُولُ: ((اكْتُبْ كَيْفَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے لئے کتابت کرتا تھا، اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی ہوئی تھی اور جو آدمی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا تھا، وہ ہم میں بڑی قدر و منزلت والا سمجھا جاتا تھا، جب نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو ﴿غَفُورًا رَحِيمًا﴾ تو وہ ﴿عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ لکھتا، لیکن آپ ﷺ اس سے فرماتے: ''ایسے ایسے لکھ، چلو جیسے تیری مرضی لکھ۔'' پھر آپ ﷺ اس کو ﴿عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ لکھواتے، لیکن وہ کہتا: میں تو ﴿سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ لکھوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تو چاہتا ہے لکھ لے۔'' پھر ہوا یوں کہ وہ آدمی

(۸۴۰۴) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه الترمذی: ۳۹۵۴ (انظر: ۲۱۶۰۷)

(۸۴۰۵) تخريج: أخرجه البخاری: ۳۶۱۷، ومسلم: ۲۷۸۱ (انظر: ۱۲۲۱۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

شِـئْـتَ۔)) فَارْتَدَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَـلَـحِـقَ بِـالْـمُشْرِكِينَ وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَ كْتُبُ مَا شِئْتُ، فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَـقْبَـلْـهُ۔)) و قَـالَ أَنَـسٌ: فَحَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ: أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا ذٰلِكَ الـرَّجُـلُ فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: مَا شَـأْنُ هٰـذَاالـرَّجُلِ؟ قَالُوْا: قَدْ دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ۔ (مسند احمد: ۱۲۲۳۹)

اسلام سے مرتد ہوگیا اور مشرکوں کے ساتھ جا ملا اور ان کو کہنے لگا: میں محمد ﷺ سے زیادہ جاننے والا ہوں میں جو چاہتا تھا، لکھ لیتا تھا۔ پھر وہ مر گیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''زمین اس کو قبول نہیں کرے گی۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ وہ اس علاقے میں گیا، جس میں وہ آدمی مرا تھا، انھوں نے اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کی میت باہر پھینکی ہوئی پڑی تھی، پس انھوں نے اس کے بارے میں پوچھا کہ اس آدمی کا کیا معاملہ ہے، لوگوں نے کہا: ہم تو اس کو کئی بار دفن کر چکے ہیں، لیکن زمین اس کو قبول نہیں کرتی۔

فوائد: ...... ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ کو الہام یا وحی کے ذریعے بتلا دیا گیا ہو کہ یہ آدمی کی نیت خبیث ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے انتقامی کاروائی کرے گا، پھر ایسے ہی ہوا ہو، اللہ تعالیٰ کو اس نافرمانی اتنی ناپسند آئی کہ فرعون کی طرح اس کے وجود کو بھی باعث عبرت بنا دیا، اللہ تعالیٰ نے زمین میں اس کی خباثت کا احساس ڈال دیا، جس کی وجہ سے زمین نے بھی اس کو قبول نہ کیا،، جبکہ زمین اس سے زیادہ بروں کو قبول کر لیتی ہے۔

(۸٤٠٥م)۔ (وَعَـنْـهُ مِـنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: كَـانَ مِـنَّـا رَجُـلٌ مِـنْ بَنِي النَّجَّارِ، قَدْ قَرَأَ الْبَـقَـرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَـانْطَلَقَ هَارِبًا حَتّٰى لَحِقَ بِأَهْلِ الْـكِـتَـابِ، قَالَ: فَرَفَعُوهُ، وَقَالُوْا: هٰذَا كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَأُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَـصَمَ اللّٰهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوْا لَهُ فَوَارَوْهُ، فَـأَصْبَـحَـتِ الْأَرْضُ قَـدْ نَـبَـذَتْـهُ عَلٰى وَجْهِهَـا، ثُـمَّ عَـادُوْا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ، فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا، ثُـمَّ عَـادُوْا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ، فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَـدْ نَبَـذَتْـهُ عَـلٰـى وَجْهِهَـا،

(دوسری سند) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے قبیلے بنونجار کا ایک آدمی تھا، اس نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی تھی اور وہ نبی کریم ﷺ کا کاتب تھا، لیکن ہوا یوں کہ وہ (مرتد ہو کر) بھاگ گیا اور اہل کتاب سے جا ملا، انہوں نے اس کو بڑی شان دی اور کہا کہ یہ شخص تو محمد ﷺ کا کاتب تھا، سو انھیں بڑا تعجب ہوا (کہ محمد ﷺ کے خلاف بڑی دلیل مل گئی ہے)، لیکن کچھ دنوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ تمام کر دیا (اور وہ مر گیا)، انہوں نے اسے دفن کرنے کے لئے گڑھا کھودا اور اس میں دفن کر دیا، لیکن جب صبح ہوئی تو دیکھا گیا کہ زمین نے تو اس کو باہر پھینک دیا ہے، انہوں نے دوبارہ گڑھا کھودا اور اس کو دفن کیا، لیکن جب صبح ہوئی تو پھر دیکھا گیا کہ زمین نے اس کو پھر پھینک دیا، انہوں نے پھر گڑھا

(۸٤٠٥م) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا۔ (مسند احمد: ۱۳۳۵۷)

کھودا اور اس کو دفن کیا، لیکن پھر وہی کچھ ہوا کہ زمین نے اس کو باہر پھینک دیا، پس انھوں نے اس کو ایسے ہی سطح زمین پر چھوڑ دیا۔

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں مختلف چیزوں پر قرآن مجید لکھا جاتا تھا، جیسے کاغذ، چمڑا، شانے کی ہڈی، کپڑا، کھجور کی شاخ، سفید پتھر، وغیرہ وغیرہ، البتہ ابھی تک قرآن مجید کی ایک جلد میں کتابی شکل وجود میں نہیں آئی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْلِيفِ الْقُرْآنِ وَجَمْعِهِ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ
سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تالیف قرآن کا بیان

(۸٤۰٦)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَرْسَلَ إِلَيْهِ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِأَهْلِ الْيَمَامَةِ مِنْ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ لَا يُوعَى، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ: وَكَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ صَدْرِي، وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى عُمَرُ، قَالَ زَيْدٌ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْمَعْهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللّٰهِ، لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ،

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یمامہ کی لڑائی میں حفاظ کی شہادت کے سانحہ کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا، جب میں حاضر ہوا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے تھے، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یمامہ میں حفاظِ قرآن کی شہادتیں کثرت سے ہوئی ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ اگر حفاظ قرآن کی شہادتوں کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہا تو قرآن مجید کا بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا اور اس کو یاد نہیں رکھا جائے گا، اس لئے میری رائے یہ ہے کہ قرآن مجید کو جمع کرنے کا حکم دے دیں، لیکن میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ میں وہ کام کیسے کروں، جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا، لیکن انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ کام بہتر ہے، پھر یہ اس بارے میں مجھ سے تکرار کرتے رہے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے بھی اس رائے کو پسند کر لیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے۔ پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے زید! تم ایک عقلمند نوجوان اور قابل اعتماد آدمی ہو اور تم نبی کریم ﷺ کی وحی بھی لکھا کرتے تھے، لہٰذا یہ خدمت تم نے ہی سرانجام دینی ہے، سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر یہ

(۸٤۰٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٦٧٩، ٤٩٨٦، ٤٩٨٩، ٧١٩١، ٧٤٥٢ (انظر: ٧٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ (مسند احمد: ٧٦)

مجھے کسی پہاڑ کو سر پر اٹھانے کی تکلیف دیتے تو اس کا میرے اوپر اتنا بوجھ نہ ہوتا جو انہوں نے قرآن مجید جمع کرنے کی مجھ پر ذمہ داری ڈالی تھی، پس میں نے کہا: آپ لوگ وہ کام کس طرح کرو گے، جو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا، تاہم ان کی تکرار کے بعد میں نے یہ ذمہ داری قبول کر لی۔

فوائد: ...... عہدِ نبوی میں قرآن مجید مختلف چیزوں پر لکھا گیا تھا، جیسا کہ پچھلے باب سے ثابت ہو رہا ہے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک جلد میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا۔ خلافتِ صدیقی میں یمامہ کی لڑائی مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی تھی، اس میں سات سو سے زائد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے تھے، ان میں اکثر قرآن کریم کے حفاظ و قراء تھے۔ اس روایت سے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی منقبت ثابت ہوتی ہے، مؤخر الذکر نے حفاظتِ قرآن کی رائے دی اور اول الذکر نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا، بہرحال یہ دو ہستیاں اور ان کے معاونین ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ کا مصداق بنتی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُو بَكْرٍ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ۔ ...... قرآنی مصاحف کے معاملے میں لوگوں میں سب سے زیادہ اجر پانے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، بیشک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں۔ جنھوں نے قرآن مجید کو دو جلدوں کے اندر جمع کیا۔ (فضائل القرآن لابی عبید: ص ١٥٦، المصاحف لابن ابی داود: ص ١١)

(گویا قرآن مجید کو ایک جگہ جمع کرنے کی رائے سب سے پہلے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیش کی، سب سے پہلے یہ کام کرنے کا حکم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا اور عملی طور پر سب سے پہلے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کیا)۔ (عبداللہ رفیق)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے خوبصورت باتیں کرتے ہوئے کہا: فَجَمَعَ الصِّدِّيقُ الْخَيْرَ وَكَفَّ الشُّرُورَ۔ ...... پس جنابِ صدیق نے خیر کو جمع کر دیا اور شرور کو روک دیا۔ (تفسیر ابن کثیر: ١/ ٢٥)

(٨٤٠٧)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُمْ جَمَعُوا الْقُرْآنَ فِي مَصَاحِفَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، فَكَانَ رِجَالٌ يَكْتُبُونَ وَيُمْلِي عَلَيْهِمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ مِنْ سُورَةِ بَرَاءَةٌ ﴿ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ﴾

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید کو مصحف کی صورت میں جمع کیا، لوگ لکھتے تھے اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں لکھواتے تھے، جب سورۂ براءہ کی اس آیت تک پہنچے ﴿ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ﴾ ...... ''پھر وہ واپس پلٹ جاتے ہیں۔ اللہ نے ان

(٨٤٠٧) تخريج: اسناده ضعيف، ابو جعفر الرازي سيء الحفظ، وقد تفرد بهذا الحديث (انظر: ٢١٥٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

[١٢٧] فَظَنُّوا أَنَّ هٰذَا آخِرُ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِي بَعْدَهَا آيَتَيْنِ ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُ وْفٌ رَحِيمٌ﴾ إِلٰى ﴿وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ [١٢٨ـ ١٢٩] ثُمَّ قَالَ: هٰذَا آخِرُ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: فَخُتِمَ بِمَا فُتِحَ بِهِ بِـ "اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ" وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يُوحَى إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ [الانبياء:٢٥]۔ (مسند احمد: ٢١٥٤٦)

کے دل پھیر دیے ہیں، اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جونہیں سمجھتے۔'' تو انھوں نے گمان کیا کہ سورت کی آخری آیت ہے، لیکن سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اس کے بعد بھی یہ دو آیتیں پڑھائی تھیں: ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِيْمٌ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔﴾ ...... ''بلاشبہ یقیناً تمھارے پاس تمھی سے ایک رسول آیا ہے، اس پر بہت شاق ہے کہ تم مشقت میں پڑو، تم پر بہت حرص رکھنے والا ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔'' پھر انھوں نے کہا: قرآن کا یہ حصہ سب سے آخر میں نازل ہوا تھا۔ پھر انھوں نے کہا: پس جس توحید کے ساتھ دین کو شروع کیا گیا تھا، اسی کے ساتھ اس کو ختم کیا گیا، ان کی مراد یہ "اَللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" تھی، اور وہ ہے اللہ تعالی کا یہ فرمان: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يُوحَى إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ ...... ''اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا، اس کی طرف یہی وحی کی گئی کہ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر میں ہی، پس تم میری عبادت کرو۔'' (مذکورہ روایت کے مطابق قرآن مجید کی آیت میں لفظ یہ ہے "يُوْحٰى اِلَيْهِ" اس (ہر رسول) کی طرف وحی کی جاتی تھی۔ جبکہ ہمارے ہاں معروف قراءت "نُوْحِيْ اِلَيْهِ" ہے۔ ''ہم اس کی طرف وحی کرتے تھے۔) (عبداللہ رفیق)

فوائد: ...... حدیث کے آخری حصے کا مطلب یہ ہے کہ درج ذیل آیت سے معلوم ہوا کہ ہر نبی نے توحید سے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اپنے دین کا آغاز کیا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يُوحَى إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ ...... ''اور ہم نے آپ سے پہلے جو رسول بھی بھیجا، اس کی طرف یہی وحی کی گئی کہ نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر میں ہی، پس تم میری عبادت کرو۔'' (سورۂ انبیاء: ۲۵) اور اس حدیث کے مطابق سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورۂ براءۃ کی درج ذیل آیت ہے: ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.﴾ ...... ''پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔'' (سورۂ توبہ: ۱۲۹) اور اس آیت میں بھی توحید کا ذکر ہے، گویا آپ ﷺ نے توحید سے آغاز کیا اور توحید پر ہی اختتام کیا۔

بَابُ كِتَابَةِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ لِلْمَصَاحِفِ فِيْ خِلَافَتِهِ وَتَوْزِيْعِهَا فِي الْأَقْطَارِ وَحَمْلِ النَّاسِ عَلَى عَدَمِ الْخُرُوْجِ عَنْهَا وَحَرْقِ مَا يُخَالِفُهَا مِنَ الصُّحُفِ وَالْمَصَاحِفِ الْقَدِيْمَةِ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا اپنے زمانۂ خلافت میں (ایک قراءت کے مطابق) مصاحف لکھوانا، پھر ان کو مختلف علاقوں میں تقسیم کرنا اور لوگوں کو اس پر پابند رہنے پر آمادہ کرنا اور اس کے مخالف قراءت والے اور قدیم مصاحف کو جلا دینے کا بیان

(۸۴۰۸)۔ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: لَمَّا كُتِبَتِ الْمَصَاحِفُ فَقَدْتُ آيَةً كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ إِلَى ﴿تَبْدِيلًا﴾ قَالَ: فَكَانَ خُزَيْمَةُ يُدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقُتِلَ يَوْمَ صِفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ۔ (مسند احمد: ۲۱۹۹۱)

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب مصاحف تحریر کیے گئے تو مجھے ایک آیت نہیں مل رہی تھی، جبکہ میں نبی کریم ﷺ سے وہ سنا کرتا تھا، بالآخر میں نے وہ آیت سیدنا خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائی، وہ آیت یہ تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ..... تَبْدِيلًا﴾۔ سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ کو دو شہادتوں والا کہا جاتا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا، امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا خزیمہ رضی اللہ عنہ صفین کی جنگ میں شہید ہو گئے تھے، جبکہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑ رہے تھے۔

فوائد: ...... آیت کو گم پانے کا یہ واقعہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں پیش آیا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں جو دو آیتیں گم پائی تھیں، وہ سورۂ توبہ کی آخری تھیں۔

(۸۴۰۸) تخريج: أخرجه البخاري: ۲۸۰۷، ۴۹۸۶، ۷۴۲۵ (انظر: ۲۱۶۵۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۴۰۸م)۔ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عن خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ: فُقِدَتْ آيَةٌ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ، قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔ (مسند احمد: ۲۱۹۸۲)

(دوسری سند) سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب ہم مصحف لکھ رہے تھے تو میں نے سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ پائی، جب کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے وہ سن رکھی تھی، وہ یہ آیت تھی: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ……﴾، جب میں نے وہ آیت تلاش کی تو اس کو سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا، پس میں اس کو مصحف میں اس کی سورت میں لکھ دیا۔

فوائد: …… حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا: یہ امیر المومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب میں سے ہے کہ انھوں نے لوگوں کو قرآن مجید کی ایک قراءت پر جمع کر دیا، تاکہ لوگوں میں اختلاف واقع نہ ہو، جبکہ ان سے پہلے سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما حفاظتِ قرآن کا اہتمام کر چکے تھے، پس ائمۂ اربعہ اور خلفائے اربعہ دین کے مصالح پر متفق تھے۔

صحیح بخاری کی درج ذیل مفصل روایت سے پوری بات سمجھ میں آ جاتی ہے: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّأْمِ فِي فَتْحِ إِرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے

(۸۴۰۸م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

پاس پہنچے، اس وقت وہ اہل شام وعراق کو ملا کر آرمینیہ و آذربائیجان کو فتح کرنے کے لیے جنگ کر رہے تھے، قراءت میں اہل عراق اور اہل شام کے اختلاف نے سیدنا حذیفہ کو بے چین کر دیا، چنانچہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! اس امت کو پا لیجئے، قبل اس کے کہ یہ یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ تم وہ صحیفے میرے پاس بھیج دو، ہم اس کی نقلیں تیار کر کے تم کو واپس کر دیں گے، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ صحیفے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بھجوا دیئے، سیدنا عثمان نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سیدنا سعید بن عاص اور سیدنا عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا کہ وہ اس مصحف کی نقلیں تیار کریں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان تینوں قریشیوں سے کہا: جب تم میں اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں کہیں قراءت قرآن میں اختلاف ہو جائے تو اس کو قریش کی زبان میں لکھ دینا، کیونکہ قرآن مجید قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے، پس ان لوگوں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف میں نقل کر لیا گیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پاس بھجوا دیئے اور نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک نسخہ تمام علاقوں میں بھیج دیئے اور حکم دے دیا کہ اس کے سوائے جو قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے، جلا دیا جائے، امام زہری نے کہا: مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا کہ میں نے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورۂ احزاب کی ایک آیت نہ پائی، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا، پس جب ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ آیت مجھے سیدنا خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی، وہ یہ آیت تھی: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ....﴾ (سورۂ احزاب: ۲۳) تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں شامل کر دیا۔ عربوں کی سہولت کے لیے قرآن مجید سات قراءات پر نازل ہوا تھا، لیکن جب بعد میں غیر عربوں کی وجہ سے یہی رخصت اور سہولت شدید اختلاف کا سبب بنی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو ایک قراءت پر جمع کر کے امت مسلمہ پر احسانِ عظیم کر دیا۔

بَابُ رَأْيِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِيْ مَصَاحِفِ عُثْمَانَ
مصحف عثمانی کے بارے میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے

(۸۴۰۹)۔ عَنْ خُمَيْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِالْمَصَاحِفِ أَنْ تُغَيَّرَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَغُلَّ مُصْحَفَهُ فَلْيَغُلَّهُ، فَإِنَّ مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: قَرَأْتُ مِنْ فَمِ

خمیر بن مالک کہتے ہیں: جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں مصاحف کو تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا تو سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میں سے جو آدمی اپنے مصحف کی خیانت کر سکتا ہے، وہ کر لے، کیونکہ جو آدمی جس چیز کی خیانت کرے گا، وہ قیامت کے دن اس کو اپنے ساتھ لائے گا، پھر انھوں

(۸۴۰۹) تخریج: اسنادہ ضعیف، خمیر بن مالک، لو یوثقه غیر ابن حبان، وانفرد بالروایة عنه ابو اسحاق السبیعی۔ أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۸۴۳۴، وابوداود فی "المصاحف": ص ۱۵ (انظر: ۳۹۲۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعِينَ سُورَةً أَفَأَتْرُكُ مَا أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، (وَفِي رِوَايَةٍ) قَرَأَ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَهُ ذُؤَابَةٌ فِي الْكِتَابِ۔ (مسند احمد: ۳۹۲۹)

نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ کے منہ مبارک سے ستر (۷۰) سورتیں سنی ہیں، کیا میں انہیں چھوڑ دوں۔ ایک روایت میں ہے: میں نے نبی کریم ﷺ کے منہ مبارک سے اس وقت ستر (۷۰) سورتیں سن لی تھیں، جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ لکھنے کے معاملے میں ابھی تک بچہ تھا۔

فوائد: ...... جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے امت کو اختلاف سے بچانے کے لیے قرآن مجید کی صرف ایک قراءت کو برقرار رکھنے اور باقی قراءتوں کو جلا دینے کا حکم دیا تو سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سے متفق نہ ہوئے، انھوں نے سیدنا زید کی بات اس وجہ سے کی کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جمعِ قرآن کے سلسلے میں زیادہ اعتماد ان پر کیا تھا، ایک روایت ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بعد میں اپنی رائے سے رجوع کر لیا تھا۔ "ذُؤَابَة" کے معانی بالوں کی لٹ کے ہیں، عرب بچوں کے بالوں کے ایک دو لٹیں بنا دیتے تھے، اس سے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا بچپن ظاہر کرنا تھا۔ شقیق کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (جو آدمی خیانت کرے گا، وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو لائے گا۔) اور پھر انھوں نے کہا: عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِي أَنْ أَقْرَأَ؟ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً، وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ۔ ...... تم مجھے کس کی قراءت کا اہتمام کرنے کا حکم دیتے ہو؟ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے چھہتر ستتر سورتیں پڑھی تھیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی جانتے ہیں کہ میں اللہ تعالی کی کتاب کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، اگر مجھے کسی کے بارے میں پتہ چل جائے کہ وہ مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے تو میں اس کی طرف رختِ سفر باندھوں گا۔ (صحیح مسلم: ۲۴۶۲)

حافظ ابن حجر نے (فتح الباری: ۹/ ۴۹) میں کہا: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خیانت کرنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن مجید کا نسخہ چھپا لیا جائے تا کہ اس کو نکال کر ختم نہ کر دیا جائے، معلوم ایسے ہوتا ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی رائے سے متفق نہیں تھے، یا وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر انکار تو نہیں کرنا چاہتے تھے، البتہ ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس قراءت کو برقرار رکھیں، جس میں ان کی خاص خوبی پائی جاتی تھی، لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ ان کا مقصد پورا نہیں ہو رہا اور کسی وجۂ ترجیح کے بغیر سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قراءت کو ترجیح دی جا رہی ہے تو انھوں نے اسی قراءت پر استمرار کو پسند کیا اور ابن ابی داود نے یہ ترجمۃ الباب قائم کیا: "بَابُ رِضَى ابْنِ مَسْعُودٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَا صَنَعَ عُثْمَانُ" (سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے کیے پر راضی ہو جانے کا بیان) لیکن پھر انھوں نے کوئی ایسی روایت نقل نہیں کی، جو اس سرخی کے موافق ہو۔ شیخ احمد شاکر نے کہا: جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اختلاف کے ڈر سے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لوگوں کو مصحف الامام پر متفق ہو جانے کا حکم دیا تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے، جبکہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے اور انھوں نے خیانت والی مذکورہ بالا آیت کی تاویل کرنے میں خطا کی ہے، کیونکہ یہ آیت خیانت یا تقسیم سے قبل مال غنیمت سے کوئی چیز لے لینے کے بارے میں ہے (جو کہ قابل مذمت چیز ہے)۔

دراصل سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو سمجھتے تھے، ان کا مقصد اور تھا۔

(۸۴۱۰)۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِاللّٰهِ وَمَا سَمَّاهُ لَنَا قَالَ: لَمَّا أَرَادَ عَبْدُاللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ جَمَعَ أَصْحَابَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أَصْبَحَ الْيَوْمَ فِيكُمْ مِنْ أَفْضَلِ مَا أَصْبَحَ فِي أَجْنَادِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الدِّينِ وَالْفِقْهِ وَالْعِلْمِ بِالْقُرْآنِ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى حُرُوفٍ، وَاللّٰهِ! إِنْ كَانَ الرَّجُلَانِ لَيَخْتَصِمَانِ أَشَدَّ مَا اخْتَصَمَا فِي شَيْءٍ قَطُّ، فَإِذَا قَالَ الْقَارِيءُ: هٰذَا أَقْرَأَنِي قَالَ: أَحْسَنْتَ، وَإِذَا قَالَ الْآخَرُ: قَالَ: كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، فَأَقْرَأَنَا إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَالْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَالْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَاعْتَبِرُوا ذَاكَ بِقَوْلِ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ كَذَبَ وَفَجَرَ وَبِقَوْلِهِ إِذَا صَدَّقَهُ صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ لَا يَخْتَلِفُ وَلَا يُسْتَشَنُّ وَلَا يَتْفَهُ لِكَثْرَةِ الرَّدِّ، فَمَنْ قَرَأَهُ عَلٰى حَرْفٍ فَلَا يَدَعْهُ رَغْبَةً عَنْهُ، وَمَنْ قَرَأَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْحُرُوفِ

عبدالرحمن بن عابس کہتے ہیں: ہمدان کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا، وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے، ان کا نام نہیں لیا، انھوں نے ہمیں بیان کیا کہ جب سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہونا چاہا تو انھوں نے اپنے شاگردوں کو جمع کیا اور کہا اللہ کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ تم مسلمانوں کے لشکروں میں سے سب سے بہترین ہو، تم دین، فقہ، علم اور قرآن پڑھ رہے ہو، یہ قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا، اللہ کی قسم! دو آدمی قرآن کے بارے میں سخت ترین جھگڑا کرتے ہیں، لیکن ایسا نہ کرنا، جب کوئی کہے کہ اس نے مجھے یوں پڑھایا ہے تو اسے کہو کہ وہ بہتر کہتا ہے، جب کوئی دوسرا کہے کہ مجھے فلاں نے اس طرح پڑھایا ہے تو تم دونوں کو بہتر کہو، کیونکہ دونوں نے علیحدہ علیحدہ قراءتوں میں پڑھایا ہے، سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی جانب لے جاتی ہے، جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے، جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ اس نے جھوٹ بولا یا فسق و فجور کیا اور جب کسی نے سچ کہا تو اس سے کہو تو نے سچ کہا اور نیکی کی، یقیناً یہ قرآن نہ اختلاف پیدا کرتا ہے، نہ یہ بوسیدہ ہوتا ہے اور نہ یہ حقیر چیز ہے، چاہے کس قدر اس کا تکرار کیا جائے، جو اسے ایک قراءت پر پڑھے، اسے بے رغبتی کرتے ہوئے نہ چھوڑے اور جو اسے ان قراءتوں کے مطابق پڑھے، جن کی نبی کریم ﷺ

(۸۴۱۰) تخریج: اسناده ضعيف لجهالة الرجل من همدان (انظر: ۳۸۴۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الَّتِي عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلا يَدَعْهُ رَغْبَةً عَنْهُ، فَإِنَّهُ مَنْ يَجْحَدْ بِآيَةٍ مِنْهُ يَجْحَدْ بِهِ كُلِّهِ، فَإِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِ أَحَدِكُمْ لِصَاحِبِهِ: اِعْجَلْ، وَحَيَّ هَلًا، وَاللّٰهِ! لَوْ أَعْلَمُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ مِنِّي لَطَلَبْتُهُ حَتّٰى أَزْدَادَ عِلْمَهُ إِلٰى عِلْمِي إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَارَضُ بِالْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ، وَإِنِّي عَرَضْتُ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ، فَأَنْبَأَنِي أَنِّي مُحْسِنٌ، وَقَدْ قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعِينَ سُورَةً۔ (مسند احمد: ۳۸٤۵)

نے تعلیم دی ہے، تو وہ انہیں بھی بے رغبتی کی وجہ سے نہ چھوڑے جوایک آیت کا انکار کرے گا، گویا اس نے اس کی تمام آیتوں کا انکار کیا، اسی طرح ان قراءتوں کا معاملہ ہے، قراءت کا اختلاف اس طرح ہے کہ جس طرح کسی نے کہا: اِعْجَلْ، وَحَيَّ هَلًا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے علم ہو کہ جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے، کوئی مجھ سے زیادہ اس کا علم رکھتا ہے تو میں اسے ضرور تلاش کروں گا تا کہ اپنے علم میں اضافہ کرسکوں۔ عن قریب ایسے لوگ ہوں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے فوت کریں گے، لیکن تم نماز بروقت ادا کر لینا اور اگر تاخیر کرنیوالوں کے ساتھ موقع مل جائے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا، یہ تمہاری نفل ہوگی، نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں قرآن مجید کا دور کرتے تھے، جس سال آپ فوت ہوئے میں نے آپ پر دومرتبہ قرآن پڑھا تھا۔ آپ نے مجھے بتایا کہ میں نے اچھا کیا ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ کے منہ مبارک سے ستر (۷۰) سورتیں سنی ہیں۔

فوائد:...... یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن اس میں بیان شدہ درج ذیل تین امور شواہد کی بنا پر صحیح ہیں:

(۱) سچائی کا نیکی اور جنت کی طرف لے جانا اور جھوٹ کا برائی اور پھر جہنم کی طرف لے جانا۔

(۲) لوگوں کا نماز تاخیر سے ادا کرنا اور دوسرے لوگوں کو ایسے میں نماز کی خاص تعلیم دینا۔

(۳) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے ستر سورتوں کی تعلیم حاصل کرنا۔

(۸٤۱۱)۔ عَنْ فُلْفُلَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ: فَزِعْتُ فِيمَنْ فَزِعَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمَصَاحِفِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنَّا لَمْ نَأْتِكَ زَائِرِينَ وَلٰكِنْ جِئْنَاكَ حِينَ رَاعَنَا هٰذَا الْخَبَرُ، فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلٰى

فلفلہ جعفی کہتے ہیں: میں بھی ان گھبرانے والوں میں سے تھا، جو قرآن کے بارے میں گھبراہٹ کا شکار ہو گئے تھے، سو ہم سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم صرف ملاقات کے لئے نہیں آئے، ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ ہمیں اس خبر نے بہت خوفزدہ کیا ہے کہ (قریش کی زبان

(۸٤۱۱) تخريج: اسناده ضعيف، عثمان بن حسان العامري، ذكره ابن حبان في "الثقات"، وذكره البخاري في "التاريخ الكبير"، و ابن ابي حاتم في "الجرح والتعديل" ولم يذكرا فيه جرحا ولا تعديلا ۔أخرجه ابن ابي داود في "المصاحف": ص ۱۸، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار": ۳۰۹٤ (انظر: ٤۲۵۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

نَبِيِّكُمْ ﷺ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ أَوْ قَالَ: حُرُوفٍ، وَإِنَّ الْكِتَابَ قَبْلَهُ كَانَ يَنْزِلُ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ۔ (مسند احمد: ٤٢٥٢)

میں قرآن پڑھا جائے اور دوسرے نسخے جلا دیئے گئے ہیں۔) انہوں نے کہا: تمہارے نبی پر قرآن مجید سات قراء توں میں نازل ہوا ہے، جبکہ آپ ﷺ سے پہلے والی کتابیں ایک ہی قراءت پر نازل ہوتی تھیں۔

فوائد: ......قرآن مجید کی مختلف قراءات کی وجہ سے جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا حل یہ تجویز کیا کہ قریش کی قراءت کو باقی رکھا جائے اور باقی قراءتوں کے وجود کو ختم کر دیا جائے، یہ خلیفۂ رسول کا ایک مستحسن فیصلہ تھا، صحابۂ کرام نے ان سے اتفاق کیا، لیکن سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے ان سے مختلف رہی اور وہ اس فیصلے سے متفق نہ ہوئے۔

❁❁❁

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَبْوَابُ الْقِرَاءَ اتِ وَجَوَازِ اِخْتِلَافِهَا وَالنَّهْيِ عَنِ الْمِرَاءِ فِيْهَا

قراءات، ان میں اختلاف کا جواز اور ان کے بارے میں جھگڑنے سے ممانعت کے ابواب

تنبیه:.....قرآن مجید کی مختلف قراءات کی تفصیل اور حقیقت کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۸۴۳۵) کا باب۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ ذٰلِكَ عَامًّا وَاِخْتِلَافِ الصَّحَابَةِ فِيْهِ

قراءتوں کے بارے میں عام روایات اور اس مسئلہ میں صحابہ کے اختلاف کا بیان

(۸٤۱۲)۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: تَمَارَيْنَا فِيْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْنَا: خَمْسٌ وَثَلَاثُوْنَ آيَةً، سِتٌّ وَثَلَاثُوْنَ آيَةً، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدْنَا عَلِيًّا ؓ يُنَاجِيْهِ، فَقُلْنَا: اِنَّمَا اخْتَلَفْنَا فِي الْقِرَاءَةِ، فَاحْمَرَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَلِيٌّ ؓ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تَقْرَءُ وْا كَمَا عُلِّمْتُمْ۔ (مسند احمد: ۸۳۲)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید کی ایک سورت کے بارے میں ہمارا اختلاف ہو گیا، کسی نے کہا کہ پینتیس آیتیں ہیں اور کسی نے چھتیس آیتوں کی رائے دی، پس ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ سے سرگوشی کرتے ہوئے پایا، ہم نے کہا: قراءت کے بارے میں ہمارا اختلاف ہو گیا ہے، یہ سنتے ہی نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ تم کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ اس کتاب کو ایسے پڑھو، جیسے تم کو تعلیم دی گئی ہے۔

(۸٤۱۳)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَرَأَ قِرَاءَةً

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں مسجد میں تھا، ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے ایسی قراءت

(۸٤۱۲) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه ابن حبان: ۷٤٦، والبزار: ٤٤٩ (انظر: ۸۳۲)

(۸٤۱۳) تخريج: أخرجه مسلم: ۸۲۰ (انظر: ۲۱۱۷۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ، فَقُمْنَا جَمِيعًا فَدَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَائَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ هٰذَا فَقَرَأَ قِرَائَةً غَيْرَ قِرَائَةِ صَاحِبِهِ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: ((اِقْرَأَا۔)) فَقَرَأَا قَالَ: ((أَصَبْتُمَا)) فَلَمَّا قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي قَالَ كَبُرَ عَلَيَّ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَى الَّذِي غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَقًا، فَقَالَ: ((يَاأُبَيُّ! إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا، قَالَ: ((قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔))

(مسند احمد: ۲۱۴۹۸)

کی، جس کا میں نے انکار کیا، اتنے میں ایک اور آدمی داخل ہوا تو اس نے پہلے والے فرد کی قراءت کے خلاف قراءت کی، ہم اٹھے اور نبی کریم ﷺ کے پاس چلے گئے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی نے جو قراءت کی ہے، میں اسے بھی نہیں جانتا، پھر یہ دوسرا داخل ہوا ہے، اس نے اس کے خلاف قراءت کی ہے، اس کو بھی میں نہیں جانتا، نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے کہا: ''پڑھو۔'' جب انہوں نے تلاوت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں نے درست پڑھا ہے۔'' سیدنا ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے دونوں کو درست قرار دیا تو یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری، جب نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ گرانی مجھ پر غالب آ گئی ہے، تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا، تو مجھے اتنا پسینہ آیا کہ میں بھیگ گیا اور مجھے ایسا لگا کہ میں ڈر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابی! میرے ربّ تعالیٰ نے میری طرف پیغام بھیجا کہ قرآن مجید کو ایک قراءت پر پڑھوں، میں نے درخواست کی کہ میری امت پر آسانی کرو، پس اللہ تعالیٰ دو قراءتوں پر پڑھنے کا پیغام بھیجا، میں نے پھر گزارش کی کہ میری امت پر آسانی کرو، پس اللہ تعالیٰ نے سات قراءتوں پر قرآن کی تلاوت کرنے کا پیغام بھیجا، نیز جتنی دفعہ آپ نے مطالبہ کیا، اتنے مجھ سے سوال کر سکتے ہو، میں نے کہا: اے اللہ! میری امت کو بخش دو، اے اللہ! میری امت کو بخش دو، تیسری دعا میں نے اس دن کے لئے موخر کر دی ہے جس دن مخلوق میرے پاس آئے گی، یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔''

فوائد: ...... مراد یہ ہے کہ لوگ آپ ﷺ سے گزارش کریں گے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سامنے سفارش کریں کہ وہ اپنی مخلوق کا حساب و کتاب شروع کرے، اس کو شفاعتِ عظمی کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل کے لیے دیکھیں احادیث نمبر (۱۳۰۹۷) (۱۳۱۰۴) اور ان کے فوائد۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٤١٤)۔ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: مَنْ أَقْرَأَكَهَا؟ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى غَيْرِ هٰذَا، فَذَهَبَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! آيَةُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَرَأَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ)) فَقَالَ الْآخَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَرَأَهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: أَلَيْسَ هٰكَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ۔)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ فَقَدْ أَحْسَنْتُمْ، وَلَا تَمَارَوْا فِيهِ فَإِنَّ الْمِرَاءَ فِيهِ كُفْرٌ أَوْ آيَةُ الْكُفْرِ۔)) (مسند احمد: ١٧٩٧٥)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ قرآن مجید کی آیت پڑھ رہا تھا، انہوں نے اس سے پوچھا: تجھے کس نے یہ آیت پڑھائی ہے؟ اس نے کہا: نبی کریم ﷺ نے، انہوں نے کہا: لیکن مجھے نبی کریم ﷺ نے اور انداز میں پڑھائی ہے، پس وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آیت اس طرح ہے، پھر اس نے اس کی تلاوت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' دوسرے نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آیت اس طرح نازل نہیں ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح بھی نازل ہوئی ہے۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ قرآن مجید سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے، اس میں سے جس کے مطابق بھی پڑھو، درست ہے، اس قرآن میں جھگڑا مت کرو، کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر یا کفر کی علامت ہے۔''

(٨٤١٥)۔ عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اِخْتَلَفَا فِي آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔ (مسند احمد: ١٧٦٨٣)

سیدنا ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں کا قرآن مجید کی ایک آیت کے بارے میں اختلاف ہوا، پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

(٨٤١٦)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نُزِّلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلَى عَالِمِهِ۔)) (مسند احمد: ٧٩٧٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید سات قراءتوں پر نازل ہوا، قرآن میں جھگڑنا کفر ہے، جو تمہیں علم ہو جائے، اس پر عمل کرو اور جس کا علم نہ سکے، اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو۔''

(٨٤١٤) تخریج: حدیث صحیح (انظر: ١٧٨٢١)

(٨٤١٥) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین (انظر: ١٧٥٤٢)

(٨٤١٦) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین ۔ أخرجه النسائی فی "الکبری": ٨٠٩٣، وابویعلی: ٦٠١٦، وابن حبان: ٧٤ (انظر: ٧٩٨٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۴۱۶م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُنْزِلَ الْقُرْآنُ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ عَلِيْمًا حَكِيْمًا غَفُوْرًا رَحِيمًا۔)) (مسند احمد:)

(دوسری سند) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن حکیم سات قراءات پر نازل ہوا، اسی لیے ''عَلِيْمًا حَكِيْمًا'' کے بجائے ''غَفُوْرًا رَحِيْمًا'' پڑھا جا سکتا ہے۔''

فوائد: ...... علامہ سندھی نے کہا: اس حدیث کے دوسرے حصے کا معنی یہ ہے کہ ''عَلِيْمًا حَكِيْمًا'' کی جگہ پر ''غَفُوْرًا رَحِيْمًا'' یا اس کے برعکس پڑھنا جائز ہے۔ واللہ اعلم۔ طبری اور ابن عبد البر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوْا وَلَا حَرَجَ، وَلٰكِنْ لَا تَخْتِمُوا ذِكْرَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ، وَلَا ذِكْرَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ۔)) ...... ''بیشک یہ قرآن سات قسم کی لغات پر نازل ہوا، پس تم کسی بھی لغت میں اس کی تلاوت کر سکتے ہو، اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، البتہ اتنا خیال رکھو کہ رحمت کے ذکر کو عذاب کے ذکر کے ساتھ اور عذاب کے ذکر کو رحمت کے ذکر کے ساتھ ختم نہ کرو۔''

(۸۴۱۷)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَقَدْ جَلَسْتُ أَنَا وَأَخِي مَجْلِسًا، مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِ حُمْرَ النَّعَمِ، أَ قْبَلْتُ أَنَا وَأَخِي وَإِذَا مَشْيَخَةٌ مِنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جُلُوسٌ عِنْدَ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهِ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ، فَجَلَسْنَا حَجْرَةً إِذْ ذَكَرُوْا آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَتَمَارَوْا فِيهَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ يَرْمِيهِمْ بِالتُّرَابِ، وَيَقُولُ: ((مَهْلًا يَا قَوْمِ! بِهٰذَا أُهْلِكَتِ الْأُمَمُ مِنْ قَبْلِكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، وَضَرْبِهِمُ الْكُتُبَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَنْزِلْ يُكَذِّبُ بَعْضُهُ بَعْضًا، بَلْ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَمَا

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص علیہ السلام سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے اور میرے بھائی کے مابین ایک مجلس ہوئی، اس میں بیٹھنا میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ قیمتی ہے، تفصیل یہ ہے کہ میں اور میرا بھائی آئے اور بزرگ صحابہ کی ایک جماعت کو پایا کہ وہ آپ ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے ان میں تفریق ڈالنا مناسب نہ سمجھا اور ایک کونے میں بیٹھ گئے، انہوں نے ایک آیت کا ذکر کیا اور پھر اس میں جھگڑنا کرنے لگے، یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں، اتنے میں نبی کریم ﷺ ان کے پاس آ گئے، جبکہ آپ ﷺ غصہ کی حالت میں تھے اور آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا تھا، آپ ﷺ نے ان صحابہ پر مٹی پھینکی اور فرمایا: ''لوگو! رک جاؤ، تم میں سے پہلے والی امتیں اسی اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئی تھیں، انہوں نے اپنے انبیاء پر اختلاف کیا اور کتاب کے بعض حصے کو بعض سے ٹکرایا، بیشک

(۸۴۱۶) تخریج: اسناده حسن ـ أخرجه الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار": ۳۱۰۱ (انظر: ۸۳۹۰)

(۸۴۱۷) تخریج: صحيح (انظر: ۶۷۰۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهِ، وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلَى عَالِمِهِ.)) (مسند احمد: ٦٧٠٢)

قرآن مجید اس طرح نازل نہیں ہوا کہ اس کا بعض بعض کی تکذیب کر رہا ہو، بلکہ اس کا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے، پس جس حصے کا تمہیں علم ہو جائے، اس پر عمل کرو اور جس حصے کا علم نہ ہو سکے، اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو۔''

فوائد: ...... قرآن مجید میں ممنوعہ جھگڑے سے کیا مراد ہے؟ درج ذیل بحث پر توجہ کریں: کتنی قابل غور بات ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس مجلس کو ختم کر دینے کا حکم دیا ہے، جس میں اختلافِ قرآن پر بحث شروع ہونے لگے، سیدنا جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اقْرَؤُوْا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ.)) ......''قرآن مجید اس وقت تک پڑھا کرو، جب تک تمھارے دل اس (کے معانی) پر متفق رہیں، جب تم میں (اس کے مفاہیم سمجھنے میں) اختلاف پڑ جائے تو کھڑے ہو جایا کرو۔'' (بخاری، مسلم) یعنی اس مجلس میں بیٹھنا ہی منع ہے، جو قرآن مجید میں اختلاف کرنے پر مشتمل ہو۔ لیکن اس کتاب میں جھگڑا کرنے سے مراد کیا ہے؟ شارح ابوداود علامہ عظیم آبادی نے کہا: قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے میں شک کرنا، یا اس موضوع پر غور و خوض کرنا کہ یہ کتاب محدَث ہے یا قدیم، یا متشابہ آیات میں مجادلانہ انداز میں بحث مباحثہ کرنا۔ ان سب امور کا نتیجہ انکار اور کفر کی صورت میں نکلتا ہے۔ یا قرآن مجید کی سات قراءات پر مناظرہ کرنا اور کسی ایک قراءت کو حق تسلیم کر لینا اور دوسری کو باطل یا تقدیر والی آیات پر غیر ضروری بحث کرنا یا ان آیات کو موضوعِ بحث بنا کر مضامینِ قرآن میں ٹکراؤ پیدا کرنا، جن کے معانی میں ظاہری طور پر تضاد پایا جاتا ہے۔ (عون المعبود: ۴۶۰۳ کے تحت، مفہوم پیش کیا گیا)

امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن عبد البر نے سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد کہا: اس کا معنی یہ ہے کہ دو افراد ایک آیت کے بارے میں مجادلانہ گفتگو کریں، نیتجتاً ایک اس کا انکار کر دے، یا اس کو ردّ کرے یا اس کے بارے میں شک میں پڑ جائے۔ ایسا جھگڑا کرنا کفر ہے۔ (صحیحہ: ٣٤٤٧)

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے کہا: جھگڑنے سے مراد ایک دوسرے کا ردّ کرنا ہے، مثلا ایک آدمی ایک آیت سے ایک استدلال پیش کرتا ہے، جبکہ دوسرا آدمی کسی دوسری آیت سے اس کے الٹ استدلال کر کے اس پر ٹوٹ پڑتا ہے، حالانکہ قرآن کا مطالعہ کرنے والے کو چاہیے کہ ایسی آیات میں جمع و تطبیق کی کوئی صورت پیدا کرے، تاکہ یہ نقطہ واضح ہو جائے کہ قرآن کا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے، اگر وہ مختلف آیات میں توافق نہ دے سکے تو اس کو اپنی سمجھ کی کوتاہی سمجھے اور ان آیات کو اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (سورۂ نساء: ٥٩) پھر انھوں نے ایک مثال دی: ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ ......''کہہ دیجئے کہ ہر چیز اللہ تعالی کی طرف سے ہے۔'' جبکہ دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَمَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ﴾ (سورۂ نساء: ٧٩) ''تجھے جو بھلائی ملتی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جو برائی پہنچتی ہے تو وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔‘‘

تناقض: ...... پہلی آیت میں ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا اور دوسری آیت میں برائی کو بندے کی طرف منسوب کیا گیا۔ (اگر دوسری آیات، احادیث اور اجماعِ امت کو دیکھا جائے تو سب سے بہترین جمع و تطبیق یہ ہے کہ برائی بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوتی ہے، لیکن یہ برائی نفس کے گناہ کی عقوبت یا اس کا بدلہ ہوتی ہے، اس لیے اس کو نفس کی طرف منسوب کیا گیا، یعنی یہ نفس کی غلطیوں کا نتیجہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَمَآ اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ﴾ (سورۂ شوری: ۳۰) ’’تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمہارے اپنے عملوں کا نتیجہ ہے، اور بہت سے گناہ تو (اللہ) معاف ہی فرما دیتا ہے۔‘‘) لیکن اگر تقدیر کا منکر اس بات پر ڈٹ جائے کہ برائی کا خالق انسان خود ہے اور اس قسم کی آیات کو انکارِ تقدیر پر بطورِ دلیل پیش کرے، تو یہی مجادلہ ہوگا، جس سے منع کیا گیا۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۱/ ۴۹۳، مفہوم لکھا گیا، بریکٹ والا پیراگراف راقم الحروف کی طرف سے لکھا گیا)

اگر کوئی مسلمان بعض آیات کو نہ سمجھ پا رہا ہو تو وہ درج ذیل حدیث کو مدنظر رکھے۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سنا، وہ قرآن میں اختلاف کر رہے تھے اور ایک دوسرے کا ردّ کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا: ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ۔)) ...... ’’تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہو گئے کہ وہ کتاب اللہ کے بعض حصے کو اس کے دوسرے حصے سے ٹکراتے تھے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اس طرح نازل ہوئی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تصدیق کرتا ہے، پس تم اس کے بعض حصے کی وجہ سے اس کے بعض حصے کو نہ جھٹلاؤ۔ جتنا تم جان لو وہ بیان کرو، اور جو نہ جان سکو اس کو اس کے عالم کی طرف سپرد کر دو۔‘‘ (احمد: ۶۷۴۱، ابن ماجہ)

❁❁❁

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْقِرَائَةِ مُفَصَّلًا وَاِخْتِلَافِ الصَّحَابَةِ فِيْهِ

مفصل قراءات اور اس میں صحابہ کے اختلاف کا بیان

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

سورۂ مائدہ میں قراءتوں کے اختلاف کا بیان

(۸٤۱۸)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَهَا: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ﴾ نَصَبَ النَّفْسَ وَرَفَعَ الْعَيْنَ۔ (مسند احمد: ۱۳۲۸۲)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ﴾ آپ ﷺ نے ”النَّفْسَ“ کے آخر پر زبر پڑھی اور ”الْعَيْنُ“ کے آخر پر پیش۔

فوائد:...... متواتر قراءت میں ”الْعَيْنَ“ پر بھی نصب ہے۔

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ هُوْدَ

سورۂ ہود کی قراءت کا بیان

(۸٤۱۹)۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ: ﴿اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (مسند احمد: ۲۸۱۲۱)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یوں تلاوت کرتے ہوئے سنا: ﴿اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾ اور ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَلَا يُبَالِيْ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾۔

(۸٤۱۸) تخريج: اسناده ضعيف، ابو على بن يزيد، جهّله ابو حاتم، وذكره ابن حبان فى ”الثقات“۔ أخرجه ابوداود: ۳۹۷٦، ۳۹۷۷، والترمذى: ۲۹۲۹ (انظر: ۱۳۲٤۹)

(۸٤۱۹) تخريج: الشطر الاول محتمل للتحسين بشاهده، وهذا اسناد ضعيف ـ أخرجه ابوداود: ۳۹۸۲، والترمذى: ۳۲۳۷ (انظر: ۲۷۵٦۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... دونوں آیات کی متواتر قراءات یوں ہے: ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.﴾

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ
سورۂ مریم کی قراءات کا بیان

(٨٤٢٠)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَفِظْتُ السُّنَّةَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنِّيْ لَا أَدْرِيْ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا؟ وَلَا أَدْرِيْ كَيْفَ كَانَ يَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ: ﴿وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عُتِيًّا﴾ أَوْ ﴿عُسِيًّا﴾۔ (مسند احمد: ٢٢٤٦)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے تمام سنتیں یاد کی ہیں، البتہ مجھے یہ علم نہ ہو سکا کہ رسول اللہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت کرتے تھے یا نہیں، نیز میں یہ بھی نہیں جانتا کہ آپ ﷺ ﴿وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عُتِيًّا﴾ والی آیت میں لفظ ﴿عُتِيًّا﴾ پڑھتے تھے یا ﴿عُسِيًّا﴾ (دونوں الفاظ کے معانی بڑھاپے اور عمر رسیدگی کے ہیں)

فوائد: ...... قرآن مجید کی متواتر قراءات یوں ہے: ﴿وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا﴾

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ
سورۂ فرقان کی قراءات کا بیان

(٨٤٢١)۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَكِدْتُ أَنْ أُسَاوِرَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَنَظَرْتُ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِيْ تَقْرَؤُهَا؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيْهَا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا جو سورۂ فرقان پڑھ رہے تھے، یہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کی بات ہے، جب میں نے ان کی قراءتوں کو غور سے سنی تو سمجھا کہ وہ ایسی قراءتوں پر قرآن مجید پڑھ رہے ہیں جو نبی کریم ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی، قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان کی طرف لپک پڑتا، لیکن میں نے انتظار کیا، یہاں تک کہ انھوں نے سلام پھیرا، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال کر ان کو پکڑ لیا اور کہا: تم کو کس نے یہ سورت پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھائی ہے، میں نے

(٨٤٢٠) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری۔ أخرجه ابوداود: ٨٠٩ (انظر: ٢٢٤٦)

(٨٤٢١) تخریج: أخرجه البخاری: ٤٩٩٢، ٦٩٣٦، ومسلم: ٨١٨ (انظر: ٢٩٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ! إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَؤُهَا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ! اِقْرَأْ يَا هِشَامُ۔)) فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ۔)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِقْرَأْ يَا عُمَرُ!)) فَقَرَأْتُ الْقِرَائَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ۔)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ۔)) (مسند احمد: ۲۹۶)

کہا: تم جھوٹ بول رہے ہو، پھر میں ان کو کھینچ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے ان سے سورۂ فرقان سنی ہے، یہ ان قراءتوں کے مطابق پڑھتے ہیں، جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو، اے عمر! اے ہشام پڑھو۔'' انہوں نے آپ پر وہی قراءت کی، جو میں نے سنی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! تم پڑھو۔'' پس میں نے وہی قراءت پڑھی، جو آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی، وہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً قرآن مجید سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے، جو بھی میسر آئے اس کے مطابق پڑھ لو۔''

(۸٤۲۲)۔ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا عُمَرُ! اِنَّ الْقُرْآنَ كُلَّهُ صَوَابٌ مَا لَمْ يُجْعَلْ عَذَابٌ مَغْفِرَةً اَوْ مَغْفِرَةٌ عَذَابًا۔)) (مسند احمد: ۱٦٤۷۹)

سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے، البتہ اس کے آخر میں ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! قرآن مجید سارے کا سارا درست ہے، جب تک کہ عذاب کی جگہ مغفرت کا اور مغفرت کی جگہ عذاب کا لفظ نہ بولا جائے۔''

فوائد: ...... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حق کے معاملے میں انتہائی محتاط تھے، اس لیے جب انھیں یہ گمان ہوا کہ یہ آدمی قرآن کی تلاوت صحیح نہیں کر رہا تو انھوں نے اس پر سختی کی۔

(۸٤۲۲) تخريج: اسناده حسن (انظر: ۱٦۳٦٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الرُّوْمِ

سورۂ روم کی قراءت کا بیان

(۸۴۲۳)۔ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ﴿الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا﴾ فَقَالَ: ﴿اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا﴾ ثُمَّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا قَرَأْتَ عَلَيَّ فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ۔ (مسند احمد: ۵۲۲۷)

عطیہ عوفی کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر یہ آیت تلاوت کی: ﴿الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا﴾ لیکن انھوں نے کہا: اس آیت کے الفاظ یوں ہیں: ﴿اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا﴾، پھر کہا: میں نے نبی کریم ﷺ پر اسی طرح قراءت کی تھی، جس طرح تم نے مجھ پر کی ہے، تو آپ ﷺ نے مجھے اسی طرح ٹوکا تھا، جس طرح میں نے تجھے ٹوکا ہے۔

فوائد: ...... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جو الفاظ بیان کیے ہیں، وہ متواتر ہیں۔

مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الزُّمَرِ

سورۂ زمر کی قراءت کا بیان

(۸۴۲۴)۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي أَنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾۔ (مسند احمد: ۲۸۱۵۸)

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ قراءت کرتے ہوئے سنا: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَالِي أَنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

فوائد: ...... اس آیت کی متواتر قراءت یوں ہے: ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔﴾ یعنی "وَلَا يُبَالِي" کے الفاظ اس قراءت میں نہیں ہیں اور أَنَّهُ کی جگہ إِنَّهُ (ہمزہ کے فتحہ کی جگہ کسرہ) ہے۔

(۸۴۲۳) تخريج: اسناده ضعيف لضعف عطية بن سعد العوفي ۔ أخرجه ابوداود: ۳۹۷۸، والترمذي: ۲۹۳۶ (انظر: ۵۲۲۷)

(۸۴۲۴) تخريج: اسناده ضعيف (انظر: ۲۷۶۰۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ

سورۂ احقاف کی قراءت کا بیان

(٨٤٢٥)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿حٰمٓ﴾ الثَّلَاثِيْنَ يَعْنِي الْأَحْقَافَ فَقَرَأَ حَرْفًا، وَقَرَأَ رَجُلٌ آخَرُ حَرْفًا لَمْ يَقْرَأْهُ صَاحِبُهُ، وَقَرَأْتُ أَحْرُفًا فَلَمْ يَقْرَأْهَا صَاحِبَيَّ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: ((لَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ۔))، ثُمَّ قَالَ: ((انْظُرُوْا أَقْرَأَكُمْ رَجُلًا فَخُذُوا بِقِرَاءَتِهِ۔)) (مسند احمد: ٣٨٠٣)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو سنا، وہ سورۂ احقاف کی تلاوت کر رہا تھا، اس نے ایک قراءت پڑھی، جبکہ ایک دوسرے آدمی نے دوسری قراءت پڑھی جو اِس نے نہیں پڑھی تھی اور پھر میں نے ایسی قراءت پڑھی جو ان دونوں نے نہیں پڑھی تھی، سو ہم نبی کریم ﷺ کے پاس چلے گئے اور آپ ﷺ کو ساری بات بتلائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اختلاف میں نہ پڑو، بیشک تم سے پہلے والے لوگ اختلاف ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جائزہ لے لو، جو آدمی تم میں زیادہ پڑھا ہوا، اس کی قراءت سے پڑھ لیا کرو۔''

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ

سورۂ محمد کی قراءت کا بیان

(٨٤٢٦)۔ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي: ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) مِنْ بَنِيْ بُجَيْلَةَ يُقَالُ لَهُ: نَهِيْكُ بْنُ سِنَانٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ أَيَاءً تَجِدُهَا أَوْ أَلِفًا ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ﴾؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: وَكُلَّ الْقُرْآنِ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هٰذِهِ، قَالَ: إِنِّيْ لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ الصَّلَاةِ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، وَلَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ أَقْوَامٌ لَا يُجَاوِزُ

شقیق بن عبداللہ کہتے ہیں: بنو بجیلہ قبیلے کا ایک آدمی، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس کو نہیک بن سنان کہا جاتا تھا، اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! اس آیت کو آپ کس طرح پڑھتے ہیں، یاء کے ساتھ یا الف کے ساتھ ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ﴾؟ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اس کے علاوہ تو نے سارا قرآن مجید پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا: میں دو رکعت نماز میں مفصل سورتیں پڑھتا ہوں، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو، بہترین نماز وہ ہے، جس میں رکوع و سجود اچھے انداز میں کئے جائیں، کچھ لوگ قرآن تو پڑھیں گے، مگر وہ ان کی ہنسلیوں کی ہڈیوں

(٨٤٢٥) تخريج: اسناده حسن (انظر: ٣٨٠٣)

(٨٤٢٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٩٦، ومسلم: ٨٢٢ (انظر: ٣٦٠٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَرَاقِيَهِمْ، وَلٰكِنَّهُ إِذَا قَرَأَهُ فَرَسَخَ فِي الْقَلْبِ نَفَعَ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ فَجَاءَ عَلْقَمَةُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، قَالَ: فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ فِي تَأْلِيفِ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِي: ابْنَ مَسْعُوْدٍ).
(مسند احمد: ٣٦٠٧)

سے نیچے نہیں اترے گا، جب آدمی قرآن پڑھتا اور وہ اس کے دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو تب قرآن فائدہ دیتا ہے، میں ان آپس میں ملتی جلتی سورتوں کو پہچانتا ہوں، نبی کریم ﷺ جن میں سے دو دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے، اتنے میں علقمہ آئے اور وہ بھی ان کے پیچھے اندر چلے گئے، ہم نے علقمہ سے کہا: ان سے ان ملتی جلتی سورتوں کے بارے میں دریافت کرو، جن میں سے نبی کریم ﷺ دو دو سورتیں پڑھا کرتے تھے، پس علقمہ ان کے پاس گئے اور پھر ہمارے پاس آ کر کہا: مفصل کی ابتدائی بیس سورتیں، یہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تالیفِ قرآن کے مطابق تھا۔

فوائد: ...... "آسِن" میں دو لغتیں ہیں: "آسِن" اور "أَسِن"۔ یاء کے ساتھ اس لفظ کی کوئی قراءت نہیں ہے، ممکن ہے کہ اس آدمی کا سوال صحیح نہ ہو، اس لیے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے سوال کا جواب ہی نہیں دیا، بلکہ اس کو ایک سوال کی طرف لگا دیا۔ ان بیس سورتوں کی تفصیل یہ ہے: علقمہ اور اسود سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ أَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ لٰكِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَالرَّحْمٰنَ فِي رَكْعَةٍ وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةَ فِي رَكْعَةٍ وَالطُّورَ وَالذَّارِيَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَإِذَا وَقَعَتْ وَنُونَ فِي رَكْعَةٍ وَسَأَلَ سَائِلٌ وَالنَّازِعَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ وَعَبَسَ فِي رَكْعَةٍ وَالْمُدَّثِّرَ وَالْمُزَّمِّلَ فِي رَكْعَةٍ وَهَلْ أَتَى وَلَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي رَكْعَةٍ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَالْمُرْسَلَاتِ فِي رَكْعَةٍ وَالدُّخَانَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فِي رَكْعَةٍ۔ قَالَ أَبُو دَاوُد هَذَا تَأْلِيفُ ابْنِ مَسْعُودٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ۔ ...... ایک آدمی، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، انھوں نے کہا: کیا تم شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو؟ یا سوکھی ردی کھجوروں کی طرح بکھیرتے ہو؟ حالانکہ نبی کریم ﷺ یکساں قسم کی دو دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے، سورۂ نجم اور سورۂ رحمن ایک رکعت میں، سورۂ قمر اور سورۂ حاقہ ایک رکعت میں، سورۂ طور اور سورۂ ذاریات ایک رکعت میں، سورۂ واقعہ اور سورۂ قلم ایک رکعت میں، سورۂ معارج اور سورۂ نازعات ایک رکعت میں، سورۂ مطففین اور سورۂ عبس ایک رکعت میں، سورۂ مدثر اور سورۂ مزمل ایک رکعت میں، سورۂ دہر اور سورۂ قیامہ ایک رکعت میں، سورۂ نبأ اور سورۂ مرسلات ایک رکعت میں اور سورۂ دخان اور سورۂ تکویر ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ امام

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ابوداود نے کہا: یہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تالیف تھی۔

(ابوداود: ۱۳۹۶، لکن قال الالبانی: صحیح دون سرد السور)

(۸۴۲۶م)۔ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ زِرٍّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: كَيْفَ تَعْرِفُ هٰذَا الْحَرْفَ مَاءٌ غَيْرِ يَاسِنٍ أَمْ آسِنٍ؟ فَقَالَ: كُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ قَرَأْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ أَجْمَعَ فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ: أَهَذَّ الشِّعْرِ لَا أَبَا لَكَ، قَدْ عَلِمْتُ قَرَائِنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي كَانَ يَقْرِنُ قَرِينَتَيْنِ قَرِينَتَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ، وَكَانَ أَوَّلُ مُفَصَّلِ ابْنِ مَسْعُودٍ الرَّحْمٰنُ۔ (مسند احمد: ۳۹۱۰)

(دوسری سند) زرّ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کا اس قراءت کے بارے میں کیا خیال ہے "ماءِ غَيْرِ آسِن" ہے یا "يَاسِن"؟ آگے سے انھوں نے کہا: کیا تو نے اس کے علاوہ سارا قرآن مجید پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا: میں تمام مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، انھوں نے کہا: کیا شعروں کی طرح جلدی جلدی، تیرا باپ نہ رہے، میں ان آپس میں ملتی جلتی سورتوں کو جانتا ہوں، جن کو آپ ﷺ دو دو سورتیں کر کے پڑھتے تھے، آپ ﷺ مفصل کی ابتداء سے شروع کرتے تھے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں پہلی مفصل سورت رحمٰن تھی۔

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الذَّارِيَاتِ
سورۂ ذاریات کی قراءت کا بیان

(۸۴۲۷)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿إِنِّيْ أَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾۔ (مسند احمد: ۳۷۷۰)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھایا ﴿إِنِّيْ أَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾۔

فوائد:...... قرآن مجید کی متواتر قراءت یوں ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾۔

مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الْقَمَرِ
سورۂ قمر کی قراءت کا بیان

(۸۴۲۸)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) قَالَ: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے یوں پڑھایا: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ﴾ ایک آدمی نے کہا: اے ابو

(۸۴۲۶م) تخریج: صحیح، وانظر الحدیث بالطریق الاول

(۸۴۲۷) تخریج: اسنادہ صحیح ۔ أخرجه ابوداود: ۳۹۹۳، والترمذی: ۲۹۴۰ (انظر: ۳۷۷۰)

(۸۴۲۸) تخریج: أخرجه البخاری: ۳۳۴۵، ومسلم: ۸۲۳ (انظر: ۳۷۵۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَبْدِالرَّحْمٰنِ! مُدَّكِرٍ اَوْ مُذَّكِرٍ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُدَّكِرٍ۔ (مسند احمد: ۳۷۵۵)

عبدالرحمٰن! ''مُدَّكِرٍ'' ہے یا''مُذَّكِرٍ''؟انہوں نے کہا، مجھے نبی کریم ﷺ نے ''مُدَّكِرٍ'' پڑھایا تھا۔

فوائد:...... متواتر قراءت ''مُدَّكِرٍ'' کے الفاظ کے ساتھ ہے۔

مَا جَاءَ فِیْ سُوْرَةِ الطَّلَاقِ

سورۂ طلاق کی قراءت کا بیان

(۸۴۲۹)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَرَاَ النَّبِیُّ ﷺ: ﴿یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔﴾ (مسند احمد: ۵۲۶۹)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا ﴿یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔﴾

فوائد:...... متواتر قراءت یوں ہے: ﴿یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔﴾

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ سُوْرَةِ اللَّیْلِ

سورۂ لیل کی قراءت کا بیان

(۸۴۳۰)۔ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَصَلّٰی فِیهِ رَكْعَتَیْنِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی جَلِیسًا صَالِحًا، قَالَ: فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلٰی أَبِی الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: كَیْفَ سَمِعْتَ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ یَقْرَأُ ﴿وَاللَّیْلِ إِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰی﴾ قَالَ عَلْقَمَةُ: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰی، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰی شَكَّكُونِی، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ یَكُنْ فِیكُمْ صَاحِبُ الْوِسَادِ، وَصَاحِبُ السِّرِّ الَّذِی لَا یَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَیْرُهُ، وَالَّذِی أُجِیرَ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی

علقمہ کہتے ہیں: میں شام گیا، مسجد دمشق میں داخل ہوا، اس میں دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین مہیا فرما، پھر میں سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا، انھوں نے کہا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ والوں میں سے۔ انھوں نے کہا: تم نے ابن ام عبد یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ یہ سورت کیسے پڑھتے ہیں: ﴿وَاللَّیْلِ إِذَا یَغْشٰی وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰی﴾ میں نے کہا: وہ اس طرح پڑھتے ہیں: ﴿وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰی﴾، انھوں نے کہا: میں نے بھی نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، لیکن یہ لوگ مجھے شک میں ڈال دیا، یہ چاہتے ہیں کہ میں ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰی﴾ پڑھوں، لیکن میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔ پھر انھوں نے کہا: کیا تمہارے اندر یہ تین افراد نہیں ہیں: صاحب الوساد، راز دان، جس کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا اور اور جن کو

(۸۴۲۹) تخریج: أخرجه مسلم: ۱۴۷۱ (انظر: ۵۲۶۹)

(۸۴۳۰) تخریج: أخرجه البخاری: ۶۲۷۸، ومسلم: ۸۲۴ (انظر: ۲۷۵۳۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لِسَانِ النَّبِیِّ ﷺ، صَاحِبُ الْوِسَادِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَصَاحِبُ السِّرِّ حُذَیْفَۃُ، وَالَّذِی أُجِیرَ مِنَ الشَّیْطَانِ عَمَّارٌ، (وَفِیْ لَفْظٍ) اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ لِعَلْقَمَۃَ: ہَلْ تَقْرَأُ عَلٰی قِرَأَۃِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْرَأْ: ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی﴾ قُلْتُ: ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی﴾ قَالَ: ہٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُہَا، قَالَ: اَحْسِبُ، قَالَ: فَضَحِكَ۔

(مسند احمد: ۲۸۰۸۸)

شیطان سے محفوظ کر دیا گیا۔ صاحب الوساد ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، راز دان سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں اور جن کو شیطان سے محفوظ کیا گیا، وہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ایک روایت میں ہے): سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے علقمہ سے کہا: کیا تم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق پڑھتے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا: سورۂ لیل پڑھو، انھوں نے یوں پڑھا: ﴿وَاللَّیْلِ إِذَا یَغْشٰی وَالنَّہَارِ إِذَا تَجَلّٰی وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی﴾۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا، پھر وہ مسکرا پڑے۔

فوائد: ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے صاحب الوساد تھے، اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((إِذْنُكَ عَلَیَّ أَنْ یُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِی حَتّٰی أَنْہَاكَ۔)) ......رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''میری طرف سے تیرے لیے اجازت یہ ہے کہ پردہ اٹھا دیا جائے اور تو میرے وجود کو دیکھ لے، الا یہ کہ میں تجھے منع کر دوں۔'' (صحیح مسلم)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے راز دان تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں مخفی امور، علاماتِ قیامت اور احوالِ آخرت کے بارے میں آپ ﷺ سے سب سے زیادہ سوال کرنے والے یہ صحابی تھے۔

جس صحابی کو شیطان سے محفوظ کر دیا گیا تھا، وہ سیدنا عمار بن یاسر تھے، جب ابوخیثمہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث بیان کرنے کا مطالبہ کیا تو انھوں نے اس سے پوچھا: تو کن لوگوں میں سے ہے؟ اس نے کہا: اہل کوفہ سے، اس پر سیدنا ابوہریرہ نے کہا: تَسْأَلُنِیْ وَفِیْکُمْ عُلَمَاءُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَالْمُجَارُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ۔ ......تو مجھ سے سوال کرتا ہے، جبکہ تم میں علمائے اصحابِ رسول اور شیطان سے محفوظ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابن عساکر)

❁❁❁

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَبْوَابُ كَيْفِيَّةِ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ

نزولِ قرآن کی کیفیت کے ابواب

بَابُ وَقْتِ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ وَخَوْفِ الصَّحَابَةِ مِنْ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ فِيْهِمْ

قرآن مجید اور دوسری آسمانی کتابوں کے نزول کے وقت کا بیان اور صحابہ کا اس بات سے ڈرنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے بارے میں قرآن مجید نازل ہو جائے

(٨٤٣١)۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُنْزِلَتْ صُحُفُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَاُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَالْاِنْجِيْلُ لِثَلَاثَ عَشَرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، وَاُنْزِلَ الْفُرْقَانُ لِاَرْبَعٍ وَّ عِشْرِيْنَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ۔)) (مسند احمد: ١٧١٠٩)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیمی صحیفے رمضان کی پہلی رات کو، تورات رمضان کی چھٹی رات کو، انجیل رمضان کی تیرہ تاریخ کو اور قرآن مجید رمضان کی چوبیس تاریخ کو نازل ہوا۔''

(٨٤٣٢)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَتَّقِيْ كَثِيْرًا مِنَ الْكَلَامِ وَالْاِنْبِسَاطِ اِلٰى نِسَاءِ نَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَخَافَةَ اَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ، فَلَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیویوں سے زیادہ باتیں کرنے اور زیادہ کھل کر ہنسنے سے گریز کرتے تھے، اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے بارے میں قرآن مجید نازل ہو

(٨٤٣١) تخريج: حديث صحيح، تفرد به عمران القطان، وهو ممن لا يحتمل تفرده ۔ أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ٢٢/ ١٨٥، والبيهقی: ٩/ ١٨٨ (انظر: ١٦٩٨٤)

(٨٤٣٢) تخريج: أخرجه البخاری: ٥١٨٧ (انظر: ٥٢٨٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَكَلَّمْنَا۔ (مسند احمد: ٥٢٨٤)

جائے، جب نبی کریم ﷺ نے وفات پائی تو تب ہم کھل کر بات کرنے لگے۔

فوائد: …… بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گھریلو مسائل کی وجہ سے قرآن مجید کے بعض حصے نازل ہوئے، اس لیے دوسرے صحابہ محتاط ہو گئے۔

بَابُ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ
قرآن کے سب سے پہلے نازل ہونے والے حصے کا بیان

(٨٤٣٣)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِيءَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، وَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَأْتِيْ غَارَ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ لِخَدِيْجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى فَجِأَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءَ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيْهِ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اِقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْد، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ قَالَ: فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتداء نیند میں سچے خوابوں کی صورت میں ہوئی، آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے، وہ صبح کے پھٹنے کی طرح پورا ہو جاتا، پھر آپ ﷺ خلوت کو پسند کرنے لگے اور غارِ حرا میں جا کر چند راتیں عبادت کرتے اور ان دنوں کا توشہ لے جاتے، پھر سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹتے اور اتنے دنوں کے لیے پھر زاد لے جاتے، یہاں تک کہ ایک دن اچانک آپ ﷺ کے پاس حق آ گیا اور آپ ﷺ غارِ حرا میں ہی تھے، فرشتہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: پڑھئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں پڑھنے والا نہیں ہوں، چنانچہ اس نے مجھے پکڑ کر اس قدر دبایا کہ مجھے مشقت محسوس ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑا اور کہا: پڑھو، میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں، اس نے پھر مجھے پکڑ لیا اور دبایا، حتی کہ مجھے مشقت محسوس ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑا اور پھر کہا: پڑھیں، میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں، اس نے مجھے پکڑ کر تیسری دفعہ دبایا اور مجھے مشقت محسوس ہوئی، پھر اس نے کہا: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ …… مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ پھر آپ ﷺ گھر کو لوٹے، جبکہ آپ ﷺ کے کندھوں کا

(٨٤٣٣) تخريج: أخرجه البخاری: ٤٩٥٦، ٦٩٨٢، ومسلم: ١٦٠، وقوله: "حتی حزن رسول الله ﷺ فيما بلغنا حزنا، …… الخ۔" انما هو من بلاغات الزهری (انظر: ٢٥٩٥٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَوَادِرُهُ، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ: زَمِّلُوْنِيْ، فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: يَا خَدِيْجَةُ! مَا لِيْ؟ فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، قَالَ: وَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ، فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرْ، فَوَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ أَخِيْ أَبِيْهَا وَكَانَ امْرَءً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَكَتَبَ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ! اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنَ أَخِيْ مَا تَرٰى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا رَأٰى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا أَكُوْنَ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُوْدِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا

گوشت کانپ رہا تھا، آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور فرمایا: ''مجھے کپڑا اوڑھاؤ۔'' پس انھوں نے کپڑا اوڑھا دیا، یہاں تک آپ ﷺ کی گھبراہٹ ختم ہو گئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا؟'' پھر آپ ﷺ نے سیدہ کو سارا واقعہ سنا دیا اور فرمایا: ''میں اپنے بارے میں ڈر رہا ہوں۔'' لیکن سیدہ نے کہا: ہرگز نہیں، آپ خوش رہیں، پس اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں اور امورِ حق میں مدد کرتے ہیں، پھر سیدہ آپ ﷺ کو لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئی، وہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچے کا بیٹا تھا، جاہلیت میں عیسائیت کو اختیار کر چکا تھا، چونکہ یہ عربی زبان لکھ سکتا تھا، اس لیے انجیل کو عربی زبان میں لکھتا تھا، یہ بزرگ آدمی تھا اور اب نابینا ہو چکا تھا، سیدہ نے اس سے کہا: اے میرے چچے کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنو، ورقہ نے کہا: بھتیجے! تو کیا دیکھ رہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ساری تفصیل بیان کی، ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے، جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا گیا، کاش میں اس وقت مضبوط ہوتا، جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟'' ورقہ نے کہا: جی ہاں، جو چیز آپ لائے ہیں، جو آدمی بھی ایسی لے کر آیا ہے، اس سے دشمنی کی گئی ہے اور اگر آپ کے اُس وقت نے مجھے پا لیا تو میں آپ کی خوب مدد کروں گا، لیکن جلد ہی ورقہ وفات پا گیا اور وحی رک گئی، اب آپ ﷺ غمگین تھے، بلکہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ کا غم اس قدر بڑھ گیا تھا کہ آپ ﷺ نے کئی بار چاہا کہ پہاڑوں کے چوٹیوں سے گر پڑیں، جب کبھی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كَـيْ يَتَـرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَـكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِـنْـهُ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيُسْكِنُ ذٰلِكَ جَـأْشَـهُ وَتَـقَرُّ نَفْسُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ وَفَتَرَ الْوَحْيُ غَدَا لِـمِثْلِ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَـهُ جِبْـرِيْـلُ فَـقَالَ لَـهُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (مسند احمد: ٢٦٤٨٦)

آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر چڑتے تا کہ اپنے آپ کو وہاں سے گرا دیں تو جبریل علیہ السلام سامنے آتے اور کہتے: اے محمد! بیشک آپ اللہ تعالی کے سچے رسول ہیں، اس سے آپ ﷺ کا دل پر سکون ہو جاتا اور نفس مطمئن ہو جاتا، پس آپ ﷺ لوٹ آتے، جب پھر مدت طول پکڑتی اور وحی رکی رہتی تو آپ ﷺ پھر اسی طرح کرتے اور جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاتے تو جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے لیے ظاہر ہوتا اور پہلے والی بات دوہراتا۔

فوائد: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے سورۂ علق کی درج ذیل ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں: ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَءْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ۔ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ صبح کے پھٹنے سے مراد یہ ہے وہ خواب آپ ﷺ کو بیداری میں واضح طور پر پورا ہوتا ہوا نظر آتا، خوابوں کا سلسلہ فرشتے اور وحی کے لیے تمہید ہوتا ہے، اس سلسلے کی وجہ سے بشری قوتیں وحی کا بار برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کے مکارم اور خصائل کا ذکر کر کے آپ ﷺ کو تسلی دینا، اس سے معلوم ہوا کہ مکارمِ اخلاق اور خصائل خیریہ برے انجام سے سلامتی کا سبب ہوتے ہیں۔

وحی کا نزول نبی کریم ﷺ کو انسانیت میں سب سے بڑا منصب عطا کرنے کے لیے تھا، لیکن آپ ﷺ کے کندھوں کے گوشت کا کانپنا، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپ ﷺ کے مطالبے پر آپ ﷺ کو کپڑا اوڑھا دینا، پھر آپ ﷺ کا فرمانا کہ ''خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا؟ میں اپنے بارے میں ڈر رہا ہوں۔'' پھر جب کچھ دیر تک وحی رکی رہی تو آپ ﷺ کا حدیث کے آخری حصے میں بیان کی گئی کیفیت میں مبتلا ہو جانا۔ ان امور میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے، جس کی وجہ سے احادیثِ مبارکہ یا ان کے ثقہ راویوں پر اعتراض کیا جا سکے، اسی قسم کی کیفتوں کو ہلکا کرنے کے لیے آپ ﷺ کو غارِ حراء میں جانے کی توفیق بخشی گئی اور آپ ﷺ کے لیے خوابوں کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ دراصل ابتداء میں بارِ نبوت کو برداشت کرنا بشری قوتوں کے لیے خاصا مشکل مرحلہ ہوتا ہے، بعد میں تو آپ ﷺ جبریل علیہ السلام کی تاخیر کی وجہ سے پریشان ہو جاتے تھے، جبکہ یہ ہمارا اندازہ ہے، حقیقت میں انبیاء و رسل ہی بہتر جانتے ہیں کہ وصولِ نبوت کا بوجھ کیسا ہوتا ہے، سخت سردی میں نزول وحی کے وقت آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکنے لگتا تھا، جبکہ آپ ﷺ نے خود فرمایا کہ جب 'وحی گھنٹی کی آواز میں آتی ہے تو اس وقت آپ ﷺ کو بڑی سختی اور شدت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جبکہ صحابۂ کرام نے آپ ﷺ سے اس شدت کی کیفیت کا سوال نہیں کیا، دیکھیں جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تعالی کی تجلی کی وجہ سے پہاڑ کو ریزہ ریزہ ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بیہوش ہو کر گر پڑے، جبکہ چند لمحے پہلے وہی اللہ تعالی کے دیدار کا اصرار کر رہے تھے۔ آخر میں آپ ﷺ کا جو اضطراب بیان کیا گیا ہے، اس کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جب کم و بیش تین سالوں کے لیے وحی کا سلسلہ رکا رہا تو آپ ﷺ کو یہ خدشہ ہونے لگا کہ کہیں ایسے تو نہیں ہوا کہ آپ ﷺ سے کوئی ایسا فعل یا سبب سرزد ہو گیا ہو، جس کی وجہ سے آپ ﷺ کو سزا مل رہی ہو، یا یہ کیفیت اس غم کی وجہ سے تھے، جو وحی کی تاخیر کی وجہ سے آپ ﷺ پر طاری ہو گیا، جبکہ آپ ﷺ کو یہ اطلاع تو نہیں دی گئی تھی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ کو بندوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ غور کریں کہ نبی کریم ﷺ کے مقابلے میں ورقہ بن نوفل کی حیثیت کیا تھی لیکن وہ آپ ﷺ کو تسلی دلا رہا ہے، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انبیاء کے ساتھ ایسے ہی ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس حدیثِ مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کے جو احساسات بیان کیے گئے ہیں، ان کو آپ ﷺ کا طبعی تقاضا سمجھا جائے، جب آپ ﷺ نے بارِ نبوت اٹھا لیا اور اپنے منصب تک پوری رسائی حاصل کر لی تو پھر آپ ﷺ اس قابل ہو گئے کہ وحی کی مختلف مجلسوں میں پورا قرآن مجید وصول کر سکیں، قرآن مجید کے علاوہ وحی کی دوسری اقسام کے ذریعے اللہ تعالی کے پیغامات موصول کر سکیں، جنت و جہنم کے مناظر دیکھ سکیں، اسراء و معراج کی صورت میں آسمانوں کی سیر کر سکیں، جہنم میں پتھر گرنے اور آسمان کے دروازے کھلنے کی آواز سن سکیں، قبروں میں عذاب میں مبتلا لوگوں کے عذاب کی کیفیت دیکھ سکیں، کثرتِ عبادت میں اپنی جسمانی غذا کو محسوس کر سکیں، علی ہذا القیاس۔ واللہ اعلم بالصواب

(٨٤٣٤)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِيْ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِيْ وَخَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُوْدِيْتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ) فَأَخَذَتْنِيْ وَجْفَةٌ شَدِيْدَةٌ فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ: دَثِّرُوْنِيْ، دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے غارِ حراء میں ایک ماہ تک مجاورت اختیار کی، جب میں نے یہ مدت پوری کی اور وہاں سے اتر کر وادی کی ہموار جگہ پر آیا تو مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھا، لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی، اتنے میں پھر مجھے آواز دی گئی، میں نے پھر اسی طرح دیکھا، لیکن کسی کو نہ دیکھ سکا، پھر مجھے آواز دی گئی، پس اب کی بار جب میں نے سر اٹھایا تو وہ فرشتہ فضا میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا، ایک روایت میں ہے: وہ آسمان اور زمین کے مابین تخت پر بیٹھا ہوا تھا، اس سے مجھ پر شدید کپکپی طاری ہو گئی، میں خدیجہ کے پاس آیا اور کہا: مجھے کمبل اوڑھاؤ، پس انھوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا اور مجھ پر پانی ڈالا، پھر اللہ تعالی نے یہ آیات نازل کیں: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ

(٨٤٣٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٢٢، ومسلم: ١٦١ (انظر: ١٤٢٨٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (مسند احمد: ۱٤٣٣٨)

﴿فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ ''اے کمبل اوڑھنے والے، کھڑا ہو جا، پس ڈرا اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر۔''

فوائد: ...... جمہور اہل علم کے نزدیک پہلی وحی ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ والی آیات ہی ہیں، سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے مراد دوسری وحی ہے، جو فترۂ وحی کے بعد نازل ہوئی تھی، اس حدیث کے درج ذیل سیاق پر غور کریں، حافظ ابن کثیر نے اسی حدیث کے سیاق کو محفوظ قرار دیا ہے، اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس سے پہلے بھی کوئی وحی آئی تھی:

(٨٤٣٤)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ، الْآنَ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾))، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: الرُّجْزُ الْأَوْثَانُ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ۔ (مسند احمد: ١٤٥٣٧)

(دوسری سند) سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پھر وحی رک گئی، پس ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی، جب میں نے نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا، اب وہی آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے، میں اس کے خوف سے کپکپانے لگا، یہاں تک کہ میں زمین کی طرف جھکا، پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور کہا: ''مجھے کمبل اوڑھاؤ، مجھے کمبل اوڑھاؤ، مجھے کمبل اوڑھا دو۔'' پس انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، پس اللہ تعالی نے آیات نازل کیں: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ ''اے کمبل اوڑھنے والے، کھڑا ہو جا، پس ڈرا اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے۔'' ابوسلمہ نے کہا: پلیدی سے مراد بت ہیں، اس کے بعد وحی پے در پے اور کثرت سے نازل ہونے لگی۔

(٨٤٣٤) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ
قرآن مجید کے سات قراءتوں میں نازل ہونے کا مطلب

تنبیہ: سات قراءتوں سے کیا مراد ہے؟

اگر چہ امت کی مصلحت ومنفعت کی خاطر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہی قراءات کا یہ سلسلہ ختم ہو گیا تھا، لیکن ان قراءات کی حقیقت کیا تھی، درج بحث سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

پوری بحث: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ”سَبْعَةُ أَحْرُفٍ“ کی تشریح میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں اور ان پر وارد ہونے والے اعتراضات واشکالات کی تردید بھی ہے، پھر ترجیح دیتے ہوئے امام ابن قتیبہ اور امام ابو الفضل رازی کے اقوال نقل کیے ہیں اور کہا کہ امام رازی نے امام ابن قتیبہ ہی کی بات کو مزید نکھار کر پیش کیا ہے، ہم طوالت کے ڈر سے صرف راجح قول کا ذکر کرتے ہیں، جسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے، امام ابن قتیبہ اور امام رازی کے نزدیک حدیث میں حروف کے اختلاف سے مراد قراءت کا اختلاف ہے اور سات حروف سے مراد اختلافِ قراءت کی سات نوعیتیں ہیں، چنانچہ قراءتیں اگر چہ سات سے زائد ہیں، لیکن ان قراءتوں میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں، وہ سات اقسام میں منحصر ہیں:

(۱) اسماء کا اختلاف: جس میں واحد، تثنیہ، جمع اور تذکیر وتانیث دونوں کا اختلاف داخل ہے، مثلا: ایک قراءت میں ہے: ﴿تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ﴾ اور دوسری میں ہے: ﴿تَمَّتْ كَلِمَاتُ رَبِّكَ﴾۔

(۲) افعال کا اختلاف کہ کسی قراءت میں صیغۂ ماضی ہو، کسی میں مضارع اور کسی میں امر، جیسے ایک قراءت کے مطابق ﴿رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا﴾ اور دوسری میں ﴿رَبَّنَا بَعِّدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا﴾ ہے۔ (مثال میں ایک قراءت میں باب مفاعلہ ہے اور دوسری میں تفعیل ہے)

(۳) وجوہ اعراب میں اختلاف: جس میں حرکات وسکنات مختلف قراءتوں میں مختلف ہوں، مثلا: ﴿وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ﴾ اور ﴿وَلَا يُضَارُّ كَاتِبٌ﴾ اور ﴿ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ﴾ دوسری قراءت میں ہے: ﴿ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ﴾۔

(۴) الفاظ کی کمی بیشی میں اختلاف: ایک قراءت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو، مثلا: ایک قراءت میں ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى﴾ ہے اور دوسری میں ﴿وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى﴾ ہے، یعنی مؤخر الذکر میں لفظ ﴿وَمَا خَلَقَ﴾ نہیں ہے۔

(۵) تقدیم وتاخیر کا اختلاف: ایک قراءت میں کوئی لفظ مقدم اور دوسری میں مؤخر ہو، مثلا ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ اور دوسری میں ہیں: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ﴾۔

(۶) بدلیت کا اختلاف: ایک قراءت میں ایک لفظ اور دوسری میں اس کی جگہ دوسرا لفظ ہو، مثلا: ﴿نُنْشِزُهَا﴾ اور ﴿نَنْشُرُهَا﴾، ﴿فَتَبَيَّنُوْا﴾ اور ﴿فَتَثَبَّتُوْا﴾

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۷) لہجوں کا اختلاف: جس میں تفخیم، ترقیق، امالہ، قصر، مد، ہمزہ، اظہار اور ادغام وغیرہ کے اختلاف شامل ہیں۔
امام مالک اور قاضی باقلانی بھی اس سے متفق ہیں، واللہ اعلم، مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو فتح الباری: ۹/۳۴۔
امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث اور اس کے شواہد سے معلوم ہوا کہ "سبعة احرف" سے مراد سات لغات ہیں، جن کی مدد سے ایک لفظ یا ایک کلمہ کو سات لغات میں بیان کیا جا سکتا ہے، ان لغات میں الفاظ مختلف ہوتے ہیں اور معانی متحد۔ امام طبری نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں اس کی کافی وشافی وضاحت کی ہے اور یہ بھی ثابت کیا کہ (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں) پوری امت ایک لغت پر متحد ہو گئی اور باقی چھ کو ترک کر دیا اور ایسا کرنے سے قرآن مجید کے کسی حصہ میں کوئی نسخ یا نقصان نہیں ہوا۔ آج قرآن مجید قراءت کے جس انداز پر مشتمل ہے، یہ وہی ہے جس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا تھا، بہر حال انھوں نے بڑا عمدہ، پائیدار اور مفید کلام کی ہے، اس کا مراجعہ کرنا چاہئے۔ (صحیحہ: ۲۵۸۱)
اس بحث کو ذہن نشین کر کے درج ذیل احادیث کا مطالعہ کریں۔

(۸۴۳۵)۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ (وَفِي لَفْظٍ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَتَانِيْ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، فَقَالَ جِبْرِيلُ: اِقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ) قَالَ مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام: اسْتَزِدْهُ فَاسْتَزَادَهُ، قَالَ: اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، قَالَ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ فَاسْتَزَادَهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، قَالَ: كُلٌّ شَافٍ كَافٍ مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ نَحْوَ قَوْلِكَ تَعَالَ وَأَقْبِلْ وَهَلُمَّ وَاذْهَبْ وَأَسْرِعْ وَاعْجَلْ۔ (مسند احمد: ۲۰۷۸۸)

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! قرآن مجید ایک قراءت کے مطابق پڑھو۔ ایک روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جبریل اور میکائیل میرے پاس آئے، جبریل نے مجھ سے کہا: قرآن مجید کو ایک قراءت پر پڑھو، لیکن میکائیل نے آپ ﷺ سے کہا: زیادہ گنجائش کا سوال کریں، پس آپ ﷺ نے زیادہ گنجائش کی درخواست کی، تو جبریل نے کہا: دو قراءتوں پر پڑھ لو، لیکن میکائیل نے پھر کہا: اور زیادہ مطالبہ کرو، پس آپ ﷺ نے مزید گنجائش کا مطالبہ کیا، یہاں تک کہ سات قراءات تک پہنچ گئے، اور پھر انھوں نے کہا: ہر قراءت شافی اور کافی ہے، جبکہ تک تم عذاب والی آیت کو رحمت والی آیت کے ساتھ اور رحمت والی آیت کو عذاب والی آیت کے ساتھ ختم نہ کر، یہ قراءت کا معاملہ ایسا ہی ہے، جیسے یہ الفاظ ہیں: تَعَالَ اور أَقْبِلْ، هَلُمَّ اور اِذْهَبْ اور أَسْرِعْ اور اِعْجَلْ۔

(۸۴۳۵) تخريج: صحيح لغيره دون قوله في آخره "نحو قولك: تعال، واقبل، وهلم ......الخ"، وهذا اسناد ضعيف لضعف علي بن زيد بن جدعان (انظر: ۲۰۵۱۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٤٣٦)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، عَلٰی اَیِّ حَرْفٍ قَرَاْتُمْ فَقَدْ اَصَبْتُمْ، فَلَا تَمَارَوْا فِیْهِ فَاِنَّ الْمِرَاءَ فِیْهِ کُفْرٌ۔)) (مسند احمد: ١٧٩٧٢)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید سات قراء توں پر نازل کیا گیا ہے، جس قراءت کے مطابق بھی پڑھو گے، تو درست پڑھو گے، اس میں جھگڑا مت کرو، کیونکہ قرآن مجید میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

(٨٤٣٧)۔ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأْتُ آیَةً وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ خِلَافَهَا (جَاءَ فِیْ رِوَایَةٍ: وَقَرَأَ رَجُلٌ خِلَافَهَا) فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَقُلْتُ: أَلَمْ تُقْرِئْنِی آیَةَ کَذَا وَکَذَا؟ قَالَ: ((بَلٰی۔))، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: أَلَمْ تُقْرِئْنِیهَا کَذَا وَکَذَا؟ فَقَالَ: ((بَلٰی، کِلَاکُمَا مُحْسِنٌ مُجْمِلٌ۔)) قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ، فَضَرَبَ صَدْرِی فَقَالَ: ((یَا أُبَیُّ بْنَ کَعْبٍ! إِنِّی أُقْرِئْتُ الْقُرْآنَ، فَقِیلَ لِی: عَلٰی حَرْفٍ أَوْ عَلٰی حَرْفَیْنِ، قَالَ: فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِی مَعِی: عَلٰی حَرْفَیْنِ، فَقُلْتُ: عَلٰی حَرْفَیْنِ، فَقَالَ: عَلٰی حَرْفَیْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِی مَعِی: عَلٰی ثَلَاثَةٍ، فَقُلْتُ: عَلٰی ثَلَاثَةٍ حَتّٰی بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، لَیْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ کَافٍ إِنْ قُلْتَ: غَفُوْرًا رَحِیمًا أَوْ قُلْتَ: سَمِیعًا عَلِیمًا أَوْ عَلِیمًا سَمِیعًا فَاللّٰهُ کَذٰلِكَ، مَا لَمْ تَخْتِمْ آیَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آیَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ۔)) (زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ): ثُمَّ قَالَ:

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے ایک آیت پڑھی اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی آیت پڑھی، لیکن ان کی آیت میری آیت سے مختلف تھی، پس میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ نے مجھے فلاں فلاں آیت اس طرح نہیں پڑھائی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے مجھے یہ ایسے ایسے نہیں پڑھائی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں نے درست پڑھا ہے۔'' میں (ابی) نے کہا: دونوں کس طرح درست ہو سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے ابی! مجھے قرآن پڑھایا گیا اور کہا گیا کہ ایک یا دو قراءتوں پر؟ جو فرشتہ میرے ساتھ تھا، اس نے کہا: دو قراءتوں پر، میں نے کہا: دو قراءتوں پر۔ لیکن اس نے پھر کہا: دو قراءتوں پر یا تین پر؟ جو فرشتہ میرے پاس تھا، اس نے کہا: تین قراءتوں پر، میں نے کہا: تین قراءتوں پر، حتیٰ کہ سات قراءتوں تک پہنچ گئے، ہر ایک تسلی بخش اور کفایت کرنے والی ہے، اگر تم کہو غَفُوْرًا رَحِیمًا، یا کہو سَمِیعًا عَلِیمًا، یا کہو عَلِیمًا سَمِیعًا، پس اللہ تعالیٰ تو ایسے ہی ہے نا۔'' ایک روایت میں ہے: جب آپ ﷺ نے میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: ''اے اللہ! ابی سے شک دور کر دے۔'' ابی کہتے ہیں:

(٨٤٣٦) تخریج: اسناده صحیح (انظر: ١٧٨١٩)

(٨٤٣٧) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین۔ أخرجه ابوداود: ١٤٧٧ (انظر: ٢١١٤٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((اللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْ أُبَيٍّ الشَّكَّ۔))، فَفِضْتُ عَرَقًا وَامْتَلَأَ جَوْفِي فَرَقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أُبَيُّ إِنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اقْرَأْ عَلَى حَرْفٍ، فَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ، فَقُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: اقْرَأْ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ، فَقُلْتُ: زِدْنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ عَلَى ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ، فَقُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: اقْرَأْ عَلَى أَرْبَعَةِ أَحْرُفٍ، قَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ، قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: اقْرَأْ عَلَى خَمْسَةِ أَحْرُفٍ، قَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ، قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: اقْرَأْ عَلَى سِتَّةٍ، قَالَ الْآخَرُ: زِدْهُ، قَالَ: اقْرَأْ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔)) (مسند احمد: ٢١٤٦٧)

میں پسینہ سے شرابور ہوگیا اور میرا پیٹ خوف سے بھر ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے ابی! دو فرشتے میرے پاس آئے، ان میں سے ایک نے کہا: ایک قراءت پر قرآن پڑھو، دوسرے نے کہا: زیادہ کردو، میں نے بھی کہا: زیادہ کردو، اس نے کہا چار قراءتوں پر پڑھ لو، دوسرے نے کہا: اور زیادہ کردو، میں نے بھی کہا: میرے لئے اور اضافہ کرو، اس نے کہا: پانچ قراءتوں پر پڑھ لو، دوسرے نے کہا: ''اور زیادہ کر دو۔ میں نے بھی کہا: اور زیادہ کردو۔ چھ قراءتوں پر پڑھ لو، دوسرے نے کہا: اور اضافہ کردو، اسنے کہا: سات قراءتوں پر پڑھ لو۔''

فوائد:...... یہ دو فرشتے جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام تھے۔

(٨٤٣٨)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَقِيتُ جِبْرِيلَ علیہ السلام عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ، الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالشَّيْخُ الْفَانِي الَّذِي لَا يَقْرَأُ كِتَابًا قَطُّ، قَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔)) (مسند احمد: ٢٣٧٩٠)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں احجار المراء جگہ پر حضرت جبریل علیہ السلام سے ملا اور میں نے کہا: اے جبریل! میں اُمّی امت کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں، جس میں مرد، عورتیں، غلام، لونڈیاں اور انتہائی بوڑھے لوگ بھی ہیں، جنھوں نے کبھی کوئی تحریر نہیں پڑھی، انہوں نے کہا: قرآن مجید سات قراءتوں پر نازل کیا گیا ہے۔''

فوائد:...... اُمّی ایسے شخص کو کہتے ہیں، جو روایتی پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو۔

(٨٤٣٨م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ جِبْرِيلُ علیہ السلام وَهُوَ عِنْدَ

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ احجار المراء مقام پر جبریل علیہ السلام سے ملے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ کی امت سات

(٨٤٣٨) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه البزار: ٢٩٠٨ (انظر: ٢٣٣٨٩)

(٨٤٣٨م) اسناده ضعيف، ابراهيم بن مهاجر ليس بذاك القوى، ولم يتابع عليه بهذا اللفظ (انظر: ٢٣٢٧٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلَى حَرْفٍ فَلْيَقْرَأْ كَمَا عَلِمَ وَلَا يَرْجِعْ عَنْهُ، قَالَ أَبِي: وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّ مِنْ أُمَّتِكَ الضَّعِيفَ فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلْ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ. (مسند احمد: ٢٣٦٦٢)

قراءتوں میں قرآن مجید پڑھ سکتی ہے، جس کسی نے ایک قراءت پڑھ لی ہے، تو وہ اپنے علم کے مطابق پڑھتا رہے اور اس سے رک نہ جائے۔ ابن مہدی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جبریل علیہ السلام نے کہا: بیشک آپ کی امت میں کمزور لوگ بھی ہیں، لہٰذا جو ایک قراءت پر پڑھ لے، وہ اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے دوسری قراءت کی طرف نہ جائے۔''

(٨٤٣٩)۔ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ فِيهِمُ الشَّيْخُ الْعَاسِي وَالْعَجُوزَةُ الْكَبِيرَةُ وَالْغُلَامُ، قَالَ: فَمُرْهُمْ فَلْيَقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔)) (مسند احمد: ٢١٥٢٣)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے جبریل علیہ السلام کی احجاز المراء کے پاس ملاقات ہوئی، آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے کہا: ''مجھے اُمّی امت کی طرف بھیجا گیا ہے، اس میں بہت بوڑھے خواتین و حضرات اور غلام بھی ہیں، انہوں نے کہا: چلو، آپ ان کو حکم دیں کہ وہ قرآن مجید کو سات قراءتوں پر تلاوت کر لیں۔''

(٨٤٤٠)۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔)) (مسند احمد: ٢٠٤٤١)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید سات قراءتوں کے مطابق نازل کیا گیا ہے۔''

(٨٤٤١)۔ عَنْ أُمِّ أَيُّوْبَ قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ أَيُّهَا قَرَأْتِ اَجْزَأَكِ۔)) (مسند احمد: ٢٨١٧٥)

سیدنا ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''قرآن مجید سات قراءتوں میں نازل ہوا ہے، تم ان میں سے جو بھی پڑھو گی، وہ تجھے کفایت کرے گی۔''

(٨٤٤٢)۔ عَنْ عُبَادَةَ اَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ:

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

(٨٤٣٩) تخريج: صحيح ۔ أخرجه الترمذى: ٢٩٤٤ (انظر: ٢١٢٠٤)
(٨٤٤٠) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ٢٠١٧٩)
(٨٤٤١) تخريج: صحيح لغيره ۔ أخرجه الحميدى: ٣٤٠، وابن ابى شيبة: ١٠/ ٥١٥ (انظر: ٢٧٦٢٣)
(٨٤٤٢) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم ۔ أخرجه ابن حبان: ٧٤٢، والطبرانى فى "الاوسط": ٥٢٤٦ (انظر: ٢١٠٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔)) (مسند احمد: ٢١٤٠٧)

فرمایا: ''قرآن مجید سات قراءتوں پر نازل کیا گیا ہے۔''

(٨٤٤٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاِنَّمَا هٰذِهِ الْاَحْرُفُ فِي الْاَمْرِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ يَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔ (مسند احمد: ٢٣٧٥)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک قراءت پڑھائی، میں نے ان سے مطالبہ کیا کہ قرائتیں زیادہ کی جائیں اور وہ زیادہ کرتے، یہاں تک کہ معاملہ سات قراءتوں تک پہنچ گیا۔'' امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ قراءتوں کا یہ اختلاف حقیقت میں ایک ہی معاملے کے بارے میں ہے، اس سے حلال و حرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

(٨٤٤٤)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ عَلِيْمًا حَكِيْمًا غَفُوْرًا رَحِيْمًا۔))، وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔)) (مسند احمد: ٨٣٧٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید سات قراءتوں پر اتارا گیا ہے، جیسے عَلِيْمًا حَكِيْمًا کی بجائے غَفُوْرًا رَحِيْمًا پڑھنا۔'' ایک روایت میں ہیں: عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ کی بجائے غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ پڑھنا۔''

بَابُ آخِرِ مَا نَزَلَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ وَآيَاتِهِ

اس کا بیان کہ قرآن کی سورتوں اور آیات میں سے کون سا حصہ آخر میں نازل ہوا

(٨٤٤٥)۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: آخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ﴾ إِلٰى آخِرِهَا۔ (مسند احمد: ١٨٨٤١)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: کامل سورت جو آخر میں نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی وہ سورۂ براءت ہے اور سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت سورۂ نساء کی آخری آیت ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ.....﴾ ہے۔

(٨٤٤٣) تخريج: أخرجه البخارى: ٣٢١٩، ٤٩٩١، ومسلم: ٨١٩ (انظر: ٢٣٧٥)

(٨٤٤٤) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه الطحاوى فى "شرح مشكل الآثار": ٣١٠١ (انظر: ٨٣٩٠)

(٨٤٤٥) تخريج: أخرجه البخارى: ٤٣٦٤، ٦٧٤٤، ومسلم: ١٦١٨ (انظر: ١٨٦٣٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٤٤٦)۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: هَلْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ فَإِنَّهَا آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ، فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهَا مِنْ حَلَالٍ فَاسْتَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهَا مِنْ حَرَامٍ، فَحَرِّمُوهُ وَسَأَلْتُهَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: الْقُرْآنُ۔ (مسند احمد: ٢٦٠٦٣)

سیدنا جبیر بن نفیر کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا: کیا تم سورۂ مائدہ پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: یہ نازل ہونے والی آخری سورت ہے،لہٰذا اس میں جو حلال پاؤ، اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو اس میں حرام پاؤ، اسے حرام سمجھو۔ پھر میں نے ان سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا، انھوں نے کہا: آپ کا اخلاق قرآن مجید تھا۔

(٨٤٤٧)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِنَّ آخِرَ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةُ الرِّبَا، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا، فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ۔ (مسند احمد: ٢٤٦)

سعید بن میبب سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: قرآن مجید کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت سود والی ہے، لیکن ہوا یوں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ ﷺ نے ابھی تک اس کی تفسیر نہیں کی تھی، پس سود کو بھی چھوڑ دو اور جس چیز میں سود کا شبہ ہو، اس کو بھی چھوڑ دو۔

فوائد: ...... قرآن کے آخر میں نازل ہونے والے حصے کے بارے میں مزید روایات: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سب سے آخر میں سورۂ توبہ کی آیت ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ ....﴾ نازل ہوئی، ملاحظہ ہو حدیث نمبر (٨٦٢٨)، لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ...... سب سے آخر میں سورۂ نصر نازل ہوئی۔ (صحیح مسلم: ٥٣٤٩)

یہ کل چار پانچ روایات ہیں، ان میں جمع تطبیق کی صورت کیا ہے؟ جبکہ حافظ سیوطی نے "الاتقان فی علوم القرآن" میں اس قسم کے کئی آثار ذکر کرنے کے بعد کہا: ان اقوال کے ساتھ ساتھ اس آیت ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ کا مسئلہ بھی اشکال والا ہے، کیونکہ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ میں نازل ہوئی، اس کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ اس سے پہلے تمام فرائض اور احکام کی تکمیل ہو چکی تھی، ...... حالانکہ یہ بھی ثابت ہے کہ سود، قرض اور کلالہ والی آیت اس کے بعد نازل ہوئیں۔ قاضی ابو بکر نے "الانتصار" میں کہا: یہ اقوال ہیں، مرفوع احادیث نہیں ہیں، ہر صحابی نے اجتہاد اور ظن

(٨٤٤٦) تخريج: اسناده صحيح ـ أخرجه مسلم: ١٢٣٣ بلفظ: فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ۔ فى حديث طويل (انظر: ٢٥٥٤٧)

(٨٤٤٧) تخريج: حسن ـ أخرجه ابن ماجه: ٢٢٧٦ (انظر: ٢٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

غالب کی روشنی میں بات کی ہے (کہ فلاں سورت یا آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی)۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان اقوال کے قائلین کے مقاصد مختلف ہوں، مثلا فلاں مضمون سے متعلقہ سب سے آخری آیت یہ ہے، سب سے آخر میں نازل ہونے والی مکمل سورت فلاں ہے، آیت فلاں ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مُعَارَضَةِ جِبْرِیْلَ وَالنَّبِیِّ ﷺ لِلْقُرْآنِ

نبی کریم ﷺ اور سیدنا جبریل کا قرآن مجید کا دور کرنے کا بیان

(۸۴۴۸)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْرِضُ الْكِتَابَ عَلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ، فَإِذَا أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يَعْرِضُ فِيهَا مَا يَعْرِضُ، أَصْبَحَ وَهُوَ أَجْوَدُ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ، لَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعْطَاهُ، فَلَمَّا كَانَ فِي الشَّهْرِ الَّذِي هَلَكَ بَعْدَهُ عَرَضَ عَلَيْهِ عَرْضَتَيْنِ۔ (مسند احمد: ۲۰۴۲)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہر ماہِ رمضان میں نبی کریم ﷺ قرآن مجید کو جبریل علیہ السلام پر پیش کرتے تھے، پھر جب آپ ﷺ اس رات کے بعد صبح کرتے تو آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے، آپ سے جس چیز کا سوال کیا جاتا، آپ ﷺ عطا کر دیتے، جب رمضان کا وہ مہینہ آ گیا، جس کے بعد آپ ﷺ وفات پا گئے تھے، اس مہینے میں دو بار قرآن مجید پیش کیا تھا۔

فوائد: …… رمضان، قرآن مجید کا دور اور جبریل علیہ السلام سے ملاقات، ان امور کی برکت سے آپ ﷺ کی سخاوت میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ وفات والے سال دو بار دور کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ناسخ و منسوخ اور ہر قسم کی تبدیلی کا اچھی طرح پتہ چلے اور آپ ﷺ کے حفظ میں مزید جلاء آ جائے، اس لیے آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي۔ …… نبی کریم ﷺ نے مجھ سے رازدارانہ انداز میں بات کی کہ جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن مجید کا ایک بار دور کیا کرتے تھے، لیکن اس سال دو بار دور کیا ہے، میرا یہی خیال ہے کہ میری وفات کا وقت آ چکا ہے۔ (صحیح بخاری: ۳۶۲۴)

(۸۴۴۹)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ: أَيُّ الْقِرَاءَتَيْنِ كَانَتْ أَخِيرًا قِرَاءَةُ عَبْدِاللّٰهِ أَوْ قِرَاءَةُ زَيْدٍ؟ قَالَ: قُلْنَا قِرَاءَةُ زَيْدٍ، قَالَ: لَا إِلَّا ❶ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: دو قراءتوں میں سے آخری قراءت کونسی تھی، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یا سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی؟ مجاہد کہتے ہیں: ہم نے کہا: سیدنا زید رضی اللہ عنہ والی آخری ہے، انہوں

(۸۴۴۸) تخریج: أخرجه البخاري: ٦، ٣٢٢٠، ٣٥٥٤، ومسلم: ٢٣٠٨ (انظر: ٢٠٤٢)

(۸۴۴۹) تخریج: صحيح ۔ أخرجه البزار: ٢٦٨٣، والحاكم: ٢/ ٢٣٠ (انظر: ٢٤٩٤)

❶ بعض نسخوں میں "إِلَّا" نہیں ہے اور ترجمہ اسی لحاظ سے کیا گیا ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى جِبْرَائِيلَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَتْ آخِرَ الْقِرَاءَةِ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ۔ (مسند احمد: ٢٤٩٤)

نے کہا: نہیں، نبی کریم ﷺ جبریل علیہ السلام پر ہر سال قرآن مجید پیش کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ فوت ہوئے، آپ ﷺ نے ان پر قرآن مجید دو بار پیش کیا اور آخری قرات سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تھی۔

فوائد: ...... اس میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بھی بیان ہے، کیونکہ ان کی قراءت اِس آخری دور اور پیشی کے مطابق تھی۔

(٨٤٤٩م)۔ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَيَّ الْقِرَاءَتَيْنِ تَعُدُّونَ أَوَّلَ؟ قَالُوْا: قِرَاءَةُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: لَا بَلْ هِيَ الْآخِرَةُ كَانَ يُعْرَضُ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، فَشَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَلِمَ مَا نُسِخَ مِنْهُ وَمَا بُدِّلَ۔ (مسند احمد: ٣٤٢٢)

(دوسری سند) سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تم دو قراءتوں میں سے کونسی قرات پہلی شمار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ والی قراءت؟ انھوں نے کہا: بلکہ یہ آخری ہے، ہر سال نبی کریم ﷺ پر ایک بار قرآن مجید پیش کیا جاتا تھا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی، اس سال دو بار پیش کیا گیا، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس پیشی کے وقت حاضر تھے، سو انھوں نے جان لیا کہ قرآن مجید کا کونسا حصہ منسوخ ہوا اور کونسا تبدیل ہوا ہے۔

(٨٤٥٠)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ (يَعْنِيْ: جِبْرِيْلُ) عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيهِ عَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ۔ (مسند احمد: ٩١٧٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام ہر سال نبی کریم ﷺ پر قرآن مجید پیش کیا کرتے تھے، لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی، اس سال انھوں نے دو بار پیش کیا تھا۔

بَابُ جَوَازِ نَسْخِ بَعْضِ الْقُرْآنِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ذٰلِكَ
قرآن مجید کے نسخ کا بیان

نسخ: لغوی معنی: اَلْإِزَالَةُ وَالنَّقْلُ (زائل کرنا، نقل کرنا)

اصطلاحی تعریف: نسخُ حكمٍ شرعيٍّ متقدِّمٍ بدليلٍ شرعيٍّ متأخِّرٍ عنه۔

(٨٤٤٩م) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين ـ أخرجه ابن ابى شيبة: ١٠/ ٥٥٩، وابويعلى: ٢٥٦٢، والنسائى فى "الكبرى": ٧٩٩٤ (انظر: ٣٤٢٢)

(٨٤٥٠) تخريج: أخرجه البخارى: ٤٩٩٨ (انظر: ٩١٩٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بعد والی شرعی دلیل کی وجہ سے پہلے والے شرعی حکم کو ختم کر دینا۔

قرآن وحدیث میں کئی مسائل میں نسخ کی کئی صورتیں موجود ہیں۔

(۸٤٥۱)۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا، وَأُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا، وَإِنَّا لَنَدَعُ كَثِيرًا مِنْ لَحْنِ أُبَيٍّ، وَأُبَيٌّ يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ (وَفِي رِوَايَةٍ: اَخَذْتُ مِنْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) فَلَا أَدَعُهُ لِشَيْءٍ، وَاللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا﴾۔ (مسند احمد: ۲۱٤۰۰)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے زیادہ قضا و عدالت کے ماہر ہیں اور سیدنا ابی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ قراءت کے ماہر ہیں، لیکن ہم ان کی قراءت کی کئی آیات اس لیے چھوڑ دیتے ہیں (کہ وہ منسوخ ہو گئی ہیں)، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ آیات سنی ہیں، سو میں ان کو کسی چیز کی بنا پر نہیں چھوڑوں گا، جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا﴾...... ''جو آیت ہم منسوخ کریں یا ترک کر دیں تو ہم اس سے بہتر لے آتے ہیں یا اس کی مثل لے آتے ہیں۔''

فوائد: ...... بعض آیات منسوخ ہو چکی تھیں، لیکن سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان کے نسخ کے قائل نہیں تھے، ممکن ہے کہ ان کو نسخ پر دلالت کرنے والی احادیث نہ ملی ہوں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے حق میں ایک آیت بھی پیش کر دی کہ قرآن مجید کا بعض حصہ منسوخ ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں نسخ کی درج ذیل صورتیں ہیں: (۱)۔ قراءت کا منسوخ ہو جانا، لیکن حکم کا باقی رہنا، جیسے ''اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔'' (جب شیخ اور شیخہ یعنی شادی شدہ مرد و زن زنا کریں تو انہیں رجم کر دو، یہ قطعی حکم ہے اور اللہ کی طرف سے سزا ہے، اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے کمال حکمت والا ہے۔) (۲)۔ تلاوت کا باقی رہنا، لیکن حکم کا ختم ہو جانا، جیسے ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (اور ان لوگوں پر جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں، مسکین کا فدیہ دینا) (۳)۔ قراءت اور حکم دونوں کا ختم ہو جانا، جیسے ''عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ'' (دس بار دودھ پینا حرام کرتا ہے)

پہلے دس دفعہ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی تھی، پھر ان کو پانچ دفعہ دودھ پینے کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا۔ (مسلم: ۱۴۵۲)

(۸٤٥۱م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: (دوسری سند) سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

(۸٤٥۱) تخريج: أخرجه البخاری: ٤٤٨١ (انظر: ۲۱۰۸٤)

(۸٤٥۱م) تخريج: صحيح، وانظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْضَانَا، وَأُبَيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْرَؤُنَا، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ شَيْئًا، وَإِنَّ أُبَيًّا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَشْيَاءَ، وَأُبَيٌّ يَقُولُ: لَا أَدَعُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أُبَيٍّ كِتَابٌ۔ (مسند احمد: ۲۱۴۰۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے خطاب کیا، جبکہ وہ منبر نبوی پر تشریف فرما تھے، انھوں نے کہا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ قضا وعدل کے ماہر ہیں اور سیدنا ابی رضی اللہ عنہ ہم میں سے سب سے زیادہ قراءت کے ماہر ہیں، لیکن ہم سیدنا ابی رضی اللہ عنہ کی تلاوت کردہ بعض آیات کو چھوڑ دیتے ہیں، بیشک سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ آیات سنی ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے جو کچھ سنا ہے، وہ اس کو نہیں چھوڑیں گے، حالانکہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بعد بھی قرآن مجید کا بعض حصہ نازل ہوتا رہا (جس سے پہلے والا نازل شدہ بعض حصہ منسوخ ہوتا رہا)۔

فوائد: ...... سیدنا ابی رضی اللہ عنہ کے سماع کے بعد بھی قرآن مجید کا ایسا حصہ یا حکم نازل ہوا، جس نے ان کی سنی ہوئی چیز کو منسوخ کر دیا تھا، لیکن ان کو اس کا علم نہیں تھا۔

(۸۴۵۲)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْفَجْرَ وَتَرَكَ آيَةً، فَجَاءَ أُبَيٌّ وَقَدْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نُسِخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَوْ أُنْسِيتَهَا؟ قَالَ: ((لَا بَلْ أُنْسِيتُهَا۔)) (مسند احمد: ۲۱۴۵۸)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی اور قراءت کرتے کرتے ایک آیت چھوڑ دی، جب میں آیا تو نماز کا کچھ مجھ سے چھوٹ گیا تھا، بہرحال جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میں بھول گیا ہوں۔''

فوائد: ...... اس باب سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی بعض آیات منسوخ ہو گئیں تھی، بعض صحابہ کو ان کے نسخ کا علم نہیں تھا، لیکن ہمیشہ علم کو عدم علم پر مقدم سمجھا جاتا ہے، یعنی جس کو زائد چیز کا علم ہے، اس کی بات کو ترجیح دی جائے گی۔

بَابُ ذِكْرِ آيَاتٍ كَانَتْ فِي الْقُرْآنِ وَنُسِخَتْ

ان آیات کا ذکر، جو قرآن مجید میں موجود تھیں، لیکن بعد میں منسوخ ہو گئیں

(۸۴۵۳)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَمْ تَقْرَءُ وْنَ

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے پوچھا: تم لوگ

(۸۴۵۲) تخریج: اسناده صحيح ـ أخرجه ابن خزيمة: ۱٦٤٧ (انظر: ۲۱۱٤۰)

(۸۴۵۳) تخريج: اسناده ضعيف، لضعف يزيد بن ابى زياد الكوفى، وعاصم بن بهدلة، وان كان صدوقا، تقع له اوهام بسبب سوء حفظه (انظر: ۲۱۲۰٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُورَةَ الْأَحْزَابِ؟ قَالَ: بِضْعًا وَسَبْعِينَ آيَةً، قَالَ: لَقَدْ قَرَأْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ الْبَقَرَةِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا، وَإِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ۔ (مسند احمد: ٢١٥٢٥)

سورۂ احزاب کی کتنی آیات شمار کرتے ہو؟ میں (زِرّ بن حبیش) نے کہا: کوئی چھہتر ستتر آیات، انھوں نے کہا: میں نے اس سورت کو نبی کریم ﷺ کے پاس پڑھا تھا، یہ سورۂ بقرہ جتنی تھی یا اس سے بھی لمبی تھی اور اس میں رجم والی آیت بھی تھی۔

(٨٤٥٣م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ زِرٍّ قَالَ: قَالَ لِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: كَأَيِّنْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْأَحْزَابِ أَوْ كَأَيِّنْ تَعُدُّهَا؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ آيَةً، فَقَالَ: قَطُّ لَقَدْ رَأَيْتُهَا وَإِنَّهَا لَتُعَادِلُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَقَدْ قَرَأْنَا فِيهَا ((اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔)) (مسند احمد: ٢١٥٢٦)

(دوسری سند) زر کہتے ہیں: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تم سورۂ احزاب کی کتنی آیات پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: تہتر آیتیں، انھوں نے کہا: بس، میں نے اس سورت کو دیکھا تھا کہ یہ سورۂ بقرہ کے برابر تھی، ہم نے اس میں یہ آیت بھی پڑھی تھی: ''اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔'' ...... جب بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت (یعنی شادی شدہ مرد اور عورت) زنا کریں تو انہیں رجم کر دو، یہ قطعی حکم ہے اور اللہ کی طرف سے سزا ہے، اللہ تعالیٰ جاننے والے حکمت والا ہے۔)

(٨٤٥٤)۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ: كَانَ ابْنُ الْعَاصِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتُبَانِ الْمَصَاحِفَ فَمَرُّوا عَلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ﴿الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ﴾ فَقَالَ عُمَرُ: لَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَكْتِبْنِيهَا، قَالَ شُعْبَةُ: فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا تَرٰى أَنَّ الشَّيْخَ إِذَا لَمْ يُحْصَنْ جُلِدَ، وَأَنَّ

کثیر بن صلت کہتے ہیں: سیدنا ابن عاص رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مصحف لکھتے تھے، جب وہ اس آیت پر پہنچے تو سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا، آپ ﷺ یہ آیت بھی پڑھتے تھے: ''اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یہ آیت مجھے لکھوا دیجیے، لیکن یوں محسوس ہوا کہ آپ ﷺ نے اس چیز کو ناپسند کیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب بوڑھا آدمی شادی شدہ نہ ہو تو اس کو زنا کی وجہ

(٨٤٥٣م) اسناده ضعيف، عاصم بن بهدلة، وان كان صدوقا، له اوهام بسبب سوء حفظه، فلايحتم تفرده بمثل هذا المتن ۔ أخرجه الحاكم: ٤/ ٣٥٩، والطيالسي: ٥٤٠، وابن حبان: ٤٤٢٨ (انظر: ٢١٢٠٧)

(٨٤٥٤): رجال ثقات ۔ أخرجه الدارمي: ٢٣٢٣، والنسائي في "الكبرى": ٧١٤٥، والحاكم: ٤/ ٣٦٠ (انظر: ٢١٥٩٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الشَّابَّ إِذَا زَنٰی وَقَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ۔ (مسند احمد: ۲۱۹۳۲)

سے کوڑے مارے جاتے ہیں اور جب کوئی شادی شدہ نوجوان زنا کرلے تو اس کو رجم کیا جاتا ہے۔

فوائد: ...... اس منسوخ آیت میں بوڑھے مرد اور عورت کا ذکر اتفاقاً کیا گیا ہے، کیونکہ عام طور پر اس عمر کے لوگ شادی شدہ ہی ہوتے ہیں، وگرنہ رجم کی سزا اس زانی کے لیے ہے، جو شادی شدہ ہو۔

(۸٤۵۵)۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ آیَةُ الرَّجْمِ، وَرَضَعَاتُ الْکَبِیرِ عَشْرًا، فَکَانَتْ فِی وَرَقَةٍ تَحْتَ سَرِیرٍ فِی بَیْتِی، فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَشَاغَلْنَا بِأَمْرِهِ، وَدَخَلَتْ دُوَیْبَّةٌ لَنَا فَأَکَلَتْهَا۔ (مسند احمد: ۲٦۸٤۷)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رجم کی آیت اور بڑے آدمی کے لئے دس دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت کرنے والی آیت، یہ آیات میرے گھر میں چارپائی کے نیچے ایک کاغذ میں پڑی تھیں، جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور ہم آپ کے ساتھ مشغول ہوگئے تو ہمارا ایک جانور اندر داخل ہوا اور وہ ورقہ کھا گیا۔

فوائد: ......رضاعت کے بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث درج ذیل ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کَانَ فِیمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ یُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّیَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُنَّ فِیمَا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔ ...... ''اس بارے میں جو قرآن میں نازل کیا گیا وہ دس بار مقررشدہ دودھ پینا تھا، جو حرام کر دیتا تھا، پھر ان کو پانچ بار دودھ پینے سے منسوخ کر دیا گیا، جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ان کو قرآن مجید میں پڑھا جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم: ۲٦۳٤)

اب رضاعت کا حکم پانچ دفعہ دودھ پینے سے ہی ثابت ہوگا، البتہ ان الفاظ کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے۔

(۸٤۵٦)۔ عَنْ زِرٍّ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ: قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی أَمَرَنِی أَنْ أَقْرَأَ عَلَیْكَ۔))، قَالَ: فَقَرَأَ عَلَیَّ ﴿لَمْ یَکُنِ الَّذِینَ کَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِینَ مُنْفَکِّینَ حَتّٰی تَأْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ۔ رَسُولٌ مِنَ اللّٰهِ یَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً۔ فِیهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ۔

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ پر قرآن مجید کی تلاوت کروں۔'' پھر آپ ﷺ نے مجھ پر سورۂ بینہ کی تلاوت کی: ﴿لَمْ یَکُنِ الَّذِینَ کَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْکِتَابِ وَالْمُشْرِکِینَ مُنْفَکِّینَ حَتّٰی تَأْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ۔ رَسُولٌ مِنَ اللّٰهِ یَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً۔ فِیهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ۔ إِنَّ الدِّینَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِیفِیَّةُ۔

(۸٤۵۵) اسنادہ ضعیف لتفرّد محمد بن اسحاق، وفی متنه نکارة ۔ أخرجه ابن ماجه: ۱۹٤٤ (انظر: ۲٦۳۱٦)

(۸٤۵٦) تخریج: اسنادہ حسن ۔ أخرجه الترمذی: ۳۷۹۳، ۳۸۹۸ (انظر: ۲۱۲۰۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ۔ غَيْرُ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ۔ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ﴾ قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ قَرَأَ آيَاتٍ بَعْدَهَا، ثُمَّ قَرَأَ ﴿لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ﴾ قَالَ: ثُمَّ خَتَمَهَا بِمَا بَقِيَ مِنْهَا۔)) (مسند احمد: ۲۱۵۲۲)

غَيْرُ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ۔ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ﴾ شعبہ راوی نے کہا: پھر آپ ﷺ نے اس کے بعد مزید آیات پڑھیں، پھر اس آیت کی تلاوت کی: ﴿لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ﴾ پھر سورت کے باقی حصے کے ذریعے اس کی تکمیل کی۔''

فوائد: ...... اس سورت کی درج ذیل آیات کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے: إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ۔ غَيْرُ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ۔ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ.... لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ﴾

(۸٤٥٦م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ۔))، قَالَ: فَقَرَأَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ قَالَ: فَقَرَأَ فِيهَا: ﴿وَلَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ سَأَلَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ فَأُعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَانِيًا فَأُعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ، وَإِنَّ ذٰلِكَ الدِّينَ الْقَيِّمَ، عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ غَيْرُ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ، وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ﴾ قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ قَرَأَ آيَاتٍ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ۔﴾، قَالَ: ثُمَّ خَتَمَهَا بِمَا بَقِيَ مِنْهَا۔ (مسند احمد: ۲۱۵۲۱)

(دوسری سند) سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم پر قرآن مجید کی تلاوت کروں۔'' پھر آپ ﷺ نے سورۂ بینہ کی تلاوت کی اور اس میں یہ آیات بھی پڑھیں: ﴿وَلَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ سَأَلَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ فَأُعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَانِيًا فَأُعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ، وَإِنَّ ذٰلِكَ الدِّينَ الْقَيِّمَ، عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ غَيْرُ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةِ وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ، وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ﴾ شعبہ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے مزید آیات کی تلاوت کی اور پھر یہ آیت پڑھی: ﴿لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ۔﴾ پھر آگے سورت مکمل کر دی۔

(۸٤٥٦م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… یہ تمام آیات منسوخ ہو چکی ہے۔

(٨٤٥٧)۔ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَيُحَدِّثُنَا، فَقَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ ثَانٍ، وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔)) (مسند احمد: ٢٢٢٥١)

سیدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے، جب آپ ﷺ پر کوئی حکم نازل ہوتا تو آپ ﷺ ہم کو بیان کرتے، ایک روز آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ ثَانٍ، وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔ …… بیشک ہم نے نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے کے لیے مال اتارا ہے، اگر ابن آدم کے پاس ایک وادی ہو تو یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس دوسری وادی ہو، اگر اس کے لئے دو وادیاں ہوں، تو وہ پسند کرتا ہے کہ تیسری بھی ہو جائے، دراصل آدم کے بیٹے کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھرتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف توبہ کرتا ہے۔''

فوائد: …… یہ آیات بھی منسوخ ہو گئی ہیں۔

(٨٤٥٨)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَقَدْ كُنَّا نَقْرَأُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا آخَرَ۔ وَلَا يَمْلَأُ بَطْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ۔ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ﴾۔ (مسند احمد: ١٩٤٩٥)

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں یہ آیات پڑھا کرتے تھے: ﴿لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا آخَرَ۔ وَلَا يَمْلَأُ بَطْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ۔ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ﴾ اگر آدم کے بیٹے کے پاس سونے اور چاندی کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری تلاش کرے گا، آدم کے بیٹے کا پیٹ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔''

(٨٤٥٧) تخريج: اسناده ضعيف من اجل هشام بن سعد المدني، يعتبر به في المتابعات والشواهد۔ أخرجه الطبراني في "الكبير": ٣٣٠٠، والبيهقي في "الشعب": ١٠٢٧٧ (انظر: ٢١٩٠٦)

(٨٤٥٨) تخريج: اسناده صحيح ۔ أخرجه الطبراني في "الكبير": ٥٠٣٢ (انظر: ١٩٢٨٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٤٥٩)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ يَسْأَلُهُ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى رَأْسِهِ مَرَّةً وَإِلٰى رِجْلَيْهِ أُخْرٰى، هَلْ يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ الْبُؤْسِ شَيْئًا؟ ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ: كَمْ مَالُكَ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ: ﴿لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغَى الثَّالِثَ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ﴾ فَقَالَ عُمَرُ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا أُبَيٌّ، قَالَ: فَمَرَّ بِنَا إِلَيْهِ، قَالَ: فَجَاءَ إِلٰى أُبَيٍّ، فَقَالَ: مَا يَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ أُبَيٌّ: هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَفَأُثْبِتُهَا فَأَثْبَتَهَا۔ (مسند احمد: ٢١٤٢٨)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور سوال کیا، آپؓ کبھی تو اس کے سر کی جانب دیکھتے اور کبھی اس کے پاؤں کی طرف دیکھتے کہ اس پر تنگدستی کی کوئی علامت بھی ہے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا کتنا مال ہے؟ اس نے کہا: چالیس اونٹ ہیں، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: ﴿لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَابْتَغَى الثَّالِثَ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ﴾ .... ''اگر آدم کے بیٹے کی سونے کی دو وادیاں ہوں، تو یہ تیسری تلاش کرتا ہے، آدم کے بیٹے کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: جی سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح پڑھایا ہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے اور سیدنا ابی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور ان سے کہا: یہ ابن عباس کیا کہتا ہے؟ انھوں نے جواباً کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایسے ہی یہ آیات پڑھائیں تھیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر کیا میں ان کو برقرار رکھوں، پس پھر انھوں نے ان کو برقرار رکھا۔''

فوائد:...... ممکن ہے کہ پھر دوسرے صحابہ کی گواہی کی وجہ سے ان آیات کو قرآن مجید سے مٹا دیا گیا ہو۔

(٨٤٦٠)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ، كَانُوا يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ، قَالَ سُفْيَانُ: نَزَلَ فِيهِمْ ﴿بَلِّغُوا قَوْمَنَا عَنَّا أَنَّا قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا﴾ قِيلَ لِسُفْيَانَ: فِيمَنْ نَزَلَتْ؟ قَالَ: فِي

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اتنے غمگین کبھی نہیں ہوئے جتنے غمگین آپ قراء کے لشکر پر ہوئے تھے، ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿بَلِّغُوا قَوْمَنَا عَنَّا أَنَّا قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا﴾ ...... ''ہماری قوم کو یہ پیغام دے دو کہ ہم اللہ پر راضی ہو گئے اور وہ

(٨٤٥٩) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم (انظر: ٢١١١١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَهْلِ بِئْرِ مَعُونَةَ۔ (مسند احمد: ۱۲۱۱۱)

ہم سے راضی ہو گیا، کسی نے سفیان سے کہا: یہ آیت کن کے بارے میں نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا: بئر معونہ والوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔''

(۸٤٦۰م)۔ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا إِنَّا قَرَأْنَا بِهِمْ قُرْآنًا ﴿بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا وَإِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا﴾ ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ، وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: ثُمَّ نُسِخَ۔ (مسند احمد: ۱۲۰۸۷)

(دوسری سند) سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم قرآن مجید میں پڑھا کرتے تھے: ﴿بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا وَإِنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا﴾ ......''ہماری قوم کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے ربّ کو مل گئے ہیں، پس وہ ہم سے راضی بھی ہو گیا ہے اور اس نے ہم کو راضی بھی کیا ہے۔'' پھر یہ آیات منسوخ ہو گئی تھیں۔

فوائد: ...... یہ قراء صحابہ کی ایک جماعت تھی، جن کو سریۂ بئر معونہ میں قتل کر دیا گیا تھا، ان کی تفصیل یہ ہے:
سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لِحْيَانَ فَزَعَمُوْا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوْا فَاسْتَمَدُّوْهُ عَلٰى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيْهِمْ فِيْ زَمَانِهِمُ الْقُرَّاءَ، كَانُوا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوْا بِهِمْ حَتّٰى إِذَا أَتَوْا بِئْرَ مَعُوْنَةَ غَدَرُوْا بِهِمْ فَقَتَلُوْهُمْ، فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُوْا عَلٰى هٰذِهِ الْأَحْيَاءِ رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِي لِحْيَانَ قَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَأُوْا بِهِ قُرْآنًا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيْثِهِ إِنَّا قَرَأْنَا بِهِمْ قُرْآنًا: بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔ ثُمَّ رُفِعَ ذٰلِكَ بَعْدُ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ أَوْ رُفِعَ۔
رعل، ذکوان، عصیہ اور بنولحیان قبیلے نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور یہ باور کرایا کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں، پھر انہوں نے اپنی قوم کے خلاف آپ ﷺ سے مدد مانگی، آپ ﷺ نے انصار کے ستر آدمیوں کے ساتھ ان کی مدد کی، ہم اس زمانہ میں ان کو قراء کا نام دیتے تھے یہ دن کو لکڑیاں جمع کرتے اور رات کو نماز پڑھتے تھے، وہ قبیلوں والے ان کو لے کر چلے گئے، جب وہ جب بئر معونہ کے پاس پہنچے تو انھوں نے دھوکہ کیا اور ان (ستر صحابہ) کو قتل کر دیا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں ایک مہینہ قنوت کی، جس میں آپ ان قبائل رعل، ذکوان، عصیہ، اور بنولحیان پر بد دعا کرتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے اس واقعہ کے بارے میں قرآن پڑھا، ابن جعفر کی روایت کے مطابق وہ یہ آیت تھی: ﴿بَلِّغُوْا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَّا قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا﴾ یعنی: ''ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ بات پہنچا دو کہ ہم اپنے ربّ کو جا ملے ہیں، پس وہ خود بھی ہم سے راضی ہو گیا ہے اور اس نے ہم کو بھی راضی کر دیا ہے'' پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی تھی۔ (صحیح بخاری: ۳۰٦٤، ٤۰۸۸، ٤۰۹۰، واللفظ لاحمد)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یہ بعض آیات کے منسوخ ہونے کی چند مثالیں تھیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَعِيْدِ مَنْ جَادَلَ بِالْقُرْآنِ اَوْ تَاَوَّلَهُ اَوْ قَالَ فِيْهِ بِرَاْيِهِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ

قرآن مجید کے ساتھ جھگڑا کرنے یا اس کی تاویل کرنے یا بغیر علم کے اپنی رائے کے ساتھ اس کی تفسیر کرنے والے کی وعید کا بیان

(۸٤٦١)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ۲٤۲۹)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بغیر علم کے قرآن مجید کے بارے میں بات کی، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔''

فوائد: ...... علم سے مراد یقینی دلیل، ظن غالب، نقلی دلیل یا شریعت کے مطابق عقلی دلیل ہے۔

(۸٤٦۲)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿هُوَ الَّذِی أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِی قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ، فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِی الْعِلْمِ، يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ [آل عمران: ۷] فَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيهِ، فَهُمُ الَّذِينَ عَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْذَرُوهُمْ۔ (مسند احمد: ۲٤۷۱٤)

''سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کی: ''وہی ہے جس نے تجھ پر یہ کتاب اتاری، جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں، وہی کتاب کی اصل ہیں اور کچھ دوسری کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، پھر جن لوگوں کے دلوں میں تو کجی ہے وہ اس میں سے ان کی پیروی کرتے ہیں جو کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، فتنے کی تلاش کے لیے اور ان کی اصل مراد کی تلاش کے لیے، حالانکہ ان کی اصل مراد نہیں جانتا مگر اللہ اور جو علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے، سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نصیحت قبول نہیں کرتے مگر جو عقلوں والے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم قرآن میں جھگڑنے والوں کو دیکھو تو وہی وہ فتنہ پرور لوگ ہوں گے، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے بچو۔''

فوائد: ...... آخری جملے میں جن لوگوں سے بچنے کا حکم دیا جا رہا ہے، اس سے مراد مذکورہ بالا آیت میں مذکور یہ لوگ ہیں: ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ﴾ ...... ''پھر جن لوگوں کے دلوں میں تو کجی ہے۔'' مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کی مجلس میں نہ بیٹھیں اور ان کی طرف توجہ نہ دھریں۔ مُحْکَمات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں

(۸٤٦۱) تخریج: اسنادہ ضعیف لضعف مؤمل وعبد الاعلی ۔ أخرجه الترمذی: ۲۹۵۰ (انظر: ۲٤۲۹)

(۸٤٦۲) تخریج: أخرجه البخاری: ٤٥٤۷، ومسلم: ۲٦٦٥ (انظر: ۲٤۲۱۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اوامر ونواہی، احکام ومسائل اور قصص وحکایات ہیں، جن کا مفہوم واضح اور اٹل ہے اور ان کے سمجھنے میں کسی کو اشکال پیش نہیں آتا، اس کے برعکس مُتَشَابِهَات ہیں، مثلا اللہ تعالی کی ہستی، قضاوقدر کے مسائل، جنت ودوزخ، ملائکہ وغیرہ، یعنی ماوراعقل حقائق، جن کی حقیقت سمجھنے سے عقل انسانی قاصر ہو یا ان میں ایسی تاویل کی گنجائش ہو یا کم از کم ایسا ابہام ہو جس سے عوام کو گمراہی میں ڈالنا ممکن ہو۔ اسی لیے آگے کہا جا رہا ہے کہ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے، وہ آیات متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ذریعے سے فتنے برپا کرتے ہیں، جیسے عیسائی ہیں، قرآن نے عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو عبد اللہ اور نبی کہا ہے، یہ واضح اور محکم بات ہے، لیکن عیسائی اسے چھوڑ کر قرآن کریم میں عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ جو کہا گیا ہے، اس سے اپنے گمراہ کن عقائد پر غلط استدلال کرتے ہیں، وہ انہی مُتَشَابِهَات کو بنیاد بناتے ہیں، ان کے برعکس صحیح العقیدہ مسلمان محکمات پر عمل کرتا ہے اور مُتَشَابِهَات کے مفہوم کو بھی محکمات کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

(٨٤٦٣)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْكِتَابَ وَاللَّبَنَ۔)) قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ! مَا بَالُ الْكِتَابِ؟ قَالَ: ((يَتَعَلَّمُهُ الْمُنَافِقُونَ ثُمَّ يُجَادِلُونَ بِهِ الَّذِينَ آمَنُوا۔)) فَقِيلَ: وَمَا بَالُ اللَّبَنِ؟ قَالَ: ((أُنَاسٌ يُحِبُّونَ اللَّبَنَ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ الْجَمَاعَاتِ، وَيَتْرُكُونَ الْجُمُعَاتِ۔)) (مسند احمد: ١٧٤٥١)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت پر کتاب اور دودھ کے بارے میں ڈر ہے۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کتاب کا کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے منافق بھی سیکھتے ہیں، پھر اس کے ذریعے ایمانداروں سے جھگڑتے ہیں۔“ پھر کسی نے کہا: دودھ کا کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ دودھ پینے کے لئے باہر وادیوں میں چلے جائیں گے اور جماعت سے خارج ہو جائیں گے اور جمعہ چھوڑ دیں گے۔“

فوائد: …… دودھ کی تلاش میں دیہاتوں میں نکل جائیں گے، جس کا نتیجہ جماعت اور جمعہ کو چھوڑنے کی صورت میں نکلے گا، مزید اگلی دو روایات کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

(٨٤٦٤)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا) قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((هَلَاكُ أُمَّتِي فِي الْكِتَابِ وَاللَّبَنِ۔)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْكِتَابُ وَاللَّبَنُ؟ قَالَ: ((يَتَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ فَيَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ، وَيُحِبُّونَ اللَّبَنَ فَيَدَعُونَ الْجَمَاعَاتِ وَالْجُمَعَ

”سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ہلاکت کا باعث کتاب اور دودھ ہے لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! کتاب اور دودھ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: لوگ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کریں گے اور جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اتارا ہے اس کے علاوہ غلط تاویلیں کریں گے اور جانوروں کی

(٨٤٦٣) تخریج: حدیث حسن۔ أخرجه الطبراني في "الكبير": ١٧/ ٨١٦ (انظر: ١٧٣١٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَيَبْدُونَ۔)) (مسند احمد: ۱۷۵۵۱)

دیکھ بھال میں مصروف ہو کر دیہاتوں میں چلے جائیں گے اور جماعت اور جمعہ چھوڑ دیں گے۔''

(۸٤٦٥)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي اثْنَتَيْنِ الْقُرْآنَ وَاللَّبَنَ، أَمَّا اللَّبَنُ فَيَبْتَغُونَ الرِّيفَ وَيَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ وَيَتْرُكُونَ الصَّلَوَاتِ، وَأَمَّا الْقُرْآنُ فَيَتَعَلَّمُهُ الْمُنَافِقُونَ فَيُجَادِلُونَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ۔)) (مسند احمد: ۱۷۵۵۷)

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت پر دو چیزوں کے بارے میں فکر مند ہوں۔ قرآن مجید اور دودھ، لوگ ہریالی، سبزہ تلاش کریں گے خواہشات کی پیروی کریں گے نمازیں چھوڑ دیں گے اور قرآن مجید منافق قسم کے لوگ سیکھیں گے اور اس کو ذریعہ بنا کر ایمانداروں سے جھگڑیں گے۔''

فوائد: ......امام البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن عبد البر نے اس حدیث پر یہ باب قائم کیا: ''باب فیمن تأول القرآن او تدبره وهو جاهل بالسنة'' (اس شخص کے بیان میں، جو قرآن کی تاویل کرتا ہے یا اس میں غور وخوض کرتا ہے، جبکہ وہ سنت سے جاہل ہے) پھر انھوں نے کہا: تمام اہل بدعت نے سنتوں سے اعراض کیا اور قرآن مجید کی وہ تاویل بیان کی، جو سنتوں میں پیش کی گئی تفسیر کے مخالف ہے، پس وہ خود بھی گمراہ ہو گئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر دیا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رسوائی سے پناہ چاہتے ہیں اور اس سے توفیق اور عصمت و سالمیت کا سوال کرتے ہیں۔ میں (البانی) کہتا ہوں: ان بدعتیوں کی گمراہی کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے غافل ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا منصب بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (سورۂ نحل: ٤٤) ......''اور ہم نے یہ ذکر (کتاب) آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا، آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں۔'' (صحیحہ: ۲۷۷۸)

کتنے تعجب کی بات ہے کہ آج کل مخصوص فقہ کے دعویدار لوگ قرآن مجید کی آیات کا سہارا لے کر احادیث کو ردّ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سبحان اللہ! جس ہستی پر یہ کتابِ عظیم نازل ہوئی، جس شخصیت کو تشریحِ قرآن کا عہدہ سونپا گیا، اس کے فرموداتِ عالیہ کا قرآن سے ٹکراؤ پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ احادیثِ نبویہ سے دوری، خواہش پرستی، مخصوص مسلک کی بے جا طرفداری اور اندھی تقلید کا نتیجہ ہے۔ مزید اسی کتاب کے عنوان ''حدیث نبوی بھی حجت ہے'' کا مطالعہ کریں۔ رہا مسئلہ کہ دودھ کی وجہ سے ہلاکت کا، تو کیا یہ درست ہو گا کہ دودھ سے مراد صرف (۱) دودھ ہی لیا جائے یا (۲) اس کی تمام مصنوعات، یا یہ کہا جائے کہ (۳) دودھ کو بطور مثال ذکر کیا گیا، آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ لوگ ماکولات و مشروبات کے پیچھے پڑ جائیں گے؟ اگر دودھ سے دودھ ہی مراد لیا جائے، تو ممکن ہے کہ ماضی میں ایسے لوگ رہے ہوں جنھوں نے دودھ کی وجہ سے مساجد سے بیزاری کا اظہار کیا ہو یا پھر مستقبل میں ایسے لوگوں کا وجود پایا جائے گا۔ اگر عصر حاضر کے لوگوں کے کردار پر

(۸٤٦٥) تخریج: حدیث حسن۔ أخرجه الطبراني في ''الكبير'' ۱۷/ ۸۱۸ (انظر: ۱۷٤۲۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

نگاہ ڈالی جائے تو تیسرا معنی زیادہ مناسب معلوم ہو رہا ہے، کیونکہ لوگ ہوٹلوں، بالخصوص آبادی سے دور طعام گاہوں، آئس کریم مرکزوں اور کھیر گاہوں غرضیکہ زبان کے چسقوں اور دولت کی نمائش میں پڑ کر نماز اور جمعہ سے غافل ہو کر رہ گئے ہیں، ہر ایک مالدار کو بڑے بڑے ہوٹلوں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات کا علم ہے، جس کا وہ لحاظ بھی کرتا ہے، لیکن وہ جاہل ہوگا تو پانچ نمازوں کے اوقات سے، خطبۂ جمعہ کی ابتدا کے وقت سے اور ان گھڑیوں کے تقاضے پورے کرنے سے۔ مساجد کے قریب واقع ہوٹلوں میں دودھ سوڈے کے بہانے آدھی آدھی رات تک بیٹھیں رہیں گے، لیکن نمازِ عشا پڑھنے کی توفیق نہیں ہوگی۔ جنگلوں کی طرف نکل جانے کا ایک مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ چراگاہوں میں جا کر دودھ تلاش کیا جائے۔

(٨٤٦٦)۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُذْرِيِّ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوتِ نِسَائِهِ، قَالَ: فَقُمْنَا مَعَهُ فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا، فَمَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَضَيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَأْوِيلِ هٰذَا الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ (وَفِي رِوَايَةٍ: كَمَا قَاتَلَ) عَلٰى تَنْزِيلِهِ))، فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ۔)) قَالَ: فَجِئْنَا نُبَشِّرُهُ، قَالَ: وَكَأَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ۔ (مسند احمد: ١١٧٩٥)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم بیٹھے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، اتنے میں آپ ﷺ اپنی ایک بیوی کے گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے، ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، آپ کا جوتا ٹوٹ گیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس کی مرمت کے لئے پیچھے رک گئے، آپ ﷺ چلتے رہے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلتے رہے، پھر آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے انتظار میں کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بعض لوگ اس قرآن مجید کی تاویل و تفسیر کے مطابق لڑیں، جیسے میں لڑا ہوں۔'' ہم نے گردنیں اٹھا کر دیکھا کیونکہ ہمارے اندر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ آدمی تو جوتا مرمت کرنے والا ہے۔'' پس ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خوشخبری سنانے کے لیے ان کے پاس گئے، تو گویا اس نے آپ ﷺ کے الفاظ پہلے ہی سنے ہوئے تھے (اس لیے خوشی کا اظہار نہیں کیا)۔''

فوائد: ...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر کافروں سے لڑائی کی، پھر اپنے دورِ خلافت میں آپ ﷺ کی پیشین گوئی کے مطابق خوارج سے لڑائی کی، اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں بھی حق پر تھے۔

(٨٤٦٦) تخريج: حديث صحيح ۔ أخرجه ابن ابی شيبة: ١٢/ ٦٤، وابويعلی: ١٠٨٦، وابن حبان: ٦٩٣٧ (انظر: ١١٧٧٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِعَاذَةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ کا بیان

(۸۴۶۷)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ (وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ) كَبَّرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔ (مسند احمد: ۲۲۵۳۲)

سیّدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور نماز میں داخل ہوتے تو تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ لا الہ الا اللہ اور تین مرتبہ "سبحان اللہ وبحمدہ" پھر یہ پڑھتے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔

فوائد: ...... سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس کے "هَمْز"، "نَفْث" اور "نَفْخ" سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "هَمْز" سے مراد جنون اور دیوانگی ہے، جو آدم کے بیٹے پر طاری ہو جاتی ہے، پھر اس جنون کی کیفیت ذکر کی، جس میں وہ بے ہوش ہو کر گر جاتا ہے، اور اس کے "نَفْخ" سے مراد تکبر اور "نَفْث" سے مراد شعر ہے۔" ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۱۵۵۳)

(۸۴۶۹)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِأَطْوَلَ مِنْ هٰذَا وَفِيهِ: ثُمَّ يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔)) (مسند احمد: ۱۱۴۹۳)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اسی قسم کی اس سے طویل حدیث بیان کی ہے، اس میں ہے: پھر آپ ﷺ پڑھتے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔

(۸۴۷۰)۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ وَهُمَا يَتَقَاوَلَانِ، وَأَحَدُهُمَا قَدْ غَضِبَ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ وَهُوَ

سیدنا سلیمان بن صرد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو آدمیوں کو سنا جو آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے باتیں کر رہے تھے، ان میں سے ایک غضب ناک ہو گیا اور سخت غصہ میں آ گیا

(۸۴۶۷) حسن لغیره، وهذا اسناد ضعیف لابهام الراوی له عن ابی امامة (انظر: ۲۲۱۷۷، ۲۲۱۷۹).

(۸۴۶۹) تخریج: صحیح، قاله الالبانی ۔ أخرجه ابوداود: ۷۷۵ (انظر: ۱۱۴۷۳)

(۸۴۷۰) تخریج: أخرجه البخاری: ۶۰۴۸، ومسلم: ۲۶۱۰ (انظر: ۲۷۲۰۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَقُولُ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ الشَّيْطَانُ۔)) قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ((قُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) قَالَ: هَلْ تَرَى بَأْسًا، قَالَ: مَا زَادَهُ عَلَى ذٰلِكَ۔ (مسند احمد: ٢٧٧٤٧)

اور اپنے ساتھی کو برا بھلا کہنے لگا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے، اگر یہ کہے گا تو اس کا شیطان دور چلا جائے گا۔'' یہ سن کر ایک آدمی اس کے پاس آیا اور کہا: تو یہ کلمہ کہہ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، لیکن اس نے آگے سے کہا: کیا تو مجھے پاگل سمجھتا ہے۔

فوائد: ...... صحیح بخاری میں ''هَلْ تَرَى بَأْسًا'' کی بجائے ''هَلْ تَرَى بِيْ جُنُوْنًا'' کے الفاظ ہیں۔ ممکن ہے یہ آدمی اکھڑ مزاج بدوؤں سے ہو یا ابھی تک دین کی سمجھ بوجھ اور شریعتِ مطہرہ کے انوار و برکات سے فیضیاب نہ ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی منافق ہو۔ معلوم ہوا کہ غصے کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ''أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ'' پڑھنا چاہیے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْقِرَائَةِ وَفَضْلِهَا

قرات سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھنے اور اس کی فضیلت کا بیان

(٨٤٧١)۔ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رِدْفِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ مَنْ حَدَّثَهُ عَنْ رِدْفِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ رِدْفَهُ (خَلْفَهُ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ)، فَعَثَرَتْ بِهِ دَابَّتُهُ فَقَالَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ فَإِنَّهُ يَتَعَاظَمُ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَصِيرَ مِثْلَ الْجَبَلِ، وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي صَرَعْتُهُ، وَإِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ۔)) (مسند احمد: ٢٣٤٨٠)

ابو تمیمہ ہجیمی سے مروی ہے، وہ نبی کریم ﷺ کے ردیف سے بیان کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، اچانک جب آپ ﷺ کی سواری پھسلی تو اس نے کہا: شیطان کا ستیاناس ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ کہو، اس طرح سے وہ خود کو بڑا سمجھتا ہے یہاں تک کہ وہ خوشی سے پھول کر پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے میں نے اپنی قوت سے اسے گرا دیا ہے، لیکن جب تم بسم اللہ کہو گے تو وہ چھوٹا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے۔''

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ گرتے وقت، پھسلتے وقت، ٹھوکر لگتے وقت اور کوئی چوٹ لگتے وقت بسم اللہ پڑھنا چاہیے اور ایسے موقع پر شیطان کو بد دعا نہیں دینی چاہیے، مندرجہ حدیث کا موضوع بھی یہی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَوْ قُلْتَ: بِسْمِ اللّٰهِ لَطَارَتْ بِكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ .)) قَالَهُ لِطَلْحَةَ حِيْنَ قُطِعَتْ أَصَابِعُهُ فَقَالَ: حَسِّ۔ وَرَدَ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ، وَأَنَسٍ رضی اللہ عنہما، وَابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا۔ ''اگر تو ''بسم اللّٰہ'' کہتا، تو فرشتے تجھے لے کر اڑ جاتے اور لوگ دیکھ رہے ہوتے۔'' آپ ﷺ نے یہ بات سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کو

(٨٤٧١) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار": ٣٦٩ (انظر: ٢٣٠٩٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب انھوں نے (ایک تکلیف کی وجہ سے) ''ہائے'' کہا تھا۔ یہ حدیث سیدنا جابر، سیدنا انس رضی اللہ عنہما اور ابن شہاب سے مرسلاً مروی ہے۔ (أورده السيوطي في "الجامع الكبير" من رواية النسائي والطبراني، صحيحه: ۲۷۹۶)

معلوم ہوا کہ اچانک پہنچنے والی تکلیف پر ''ہائے ہائے، ہائے میری مائے، اوہو، او تیرا بھلا'' جیسے بے معنی الفاظ کی بجائے بسم اللہ کہنا چاہیے، مثلا زخم لگنا، گر جانا، کسی حادثے سے بچنے کے لیے گاڑی کی فوراً بریک لگانا، وغیرہ۔

(۸۴۷۲)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَائَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَقْطَعُ قِرَائَتَهٗ آيَةً آيَةً، ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔﴾ (مسند احمد: ۲۷۱۱۸)

''سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک ایک آیت پر ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرتے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔﴾ (یعنی آپ ﷺ ایک ایک آیت پر ٹھہرتے تھے)۔''

فوائد: …… سورت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا حکم کیا ہے؟ درج ذیل بحث پر غور کریں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ کی تلاوت کرتے اور ایک ایک حرف کو واضح کر کے پڑھتے۔ (مستدرک حاکم: ۸۴۷)

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا قَرَأْتُمْ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ فَاقْرَؤُا ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اِنَّهَا أُمُّ الْقُرْآنِ، وَأُمُّ الْكِتَابِ، وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اِحْدَاهَا . .)) یعنی ''جب تم ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ پڑھو تو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ بھی پڑھو، یہ (سورۂ فاتحہ) ام القرآن، ام الکتاب ہے اور سبع مثانی (یعنی بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں) اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اس کی ایک آیت ہے۔'' (سلسله احاديث صحيحه: ۱۱۸۳، بحواله دارقطني: ۱۱۸، بيهقي: ۲/۴۵، ديلمي: ۱/۱/۷۰)

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی، بآواز بلند قراءت کی، اور سورۂ فاتحہ سے قبل ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی، لیکن (فاتحہ کے بعد والی) سورت کے ساتھ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ ……﴾ نہ پڑھی، جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو ہر طرف سے مہاجرین اور انصار (اعتراض کرنے کے لیے) بول اٹھے اور کہا: اے معاویہ! آپ نے نماز میں سے کچھ چوری کر لیا ہے (کہ دوسری سورت کے ساتھ بسم اللہ نہیں پڑھی) یا بھول گئے ہیں؟ (سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے اور) اس واقعہ کے بعد جب نماز پڑھائی تو فاتحہ کے بعد والی سورت کے ساتھ بھی ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی اور سجدہ کے لیے گرتے وقت "الله اكبر" کہا۔ (مستدرك حاكم: ۸۵۱)

(۸۴۷۲) تخریج: صحيح لغيره أخرجه ابوداود: ۴۰۰۱، والترمذي: ۲۹۲۷ (انظر: ۲۶۵۸۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

نعیم مجمر کہتے ہیں: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقَالَ: آمِيْن، فَقَالَ النَّاسُ: آمِيْن، وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (سنن نسائی: ۹۰۶، صحیح ابن خزیمہ: ۱/ ۲۵۱، شرح معانی الآثار: ۱/ ۱۳۷)

یعنی: میں نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی، انھوں نے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی، پھر فاتحہ شریف کی تلاوت کی، جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ تک پہنچے تو انھوں نے "آمِین" کہی اور لوگوں نے بھی "آمِین" کہی، جب وہ سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے، اسی طرح جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔ جب انھوں نے سلام پھیرا تو کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ امام ترمذی نے کہا: سیّدنا ابو بکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہم سمیت صحابہ کرام اور تابعین میں سے کئی اہل علم اور امام سفیان ثوری، امام عبد اللہ بن مبارک، امام احمد اور امام اسحاق رحمہم اللہ جمیعا کی یہ رائے کہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کی تلاوت جہراً نہ کی جائے، بلکہ اس کو دل میں پڑھا جائے۔ (ترمذی: ۲۴۴ کے بعد)

نیز انھوں نے کہا: سیّدنا ابو ہریرہ، سیّدنا عبد اللہ بن عمر، سیّدنا عبد اللہ بن عباس اور سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سمیت بعض صحابہ کرام اور بعض تابعین کا یہ مسلک ہے کہ (جہری نمازوں میں فاتحہ کے ساتھ) ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو بھی جہراً پڑھا جائے، امام شافعی رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔ (ترمذی: ۲۴۵ کے بعد)

قارئین کرام! آپ اس موضوع سے متعلقہ درج بالا تمام روایات پر غور کریں، ان میں جمع و تطبیق کی صورت یہی نظر آتی ہے کہ جن روایات میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ....﴾ کی نفی کی گئی ہے، ان سے مراد جہر کی نفی ہے، اور آپ ﷺ کا اکثر و بیشتر یہی معمول رہا، بسا اوقات آپ سے اس کو جہراً پڑھنا ثابت ہے، جن صحابہ کرام نے سختی سے اِس آیت کو پڑھنے سے منع کیا، ان کے علم میں اس کو ثابت کرنے والی احادیث نہیں تھیں۔ آپ اس دعوی کو ناممکن یا محال نہ سمجھیں کیونکہ جو لوگ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ ....﴾ کے جہر کو روایۃً اور عملاً ثابت کر رہے ہیں، وہ بھی صحابہ کرام ہی ہیں۔ کئی دوسرے مسائل میں جمع و تطبیق کی یہ صورتیں موجود ہیں، ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک موضوع سے متعلقہ جو کچھ ثابت ہے، اس کو سمجھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، الا یہ کہ کوئی ناسخ و منسوخ کی صورت پیدا ہو جائے۔

❁❁❁

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَبْوَابُ التَّفْسِيرِ وَاَسْبَابِ النُّزُوْلِ وَفَضَائِلِ السُّوَرِ وَالْاٰيَاتِ مُرَتَّبًا ذٰلِكَ عَلٰى نِظَامِ السُّوَرِ

تفسیر، اسبابِ نزول اور سورتوں کی ترتیب کے مطابق سورتوں اور آیتوں کے فضائل کے ابواب

بَابُ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ وَ مَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِهَا

سورۂ فاتحہ کی تفسیر اور اس کی فضیلت کا بیان

(٨٤٧٣)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ: ((يَا أُبَيُّ!)) فَالْتَفَتَ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ صَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَعَلَيْكَ۔)) قَالَ: ((مَا مَنَعَكَ أَيْ أُبَيُّ إِذْ دَعَوْتُكَ أَنْ تُجِيبَنِي؟۔)) قَالَ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: ((أَفَلَسْتَ تَجِدُ فِيمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنْ ﴿اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ قَالَ: بَلٰى أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ!

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا، جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے پھر بلایا: ''اے ابی!'' انہوں نے توجہ تو کی، لیکن جواب نہ دے سکے، پھر انھوں نے تخفیف کے ساتھ نماز مکمل کی اور بعد میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! السلام علیک، آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر سلامتی ہو، اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تو آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے یہ وحی نہیں سنی ﴿اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ ......''اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے

(٨٤٧٣) تخريج: حديث صحيح ۔ أخرجه الترمذي: ٢٨٧٥ (انظر: ٩٣٤٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لَا أَعُودُ، قَالَ: ((أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً، لَمْ تَنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الزَّبُورِ، وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَخْرُجَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ حَتّٰى تَعْلَمَهَا۔)) قَالَ: فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي يُحَدِّثُنِي وَأَنَا أَتَبَطَّأُ مَخَافَةَ أَنْ يَبْلُغَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ الْحَدِيثَ، فَلَمَّا أَنْ دَنَوْنَا مِنَ الْبَابِ قُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! مَا السُّورَةُ الَّتِي وَعَدْتَنِي؟ قَالَ: ((فَكَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ أُمَّ الْقُرْآنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ، وَلَا فِي الزَّبُورِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهَا، وَإِنَّهَا لَسَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي۔)) زَادَ فِي رِوَايَةٍ بِلَفْظٍ: ((إِنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُ۔)) (مسند احمد: ۹۳۳۴)

رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے' انھوں نے کہا: جی کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں وہ سورت سکھاؤں کہ اس جیسی سورت نہ تو تورات میں نازل ہوئی ہے، نہ زبور میں، نہ انجیل اور نہ قرآن مجید میں'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ضرور سکھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید رکھتا ہوں تم اس دروازہ سے باہر نہ جاؤ گے کہ تم کو وہ سکھلا دوں گا۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے باتیں کرنا شروع کر دیں، میں اس خوف سے آہستہ آہستہ چل رہا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ باتیں ختم ہونے سے پہلے آپ ﷺ دروازے پر پہنچ جائیں، پھر جب ہم دروازے کے قریب ہوئے تو میں نے کہہ دیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ کونسی سورت ہے، جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟'' میں نے جواباً سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ تعالی نے اس جیسی سورت نہ تورات میں نازل میں کی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن مجید میں۔ یہی وہ سات دہرائی جانے والی آیات ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے۔''

فوائد: ...... سورۂ فاتحہ کی بڑی فضیلت کے ساتھ ساتھ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی اطاعت کا ایک تقاضا بیان کیا گیا ہے کہ نماز کی حالت میں آپ ﷺ کے بلاوے کی آواز آ جائے تو نماز کو ترک کر کے آپ ﷺ کی نداء پر لبیک کہنا ہے، سبحان اللہ۔ دنیا میں سب سے زیادہ تلاوت سورۂ فاتحہ کی کی جاتی ہے، بلکہ ہر آدمی اپنی زندگی میں سب سے زیادہ اور بار بار اس سورت کی تلاوت کرتا ہے، لیکن اللہ تعالی کے کلام کا کیا کمال ہے کہ مجال ہے کوئی بوریت اور اکتاہٹ محسوس ہو۔ اس حدیث کے آخر میں اور اگلی احادیث میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ۔﴾ ...... ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھے بار بار دہرائی جانے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

والی سات آیتیں اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔'' (سورۂ حجر: ۸۷)

آیات کے سیاق وسباق کو دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ یہ فرمانا چاہتے ہیں: اے نبی! ہم نے جب قرآن مجید اور خاص طور پر سورۂ فاتحہ جیسی لازوال دولت تجھے عنایت فرما رکھی ہے تو تجھے نہیں چاہئے کہ کافروں کے دنیوی مال ومتاع اور ٹھاٹھ باٹھ کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھے، یہ تو سب فانی ہے اور صرف ان کی آزمائش کے لئے چند روزہ انہیں عطا ہوا ہے، ساتھ ہی تجھے ان کے ایمان نہ لانے پر صدمے اور افسوس کی بھی چنداں ضرورت نہیں، ہاں تجھے چاہئے کہ نرمی، خوش خلقی، تواضع اور ملنساری کے ساتھ مومنوں سے پیش آتا رہے۔

(۸٤۷٤)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ أُمِّ الْقُرْآنِ: ((هِيَ أُمُّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَهِيَ الْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ۔)) (مسند احمد: ۹۷۸۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) کے بارے میں فرمایا: ''یہی وہ سات آیات ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور اسی سورت کو قرآن عظیم کہتے ہیں۔''

(۸٤۷٤م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أُمُّ الْقُرْآنِ، وَأُمُّ الْكِتَابِ، وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي۔)) (مسند احمد: ۹۷۸۹)

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ ام القرآن ہے، ام الکتاب ہے اور بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں۔''

(۸٤۷٥)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَانِي فَلَمْ آتِهِ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟۔)) فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي، قَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)) قَالَ:

''سیدنا ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور مجھے بلایا، لیکن میں تو نہ آسکا، حتیٰ کہ میں نے نماز مکمل کی اور پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟'' میں نے کہا: جی میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ ......''اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول

(۸٤۷٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٧٠٤ (انظر: ۹۷۸۸)

(۸٤۷٤م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(۸٤۷٥) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٧٠٣ (انظر: ١٥٧٣٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَخْرُجَ فَذَكَّرْتُهُ، فَقَالَ: ((﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ۔)) (مسند احمد: ۱۵۸۲۱)

تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت نہ سکھاؤں؟'' پھر جب آپ ﷺ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ ﷺ کو یاد کرایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سورۂ فاتحہ ہے، یہی وہ سات آیتیں ہیں اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔''

(۸۴۷۶)۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلا أُخْبِرُكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَابِرٍ! بِخَيْرِ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِقْرَأْ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾۔ حَتّٰى تَخْتِمَهَا۔)) (مسند احمد: ۱۷۷۴۰)

''سیدنا عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبداللہ بن جابر! کیا میں تمہیں قرآن مجید کی بہترین سورت نہ بتا دوں؟'' میں نے کہا: جی کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ....﴾، یہاں تک کہ اس کو پورا کرلو۔''

(۸۴۷۷)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ۔)) (مسند احمد: ۲۱۴۱۰)

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سورۂ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل کی اور نہ انجیل میں، یہی بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور یہ سورت میں (اللہ) اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے، جو اس نے سوال کیا۔''

فوائد: ......سورۂ فاتحہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے مابین کیسے تقسیم کیا گیا ہے؟ درج ذیل حدیث میں تفصیل بیان کی گئی ہے: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ) فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔)) قَالَ أَبُوْ السَّائِبِ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ، قَالَ أَبُوْ السَّائِبِ: فَغَمَزَ أَبُوْهُرَيْرَةَ ذِرَاعِيْ، فَقَالَ: يَافَارِسِيُّ! اِقْرَأْهَا فِيْ نَفْسِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔)) قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ

(۸۴۷۶) تخريج: اسناده حسن فی المتابعات، ويشهد له ما قبله (انظر: ۱۷۵۹۷)

(۸۴۷۷) اسناده صحيح علی شرط مسلم ـ أخرجه الترمذی: ۳۱۲۵، والنسائی: ۲/ ۱۳۹ (انظر: ۲۱۰۹۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَءُ وْا يَقُوْلُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ، وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَثْنٰى عَلَیَّ عَبْدِی، فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ، وَقَالَ: هٰذِهٖ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِی، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: أَجِدُهَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ، قَالَ يَقُوْلُ عَبْدِیْ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ.)) ......''جس نے نماز پڑھی اور اس میں اس نے ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، نامکمل ہے۔'' ابو السائب نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: بسا اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، (تو اس وقت میں فاتحہ کی تلاوت کیسے کروں)؟ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیتے ہوئے میرے بازو کو دبایا اور کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کہتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، اس کا نصف میرے لیے ہے اور نصف میرے بندے کے لیے، اور میرے بندے کیلئے وہ ہے جو وہ سوال کرے۔'' سیّدنا أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاتحہ پڑھو، جب بندہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی ہے۔ جب بندہ ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی، جب بندہ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری شان بیان کی۔ اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے: یہ (اگلی آیت) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، جب بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: میں اس (آیت کے دوسرے جملے کو) اپنے بندے کے لیے پاتا ہوں اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے سوال کیا، جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو اس نے سوال کیا ہے۔'' (مسلم: ۳۹۵، واللفظ لاحمد)

اس باب کی احادیث میں سورۂ فاتحہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے، یہی وہ عظیم سورت ہے، جس کو اس کے مضمون کی وجہ سے ہر نماز کی ہر رکعت میں فرض کیا گیا ہے۔

بَابُ ﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾
﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَالضَّالِّيْنَ﴾ کی تفسیر

(۸۴۷۸)۔ عَنْ بُدَيْلِ الْعُقَيْلِیِّ، أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ مَنْ سَمِعَ

''عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے، وہ کسی صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، جبکہ آپ ﷺ

(۸۴۷۸) تخریج: اسناده صحيح ـ أخرجه البيهقي: ٦/ ٣٣٦ (انظر: ٢٠٧٣٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى، وَهُوَ عَلٰى فَرَسِهِ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ بُلْقِينَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: ((هٰؤُلَاءِ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ۔))، وَأَشَارَ إِلَى الْيَهُودِ، قَالَ: فَمَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: ((هٰؤُلَاءِ الضَّالِّينَ۔)) يَعْنِي النَّصَارٰى، قَالَ: وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اسْتُشْهِدَ مَوْلَاكَ، أَوْ قَالَ: غُلَامُكَ فُلَانٌ، فَقَالَ: ((بَلْ يُجَرُّ إِلَى النَّارِ فِي عَبَاءَةٍ غَلَّهَا۔)) (مسند احمد: ٢١٠١٦)

وادیٔ قری میں اپنے گھوڑے پر سوار تھے، بلقین کے ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر غضب ہوا۔'' ساتھ آپ ﷺ نے یہودیوں کی طرف اشارہ کیا۔ پھر اس آدمی نے کہا: اور یہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی گمراہ ہیں۔'' آپ ﷺ کی مراد عیسائی لوگ تھے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کا غلام شہید ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ ایک چادر کی خیانت کرنے کی وجہ سے اس کو آگ کی طرف گھسیٹا جا رہا ہے۔''

(٨٤٧٩)۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمُ الْيَهُودُ، وَإِنَّ الضَّالِّينَ النَّصَارٰى۔)) (مسند احمد: ١٩٦٠٠)

''سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جن پر غضب ہوا وہ یہودی ہیں اور جو گمراہ ہوئے، وہ عیسائی ہیں۔''

فوائد:…… یہودی وہ لوگ ہیں، جنھوں نے حق کو پہنچانا مگر اس پر عمل پیرا نہ ہوئے، سو وہ غضب الٰہی کے مستحق ٹھہرے اور عیسائی وہ لوگ ہیں، جو جہالت کے سبب راہِ حق سے برگشتہ ہو گئے، ابن ابی حاتم نے کہا: مفسرین کے درمیان س میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ﴿الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ سے مراد یہودی اور ﴿الضَّالِّينَ﴾ سے مراد عیسائی ہیں۔
اس لیے صراطِ مستقیم کی خواہش رکھنے والوں کے ضروری ہے کہ یہود و نصاری دونوں کی گمراہیوں سے بچ کر رہیں۔

بَابُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهَا

سورۂ بقرہ کی تفسیر اور اس کے فضائل کا بیان

(٨٤٨٠)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ (وَفِي رِوَايَةٍ: تَعَلَّمُوْا) فَإِنَّهُ شَافِعٌ لَّا صْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اقْرَءُ وْا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَآلَ

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید پڑھو اور سیکھو، کیونکہ یہ روزِ قیامت پڑھنے والوں کے حق میں سفارش کرے گا اور دو چمکدار سورتیں یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھا کرو، کیونکہ یہ روز قیامت دو

(٨٤٧٩) تخريج: صحيح بالشواهد (انظر: ١٩٣٨١)
(٨٤٨٠) تخريج: أخرجه مسلم: ٨٠٤ (انظر: ٢٢١٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ يُحَاجَّانِ عَنْ أَهْلِهِمَا.))، ثُمَّ قَالَ: ((اقْرَءُ وا الْبَقَرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ.)) (مسند احمد: ۲۲۴۹۸)

بادلوں یا دو سایوں کی مانند ہوں گی یا یہ پر پھیلائے ہوئے پرندوں کی دوغولوں کی مانند ہوں گی، اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ پڑھا کرو، اسے حاصل کرنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے، جادوگر اس پر طاقت نہیں رکھ سکتے۔''

فوائد: …… جادوگروں کو ''بَطَلَة'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے سارے کے سارے افعال باطل ہوتے ہیں۔ سورۂ بقرہ پر طاقت نہ رکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ جادوگر اس شخص پر اپنا عمل نہیں کر سکتا، جو سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتا ہو۔

(۸۴۸۱)۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدُمُهُمْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ))، وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ: ((كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ أَوْ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)) (مسند احمد: ۱۷۷۸۷)

''سیدنا نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت قرآن مجید کو اور اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا، سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی۔'' نبی کریم ﷺ نے ان دو سورتوں کی تین مثالیں بیان کیں، جنہیں میں ابھی تک نہیں بھولا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''گویا کہ یہ دو سورتیں دو بادل ہوں گی، یا دو سائے یا دو اندھیرا نما (سائے)، جن میں روشنی ہوگی، گویا کہ یہ دو پر پھیلانے والے پرندوں کی دو جماعتوں کی مانند ہوں گی اور اپنے پڑھنے والوں کے لئے دفاع کریں گی۔''

(۸۴۸۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ.))، قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ:

''سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''سورۂ بقرہ سیکھو، اس کی تعلیم حاصل کرنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعثِ حسرت ہے، باطل پرست اس پر غالب نہیں آ سکتے۔'' پھر آپ ﷺ کچھ دیر کے لیے

(۸۴۸۱) تخريج: أخرجه مسلم: ۸۰۵ (انظر: ۱۷۶۳۷)

(۸۴۸۲) تخريج: اسناده حسن فی المتابعات من اجل بشير بن المهاجر الغنوی، وحسّنه الحافظ ابن كثير فی "تفسيره"، ولبعضه شواهد يصح بها۔ أخرجه البزار: ۲۳۰۲ (انظر: ۲۲۹۵۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ، يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ، فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ، وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ، وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا، فَيَقُولَانِ بِمَ كُسِينَا هٰذِهِ؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا، فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا.)) (مسند احمد: ۲۳۳۳۸)

ٹھہر گئے اور پھر فرمایا: ''سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سیکھو، یہ دونوں چمکدار اور خوبصورت سورتیں ہیں، یہ روز قیامت اپنے پڑھنے والوں کو اس طرح ڈھانپ لیں گی گویا کہ دو بادل ہوں یا دو سایہ دار چیزیں یا پر پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو غول ہوں اور یقیناً قرآن مجید قیامت کے دن تلاوت کرنے والے کو اس وقت ملے گا، جب اس کی قبر پھٹے گی، وہ کمزور اور رنگت تبدیل شدہ آدمی کی مانند ہوگا اور بندے سے کہے گا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: میں نہیں پہچانتا، قرآن پھر کہے گا: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ یہ کہے گا: میں نہیں پہچانتا، وہ کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں، جس نے تجھے دوپہر کے وقت پیاسا رکھا اور تجھے رات کو جگاتا رہا، آج ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے (یعنی ہر تاجر اپنی تجارت سے نفع حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے) اور آج تو ہر تجارت کے پیچھے ہو۔ (یعنی آج تجھے ہر تجارت سے بڑھ کر فائدہ حاصل ہوگا) پھر اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی دی جائیگی، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو دو عمدہ پوشاکیں پہنائی جائیں گی، وہ اس قدر بیش قیمت ہوں گی کہ دنیا ومافیہا (کی قیمت) ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! یہ پوشاکیں ہمارے لیے کیوں ہیں؟ انہیں بتایا جائے گا کہ تمہارے بیٹے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے پہنایا گیا ہے، پھر اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور جنت کی منزلیں طے کرتا جا، وہ جنت کے بالا خانوں میں چڑھتا جائے گا، جب تک پڑھتا جائے گا، چڑھتا جائے گا، تیز پڑھے یا آہستہ پڑھے۔''

(۸۴۸۳)۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَقَرَةُ سَنَامُ الْقُرْآنِ

''سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ قرآن مجید کی کوہان اور اس کی چوٹی ہے،

(۸۴۸۳) تخریج: اسناده ضعيف لجهالة الرجل وابيه، وسمى فى رواية بأبى عثمان، ولا يعرف أخرجه النسائى فى "عمل اليوم والليلة": ۱۰۷۵، والطبرانى: ۲۰/ ۵۱۱ (انظر: ۲۰۳۰۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَذُرْوَتُهُ، نَزَلَ مَعَ كُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ثَمَانُونَ مَلَكًا وَاسْتُخْرِجَتْ ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَوُصِلَتْ بِهَا أَوْ فَوُصِلَتْ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَيٰسٓ قَلْبُ الْقُرْآنِ، لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَالدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، وَاقْرَءُ وْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ)) (مسند احمد: ٢٠٥٦٦)

اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی (۸۰) فرشتے نازل ہوئے اور اس کی آیت ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ کو عرش الٰہی کے نیچے سے نکالا گیا اور اور پھر اس کو سورۂ بقرہ کے ساتھ ملا دیا گیا۔ سورۂ یٰسین، قرآن مجید کا دل ہے، جو بھی اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے ثواب کے لئے پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا، اپنے قریب المرگ لوگوں کے قریب اس سورت کی تلاوت کیا کرو۔''

فوائد: ...... درج ذیل حدیث سے ثابت ہوا کہ سورۂ بقرہ واقعی قرآن مجید کی کوہان اور چوٹی ہے: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفًا اور مرفوعًا روایت کرتے ہیں: ((اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔)) ...... ''ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۂ بقرہ ہے اور جب شیطان سورۂ بقرہ کی تلاوت سنتا ہے تو وہ اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں اس سورت کی تلاوت کی جارہی ہو۔'' (حاکم: ١/ ٥٦١، صحیحہ: ٥٨٨)

(٨٤٨٤)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مسند إحمد: ٧٨٠٨)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔''

فوائد: ...... اس حدیث کا مضمون درج ذیل مرفوع روایت میں بھی بیان کیا گیا ہے: سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اِقْرَءُ وْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔)) ...... ''اپنے گھروں میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے، اس میں شیطان نہیں گھستا۔'' (حاکم: ١/٥٦١، صحیحہ: ١٥٢١)

سورۂ بقرہ حق ہے اور شیطان باطل ہے، جہاں حق کا ظہور اور آمد ہو، باطل وہاں سے دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔

❁❁❁

(٨٤٨٤) تخريج: أخرجه مسلم: ٧٨٠ (انظر: ٧٨٢١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَلتَّفْسِيْرُ وَاَسْبَابُ النُّزُوْلِ

تفسیر واسباب نزول کا بیان

بَابُ ﴿ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا ﴾ وَقِصَّةِ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ

﴿اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا﴾ کی تفسیر اور ہاروت اور ماروت کا قصہ

(٨٤٨٥)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ آدَمَ ﷺ لَمَّا أَهْبَطَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَى الْأَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: أَيْ رَبِّ! ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ، وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ قَالُوْا: رَبَّنَا نَحْنُ أَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِي آدَمَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمَلَائِكَةِ: هَلُمُّوا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهِمَا إِلَى الْأَرْضِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلَان، قَالُوا رَبَّنَا: هَارُوتُ وَمَارُوتُ، فَأُهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ وَمُثِّلَتْ لَهُمَا الزُّهَرَةُ امْرَأَةً مِنْ أَحْسَنِ الْبَشَرِ، فَجَاءَتْهُمَا فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ، وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ ...... ''کیا تو اس زمین میں اس بشر کو آباد کرنے والا ہے، جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا، جبکہ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں، اللہ نے کہا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔'' لیکن فرشتوں نے کہا: ہم آدم کی اولاد کی بہ نسبت تیرے زیادہ مطیع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا: اچھا پھر دو فرشتے لاؤ تاکہ ہم انہیں زمین پر اتاریں اور دیکھیں کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! یہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں، پس انہیں زمین پر

(٨٤٨٥) تخريج: اسناده ضعيف ومتنه باطل، موسى بن جبير الانصارى المدنى يخطىء ويخالف، وقال الحافظ: مستور، وزهير بن محمد الخراسانى صدوق منكر الحديث۔ والصحيح ان هذا الحديث لا تصح نسبته الى النبى الكريم ﷺ وانما هو من قصص كعب الاحبار، نقله عن كتب بنى اسرائيل ۔ أخرجه ابن حبان: ٦١٨٦، و البزار: ٢٩٣٨، والبيهقى: ١٠/ ٤ (انظر: ٦١٧٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لَا ، وَاللّٰهِ! حَتّٰى تَكَلَّمَا بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الْإِشْرَاكِ ، فَقَالَا: وَاللّٰهِ! لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ أَبَدًا ، فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ ، فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا ، فَقَالَتْ: لَا ، وَاللّٰهِ! حَتّٰى تَقْتُلَا هٰذَا الصَّبِيَّ ، فَقَالَا: وَاللّٰهِ! لَا نَقْتُلُهُ أَبَدًا ، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدَحِ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ ، فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا قَالَتْ: لَا ، وَاللّٰهِ! حَتّٰى تَشْرَبَا هٰذَا الْخَمْرَ ، فَشَرِبَا فَسَكِرَا فَوَقَعَا عَلَيْهَا ، وَقَتَلَا الصَّبِيَّ ، فَلَمَّا أَفَاقَا ، قَالَتِ الْمَرْأَةُ: وَاللّٰهِ! مَا تَرَكْتُمَا شَيْئًا مِمَّا أَبَيْتُمَاهُ عَلَيَّ إِلَّا قَدْ فَعَلْتُمَا حِينَ سَكِرْتُمَا ، فَخُيِّرَا بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا۔))

(مسند احمد: ٦١٧٨)

اتارا گیا اور ان کے سامنے ایک حسین ترین عورت پیش کی گئی، یہ دونوں اس کے پاس آئے اور اس سے اس کے نفس کا یعنی بدکاری کا مطالبہ کیا، لیکن اس نے کہا: اللہ کی قسم: نہیں، اس وقت تک تم قریب نہیں آ سکتے، جب تک تم اللہ تعالیٰ سے شرک والا کلمہ نہیں کہو گے، انہوں نے کہا: ہم تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کر سکتے۔ سو وہ چلی گئی اور پھر ایک بچہ لے کر دوبارہ آ گئی، انہوں نے پھر اس عورت سے بدکاری کا مطالبہ کیا، لیکن اس نے کہا: جب تک تم اس بچے کو قتل نہیں کرتے، میرے قریب نہیں آ سکتے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اسے تو قتل نہیں کر سکتے، وہ چلی گئی اور اگلی بار شراب کا پیالہ لے کر آئی، جب انہوں نے پھر اس سے اس کے نفس کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمہیں قریب نہیں آنے دوں گی، یہاں تک کہ تم یہ شراب پی لو، جب انہوں نے شراب پی لی تو (نشے میں آ کر) اس عورت سے بدکاری بھی کر لی اور بچے کو قتل بھی کر دیا، جب ان کو ہوش آئی تو اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! ہر جس جس چیز کے انکاری تھی، تم نے نشہ کی حالت میں اس کا ارتکاب کر لیا ہے، (اس جرم کی پاداش میں) انہیں دنیا اور آخرت کے عذاب میں سے ایک کو منتخب کرنے کا کہا گیا، انہوں نے دنیا کا عذاب اختیار کیا۔''

فوائد: ...... یہ حدیث تو ضعیف ہے، البتہ فرشتوں کا یہ کہنا حسد یا اعتراض کے طور پر نہیں تھا، بلکہ اس کی حقیقت اور حکمت معلوم کرنے کی غرض سے تھا کہ اے رب! اس مخلوق کے پیدا کرنے میں کیا حکمت ہے، جبکہ ان میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے، جو فساد پھیلائیں گے اور خون ریزی کریں گے؟ اگر مقصود یہ ہے کہ تیری عبادت ہو تو اس کام کے لیے ہم موجود ہیں، ہم سے وہ خطرات بھی نہیں جو نئی مخلوق میں متوقع ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں وہ مصلحتِ راجحہ جانتا ہوں جس بنا پر ان ذکر کردہ مفاسد کے باوجود میں اسے پیدا کر رہا ہوں، جو تم نہیں جانتے، کیونکہ ان میں انبیاء، صلحاء، شہداء اور اتقیا بھی ہوں گے۔ ہاروت اور ماروت واقعی دو فرشتے ہیں، سورۂ بقرہ کی آیت نمبر (١٠٢) میں ان کا ذکر موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے بابل میں ان پر جادو کا علم نازل کیا تھا تا کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ انبیاء و رسل کے ہاتھوں پر

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ظاہر شدہ معجزے، جادو سے مختلف چیز ہے اور جادو یہ ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم دو فرشتوں کو عطا کیا گیا ہے۔ اس دور میں جادو عام ہونے کی وجہ سے لوگ انبیائے کرام کو نعوذ باللہ جادوگر اور شعبدہ باز سمجھنے لگے تھے، اسی مغالطے سے لوگوں کو بچانے کے لیے اور بطورِ امتحان ان فرشتوں کو نازل کیا گیا۔

بَابُ: ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾

﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾ کی تفسیر

(٨٤٨٦)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾ قَالَ: ((دَخَلُوْا زَحْفًا۔)) ﴿وَقُوْلُوا حِطَّةٌ﴾ قَالَ: ((بَدَّلُوْا، فَقَالُوْا: حِنْطَةٌ فِي شَعْرَةٍ۔)) (مسند احمد: ٨٠٩٥)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''﴿ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾ ...... (سجدہ کرتے ہوئے دروازے سے داخل ہو جاؤ) لیکن وہ لوگ اس کے برعکس گھسٹ کر داخل ہوئے اور ان سے کہا گیا کہ ﴿وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾ ...... (اور کہو بخش دے) لیکن انھوں نے حکم کو بدل دیا اور کہا: بالی میں گندم کا دانہ۔''

فوائد: ...... پوری آیت یوں ہے: ﴿وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ۔﴾ ...... ''اور جب ہم نے کہا اس بستی میں داخل ہو جاؤ، پس اس میں سے کھلا کھاؤ جہاں چاہو اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور کہو بخش دے، تو ہم تمھیں تمھاری خطائیں بخش دیں گے اور ہم نیکی کرنے والوں کو جلد ہی زیادہ دیں گے۔'' (سورۂ بقرہ: ٥٨)

جب بنو اسرائیل میدانِ تیہ میں چالیس سال گزارنے کے بعد یوشع بن نون علیہ السلام کے ساتھ نکلے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بیت المقدس کی فتح عطا کی، جبکہ اس فتح کی تکمیل کے لیے سورج کو بھی روک دیا گیا تھا، اس وقت اِن سے کہا گیا کہ سجدہ کرتے ہوئے دروازے سے داخل ہو جاؤ اور کہتے جاؤ کہ یا اللہ! ہمیں بخش دے، تاکہ فتح کے اظہارِ تشکر کا مظہر نظر آ جائے، لیکن انھوں نے داخل ہوتے ہوئے تضحیک آمیز انداز اپنایا، یہ یہودیوں کی حکم عدولی کا حال تھا۔

بَابُ: ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيْلَ....﴾

﴿مَنْ كَانَ عَدُوٌّ لِجِبْرِيْلَ....﴾ کی تفسیر

(٨٤٨٧)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلَتْ يَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّا نَسْأَلُكَ عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ،

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہودی لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! ہم آپ سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کریں گے، اگر

(٨٤٨٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٤٧٩، ومسلم: ٣٠١٥ (انظر: ٨١١٠)

(٨٤٨٧) تخريج: صحيح، قاله الالباني ـ أخرجه الترمذي: ٣١١٧ (انظر: ٢٤٨٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَـإِنْ أَنْبَأْتَنَا بِهِنَّ عَرَفْنَا أَنَّكَ نَبِيٌّ وَاتَّبَعْنَاكَ، فَأَخَذَ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ إِسْرَائِيلُ عَلَى بَنِيهِ إِذْ قَـالُـوْا: ﴿اللّٰهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ﴾ قَالَ: ((هَـاتُـوْا۔)) قَـالُوْا: أَخْبِرْنَـا عَنْ عَلَامَةِ النَّبِيِّ، قَالَ: ((تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ۔))، قَـالُـوْا: أَخْبِرْنَا كَيْفَ تُؤْنِثُ الْمَرْأَةُ وَكَيْفَ تُـذْكِـرُ؟ قَالَ: ((يَلْتَقِي الْمَاءَ انِ فَإِذَا عَلَامَاءُ الـرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَتْ، وَإِذَا عَلَامَاءُ الْمَرْأَةِ آنَثَـتْ۔))، قَـالُوْا: أَخْبِرْنَا مَا حَرَّمَ إِسْـرَائِيلُ عَلٰى نَفْسِهِ، قَالَ: ((كَانَ يَشْتَكِي عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُـلَائِمُهُ إِلَّا أَلْبَانَ كَـذَا وَكَذَا۔)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ: قَالَ أَبِـي: قَـالَ بَـعْـضُـهُـمْ: يَـعْـنِـي الْإِبِلَ فَحَرَّمَ لُحُومَهَا، قَالُوْا: صَدَقْتَ، قَالُوْا: أَخْبِرْنَا مَا هٰـذَا الـرَّعْدُ؟ قَالَ: ((مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ عَـزَّ وَجَـلَّ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ بِيَدِهِ، أَوْ فِي يَـدِهِ مِخْرَاقٌ مِنْ نَارٍ، يَزْجُرُ بِهِ السَّحَابَ، يَسُـوقُـهُ حَيْـثُ أَمَرَ اللّٰهُ۔)) قَالُوْا: فَمَا هٰذَا الـصَّوْتُ الَّذِي يُسْمَعُ؟ قَالَ: ((صَوْتُهُ۔))، قَـالُـوْا: صَدَقْتَ، إِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ الَّتِي نُبَايِعُكَ إِنْ أَخْبَرْتَنَا بِهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ مَلَكٌ يَأْتِيهِ بِالْخَبَرِ، فَأَخْبِرْنَا مَنْ صَـاحِبُكَ؟ قَالَ: ((جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔)) قَـالُـوْا: جِبْـرِيلُ؟ ذَاكَ الَّذِي يَنْزِلُ بِالْحَرْبِ وَالْـقِتَـالِ وَالْـعَـذَابِ عَـدُوُّنَـا۔ لَوْ قُلْتَ: مِيـكَـائِيـلَ الَّـذِي يَـنْزِلُ بِالرَّحْمَةِ وَالنَّبَاتِ

آپ ان کے جوابات دیں گے تو ہم پہچان جائیں گے کہ آپ برحق نبی ہیں اور ہم آپ کی اتباع بھی کریں گے، آپ نے ان سے اس طرح عہد لیا، جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے عہد لیا تھا، جب انھوں نے کہا تھا ''ہم جو بات کر رہے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ وکیل ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سوال پیش کرو۔'' (۱) انہوں نے کہا: ہمیں نبی کی نشانی بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبی کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا۔'' (۲) انھوں نے کہا: یہ بتائیں کہ نر اور مادہ کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرد وزن کا آب جو ہر دونوں ملتے ہیں، جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے، تو نر پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کا آب جوہر غالب آتا ہے تو مادہ پیدا ہوتی ہے۔'' (۳) انہوں نے کہا: ہمیں بتاؤ کہ یعقوب علیہ السلام نے خود پر کیا حرام قرار دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں عرق نساء کی بیماری تھی، انہیں صرف اونٹنیوں کا دودھ موافق آیا، تو صحت ہونے پر اونٹوں کا گوشت خود پر حرام قرار دے دیا۔'' انہوں نے کہا: آپ سچ کہتے ہیں، (۴) اچھا یہ بتائیں کہ یہ ''رعد'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے، جس کے سپرد بادل ہیں یا اس فرشتہ کے ہاتھ میں آگ کا ہنٹر ہے، جس کے ساتھ وہ بادلوں کو چلاتا ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوتا ہے۔'' انہوں نے کہا: یہ آواز کیا ہے جو سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی ہنٹر کی آواز ہے۔'' انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ (۵) انہوں نے کہا: ایک بات رہ گئی ہے، اگر آپ اس کا جواب دیں گے تو ہم آپ کی بیعت کریں گے، وہ یہ ہے کہ ہر نبی کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جو اس کے پاس بھلائی یعنی وحی لے کر آتا ہے، آپ بتائیں آپ کا فرشتہ ساتھی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَالْقَطْرِ لَكَانَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔ (مسند احمد: ۲٤۸۳)

کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام ہیں۔'' اب کی بار انھوں نے کہا: جبریل، یہ تو جنگ، لڑائی اور عذاب لے کر آتا ہے، یہ تو ہمارا دشمن ہے، اگر آپ میکائیل کہتے جو کہ رحمت، نباتات اور بارش کے ساتھ نازل ہوتا ہے، تو پھر بات بنتی، اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل کی: قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّه نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔﴾...... ''کہہ دے جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو بے شک اس نے یہ کتاب تیرے دل پر اللہ کے حکم سے اتاری ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور خوشخبری ہے۔'' (سورۂ بقرہ: ۹۷)

فوائد: ...... جب یوسف رضی اللہ عنہ کے بھائیوں نے اپنے باپ یعقوب رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے کو غلہ لینے کے لیے ان کے ساتھ ان کے ساتھ بھیجیں، تو اس وقت انھوں نے ان سے پکا عہد لیا تھا کہ وہ اس کو اپنے ساتھ واپس لائیں گے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِيْ بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ۔﴾...... ''اس نے کہا میں اسے تمھارے ساتھ ہرگز نہ بھیجوں گا، یہاں تک کہ تم مجھے اللہ کا پختہ عہد دو گے کہ تم ہر صورت اسے میرے پاس لاؤ گے، مگر یہ کہ تمھیں گھیر لیا جائے۔ پھر جب انھوں نے اسے اپنا پختہ عہد دے دیا تو اس نے کہا اللہ اس پر جو ہم کہہ رہے ہیں، ضامن ہے۔'' (سورۂ یوسف: ٦٦)

اس حدیث کی مزید وضاحت اگلی حدیث سے ہو رہی ہے۔

(۸٤۸۷م)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا من طريق ثان) حَضَرَتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْيَهُودِ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! حَدِّثْنَا عَنْ خِلَالٍ نَسْأَلُكَ عَنْهُنَّ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ: ((سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ، وَلٰكِنِ اجْعَلُوا لِي ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَمَا أَخَذَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ

''(دوسری سند) یہودیوں کی ایک جماعت ایک دن اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے ابو القاسم! ہمیں چند باتیں بتاؤ، انہیں صرف نبی جانتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مرضی ہے پوچھو، لیکن اللہ تعالیٰ کے ذمہ کو مد نظر رکھنا اور اسے بھی مد نظر رکھنا جو یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے ذمہ داری لی تھی کہ اگر میں تمہیں تمہارے سوالوں کے درست جوابات دے دوں

(۸٤۸۷م) تخریج: حسن۔ أخرجه الطیالسی: ۲۷۳۱، والطبرانی: ۱۲: ۱۳۰۱۲ (انظر: ۲٥۱٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

السَّلَامُ عَلٰى بَنِيهِ، لَئِنْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا فَعَرَفْتُمُوهُ لَتُتَابِعُنِّي عَلَى الْإِسْلَامِ.)) قَالُوْا: فَذٰلِكَ لَكَ، قَالَ: ((فَسَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ.)) قَالُوْا: أَخْبِرْنَا عَنْ أَرْبَعِ خِلَالٍ نَسْأَلُكَ عَنْهُنَّ، أَخْبِرْنَا أَيُّ الطَّعَامِ حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ؟ وَأَخْبِرْنَا كَيْفَ مَاءُ الْمَرْأَةِ وَمَاءُ الرَّجُلِ، كَيْفَ يَكُونُ الذَّكَرُ مِنْهُ؟ وَأَخْبِرْنَا كَيْفَ هٰذَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ فِي النَّوْمِ؟ وَمَنْ وَلِيُّهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: ((فَعَلَيْكُمْ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيثَاقُهُ، لَئِنْ أَنَا أَخْبَرْتُكُمْ لَتُتَابِعُنِّي.)) قَالَ: فَأَعْطَوْهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، قَالَ: ((فَأَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ إِسْرَائِيلَ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيدًا، وَطَالَ سَقَمُهُ، فَنَذَرَ لِلّٰهِ نَذْرًا، لَئِنْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ سَقَمِهِ لَيُحَرِّمَنَّ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيْهِ وَأَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَيْهِ لُحْمَانُ الْإِبِلِ، وَأَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيْهِ أَلْبَانُهَا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ، فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ أَبْيَضُ غَلِيظٌ، وَأَنَّ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ رَقِيقٌ، فَأَيُّهُمَا عَلَا كَانَ لَهُ الْوَلَدُ وَالشَّبَهُ بِإِذْنِ اللّٰهِ، إِنْ عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ عَلٰى مَاءِ

تو پھر اسلام کے مطابق میری پیروی کرنا۔'' انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، یہ تمہارا حق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب جو مرضی سوال کرو۔'' انہوں نے کہا: ہمیں چار باتوں کے بارے میں بتاؤ، یعقوب علیہ السلام نے تورات نازل ہونے سے پہلے اپنے اوپر کونسا کھانا حرام کیا تھا، آدمی کا آب جوہر عورت کے آب جوہر پر غالب آ جائے تو مذکر کیسے بنتا ہے اور یہ اُمّی نبی نیند میں کیسے ہوتا ہے اور فرشتوں میں سے اس کا دوست کون ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا عہد و میثاق دیتا ہوں ہے کہ اگر میں نے تمہیں جواب دیدیے تو تم میری اتباع کرو گے۔'' انہوں نے آپ ﷺ کو ہر پختہ عہد دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم جانتے ہو کہ یعقوب علیہ السلام سخت بیمار پڑ گئے تھے اور ان کی بیماری لمبی ہوگئی تھی، بالآخر انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی تو وہ سب سے زیادہ محبوب مشروب اور سب سے زیادہ پسندیدہ ﷺ ھانا حرام قرار دیں گے، اور انہیں سب سے زیادہ پیارا کھانا اونٹوں کا گوشت اور سب سے زیادہ پسندیدہ مشروب اونٹنیوں کا دودھ تھا؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے اللہ! ان پر گواہ رہنا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی ہے، کیا تم جانتے ہو آدمی کا آب جوہر سفید اور گاڑھا ہوتا ہے اور عورت کا پانی زرد اور باریک ہوتا ہے، ان میں سے جو بھی غالب آ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس سے مشابہت ہو جاتی ہے، اگر آدمی کا آب جوہر عورت کے پانی پر غالب آ جائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مذکر بن جاتا ہے اور اگر عورت کا

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْمَرْأَةِ كَانَ ذَكَرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ، وَإِنْ عَلَا مَاءُ الْمَرْأَةِ عَلٰى مَاءِ الرَّجُلِ كَانَ أُنْثٰى بِإِذْنِ اللّٰهِ؟)) قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ، فَأَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوسٰى، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ؟)) قَالُوْا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔)) قَالُوْا: وَأَنْتَ الْآنَ فَحَدِّثْنَا مَنْ وَلِيُّكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَعِنْدَهَا نُجَامِعُكَ أَوْ نُفَارِقُكَ، قَالَ: ((فَإِنَّ وَلِيِّيْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا وَهُوَ وَلِيُّهُ۔)) قَالُوْا: فَعِنْدَهَا نُفَارِقُكَ، لَوْ كَانَ وَلِيُّكَ سِوَاهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَتَابَعْنَاكَ وَصَدَّقْنَاكَ، قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ أَنْ تُصَدِّقُوهُ؟)) قَالُوْا: إِنَّهُ عَدُوُّنَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كِتَابَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ فَعِنْدَ ذٰلِكَ ﴿بَاءُوْا بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ﴾ الآية۔ (مسند احمد: ٢٥١٤)

آپ جوہر آدمی کے مادۂ منویہ پر غالب آ جائے تو مؤنث پیدا ہوتی ہے؟'' انہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے یہی بات ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے اللہ! ان پر گواہ رہنا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر تورات نازل کی، کیا تم جانتے ہو اس اُمّی نبی کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا؟'' انہوں نے کہا: اللہ جانتا ہے کہ یہی بات ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے اللہ! گواہ رہنا۔'' انہوں نے کہا: آپ بھی اب اسی طرح ہیں، ہمیں بتاؤ فرشتوں میں سے آپ کا دوست کون ہے؟ یہ بتانے کے بعد یا تو ہم آپ سے مل جائیں گے یا جدا ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا دوست جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا ہے، یہی جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس کے دوست رہے ہیں۔'' انہوں نے کہا: تب تو ہم آپ سے علیحدہ ہوتے ہیں، اگر اس کے علاوہ کوئی اور فرشتہ آپ کا دوست ہوتا تو ہم آپ کی اتباع کرتے اور تصدیق کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں جبریل کی تصدیق میں کونسی چیز رکاوٹ ہے؟'' انہوں نے کہا: یہ فرشتہ ہمارا دشمن ہے۔'' اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ ...... كِتَابَ اللّٰهِ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ ...... ''کہہ دے جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو بے شک اس نے یہ کتاب تیرے دل پر اللہ کے حکم سے اتاری ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور خوشخبری ہے۔ ...... اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا، گویا کہ وہ نہیں جانتے تھے۔'' پس اس وقت یہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لوگ ''دوہرے غضب کے ساتھ لوٹے۔''

فوائد: ...... یہ پوری آیات یوں ہیں: قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ. مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ. وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ. أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ. وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. ﴾ .... ''کہہ دے جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو بے شک اس نے یہ کتاب تیرے دل پر اللہ کے حکم سے اتاری ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور خوشخبری ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تیری طرف واضح آیات نازل کی ہیں اور ان سے کفر نہیں کرتے مگر جو فاسق ہیں۔ اور کیا جب کبھی انھوں نے کوئی عہد کیا تو اسے ان میں سے ایک گروہ نے پھینک دیا، بلکہ ان کے اکثر ایمان نہیں رکھتے۔'' (سورۂ بقرہ: ۹۷۔۱۰۱)

یہ یہودیوں کی ہٹ دھرمی تھی، ان کے پاس پہلے والے چار سوالات کے جوابات کے انکار کی کوئی صورت نہیں تھی، سو انھوں نے جبریل علیہ السلام کے بارے میں یہ بات گھڑ لی۔ ﴿بَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ﴾ ...... ''دوہرے غضب کے ساتھ لوٹے۔'' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد نے کہا: پہلا غضب تورات کو ضائع کرنے کی وجہ سے تھا اور دوسرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے۔ جبکہ قتادہ نے کہا: پہلا غضب عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے تھا اور دوسرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے تھا۔

بَابُ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾
﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ کی تفسیر

(٨٤٨٨)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُقْبِلًا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، وَفِيهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾. (مسند احمد: ٥٤٤٧)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے، سواری جدھر چاہتی متوجہ ہو جاتی، اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ ...... ''جس طرف بھی تم پھرو، وہیں اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۱۵)

فوائد: ...... اس آیت کی مختلف شانِ نزول بیان کی جاتی ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ اس کے نزول کا سبب سفر

(٨٤٨٨) تخريج: أخرجه البخاري: ١٠٠٠، ومسلم: ٧٠٠ (انظر: ٥٤٤٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

میں سواری پر نفل نماز پڑھنے کی اجازت ہے کہ سواری کا منہ جدھر بھی ہو، نماز پڑھی جا سکتی ہے، مزید دو اسباب نزول درج ذیل ہیں: ہجرت کے بعد جب مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے تو مسلمانوں کو اس کا رنج تھا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم ہوا تو یہودیوں نے طرح طرح کی باتیں کیں، ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ایسے ہوتا ہے کہ کبھی چند اسباب جمع ہو جاتے ہیں اور ان سب کے حکم کے لیے ایک ہی آیت نازل ہو جاتی ہے۔

بَابُ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾
﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ کی تشریح

(٨٤٨٩)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ نِسَاءَكَ يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نِسَاؤُهُ فِي الْغَيْرَةِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ۔ قَالَ: فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ۔ (مسند احمد: ٢٥٠)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے رب سے تین کاموں میں موافقت کی ہے، میں نے کہا: اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ...... ''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی عورتوں پر نیک اور بدسب داخل ہوتے ہیں، اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے، پس پردہ والی آیت نازل ہوئی اور جب آپ ﷺ کی بیویاں غیرت کے معاملے میں آپ ﷺ کے پاس جمع ہوئیں تو میں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ اگر آپ ﷺ تم کو طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے آپ ﷺ کو بہتر عورتیں دے دے، تو اسی طرح آیت نازل ہوئی۔

فوائد: ...... مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے، جس پر ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کرتے وقت کھڑے ہوتے تھے، اس پتھر پر ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات بھی موجود ہیں۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی حیران کن، عجیب اور یادگار منقبت ہے، اب اس پتھر کو ایک شیشے میں محفوظ کر دیا گیا ہے، طواف مکمل کرنے کے بعد اس طرح دو رکعت ادا کرنے کا حکم ہے کہ مقام ابراہیم، نمازی اور بیت اللہ کے درمیان آ جائے۔ باقی آیات کی وضاحت ان کے مقام پر آئے گی۔

(٨٤٨٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٤٨٣، ٤٧٩٠ (انظر: ٢٥٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾
﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ کی تفسیر

(٨٤٩٠)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ قَالَ: ((عَدْلًا۔)) (مسند أحمد: ١١٢٩١)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ میں ''وَسَطًا'' کا معنی عادل بیان کیا ہے۔''

فوائد: ...... ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾...... ''ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے۔'' ''وَسَط'' کا لفظی معنی درمیان ہے، لیکن یہ بہتر اور افضل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، یہاں اسی معنی میں استعمال ہوا ہے، یعنی جس طرح تمہیں سب سے بہتر قبلہ عطا کیا گیا ہے، اسی طرح تمہیں سب سے زیادہ فضیلت والی امت بھی بنایا گیا ہے اور مقصد اس کا یہ ہے کہ تم لوگوں پر گواہی دو۔

(٨٤٩١)۔ (وَعَنْهُ اَیْضًا) عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یُدْعٰی نُوحٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَیَقُولُ: نَعَمْ، فَیُدْعٰی قَوْمُهُ فَیُقَالُ لَهُمْ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَیَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِیرٍ أَوْ مَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ، قَالَ: فَیُقَالُ لِنُوحٍ: مَنْ یَشْهَدُ لَكَ؟ فَیَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ: قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ قَالَ: الْوَسَطُ الْعَدْلُ، قَالَ: ((فَیُدْعَوْنَ فَیَشْهَدُونَ لَهُ بِالْبَلَاغِ۔))، قَالَ: ((ثُمَّ أَشْهَدُ عَلَیْكُمْ۔)) (مسند احمد: ١١٣٠٣)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: کیا نوح علیہ السلام نے تم تک پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا: اب کون آپ کے حق میں گواہی دے گا؟ وہ کہیں گے: محمد ﷺ اور ان کی امت، یہی صورت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مصداق ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا كُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾...... ''ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے۔'' ''وَسَط'' کا معنی عادل ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس میرے امت کے لوگوں کو بلایا جائے گا اور یہ نوح علیہ السلام کے حق میں گواہی دیں گے اور پھر میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا۔''

فوائد: ...... سورۂ حج میں امتِ مسلمہ کے اسی منصب کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا:

(٨٤٩٠) تخریج: أخرجه البخاری: ٣٣٣٩، ٤٤٨٧، ٧٣٤٩ (انظر: ١١٢٧١)

(٨٤٩١) تخریج: انظر الحدیث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

﴿لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ ...... ''تاکہ رسول تم پر شہادت دینے والا بنے اور تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو۔'' (سورۂ حج: ۷۸)

بَابُ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾
﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾ کی تفسیر

(۸٤۹۲)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ، قَالَ أُنَاسٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَصْحَابُنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾۔ (مسند احمد: ۲۷۷۵)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب قبلہ تبدیل ہوا تو بعض لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے وہ ساتھی جو بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے اور پھر اسی حالت میں فوت ہو گئے، ان کا کیا بنے گا؟ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾ ...... ''اللہ تعالیٰ تمہاری نمازیں ضائع کرنے والا نہیں ہے۔''

فوائد: ...... جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرح رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، دراں حالیکہ آپ ﷺ کی خواہش یہ تھی کہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے، بالآخر جب آپ ﷺ کی یہ خواہش پوری ہوئی تو بعض صحابہ کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہوا کہ اس سے پہلے والی نمازیں ضائع ہو جائیں گی یا ان کا ثواب نہیں ملے گا، اللہ تعالیٰ نے وضاحت کی کہ نمازیں ضائع نہیں ہوں گی، کیونکہ وہ بھی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق تھیں۔ اس آیت میں نماز کو ایمان سے تعبیر کیا گیا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ نماز کے بغیر ایمان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

بَابُ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ....﴾
﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ....﴾ کی تفسیر

(۸٤۹۳)۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَنَزَلَتْ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیت المقدس کی جانب منہ کرکے نماز پڑھتے تھے، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ...... ''تحقیق ہم آپ کے چہرے کا آسمان کی جانب پلٹنا ہوا دیکھتے ہیں، ضرور

(۸٤۹۲) تخريج: صحيح لغيره۔ أخرجه ابوداود: ٤٦٨٠، والترمذي: ٢٩٦٤ (انظر: ٢٧٧٥)

(۸٤۹۳) تخريج: أخرجه مسلم: ٥٢٧ (انظر: ١٤٠٣٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَنِی سَلِمَةَ، وَهُمْ رُكُوعٌ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً، فَنَادٰی أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ، أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَمَالُوْا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ۔ (مسند احمد: ١٤٠٧٩)

ہم تمہیں اس قبلہ کی جانب پھیریں گے جسے تو پسند کرتا ہے، پس اپنے چہرے کو مسجد حرام کی جانب پھیر لو۔'' تو ایک آدمی بنوسلمہ کے پاس سے گزرا، جبکہ وہ لوگ فجر کی نماز میں حالت رکوع میں تھے اور ایک رکعت انہوں نے پڑھ لی تھی، اس گزرنے والے نے آواز دی: خبردار! قبلہ تبدیل ہو چکا ہے، خبردار! قبلہ تبدیل ہو چکا ہے اور اب کعبہ قبلہ ہے، تو وہ اسی حالت میں قبلہ کی طرف مڑ گئے۔''

فوائد: ...... یہ مسجدِ قباء کا واقعہ ہے، یعنی قباء والوں کو نمازِ فجر میں تحویلِ قبلہ کی خبر پہنچی تھی۔ نسخ کی سب سے پہلی مثال قبلہ کی تبدیلی ہے، بنوسلمہ کے اس باشندے کا نام سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اخبار الآحاد قبول کرنا واجب ہے، کیونکہ قبلہ کی تبدیلی کے بارے میں خبر دینے والا صرف ایک آدمی تھا، لیکن لوگوں نے اس کی بات پر اتنا اعتبار کیا کہ نماز کے اندر ہی قبلہ تبدیل کر دیا۔

(٨٤٩٤)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ الْآيَةَ، قَالَ: فَمَرَّ رَجُلٌ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ۔ (مسند احمد: ١٨٩١٤)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سولہ سترہ ماہ بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ کو کعبہ کی جانب متوجہ کر دیا گیا اور آپ کی پسند بھی یہی قبلہ تھا، پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ...... ''تحقیق ہم آپ کے چہرے کا آسمان کی جانب پلٹنا ہوا دیکھتے ہیں، ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی جانب پھیریں گے جسے تو پسند کرتا ہے، پس اپنے چہرے کو مسجد حرام کی جانب پھیر لو۔'' ایک آدمی، جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ عصر ادا کی تھی، انصاری قوم کے پاس سے گزرا، جبکہ وہ رکوع کی حالت میں تھے، اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ کو کعبہ کی جانب منہ کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، وہ لوگ اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے، جبکہ وہ رکوع کی حالت تھے۔''

(٨٤٩٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٤٩٢، ومسلم: ٥٢٥ (انظر: ١٨٧٠٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… یہ قبیلہ بنوحارثہ تھی، اسی مسجد کا نام مسجد قبلتین پڑ گیا۔ تمام احادیث کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم ظہر کی نماز کے وقت اترا، آپ ﷺ نے کعبے کی طرف اولین نماز، ظہر کی پڑھی، آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں نے یہ اطلاع دوسری مساجد میں پہنچائی، مسجد قبلتین میں یہ اطلاع اسی دن نمازِ عصر کے وقت پہنچی اور مسجد قباء والوں کو دوسرے دن نمازِ فجر میں تحویل قبلہ کی خبر معلوم ہوئی۔

تحویل قبلہ کا حکم ظہر کی نماز کے وقت اترا: اس بارے اختلاف ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم کس مسجد میں نازل ہوا تھا۔ بعض مسجد نبوی بتاتے اور دیگر اہل علم بنی سلمہ کی مسجد ذکر کرتے ہیں۔ دوسری رائے درست ہے۔ نبی کریم ﷺ بنی سلمہ کے محلّہ میں گئے تھے وہاں نماز کا وقت ہوا، آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ تحویل قبلہ کا حکم ہوا، آپ ﷺ نے نماز کے دوران حکم کی تعمیل کی اور یہ ظہر کی نماز تھی، اسی مناسبت سے مسجد بنی سلمہ کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ بنی حارثہ محلے میں نماز عصر کے دوران یہ خبر پہنچی تو انہوں نے بھی عین نماز کے دوران قبلہ تبدیل کیا۔ مسجد قباء میں فجر کی نماز کے دوران اطلاع پہنچی تو انہوں نے بھی اسی حالت میں قبلہ تبدیل کیا۔ اس کی تفصیل دیکھیں مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی ص۵۳، فتح الباری: ج۱ص۵۰۳۔ (عبداللہ رفیق)

بَابُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾
﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر

(٨٤٩٥)۔ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ قَالَ: فَقُلْتُ: فَوَاللّٰهِ! مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي! إِنَّهَا لَوْ كَانَتْ عَلَى مَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ وَلٰكِنَّهَا إِنَّمَا أُنْزِلَتْ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ، الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا تَحَرَّجَ أَنْ

''عروہ سے مروی ہے، انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اس آیت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ …… ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو کوئی اس گھر کا حج کرے، یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں کا خوب طواف کرے'' (سورۂ بقرہ:۱۵۸) میں نے کہا: اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کا طواف نہ بھی کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن سیدہ نے کہا: اے بھانجے! یہ تو نے درست نہیں سمجھا، اگر یہ مطلب ہوتا جو تو بیان کر رہا ہے تو پھر قرآن کے الفاظ اس طرح ہوتے: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ……''پس اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف نہ

(٨٤٩٥) تخريج: أخرجه البخاري: ١٦٤٣، ٤٨٦١، ومسلم: ١٢٧٧ (انظر: ٢٥١١٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَأَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بِهِمَا فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَدَعَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔ (مسند احمد: ٢٥٦٢٥)

کرے۔'' اصل واقعہ یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے انصاری لوگ منات بت کے لئے احرام باندھتے تھے اور جس کی وہ عبادت کرتے تھے، وہ مشلل مقام میں تھا اور جو اس بت کے لئے احرام باندھتا تھا، وہ صفا اور مروہ کی سعی کرنے میں حرج سمجھتا تھا، جب انہوں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں صفا و مروہ کی سعی میں حرج محسوس کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ...... ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو کوئی اس گھر کا حج کرے، یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں کا خوب طواف کرے۔'' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی کریم ﷺ نے ان کی سعی کو مشروع قرار دیا ہے، لہٰذا کسی کے لائق نہیں ہے کہ وہ ان کا طواف چھوڑے۔''

(٨٤٩٦)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ يُهِلُّ لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنَاةُ صَنَمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا نَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَعْظِيمًا لِمَنَاةَ، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِهِمَا؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ

''سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انھوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ کے بارے میں کہا: جو انصاری لوگ دورِ جاہلیت میں منات کے لیے احرام باندھتے تھے، مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بت کا نام مناۃ تھا، انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم صفا اور مروہ کے درمیان منات کی تعظیم کے لئے سعی کیا کرتے تھے، کیا اب ان کی سعی کرنے میں ہم پر کوئی حرج تو نہیں ہے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ...... ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں

(٨٤٩٦) تخريج: اسناده صحيح ـ أخرجه الطحاوی فی "شرح مشكل الآثار": ٣٩٣٧، وعلقه البخاری: ٤٨٦١ (انظر: ٢٥٢٩٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِهِمَا﴾۔ (مسند احمد: ٢٥٨١٢)

میں سے ہیں، تو جو کوئی اس گھر کا حج کرے، یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں کا خوب طواف کرے۔''

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (۴۳۹۰)

بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾
﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ کی تفسیر

(٨٤٩٧)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: أُحِيْلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ وَأُحِيْلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، فَأَمَّا اَحْوَالُ الصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُوَ يُصَلِّيْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ (اَلْحَدِيْثَ) قَالَ: وَأَمَّا اَحْوَالُ الصِّيَامِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَقَالَ يَزِيْدُ: فَصَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ، مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَصَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الصِّيَامَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (إِلَى هٰذِهِ الآيَةِ) وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ قَالَ: فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَطْعَمَ مِسْكِيْنًا فَأَجْزَأَ ذَالِكَ عَنْهُ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَ الْآيَةَ الْاُخْرٰى: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ (إِلَى قَوْلِهِ) فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ فَأَثْبَتَ اللّٰهُ

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین مراحل میں نماز کی فرضیت اور تین مراحل میں ہی روزے کی فرضیت ہوئی، نماز کے مراحل یہ ہیں: جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ سترہ ماہ تک بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، .... (کتاب الصلاۃ میں مکمل حدیث گزر چکی ہے) روزے کے مراحل یہ ہیں: جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے، یزید راوی کہتا ہے: ربیع الاول سے لے کر ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت تک کل سترہ ماہ کے دوران آپ ﷺ ہر ماہ میں تین روزے رکھتے رہے، نیز آپ ﷺ نے دس محرم کا روزہ بھی رکھا تھا، پھر اللہ تعالی نے آپ ﷺ پر ماہِ رمضان کے روزے فرض کر دیئے اور یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں، جس طرح کہ تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔'') نیز فرمایا: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ (اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں، وہ (روزہ کی بجائے) ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلا دیا کریں۔)

(٨٤٩٧) تخريج: قال الالباني: صحيح، اخرجه ابوداود: ٥٠٧ (انظر: ٢٢١٢٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيْمِ الصَّحِيْحِ، وَرَخَّصَ فِيْهِ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُسَافِرِ وَثَبَّتَ الإِطْعَامَ لِلْكَبِيْرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيْعُ الصِّيَامَ فَهٰذَانِ حَالَانِ، قَالَ: وَكَانُوْا يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ، وَيَأْتُوْنَ النِّسَاءَ مَالَمْ يَنَامُوْا فَإِذَا نَامُوْا اِمْتَنَعُوْا، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ، ظَلَّ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتّٰى أَمْسٰى فَجَاءَ إِلٰى أَهْلِهِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ فَلَمْ يَأْكُلْ، وَلَمْ يَشْرَبْ حَتّٰى أَصْبَحَ فَأَصْبَحَ صَائِمًا، قَالَ: فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ جَهِدَ جَهْدًا شَدِيْدًا، قَالَ: ((مَالِيْ أَرَاكَ قَدْ جَهِدْتَّ جَهْدًا شَدِيْدًا؟.)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي عَمِلْتُ أَمْسِ فَجِئْتُ حِيْنَ جِئْتُ فَأَلْقَيْتُ نَفْسِي فَنِمْتُ وَأَصْبَحْتُ حِيْنَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَانَامَ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ (إِلٰى قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ) ثُمَّ أَتِمُّوْا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ.﴾

(مسند احمد: ٢٢٤٧٥)

ان آیات پر عمل کرتے ہوئے جو آدمی چاہتا وہ روزہ رکھ لیتا اور جو کوئی روزہ نہ رکھنا چاہتا وہ بطورِ فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا اور یہی چیز اس کی طرف سے کافی ہو جاتی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں لوگوں کو ہدایت کے لئے اور ہدایت کے واضح دلائل بیان کرنے کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا ہے، جو حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے، اب تم میں سے جو آدمی اس مہینہ کو پائے وہ روزے رکھے۔) اس طرح اللہ تعالیٰ نے مقیم اور تندرست آدمی پر اس مہینے کے روزے فرض کر دیئے، البتہ مریض اور مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت دے دی اور روزہ کی طاقت نہ رکھنے والے عمر رسیدہ آدمی کے لیے روزے کا یہ حکم برقرار رکھا کہ وہ بطورِ فدیہ مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے، یہ دو حالتیں ہو گئیں، تیسری حالت یہ تھی کہ لوگ رات کو سونے سے پہلے تک کھا پی سکتے تھے اور بیویوں سے ہم بستری کر سکتے تھے، لیکن جب نیند آ جاتی تو اس کے بعد یہ سب کچھ ان کے لئے ممنوع قرار پاتا تھا، ایک دن یوں ہوا کہ ایک صرمہ نامی انصاری صحابی روزے کی حالت میں سارا دن کام کرتا رہا، جب شام ہوئی تو اپنے گھر پہنچا اور عشاء کی نماز پڑھ کر کچھ کھائے پئے بغیر سو گیا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور اس طرح اس کا روزہ بھی شروع ہو چکا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ کافی نڈھال ہو چکا تھا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ: ''بہت نڈھال دکھائی دے رہے ہو، کیا وجہ ہے؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کل سارا دن کام کرتا رہا، جب گھر آیا تو ابھی لیٹا ہی تھا کہ سو گیا(اور اس طرح

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

میرے حق میں کھانا پینا حرام ہو گیا اور) جب صبح ہوئی تو میں نے تو روزے کی حالت میں ہی ہونا تھا۔ اُدھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بھی ایک معاملہ تھا کہ انھوں نے نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنی بیوی یا لونڈی سے ہم بستری کر لی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ساری بات بتلا دی تھی، اس وقت اللہ تعالی نے یہ حکم نازل فرمایا: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾ (روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لیے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالی کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرما لیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالی کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔"

فوائد: ...... مسلمانوں پر جو روزے فرض ہیں، ان کی موجودہ صورتحال یہ ہے: سال کے بارہ مہینوں میں صرف رمضان کے روزے فرض ہیں، روزے کا دورانیہ طلوع فجر سے غروبِ آفتاب تک ہے، روزہ نہ رکھ سکنے والا مستقل مریض اور کمزور بزرگ ایک روزہ ترک کرنے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں، مسافر اور شفا کی امید رکھنے والے مریض کے لیے یہ حکم ہے کہ اگر وہ اس سفر اور بیماری کے دوران روزے نہ رکھ سکیں تو بعد میں قضائی دے دیں۔

لیکن روزوں کو درج بالا صورت دینے سے پہلے بالترتیب درج ذیل مراحل سے گزارا گیا:

(۱) ہر ماہ میں تین روزے رکھنا اور یوم عاشوراء (یعنی دس محرم) کا روزہ رکھنا، انیس مہینوں تک یہ عمل جاری رہا۔

(۲) رمضان کے روزے فرض کر دیئے گئے، لیکن یہ اختیار دیا گیا کہ جو چاہتا ہے، روزے رکھ لے اور جو چاہتا ہے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

(۳) مقیم اور صحت مند آدمی پر رمضان کے روزے فرض کر دیئے گئے، مریض اور مسافر کو مخصوص رخصت دی گئی، ......یعنی روزوں کی موجودہ صورت۔

بیچ میں ایک تبدیلی یہ بھی ہوئی کہ شروع میں سحری کی رخصت نہیں تھی، بلکہ غروبِ آفتاب کے بعد افطاری سے لے کر رات کو سونے سے پہلے تک کھانے پینے اور مجامعت کی اجازت ہوتی تھی، جونہی کسی کی آنکھ لگ جاتی، اس کا روزہ شروع ہو جاتا تھا، پھر اللہ تعالی نے غروب آفتاب سے طلوع فجر تک کھانے پینے اور مجامعت کی اجازت دے دی۔

بَابُ: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ﴾
﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ﴾ کی تفسیر

(٨٤٩٨)۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ، لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنَّ فُلَانًا الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ، أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ مِنْ طَعَامٍ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتِ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةٌ لَكَ فَأَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ جَاءَ فَنَامَ فَذَكَرَهُ۔ (مسند احمد: ١٨٨١٢)

''سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی آدمی روزے دار ہوتا اور افطار کا وقت ہو جانے کے بعد افطاری کرنے سے پہلے سو جاتا تو وہ نہ اس رات کو کچھ کھا سکتا اور نہ اگلے دن کو، یہاں تک کہ اگلے دن کی شام ہو جاتی، ایک انصاری یعنی سیدنا صرمہ بن قیس روزے دار تھے، جب افطاری کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں، لیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لئے کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں، اتنی دیر میں اس کی آنکھ لگ گئی، جب بیوی نے واپس آ کر دیکھا تو وہ کہنے لگی: ہائے ناکامی ہو تیرے لیے (اب کیا بنے گا)، پس اس نے اسی حالت میں صبح کی اور جب نصف دن گزر گیا تو وہ بیہوش ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ کو یہ ساری صورتحال بتلائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ

(٨٤٩٨) تخريج: أخرجه البخاري: ١٩١٥ (انظر: ١٨٦١١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾......
''تمھارے لیے روزے کی رات اپنی عورتوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا کہ بے شک تم اپنی جانوں کی خیانت کرتے تھے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی اور تمھیں معاف کر دیا، تو اب ان سے مباشرت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمھارے لیے لکھا ہے اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمھارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہو جائے۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۸۷)

فوائد: ...... ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ افطار کے بعد کھانا پینا، جماع کرنا عشاء کی نماز تک جائز تھا اور اگر کوئی اس سے بھی پہلے سو جاتا تو اس پر نیند آتے ہی کھانا پینا اور جماع حرام ہو جاتا، اس میں صحابہ کو کافی ساری مشقت ہوئی، جس سے یہ رخصت کی آیتیں نازل ہوئیں اور غروب آفتاب سے طلوع فجر تک کھانے پینے کی سہولت مل گئی، اس طرح آسانی کے احکام مل گئے۔

بَابُ: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾
﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ کی تفسیر

(٨٤٩٩)۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَنَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ [البقرة: ١٨٧] قَالَ: عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَسْوَدُ وَالْآخَرُ أَبْيَضُ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادِي، قَالَ: ثُمَّ جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَلَا تَبِينُ لِي الْأَسْوَدُ مِنَ الْأَبْيَضِ، وَلَا الْأَبْيَضُ مِنَ الْأَسْوَدِ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ

''سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾...... ''اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمھارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہو جائے'' (سورۂ بقرہ: ۱۸۷) تو میں عدی نے دو دھاگے لئے، ان میں سے ایک سیاہ تھا اور دوسرا سفید، میں نے انہیں اپنے تکیہ کے نیچے رکھ دیا، پھر میں نے انہیں دیکھنا شروع کر دیا، لیکن میرے لئے نہ تو سیاہ دھاگہ ظاہر ہوتا تھا اور نہ ہی سفید دھاگہ، جب صبح ہوئی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

(٨٤٩٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٥٠٩، ٤٥١٠، ومسلم: ١٠٩٠ (انظر: ١٩٣٧٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

غَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَأَخْبَرْتُہُ بِالَّذِیْ صَنَعْتُ، فَقَالَ: ((إِنْ کَانَ وِسَادُکَ إِذًا لَعَرِیضٌ، إِنَّمَا ذٰلِکَ بَیَاضُ النَّہَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّیْلِ۔)) (مسند احمد: ١٩٥٨٧)

پاس گیا اور میں نے جو کچھ کیا تھا، وہ آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا تکیہ تو بہت لمبا چوڑا ہے، اس سے یہ مراد تو دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی ۔''

فوائد:...... سفید دھاگے سے مراد فجر صادق ہے اور سیاہ دھاگے سے مراد رات ہے۔

اس حدیث ِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن مجید سمجھنے کے لیے صرف عربی زبان کی مہارت کافی نہیں ہے، بلکہ ساتھ ساتھ تشریحات ِ نبویہ کی بھی ضرورت پڑتی ہے، اس کی دیگر مثالیں بھی موجود ہیں، ملاحظہ ہو حدیث نمبر (٨٥٩٧)

(٨٥٠٠)۔ (وَعَنْہُ أَیْضًا) قَالَ: عَلَّمَنِی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ الصَّلَاۃَ وَالصِّیَامَ، قَالَ: ((صَلِّ کَذَا وَکَذَا، وَصُمْ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَکُلْ وَاشْرَبْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکَ الْخَیْطُ الْأَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْأَسْوَدِ، وَصُمْ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَی الْھِلَالَ قَبْلَ ذٰلِکَ۔))، فَأَخَذْتُ خَیْطَیْنِ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ وَأَبْیَضَ، فَکُنْتُ أَنْظُرُ فِیْھِمَا، فَلَا یَتَبَیَّنُ لِی، فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَضَحِکَ، وَقَالَ: ((یَا ابْنَ حَاتِمٍ إِنَّمَا ذَاکَ بَیَاضُ النَّھَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّیْلِ۔)) (مسند احمد: ١٩٥٩٣)

''سیدنا عدی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے نماز اور روزہ کی تعلیم دی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں وقت میں فلاں نماز پڑھو اور روزہ رکھو، جب سورج غروب ہو جائے تو پھر کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ سیاہ دھاگے سے سفید دھاگہ ظاہر ہو جائے اور تیس دن روزے رکھو، الا یہ کہ چاند پہلے نظر آ جائے۔'' میں نے سیاہ اور سفید بالوں سے دو دھاگے لیے اور ان کو دیکھنا شروع کر دیا، لیکن وہ میرے لیے ظاہر نہیں ہوئے، جب میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ مسکرائے اور فرمایا: ''اے ابن حاتم! اس سے دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی مراد ہے۔''

بَابُ: ﴿عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ....﴾
﴿عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ....﴾ کی تفسیر

(٨٥٠١)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیہِ قَالَ: کَانَ النَّاسُ فِی رَمَضَانَ، إِذَا صَامَ الرَّجُلُ فَأَمْسٰی فَنَامَ

''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (شروع شروع میں) جب لوگ رمضان میں روزہ رکھتے اور آدمی شام ہو جانے یعنی غروب ِ آفتاب کے بعد سو جاتا تو اس پر کھانا اور پینا

(٨٥٠٠) تخریج: حدیث صحیح ۔ أخرجه الترمذی: ٢٩٧٠، ٢٩٧١ (انظر: ١٩٣٧٥)
(٨٥٠١) تخریج: اسنادہ حسن (انظر: ١٥٧٩٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَـرُمَ عَلَيْهِ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ حَتّٰى يُـفْـطِرَ مِنَ الْغَدِ، فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِـنْ عِـنْـدِ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْـلَةٍ وَقَـدْ سَهِرَ عِـنْـدَهُ، فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَدْ نَامَتْ، فَأَرَادَهَا فَـقَـالَـتْ: إِنِّـي قَدْ نِمْتُ، قَالَ: مَا نِمْتِ ثُمَّ وَقَـعَ بِهَـا، وَصَـنَـعَ كَـعْـبُ بْنُ مَالِكٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَـغَـدَا عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَـأَخْبَرَهُ فَـأَنْـزَلَ الـلّٰهُ تَعَالٰى: ﴿عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَـخْتَـانُـونَ أَنْـفُسَـكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَـنْـكُـمْ﴾ [البـقـرة: ١٨٧]۔ (مسند احمد: ١٥٨٨٨)

اور بیویاں حرام ہو جاتیں، یہاں تک کہ وہ دوسرے دن افطار کرتا۔ ایک رات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جاگتے رہے اور (دیر سے) اپنے گھر کو لوٹے، جب وہ پہنچے تو بیوی کو دیکھا کہ وہ سوگئی ہے، جب انھوں نے اس سے صحبت کرنا چاہی تو اس نے کہا: میں تو سوگئی تھی (لہٰذا اب صحبت جائز نہیں رہی)، لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نہیں سوئی تھی، پھر انھوں نے حق زوجیت ادا کر لیا، اُدھر سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کیا، جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ کو اپنے فعل سے مطلع کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ﴾"

فوائد:...... پوری آیت یوں ہے: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾...... "تمھارے لیے روزے کی رات اپنی عورتوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے، وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا کہ بے شک تم اپنی جانوں کی خیانت کرتے تھے تو اس نے تم پر مہربانی فرمائی اور تمھیں معاف کر دیا، تو اب ان سے مباشرت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمھارے لیے لکھا ہے اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمھارے لیے سیاہ دھاگے سے سفید دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہو جائے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور ان سے مباشرت مت کرو جب کہ تم مسجدوں میں معتکف ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، سو ان کے قریب نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ اپنی آیات لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ وہ بچ جائیں۔" سورۂ بقرہ: (١٨٧)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: لَـمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوا لَا يَقْرَبُونَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَـانَ رِجَالٌ يَخُونُونَ أَنْفُسَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿عَلِمَ اللّٰهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ﴾ ...... جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو لوگ پورے رمضان میں اپنی بیویوں کے قریب تک نہیں جاتے تھے، لیکن کچھ اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: "اللہ تعالیٰ نے جان لیا کہ تم

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اپنی نفسوں سے خیانت کرتے ہو، اس لیے اس نے تمہاری طرف رجوع کیا اور تم کو معاف کر دیا۔'' (صحیح بخاری: ۴۱۴۸)
یقیناً یہ مشکل عمل تھا کہ افطاری کے بعد عشاء کی نماز سے یا اس سے پہلے نیند آ جانے سے لے کر دوسرے دن غروبِ آفتاب تک روزے کی پابندیوں کا خیال رکھا جائے، بہر حال صحابۂ کرام کی کثیر تعداد نے اس پر عمل کیا، جب چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ سے ان پابندیوں کے معاملے میں سستی ہوئی تو اللہ تعالی نے ساری رات کھانے پینے وغیرہ کی رخصت دے دی اور سحری کے کھانے کی گنجائش پیدا کر دی۔

بَابُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ....﴾
﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ....﴾ کی تفسیر

(۸۵۰۲)۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِي، فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ، قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖٓ أَذًى مِّنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦]۔ (مسند احمد: ١٨٢٨٠)

''سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر احرام کی حالت میں تھے، مشرکین مکہ نے ہمیں آگے جانے سے روک دیا، میرے لمبے لمبے بال تھے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، نبی کریم ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے مجھے سر منڈانے کا حکم دیا، اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ (تم میں سے جو آدمی مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو، تو وہ بال منڈوا لے اور روزوں کا، یا صدقہ کا یا قربانی کا فدیہ دے)''

(۸۵۰۲م)۔ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَعَدْتُ إِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ (وَفِي لَفْظٍ: يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ) فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾

''(دوسری سند) عبد اللہ بن معقل مزنی کہتے ہیں: میں کوفہ کی مسجد میں سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے ان سے اس آیت ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ (سورۂ بقرہ: ۱۹۶) کی بابت پوچھا، انہوں نے کہا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے سر میں جوئیں

(٨٥٠٢) تخريج: أخرجه البخاري: ١٨١٤، ١٨١٦، ٤٥١٧، ٦٧٠٨، ومسلم: ١٢٠١ (انظر: ١٨١٠١)
(٨٥٠٢م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: فَقَالَ كَعْبٌ: نَزَلَتْ فِيَّ، كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: ((مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى، أَتَجِدُ شَاةً؟)) فَقُلْتُ: لَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، نِصْفَ صَاعٍ طَعَامٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً۔ (مسند احمد: ۱۸۲۸۹)

تھیں، جب مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا تو جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا خیال یہ تو نہیں تھا کہ تجھے اس قدر تکلیف اور مشقت ہوگی، کیا تم بکری ذبح کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟'' میں نے کہا: جی نہیں، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (سورۂ بقرہ: ۱۹۶) (روزوں یا صدقہ یا قربانی کی صورت میں فدیہ دینا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تین دنوں کے روزے ہیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اور ہر مسکین کے لیے نصف صاع کھانا ہے۔'' یہ آیت خاص طور پر میرے لیے نازل ہوئی، لیکن اس کا حکم تم سب کے لیے عام ہے۔''

فوائد: ......عمرہ کے موقع پر سعی کے بعد اور حج کے موقع پر (۱۰) ذوالحجہ کو حجامت کروائی جاتی ہے، اگر کسی عذر کی وجہ سے وقت سے پہلے سر کی تقصیر یا تحلیق کروانا پڑ جائے، تو ایسا کروایا جا سکتا ہے، لیکن فدیہ ادا کرنا پڑے گا، مزید دیکھیں حدیث نمبر (۴۲۷۲)۔

بَابٌ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَّبِّكُمْ﴾
﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَّبِّكُمْ﴾ کی تفسیر

(۸۵۰۳)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نُكْرِي، فَهَلْ لَنَا مِنْ حَجٍّ؟ قَالَ: أَلَيْسَ تَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ، وَتَأْتُونَ الْمُعَرَّفَ، وَتَرْمُونَ الْجِمَارَ، وَتَحْلِقُونَ رُءُوسَكُمْ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلَى، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِي سَأَلْتَنِي، فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْتُمْ

''ابو امامہ تیمی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم جانور کرائے پر دیتے ہیں، کیا ہمارا حج ہو جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: کیا تم بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے، کیا تم عرفات میں نہیں جاتے، کیا جمروں کو کنکریاں نہیں مارتے اور کیا اپنے سر نہیں منڈواتے؟ ہم نے کہا: جی کیوں نہیں، یہ سب کچھ کرتے ہیں، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے یہی سوال کیا، جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے، آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام اس آیت کے ساتھ نازل ہوئے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

(۸۵۰۳) تخریج: اسناده صحیح ۔ أخرجه ابوداود: ۱۷۳۳ (انظر: ٦٤٣٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حُجَّاجٌ۔)) (مسند احمد: ٦٤٣٤)

فَضْلًا مِنْ رَّبِّكُمْ﴾ ...... ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کا کوئی فضل تلاش کرو۔'' نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کو بلایا اور فرمایا: ''تم حج کرنے والے ہی ہو۔''

فوائد: ...... ''فَضْلًا'' سے مراد رزق ہے، یعنی سفرِ حج میں ادائیگی حج کے علاوہ تجارت کرنا بھی درست ہے۔ صحیح بخاری شریف میں اس آیت کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز نامی بازار تھے، اسلام کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایام حج میں تجارت کو گناہ سمجھ کر ڈرے، تو انہیں اجازت دی گئی کہ ایام حج میں تجارت کرنا گناہ نہیں۔

بَابُ: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ....﴾
﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ....﴾ کی تفسیر

(٨٥٠٤)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، وَهُمْ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ، وَيَأْكُلُوْنَ الْمَيْسِرَ، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ النَّاسُ: مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا إِنَّمَا قَالَ: ﴿فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ﴾ وَكَانُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ، صَلّٰى رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي الْمَغْرِبِ، خَلَطَ فِي قِرَاءَتِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهَا آيَةً أَغْلَظَ مِنْهَا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾ وَكَانَ النَّاسُ يَشْرَبُوْنَ حَتّٰى يَأْتِيَ أَحَدُهُمُ الصَّلَاةَ وَهُوَ مُفِيْقٌ، ثُمَّ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شراب تین مرحلوں میں حرام کی گئی، جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ شراب پیتے تھے اور جوا کی کمائی کھاتے تھے، جب انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ۔﴾ ...... ''تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے ہیں اور ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے بڑا ہے۔ اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا چیز خرچ کریں، کہہ دے جو بہترین ہو۔ اس طرح اللہ تمھارے لیے کھول کر آیات بیان کرتا ہے، تاکہ تم غور وفکر کرو۔'' (سورۂ بقرہ: ۲۱۹) لوگوں نے کہا: ابھی تک یہ ہم پر حرام نہیں کئے گئے، صرف اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ ان میں بڑا گناہ ہے، اس لئے

(٨٥٠٤) تخريج: حسن لغيره (انظر: ٨٦٢٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أُنْـزِلَتْ آيَةٌ أَغْلَظُ مِنْ ذٰلِكَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ فَقَالُوْا: انْتَهَيْنَا رَبَّنَا! فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَاسٌ قُتِلُوْا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مَاتُوا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، وَيَأْكُلُونَ الْمَيْسِرَ، وَقَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ رِجْسًا وَمِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمْ لَتَرَكُوهَا كَمَا تَرَكْتُمْ.)) (مسند احمد: ٨٦٠٥)

انہوں نے شراب نوشی جاری رکھی، یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آیا کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، یہ مغرب کی نماز تھی، اس نے قراءت کو خلط ملط کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اس سے ذرا سخت حکم نازل کر دیا اور فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾...... ''اے ایماندارو! جب تم نشے میں مست ہو تو نماز کے قریب نہ آیا کرو، جب تک تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔'' پھر بھی لوگوں نے شراب نوشی جاری رکھی، لیکن اس انداز سے پیتے تھے کہ نماز تک ہوش میں آ جاتے تھے، بالآخر اس کے بارے میں سخت ترین ممانعت کا حکم نازل ہوا، سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں، سو اس سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔'' (سورۂ مائدہ: ۹۰) تب لوگوں نے کہا: اب ہم باز آ گئے ہیں، پھر کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو چکے ہیں یا طبعی موت فوت ہوئے ہیں، جبکہ وہ شراب پیتے تھے اور جوے کی کمائی کھاتے تھے اور اب اسے اللہ تعالیٰ نے اس کو پلید اور شیطانی عمل قرار دیا ہے، تو اس وقت اللہ تعالیٰ یہ حکم نازل فرمایا: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّأَحْسَنُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾...... ''ان لوگوں پر جو

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھا چکے، جب کہ وہ متقی بنے اور ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، پھر وہ متقی بنے اور ایمان لائے، پھر وہ متقی بنے اور انھوں نے نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (سورۂ مائدہ: ۹۳) پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ ان کی زندگی میں حرام ہوتے تو وہ بھی انہیں اسی طرح چھوڑ دیتے، جس طرح تم نے چھوڑ دی۔''

فوائد:...... درج ذیل حدیث کو درج بالا حدیث میں مذکورہ آیات کی روشنی میں سمجھیں۔

(۸۵۰۵)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ قَالَ: فَدُعِيَ عُمَرُ ؓ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي سُورَةِ النِّسَاءِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى﴾ فَكَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقَامَ الصَّلَاةَ نَادٰى أَنْ لَا يَقْرَبَنَّ الصَّلَاةَ سَكْرَانُ، فَدُعِيَ عُمَرُ ؓ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ، فَدُعِيَ عُمَرُ ؓ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ: ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ ؓ: انْتَهَيْنَا

''ابومیسرہ کہتے ہیں: جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو سیدنا عمر بن خطاب ؓ نے کہا: اے میرے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح اور تسلی بخش حکم بیان فرما، پس سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ ......''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، ان سے کہہ دو ان میں بڑا گناہ ہے۔'' سیدنا عمر کو بلایا گیا اور انپر یہ آیت پڑھی گئی، لیکن انھوں نے کہا: اے میرے اللہ! ہمارے لئے شراب کے بارے میں واضح اور تسلی بخش حکم نازل فرما۔ پس سورۂ نساء والی آیت نازل ہوئی ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى﴾......''اے ایماندارو! جب نشہ میں مست ہو تو نماز کے قریب نہ آیا کرو۔'' پھر نبی کریم ﷺ کا مؤذن جب نماز کے لیے اقامت کہنے لگتا تو وہ یہ آواز دیتا کہ کوئی نشے والا آدمی نماز کے قریب نہ آئے۔ سیدنا عمر ؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت ان پر پڑھی گئی۔ لیکن اب کی بار بھی انھوں نے کہا: اے میرے اللہ! شراب کے بارے میں واضح اور تسلی

(۸۵۰۵) تخریج: اسناده صحیح ـ أخرجه ابوداود: ۳۶۷۰، والترمذی: ۳۰٤۹، والنسائی: ۸/ ۲۸٦ (انظر: ۳۷۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

انْتَهَيْنَا۔ (مسند احمد: ۳۷۸)

بخش حکم فرما۔ بالآخر جب سورۂ مائدہ والی آیت نازل ہوئی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان پر یہ آیت پڑھی گئی اور جب پڑھنے والا ان الفاظ ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾ پر پہنچا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پکار اٹھے: اے ہمارے رب! ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔

فوائد:...... اس طرح مختلف مراحل میں شراب کو حرام کیا گیا، تا کہ لوگ آہستہ آہستہ شراب کو ترک کرنے پر آمادہ ہو جائیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی فطرتِ سلیمہ کا تقاضا یہ تھا کہ شراب کو قطعی طور پر حرام کر دیا جائے، بالآخر اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو پورا کر دیا، شراب کی تفصیل کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (٦٧٧٠)

جوا: جوا کا اطلاق ان کھیلوں اور ان کاموں پر ہوتا ہے، جن میں اشیاء کی تقسیم کا دار و مدار حقوق، خدمات اور عقلی فیصلوں پر رکھنے کی بجائے محض کسی اتفاقی امر پر رکھ دیا جائے۔ مثلا یہ کہ لاٹری میں فلاں شخص کا نام نکل آیا، اس لیے ہزارہا آدمیوں کی جیب سے نکلا ہوا روپیہ اس ایک شخص کے جیب میں ڈال دیا جائے اور باقی سب کو محروم کر دیا جائے۔

بَابُ: ﴿وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ﴾
﴿وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ﴾ کی تفسیر

(٨٥٠٦)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ عَزَلُوْا أَمْوَالَ الْيَتَامٰى حَتّٰى جَعَلَ الطَّعَامُ يَفْسُدُ وَاللَّحْمُ يُنْتِنُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ قَالَ: فَخَالَطُوهُمْ۔ (مسند احمد: ٣٠٠٠)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾...... ''یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ، مگر اس طریقہ سے جو بہتر ہو۔'' تو لوگوں نے یتیموں کے مال علیحدہ کر دیئے، جب علیحدہ کیے تو ان کا کھانا خراب ہونے لگا اور گوشت بدبودار ہونے لگا، جب نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾...... ''اگر تم یتیموں کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالی فساد کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو جانتا ہے۔'' اس حکم کے بعد صحابہ نے ان سے کھانا ملا لیا۔''

فوائد:...... پہلی آیت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو فکر پیدا ہوئی، جس کی وجہ سے انھوں نے یتیم کا حساب کتاب ہی علیحدہ کر دیا، یہ عدل و انصاف تو تھا ہی سہی، لیکن اس میں یتیم کا نقصان ہو رہا تھا، کیونکہ الگ سے کھانا پکانا

(٨٥٠٦) تخريج: حسن، قاله الالباني ـ أخرجه بنحوه ابوداود: ٢٨٧١ (انظر: ٣٠٠٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اور پھر بچی ہوئی چیز کا خراب ہو جانا، اس سے نقصان ہوتا ہے، اس اللہ تعالیٰ نے نئے حکم کے ذریعے صحابۂ کرام کی رہنمائی کی کہ یتیموں کو اپنے ساتھ ملا لو، البتہ اخراجات کا حساب ٹھیک ٹھیک اور عدل و انصاف کے ساتھ رکھو۔ ان آیات سے ان مختلف افراد کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیے، جن کا کھانا پینا مشترکہ ہو، کسی کے دل میں مشترک مال کے بارے میں کوئی ایسا عنصر نہ پایا جائے، جس سے عدل و انصاف کے تقاضے متأثر ہوں۔

بَابُ: ﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى....﴾
﴿وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى....﴾ کی تفسیر

(۸۵۰۷)۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوتِ، فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ۔)) فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوْا: مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ، فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْيَهُوْدَ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا، (حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لَا يَمْدَحُ أَوْ يُثْنِي عَلٰى شَيْءٍ مِنْ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عورت حیض والی ہوتی تو یہودی نہ ان کے ساتھ کھاتے تھے اور نہ ان کے ساتھ اکٹھے گھروں میں رہتے تھے، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.﴾...... ''اور وہ تجھ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دے وہ ایک طرح کی گندگی ہے، سو حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر جب وہ غسل کر لیں تو ان کے پاس آؤ جہاں سے تمھیں اللہ نے حکم دیا ہے۔ بے شک اللہ ان سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرنے والے ہیں اور ان سے محبت کرتا ہے جو بہت پاک رہنے والے ہیں۔'' (سورۂ بقرہ: ۲۲۲) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم ماسوائے جماع کے ہر چیز کر سکتے ہو۔'' جب یہ بات یہودیوں تک پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ آدمی تو ہر وقت یہی ارادہ رکھتا ہے کہ ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرے۔ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول!

(۸۵۰۷) تخريج: أخرجه مسلم: ۳۰۲ (انظر: ۱۲۳۵۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَدِيثِهِ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ جَوْدَتِهِ)۔ (مسند احمد: ۱۲۳۷۹)

یہودیوں نے آپ کے فرمان کے مقابلے میں یہ کہا ہے۔ کیا ہم اس حالت میں جماع بھی نہ کرلیا کریں (تاکہ یہودیوں کی اور زیادہ مخالفت ہو)؟ یہ سن کر نبی کریم ﷺ کا چہرہ تبدیل ہو گیا، ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ ان دو صحابہ پر غصہ میں آ گئے ہیں، وہ دونوں ڈرتے ہوئے چلے گئے، بعد میں جب نبی کریم ﷺ کے پاس دودھ کا تحفہ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کو پیغام بھیجا اور ان کو یہ دودھ پلا دیا، اس سے انھوں نے پہچان لیا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہیں۔''

فوائد: ...... حیض کے دوران بیوی سے جماع کرنا حرام ہے، چونکہ سیدنا اسید اور سیدنا عباد رضی اللہ عنہما کی بات کا اَنصاراسی معصیت پر تھا، اس لیے آپ ﷺ نے غصے کا اظہار کیا۔

بَابٌ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾
﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ﴾ کی تفسیر

(۸۵۰۸)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ: إِنِّي سَائِلُكِ عَنْ أَمْرٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْهُ، فَقَالَتْ: لَا تَسْتَحْيِي يَا ابْنَ أَخِي، قَالَ: عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا لَا يُجِبُّونَ النِّسَاءَ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: إِنَّهُ مَنْ جَبَّى امْرَأَتَهُ كَانَ وَلَدُهُ أَحْوَلَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ، نَكَحُوْا فِي نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَجَبُّوهُنَّ فَأَبَتْ امْرَأَةٌ أَنْ تُطِيعَ زَوْجَهَا، فَقَالَتْ لِزَوْجِهَا: لَنْ تَفْعَلَ ذٰلِكَ حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَدَخَلَتْ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا،

''عبدالرحمن بن سابط کہتے ہیں: میں سیدنا حفصہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، لیکن حیاء مانع ہے۔ انہوں نے کہا: بھتیجے شرم مت کیجئے، میں نے کہا، عورتوں کے ساتھ ان کی دبر کی طرف سے جماع کرنے کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بیان کیا کہ انصاری لوگ جماع کے دوران عورتوں کو اوندھے منہ نہیں لٹاتے تھے، کیونکہ یہودیوں کا کہنا تھا کہ عورت کو اوندھا کر کے جماع کیا جائے تو اس سے بھینگا بچہ پیدا ہوتا ہے، جب مہاجرین مدینہ میں آئے اور انہوں نے انصار کی عورتوں سے شادیاں کیں اور ان کو اوندھا کر کے جماع کرنا چاہا تو آگے سے ایک انصاری عورت نے اپنے خاوند کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا اور کہا: تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے، جب تک کہ میں نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھ نہ

(۸۵۰۸) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه الترمذي: ۲۹۷۹ (انظر: ۲٦٦۰۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقَالَتْ: اِجْلِسِي حَتّٰى يَأْتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَحْيَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ أَنْ تَسْأَلَهُ فَخَرَجَتْ، فَحَدَّثَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أُدْعِي الْأَنْصَارِيَّةَ۔)) فَدُعِيَتْ فَتَلَا عَلَيْهَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ صِمَامًا وَاحِدًا۔ (مسند احمد: ۲۷۱۳۶)

لوں۔ پس وہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور ان سے اس بات کا ذکر کیا، انہوں نے کہا: بیٹھ جاؤ، نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری تک اِدھر ہی ٹھہرو، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو انصاری عورت آپ سے پوچھنے سے شرما گئی اور باہر نکل گئی، جب سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس انصاری خاتون کو بلاؤ۔'' پس جب اس کو بلایا گیا تو آپ ﷺ نے اس پر یہ آیت تلاوت کی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (سورۂ بقرہ: ۲۲۳) ......''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو آؤ۔'' لیکن سوراخ ایک ہی استعمال کرنا چاہیے۔''

فوائد: ......اس آیت کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ حق زوجیت کے لیے جو محل مقرر کیا ہے، خاوند کو صرف اسی کو استعمال کرنے کا حق ہے، لٹانے کی کیفیت کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ اگر عورت کو پیٹ کے بل لٹا کر مباشرت کی جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ ان کے خیال کی تردید کی جا رہی ہے کہ چت لٹا کر مباشرت کی جائے یا پیٹ کے بل یا کروٹ پر، اس سے اولاد میں کوئی فرق نہیں پڑتا، ضروری یہ ہے کہ ہر صورت میں عورت کی مباشرت والی جگہ ہی استعمال ہو۔

(۸۵۰۹)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى الْأَنْصَارِ تَزَوَّجُوا مِنْ نِسَائِهِمْ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يُجَبُّونَ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُجَبِّي، فَأَرَادَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَأَبَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: فَأَتَتْهُ فَاسْتَحْيَتْ أَنْ تَسْأَلَهُ فَسَأَلَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ وَقَالَ: ((لَا إِلَّا

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو انصاری خواتین سے شادیاں کیں، اب یہ مسئلہ پیدا ہوا مہاجر بیویوں کو اوندھا کر کے جماع کرتے تھے، جبکہ انصار اوندھا نہیں کرتے تھے، جب ایک مہاجر نے اپنی بیوی کو اوندھا کر کے جماع کرنا چاہا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: جب تک میں نبی کریم ﷺ سے پوچھ نہیں لیتی، ایسا نہیں کرنے دوں گی، پس وہ آئی، لیکن یہ مسئلہ پوچھنے سے شرما گئی، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا

(۸۵۰۹) تخریج: انظر الحدیث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فِـي صِـمَـامٍ وَاحِـدٍ۔)) (مسند احمد: ۲۷۲۳۳)

حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (سورۂ بقرہ: ۲۲۳) ...... ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جماع نہ کرو، مگر ایک ہی سوراخ میں (جو مباشرت کے لیے ہے)۔''

(۸۵۱۰)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿نِسَائُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ فِيْ أُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِئْتِهَا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِذَا كَانَ فِي الْفَرْجِ۔)) (مسند احمد: ۲٤۱٤)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انصاری لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (سورۂ بقرہ: ۲۲۳) ...... ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔'' لیکن سوراخ ایک ہی استعمال کرنا چاہیے۔ جب وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اس بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم ہر کیفیت کے ساتھ اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر سکتے ہو، بشرطیکہ مباشرت والی شرمگاہ ہی استعمال کی جائے۔''

(۸۵۱۱)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلَكْتُ، قَالَ: ((وَمَا الَّذِي أَهْلَكَكَ؟)) قَالَ: حَوَّلْتُ رَحْلِيَ الْبَارِحَةَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى رَسُوْلِهِ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ ((أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحِيْضَةَ۔)) (مسند احمد: ۲۷۰۳)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: میں نے گزشتہ رات کو اپنی بیوی سے پچھلی طرف سے اگلی شرمگاہ میں جماع کر لیا ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی جانب یہ آیت وحی کی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ ...... ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔'' لیکن سوراخ ایک ہی استعمال کرنا چاہیے۔ (سورۂ بقرہ: ۲۲۳) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اگلی طرف سے آ،

(۸۵۱۰) تخریج: حسن لغیرہ (انظر: ۲٤۱٤)

(۸۵۱۱) تخریج: اسنادہ حسن۔ أخرجه الترمذی: ۲۹۸۰ (انظر: ۲۷۰۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یا پچھلی طرف سے، بہرحال دبر اور حیض کی حالت میں جماع کرنے سے بچ۔''

فوائد: ...... دبر سے مراد غیر فطری جماع ہے، یعنی بیوی کو پشت سے استعمال کرنا، ایسا کرنا حرام ہے۔

بَابُ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾
﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ کی تفسیر

(۸۵۱۲)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلٰى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ وَقَالَ: إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ۔ (مسند احمد: ۲۱۹۳۱)

''سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھاتے تھے اور یہی نماز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب سے زیادہ سخت تھی، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ ...... ''نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر افضل نماز کی۔'' پھر سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: کیونکہ دو نمازیں اس سے پہلے ہیں اور دو نمازیں اس کے بعد ہیں۔''

فوائد: ...... ''صلاۃ وسطی'' کے معانی افضل نماز کے ہیں۔ اس حدیث سے واضح طور پر یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ''الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى'' سے مراد نماز ظہر ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ نمازِ ظہر ''حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ'' کے عام حکم میں داخل ہو، بہرحال سیدنا زید رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ اس سے مراد نمازِ ظہر ہے، لیکن دوسری مرفوع روایات میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ اس باب میں درج ذیل آیت کا بکثرت استعمال ہوگا، اس لیے اس کو ترجمہ سمیت ذہن نشین کر لیں: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾...... ''نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر نمازِ وسطی کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے مطیع ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔'' (سورۂ بقرہ: ۲۳۸)

(۸۵۱۳)۔ عَنِ الزِّبْرِقَانِ أَنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ مَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ، فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ: هِيَ الْعَصْرُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ فَسَأَلَاهُ،

''زبرقان سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قریش کے ایک گروہ کے قریب سے گزرے، وہ ایک جگہ پر جمع تھے، انہوں نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے پاس دو غلام بھیجے، انھوں نے ان سے وسطی نماز کے بارے دریافت کیا، انہوں نے جواباً کہا: یہ عصر کی نماز ہے، لیکن ان میں سے دو آدمی کھڑے ہوئے

(۸۵۱۲) تخریج: اسنادہ صحیح أخرجه ابوداود: ٤١١ (انظر: ۲۱۵۹۵)

(۸۵۱۳) تخریج: اسنادہ ضعیف لانقطاعه، الزبرقان لم یدرك القصة التی رواها ـ أخرجه ابن ماجه: ۷۹۵ (انظر: ۲۱۷۹۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقَالَ: هِيَ الظُّهْرُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَسَأَلَاهُ، فَقَالَ: هِيَ الظُّهْرُ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ، وَلَا يَكُونُ وَرَائَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ مِنَ النَّاسِ فِي قَائِلَتِهِمْ وَفِي تِجَارَتِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوْا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُيُوتَهُمْ.)) (مسند احمد: ٢٢١٣٥)

اور کہا کہ یہ نمازِ ظہر ہے، پھر وہ دونوں سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ سوال کیا، انہوں نے بھی کہا یہ نماز ظہر ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت نماز ظہر ادا کرتے تھے، آپ ﷺ کی اقتدا میں نمازیوں کی ایک دو صفیں ہوتی تھیں، کوئی قیلولہ کر رہا ہوتا اور کوئی تجارت میں مصروف ہوتا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوْا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾...... ''نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص طور پر نمازِ وسطیٰ کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے مطیع ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ نماز چھوڑنے سے باز آ جائیں گے یا پھر میں ان کے گھر جلا دوں گا۔''

(٨٥١٤)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: نَزَلَتْ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ﴾ فَقَرَأْنَاهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ نَقْرَأَهَا لَمْ يَنْسَخْهَا اللّٰهُ، فَأَنْزَلَ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: كَانَ مَعَ شَقِيقٍ يُقَالُ لَهُ: أَزْهَرُ، وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ، قَالَ: قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. (مسند احمد: ١٨٨٧٦)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب یہ آیت اتری ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ﴾ تو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں اس کی تلاوت کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ نہیں کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس طرح نازل کر دی: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾۔ شقیق راوی کے ساتھ ایک آدمی تھا، اس کا نام ازہر تھا، اس نے سیدنا براء سے دریافت کیا: نمازِ وسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ یہ آیت کس طرح نازل ہوئی اور کس طرح منسوخ ہوئی، باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔''

فوائد:...... اس روایت کے الفاظ ''لَمْ يَنْسَخْهَا اللّٰهُ، فَأَنْزَلَ'' کے بجائے صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ، فَأَنْزَلَ'' (پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور یہ آیت نازل کی) یعنی پہلے نازل ہونے والی آیت میں ''وَصَلَاةِ الْعَصْرِ'' کے الفاظ تھے اور اس کے بعد نازل ہونے والی آیت میں ''وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى'' کے الفاظ تھے۔ سیدنا براء رضی اللہ عنہ نے سائل کے سامنے دونوں آیات پیش کر کے معاملہ اس کے فہم پر چھوڑ دیا، ''وَصَلَاةِ الْعَصْرِ''

(٨٥١٤) تخريج: أخرجه مسلم: ٦٣٠ (انظر: ١٨٦٧٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کی جگہ پر ''وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى'' کے الفاظ نازل کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد نمازِ عصر ہی ہے۔

(٨٥١٥)۔ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا، قَالَتْ: إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ قَالَ: فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ ثُمَّ قَالَتْ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔ (مسند احمد: ٢٥٩٦٤)

''مولائے عائشہ ابو یونس سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے ایک مصحف لکھوں، اور کہا کہ جب میں اس آیت ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ پر پہنچوں تو مجھے بتانا، پس جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے انہیں بتایا، انھوں نے اس آیت کی یوں املاء کروائی: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ پھر انھوں نے کہا: میں نے یہ آیت اس طرح نبی کریم ﷺ سے سنی تھی۔''

فوائد: ......''وَصَلَاةِ الْعَصْرِ'' کے الفاظ دراصل ''وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى'' کے الفاظ کی تفسیر ہیں۔ راجح قول کے مطابق ''اَلصَّلَاةُ الْوُسْطٰى'' سے مراد نمازِ عصر ہے، دیکھیں حدیث نمبر (١١٣٣)

(٨٥١٦)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَاجَةِ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ۔ (مسند احمد: ١٩٤٩٣)

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدمی، نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں نماز کے دوران اپنی ضرورت کی بات کر سکتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾......''اور اللہ تعالیٰ کے لیے مطیع ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔'' پس ہمیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔''

فوائد: ......''قَانِتِيْنَ'' کے دو معانی ہیں: اطاعت گزار، خاموش ہو کر۔ شروع شروع میں نماز میں خارجی کلام کرنا جائز تھا، بعد میں مذکورہ بالا اور اس موضوع سے متعلقہ دیگر احادیث کے ذریعے نماز میں کلام کرنے کو حرام قرار دیا گیا، اس مسئلہ میں اس بات پر تو اہل علم کا اتفاق ہے کہ جان بوجھ کر کلام کرنے والی کی نماز باطل ہوگی، بشرطیکہ اسے اس مسئلہ کا علم ہو، البتہ اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو بھول کر یا جہالت کی بنا پر نماز میں کلام کرتا ہے، راجح مسلک یہ ہے کہ ایسے شخص کی نماز متاثر نہیں ہوگی، امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور جمہور اہل علم کی یہی رائے ہے۔ اس مسلک کے دلائل درج ذیل ہیں: (۱) سیدنا معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کے مطابق آپ ﷺ نے جہالت کی

(٨٥١٥) تخريج: أخرجه مسلم: ٦٢٩ (انظر: ٢٥٤٥٠)

(٨٥١٦) تخريج: أخرجه البخاري: ١٢٠٠، ٤٥٣٤، ومسلم: ٥٣٩ (انظر: ١٩٢٧٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وجہ سے کلام کرنے والے کو اس مسئلہ کی تعلیم دی اور اسے نماز دوہرانے کا حکم نہیں دیا، جبکہ اس وقوعہ سے پہلے نماز میں کلام کرنے کی حرمت کا حکم آ چکا تھا۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸۸۷)

(۲) ذوالیدین کے قصے پر مشتمل حدیث، جس کے مطابق آپ ﷺ نے بھول کر ظہر یا عصر کی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کیں، لیکن اس کے باوجود مزید صرف دو رکعتیں ہی ادا کیں۔ اگر بھول کر کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی تو آپ ﷺ پہلی دو رکعتوں کو باطل قرار دے کر از سر نو چار رکعت نماز ادا کرتے۔ یہ واقعہ سات سن ہجری کے بعد پیش آیا، جبکہ دو سن ہجری سے پہلے نماز میں کلام کرنا حرام ہو چکا تھا، ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۱۹۸۹)

(۳) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِی الْخَطَأُ وَالنِّسْیَانُ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ۔)) ...... آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا، بھول چوک اور جس پر اس کو مجبور کر دیا جائے، کا گناہ اٹھا دیا ہے۔'' (ابن ماجہ: ۲۰۴۳)

لیکن امام ابوحنیفہ اور بعض اہل علم کی رائے یہ ہے کہ بھول کر یا جہالت کی وجہ سے کلام کرنے سے نماز باطل ہو جائے گی، انھوں نے اپنے حق میں وہ عام دلائل پیش کیے ہیں، جن کا تذکرہ اس باب میں ہوا ہے۔ لیکن حقیقتِ حال یہ ہے کہ جب ان دلائل کے بیان کے بعد والے واقعات میں بھول کر یا جہالت کی وجہ سے کلام کی گئی اور نماز پر بطلان کا حکم نہیں لگایا گیا تو اِن خاص احادیث کی روشنی میں مسئلہ کو سمجھنا چاہیے۔ یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اگر کوئی روزے دار رمضان میں بھول کر کھا پی لیتا ہے تو اہل الحدیث کی طرح احناف کے ہاں بھی اس سے روزہ متاثر نہیں ہوتا، حالانکہ نماز میں کلام کرنے کی طرح فرضی روزے کی حالت میں کھانا پینا بھی حرام ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نماز میں بھول کر یا جہالت کی وجہ سے کلام ہو جائے تو نماز متاثر نہیں ہوگی، وگرنہ باطل ہو جائے گی۔

(۸۵۱۷)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((کُلُّ حَرْفٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ یُذْکَرُ فِیْہِ الْقُنُوْتُ فَھُوَ الطَّاعَۃُ۔)) (مسند احمد: ۱۱۷۳٤)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں جہاں بھی قنوت کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس سے مراد اطاعت ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ آیَۃِ الْکُرْسِیِّ
آیۃ الکرسی کے فضیلت کا بیان

(۸۵۱۸)۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((فِیْ ھٰذَیْنِ

''سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے: ﴿اَللّٰہُ لَا

(۸۵۱۷) تخریج: حدیث صحیح (انظر: ۱۱۷۱۱)

(۸۵۱۸) تخریج: حسن، قالہ الالبانی ۔ أخرجہ ابوداود: ۱٤۹٦، والترمذی: ۳٤۷۸، وابن ماجہ: ۳۸۵٥(انظر: ۲۷٦۱۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْآيَتَيْنِ: ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَ ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ إِنَّ فِيهِمَا اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ)) (مسند احمد: ٢٨١٦٣)

إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ اور ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾۔"

فوائد:...... اللہ پاک کے اسم اعظم کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (۵۶۲۸) اور اس سے پہلے والی احادیث اور ان کے فوائد۔

(٨٥١٩)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا السَّلِيلِ: قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ النَّاسَ حَتّٰى يَكْثُرَ عَلَيْهِ، فَيَصْعَدَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ فَيُحَدِّثَ النَّاسَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، قَالَ: فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، أَوْ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ، قَالَ: ((يَهْنِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ الْعِلْمَ الْعِلْمَ۔)) (مسند احمد: ٢٠٨٦٤)

"ابو سلیل سے مروی ہے کہ ایک صحابی لوگوں کو احادیث بیان کرتا، یہاں تک کہ جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو وہ گھر کی چھت پر چڑھ کر لوگوں کو احادیث سنانے لگا، ایک حدیث یہ تھی: نبی کریم ﷺ نے پوچھا: "قرآن مجید میں کونسی آیت سب سے عظمت والی ہے؟" ایک آدمی نے جواب دیا اور کہا: ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ یعنی آیۃ الکرسی، یہ جواب سن کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھا، اس نے کہا: میں نے اپنے سینے میں آپ ﷺ کے ہاتھ کی ٹھنڈک محسوس کی، یا اس صحابی نے یوں کہا: پس آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور میں نے اپنے کندھوں کے مابین اس کی ٹھنڈک محسوس کی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو منذر! تجھے یہ علم مبارک ہو، یہ واقعی علم ہے۔"

فوائد:...... یہ صحابی سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، جیسا کہ اگلی حدیث سے پتہ چل رہا ہے۔

(٨٥٢٠)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أُبَيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ ((أَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَعْظَمُ؟)) قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَرَدَّدَهَا مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ أُبَيٌّ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ: ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ

"سیدنا ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے سوال کیا: "اللہ کی کتاب میں کونسی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟" میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، لیکن آپ نے یہ سوال کئی بار دہرایا، بالآخر میں نے کہا: وہ آیۃ الکرسی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو منذر! تجھے تیرا علم مبارک ہو۔ اس ذات کی قسم جس

(٨٥١٩) تخريج: حديث صحيح ـ أخرجه مسلم: ٨١٠ من حديث ابي، وهو الحديث الآتي (انظر: ٢٠٥٨٨)

(٨٥٢٠) تخريج: أخرجه مسلم: ٨١٠ (انظر: ٢١٢٧٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تُقَدِّسُ الْمَلِكَ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ.)) (مسند احمد: ٢١٦٠٢)

کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں، یہ عرش کے پائے کے پاس اللہ بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرتی ہے۔''

فوائد: اس حدیث کو ظاہری معنی پر محمول کیا جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

(٨٥٢١)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ فَكَانَتِ الْغُولُ تَجِيءُ، فَتَأْخُذُ فَشَكَاهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ.)) قَالَ: فَجَاءَتْ، فَقَالَ لَهَا: فَأَخَذَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: إِنِّي لَا أَعُودُ فَأَرْسَلَهَا، فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟)) قَالَ: أَخَذْتُهَا، فَقَالَتْ لِي: إِنِّي لَا أَعُودُ فَأَرْسَلْتُهَا، فَقَالَ: ((إِنَّهَا عَائِدَةٌ.)) فَأَخَذْتُهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا أَعُودُ وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَقُولُ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟)) فَيَقُولُ: أَخَذْتُهَا، فَيَقُولُ: لَا أَعُودُ، فَيَقُولُ: ((إِنَّهَا عَائِدَةٌ.)) فَأَخَذَهَا فَقَالَتْ: أَرْسِلْنِي وَأُعَلِّمُكَ شَيْئًا تَقُولُ فَلَا يَقْرَبُكَ شَيْءٌ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ.)) (مسند احمد: ٢٣٩٩٠)

''سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں اپنے گھر میں چبوترے پر تھا، ایک جن بھوت آتا اور (مال وغیرہ) لے جاتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جب اسے دیکھے تو کہنا بسم اللہ! تو اللہ کے رسول کی بات قبول کر۔'' جب وہ آیا تو میں نے اس سے یہی بات کہی اور اس کو پکڑ لیا، اس نے کہا: اب نہیں لوٹوں گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا، میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے پوچھا: ''قیدی کا کیا بنا۔'' میں نے کہا: جی میں نے اسے پکڑ لیا تھا، جب اس نے دوبارہ نہ آنے کا وعدہ کیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پھر لوٹے گا۔'' جب وہ پھر آیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور دو تین مرتبہ پکڑ کر چھوڑ دیا، وہ ہر دفعہ یہی کہتا تھا کہ وہ نہیں لوٹے گا اور میں جب نبی کریم ﷺ کے پاس جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: ''قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے کہا: جی میں اسے پکڑتا ہوں تو وہ یہ کہتا ہے کہ وہ نہیں لوٹے گا، سو میں اسے چھوڑ دیتا تھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''دیکھنا، وہ لوٹے گا۔'' وہ تو واقعی آیا اور میں نے اس کو پکڑ لیا، اب کی بار اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسی چیز کی تعلیم دیتا ہوں کہ اس کی وجہ سے کوئی چیز تیرے قریب نہیں آئے گی، وہ آیۃ الکرسی ہے، جب میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جھوٹا تو بہت ہے، لیکن تجھ سے اس نے سچ بولا ہے۔''

(٨٥٢١) تخريج: صحيح، قاله الالباني۔ أخرجه الترمذي: ٢٨٨٠ (انظر: ٢٣٥٩٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... یہ آنے والا شیطان تھا، جنوں اور شیطانوں کی ایک جنس کو "غُوْل" کہتے ہیں، اس کی جمع اغوال اور غیلان ہے، یہ جنوں اور شیطانوں کی ایک قسم ہے، جو مشرکین عرب کے عقیدے کے مطابق جنگلوں میں راہ چلتے لوگوں کو دکھائی دیتے تھے، مختلف شکلوں میں تبدیل ہونا ان کا شیوہ تھا۔ مشرکین کے بقول یہ مسافروں کو راہ سے بے راہ کر کے ہلاک کر دیتے تھے۔

فوائد: ...... آیۃ الکرسی اور اس کا ترجمہ: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔﴾ ......"اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے، نہ اسے کچھ اونگھ پکڑتی ہے اور نہ کوئی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے، جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سمائے ہوئے ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔" (سورۂ بقرہ: ۲۵۵)

آیۃ الکرسی عظیم ترین آیت ہے، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اپنا تعارف پیش کیا ہے، اس سورت کی مختلف فضیلتیں بیان کی گئی ہیں اور مختلف مواقع پر اس کو تلاوت کرنا مسنون ہے، مثلاً صبح و شام، رات کو سوتے وقت، ہر فرضی نماز کے بعد، وغیرہ۔

بَابُ: ﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی﴾
﴿وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی﴾ کی تفسیر

(۸۵۲۲)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ علیہ السلام اِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ﴾ (مسند احمد: ۸۳۱۱)

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بہ نسبت شک کرنے کے زیادہ حقدار ہیں، جب انھوں نے کہا: ﴿رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ﴾ "اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ فرمایا اور کیا تو نے یقین نہیں کیا؟ کہا کیوں نہیں اور لیکن اس لیے کہ میرا دل پوری تسلی حاصل کر لے۔"

(۸۵۲۲) تخریج: أخرجه البخاری: ۴۵۳۷، ومسلم: ۱۵۱ (انظر: ۸۳۲۸).

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث پر یہ باب ثبت کیا ہے: ”باب زیادة طمأنينة القلب بتظاهر الأدلة فيه “ (ظاہر دلائل کی وجہ سے دل کے اطمینان کے زیادہ ہونے کا بیان) پھر امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہا: شک کرنے سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے، سب سے بہترین اور صحیح ترین جواب وہ ہے جو امام شافعی کے شاگرد امام ابو ابراہیم مزنی اور دوسرے کئی اہل علم نے دیا ہے، ان کے جواب کا مفہوم یہ ہے: مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں شک کرنا محال ہے، آپ ﷺ فرمانا چاہتے ہیں: اگر انبیائے کرام کو شک ہو سکتا ہوتا میں شک کرنے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ مستحق ہوتا، پس تم جان لو کہ میں نے شک نہیں کیا، سو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی شک نہیں کیا۔ (شرح مسلم للنووی)

یہ دراصل آپ ﷺ عاجزی کا اظہار کر رہے تھے، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے عقائد مضبوط بنیادوں پر قائم تھے، ان کا مقصد علم الیقین سے عین الیقین کی طرف منتقل ہونا تھا۔

بَابٌ: ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ....﴾ ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ....﴾ کی تفسیر

(٨٥٢٣)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى صَحَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَثَوْا عَلَى الرُّكَبِ، فَقَالُوْا: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا، بَلْ قُولُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾...... ”اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور اگر تم اسے ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہے، یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔“ یہ آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گزری، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور دو زانوں ہو کر بیٹھ گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں اس آیت میں ان اعمال کا مکلف بنایا گیا ہے، جن کی ہم طاقت رکھتے ہیں، نماز ہے، روزہ ہے، جہاد ہے، صدقہ ہے، (ہم ان اعمال کو سرانجام دے سکتے ہیں)، لیکن

(٨٥٢٣) تخريج: أخرجه مسلم: ١٢٥ (انظر: ٩٣٤٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.)) فَقَالُوْا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، فَلَمَّا أَقَرَّ بِهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِثْرِهَا: ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ، كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ﴾ قَالَ عَفَّانُ: قَرَأَهَا سَلَّامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ يُفَرِّقُ ﴿وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِقَوْلِهِ: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ فَصَارَ لَهُ مَا كَسَبَتْ مِنْ خَيْرٍ وَعَلَيْهِ مَا اكْتَسَبَتْ مِنْ شَرٍّ، فَسَّرَ الْعَلَاءُ هَذَا ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ، ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ، ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾ قَالَ: نَعَمْ، ﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ.﴾ (مسند احمد: ۹۳۳۳)

اب آپ پر جو آیت نازل ہوئی ہے، اس کی ہم میں طاقت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بھی وہی بات دہرانا چاہتے ہو، جس طرح تم سے پہلے اہل کتاب نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی، بلکہ یہ کہو کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف لوٹنا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف لوٹنا ہے، جب لوگوں نے اس کا اقرار کیا اور ان کی زبانیں اس حکم کے سامنے پست ہوئیں تو اس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ، كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ﴾ عفان نے کہا: ابو منذر سلام نے ''یُفَرِّقُ'' پڑھا ہے، ﴿وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ جب صحابہ کرام نے ایسے ہی کیا تو اللہ تعالی اس آیت کے حکم کو اس فرمان کے ساتھ منسوخ کر دیا: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ نفس کے حق میں وہ خیر ہے، جو وہ کمائے اور اسی پر وہ شر ہے، جس کا وہ ارتکاب کرے۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ اللہ تعالی نے کہا: ہاں ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا﴾ اللہ تعالی نے کہا: ہاں ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾ اللہ تعالی نے کہا: ہاں، ﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ.﴾

فوائد: ......صحابۂ کرام اس حدیثِ مبارکہ کی ابتداء میں مذکورہ آیت کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوگئی، کیونکہ انھوں نے یہ سمجھا کہ دل میں جو خیالات اور وسوسے پیدا ہوتے ہیں، ان سب کے بارے میں محاسبہ ہوگا، کیونکہ اللہ تعالی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

نے فرمایا: ''اور اگر تم اسے ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہے، یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا'' لیکن آپ ﷺ نے ان کو تلقین کی کہ بس وہ تسلیم کرتے جائیں، اللہ تعالیٰ کوئی سبیل پیدا کرے گا۔ ﴿آمَنَ الرَّسُولُ﴾ میں رسول سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ ﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ﴾ یہ آپ ﷺ کی امت کا امتیاز ہے کہ اس نے سب انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت کو تسلیم کیا، اس امت کا رویہ یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں، جو کسی پر ایمان لائے اور کسی کے ساتھ کفر کیا۔ آخری دو مکمل آیات اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہیں: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔﴾ ...... ''رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی جانب سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور سب مومن بھی، ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی جان کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی گنجائش کے مطابق، اس کے لیے ہے جو اس نے (نیکی) کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے (گناہ) کمایا، اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

(٨٥٢٤)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنْ تُبْدُوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ قَالَ: دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوْبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا۔))، فَأَلْقَى اللّٰهُ الْإِيْمَانَ فِي قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ...﴾ ...... ''اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور اگر تم اسے ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہے، یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔'' تو صحابہ کے دلوں میں ایک خیال گھس گیا اور وہ غمگین ہو گئے، لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی یا ہم نے

(٨٥٢٤) تخريج: أخرجه مسلم: ١٢٦ (انظر: ٢٠٧٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ، وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ، رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ (قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ (يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْاِمَامِ اَحْمَدَ): آدَمُ هٰذَا هُوَ اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ آدَمَ۔ (مسند احمد: ۲۰۷۰)

تسلیم کیا، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا اوراتنے میں یہ آیات نازل کردیں: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔﴾

فوائد:...... سابقہ حدیث کے فوائد میں ان آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

(۸۵۲۵)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ فَبَكٰى، قَالَ: أَيَّةُ آيَةٍ قُلْتُ: ﴿إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ حِينَ أُنْزِلَتْ غَمَّتْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَمًّا شَدِيدًا، وَغَاظَتْهُمْ غَيْظًا شَدِيدًا، يَعْنِي وَقَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكْنَا إِنْ كُنَّا نُؤَاخَذُ بِمَا تَكَلَّمْنَا وَبِمَا نَعْمَلُ، فَأَمَّا قُلُوبُنَا فَلَيْسَتْ بِأَيْدِينَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُولُوْا سَمِعْنَا

"مجاہد کہتے ہیں: میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہوا اور کہا: اے ابو عباس! میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، انھوں نے یہ آیت پڑھی اور رو پڑے، انھوں نے کہا: کون سی آیت؟ میں نے کہا: یہ آیت ﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ...﴾ ..."اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسانوں میں اور جو زمین میں ہے اور اگر تم اسے ظاہر کرو جو تمھارے دلوں میں ہے، یا اسے چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔" سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت غمزدہ ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم تو ہلاک ہو گئے ہیں، اگر ہماری

(۸۵۲۵) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔ أخرجه الطبرانی: ۱۰۷۶۹ (انظر: ۳۰۷۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَأَطَعْنَا۔)) قَالَ: فَنَسَخَتْهَا هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ إِلٰى ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ فَتُجُوِّزَ لَهُمْ عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَأُخِذُوا بِالْأَعْمَالِ۔ (مسند احمد: ۳۰۷۰)

باتوں اور اعمال کی وجہ سے ہمارا مؤاخذہ کیا جائے (تو یہ تو ٹھیک ہے)، اب ہمارے دل تو ہمارے قابو میں نہیں ہے۔ آگے سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔'' پھر اس آیت نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کردیا ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ...... لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ پس نفس کے خیالات کو معاف کردیا گیا اور اعمال کا مؤاخذہ کیا گیا۔

فوائد: ......ان آیات کا مضمون درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ۔)) ...... ''بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان امور سے تجاوز کیا ہے، جو نفسوں میں خیال آتے ہیں، جب تک وہ اس کے مطابق کلام نہ کریں یا عمل نہ کریں۔'' (صحیح مسلم: ۱۸۱)

(۸۵۲۶)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِي عَنْهُمَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمَا، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! هٰذِهِ مُتَابَعَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ وَالشَّوْكَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِي كُمِّهِ، فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا، فَيَجِدُهَا فِي ضِبْنِهِ، حَتّٰى إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ۔)) (مسند احمد: ۲۶۳۵۹)

''امیہ سے مروی ہے کہ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان آیات کے بارے میں سوال کیا: ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ اور ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (جو کوئی برا عمل کرے گا، اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا) سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب سے میں نے ان کے متعلق نبی کریم ﷺ سے پوچھا تھا، اس وقت سے اب تک کسی نے مجھ سے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: ''اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ بندے کا مؤاخذہ کرتے رہتے ہیں، ان عوارض کے ذریعے جو بندے کو لاحق ہوتے رہتے ہیں، مثلاً: بخار ہوگیا، مصیبت آ گئی، کانٹا چبھ گیا، یہاں تک کہ وہ سامان، جو بندہ اپنی آستین میں رکھتا ہے، پھر اس کو گم پانے کی وجہ سے پریشان ہو جاتا ہے، اتنے

(۸۵۲۶) تخریج: اسناده ضعيف بهذه السياقة لضعف على بن زيد بن جدعان، ولجهالة امية بنت عبد الله ـ أخرجه الترمذى: ۲۹۹۱ (انظر: ۲۵۸۳۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

میں اسی اپنی پہلو یا بغل میں پا لیتا ہے،(بیماریوں اور پریشانیوں کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ مومن اپنے گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے، جس طرح سونے کی سرخ ڈلی صاف ہو کر بھٹھی سے نکلتی ہے۔''

فوائد: ......اس باب میں سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات کا ذکر ہے، آیات کا مفہوم احادیث سے ہی واضح ہو رہا ہے، ضرورت کے مطابق مزید وضاحت بھی کر دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ خَوَاتِمِ الْبَقَرَةِ
سورۂ بقرہ کی آخری آیات کے فضائل

(٨٥٢٧)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ فَأَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ، فَخَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا يُقْرَءَ انِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ۔))، قَالَ عَفَّانُ: فَلَا تُقْرَبَنَّ۔ (مسند احمد: ١٨٦٠٤)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک دستاویز تحریر فرمائی، اس سے دو آیتیں اتاریں اور ان کے ذریعے سورۂ بقرہ کو مکمل کیا، جس گھر میں تین راتیں یہ دو آیتیں پڑھی جائیں گی، شیطان اس کے قریب نہیں پھٹک سکے گا۔''

فوائد: ...... یہ آیات ﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ ....﴾ ہیں، پچھلے باب میں گزر چکی ہیں۔

(٨٥٢٨)۔ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔)) (مسند احمد: ١٧٢٢٤)

''سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا تو یہ اسے کفایت کریں گی۔''

فوائد: ...... یہ آیات قیام اللیل سے یا شیطان سے یا آفات سے کفایت کریں گی، ممکن ہے کہ ان سب چیزوں سے کفایت کرنا مقصود ہو۔

(٨٥٢٩)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((اقْرَئُوْا

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر براجمان ہو کر فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں

(٨٥٢٧) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه الترمذي: ٢٨٨٢ (انظر: ١٨٤١٤)

(٨٥٢٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٥٠٠٩، ومسلم: ٨٠٧ (انظر: ١٧٠٩٦)

(٨٥٢٩) تخريج: صحيح لغيره ۔ أخرجه ابويعلى: ١٧٣٥، والطبراني في "الكبير": ١٧/ ٧٨٠ (انظر: ١٧٤٤٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَانِيهِنَّ أَوْ أَعْطَانِيهِنَّ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ۔)) (مسند احمد: ۱۷۵۸۲)

پڑھا کرو، کیونکہ میرے رب نے مجھے عرش کے نیچے سے یہ عطاء کی ہیں۔''

(۸۵۲۹م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَإِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَإِنِّي أُعْطِيتُهُمَا مِنْ تَحْتَ الْعَرْشِ۔)) (مسند احمد: ۱۷٤۵۷)

''(دوسری سند) سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھا کر، یہ مجھے عرش کے نیچے سے عطا کی گئی ہیں۔''

(۸۵۳۰)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي۔)) (مسند احمد: ۲۱٦۷۲)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے خزانے والے گھر سے عطا کی گئی ہیں اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو یہ عطا نہیں کی گئیں۔''

مَا جَاءَ فِي تَفْسِيرِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ وَ بَيَان اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَم
سورۂ آل عمران کی تفسیر اور اللہ تعالی کے اسم اعظم کا بیان

(۸۵۳۱)۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِي هٰذَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ إِنَّ فِيهِمَا اسْمَ اللّٰهِ الْأَعْظَمَ۔)) (مسند احمد: ۲۸۱۰۳)

''سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دو آیتوں میں اللہ تعالی کا اسم اعظم ہے: ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ اور ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾

فوائد:...... اللہ پاک کے اسم اعظم کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (۵٦۲۸) اور اس سے پہلے والی احادیث اور ان کے فوائد۔

(۸۵۲۹م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(۸۵۳۰) تخريج: صحيح لغيره۔ أخرجه الحاكم: ۱/ ۵٦۲ (انظر: ۲۱۳٤۵)

(۸۵۳۱) تخريج: حسن، قاله الالباني۔ أخرجه ابوداود: ۱٤۹٦، والترمذى: ۳٤۷۸، وابن ماجه: ۳۸۵۵ (انظر: ۲۷٦۱۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آیَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ....﴾
﴿هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آیَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ....﴾ کی تفسیر

(۸۵۳۲)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿هُوَ الَّذِی أَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ، مِنْهُ آیَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِمْ زَیْغٌ، فَیَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِیلِهِ، وَمَا یَعْلَمُ تَأْوِیلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِی الْعِلْمِ، یَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا، وَمَا یَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ [آل عمران: ۷] فَإِذَا رَأَیْتُمُ الَّذِینَ یُجَادِلُونَ فِیهِ، فَهُمُ الَّذِینَ عَنَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْذَرُوهُمْ۔ (مسند احمد: ۲۴۷۱۴)

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کی: ”وہی ہے جس نے تجھ پر یہ کتاب اتاری، جس میں سے کچھ آیات محکم ہیں، وہی کتاب کی اصل ہیں اور کچھ دوسری کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، پھر جن لوگوں کے دلوں میں تو کجی ہے وہ اس میں سے ان کی پیروی کرتے ہیں جو کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں، فتنے کی تلاش کے لیے اور ان کی اصل مراد کی تلاش کے لیے، حالانکہ ان کی اصل مراد نہیں جانتا مگر اللہ اور جو علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے، سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نصیحت قبول نہیں کرتے مگر جو عقلوں والے ہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم قرآن میں جھگڑنے والوں کو دیکھو تو وہی وہ فتنہ پرور لوگ ہوں گے، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے بچو۔

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۴۶۲)

(۸۵۳۳)۔ عَنْ أَبِی غَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَأَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ قَالَ: ((هُمُ الْخَوَارِجُ۔)) وَفِی قَوْلِهِ: ﴿یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾ قَالَ: ((هُمُ الْخَوَارِجُ۔)) (مسند احمد: ۲۲۶۱۴)

”سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَأَمَّا الَّذِینَ فِی قُلُوبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾...... ”پھر جن لوگوں کے دلوں میں تو کجی ہے وہ اس میں سے ان کی پیروی کرتے ہیں جو کئی معنوں میں ملتی جلتی ہیں۔“ کے بارے میں فرمایا کہ ”یہ خوارج ہیں۔“ اسی طرح ﴿یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾...... ”اس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ“ کے بارے میں بھی فرمایا کہ ان سے مراد بھی خارجی ہیں۔

(۸۵۳۲) تخریج: أخرجه البخاری: ۴۵۴۷، ومسلم: ۲۶۶۵ (انظر: ۲۴۲۱۰)

(۸۵۳۳) تخریج: اسناده ضعیف، ابو غالب البصری مختلف فیه، وهو ممن یعتبر به فی المتابعات والشواهد، وفی رفعه نكارة، لكنه ثابت موقوفا عن ابی امامة ۔ أخرجه الطبرانی فی "الكبیر": ۸۰۴۶(انظر: ۲۲۲۵۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ.....﴾
﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ.....﴾ کی تفسیر

(٨٥٣٤)۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِعَرَفَةَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا اِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [آل عمران: ١٨] وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ يَا رَبِّ۔)) (مسند احمد: ١٤٢١)

''سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عرفات میں یہ آیت پڑھ رہے تھے: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا اِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ..... ''اللہ نے گواہی دی کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے ربّ! میں بھی اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔''

فوائد: ...... یہ روایت کی سند تو ضعیف ہے، البتہ آیت سے اہل علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اور فرشتوں کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔

بَابُ: ﴿اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾
﴿اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ کی تفسیر

(٨٥٣٥)۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ۔)) قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: اِقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ ﴿اِنِّیْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔﴾ (مسند احمد: ٧١٨٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے کوئی بچہ جو پیدا ہوتا ہے، مگر شیطان اس کو چوکا لگاتا ہے، وہ شیطان کے اس چوکے کی وجہ سے چیختا ہے، ما سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے۔'' سیدنا ابو ہریرہ علیہ السلام نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو قرآن کا یہ حصہ پڑھ لو: ﴿اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔﴾ ''بیشک میں اس کو اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں، شیطان مردود سے۔''

فوائد: ...... شیطان یہ چوکا لگا کر بچے پر اپنے تسلّط کا آغاز کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں

(٨٥٣٤) تخريج: اسناده ضعيف، فيه ثلاثة مجاهيل: جبير بن عمرو القرشی، وابو سعد الانصاری، وابويحيی مولى آل الزبير ـ أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ٢٥٠ (انظر: ١٤٢١)

(٨٥٣٥) تخريج: أخرجه البخاری: ٣٤٣١، ومسلم: ٢٣٦٦ (انظر: ٧١٨٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کی اس سے حفاظت کی، یہ ان کی ماں کی دعا کی برکت تھی، جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، مزید دیکھیں: حدیث نمبر (۱۳۲۵۱)

بَابُ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ کی تفسیر

(۸۵۳٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔)) فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فِيَّ كَانَ وَاللّٰهِ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟۔)) قُلْتُ: لَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((احْلِفْ!۔)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِذَنْ يَحْلِفَ فَذَهَبَ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔ (مسند احمد: ۳۵۹۷)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جھوٹی قسم اٹھائی تا کہ مسلمان کا مال ہتھیا لے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا، اشعث بن قیس کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے، میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کا جھگڑا ہوا، اس نے میرے خلاف انکار کر دیا اور دعویٰ کیا یہ زمین میری ہے۔ میں نے اس مقدمہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟'' میں نے کہا: جی نہیں، پھر آپ ﷺ نے یہودی سے فرمایا: ''تو قسم اٹھا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قسم اٹھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔﴾ ...... ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لیتے ہیں، وہ لوگ ہیں کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (سورۂ آل عمران: ۷۷)

(۸۵۳٦) تخريج: أخرجه البخاري: ۲٤۱٦، ۲٤۱۷، ومسلم: ۱۳۸ (انظر: ۳۵۹۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٥٣٧)۔ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔))، قَالَ: فَجَاءَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: فَحَدَّثْنَاهُ، قَالَ: فِيَّ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ، خَاصَمْتُ ابْنَ عَمٍّ لِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بِئْرٍ كَانَتْ لِي فِي يَدِهِ فَجَحَدَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيِّنَتُكَ أَنَّهَا بِئْرُكَ وَإِلَّا فَيَمِينُهُ۔)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لِي بِيَمِينِهِ وَإِنْ تَجْعَلْهَا بِيَمِينِهِ تَذْهَبْ بِئْرِي، إِنَّ خَصْمِي امْرُؤٌ فَاجِرٌ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔)) قَالَ: وَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ٧٧]۔ (مسند احمد: ٢٢١٩١)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان کا حق ناجائز طریقہ سے مارتا ہے، وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔'' اتنے میں سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے لوگوں سے پوچھا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو کیا بیان کیا ہے؟ لوگوں نے ان کی بیان کی ہوئی بات بیان کی۔ سیدنا اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ واقعہ میرے ساتھ پیش آیا تھا، مجھے اپنے ایک چچا زاد سے کنوئیں کا مقدمہ پیش آیا، کنواں میرا تھا، لیکن اس نے مجھے دینے سے انکار کر دیا، اُدھر نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اشعث تمہارے پاس دلیل ہے کہ یہ کنواں تمہارا ہے، وگرنہ آپ کا مد مقابل قسم اٹھا لے گا؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس کی قسم کو کیا کروں، اگر آپ نے اس کی قسم کی روشنی میں فیصلہ کیا تو وہ تو کنواں لے جائے گا کیونکہ میرا مد مقابل فاجر آدمی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان کا مال ناحق ہتھیا لے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہو گا۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾...... ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لیتے ہیں، وہ لوگ ہیں کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (سورہ آل عمران: ۷۷)

(٨٥٣٧) تخريج: حديث صحيح۔ أخرجه البخاري: ٢٤١٦، ٢٦٦٦، ومسلم: ١٣٨ (انظر: ٢١٨٤٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۵۳۷م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، وَإِنَّ تَصْدِيقَهَا لَفِي الْقُرْآنِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ: فَخَرَجَ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَقْرَؤُهَا قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، إِنَّ رَجُلًا ادَّعٰى رَكِيًّا لِي فَاخْتَصَمْنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ۔)) فَقُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ إِنْ حَلَفَ حَلَفَ فَاجِرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ، يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔)) (مسند احمد: ٢٢١٨٤)

''(دوسری سند) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جس نے جھوٹی قسم اٹھائی اور اس کے ذریعے مال کا حق دار بن گیا، جبکہ وہ اس میں فاجر ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا، یہ آیت اس واقعہ کی تصدیق کرتی ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔﴾ ...... ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لیتے ہیں، وہ لوگ ہیں کہ ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' (سورہ آل عمران: ۷۷) جب سیدنا اشعث رضی اللہ عنہ آئے تو وہ یہ آیت پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی، ایک آدمی نے میرے ایک کنوئیں کے بارے میں یہ دعویٰ کر دیا کہ یہ اس کا ہے، پس ہم دونوں جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''دو گواہ ہیں؟ وگرنہ اس کی قسم معتبر ہوگی۔'' میں نے کہا: اس کی قسم تو فاجر کی قسم ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو جھوٹی قسم اٹھائے اور مال ہتھیائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضب ناک ہوگا۔''

فوائد: ......ان روایات سے اس آیت کا مفہوم اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔

(۸٤٣٧م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

باب ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ﴾
﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ﴾ کی تفسیر

(٨٥٣٨)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ﴾ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ [آل عمران: ٨٦]، فَبَعَثَ بِهَا قَوْمُهُ فَرَجَعَ تَائِبًا، فَقَبِلَ النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ مِنْهُ وَخَلّٰى عَنْهُ۔ (مسند احمد: ٢٢١٨)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی مرتد ہوا اور مشرکوں کے ساتھ مل گیا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔﴾...... ''اللہ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا اور (اس کے بعد کہ) انھوں نے شہادت دی کہ یقیناً یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس واضح دلیلیں آ چکیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔'' (سورۂ آل عمران: ٨٦)۔ جب اس کی قوم نے اس تک یہ آیت پہنچائی تو وہ تائب ہو کر واپس آ گیا اور نبی کریم ﷺ نے اس سے یہ چیز قبول کر لی اور اس کو آزاد چھوڑ دیا۔''

فوائد: ......مرتد کی سزا قتل ہے، لیکن اگر کوئی مرتد مسلمانوں کے قبضے میں آنے سے پہلے از سرِ نو مشرف باسلام ہو جائے گا تو اس کا اسلام قبول ہوگا اور اس کو سزا نہیں دی جا سکتی۔

باب: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا﴾
﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا﴾ کی تفسیر

(٨٥٣٩)۔ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا، أَكُنْتَ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت کافر کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: اچھا یہ بتا کہ اگر تجھے زمین بھر سونا دے دیا جائے تو کیا اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اس کا فدیہ

(٨٥٣٨) تخريج: صحيح ـ أخرجه بنحوه النسائى: ٧/ ١٠٧ (انظر: ٢٢١٨)
(٨٥٣٩) تخريج: أخرجه البخارى: ٦٥٣٨، ومسلم: ٢٨٠٥ (انظر: ١٣٢٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مُفْتَدِيًا بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ!)) قَالَ: ((فَيُقَالُ: لَقَدْ سُئِلْتَ أَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔)) فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدٰى بِهِ﴾ [آل عمران: ۹۱]۔ (مسند احمد: ۱۳۳۲۱)

دے دے گا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: (دنیا میں) تجھ سے اس سے آسان تر مطالبہ کیا گیا تھا (لیکن تو نے اس کو بھی پورا نہ کیا)۔'' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدٰى بِهِ﴾ ...... ''یقیناً وہ لوگ جو کفر کی حالت میں مر گئے، اگر یہ زمین بھر سونا بھی فدیہ میں دے دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔''

فوائد: ...... قارئین سے گزارش ہے کہ زندگی کے مقصد کو سمجھیں، وقت کی قدر کریں اور شرعی احکام کے مطابق شب و روز گزاریں، یہی اس زندگی اور اس جہاں کا راز ہے۔

باب: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾
﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ کی تفسیر

(۸۵۴۰)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران: ۹۲] وَ ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ [البقرة: ۲۴۵] قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَحَائِطِي الَّذِي كَانَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ! لَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهَا لَمْ أُعْلِنْهَا، قَالَ: ((اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِكَ۔)) (مسند احمد: ۱۲۱۶۸)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ...... ''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے، تا آنکہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو'' اور ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ ...... ''کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسن دے۔'' تو سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا فلاں فلاں جگہ والا باغ (مجھے سب سے زیادہ پسند ہے)، اگر ہمت ہوتی تو میں اس کو مخفی طور پر ہی صدقہ کرتا، کسی کو پتا نہ چلنے دیتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم اسے اپنے رشتہ دار فقراء میں تقسیم کر دو۔''

فوائد: ...... اس روایت کی مفصل شکل درج ذیل ہے: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طِيبٍ۔ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا

(۸۵۴۰) تخريج: أخرجه البخاري: ۴۵۵۴، ومسلم: ۹۹۸ (انظر: ۱۲۱۴۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران:٩٢] قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ، أَرْجُوْبِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ، فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍّ! ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ! وَقَدْ سَمِعْتُ مَاقُلْتَ وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ۔)) ......

سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے انصاریوں میں کھجور کے باغات کے اعتبار سے سب سے زیادہ مالدار تھے اور انھیں اپنے مالوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ بیرحا (نامی باغ) تھا، یہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا، نبی کریم ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور باغ میں موجود عمدہ پانی پیتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے، تا آنکہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو'' تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی: ''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے، تا آنکہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو'' اور مجھے اپنے مالوں میں سے سب سے زیادہ محبوب چیز بیرحا (باغ) ہے، میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر وثواب کی اور اس کے پاس اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں، پس آپ اللہ کی طرف سے عطا کئے گئے فہم کے مطابق جہاں مناسب سمجھیں، اسے خرچ کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''واہ واہ! یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے، یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے! تم نے جو کچھ کہا ہے، میں نے سن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔'' (صحیح بخاري: ۱۴۶۱، صحیح مسلم: ۳/ ۷۹)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے خون سے شجرِ اسلام کی آبیاری کرنے والی، آغوشِ نبوت کی پروردہ اور پاکیزہ ہستیاں تھیں، وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام پر عمل کرنے کے نہ صرف سخت پابند تھے، بلکہ اسی میں اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان سن کر اپنے بیش قیمت باغ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے۔ لیکن قربان جایئے محمد رسول اللہ ﷺ کی سخاوت اور حکمت پر کہ صلہ رحمی کی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنے قیمتی مال کو تر ابتداروں کی خاطر واپس لوٹایا جا رہا ہے۔

باب: ﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ﴾
﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ﴾ کی تفسیر

(٨٥٤١)۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: حَضَرَتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ!

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت، نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا: اے ابو القاسم! ہم آپ سے چند باتیں پوچھتے ہیں، صرف نبی ان کا

(٨٥٤١) تخريج: حسن (انظر: ٢٤٧١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَدِّثْنَا عَنْ خِلَالٍ نَسْأَلُكَ عَنْهُنَّ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، فَكَانَ فِيمَا سَأَلُوهُ أَيُّ الطَّعَامِ حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ قَبْلَ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ، قَالَ: ((فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ إِسْرَائِيلَ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرِضَ مَرَضًا شَدِيدًا، فَطَالَ سَقَمُهُ فَنَذَرَ لِلّٰهِ نَذْرًا لَئِنْ شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْ سَقَمِهِ لَيُحَرِّمَنَّ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيْهِ وَأَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَيْهِ، فَكَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَيْهِ لُحْمَانُ الْإِبِلِ، وَأَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيْهِ أَلْبَانُهَا۔))، فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔ (مسند احمد: ٢٤٧١)

جواب دے سکتا ہے، پھر انہوں نے جو سوال کئے تھے، ان میں سے ایک سوال یہ تھا: یعقوب علیہ السلام نے تورات اترنے سے پہلے کونسا کھانا اپنے اوپر حرام کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اس اللہ کے نام کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی ہے، کیا تم جانتے ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام سخت بیمار ہوئے تھے، ان کی بیماری لمبی ہو گئی، بالآخر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس بیماری سے شفا دی تو وہ سب سے زیادہ محبوب مشروب اور سب سے زیادہ پیارا کھانا خود پر حرام کر دیں گے؟ جبکہ انہیں سب سے زیادہ پیارا کھانا اونٹ کا گوشت تھا اور سب سے زیادہ پسند مشروب اونٹنیوں کا دودھ تھا، انہوں نے اس چیز کو حرام کر دیا۔'' یہودیوں نے کہا اللہ کی قسم! درست ہے۔

فوائد: ...... یہ حدیث بڑی تفصیل کے ساتھ حدیث نمبر (۸۴۸۷، ۸۴۸۷م) میں گزر چکی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَاءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۗ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ ...... ''کھانے کی ہر چیز بنی اسرائیل کے لیے حلال تھی مگر جو اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے اپنے آپ پر حرام کر لی، اس سے پہلے کہ تورات اتاری جائے، کہہ دے تو لاؤ تورات، پھر اسے پڑھو، اگر تم سچے ہو۔'' (سورۂ آل عمران: ۹۳)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں کہا: یعقوب رحمہ اللہ کی شریعت میں اس کا طریقہ یہ تھا کہ اپنی پسندیدہ اور مرغوب چیز کو اللہ کے نام پر ترک کر دیتے تھے اور ہماری شریعت میں یہ طریقہ نہیں ہے، بلکہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی چاہت کی چیزیں اللہ کے نام پر خرچ کر دیا کریں۔

بَابٌ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ کی تفسیر

(٨٥٤٢)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ

(٨٥٤٢) تخريج: اسناده ضعيف، عبد الاعلى بن عامر الثعلبى ضعيف، ثم هو منقطع ايضا، ابو البخترى سعيد بن فيروز لم يسمع عليا ۔ أخرجه ابن ماجه: ٢٨٨٤، والترمذى: ١٤٨ذ، ٣٠٥٥ (انظر: ٩٠٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [آل عمران: ٩٧] قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، فَقَالُوْا: أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: ثُمَّ قَالُوْا: أَ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ.)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ [المائدة: ١٠١]۔ (مسند احمد: ٩٠٥)

سَبِيلًا﴾ ...... ''لوگوں پر اللہ کے لیے حج فرض ہے جو اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھتا ہے۔'' تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے پھر کہا: کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ﴾ ...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو جو اگر تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جب قرآن نازل کیا جا رہا ہوگا تو تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے درگزر فرمایا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔''

فوائد: ...... یہ اصولِ فقہ کا ایک مسلّمہ قانون ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا مطلق حکم، محکوم بہ کے تکرار پر دلالت نہیں کرتا، یعنی جب شریعت میں کسی قید کے بغیر کوئی حکم دیا جائے اور بندہ اس پر ایک دفعہ عمل کر لے، تو وہ اس حکم سے بریٔ الذمہ ہو جائے گا اور اس سے دوبارہ اس حکم کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ بالکل یہی مثال اس حدیثِ مبارکہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق طور پر حج کو فرض قرار دیا، اس اطلاق کا تقاضا یہ ہے کہ جب آدمی ایک دفعہ حج کر لے گا تو وہ بریٔ الذمہ ہو جائے گا، لیکن جب صحابہ نے اس قانون پر اکتفا نہ کیا اور مزید پابندیوں کے بارے میں سوال کرنا شروع کر دیا تو وہ آپ ﷺ کو ناگوار گزرا اور اللہ تعالیٰ اس قسم کے سوالات سے منع کر دیا۔

حدیث نمبر (۴۰۶۴) میں حج کی فرضیت بیان ہو چکی ہے۔

بَابُ: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ..... الخ﴾
﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ..... الخ﴾ کی تفسیر

(٨٥٤٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا

(٨٥٤٣) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه الحاكم: ٢/ ٢٩٤، وابن ابی شيبة: ١٢/ ١٥٥، والطبرانی: ١٢٣٠٣ (انظر: ٢٩٢٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ [آل عمران: ١١٠] قَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (مسند احمد: ٢٩٢٦)

فرمان: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾...... ''تم بہترین امت ہو، جولوگوں کے لئے نکالے گئے ہو۔'' سے مراد وہ لوگ ہیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔''

فوائد:...... علامہ سندھی نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مقصود یہ ہے کہ اس آیت میں خطاب تمام صحابہ کو نہیں کیا جا رہا، بلکہ مہاجرین کو کیا جا رہا ہے، چہ جائیکہ ساری امت کو اس کا مخاطَب سمجھ لیا جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ خطاب مخاطَب کے موجود ہونے کا تقاضا کرتا ہے، اس لیے یہ ساری امت کو شامل نہیں ہے، دوسری وجہ یہ بھی کہ مہاجرین ہی ہیں، جن کو ان کے گھروں سے نکالا گیا تھا۔ واللہ تعالی اعلم۔ بہرحال آپ ﷺ کی امت سب سے بہترین اور لوگوں کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ ...... ''تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۱۰)

(٨٥٤٣م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ: قَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مَعَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (مسند احمد: ٢٩٨٧)

''(دوسری سند) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت ہے، البتہ اس میں ہے: اس سے مراد نبی کریم ﷺ کے صحابہ ہیں جنھوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔''

بَابُ: ﴿لَيْسُوْا سَوَاءً﴾

﴿لَيْسُوْا سَوَاءً﴾ کی تفسیر

(٨٥٤٤)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْأَدْيَانِ أَحَدٌ يَذْكُرُ اللّٰهَ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ۔)) قَالَ: وَأَنْزَلَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ: ﴿لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز عشاء کو مؤخر کیا، پھر مسجد میں تشریف لائے، جبکہ لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! اس وقت ان ادیان والوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے، جو اس وقت اللہ تعالی کا ذکر کر رہا ہو، ماسوائے تمہارے۔'' اللہ تعالی نے یہ آیات نازل کی ہیں: ﴿لَيْسُوْا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاءَ الَّيْلِ وَهُمْ

(٨٥٤٣م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(٨٥٤٤) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه البزار: ٣٧٥، وابن حبان: ١٥٣٠، والطبراني في "الكبير": ١٠٢٠٩ (انظر: ٣٧٦٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ﴾ [آل عمران: ۱۱۳۔ ۱۱۵] (مسند احمد: ۳۷٦۰)

يَسْجُدُوْنَ. يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ. وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ.﴾ ..... ''وہ سب برابر نہیں۔ اہل کتاب میں سے ایک جماعت قیام کرنے والی ہے، جو رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں اور وہ سجدے کرتے ہیں۔اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے اور اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ صالحین سے ہیں۔ اور وہ جو نیکی بھی کریں اس میں ان کی بے قدری ہرگز نہیں کی جائے گی اور اللہ متقی لوگوں کو خوب جاننے والا ہے۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۱۳۔ ۱۱۵)

فوائد: ...... حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اہل کتاب اور اصحاب محمد برابر نہیں، ...... پھر مسند احمد کی یہی حدیث ذکر کی ...... اور پھر کہا: لیکن اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ اہل کتاب کے علماء مثلاً سیدنا عبداللہ بن سلام، سیدنا اسد بن عبید، سیدنا ثعلبہ بن شعبہ وغیرہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، یہ لوگ ان اہل کتاب میں شامل نہیں تھے، جن کی مذمت پہلے گزر چکی ہے، بلکہ یہ باایمان جماعت اللہ کے حکم پر قائم اور شریعت محمدیہ کی تابع تھی، استقامت و یقین اس میں تھا، یہ پاکباز لوگ راتوں کے وقت تہجد کی نماز میں بھی اللہ کے کلام کی تلاوت کرتے رہتے تھے، اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے تھے اور لوگوں کو بھی انہی باتوں کا حکم دیتے تھے، اور ان کی مخالفت کرنے سے روکتے تھے اور نیک کاموں میں پیش پیش رہا کرتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ انہیں خطاب عطا فرمایا ہے کہ یہ صالح لوگ ہیں اور سورت کے آخر میں فرمایا: ﴿وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ﴾ ..... ''بعض اہل کتاب ایسے ہیں جو اللہ تعالی پر، تمہاری طرف اتارے جانے والے کلام پر اور خود ان کی طرف اتارے جانے والے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں۔'' (آل عمران: ۱۹۹) اور یہاں بھی فرمایا کہ ان کے یہ نیک اعمال ضائع نہیں ہوں گے، بلکہ پورا پورا بدلہ ملے گا، تمام پرہیزگار لوگ اللہ تعالی کی نظر میں ہیں، وہ کسی کے اچھے عمل کو برباد نہیں کرے گا۔ وہاں ان بے دین لوگوں کو اللہ کے ہاں نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد، یہ تو جہنمی ہیں۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ..... الخ﴾
﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ.....الخ﴾ کی تفسیر

(٨٥٤٥)۔ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو، اللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ۔))، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨] قَالَ: فَتِيبَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ۔ (مسند احمد: ٥٦٧٤)

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوں بد دعا کی: ''اے اللہ! حارث بن ہشام پر لعنت کر، اے اللہ! سہیل بن عمرو پر لعنت کر، اے اللہ! صفوان بن امیہ پر لعنت کر۔'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾...... ''تیرے اختیار میں اس معاملے سے کچھ بھی نہیں، یا وہ ان پر مہربانی فرمائے، یا انھیں عذاب دے، کیوں کہ بلا شبہ وہ ظالم ہیں۔'' پس ان سب افراد کی توبہ قبول کر لی گئی۔''

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ نے صفر (۴) سن ہجری میں ستر قراء صحابہ کو بئر معونہ والوں کی طرف بھیجا، تا کہ یہ ان کو قرآن مجید اور علم شرعی کی تعلیم دیں، ان کے امیر سیدنا منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ تھے، لیکن عامر بن طفیل نے ان قراء کو قتل کر دیا، آپ ﷺ کو ان کا بڑا دکھ ہوا اور آپ ﷺ نے ایک ماہ قنوتِ نازلہ کی اور ان قبائل پر بد دعا، بالآخر یہ آیت نازل ہو۔ تعیین کے ساتھ صرف اس آدمی پر لعنت کی جا سکتی ہے، جس کا وحی کے ذریعے جہنمی ہونا واضح ہو چکا ہو، مثلا ابوجہل پر لعنت ہو، ابولہب پر لعنت۔ وگرنہ کسی کافر اور مسلمان پر تعیین کے ساتھ لعنت نہیں کی جا سکتی، کیونکہ ممکن ہے کہ ایسا کافر اپنی زندگی میں مشرف باسلام ہو جائے، ہاں مطلق طور ایسے کہنا درست ہے کہ کافروں پر لعنت ہو، جھوٹوں پر لعنت ہو، اس سے مراد وہ افراد ہوں گے، جنھوں نے کفر اور جھوٹ کی حالت میں ہی مرنا ہوگا۔

(٨٥٤٦)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، وَشُجَّ فِي جَبْهَتِهِ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هٰذَا

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد والے دن نبی کریم ﷺ کے سامنے والے دانت توڑ دیے گئے اور آپ کی پیشانی مبارک زخمی کی گئی، یہاں تک کہ آپ کے چہرۂ انور پر خون بہہ پڑا، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قوم

(٨٥٤٥) تخريج: حديث صحيح ـ أخرجه الترمذي: ٣٠٠٤، والنسائي: ٢/ ٢٠٣، وعلقه البخاري عقب الرواية رقم: ٤٥٥٩ (انظر: ٥٦٧٤)

(٨٥٤٦) تخريج: أخرجه مسلم: ١٧٩١، وعلقه البخاري في ﴿ليس لك من الامر شيء......﴾ في المغازي (انظر: ١١٩٥٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِنَبِيِّهِمْ، وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ۔)) فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ [آل عمران: ١٢٨]۔ (مسند احمد: ١١٩٧٨)

کیسے کامیاب ہوگی، جنھوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا، جبکہ نبی ان کو ان کے رب کی طرف بلا رہا تھا۔'' پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾...... ''تیرے اختیار میں اس معاملے سے کچھ بھی نہیں، یا وہ ان پر مہربانی فرمائے، یا انھیں عذاب دے، کیوں کہ بلا شبہ وہ ظالم ہیں۔''

فوائد:...... ان دو احادیث میں الگ الگ واقعات بیان کیے گئے ہیں، پہلے غزوۂ احد اور اس کے بعد بئر معونہ کا واقعہ پیش آیا، لیکن دونوں میں ایک ہی آیت کے نزول کا ذکر ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے جمع و تطبیق کی یہ صورت بیان کی ہے کہ جب آپ ﷺ نے غزوۂ احد کے بعد نماز میں مذکورہ لوگوں پر بد دعا کی تو دونوں واقعات کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ لیکن یہاں اصول تفسیر کا یہ قانون پیش کرنا زیادہ بہتر ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب ایک آیت سے مختلف مسائل استنباط کرتے ہیں تو وہ لفظ ''فَنَزَلَتْ'' استعمال کرتے ہیں، یہ سب سے بہتر صورت ہے۔

بَابُ: ﴿وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ﴾
﴿وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ﴾ کی تفسیر

(٨٥٤٧)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الرُّمَاةِ، وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ، وَقَالَ: ((إِنْ رَأَيْتُمُ الْعَدُوَّ وَرَأَيْتُمُ الطَّيْرَ تَخْطَفُنَا فَلَا تَبْرَحُوا۔))، فَلَمَّا رَأَوُا الْغَنَائِمَ قَالُوا: عَلَيْكُمُ الْغَنَائِمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبْرَحُوا۔)) قَالَ: غَيْرُهُ فَنَزَلَتْ: ﴿وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ١٥٢] يَقُولُ: عَصَيْتُمُ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمُ الْغَنَائِمَ وَهَزِيمَةَ الْعَدُوِّ۔ (مسند احمد: ١٨٨٠١)

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد والے دن نبی کریم ﷺ نے پچاس تیر اندازوں پر سیدنا عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور ان سے فرمایا: ''اگر تم دیکھو کہ دشمن نے ہمیں مار دیا ہے اور پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں، پھر بھی تم نے اس مقام کو نہیں چھوڑنا۔'' لیکن جب انہوں نے مالِ غنیمت کو دیکھا تو کہنے لگے: تم بھی غنیمتیں جمع کرو، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ''تم لوگوں نے اسی درے پر رہنا ہے۔''؟ (لیکن وہ نہ مانے) اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ﴾...... ''اور جونہی کہ وہ چیز اللہ نے تمہیں دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار

(٨٥٤٧) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٠٣٩، ٣٩٨٦، ٤٠٦١ (انظر: ١٨٦٠٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تھے (یعنی مالِ غنیمت اور دشمن کی شکست) تم اپنے سردار کے حکم
کی خلاف ورزی کر بیٹھے'' راوی کہتا ہے: تم غنیمتوں اور دشمنوں
کی شکست دیکھنے کے بعد اپنے رسول کی نافرمانی کر دی۔''

فوائد: ......غزوۂ احد میں آپ ﷺ نے ایک درّے پر پچاس تیر انداز صحابہ کو تعینات کیا، یہ نبی کریم ﷺ کی جنگی مہارت کا منہ بولتا ثبوت تھا، لیکن یہ دستہ حکم عدولی کر بیٹھا اور لشکرِ اسلام کی فتح، شکست میں تبدیل ہوگئی، سبق یہ ملتا ہے کہ کسی حالت میں محمد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے اور ہر حال میں آپ ﷺ کے حکم کو مقدم رکھنا چاہیے۔ پوری آیت یوں ہے: ﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾...... ''اللہ نے تائید ونصرت کا جو وعدہ تم سے کیا تھا وہ تو اس نے پورا کر دیا۔ ابتدا میں اس کے حکم سے تم ہی ان کو قتل کر رہے تھے۔ مگر جب تم نے کمزوری دکھائی اور اپنے کام میں باہم اختلاف کیا، اور اس کے بعد کہ وہ چیز اللہ نے تمہیں دکھائی جس کی محبت میں تم گرفتار تھے (یعنی مالِ غنیمت اور دشمن کی شکست) تم اپنے سردار کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے، اس لیے کہ تم میں سے کچھ لوگ دنیا کے طالب تھے اور کچھ آخرت کی خواہش رکھتے تھے، تب اللہ نے تمہیں کافروں کے مقابلہ میں پسپا کر دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے۔ اور حق یہ ہے کہ اللہ نے پھر بھی تمہیں معاف ہی کر دیا کیونکہ مومنوں پر اللہ بڑی نظر عنایت رکھتا ہے۔

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا﴾
﴿اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا﴾ کی تفسیر

اس باب سے متعلقہ کوئی حدیث بیان نہیں کی گئی، یہ پوری آیت یوں ہے:
﴿اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾...... ''اور یہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب تم پر مصیبت آ پڑی تو تم کہنے لگے یہ کہاں سے آئی؟ حالانکہ جنگ بدر میں اس سے دوگنی مصیبت تمہارے ہاتھوں فریق مخالف پر پڑ چکی ہے۔ اے نبی! ان سے کہو، یہ مصیبت تمہاری اپنی لائی ہوئی ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۶۵)

یہاں جس مصیبت کا بیان ہو رہا ہے یہ احد کی مصیبت ہے، جس میں ستر صحابہ شہید ہوئے تھے تو مسلمان کہنے لگے کہ یہ مصیبت کیسے آ گئی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ تمہاری اپنی غلطی کی وجہ سے ہے، تم نے رسول اللہ ﷺ کے تاکید حکم کے باوجود پہاڑی مورچہ چھوڑ دیا۔ اس چیز کا تفصیلی ذکر ''كتاب السيرة النبوية'' میں آئے گا۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾ کی تفسیر

(٨٥٤٨)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلٰى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَشْرَبِهِمْ وَمَأْكَلِهِمْ وَحُسْنَ مُنْقَلَبِهِمْ، قَالُوْا: يَا لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ لَنَا، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوا عَنِ الْحَرْبِ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ۔)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ عَلٰى رَسُولِهِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ﴾ [آل عمران: ١٦٩]۔ (مسند احمد: ٢٣٨٨)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب احد میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندں میں ڈال دیں، وہ جنت کی نہروں پر جاتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش الٰہی کے سائے میں سونے کی قندیلوں میں جگہ پکڑ تے ہیں، جب انہوں نے کھانے پینے کی یہ عمدگی اور اپنے ٹھکانے کی خوبصورتی دیکھی تو انھوں نے کہا: کاش ہمارے دنیا والے بھائیوں کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالی نے ہمارے ساتھ کس قدر اچھا سلوک کیا ہے، تا کہ وہ جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے روگردانی نہ کریں، اللہ تعالی نے فرمایا: میں تمہارا یہ پیغام تمہاری طرف سے تمہارے بھائیوں تک پہنچاتا ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔﴾ ......''اور تو ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے، ہرگز مردہ گمان نہ کر، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔''

فوائد: ......شہدء کی جس زندگی کو ثابت کیا جا رہا ہے، اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ بدعتی لوگ ایسی آیات کے ذریعے شہدا اور اولیا کی وہ زندگی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس کا تصور انھوں نے بزعم خود قائم کر لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی آدمی مرجاتا ہے تو وہ اس دنیا سے منقطع ایک نئے عالم میں داخل ہو جاتا ہے، جس کو عالم برزخ کہتے ہے، اُس عالَم کا اس دنیا سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہے، اس عالَم میں نیکیوں اور برائیوں کا صلہ ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ شہداء کی مثال اس حدیثِ مبارکہ میں بیان کی گئی ہے۔

(٨٥٤٨) تخريج: حسن ـ أخرجه ابن ابی شيبة: ٥/ ٢٩٤ (انظر: ٢٣٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ﴾

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر

(۸۵٤۹)۔ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ: اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِءٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ، وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ، لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا لَكُمْ؟ وَهٰذِهِ إِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ﴾ هٰذِهِ الْآيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ [آل عمران: ۱۸۷۔۱۸۸] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا، قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ، وَاسْتَحْمَدُوا بِذٰلِكَ إِلَيْهِ، وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ۔ (مسند احمد: ۲۷۱۲)

''حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ مروان نے اپنے دربان رافع سے کہا: اے رافع! تم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اوران سے کہو: اگر ہم میں سے ہر کوئی اس چیز پر خوش ہو، جو اس کو دی گئی ہے اور یہ پسند کرے کہ ایسے کام پر بھی اس کی تعریف کی جائے، جو اس نے کیا نہ ہو، تو پھر تو ہم سب کو عذاب ہوگا۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تمہارا اس آیت سے کیا تعلق ہے؟ یہ تو اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ﴾ ......''اور جب اللہ نے ان لوگوں سے پختہ عہد لیا جنھیں کتاب دی گئی کہ تم ہر صورت اسے لوگوں کے لیے صاف صاف بیان کرو گے اور اسے نہیں چھپاؤ گے تو انھوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی قیمت لے لی۔ سو برا ہے جو وہ خرید رہے ہیں۔'' اور اس کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھی: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ ......''ان لوگوں کو ہرگز خیال نہ کر جو ان (کاموں) پر خوش ہوتے ہیں جو انھوں نے کیے اور پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف ان (کاموں) پر کی جائے جو انھوں نے نہیں کیے۔'' پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے ان اہل کتاب سے ایک سوال کیا، انہوں نے اس کو چھپایا اورغلط بتایا اور تمنا یہ کی کہ نبی کریم ﷺ ان کی

(۸۵٤۹) تخريج: أخرجه البخاری: ٤٥٦٨، ومسلم: ۲۷۷۸ (انظر: ۲۷۱۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس بناء پر تعریف بھی کریں کہ آپ ﷺ نے ان سے جو کچھ پوچھا ہے، انہوں نے وہ بتا دیا اور یہ یہودی اس صحیح بات کو چھپا لینے پر بہت خوش تھے کہ انھوں نے اصل بات بھی چھپا لی ہے اور نبی کریم ﷺ کو جواب بھی دے دیا ہے۔''

فوائد: ...... یہ آیات اگرچہ یہودیوں کے بارے میں ہیں، لیکن ان کا حکم عام ہے اور ہر وہ شخص ان کا مصداق ہے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ خیر و بھلائی والے اُن امور کی وجہ سے اس کی تعریف کی جائے، جو اس نے کیے نہ ہوں، اسی طرح اس کو علم و صلاح کی طرف منسوب کیا جائے، جبکہ حقیقت میں وہ ایسا نہ ہو، آجکل کئی ظاہر پرست اس چیز کے خواہش مند نظر آتے ہیں کہ ان کے لیے بڑے بڑے القاب استعمال کیے جائیں۔ نَسْأَلُ اللّٰہَ السَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ۔

مَاجَاءَ فِیْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ

سورۂ نساء کی تفسیر

بَابُ آیَةِ الْمِیْرَاثِ

وراثت کی آیت کا بیان

(۸۵۵۰)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِابْنَتَیْہَا مِنْ سَعْدٍ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! ہَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ، قُتِلَ أَبُوْہُمَا مَعَكَ فِیْ أُحُدٍ شَہِیْدًا، وَإِنَّ عَمَّہُمَا أَخَذَ مَالَہُمَا فَلَمْ یَدَعْ لَہُمَا مَالًا، وَلَا یُنْکَحَانِ إِلَّا وَلَہُمَا مَالٌ، قَالَ: فَقَالَ: ((یَقْضِی اللّٰہُ فِیْ ذٰلِكَ۔)) فَنَزَلَتْ آیَةُ الْمِیْرَاثِ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِلٰی عَمِّہِمَا، فَقَالَ: ((أَعْطِ ابْنَتَیْ سَعْدٍ الثُّلُثَیْنِ وَأُمَّہُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَہُوَ لَكَ۔)) (مسند احمد: ۱٤۸۵۸)

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی اپنی دو بیٹیاں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! یہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی دو بیٹیاں ہیں، ان کا باپ آپ کے ساتھ جنگ احد میں شہید ہو چکا ہے اور ان کے چچے نے ان کا سارا مال سمیٹ لیا ہے، ظاہر ہے اگر ان بیٹیوں کے پاس مال نہ ہوا تو ان کی شادی نہیں ہو گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔'' پس میراث والی آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ان بچیوں کے چچے کو بلایا اور اس سے فرمایا: ''سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی اور ان کی ماں کو آٹھواں حصے دو، پھر جو کچھ بچ جائے (وہ بطورِ عصبہ) تیرا ہے۔''

فوائد: ...... جب میت کی دو یا زائد بیٹیاں ہوں تو ان کو دو تہائی ملتا ہے، جب خاوند کی اولاد ہو تو اس کی بیوی کو

(۸۵۵۰) تخریج: اسنادہ محتمل للتحسین، أخرجہ ابوداود: ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، وابن ماجہ: ۲۷۲۰ (انظر: ۱٤۷۹۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

آٹھواں حصہ ملتا ہے، چچا عصبہ ہے، اس لیے دو قسم کے اصحاب الفروض سے جو کچھ بچے گا، وہ چچا کو ملے گا۔ علم میراث ایک مکمل اور پیچیدہ فن ہے، سورۂ نساء کے اوائل اور اواخر میں اس سے متعلقہ آیات موجود ہیں۔ حدیث نمبر (۶۳۳۷) سے پہلے ''کِتَابُ الْفَرَائِضِ'' میں اس علم سے متعلقہ بعض مسائل بیان کیے جا چکے ہیں۔

بَابُ: ﴿وَاللَّاتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ....﴾
﴿وَاللَّاتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ....﴾ کی تفسیر

(۸۵۵۱)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، نَزَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَاللَّاتِي يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [النساء: ۱۵]، قَالَ: فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ، وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَعْرَضَ عَنَّا وَأَعْرَضْنَا عَنْهُ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَكَرَبَ لِذٰلِكَ، فَلَمَّا رُفِعَ عَنْهُ الْوَحْيُ، قَالَ: ((خُذُوْا عَنِّيْ۔)) قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ۔))، قَالَ الْحَسَنُ: فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْحَدِيْثِ هُوَ أَمْ لَا، قَالَ: ((فَإِنْ شَهِدُوْا أَنَّهُمَا وُجِدَا فِي لِحَافٍ لَا يَشْهَدُوْنَ عَلٰى جِمَاعٍ خَالَطَهَا بِهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَجُزَّتْ رُءُوْسُهُمَا۔)) (مسند احمد: ۲۳۱۶۱)

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَالّٰتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾...... ''اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کا ارتکاب کریں، ان پر اپنے میں سے چار مرد گواہ طلب کرو، پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو انھیں گھروں میں بند رکھو، یہاں تک کہ انھیں موت اٹھا لے جائے، یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ بنا دے۔'' (سورۂ نساء: ۱۵) پس نبی کریم ﷺ نے خواتین کے ساتھ اسی طرح کیا، پھر ایک دفعہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم آپ ﷺ کے گرد جمع تھے، جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ ہم سے رخ پھیر لیا کرتے تھے، اب کی بار بھی آپ ﷺ نے ہم سے رخ پھیر لیا اور آپ ﷺ کے رخ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا اور آپ ﷺ کو تکلیف ہوئی۔ جب آپ ﷺ سے وحی کی کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے حکم وصول کرو۔'' ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں

(۸۵۵۱) تخریج: حدیث صحیح دون قوله: "فان شهدوا ......الخ"، وهذا الاسناد منقطع، فان الحسن البصری لم يسمع من عبادة بن الصامت ۔ أخرجه مسلم: ۱۶۹۰ بلفظ "خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ" (انظر: ۲۲۷۸۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یہ راستہ بتایا ہے کہ جب کنوارا، کنواری کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی اور جب شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کا ارتکاب کرتے تو سو کوڑے اور پھر رجم۔'' حسن راوی کہتے ہیں: میں یہ نہ جان سکا کہ یہ اگلا حصہ حدیث کا حصہ ہے یا نہیں ہے: اگر لوگ گواہی دیں کہ یہ مرد اور عورت ایک لحاف میں پائے گئے ہیں، لیکن اس کے ساتھ جماع کی گواہی نہ دیں تو انہیں سو کوڑے مارے جائیں گے اور ان کے سر مونڈ دیے جائیں گے۔''

فوائد: ......حدود کے نازل ہونے سے پہلے زانی عورت کی سزا یہ تھی کہ اس کو گھر میں بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ مر جاتی، پھر اللہ تعالی نے اس جرم کی مختلف سزائیں نازل کر دیں۔ حدیث نمبر (٦٦٨٢) اور اس کے بعد والی احادیث میں زنا کی حدود کی تفصیل گزر چکی ہے، اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ شادی شدہ زانیوں کو رجم سے پہلے سو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ وَقَوْلِهِ: ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ وَقَوْلِهِ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ ....﴾

ان آیات کی تفسیر کا بیان

(٨٥٥٢)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا نِسَاءً مِنْ سَبْيِ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ، فَكَرِهْنَا أَنْ نَقَعَ عَلَيْهِنَّ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء: ٢٤] قَالَ: فَاسْتَحْلَلْنَا بِهَا فُرُوجَهُنَّ۔ (مسند احمد: ١١٧١٤)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بنو اوطاس قبیلہ کی خواتین لونڈیوں کے طور پر حاصل کیں، جبکہ ان کے خاوند موجود تھے (یعنی وہ پہلے شادی شدہ تھیں اور ان کے خاوند زندہ تھے)، اس لیے ہم نے ان سے جماع کو ناپسند کیا، کیونکہ ان کے خاوند موجود ہیں، پھر جب ہم نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾...... ''اور خاوند والی عورتیں (بھی حرام کی گئی ہیں) مگر وہ (لونڈیاں) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ ہوں۔'' تو ملک یمین کی وجہ سے ہم نے ان سے صحبت کی۔

(٨٥٥٢) تخريج: أخرجه مسلم: ١٤٥٦ (انظر: ١١٦٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......یعنی ایسی لونڈیاں مسلمانوں کے لیے حلال ہوں گی، ان کے خاوندوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا، البتہ استبرائے رحم کا یقین حاصل کرنے کے لیے ایک حیض کا انتظار کیا جائے گا۔

(۸۵۵۳)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا نَغْزُو وَلَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ [النساء: ۳۲]۔ (مسند احمد: ۲۷۲۷۲)

''مجاہد کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! مرد جہاد کرتے ہیں اور ہم عورتیں جہاد میں شرکت نہیں کرتیں اور ہماری وراثت کا حصہ بھی مردوں سے آدھا ہے؟ تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾...... ''اور اس چیز کی تمنا نہ کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہے، جو انھوں نے محنت سے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہے، جو انھوں نے محنت سے کمایا اور اللہ سے اس کے فضل میں سے حصہ مانگو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

فوائد: ...... اللہ تعالی سے اس کے فضل کا سوال کرنا چاہئے اور مرد وزن کو جن جن صلاحیتوں سے نوازا گیا ہے، ان کو بروئے کار لانا چاہیے، جو نعمتیں اور اہلیتیں محض اللہ تعالی کی عنایت ہوں اور بن مانگے ملی ہوں، ان کے بارے میں تمنا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، مثلا مرد کو بحیثیت مرد برتری دینا، جیسے جہاد، گواہی، میراث میں حصہ، نگہداشت، ولایت و ذمہ داری، اسی طرح عورت کو حیض اور نفاس جیسے عارضوں میں مبتلا کر کے اس کے مقام کو مزید کم کر دینا۔ یہ اللہ تعالی کی تقسیم ہے، اور یہی درست ہے، سو اس پر ہر ایک کو راضی ہونا چاہیے، بہر حال اچھے اور برے اعمال کی راہ کھلی ہے، جو چاہے آگے بڑھ سکتا ہے۔

(۸۵۵٤)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ پر سورۂ نساء تلاوت کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ

(۸۵۵۳) تخریج: اسنادہ ضعیف، فیہ انقطاع بین مجاهد وام سلمة ۔ أخرجه الترمذی: ۳۰۲۲ (انظر: ۲٦۷۳٦)

(۸۵۵٤) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۰۵۰، ومسلم: ۸۰۰ (انظر: ۳۵۵۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] قَالَ: فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔ (مسند احمد: ٣٥٥١)

وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ...... ''وہ کیفیت کیسی ہو گی، جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان سب پر گواہ لائیں گے۔'' اس سے نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔''

فوائد: ...... ہر امت میں سے اس کا پیغمبر اللہ کی بارگاہ میں گواہی دے گا کہ یا اللہ ہم نے تو تیرا پیغام اپنی قوم کو پہنچا دیا تھا، اب انھوں نے نہیں مانا تو ہمارا کیا قصور؟ پھر ان سب پر نبی کریم ﷺ گواہی دیں گے کہ یا اللہ! یہ سب سچ کہہ رہے ہیں۔ نیز دیکھیں حدیث نمبر (۸۴۹۱)۔

بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُو الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُو الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ کی تفسیر

(٨٥٥٥)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: نَزَلَتْ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا اَطِيعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيعُو الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ نِ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّرِيَّةِ۔ (مسند احمد: ٣١٢٤)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبد اللہ بن حذافہ سہمی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُو الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ ......''اے ایماندارو! تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحب امر لوگوں کی اطاعت کرو۔''

فوائد: ...... سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ آیت ذکر کرنے سے مقصود ''فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ ....'' والا جملہ ہے، کیونکہ پوری آیت یہ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔﴾ ......''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔'' (سورۂ نساء: ۵۹)

سہمی کا واقعہ کیا ہے؟ ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۴۹۳۲)

''وَاُولِي الْاَمْرِ'' (صاحب امر) سے مراد امراء، حکام اور خلفاء ہیں، جن کے بارے میں شرعی اصول یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی نافرمانی کا حکم نہ دیں، اس وقت تک ان کی اطاعت ضروری ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى

(٨٥٥٥) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٥٨٤، ومسلم: ١٨٣٤ (انظر: ٣١٢٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔))

...... ''مسلمان آدمی پر (امیر کی اطاعت) ان چیزوں میں واجب ہے، جو اس کو پسند ہوں یا ناپسند، جب تک کہ گناہ کا حکم نہ دے، جب گناہ کی بات کا حکم دیا جائے تو نہ سننا ہے اور نہ ہی اطاعت کرنا ہے۔'' (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

باب ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ کی تفسیر

(۸۵۵٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: خَاصَمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ الزُّبَيْرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلزُّبَيْرِ: سَرِّحِ الْمَاءَ، فَأَبٰى فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ ارْسِلْ إِلٰى جَارِكَ۔)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ إِلَى الْجُدُرِ۔)) قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ......﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (مسند احمد: ۱٦۲۱۵)

''سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری کے درمیان حرہ کے ایک نالے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، اس نالے سے کھجوروں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری رضی اللہ عنہ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: میری کھجوروں کے لئے پانی چھوڑ دو، لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، انصاری وہ مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے زبیر! تم پہلے سیراب کر کے پانی کو اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دیا کرو۔'' لیکن اس فیصلے سے انصاری کو غصہ آ گیا اور اس نے کہا: یہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے زبیر! اب اتنی دیر پانی روک کر رکھنا کہ دیوار تک پہنچ جائے، پھر آگے چھوڑنا۔'' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ یہ آیت اسی بارے میں ہی نازل ہوئی تھی: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ...... ''سو قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور

(۸۵۵٦) تخریج: أخرجه البخاری: ۲۳۵۹، ومسلم: ۲۳۵۷ (انظر: ۱٦۱۱٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔'' (سورۂ نساء: ٦٥)

فوائد: ......اس آیت میں واضح طور پر مؤمن کی تین نشانیاں بیان کی گئی ہیں، ہمیں بھی ہر حال میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ یہ انصاری بدری صحابی تھے، منافق نہیں تھے اور اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں کی پیشگی معافی کا اعلان کر دیا تھا، بس غصے میں آ گئے اور شیطان کے ورغلانے پر یہ الفاظ کہہ دیے، جبکہ نبی کریم ﷺ نے بھی ان کے حق میں سختی نہیں کی۔ مذکورہ بالا دو احادیث سے معلوم ہوا کہ قدرتی پانی کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے، جس کی زمین اس کے سب سے زیادہ قریب ہو گی، لیکن جب وہ ضرورت پوری کر لے گا تو اس کو پانی روک لینے کا کوئی حق حاصل نہ ہو گا، وہ اپنے ہمسائے کے لیے پانی چھوڑ دے گا، پھر وہ اپنی ضرورت پوری کر لینے کے بعد تیسرے نمبر پر آنے والے ہمسائے کے لیے پانی چھوڑ دے گا۔ علی ہذا القیاس۔

بَابُ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾
﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ کی تفسیر

(٨٥٥٧)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْعَرَبِ، أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَأَسْلَمُوْا وَأَصَابَهُمْ وَبَاءُ الْمَدِينَةِ حُمَّاهَا فَأُرْكِسُوا فَخَرَجُوا مِنَ الْمَدِينَةِ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعْنِي أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا لَهُمْ: مَا لَكُمْ رَجَعْتُمْ؟ قَالُوْا: أَصَابَنَا وَبَاءُ الْمَدِينَةِ فَاجْتَوَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالُوْا: أَمَا لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَافَقُوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يُنَافِقُوا هُمْ مُسْلِمُونَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا﴾ الْآيَةَ [النساء: ٨٨]۔ (مسند احمد: ١٦٦٧)

''سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے، لیکن جب وہ مدینہ کی وبا یعنی بخار میں مبتلا ہوئے تو ان کو پلٹا دیا گیا اور وہ مدینہ سے نکل گئے، ان کو آگے سے صحابۂ کرام کا ایک گروہ ملا اور اس نے ان سے پوچھا: کیا ہوا ہے تم کو، واپس جا رہے ہو؟ انھوں نے کہا: ہمیں مدینہ کی وبا لگ گئی ہے اور اس شہر کی آب و فضا موافق نہ آنے کی وجہ سے پیٹ میں بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ مسلمانوں نے کہا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں نمونہ نہیں ہے؟ اب بعض مسلمانوں نے کہا: وہ منافق ہو گئے ہیں اور بعض نے کہا: وہ منافق نہیں ہوئے، بلکہ مسلمان ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا﴾ ...... ''پھر تمھیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، حالانکہ اللہ نے انھیں اس کی وجہ سے الٹا کر دیا جو انھوں نے کمایا۔''

(٨٥٥٧) تخریج: اسنادہ ضعیف، محمد بن اسحاق مدلس وقد عنعن (انظر: ١٦٦٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد:......اس آیت کا صحیح شان نزول درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے:

(۸۵۵۸)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ، فَرَجَعَ أُنَاسٌ خَرَجُوا مَعَهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ، فِرْقَةٌ تَقُولُ بِقِتَالِهِمْ، وَفِرْقَةٌ تَقُولُ: لَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء: ۸۸] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهَا طَيْبَةُ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔)) (مسند احمد: ۲۱۹۳۵)

''سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ احد کی طرف نکلے تو آپ ﷺ کے ساتھ (نکلنے والے منافق راستے سے) واپس لوٹ آئے، ان کی وجہ سے صحابہ کرام کے دو فریق بن گئے، ایک فریق کا خیال تھا کہ ہم لوگ ان منافقوں سے لڑیں، جبکہ دوسرے فریق کی رائے یہ تھی کہ ان سے نہیں لڑنا چاہیے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾...... ''پھر تمہیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، حالانکہ اللہ نے انھیں اس کی وجہ سے الٹا کر دیا جو انھوں نے کمایا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طیبہ ہے، یہ گناہوں کی ایسی صفائی کرتا ہے، جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔''

بَابُ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا...... الخ﴾
﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا...... الخ﴾ کی تفسیر

(۸۵۵۹)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا؟ قَالَ: ﴿جَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ۹۳] قَالَ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَ، مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَمَا نَزَلَ وَحْيٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَابَ وَآمَنَ

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اس بارے میں بتائیں ایک آدمی دوسرے آدمی کو جان بوجھ کو قتل کر دیتا ہے (اس کی کیا سزا ہے)؟ انھوں نے کہا: ﴿جَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾...... ''اس کا بدلہ جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔'' یہ آیت سب سے آخر

(۸۵۵۸) تخریج: أخرجه البخاری: ۱۸۸٤، ومسلم: ۲۷۷٦ (انظر: ۲۱۵۹۹)

(۸۵۵۹) تخریج: حدیث صحیح۔ أخرجه ابن ماجه: ۲٦۲۱، والنسائی: ۷/ ۵۸، وأخرجه بنحوه الترمذی: ۳۰۲۹ (انظر: ۲۱٤۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى؟ قَالَ: وَأَنّٰى لَهُ بِالتَّوْبَةِ؟ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ، رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آخِذًا قَاتِلَهُ بِيَمِينِهِ أَوْ بِيَسَارِهِ، وَآخِذًا رَأْسَهُ بِيَمِينِهِ أَوْ شِمَالِهِ، تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا قِبَلَ الْعَرْشِ، يَقُولُ: يَا رَبِّ سَلْ عَبْدَكَ فِيمَ قَتَلَنِيْ۔)) (مسند احمد: ٢١٤٢)

میں اتری ہے، کسی آیت نے اس کو منسوخ نہیں کیا، نبی کریم ﷺ کی وفات تک یہی حکم باقی رہا، اس کے بعد اس بارے میں نبی کریم ﷺ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ اس آدمی نے کہا: اگر وہ توبہ کر لے، ایمان مضبوط کر لے اور نیک عمل کرے اور ہدایت یافتہ ہو جائے تو؟ انھوں نے کہا: اس کی توبہ کیسے قبول ہوگی، جبکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اس کی ماں اسے گم پائے، ایک آدمی دوسرے آدمی کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے، وہ مقتول روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس نے دائیں یا بائیں ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑا ہوگا اور اسے سر سے بھی پکڑ رکھا ہوگا، اس وقت مقتول کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، وہ اس کو عرش کے سامنے لے آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب! اپنے اس بندے سے پوچھو اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا۔''

فوائد: ...... یہ نظریہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا تھا کہ ایسے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہوگی، لیکن باقی اہل علم نے ان کے ساتھ اتفاق نہیں کیا اور کہا کہ توبہ سے قاتل کا گناہ زائل ہو سکتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ توبہ کے ذریعے تو کفر و شرک جیسے جرائم معاف ہو جاتے ہیں، ان سے ہلکے درجے کے گناہ معاف کیوں نہیں ہوں گے، دیکھیں حدیث (٦٤٤٠) والا باب اور اس میں مندرج احادیث کی تشریحات۔

بَابُ: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾
﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ کی تفسیر

(٨٥٦٠)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ مَعَهُ غَنَمٌ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا: مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنْكُمْ، فَعَمَدُوْا إِلَيْهِ فَقَتَلُوْهُ وَأَخَذُوْا غَنَمَهُ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بنو سلیم کے ایک آدمی کے پاس سے گزری، اس کے پاس بکریاں تھیں، اس نے ان صحابہ کرام کو سلام کہا، لیکن صحابہ نے کہا: یہ صرف تم سے پناہ لینے کے لیے سلام کہہ رہا ہے، انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا، جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس ان بکریوں کو

(٨٥٦٠) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٥٩١، ومسلم: ٣٠٢٥ (انظر: ٢٩٨٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [النساء: ٩٤]۔ (مسند احمد: ٢٩٨٧)

لائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾...... ''اور جو تمھیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔''

فوائد: ...... پوری آیت یہ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو تو خوب تحقیق کر لو اور جو تمھیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں، اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ نے تم پر احسان فرمایا۔پس خوب تحقیق کر لو، بے شک اللہ ہمیشہ اس سے جو تم کرتے ہو، پورا باخبر ہے۔''

(٨٥٦١)۔ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى إِضَمَ، فَخَرَجْتُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ وَمُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ بْنِ قَيْسٍ، فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَطْنِ إِضَمَ مَرَّ بِنَا عَامِرٌ الْأَشْجَعِيُّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ مُتَيِّعٌ وَوَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ، فَلَمَّا مَرَّ بِنَا سَلَّمَ عَلَيْنَا، فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ، فَقَتَلَهُ بِشَيْءٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، وَأَخَذَ بَعِيرَهُ وَمُتَيِّعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ، نَزَلَ فِينَا الْقُرْآنُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا

''سیدنا عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اِضَم پہاڑ یا مقام کی جانب بھیجا، پس میں مسلمانوں کے ایک لشکر میں نکلا، سیدنا ابوقتادہ حارث بن ربعی اور سیدنا مُحَلِّم بن جثامہ رضی اللہ عنہما بھی اس لشکر میں شامل تھے، پس ہم نکل پڑے اور جب اضم کی ہموار جگہ پر پہنچے تو ہمارے پاس سے عامر اشجعی گزرا، یہ نو جوان اونٹ پر سوار تھا اور اس کے ساتھ کچھ سامان بھی اور دودھ اور گھی کا مشکیزہ بھی تھا، اس نے ہمیں سلام کہا، سو ہم نے اس پر حملہ نہ کیا، لیکن مُحَلِّم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے پاس جو آلہ تھا، اس نے اس کے ذریعے اس کو قتل کر دیا اور اس کے اونٹ اور سامان پر قبضہ کر لیا، جب ہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ بیان کیا تو ہمارے بارے میں یہ قرآن نازل ہوا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ

(٨٥٦١) تخريج: اسناده محتمل للتحسين ـ أخرجه ابن ابى شيبة: ١٤/ ٥٤٧، والبيهقى فى "دلائل النبوة": ٤/ ٣٠٥ (انظر: ٢٣٨٨١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا، تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ، كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ [النساء: ٩٤]۔ (مسند احمد: ٢٤٣٧٨)

السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو تو خوب تحقیق کر لو اور جو تمھیں سلام پیش کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔ تم دنیا کی زندگی کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں، اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ نے تم پر احسان فرمایا۔ پس خوب تحقیق کر لو، بے شک اللہ ہمیشہ سے اس سے جو تم کرتے ہو، پورا باخبر ہے۔''

فوائد: ...... جو آدمی بظاہر اسلام کا دعوی کر رہا ہو، اس کے قتل کا کوئی جواز نہیں ہے، مزید دیکھیں حدیث نمبر (۴۹۸۰) والے باب کی احادیث۔

بَابُ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ ....الخ﴾
﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ ....الخ﴾ کی تفسیر

(٨٥٦٢)۔ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ، فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي، فَمَا وَجَدْتُ ثِقَلَ شَيْءٍ أَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: ((اكْتُبْ۔)) فَكَتَبْتُ فِي كَتِفٍ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [النساء: ٩٥]، فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَمَّا سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ؟

''سیدنا زید بن ثابت سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ پر سکینت (نزول وحی کے وقت کی ایک کیفیت) طاری ہوگئی، اُدھر آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی، میں نے آپ ﷺ کی ران کے وزن سے زیادہ کسی چیز کا وزن محسوس نہیں کیا، جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لکھو۔'' پس میں نے شانے کی ایک ہڈی پر لکھا: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾...... ''ایمان والوں میں سے بیٹھ رہنے والے اور اللہ کے راستے میں

(٨٥٦٢) تخريج: حديث صحيح ـ أخرجه ابوداود: ٢٥٠٧، ٣٩٧٥ (انظر: ٢١٦٦٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَلَمَّا قَضٰی کَلامَهُ غَشِیَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ السَّكِينَةُ، فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلٰی فَخِذِی وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا فِی الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ كَمَا وَجَدْتُ فِی الْمَرَّةِ الْأُولٰی، ثُمَّ سُرِّیَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اقْرَأْ يَا زَيْدُ!)) فَقَرَأْتُ: ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿غَيْرُ أُولِی الضَّرَرِ﴾ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ زَيْدٌ: فَأَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَحْدَهَا فَأَلْحَقْتُهَا، وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ! لَكَأَنِّی أَنْظُرُ إِلٰی مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِی كَتِفٍ۔ (مسند احمد: ٢٢٠٠٤)

اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے مجاہدین کی یہ فضیلت سن کر سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، جو نابینا تھے، کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا کیا حال ہوگا، جو کسی عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہیں ہوسکتا؟ جب وہ اپنی بات کہہ چکے تو پھر آپ ﷺ پر نزول وحی کی مخصوص کیفیت طاری ہوگئی اور آپ ﷺ کی ران میری ران پر تھی اور اس پر دوسری مرتبہ میں بھی میں نے آپ ﷺ کی ران کا اتنا ہی وزن محسوس کیا جتنا کہ پہلی مرتبہ میں نے کیا تھا، کچھ دیر کے بعد جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے زید! آیت پڑھو۔'' پس میں نے پڑھی: ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾، آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿غَيْرُ أُولِی الضَّرَرِ﴾ بھی لکھو۔'' پھر سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس جملہ کو الگ نازل فرمایا، اس کے بعد میں نے اس کو اس کی اپنی جگہ پر لگا دیا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس وقت بھی ہڈی کے شگاف کے پاس اس مقام کو دیکھ رہا ہوں، جہاں میں نے اس کو لکھا تھا۔''

(٨٥٦٣)۔ عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِی هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

''ابو اسحق سے مروی ہے کہ انھوں نے سیدنا براء کو اس آیت ﴿لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زید کو حکم دیا، پس وہ آئے اور انھوں نے

(٨٥٦٣) تخريج: أخرجه البخاری: ٢٨٣١، ٤٥٩٣، ومسلم: ١٨٩٨ (انظر: ١٨٤٨٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

زَيْدًا، فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا، قَالَ: فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ﴾ [النساء: ٩٥]۔ (مسند احمد: ١٨٦٧٧)

شانے کی ہڈی پر اس آیت کو لکھ لیا، جب سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے اپنے نابینا پن کا ذکر کیا تو یہ آیت یوں نازل ہوئی: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ﴾۔

(٨٥٦٣م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ أَتَاهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَأْمُرُنِي إِنِّي ضَرِيْرُ الْبَصَرِ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ﴾ (وَفِي رِوَايَةٍ: قَبْلَ أَنْ يَبْرَحَ) قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ائْتُوْنِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ۔)) (مسند احمد: ١٨٧٠٢، ١٨٧٥٥)

''(دوسری سند) سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ تو سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو نابینا ہوں، اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ اتنے میں یہ الفاظ نازل ہو گئے: ﴿غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ﴾، ایک روایت میں ہے: ابھی تک آپ اسی جگہ پر تھے کہ یہ آیت نازل ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''شانے کی ہڈی اور دوات یا تختی اور دوات میرے پاس لاؤ۔''

فوائد:...... آخری دو احادیث کو اس باب کی پہلی حدیث کی روشنی میں سمجھ لیں۔

بَابُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ﴾
﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ کی تفسیر

(٨٥٦٤)۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ؟ فَقَالَ لِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ۔)) (مسند احمد: ١٧٤)

''یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے تو یہ کہا کہ ''اگر کفار کے فتنے سے تم ڈرو تو نماز کو قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''، جبکہ اب تو لوگ امن میں ہیں؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیتے ہوئے کہا: جس چیز سے تجھے تعجب ہوا ہے، مجھے بھی اس پر تعجب ہوا تھا، لیکن جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خیرات (اور رخصت) ہے، جو اللہ نے تم پر صدقہ کی ہے، سو تم اس کی یہ رخصت قبول کرو۔''

(٨٥٦٣م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(٨٥٦٤) تخريج: أخرجه مسلم: ٦٨٦ (انظر: ١٧٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......معلوم ہوا کہ آیت میں قصر نماز کے لیے خوف کی شرط اتفاقی طور پر لگائی گئی ہے، اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ اگر خوف نہ ہو تو پوری نماز پڑھی جائے گی، قصر نماز کی اصل قید اور شرط سفر ہے۔ اس موضوع سے متعلقہ تفصیلی احکام کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۳۴۵) کا باب۔

بَابُ: ﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾

﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ کی تفسیر

(۸۵٦٥)۔ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَالُوْا: قَدْ كَانُوْا عَلٰى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ، قَالُوْا: تَأْتِيْ عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ الْآيَاتِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ......﴾ قَالَ: فَحَضَرَتْ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذُوْا السَّلَاحَ، قَالَ: فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْا وَقَامُوْا جَلَسَ الْآخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا

''سیدنا ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عسفان کے مقام پر تھے، مشرکین ہمارے مدمقابل آ گئے، ان کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے، وہ لوگ ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، وہ لوگ آپس میں کہنے لگے: یہ مسلمان نماز میں مشغول تھے، کاش کہ ہم ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا لیتے۔ پھر انھوں نے کہا: ابھی کچھ دیر بعد ان کی ایک اور نماز کا وقت ہونے والا ہے، وہ ان کو اپنی جانوں اور اولادوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اسی وقت ظہر اور عصر کے درمیان جبریل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے: ﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ﴾...... ''جب تم ان میں ہو اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لیے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آ جائے اور تیرے ساتھ نماز ادا کرے۔'' (النساء: ۱۰۲) جب عصر کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صحابہ کرام اسلحہ لے کر کھڑے ہوں، ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنا لیں، جب آپ ﷺ

(۸۵٦٥) تخريج: ......اسناده صحيح۔ أخرجه ابوداود: ۱۲۳٦، والنسائي: ۳/ ۱۷۷ (انظر: ۱٦٥۸۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا جَلَسَ جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ: فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِعُسْفَانَ، وَمَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ. (مسند احمد: ١٦٦٩٦)

نے رکوع کیا تو ہم سب نے رکوع کیا اور جب آپ رکوع سے اٹھے تو ہم بھی اٹھ گئے۔ جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو صرف آپ کے پیچھے والی پہلی صف والوں نے سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہے۔ جب وہ لوگ سجدے کرکے کھڑے ہوئے تو دوسری صف والوں نے بیٹھ کر اپنی اپنی جگہ سجدہ کیا، پھر (دوسری رکعت کے شروع میں) اگلی صف والے پیچھے اور پچھلی صف والے آ گئے۔ پھر اسی طرح سب نمازیوں نے آپ ﷺ کے ساتھ رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا، پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو پہلی صف والوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہے، جب آپ اور پہلی صف والے لوگ سجدہ کرکے بیٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے بیٹھ کر سجدہ کر لیا (اور سب تشہد میں بیٹھ گئے، پھر) سب نے مل کر سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس انداز میں دو دفعہ نماز پڑھائی، ایک دفعہ عسفان میں اور دوسری دفعہ بنو سلیم کے علاقہ میں۔''

فوائد: ...... کتنی حیران کن بات ہے کہ دشمنانِ اسلام کا نظریہ یہ تھا کہ عصر کی نماز مسلمانوں کو ان کی جانوں اور اولادوں سے بھی عزیز ہے اور وہ کبھی بھی اس کو ترک نہیں کریں گے، کاش عصر حاضر کے مسلمان بھی ان حقائق کو سمجھ جاتے۔ یہ پوری آیت پچھلی حدیث کی شرح میں گزر چکی ہے۔ جب دشمن یہ فیصلہ کر رہا تھا کہ عصر کی نماز میں مصروف مسلمانوں پر یکبارگی حملہ کر دینا ہے، اس وقت بھی آپ ﷺ نے نماز سے غفلت کو گوارہ نہ کیا، لیکن ہم مسلم معاشرہ میں رہتے ہوئے بانوے ترانوے فیصد لوگ بے نمازی ہیں۔ راجح قول کے مطابق عسفان مقام پر پہلی دفعہ آپ ﷺ نے نمازِ خوف اس طریقے کے مطابق ادا کی تھی، یہ چھ یا سات سن ہجری کا واقعہ تھا۔ نماز خوف کی مختلف صورتوں کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۲۹۴۷) کا باب۔

بَابُ: ﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا﴾
﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا﴾ کی تفسیر

(٨٥٦٦)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ﴿إِنْ يَدْعُونَ

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے

(٨٥٦٦) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه (انظر:)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِنْ دُوْنِهِ إِلَّا إِنَاثًا﴾ قَالَ: مَعَ كُلِّ صَنَمٍ جِنِّيَّةٌ۔ (مسند احمد: ۲۱۵۵۱)

فرمان ﴿أَنْ يَدْعُونَ مِنْ دُوْنِهِ إِلَّا إِنَاثًا﴾ (وہ مشرک نہیں پکارتے مگر اناث کو) میں ''اِنَاثًا'' سے مراد یہ ہے کہ ہر بُت کے ساتھ ایک جنّی ہوتی ہے۔''

فوائد: ......آیت کے لفظ ''اِنَاثًا'' کے معانی کے بارے میں مفسرین میں اختلاف پایا جاتا ہے، درج ذیل چار اقوال ہیں: (۱) اموات (مردے)، یہ رائے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور امام حسن بصری کی ہے، بلکہ امام حسن نے کہا: ہر وہ چیز جس میں روح نہ ہو، جیسے پتھر اور لکڑی، وہ "انــاث" ہے۔ (۲) بت، یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور مجاہد کا قول ہے۔ (۳) لات، عزی، مناۃ، یہ ساری خواتین تھیں، یہ ابو مالک، ابن زید اور سدی کا قول ہے۔ (۴) فرشتے، مشرک لوگ فرشتوں کو اللہ تعالی کی بیٹیاں تصور کیا کرتے تھے۔ العیاذ باللہ۔ ''اِنَاثًا'' سے شیطان مراد لینے والوں نے درج ذیل توجیہات پیش کی ہیں: (۱) بت کے اندر شیطان ہوتا ہے۔ (۲) یہ ابلیس ہے، اس کی عبادت کی صورت یہ ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (۳) یہ وہ بت ہیں، جن کی عرب لوگ عبادت کیا کرتے تھے اور ان کے مؤنث نام رکھتے تھے، جیسے لات، عزی، نائلہ، مناۃ وغیرہ۔

بَابُ: ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ﴾
﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ﴾ کی تفسیر

(۸۵٦۷)۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ [النساء: ۱۲۳] فَكُلَّ سُوءٍ عَمِلْنَا جُزِينَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَسْتَ تَمْرَضُ؟ أَلَسْتَ تَنْصَبُ؟ أَلَسْتَ تَحْزَنُ؟ أَلَسْتَ تُصِيبُكَ اللَّأْوَاءُ؟)) قَالَ: بَلٰى، قَالَ: ((فَهُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ، وَفِي لَفْظٍ: قَالَ: ((فَإِنَّ ذَاكَ بِذَاكَ۔)) (مسند احمد: ٦۸)

''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اب اس آیت کے نزول کے بعد کیسے ممکن ہے کہ آدمی نیکی اور راست روی سے متصف ہو: ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾...... ''دین نہ تمہاری آرزوئیں ہیں اور نہ اہل کتاب کی آرزوئیں، جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی۔'' ہم جو برا عمل بھی کرتے ہیں، اس کا ہمیں بدلہ دیا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے، کیا تم بیمار نہیں ہوتے؟ کیا تمہیں تھکاوٹ نہیں ہوتی؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے؟ کیا تم شدت اور تنگی میں مبتلا نہیں ہوتے؟'' میں نے کہا: جی کیوں نہیں، ہوتے ہیں،

(۸۵٦۷) تخريج: حديث صحيح بطرقه وشواهده۔ أخرجه ابويعلى: ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، وابن حبان: ۲۹۱۰ (انظر: ٦۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی وہ چیز ہے، جو تمہیں بدلہ دیا جا رہا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''یہ اسی کے عوض میں ہے۔''

(۸۵۶۸)۔ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَنْ یَعْمَلْ سُوءًا یُجْزَ بِهِ﴾ [النساء:۱۲۳] شَقَّتْ عَلَی الْمُسْلِمِینَ، وَبَلَغَتْ مِنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَبْلُغَ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَكُلُّ مَا یُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّی النَّكْبَةِ یُنْكَبُهَا، وَالشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا۔)) (مسند احمد: ۷۳۸۰)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿مَنْ یَعْمَلْ سُوءًا یُجْزَ بِهِ﴾...... ''جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی۔'' تو یہ مسلمانوں پر بہت گراں گزری اور بہت زیادہ غمگین ہو گئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میانہ روی اختیار کرو اور راہِ صواب پر چلتے رہو، مسلمان کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے، وہ اس کے لیے کفارہ بنتی ہے، یہاں تک کہ وہ مصیبت جو اسے لاحق ہوتی ہے اور وہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے۔''

(۸۵۶۹)۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا تَلَا هٰذِهِ الْآیَةَ: ﴿مَنْ یَعْمَلْ سُوءًا یُجْزَ بِهِ﴾ [النساء:۱۲۳] قَالَ: إِنَّا لَنُجْزٰی بِكُلِّ عَمَلِنَا هَلَكْنَا إِذًا، فَبَلَغَ ذَاكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((نَعَمْ، یُجْزٰی بِهِ الْمُؤْمِنُونَ فِی الدُّنْیَا فِی مُصِیبَةٍ فِی جَسَدِهِ فِیمَا یُؤْذِیهِ۔)) (مسند احمد: ۲۴۸۷۲)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿مَنْ یَعْمَلْ سُوءًا یُجْزَ بِهِ﴾...... ''جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی۔'' اور پھر کہا: اگر ہمیں ہر برے عمل کا بدلہ ملا تو ہم تو مارے جائیں گے، جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! (بدلہ تو ہر برے عمل کا ملتا ہے) لیکن ایمانداروں کو دنیا میں تکلیف دینے والی جو مصیبت لاحق ہوتی ہے، یہ ان (کے گناہوں کا) بدلہ ہوتا ہے۔''

فوائد: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کی ہر تکلیف اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے یا اس کے لیے بلندیٔ درجات کا سبب بنتی ہے، بہر حال اللہ تعالی سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرنا چاہیے۔ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ۔

(۸۵۶۸) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵۷۴ (انظر: ۷۳۸۶)

(۸۵۶۹) تخریج: صحیح لغیرہ۔ أخرجه ابو یعلی: ۴۶۷۵، وابن حبان: ۲۹۲۳ (انظر: ۲۴۳۶۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾
﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ کی تفسیر

(٨٥٧٠)۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ [النساء:١٢٥] قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ رِبْعِيٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا يَعْنِي مُحَمَّدًا ﷺ۔ (مسند احمد: ٣٧٤٩)

''معمر نے اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾...... ''اور اللہ نے ابراہیم کو خاص دوست بنا لیا۔'' کو سامنے رکھ کر روایت کی کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: بیشک اللہ تعالی نے تمہارے ساتھی یعنی محمد ﷺ کو خلیل بنایا ہے۔''

فوائد: ...... چونکہ ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کے بہت زیادہ مطیع اور فرمانبردار تھے، ان کی اللہ تعالی کی اطاعت کی عظیم مثالوں سے بھری پڑی ہے، اللہ تعالی نے بھی ان کی قربانیوں کی قدر کی اور ان کو اپنا خلیل بنا لیا۔

(٨٥٧١)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ٣٨٩٢)

''سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے تمہارے ساتھی کو اپنا خلیل بنایا ہے۔''

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ کے بے مثال فضائل اور مناقب میں ایک فضیلت و منقبت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اپنا خلیل بنا لیا ہے۔ سبحان اللہ! یاد رہے کہ ''خلیل'' اس مُحِبّ کو کہتے ہیں، جو اپنے دل میں اپنے محبوب سے اتنی زیادہ سچی اور گہری محبت رکھتا ہو کہ مزید اس کے دل میں کسی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہی ہو۔ ایسی محبت کو ''خلّت'' کہتے ہیں اور محبت کا یہ انداز صرف اللہ تعالی کے بارے میں اختیار کیا جا سکتا ہے۔

بَابُ: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾
﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ کی تفسیر

(٨٥٧٢)۔ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ، وَقَدْ أُغْمِيَ

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں بیمار ہو گیا اور نبی کریم ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری تیمارداری کے لئے تشریف لائے، میں بیہوش تھا، سو آپ

(٨٥٧٠) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ٣٧٤٩)

(٨٥٧١) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ٣٨٩٢)

(٨٥٧٢) تخريج: أخرجه البخاري: ١٩٤، ٥٦٥١، ٦٧٢٣، ومسلم: ١٦١٦ (انظر: ١٤٢٩٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيَّ فَلَمْ أُكَلِّمْهُ، فَتَوَضَّأَ فَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي وَلِي أَخَوَاتٌ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ كَانَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أَخَوَاتٌ، ﴿إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ﴾ [النساء:١٧٦]۔ (مسند احمد: ١٤٣٤٩)

سے کوئی بات نہ کر سکا، آپ ﷺ نے وضو کیا اور مجھ پر پانی ڈالا، اس سے مجھے ہوش آ گیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا کیا کروں، جبکہ میری بہنیں وارث ہیں؟ پس میراث سے متعلقہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ ......"لوگ آپ سے فتوی پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیں کہ اللہ تعالی تم کو کلالہ کے بارے میں فتوی دیتا ہے۔" سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اولاد نہیں تھی، صرف بہنیں تھیں، ﴿إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ﴾ ......"اگر مرد فوت ہو جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو۔"

فوائد: ...... پوری آیت یوں ہے: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَه وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔﴾ ......"وہ تجھ سے فتویٰ مانگتے ہیں، کہہ دے اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے، اگر کوئی آدمی مر جائے، جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اس کے لیے اس کا نصف ہے جو اس نے چھوڑا اور وہ (خود) اس (بہن) کا وارث ہوگا، اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر وہ دو (بہنیں) ہوں تو ان کے لیے اس میں سے دو تہائی ہوگا جو اس نے چھوڑا اور اگر وہ کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہوگا۔ اللہ تمھارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔" اس آیت میں کلالہ کے عینی اور علاتی بھائیوں کا ذکر ہے، سورۂ نساء کی آیت نمبر (۱۲) میں کلالہ کے اخیافی بہن بھائیوں کا ذکر ہے۔

(٨٥٧٢م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا وَجِعٌ لَا أَعْقِلُ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ، أَوْ قَالَ: صُبُّوا عَلَيْهِ، فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ: أَنَّهُ لَا يَرِثُنِي إِلَّا كَلَالَةٌ فَكَيْفَ الْمِيرَاثُ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرْضِ۔ (مسند احمد: ١٤٢٣٥)

"(دوسری سند) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، جبکہ مجھے تکلیف تھی اور میں بیہوش تھا، آپ ﷺ نے وضو کیا اور مجھ پر پانی ڈالا، یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اس پر پانی ڈال دو۔" پس میں ہوش میں آ گیا، میں نے کہا: میرا وارث صرف کلالہ ہیں، ایسی صورت میں میراث کی تقسیم کیسے ہوگی؟ پس وراثت والی آیت نازل ہوئی۔"

(٨٥٧٢م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... کلالہ سے مراد وہ میت ہے، جس کے والدین ہوں نہ اولاد۔ یہ اکلیل سے مشتق ہے، اکلیل ایسی چیز کو کہتے ہیں جو کہ سر کو اس کے اطراف یعنی کناروں سے گھیر لے، کلالہ کو بھی کلالہ اس لیے کہتے ہیں کہ اصول وفروع کے اعتبار سے تو اس کا وارث نہ بنے، لیکن اطراف وجوانب سے وارث قرار پا جائے، جیسے بہن بھائی وغیرہ۔ سورۂ نساء میں دو مقامات پر کلالہ کا ذکر ہے، آیت نمبر (۱۲) اور آیت نمبر (۱۷۶) میں، اول الذکر آیت موسم سرما میں اور آخر الذکر موسم گرما میں نازل ہوئی تھی۔

(۸۵۷۳)۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اشْتَكَيْتُ وَعِنْدِي سَبْعُ أَخَوَاتٍ لِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَضَحَ فِي وَجْهِي، فَأَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُوصِي لِأَخَوَاتِي بِالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: ((أَحْسِنْ۔)) قُلْتُ: بِالشَّطْرِ، قَالَ: ((أَحْسِنْ۔)) قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَنِي ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ إِنِّي لَا أَرَاكَ مَيِّتًا مِنْ وَجَعِكَ هٰذَا، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَنْزَلَ فَبَيَّنَ الَّذِي لِأَخَوَاتِكَ، فَجَعَلَ لَهُنَّ الثُّلُثَيْنِ۔)) فَكَانَ جَابِرٌ يَقُولُ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيَّ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ [النساء:۱۷٦]۔ (مسند احمد: ۱۵۰٦۲)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں بیمار پڑ گیا، جبکہ میری سات بہنیں تھیں، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے چہرے پر پانی چھڑکا، میں ہوش میں آ گیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنی بہنوں کے لئے اپنے دو تہائی مال کی وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ کرو۔'' میں نے کہا: نصف مال کی وصیت کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور زیادہ کرو۔'' پھر آپ ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے اور پھر واپس آئے اور فرمایا: ''اے جابر! میرا خیال ہے کہ تم اس تکلیف کی وجہ سے فوت ہونے والے نہیں ہو، بہرحال اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کر کے تیری بہنوں کا حصہ واضح کر دیا ہے اور ان کو دو تہائی دیا ہے۔'' سیدنا جابر کہا کرتے تھے: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾۔

فوائد: ...... ظاہری طور پر حدیث میں اشکال ہے کہ دو تہائی مال وصیت پر نبی کریم ﷺ نے کہا: "احسن" زیادہ کر۔ تو جابر نے کہا نصف وصیت کر دیتا ہوں، ظاہر ہے کہ نصف دو تہائی سے کم ہے، اسی طرح اگلی بات ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "لا خواتی" میں لام، عَلٰی کے معنی میں ہے مطلب ہے کہ بہنوں پر اور ضرورت مندوں کو ترجیح دیتے ہوئے دو تہائی وصیت کروں اور باقی بہنوں کو دوں تو آپ نے فرمایا: بہنوں کو زیادہ دے پھر نصف کے بعد بھی فرمایا: بہنوں کو اور زیادہ دے۔ پھر آیت میراث نازل ہونے پر واضح ہو گیا کہ ایک سے زائد بہنوں کو دو تہائی حصہ ملے گا۔ (دیکھیں بلوغ الامانی) (عبداللہ رفیق)

(۸۵۷۳) تخریج: حدیث صحیح۔ أخرجه ابوداود: ۲۸۸۷ (انظر: ۱٤۹۹۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۵۷٤)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْكَلَالَةِ، فَقَالَ: ((تَكْفِيْكَ آيَةُ الصَّيْفِ۔)) (مسند احمد: ۱۸۷۹۰)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے کلالہ کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے گرمیوں میں نازل ہونے والی آیت ہی کافی ہے۔''

فوائد: ......سورۂ نساء کی آیت نمبر (۱۷٦) موسم گرما میں نازل ہوئی تھی، اس میں کلالہ کے عینی اور علاتی بہن بھائیوں کا ذکر ہے۔ سورۂ نساء کی آیت نمبر (۱۲) میں کلالہ کے اخیافی بہن بھائیوں کا ذکر ہے، اگر دونوں مقامات کو غور کے ساتھ پڑھا جائے تو کلالہ سے متعلقہ مسائل سمجھ آ جاتے ہیں۔ کلالہ کے مزید احکام جاننے کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (٦٣٨٣)

سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ

سورۂ مائدہ

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِهَا

سورۂ مائدہ کی فضیلت کا بیان

(۸۵۷۵)۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ، وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَحْمِلَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا۔ (مسند احمد: ٦٦٤٣)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورۂ مائدہ کا نبی کریم ﷺ پر نزول ہوا تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار تھے، سواری میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ اس کیفیت میں آپ ﷺ کو اٹھا سکے، اس لیے آپ ﷺ اس سے اتر آئے۔''

فوائد: ......نزولِ وحی کے وقت آپ ﷺ پر بوجھ پڑتا تھا، احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا﴾ ......''یقیناً ہم ضرور تجھ پر ایک بھاری کلام نازل کریں گے۔'' (سورۂ مزمل: ۵)

(۸۵۷٦)۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ: إِنِّيْ

''سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں

(۸۵۷٤) تخريج: صحيح، قاله الالبانی۔ أخرجه ابوداود: ۲۸۸۹، والترمذی: ۳۰٤۲ (انظر: ۱۸۵۸۹)
(۸۵۷۵) تخريج: حسن لغيره (انظر: ٦٦٤٣)
(۸۵۷٦) تخريج: حسن لغيره۔ أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ۲٤/ ٤٤۸ (انظر: ۲۷۵۷۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لَآخِذَةٌ بِزِمَامِ الْعَضْبَاءِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْمَائِدَةُ كُلُّهَا، فَكَادَتْ مِنْ ثِقْلِهَا تَدُقُّ بِعَضُدِ النَّاقَةِ۔ (مسند احمد: ۲۸۱۲۷)

نے نبی کریم ﷺ کی عضباء اونٹنی کی لگام تھامے ہوئے تھی کہ آپ پر سورۂ مائدہ نازل ہوئی، اس وحی کے بوجھ سے قریب تھا کہ اونٹنی کا بازو ٹوٹ جاتا۔''

(۸۵۷۷)۔ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: هَلْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَإِنَّهَا آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيهَا مِنْ حَلَالٍ فَاسْتَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيهَا مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ، وَسَأَلْتُهَا عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ: الْقُرْآنُ۔ (مسند احمد: ۲۶۰۶۳)

جبیر بن نفیر سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تم سورۂ مائدہ پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: یہ آخری سورت ہے، جو نازل ہوئی، اس لیے اس میں جو چیز حلال پاؤ، اس کو حلال سمجھو اور جو چیز اس میں حرام پاؤ، اسے حرام سمجھو۔ پھر جب میں نے سیدہ سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کے اخلاق قرآن تھا۔

فوائد: ......سب سے آخر میں قرآن مجید کی کون سی سورت یا آیت نازل ہوئی؟ دیکھیں حدیث نمبر (۸۴۴۵) والا باب۔

بَابُ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ....الخ﴾

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ....الخ﴾ کی تفسیر

(۸۵۷۸)۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ آيَةً فِي كِتَابِكُمْ، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، قَالَ: وَأَيُّ آيَةٍ هِيَ؟ قَالَ: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾ [المائدة: ۳]

''طارق بن شہاب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے امیر المومنین! تم اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہو کہ اگر وہ ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم نے (تعظیم کرتے ہوئے) اس دن کو عید بنالینا تھا، انہوں نے کہا: وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالی کا یہ فرمان کہ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي﴾...... ''آج میں نے تمہارے لیے

(۸۵۷۷) تخریج: اسناده صحیح ۔ أخرجه النسائی فی "الکبری": ۱۱۱۳۸، و الحاکم: ۲/ ۳۱۱، والبیھقی: ۷/ ۱۷۲، وأخرجه مسلم: ۱۲۳۳ بلفظ: فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ۔ فی حدیث طویل (انظر: ۲۵۵۴۷)

(۸۵۷۸) تخریج: أخرجه البخاری: ۴۵، ومسلم: ۳۰۱۷ (انظر: ۱۸۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَالسَّاعَةَ الَّتِي نَزَلَتْ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ (مسند احمد: ۱۸۸)

تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں وہ دن جانتا ہوں، جس میں یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی، بلکہ اس گھڑی کا بھی علم ہے، جس میں یہ نازل ہوئی تھی، جمعہ کا دن تھا اور عرفہ کی شام تھی۔''

فوائد: ...... یہ سوال کرنے والے کعب احبار رحمہ اللہ تھے، مشہور قول کے مطابق یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسلمان ہوئے تھے، اس وقت ان کے ساتھ یہودیوں کی ایک جماعت تھی۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَفِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ ...... یہ آیت تو دو عیدوں کے دن میں نازل ہوئی، جمعہ کا دن بھی تھا اور عرفہ کا دن بھی تھا۔ (ترمذی) چونکہ ہمارے دین کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے، نہ کہ عقلی اختراعات و ایجادات وتصورات پر، اس دین میں خوشی اور غمی کے معیارات مقرر ہیں، نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت، نبوت و رسالت کا آغاز، اسراء و معراج، ہجرتِ مدینہ، غزوۂ بدر کبری، غزوۂ خندق، فتح مکہ، دین کی تکمیل، جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا قبولیتِ اسلام، وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب امتِ مسلمہ کے لیے بڑی بڑی خوشیوں کے دن ہیں، لیکن ان خوشیوں کا معیار نبی مہربان کا مبارک وجود ہے۔ معلوم ہوا کہ شریعت کی رہنمائی کے بغیر کسی مناسبت سے کسی دن کو تعظیم بالاقرار دے کر اس کو خوشیاں منانا شروع کر دینا یہودیانہ روش ہے، عصر حاضر میں سالگرہ اور وطنی عید جیسے امور محض اغیار کی نقالی ہیں۔

بَابُ آيَةِ التَّيَمُّمِ
تیمم کا بیان

(۸۵۷۹)۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِجَالًا فِيْ طَلَبِهَا فَوَجَدُوْهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التَّيَمُّمَ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، فَوَاللّٰهِ! مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار بطورِ استعارہ لیا تھا، لیکن وہ گم ہو گیا، رسول اللہ ﷺ کچھ افراد کو اس کو تلاش کرنے کے لیے بھیجا، ان کو وہ مل گیا، لیکن نماز نے ان کو اس حال میں پا لیا کہ ان کے ساتھ پانی نہیں تھا، پس انھوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی اور نبی کریم ﷺ کی طرف یہ شکایت کی، پس اللہ تعالی نے تیمم کی رخصت نازل کر دی، سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ تعالی تم کو جزائے خیر دے، جب بھی

(۸۵۷۹) تخریج: أخرجه البخاري: ۳۷۷۳، ومسلم: ۳۶۷ (انظر: ۲٤۲۹۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا۔ (مسند أحمد: ٢٤٨٠٣)

تمہارا کوئی ایسا معاملہ بنتا ہے، جس کو تم ناپسند کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر و بھلائی بنا دیتا ہے۔"

(٨٥٧٩م)۔ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعَنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَصْبَحَ النَّاسُ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِيرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ! قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

(مسند احمد: ٢٥٩٦٩)

"(دوسری سند) عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم بیداء یا ذات الجیش جگہ پر پہنچے تو میرا ایک ہار گم ہوگیا نبی کریم ﷺ اس کی تلاش کے لئے ٹھہر گئے لوگ بھی ٹھہر گئے نہ وہ پانی پر تھے اور نہ ہی ان کے پاس پانی تھا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے جبکہ نبی کریم ﷺ اپنا سر مبارک میری ران پر رکھے سو رہے تھ۔ ابوبکر کہنے لگے تو نے نبی کریم ﷺ کو روک رکھا ہے اور لوگوں کو بھی نہ وہ پانی کے پاس ہیں اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے۔ کہا مجھے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بہت سرزنش کی اور جو چاہا کہا اور میری کوکھ میں مارنا شروع ہوئے۔ مجھے حرکت میں یہ چیز رکاوٹ تھی کہ نبی کریم ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے صبح تک لوگوں کے پاس پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی لوگوں نے تیمم کیا سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے ابوبکر کی اولاد! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں تم ہمیشہ باعث برکت ثابت ہوئے ہو۔ تو بعد میں ہم نے اونٹ اٹھایا جس پر میں تھی تو ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔"

(٨٥٧٩م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… تیمم والی آیت سے مراد درج ذیل آیت ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ …… ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو) اور اگر جنبی ہو تو غسل کر لو اور اگر تم بیمار ہو، یا کسی سفر پر، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، پھر کوئی پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے اور لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمھیں پاک کرے اور تا کہ وہ اپنی نعمت تم پر پوری کرے، تا کہ تم شکر کرو۔'' حدیث نمبر (۹۸۱) اور اس سے بعد والی احادیث میں تیمم کی مفصل بحثیں گزر چکی ہے۔

بَابُ: ﴿اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ….الخ﴾

﴿اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ….الخ﴾ کی تفسیر

(۸۵۸۰)۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ تَكَلَّمُوْا بِالْإِسْلَامِ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ أَهْلُ ضَرْعٍ، وَلَمْ يَكُونُوا أَهْلَ رِيفٍ، وَشَكَوْا حُمَّى الْمَدِينَةِ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنَ الْمَدِينَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَانْطَلَقُوْا فَكَانُوْا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ، فَكَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقُوا الذَّوْدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَتُرِكُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ، يَقْضَمُوْنَ حِجَارَتَهَا حَتّٰى

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عکل اور عرینہ قبیلہ کے کچھ افراد نے اسلام قبول کیا اور وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ وہ مویشیوں والے لوگ ہیں، کھیتی باڑی والے نہیں ہیں، نیز انہوں نے مدینہ کے بخار کی بھی شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے اونٹوں کا حکم دیا اور ان سے فرمایا کہ وہ مدینہ سے باہر چلے جائیں اور اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پئیں، ایسے ہی ہوا اور وہ مدینہ سے باہر حرہ کی ایک طرف چلے گئے، لیکن انھوں نے اسلام لانے کے بعد کفر کیا، رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا، تو آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں بندے بھیجے، جو ان کو پکڑ کر لے آئے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھیں پھوڑ دیں، ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور حرہ کی ایک جانب

(۸۵۸۰) تخريج: أخرجه البخاري: ۱۵۰۱، ۴۱۹۲، ۵۷۲۷، ومسلم: ۱۶۷۱ (انظر: ۱۲۶۶۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَـاتُـوا، قَـالَ قَـتَـادَةُ: فَبَلَغَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَـزَلَـتْ فِيهِمْ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰـهَ وَرَسُولَهُ﴾ [الـمـائدة: ٣٣]۔ (مسند احمد: ١٢٦٩٧)

انہیں پھینک دیا، وہ پتھروں کو منہ میں کاٹتے تھے اور اسی حالت میں مر گئے۔ قتادہ کہتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی: ﴿إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ ...... ''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں، یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔'' (سورۂ مائدہ: ۳۳)

فوائد: ...... مُحَارِب بلغوی معنی: لڑائی کرنے والا: اصطلاحی تعریف: جو لوگوں کو قتل ہونے یا مال چھن جانے کے ڈر سے گھبراہٹ میں ڈال رکھے، خواہ وہ شہر میں ہو یا اس سے باہر اور ایسا کرنے والا مسلمان ہو یا کافر۔ اس کو محاربہ کہتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی منظم اور مسلح جتھے کا اسلامی حکومت کے دائرے میں یا اس کے قریب صحرا وغیرہ میں راہ چلتے قافلوں اور افراد اور گروہوں پر حملے کرنا، قتل و غارت گری کرنا، سلب ونہب، اغوا اور آبرو ریزی کرنا وغیرہ۔ محاربہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (٦٨٠٠)

بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾

﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ کی تفسیر

تنبیہ: اگلی تینوں احادیث کا مطالعہ کرنے سے پہلے درج ذیل آیات پڑھیں اور ان کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں، یہ نہایت اہم موضوع ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۔ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔﴾ (المائدہ: ٤١ ـ ٤٧)

''اے رسول! تجھے وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں دوڑ کر جاتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے مونہوں سے کہا ہم ایمان لائے، حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور ان لوگوں میں سے جو یہودی بنے۔ بہت سننے والے ہیں جھوٹ کو، بہت سننے والے ہیں دوسرے لوگوں کے لیے جو تیرے پاس نہیں آئے، وہ کلام کو اس کی جگہوں کے بعد پھیر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں اگر تمھیں یہ دیا جائے تو لے لو اور اگر تمھیں یہ نہ دیا جائے تو بچ جاؤ۔ اور وہ شخص کہ اللہ اسے فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرلے اس کے لیے تو اللہ سے ہرگز کسی چیز کا مالک نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے نہیں چاہا کہ ان کے دلوں کو پاک کرے، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔ بہت سننے والے ہیں جھوٹ کو، بہت کھانے والے حرام کو، پھر اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کر، یا ان سے منہ پھیر لے اور اگر تو ان سے منہ پھیر لے تو ہرگز تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا ئیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور وہ تجھے کیسے منصف بنائیں گے، جبکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم ہے، پھر وہ اس کے بعد پھر جاتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز مومن نہیں۔ بے شک ہم نے تورات اتاری، جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے مطابق فیصلہ کرتے تھے انبیاء جو فرماں بردار

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تھے، ان لوگوں کے لیے جو یہودی بنے اور رب والے اور علماء، اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ بنائے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے۔ تو تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیات کے بدلے تھوڑی قیمت نہ لو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔ اور ہم نے اس میں ان پر لکھ دیا کہ جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں میں برابر بدلہ ہے، پھر جو اس (قصاص) کا صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ اور ہم نے ان کے پیچھے ان کے قدموں کے نشانوں پر عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا، جو اس سے پہلے تورات کی تصدیق کرنے والا تھا اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور اس کی تصدیق کرنے والی جو اس سے پہلے تورات تھی اور متقی لوگوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔ اور لازم ہے کہ انجیل والے اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے اس میں نازل کیا ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہی لوگ نافرمان ہیں۔"

(٨٥٨١)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: ((أَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟۔)) فَقَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ: ((أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰی مُوْسٰی أَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ۔)) فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ! وَلَوْلَا أَنَّكَ أَنْشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ، وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقُلْنَا: تَعَالَوْا حَتّٰی نَجْعَلَ شَيْئًا نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ، فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کو گزارا گیا، جس کا چہرہ کالا کیا گیا تھا اور اسے کوڑے لگائے گئے تھے، آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا: "کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی حد پاتے ہو؟" انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے ان کے علماء میں سے ایک آدمی کو بلایا اور اس سے فرمایا: "میں تجھے اس اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟" اس نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، اور اگر آپ نے مجھے یہ واسطہ نہ دیا ہوتا تو میں آپ کو نہ بتلاتا، ہم اپنی کتاب میں زنا کی حد رجم ہی پاتے ہیں، لیکن جب ہمارے اونچے طبقے والے لوگوں میں زنا عام ہو گیا تھا، تو جب ہم کسی اونچے آدمی کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ہم کسی کمزور کو پکڑتے تو اس پر یہی حد قائم کر دیتے، پھر ہم نے اجلاس کیا اور یہ قانون پاس کیا کہ ہم ایسی حد تجویز کر لیں

(٨٥٨١) تخريج: أخرجه مسلم: ١٧٠٠ (انظر: ١٨٥٢٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَالْجَلْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ۔)) قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ﴾ يَقُولُونَ: ائْتُوا مُحَمَّدًا فَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالتَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوهُ، وَإِنْ أَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوا إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ قَالَ فِي الْيَهُودِ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [المائدة: ٤٤، ٤٥، ٤٧] قَالَ: هِيَ فِي الْكُفَّارِ۔ (مسند احمد: ١٨٧٢٤)

جو ہم بلند مرتبہ اور کم مرتبہ دونوں قسم کے لوگوں پر نافذ کر سکیں، پس ہم نے اس پر اتفاق کیا کہ کوڑے مار دیئے جائیں اور منہ کالا کر دیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں تیرا وہ بندہ ہوں، جس نے سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کیا ہے، جبکہ یہودیوں نے اس کو چھوڑ رکھا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا﴾...... ''اے رسول! تجھے وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں دوڑ کر جاتے ہیں، ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے مونہوں سے کہا ہم ایمان لائے، حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور ان لوگوں میں سے جو یہودی بنے۔ بہت سننے والے ہیں جھوٹ کو، بہت سننے والے ہیں دوسرے لوگوں کے لیے جو تیرے پاس نہیں آئے، وہ کلام کو اس کی جگہوں کے بعد پھیر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں اگر تمھیں یہ دیا جائے تو لے لو اور اگر تمھیں یہ نہ دیا جائے تو بچ جاؤ۔'' یہ یہودی آپس میں کہتے ہیں: تم محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ، اگر وہ تمہیں یہ فتویٰ دیں کہ زانی کا منہ کالا کرو اور اسے کوڑے لگاؤ تو پھر ان کی بات مان لینا اور اگر وہ رجم کا فتویٰ دیں تو پھر بچ کر رہنا، اللہ تعالی کے اس فرمان تک: ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ یہ یہودیوں کے بارے میں ہے اور ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ اور ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ یہ دو آیتیں کافروں کے بارے میں ہیں۔''

(٨٥٨٢)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَإِنْ جَاءُ وْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ، وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا، وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ [المائدة: ٤٢] قَالَ: كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا قَتِيلًا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَدَّوْا إِلَيْهِمْ نِصْفَ الدِّيَةِ، وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ قَتِيلًا أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً، فَسَوّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمُ الدِّيَةَ۔ (مسند احمد: ٣٤٣٤)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِنْ جَاءُ وْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ، وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا، وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ، إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾...... ''پھر اگر وہ تیرے پاس آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کر، یا ان سے منہ پھیر لے اور اگر تو ان سے منہ پھیر لے تو ہرگز تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا ئیں گے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' تفصیل یہ ہے کہ جب بنونضیر، بنوقریظہ کا بندہ قتل کر دیتے تو وہ نصف دیت دیتے اور جب بنوقریظہ، بنونضیر میں سے کسی کو قتل کر دیتے تو یہ پوری دیت دیتے تھے، نبی کریم ﷺ نے دیت کے معاملے میں ان کے مابین برابری کر دی۔''

فوائد: ...... بنوقریظہ اور بنونضیر، دونوں یہودی قبیلے تھے، لیکن بنونضیر کو زیادہ شرف و منزلت والا سمجھا جاتا تھا، اس لیے مقتول کے معاملے میں اس قدر فرق پایا جاتا تھا۔

(٨٥٨٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْزَلَ: ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ وَ ﴿أُوْلٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ وَ﴿أُوْلٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنْزَلَهَا اللّٰهُ فِي الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْيَهُوْدِ، وَكَانَتْ إِحْدَاهُمَا قَدْ قَهَرَتِ الْأُخْرٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى ارْتَضَوْا

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں: ''اور جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں'' اور ''وہ لوگ ظالم ہیں'' اور ''وہ لوگ فاسق ہیں'' انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ آیات یہودیوں کے دو گروہوں کے بارے میں نازل کیں، ان میں سے ایک نے دورِ جاہلیت میں دوسرے کو زیر کر لیا تھا، حتی کہ وہ راضی ہو گئے اور اس بات پر صلح کر لی کہ عزیزہ قبیلے نے ذلیلہ قبیلے کا جو آدمی

(٨٥٨٢) تخريج: حديث حسن ۔ أخرجه ابوداود: ٣٥٩١، والنسائي: ٨/ ١٩ (انظر: ٣٤٣٤)

(٨٥٨٣) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه ابوداود: ٣٥٧٦ (انظر: ٢٢١٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَاصْطَلَحُوْا عَلٰى أَنَّ كُلَّ قَتِيْلٍ قَتَلَهُ (الْعَزِيْزَةُ) مِنَ الذَّلِيْلَةِ فَدِيَتُهُ خَمْسُوْنَ وَسْقًا، وَكُلُّ قَتِيْلٍ قَتَلَهُ (الذَّلِيْلَةُ) مِنَ (الْعَزِيْزَةِ) فَدِيَتُهُ مِئَةُ وَسْقٍ، فَكَانُوْا عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ النَّبِيُّ الْمَدِيْنَةَ، فَذَلَّتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا لِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَوْمَئِذٍ لَّمْ يَظْهَرْ وَلَمْ يُوَطِّئْهُمَا عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصُّلْحِ، فَقَتَلَتِ (الذَّلِيْلَةُ) مِنَ (الْعَزِيْزَةِ) قَتِيْلًا فَأَرْسَلَتِ (الْعَزِيْزَةُ) إِلٰى (الذَّلِيْلَةِ) أَنِ ابْعَثُوْا إِلَيْنَا بِمِئَةِ وَسْقٍ، فَقَالَتِ (الذَّلِيْلَةُ) وَهَلْ كَانَ هٰذَا فِي حَيَّيْنِ قَطُّ دِيْنُهُمَا وَاحِدٌ، وَنَسَبُهُمَا وَاحِدٌ، وَبَلَدُهُمَا وَاحِدٌ، دِيَةُ بَعْضِهِمْ نِصْفُ دِيَةِ بَعْضٍ؟ إِنَّا إِنَّمَا أَعْطَيْنَاكُمْ هٰذَا ضَيْمًا مِنْكُمْ لَنَا، وَفَرَقًا مِنْكُمْ فَأَمَّا إِذْ قَدِمَ مُحَمَّدٌ فَلَا نُعْطِيْكُمْ ذٰلِكَ، فَكَادَتِ الْحَرْبُ تَهِيْجُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ ارْتَضَوْا عَلٰى أَنْ يَجْعَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ ذَكَرَتِ (الْعَزِيْزَةُ) فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا مُحَمَّدٌ بِمُعْطِيْكُمْ مِنْهُمْ ضِعْفَ مَا يُعْطِيْهِمْ مِنْكُمْ، وَلَقَدْ صَدَقُوْا، مَا أَعْطَوْنَا هٰذَا إِلَّا ضَيْمًا مِنَّا، وَقَهْرًا لَّهُمْ، فَدُسُّوْا إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ يُخْبِرُ لَكُمْ رَأْيَهُ، إِنْ أَعْطَاكُمْ مَا تُرِيْدُوْنَ حَكَّمْتُمُوْهُ، وَإِنْ لَّمْ يُعْطِكُمْ حَذِرْتُمْ فَلَمْ تُحَكِّمُوْهُ، فَدَسُّوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاسًا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ لِيُخْبِرُوْا لَهُمْ

قتل کیا، اس کی دیت پچاس وسق ہو گی اور ذلیلہ نے عزیزہ کا جو آدمی قتل کیا اس کی دیت سو (۱۰۰) وسق ہو گی، وہ اسی معاہدے پر برقرار تھے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے، آپ ﷺ کے آنے سے وہ دونوں قبیلے بے وقعت ہو گئے، حالانکہ ابھی تک آپ ان پر غالب نہیں آئے تھے اور نہ آپ نے ان کی موافقت کی تھی اور ان کے ساتھ صلح وصفائی کا زمانہ تھا۔ اُدھر ذلیلہ نے عزیزہ کا بندہ قتل کر دیا، عزیزہ نے ذلیلہ کی طرف پیغام بھیجا کہ سو وسق ادا کرو۔ ذلیلہ والوں نے کہا: جن قبائل کا دین ایک ہو، نسب ایک ہو اور شہر ایک ہو، تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک کی دیت دوسرے کی بہ نسبت نصف ہو؟ ہم تمہارے ظلم وستم کی وجہ سے تمھیں (سو وسق) دیتے رہے، اب جبکہ محمد (ﷺ) آ چکے ہیں، ہم تمھیں نہیں دیں گے۔ ان کے مابین جنگ کے شعلے بھڑکنے والے ہی تھے کہ وہ آپس میں رسول اللہ ﷺ پر بحیثیتِ فیصل راضی ہو گئے۔ عزیزہ کے ورثاء آپس میں کہنے لگے: اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) تمہارے حق میں دوگنا کا فیصلہ نہیں کرے گا، ذلیلہ والے ہیں بھی سچے کہ وہ ہمارے ظلم وستم اور قہر و جبر کی وجہ سے دوگناہ دیتے رہے، اب محمد (ﷺ) کے پاس کسی آدمی کو بطورِ جاسوس بھیجو جو تمھیں اس کے فیصلے سے آگاہ کر سکے، اگر وہ تمہارے ارادے کے مطابق فیصلہ کر دے تو تم اسے حاکم تسلیم کر لینا اور اگر اس نے ایسے نہ کیا تو محتاط رہنا اور اسے فیصل تسلیم نہ کرنا۔ سو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ منافق لوگوں کو بطورِ جاسوس بھیجا، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کی تمام سازشوں اور ارادوں سے آگاہ کر دیا اور یہ آیات نازل فرمائیں: ''اے رسول! آپ ان لوگوں کے پیچھے نہ کڑھیے جو کفر میں سبقت کر رہے ہیں خواہ وہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَأَى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ بِأَمْرِهِمْ كُلِّهِ وَمَا أَرَادُوْا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يٰٓأَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا آمَنَّا﴾ إلى قوله: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔﴾ ثُمَّ قَالَ: فِيْهِمَا وَاللّٰهِ نَزَلَتْ، وَإِيَّاهُمَا عَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ (مسند احمد: ٢٢١٢)

ان میں سے ہوں جو زبانی تو ایمان کا دعوی کرتے لیکن حقیقت میں ان کے دل باایمان نہیں ....اور جو اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔'' (سورۂ مائدہ: ۴۱۔ ۴۴) پھر کہا: اللہ کی قسم! یہ آیتیں انہی دونوں کے بارے میں نازل ہوئیں اور اللہ تعالی کی مراد یہی لوگ تھے۔''

فوائد :......اس حدیث سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ہر معاملے میں نبی کریم ﷺ کو آخری اور حتمی فیصل تسلیم کیا جائے اور آپ ﷺ کے فیصلے کو بغیر کسی چون و چرا کے تسلیم کیا جائے۔ امام البانی رحمہ اللہ اس حدیث میں مذکورہ آیات پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: یہودیوں نے نبی کریم ﷺ کے فیصلے کے بارے میں کہا: اگر وہ نبی تم کو تمہارے ارادے کے مطابق دے دے تو اس کو حاکم تسلیم کر لینا اور اگر کچھ نہ دے تو بچ جانا اور اسے حاکم تسلیم نہ کرنا۔

قرآن مجید میں بھی ان کے اس قبیح اصول کا ذکر موجود ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَقُوْلُوْنَ إِنْ أُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَإِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۱) یعنی: ''یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ چیز دی گئی تو لے لینا اور نہ دی گئی تو بچ جانا۔'' درج ذیل تین آیات اِن یہودیوں اور ان کے اس فیصلے کے بارے میں نازل ہوئیں:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۴)

یعنی: ''اور جو لوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، وہ کافر ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۵)

یعنی: ''اور جو لوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، وہ ظالم ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۷)

یعنی: ''اور جو لوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، وہ فاسق ہیں۔''

اگر یہ آیات یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں تو ان کی روشنی میں ان مسلم حکمرانوں اور قاضیوں کو کافر اور غیر مسلم نہیں قرار دیا جا سکتا، جو اللہ تعالی اور رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور ملکی معاملات میں اللہ تعالی کے احکام سے ہٹ کر فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ مجرم ہیں جو مذکورہ انداز میں فیصلہ کرنے میں یہودیوں کی طرح ہیں، لیکن اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے کی وجہ سے یہودیوں سے مختلف ہیں، کیونکہ یہودیوں نے تو کہا تھا کہ اگر ان کی خواہش کے مطابق فیصلہ نہ کیا گیا تو وہ اللہ کے رسول کو سرے سے حاکم ہی تسلیم نہیں کریں گے، جبکہ مسلم حکمرانوں کا معاملہ ان کے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

برعکس ہے، یہ رسول اللہ ﷺ کو حقیقی حاکم تسلیم کرتے ہیں اور آپ کی تعلیمات کو برحق سمجھتے ہیں، لیکن عملی طور پر فیصلہ کرتے وقت آپ ﷺ کے احکام سے پہلو تہی کر جاتے ہیں۔ اس بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ کفر کی دو قسمیں ہیں: (۱) اعتقادی اور (۲) عملی۔ اعتقادی کفر کا محل دل اور عملی کفر کا محل ظاہری اعضاء ہیں۔ اگر کوئی آدمی شریعت کی مخالفت کرتے ہوئے کفریہ عمل کرتا ہے اور اس کا دل اس کے اس فیصلے پر مطمئن ہو جاتا ہے تو یہ اعتقادی کفر کہلائے گا، ایسے کافر کی بخشش نہیں ہو گی اور یہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ لیکن اگر کسی آدمی کا دل شرعی احکام کی روشنی میں اس کے کفریہ عمل کی مخالفت کر رہا ہو اور اسے غلط سمجھ رہا ہو تو یہ عملی کفر کہلائے گا، ایسا مجرم مسلم ہی تصور ہو گا، اس کا یہ بدعمل اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہو گا، اس نے چاہا تو بخش دے گا اور چاہا تو سزا دے گا۔ جن احادیث میں مسلمانوں کی بعض معصیتوں کو کفر کہا گیا ہے، اس سے مراد عملی کفر ہے، مثلا: (۱) نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا کفر ہے۔ (۲) قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ (۳) مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کرنا کفر ہے۔ (۴) اپنے نسب سے براءت کا اظہار کرنا اللہ تعالی کے ساتھ کفر ہے۔ (۵) اللہ تعالی کی نعمت کا بیان کرنا شکر ہے اور ایسا نہ کرنا کفر ہے۔ (۶) میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ علاوہ ازیں اس موضوع پر دلالت کرنے والی بہت سی احادیث ہیں، اس مقام پر ان کا احاطہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان ان برائیوں اور معصیتوں کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا کفر عملی ہوتا ہے، یعنی وہ وہ عمل کرتا ہے، جو عام طور پر کافر کرتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی آدمی کسی برائی کو حلال اور جائز سمجھ کا اس کا ارتکاب کرتا ہے اور سرے سے اسے نافرمانی ہی تصور نہیں کرتا تو وہ کافر ہو گا، کیونکہ وہ عقائد میں کفار کی طرح ہو جاتا ہے۔ سلف صالحین ''کفر دون کفر'' کی اصطلاح استعمال کرتے رہے، ترجمان القرآن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ قاعدہ منقول ہے، پھر بعض تابعین نے ان سے نقل کیا۔ اس اصطلاح کا یہی تقاضا ہے کہ ہر عملی کفر کو اعتقادی کفر نہیں کہا جا سکتا اور یہ کہ عملی کفر کی مختلف اقسام ہیں، کسی کا گناہ زیادہ ہوتا ہے اور کسی کا کم۔ عصر حاضر میں بھی بعض لوگ اس نازک مسئلہ میں گمراہ ہو گئے ہیں، انھوں نے خارجیوں کا روپ دھار لیا ہے، جو بعض گناہوں کی وجہ سے صوم وصلاۃ کے پابند مسلمانوں کو کافر قرار دیتے تھے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں متقدمین کے بعض اقوال ذکر کر دیئے جائیں، شاید وہ ان لوگوں کے کے لیے مشعلِ ہدایت ثابت ہوں۔

(۱) ابن جریر طبری نے اپنی تفسیر (۱۰/ ۳۵۵/۱۲۰۵۳) میں صحیح سند کے ساتھ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ اس آیت کا مصداق بننے والا کافر تو ہے، لیکن اس سے اللہ تعالی، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور رسولوں کے ساتھ کفر لازم نہیں آتا۔ (۲) ایک روایت کے مطابق اسی آیت کے بارے میں انھوں نے کہا: اس آیت سے مراد وہ کفر نہیں، جو ملتِ اسلام سے خارج کر دیتا ہے، جیسا کہ خوارج کا خیال ہے، بلکہ یہ آیت ''کفر دون کفر'' کی اصطلاح کا مصداق ہے۔ (مستدرک حاکم: ۲/ ۳۱۳)۔ (۳) ابن جریر کی یک روایت کے مطابق سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے اللہ تعالیٰ کے نازل

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کردہ احکام کا انکار کیا، اس نے (اعتقادی) کفر کیا اور جس نے ان احکام کو برحق تسلیم کیا، لیکن ان کی روشنی میں فیصلہ نہ کیا تو وہ ظالم اور فاسق ٹھہرے گا۔ (۴) ابن جریر (۱۲۰۲۵، ۱۲۰۲۶) دوسندوں کے ساتھ عمران بن حدیر سے بیان کرتے ہیں کہ بنوعمرو کے کچھ لوگ ابومجلز کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ ان تین آیات کو حق سمجھتے ہیں: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۴) یعنی: ''اور جولوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، وہ کافر ہیں۔'' ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۵) یعنی: ''اور جولوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، وہ ظالم ہیں۔'' ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۷) یعنی: ''اور جولوگ اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، وہ فاسق ہیں۔'' ابومجلز: جی ہاں۔ بنوعمرو: ابومجلز! تو کیا ہمارے حکمران اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں؟ ابومجلز: ہمارے حکمرانوں کا دین اسلام ہے، وہ اسی کے قائل ہیں اور اسی کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ دیدہ دانستہ طور پر دین کے بعض امور کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو گنہگار ہوں گے، نہ کہ کافر۔ بنوعمرو: اللہ کی قسم! جو کچھ تم کہہ رہے ہو ایسے ہرگز نہیں ہے۔ تم ان سے ڈر رہے ہو۔ (یہ لوگ کافر ہیں)۔ ابومجلز: اگر تم لوگ کوئی حرج محسوس کیے بغیر ایسا کہنا چاہتے ہو تو کہو، بہرحال میری رائے یہ نہیں ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ یہ آیات یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھیں، جو مشرک تھے۔ قرآن مجید کی اس آیت ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ٤٤) میں کفر سے کیا مراد ہے؟ ابن جریر نے اپنی تفسیر (۱۰/ ۳۴۶۔ ۳۵۷) میں علمائے کرام کے پانچ اقوال بیان کیے ہیں اور یوں کہتے ہوئے بات ختم کی ہے: میرے نزدیک ان میں سے راجح ترین قول یہ ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے کافروں کے بارے میں نازل ہوئی، کیونکہ اس سے پہلے والی اور بعد والی آیات میں ان ہی لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، سیاق و سباق کا یہی تقاضا ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاری لیے جائیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں عام بات کی ہے کہ جو بھی اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرے گا، وہ کافر ٹھہرے گا، آپ لوگ اس کو بعض لوگوں کے ساتھ خاص کیوں کرتے ہیں؟ جواب یہ دیا جائے گا کہ اس آیت میں عام الفاظ ان لوگوں کے بارے میں ہی استعمال ہی کیے گئے ہیں، جو اللہ تعالی کے حکم کا انکار کرنے والے تھے اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو آدمی اللہ تعالی کے احکام کا انکار کرتے ہوئے ان کو ترک کرے گا، وہ کافر کہلائے گا، جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ خلاصۂ قول یہ ہے کہ یہ آیت احکامِ الٰہی کا انکار کرنے والے یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی، پس جو آدمی ان کی طرح کا انکار کرے گا، وہ ان کی طرح کا ہی اعتقادی کافر کہلائے گا اور جو آدمی اللہ تعالی کے احکام کا انکار نہیں کرتا، بلکہ ان کو حق تسلیم کرتا ہے، لیکن فیصلہ کرتے وقت ان احکام سے پہلو تہی کر جاتا ہے تو اس کا کفر عملی ہو گا، وہ گنہگار ہو گا، لیکن ملتِ اسلام سے خارج نہیں ہو گا، جیسا سیدنا ابن عباس کی رائے بیان کی جا چکی ہے۔ حافظ ابوعبید قاسم بن سلام نے (کتاب الایمان: باب

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الخروج من الایمان بالمعاصی ص: ۸۴۔ ۹۷ بتحقیقی) میں اس مضمون پر شاندار بحث کی ہے، خواہشمند افراد خود مطالعہ کر لیں۔ پھر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷/ ۲۵۴) نے کہا: امام احمد رحمہ اللہ سے اس آیت میں مذکورہ کفر کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انھوں نے کہا: یہ ایسا کفر ہے، جس کی وجہ سے بندہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ جیسے ایمان کے مختلف مراتب ہیں، اسی طرح کفر کے بھی مختلف مراتب ہیں۔ کسی مسلمان کو اس وقت تک کافر نہیں قرار دیا جا سکتا، جب تک وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہ کر لے، جس کی بنا پر بالاتفاق ملتِ اسلام سے خارج ہو جاتا ہو۔ شیخ الاسلام (۷/ ۳۱۲) نے مزید کہا: جس طرح سلف صالحین کا خیال ہے کہ ایک آدمی میں ایمان اور نفاق دونوں صفات ہو سکتی ہے، اسی طرح کسی آدمی میں ایمان اور کفر دونوں کا وجود ممکن ہے، لیکن یاد رہے کہ جس کفر سے ایمان ضائع نہیں ہوتا، وہ مسلمان کو ملتِ اسلام سے خارج نہیں کرتا، جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے تلامذہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ (سورۂ مائدہ: ۴۴) میں مذکورہ کفر کے بارے میں کہا کہ اس سے کوئی بندہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ پھر امام احمد رحمہ اللہ جیسے ائمہ نے ان کی موافقت بھی کی ہے۔ ممکن ہے کہ ایک وقت میں دو سباب جمع ہو گئے ہوں اور اس وقت یہ آیات نازل ہوئی ہوں، شیخ احمد شاکر نے کہا: یہی متعین اور صحیح بات ہے، یہ ضروری نہیں کہ آیات کا نزول صرف ایک واقعہ کے پیش نظر ہو، ممکن ہے کہ دو یا زیادہ واقعات کے بعد قرآن مجید نازل ہوا ہو اور اس میں ان سب کا فیصلہ کیا گیا ہو، پس بعض صحابہ کوئی سبب بیان کر دیتے ہیں اور بعض کوئی، جبکہ یہ ساری باتیں صحیح ہوتی ہیں۔

بَابٌ: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ....الخ﴾
﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ....الخ﴾ کی تفسیر

(۸۵۸۴)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَهَا: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ﴾ نَصَبَ النَّفْسَ وَرَفَعَ الْعَيْنَ۔ (مسند احمد: ۱۳۲۸۲)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ﴾ [المائدة: ۴۵] ......''ہم نے ان پر فرض کیا کہ قصاص میں جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ ہو گی۔'' نفس پر زبر پڑھی اور العین پر پیش پڑھی۔''

فوائد: ...... متواتر قراءت یوں ہے: ﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ﴾ حدیث نمبر (۶۵۴۵) و ما بعد میں قصاص کے مسائل گزر چکے ہیں۔

(۸۵۸۴) تخریج: اسنادہ ضعیف، ابو علی بن یزید جهّله ابو حاتم، وذکره ابن حبان فی "الثقات" أخرجه ابو داود: ۳۹۷۶، ۳۹۷۷، والترمذی: ۲۹۲۹ (انظر: ۱۳۲۴۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ .... الخ﴾
﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ .... الخ﴾ کی تفسیر

(٨٥٨٥)۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ: وَصَنَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ طَعَامًا فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا وَانْتَشَوْا مِنَ الْخَمْرِ، وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ، فَتَفَاخَرُوْا وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: الْأَنْصَارُ خَيْرٌ، وَقَالَتِ الْمُهَاجِرُونَ: الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ، فَأَهْوٰى لَهُ رَجُلٌ بِلَحْيَیْ جَزُورٍ فَفَزَرَ أَنْفَهُ فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا، فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ [المائدة: ٩٠-٩١]۔ (مسند احمد: ١٥٦٧)

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے کھانا تیار کیا اور ساتھیوں کو دعوت دی، انہوں نے کھانا کھایا اور شراب پی اور نشہ میں مست ہو گئے، یہ شراب کے حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے، ہم بھی ان کے پاس جمع تھے، انہوں نے آپس میں فخر کا اظہار کرنا شروع کر دیا، انصار نے کہا: انصار بہتر ہیں، مہاجرین نے کہا کہ مہاجر بہتر ہیں، ایک آدمی نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اٹھائی اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے ناک کو پھاڑ دیا، اس طرح ان کی ناک پھاڑی ہوئی تھی، پھر یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾ ...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب کردہ چیزیں اور فال کے تیر سراسر گندے ہیں، شیطان کے کام سے ہیں، سو اس سے بچو، تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمھیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آنے والے ہو۔''

(٨٥٨٦)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول!

(٨٥٨٥) تخريج: أخرجه مسلم: ١٧٤٨ (انظر: ١٥٦٧)

(٨٥٨٦) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه الترمذي: ٣٠٥٢ (انظر: ٢٠٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ قُتِلَ سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ وَهِيَ فِي بَطْنِهِ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [المائدة: ۹۳]۔ (مسند احمد: ۲۰۸۸)

ہمارے ان بھائیوں کا کیا بنے گا، جو اس حال میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیتے تھے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾...... ''ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اس چیز میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھا چکے، جب کہ وہ متقی بنے اور ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، پھر وہ متقی بنے اور ایمان لائے، پھر وہ متقی بنے اور انھوں نے نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (سورۂ مائدہ: ۹۳) ایک روایت میں ہے: کسی نے کہا: سیدنا سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، جبکہ ان کے پیٹ میں شراب تھی (یعنی وہ اس وقت پیتے تھے) پس اللہ تعالی نے یہ حکم اتار دیا: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا﴾۔''

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۵۰۴)

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ ....الخ﴾
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ ....الخ﴾ کی تفسیر

(۸۵۸۷)۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [آل عمران: ۹۷] قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، فَقَالُوْا: أَ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: ثُمَّ قَالُوْا: أَ فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَقَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ۔)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى:

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾...... ''لوگوں پر اللہ کے لیے حج فرض ہے جو اس کی طرف راستہ کی طاقت رکھتا ہے۔'' تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ انہوں نے پھر کہا: کیا حج ہر سال فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو

(۸۵۸۷) تخریج: اسناده ضعيف، عبد الاعلى بن عامر الثعلبى ضعيف، ثم هو منقطع ايضا، ابو البخترى سعيد بن فيروز لم يسمع عليا أخرجه ابن ماجه: ۲۸۸٤، والترمذى: ۸۱٤، ۳۰۵۵ (انظر: ۹۰۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [المائدة: ١٠١]۔ (مسند احمد: ٩٠٥)

جاتا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔﴾...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو جو اگر تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جب قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے درگزر فرمایا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔''

فوائد: ...... یہ اصولِ فقہ کا ایک مسلّمہ قانون ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا مطلق حکم، محکوم بہ کے تکرار پر دلالت نہیں کرتا، یعنی جب شریعت میں کسی قید کے بغیر کوئی حکم دیا جائے اور بندہ اس پر ایک دفعہ عمل کر لے، تو وہ اس حکم سے بریٔ الذمہ ہو جائے گا اور اس سے دوبارہ اس حکم کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ بالکل یہی مثال اس حدیثِ مبارکہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق طور پر حج کو فرض قرار دیا، اس اطلاق کا تقاضا یہ ہے کہ جب آدمی ایک دفعہ حج کر لے گا تو وہ بریٔ الذمہ ہو جائے گا، لیکن جب صحابہ نے اس قانون پر اکتفا نہ کیا اور مزید پابندیوں کے بارے میں سوال کرنا شروع کر دیا تو وہ آپ ﷺ کو ناگوار گزرا اور اللہ تعالیٰ اس قسم کے سوالات سے منع کر دیا۔ حدیث نمبر (۴۰۶۴) میں حج کی فرضیت بیان ہو چکی ہے۔

(٨٥٨٨)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: ((أَبُوكَ فُلَانٌ۔)) فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١] إِلَى تَمَامِ الْآيَةِ۔ (مسند احمد: ١٣١٧٩)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ فلاں ہے۔'' پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ۔﴾...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو جو اگر تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں بری لگیں اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جب

(٨٥٨٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٧٢٩٥، ومسلم: ٤٥ (انظر: ١٣١٤٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو تمھارے لیے ظاہر کر دی جائیں
گی۔ اللہ نے ان سے درگزر فرمایا اور اللہ بے حد بخشنے والا،
نہایت بردبار ہے۔''

فوائد: ......سوال کی دو اقسام ہیں: (۱) وہ سوال جو ان امورِ دین سے متعلقہ ہو جو عام ضرورت ہونے کی وجہ سے توضیح طلب ہوتے ہیں، ایسا سوال کرنا جائز ہے، جیسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اور دوسرے صحابہ کا شراب کے بارے میں سوال کرتے رہنا، یہاں تک اسے حرام قرار دیا گیا، کیونکہ ضرورت کا تقاضا یہ تھا کہ اسے حرام قرار دیا جائے۔ اسی طرح ظالم امراء کی اطاعت کرنے، کلالہ، جوا، حیض، شکار اور حرمت والے مہینوں میں قتال کرنے کے بارے میں سوال کرنا، کیونکہ یہ ضروریات ہیں، سوال کی اسی قسم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ...... ''پس تم اہل علم سے سوال کرو، اگر تم خود نہیں جانتے۔'' (سورۂ نحل: ۴۳)

(۲) وہ سوال جو محض تکلف اور تعنت کی بنا پر کیا جائے، مثلا دورِ نبوی میں ایسی چیز کی حلت وحرمت کے بارے میں کریدنا شروع کر دینا، جس کو صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے استعمال کر رہے ہوں اور اس میں کوئی مفسدت بھی نہ پائی جاتی ہو، ایسی چیز کے بارے میں پوچھنا جو ابھی واقع نہ ہوئی ہو یا جس کی کوئی ضرورت نہ ہو۔ مثلا: عذابِ قبر جیسے غیبی امور کی حقیقت کے بارے میں سوال کرنا، اسی طرح قیامت کے بارے میں، روح کی حقیقت اور اس امت کی مدت کے بارے میں سوال کرنا یا کوئی ایسا سوال کرنا جس کا عمل سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اس اور دیگر احادیث میں ایسے سوالات سے منع کیا گیا ہے۔ جو سوالات محض تکلف کی بناء پر کیے جاتے ہیں، ان کی واضح ترین مثال موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا مطالبہ ہے، جب موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، یہ حکم سن کر اگر وہ کوئی گائے بھی ذبح کر دیتے تو اللہ تعالیٰ کی منشا پوری ہو جاتی، لیکن انھوں نے سب سے پہلے تو کہا: اے موسی! ہمارے ساتھ مذاق تو نہیں کر رہے۔ پھر جب ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کا علم ہو گیا تو انھوں نے پہلا سوال یہ تھا: اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کی ماہیت بیان کرے، جب وہ بیان کر دی گئی تو ان کا دوسرا سوال یہ تھا کہ اس کا رنگ کیا ہونا چاہیے، جب رنگ کی وضاحت کر دی گئی تو وہ پھر کہنے لگے کہ اس گائے کی مزید ماہیت بیان ہونی چاہیے، اس قسم کی گائیں تو بہت زیادہ ہیں۔ اس طرح جب بنو اسرائیل نے مین میخ نکالنا اور طرح طرح کے سوالات کرنے شروع کر دیئے، تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر سختی کرتا چلا گیا، اس لیے دین میں تعمق اور سختی اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حلال وحرام کے بارے میں شریعت نے بڑا آسان اور سادہ قانون پیش کیا ہے، سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، فَاقْبَلُوْا مِنَ اللّٰهِ عَافِيَتَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ يَنْسٰى شَيْئًا۔)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ ...... ''اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو اپنی کتاب میں حلال کیا، وہ حلال ہیں۔ جن چیزوں

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کوحرام کیا، وہ حرام ہیں اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی، وہ معاف ہیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت قبول کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں بھولتا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔''

(مسند بزار)

ایک اہم سوال: حلال وحرام کا فیصلہ محض اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے، تو پھر سوال کرنے والا مجرم کیوں ہے؟

جواب: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا: بلا شک وشبہ تقدیر میں حلال وحرام کے فیصلے ہو چکے ہیں اور ایسے آدمی کے سوال کی وجہ سے حرام ہونے والی چیز پہلے بھی حرام ہی ہوتی ہے، اس کو مجرم ٹھہرانے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے محض تکلف اور تعنت کی بنا پر سوال کیا، حقیقت میں اس کو ایسا سوال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس حدیث میں جرم سے مراد گناہ ہے۔

(تلخیص از فتح الباری: ۱۳/ ۳۳۳)

مزید وضاحت کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (۲۶۴) والا باب۔

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ کی تفسیر

(۸۵۸۹)۔ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ قُتِلَ مِنْهُمْ بِأَوْطَاسٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا عَامِرٍ! أَلَا غَيَّرْتَ۔)) فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((أَيْنَ ذَهَبْتُمْ؟ إِنَّمَا هِيَ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ۔ (مسند احمد: ۱۷۲۹۷)

''سیدنا ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان میں سے ایک آدمی اوطاس کی جنگ میں شہید ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اے ابو عامر! تو نے اس برائی کو کیوں نہیں بدلا (یعنی اس سے روکا کیوں نہیں)؟'' آگے سے اس نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر اپنی جانوں کا بچاؤ لازم ہے، تمھیں وہ شخص نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ ہے، جب تم ہدایت پا چکے۔'' یہ سن کر نبی کریم ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہاں چلے گئے ہو، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے ایماندارو! جب تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ تو گمراہ ہونے والے کافر تمہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے۔''

(۸۵۸۹) تخریج: اسناده ضعیف لانقطاعه، حديث على بن مدرك عن الصحابة منقطع ۔ أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ۲۲/ ۷۹۹ (انظر: ۱۷۱۶۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۵۹۰)۔ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَامَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُنْكِرُوهُ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهِ۔))، قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ مُجَانِبٌ لِلْإِيمَانِ۔ (مسند احمد: ۱)

''قیس سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد کہا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾..... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر اپنی جانوں کا بچاؤ لازم ہے، تمھیں وہ شخص نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ ہے، جب تم ہدایت پا چکے۔'' جبکہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب ''لوگ جب برائی کو دیکھیں اور اسے تبدیل نہیں کریں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عام عذاب میں مبتلا کر دے۔'' سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ ایمان سے مختلف چیز ہے۔''

فوائد: ...... مسند احمد کی حدیث نمبر (۱۶) میں آیت کے مطابق یہ الفاظ ہیں: وَإِنَّكُمْ تَضَعُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ مَوْضِعِهَا۔ (تم اس آیت کو اس کے غیر محل پر چسپاں کر رہے ہو)۔ دراصل سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ لوگ اس آیت کا غلط مفہوم سمجھ رہے ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنے مومن بندوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کریں اور اپنی طاقت کے مطابق نیکیوں میں مشغول رہیں، جب وہ خود ٹھیک ٹھاک ہو جائیں گے تو برے لوگوں کا ان پر کوئی بوجھ نہیں پڑے گا، خواہ وہ رشتے دار اور قریبی ہوں، خواہ اجنبی اور دور کے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عامل ہو جائے، برائیوں سے بچ جائے تو اس پر گنہگار لوگوں کے گناہ کا کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ مقاتل سے مروی ہے کہ ہر عامل کو اس کے عمل کا بدلہ ملتا ہے، بروں کو سزا اور اچھوں کو جزا، اس آیت سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اچھی بات کا حکم نہ دیا جائے اور بری باتوں سے منع نہ کیا جائے۔

بَابُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ.....﴾
﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ.....﴾ کی تفسیر

(۸۵۹۱)۔ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ: أَنَّهَا انْطَلَقَتْ مُعْتَمِرَةً فَانْتَهَتْ إِلَى الرَّبَذَةِ

''جسرہ بنت دجاجہ سے مروی ہے کہ وہ عمرہ کے لئے گئی، جب راستے میں ربذہ مقام پر پہنچی، تو سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث

(۸۵۹۰) تخریج: اسناده صحيح على شرط الشيخين ـ أخرجه ابوداود: ٤٣٣٨(انظر: ١)

(٨٥٩١) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه النسائی: ٢/ ١٧٧، وابن ماجه: ١٣٥٠(انظر: ٢١٤٩٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَسَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّى بِالْقَوْمِ ثُمَّ تَخَلَّفَ أَصْحَابٌ لَهُ يُصَلُّونَ، فَلَمَّا رَأَى قِيَامَهُمْ وَتَخَلُّفَهُمْ انْصَرَفَ إِلَى رَحْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ قَدْ أَخْلَوُا الْمَكَانَ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَصَلَّى، فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِيَمِينِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ جَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَامَ خَلْفِي وَخَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِشِمَالِهِ فَقَامَ عَنْ شِمَالِهِ، فَقُمْنَا ثَلَاثَتُنَا، يُصَلِّي كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا بِنَفْسِهِ وَيَتْلُو مِنَ الْقُرْآنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتْلُوَ، فَقَامَ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ يُرَدِّدُهَا حَتّٰى صَلَّى الْغَدَاةَ، فَبَعْدَ أَنْ أَصْبَحْنَا أَوْمَأْتُ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْ سَلْهُ مَا أَرَادَ إِلَى مَا صَنَعَ الْبَارِحَةَ؟ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ لَا أَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُحَدِّثَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قُمْتَ بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَعَكَ الْقُرْآنُ لَوْ فَعَلَ هٰذَا بَعْضُنَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ، قَالَ: ((دَعَوْتُ لِأُمَّتِي.)) قَالَ: فَمَاذَا أُجِبْتَ أَوْ مَاذَا رُدَّ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((أُجِبْتُ بِالَّذِي لَوِ اطَّلَعَ عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِنْهُمْ طَلْعَةً تَرَكُوا الصَّلَاةَ.)) قَالَ: أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) فَانْطَلَقْتُ مُعْنِقًا قَرِيبًا مِنْ قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ إِنْ تَبْعَثْ إِلَى النَّاسِ بِهٰذَا نَكَلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ، فَنَادٰى أَنِ ارْجِعْ فَرَجَعَ

بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے کہا: ایک رات عشاء کی نماز میں نبی کریم ﷺ نے قیام کیا اور لوگوں کو یہ نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے ہٹ کر نماز پڑھنے لگے، جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ نماز پڑھنے کے لئے پیچھے ہٹ گئے ہیں تو آپ ﷺ اپنے گھر چلے گئے، پھر جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ جگہ لوگوں سے خالی ہوگئی ہے تو آپ اپنی جگہ پر پھر لوٹ آئے اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ نے مجھے دائیں جانب کھڑا ہونے کا اشارہ کیا، پس میں آپ ﷺ کی دائیں جانب کھڑا ہوگیا، اتنے میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ آ گئے اور وہ ہم دونوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے ان کو بائیں جانب کھڑا ہونے کا اشارہ کیا، سو وہ آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہوگئے، ہم تینوں اس انداز پر نماز پڑھتے رہے کہ ہر کوئی اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور قرآن مجید میں سے حسب منشا تلاوت کرتا رہا، آپ ﷺ نے قرآن مجید کی صرف ایک آیت کے ساتھ قیام کیا، صبح کی نماز تک اسے ہی دہراتے رہے، جب آپ ﷺ نمازِ فجر سے فارغ ہو گئے تو میں (ابوذر) نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اشارۃً کہا کہ وہ آپ ﷺ سے آپ ﷺ کے گزشتہ رات کے عمل کی بابت پوچھیں، آپ ﷺ کا کیا مقصد تھا کہ ایک آیت ہی دوہراتے رہے، لیکن انہوں نے کہا: میں تو آپ ﷺ سے نہیں پوچھوں گا، الا یہ کہ آپ مجھ سے گفتگو کریں، پھر میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے ایک ہی آیت میں ساری رات گزار دی، جبکہ سارا قرآن مجید آپ کو یاد ہے، اگر ہم سے کوئی ایسا کرتا تو ہم اس سے تو ناراض ہو جاتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَتِلْكَ الْآيَةُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [المائدة: ۱۱۸]۔ (مسند احمد: ۲۱۸۲۷)

اپنی امت کے لئے دعا کی ہے۔'' میں نے کہا: تو پھر آپ کو اس دعا کا کیا جواب دیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس کا ایسا جواب دیا گیا ہے کہ اگر زیادہ تر لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے تو وہ اس پر تکیہ کر کے نماز بھی چھوڑ دیں گے۔'' میں نے کہا: کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، ضرور دو۔'' میں تیز چلا اور ابھی تک ایک پتھر کی پھینک پر تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ابوذر کو لوگوں کی طرف بھیج دیا ہے کہ وہ ان کو خوشخبری دیں، اس سے یہ لوگ عبادت میں سست روی اختیار کریں گے، پس آپ ﷺ نے مجھے آواز دی کہ ابو ذر واپس آ جاؤ، سو میں واپس آ گیا۔ وہ آیت یہ تھی: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾......

فوائد: ...... دراصل آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روزِ قیامت اپنی امت کے لیے سفارش کرنے کا مطالبہ کیا تھا، جیسا کہ درج ذیل حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَرَأَ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ بِهَا ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ فَلَمَّا أَصْبَحَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا زِلْتَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْتَ تَرْكَعُ بِهَا وَتَسْجُدُ بِهَا، قَالَ: ((إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِيهَا وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا۔)) ...... رسول اللہ ﷺ نے ایک رات کو نماز پڑھی اور صبح تک ایک ہی آیت کی تلاوت کے ساتھ رکوع و سجود کا سلسلہ جاری رکھا، وہ آیت یہ تھی: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔﴾، جب صبح ہوئی تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ صبح تک ایک ہی آیت پڑھتے رہے، اسی کے ساتھ رکوع و سجود کرتے رہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے ربّ سے اپنی امت کے حق میں سفارش کرنے کا سوال کیا، پس اللہ تعالیٰ نے میرا مطالبہ پورا کر دیا، اب ان شاء اللہ ہر وہ آدمی اس سفارش کا مصداق بنے گا، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔'' (مسند احمد: ۵/ ۱۴۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کی عاجزی و بے بسی کا اظہار بھی ہے اور اللہ کی عظمت و جلالت اور اس کے قادرِ مطلق اور مختارِ کل ہونے کا بیان بھی اور پھر ان دونوں باتوں کے حوالے سے عفو و مغفرت کی التجا بھی، سبحان اللہ! کیسی عجیب و بلیغ آیت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یا اللہ! ان کا ہر معاملہ تیری مشیت کے سپرد ہے، اس لیے کہ تو جو چاہتا

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ہے، کرگزرتا ہے، تجھ سے کوئی باز پرس کرنے والا بھی نہیں ہے، جبکہ تو ہر ایک سے پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔

دراصل اس آیت کے ساتھ عیسیٰ رضی اللہ عنہ روزِ قیامت جواب دیں گے، اس آیت کے درج ذیل سیاق وسباق سے اس کے صحیح مفہوم کا ادراک ہوتا ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُه فَقَدْ عَلِمْتَه تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَا أَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ٥ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِيْ بِهٖ أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ٥﴾ (سورۂ مائدہ: ۱۱۶۔ ۱۱۸) ''اور جب اللہ کہے گا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنالو؟ وہ کہے گا تو پاک ہے، میرے لیے بنتا ہی نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں، اگر میں نے یہ بات کہی تھی تو یقیناً تو نے اسے جان لیا، تو جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے، یقیناً تو ہی سب چھپی باتوں کو بہت خوب جاننے والا ہے۔ میں نے انھیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا رب اور تمھارا رب ہے اور میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا، پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے۔ اگر تو انھیں عذاب دے تو بے شک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دے تو بے شک تو ہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔''

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

سورۃ الانعام

بَابُ: ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ....﴾

﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ....﴾ کی تفسیر

(۸۵۹۲)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ: يَرْحَمُكُمَا اللّٰهُ، الرَّجُلُ مِنَّا يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَيَضْرِبُهَا بِالسَّوْطِ، وَيَكْفَحُهَا

''عبید اللہ بن زیاد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں بسر کے دو بیٹوں کے پاس گیا اور ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، اس بارے میں بتائیں کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے، کوڑے کے ساتھ اسے مارتا ہے، اس کی لگام کھینچتا ہے، کیا تم نے اس

(۸۵۹۲) تخريج: اسناده صحيح (انظر: ۱۷٦۸۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِاللُّجَامِ، هَلْ سَمِعْتُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَا: لَا، مَا سَمِعْنَا مِنْهُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا، فَإِذَا امْرَأَةٌ قَدْ نَادَتْ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ أَيُّهَا السَّائِلُ! إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ [الأنعام: ٣٨] فَقَالَا: هٰذِهِ أُخْتُنَا وَهِيَ أَكْبَرُ مِنَّا، وَقَدْ أَدْرَكَتِ النَّبِيَّ ﷺ۔ (مسند احمد: ١٧٨٣٧)

کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں، ہم نے اس بارے آپ ﷺ سے کچھ نہیں سنا، اچانک گھر کے اندر سے ایک خاتون نے آواز دی اور کہا: اے سوال کرنے والے! بیشک اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ ...... ''اور زمین میں نہ کوئی چلنے والا ہے اور نہ کوئی اڑنے والا، جو اپنے دو پروں سے اڑتا ہے مگر تمھاری طرح امتیں ہیں۔'' ان دو بھائیوں نے کہا: یہ ہماری بہن ہے، ہم سے بڑی ہے، اس نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہے۔

فوائد: ...... ﴿إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ﴾ اس جملے سے ثابت ہوا کہ انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسری مخلوقات کو اذیت دے۔ اس مماثلت سے کیا مراد ہے؟ چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں۔ حیوانات کا بندوں کی طرح اللہ تعالی کی معرفت رکھنا اور اس کی تسبیح بیان کرنا۔ بندوں کی طرح ان کا آپس میں مانوس ہونا، خاص طور پر ہم جنسوں کا۔ روزی تلاش کرنا اور ہلاکت گاہوں سے بچنا۔ پیدا ہونے اور اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے بندوں کی طرح ایک مدبّر کا محتاج ہونا۔ اللہ تعالی جیسے بندوں کو روزی دیتا ہے، ایسے ہی اُن کو روزی عطا کرتا ہے۔

بَابُ: ﴿وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَى رَبِّهِمْ ...... إِلَى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ﴾

﴿وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَى رَبِّهِمْ ...... إِلَى قَوْلِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ﴾ کی تفسیر

(٨٥٩٣)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَرَّ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ خَبَّابٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ وَعَمَّارٌ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! أَرَضِيتَ بِهٰؤُلَاءِ فَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ: ﴿وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَى رَبِّهِمْ ...... إِلَى قَوْلِهِ ...... وَاللّٰهُ

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کی ایک جماعت نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزری، جبکہ آپ ﷺ کے پاس سیدنا خباب، سیدنا صہیب، سیدنا بلال اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہم موجود تھے، ان قریشیوں نے کہا: اے محمد! کیا آپ ان فقراء پر راضی ہو گئے ہیں (اور ان کو اپنی مجلس میں بٹھایا ہوا ہے)، اس پر ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

(٨٥٩٣) تخريج: حديث حسن۔ أخرجه الطبراني في "الكبير": ١٠٥٢٠ (انظر: ٣٩٨٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَعْلَمُ بِالظَّالِمِیْنَ﴾ [الأنعام: ٥١ ـ ٥٨]۔ ﴿وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ..... اِلٰی قَوْلِهٖ ..... وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظَّالِمِیْنَ۔﴾" (مسند احمد: ٣٩٨٥)

فوائد: ......اللہ تعالیٰ کے ہاں حسب ونسب، حسن و جمال، مال و دولت اور دولت و سطوت کی کوئی اہمیت نہیں، اُس کے ہاں ایمان اور عمل صالح کی اہمیت ہے، اگر وہ سیدنا خباب اور سیدنا صہیب رضی اللہ عنہما جیسے معاشرے کے کم اہمیت افراد میں ہوں گے، تو وہی اللہ کے محبوب ہوں گے۔

یہ سورۂ انعام کی درج ذیل آٹھ آیات ہیں: ﴿وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ۔ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّیَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ۔ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ۔ قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ۔ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ۔﴾ (الأنعام: ٥١ ـ ٥٨)

''اور اس کے ساتھ ان لوگوں کو ڈرا جو خوف رکھتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف (لے جا کر) اکٹھے کیے جائیں گے، ان کے لیے اس کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا، تاکہ وہ بچ جائیں۔ اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹا جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں، تجھ پر ان کے حساب میں سے کچھ نہیں اور نہ تیرے حساب میں سے ان پر کچھ ہے کہ تو انھیں دور ہٹا دے، پس تو ظالموں میں سے ہو جائے۔ اور اسی طرح ہم نے ان میں سے بعض کی بعض کے ساتھ آزمائش کی ہے، تاکہ وہ کہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہمارے درمیان میں سے احسان فرمایا ہے؟ کیا اللہ شکر کرنے والوں کو زیادہ جاننے والا نہیں؟ اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہہ سلام ہے تم پر، تمھارے رب نے رحم کرنا اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے جو شخص جہالت سے کوئی برائی کرے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرلے تو یقیناً وہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور اسی طرح ہم آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں اور تاکہ مجرموں کا راستہ خوب واضح ہو جائے۔ کہہ دے بے شک مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، کہہ دے میں تمھاری خواہشوں کے پیچھے نہیں چلتا، یقیناً میں اس وقت گمراہ ہو گیا اور میں ہدایت پانے والوں میں سے نہیں ہوں۔ کہہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دے بے شک میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے، میرے پاس وہ چیز نہیں ہے جسے تم جلدی مانگ رہے ہو، فیصلہ اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں، وہ حق بیان کرتا ہے اور وہی فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ کہہ دے اگر واقعی میرے پاس وہ چیز ہوتی جو تم جلدی مانگ رہے ہو تو میرے درمیان اور تمھارے درمیان معاملے کا ضرور فیصلہ کر دیا جاتا اور اللہ ظالموں کو زیادہ جاننے والا ہے۔''

بَابُ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ﴾

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ﴾ کی تفسیر

(٨٥٩٤)۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ [الأنعام: ٦٥] فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيلُهَا بَعْدُ۔)) (مسند احمد: ١٤٦٦)

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا: ﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ ...... ''کہہ دے وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیج دے، یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار یہ ہونے والا ہے، لیکن ابھی تک اس کی تاویل پوری نہیں ہوئی (یعنی اس کی مصداق صورت سامنے نہیں آئی)۔''

(٨٥٩٥)۔ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعُوذُ بِوَجْهِكَ۔)) فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعُوذُ بِوَجْهِكَ۔)) فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ ...... ''کہہ دے وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر تمھارے اوپر سے عذاب بھیج دے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں تیری چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔'' جب یہ حصہ نازل ہوا: ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ ......''یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(٨٥٩٤) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ابی بکر بن ابی مريم، ولانقطاعه، فان رواية راشد بن سعد عن سعد بن ابی وقاص مرسلة ۔ أخرجه الترمذی: ٣٠٦٦ (انظر: ١٤٦٦)

(٨٥٩٥) تخريج: أخرجه البخاری: ٧٣١٣ (انظر: ١٤٣١٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَعْضٍ﴾ [الأنعام: ٦٥] قَالَ: ((هٰذِهِ أَهْوَنُ وَأَيْسَرُ.)) (مسند احمد: ١٤٣٦٧)

''اے اللہ! میں تیرے چہرے کی پناہ طلب کرتا ہوں۔'' اور جب یہ حصہ نازل ہوا: ﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ ...... ''یا تمہیں مختلف گروہ بنا کر گتھم گتھا کر دے اور تمہارے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ زیادہ ہلکا اور زیادہ آسان عذاب ہے۔''

(٨٥٩٦)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ الْآيَةَ [الأنعام: ٦٥]، قَالَ: هُنَّ أَرْبَعٌ وَكُلُّهُنَّ عَذَابٌ وَكُلُّهُنَّ وَاقِعٌ لَا مَحَالَةَ، فَمَضَتْ اثْنَتَانِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً، فَأُلْبِسُوا شِيَعًا وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ، وَثِنْتَانِ وَاقِعَتَانِ لَا مَحَالَةَ الْخَسْفُ وَالرَّجْمُ۔ (مسند احمد: ٢١٥٤٧)

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ﴾ ...... ''کہہ دے وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیج دے، یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے، یا تمہیں مختلف گروہ بنا کر گتھم گتھا کر دے اور تمہارے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے، دیکھ ہم کیسے آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں، تاکہ وہ سمجھیں۔'' پھر سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ چار امور ہیں، چاروں عذاب کی صورتیں ہیں، سب نے لامحالہ طور پر واقع ہونا ہے، بلکہ ''نبی کریم ﷺ کی وفات کے سے پچیس برس بعد واقع ہو چکی ہیں، ایک یہ کہ لوگ فرقوں میں بٹ گئے اور دوسرا پھر انہوں نے ایک دوسرے کو عذاب بھی چکھایا، باقی دو نے بھی لامحالہ طور پر ہو کر رہنا ہے، اور وہ ہیں: زمین میں دھنسنا اور پتھروں کا برسنا۔''

فوائد: ......اوپر سے عذاب کے آنے کی صورتیں: بارش کی کثرت، پتھر کا برسنا، امراء و حکام کا ظلم و ستم، نیچے سے عذاب کے آنے کی صورتیں: دھنسنا، زلزلہ، طوفانی سیلاب، ماتحتوں کی بددیانتی اور خیانت۔ باقی دو امور واضح ہیں کہ لوگ مختلف گروہوں اور جماعتوں میں بٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑائیں اور ایک دوسرے کو تکلیف دینا شروع کر دیں۔

(٨٥٩٦) تخریج: اسناده ضعیف لضعف ابی جعفر الرازی ۔ أخرجه ابن ابی شیبة: ١٥/ ١٨٠ (انظر: ٢١٢٢٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابٌ: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾
﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ کی تفسیر

(۸۵۹۷)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ۸۲] شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ الَّذِي تَعْنُوْنَ، أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ؟ ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [لقمان: ۱۳] إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ۔)) (وَفِيْ لَفْظٍ:) ((لَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾۔)) (مسند احمد: ۴۰۳۱)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ ...... ''جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں ہونے دی'' تو یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے خود پر ظلم نہ کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا مطلب وہ نہیں، جو تم سمجھ رہے ہو، کیا تم نے نیک بندے کی بات نہیں سنی؟ جب اس نے کہا تھا: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ ...... ''اے میرے پیارے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے۔'' ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے وہ بات نہیں سنی جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی تھی: ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ ...... ''اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

فوائد: ...... پوری آیت یوں ہے: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔﴾ ...... ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو بڑے ظلم کے ساتھ نہیں ملایا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے مطلق ظلم مراد لیا اور ہر گناہ کو ظلم کہتے ہیں، جبکہ اس مقام پر ظلم سے مراد شرک ہے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شرک جیسے ظلم سے بہت دور تھے، لہٰذا وہی امن پانے والے ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔

(۸۵۹۷) تخريج: أخرجه البخاري: ۳۲، ۳۳۶۰، ۳۴۲۸، ومسلم: ۱۲۴ (انظر: ۴۰۳۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ﴾
﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ﴾ کی تفسیر

(٨٥٩٨)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ عَزَلُوْا أَمْوَالَ الْيَتَامٰى حَتّٰى جَعَلَ الطَّعَامُ يَفْسُدُ وَاللَّحْمُ يُنْتِنُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ قَالَ: فَخَالَطُوهُمْ۔ (مسند احمد: ٣٠٠٠)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ﴾ ...... ''یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ، مگر اس طریقہ سے جو بہتر ہو۔'' تو لوگوں نے یتیموں کے مال علیحدہ کر دیئے، جب علیحدہ کئے تو ان کا کھانا خراب ہونے لگا اور گوشت بدبودار ہونے لگا، جب نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ﴾ ...... ''اگر تم یتیموں کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ فساد کرنے والے اور اصلاح کرنے والے سے جانتا ہے۔'' اس حکم کے بعد صحابہ نے ان سے کھانا ملا لیا۔

فوائد: ...... پہلی آیت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو فکر پیدا ہوئی، جس کی وجہ سے انھوں نے یتیم کا حساب کتاب ہی علیحدہ کر دیا، یہ عدل وانصاف تو تھا ہی، لیکن اس میں یتیم کا نقصان ہو رہا تھا، کیونکہ الگ سے کھانا پکانا اور پھر بچی ہوئی چیز کا خراب ہو جانا، اس سے نقصان ہوتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے نئے حکم کے ذریعے صحابۂ کرام کی رہنمائی کی کہ یتیموں کو اپنے ساتھ ملا لو، البتہ اخراجات کا حساب ٹھیک ٹھیک اور عدل وانصاف کے ساتھ رکھو۔ ان آیات سے ان مختلف افراد کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیے، جن کا کھانا پینا مشترکہ ہو، کسی کے دل میں مشترک مال کے بارے میں کوئی ایسا عنصر نہ پایا جائے، جس سے عدل وانصاف کے تقاضے متاثر ہوں۔

بَابُ: ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا ......﴾
﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا ......﴾ کی تفسیر

(٨٥٩٩)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ:

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ہمارے لئے ایک خط کھینچا اور ساتھ ہی

(٨٥٩٨) تخريج: حسن، قاله الالبانی ۔ أخرجه بنحوه ابوداود: ٢٨٧١ (انظر: ٣٠٠٠)

(٨٥٩٩) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه الطيالسی: ٢٤٤، والدارمی: ١/ ٦٧، والنسائی فی "الكبری": ١١١٧٤، وابن حبان: ٧ (انظر: ٤١٤٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((هٰـذَا سَبِيلُ اللّٰهِ۔)) ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَـمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذِهِ سُبُلٌ، قَـالَ يَـزِيـدُ: مُتَـفَـرِّقَةٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْـطَـانٌ يَـدْعُـو إِلَيْـهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِـرَاطِـي مُسْتَقِيـمًـا فَـاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُـلَ فَتَـفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ [الأنعام: ١٥٣]۔ (مسند احمد: ٤١٤٢)

فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔'' پھر اس کے دائیں بائیں کئی خطوط کھینچے اور فرمایا۔ ''یہ جدا جدا راستے ہیں، ان میں سے ہر راستے پر شیطان ہے، جو اپنی طرف بلاتا ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾...... ''اور یہ کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمھیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔''

فوائد:...... اختلاف اور فرقہ بندی سے اجتناب کرتے ہوئے آپ ﷺ کی سیرت کو اپنانے کی کوشش کی جائے، یہی صراطِ مستقیم ہے۔

بَابُ: ﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ اَوْيَاْتِيَ رَبُّكَ﴾
﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ اَوْيَاْتِيَ رَبُّكَ﴾ کی تفسیر

(٨٦٠٠)۔ عَـنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَـغِيـبُ الشَّمْسُ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُؤْذَنُ لَهَـا فَتَـرْجِـعُ، فَإِذَا كَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَطْلُعُ صَبِيحَتَهَا مِنَ الْمَغْرِبِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهَا، فَإِذَا أَصْبَحَتْ قِيلَ لَهَا: اطْلُعِي مِنْ مَكَانِكِ ثُـمَّ قَـرَأَ: ﴿هَـلْ يَـنْـظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَـأْتِيَهُمُ الْـمَلَائِـكَةُ أَوْ يَـأْتِـيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَـاتِ رَبِّكَ﴾ [الأنـعام: ١٥٨]۔)) (مسند احمد: ٢١٦٢٥)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورج عرش کے نیچے غروب ہوتا ہے، پھر اسے اجازت دی جاتی ہے، تب یہ واپس لوٹتا ہے، جب وہ رات آئے گی، جس کی صبح کو اس نے مغرب سے طلوع ہونا ہوگا، تو اسے لوٹنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، جب صبح ہو گی تو سورج سے کہا جائے گا: جہاں سے تو آیا ہے، وہیں سے طلوع ہو (یعنی مغرب سے)، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿هَـلْ يَـنْـظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ﴾ ...... ''وہ اس کے سوا کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا تیرا رب آئے، یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے، جس دن

(٨٦٠٠) تخريج: أخرجه البخاري: ٣١٩٩، ٤٨٠٢، ومسلم: ١٥٩ (انظر: ٢١٣٠٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی۔ کہہ دے انتظار کرو، بے شک ہم (بھی) منتظر ہیں۔''

فوائد: ......اللہ تعالیٰ کافروں کو، پیغمبروں کے مخالفوں کو، اپنی آیات کو جھٹلانے والوں کو اور اپنی راہ سے روکنے والوں کو ڈرا رہا ہے کہ کیا انہیں قیامت کا انتظار ہے، جبکہ فرشتے بھی آ جائیں گے اور خود اللہ قہار بھی، لیکن وہ ایسا وقت ہو گا، جب ایمان بھی بے سود ہو گا اور توبہ بھی بیکار ہو گی، جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا تو زمین پر جتنے لوگ ہوں گے، سب ایمان لے آئیں گے، لیکن اس وقت کا ایمان محض بے سود ہو گا، بلکہ جب قیامت کی تین نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی، سورج کا مغرب سے نکلنا، دجال کا آنا، دابۃ الارض کا ظاہر ہونا، تو بے ایمان کو ایمان لانا اور خیر سے رکے ہوئے لوگوں کو اس کے بعد نیکی یا توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ سورج کا عرش کے نیچے غروب ہونا اور سجدہ کرنا، اس قسم کے امور پر مشتمل احادیثِ صحیحہ پر ایمان لانا ضروری ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کی کیفیت کو بھی سمجھا جائے، جبکہ سورج ہر وقت عرش کے نیچے ہی رہتا ہے اور کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی، جس میں یہ اپنے ربّ کے سامنے مطیع نہ ہو رہا ہو، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَالْاَنْعَامُ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ﴾ (سورۂ حج: ۱۸)

''کیا تو نے دیکھا نہیں کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے، مثلا سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے، مویشی اور بہت زیادہ لوگ۔''

ابو العالیہ رحمہ اللہ نے کہا: آسمان میں موجود ہر ستارہ، سورج اور چاند غروب ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے، پھر اس کو آگے بڑھنے کی اجازت دی جاتی ہے، جبکہ یہ بات بھی معلوم ہے کہ سورج ہر وقت فلک میں رہتا ہے، پس یہ ہر وقت فلک میں تسبیح بیان کرتا ہے اور ہر وقت سجدہ کرتا ہے اور ہر رات کو اجازت طلب کرتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے، وہ اس طرح سجدہ کرتا ہے، جیسا اس کے لیے مناسب ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری کا اظہار کرتا ہے۔ ذہن نشین رہے کہ سورج ہر گھڑی میں کسی علاقے کے لیے غروب ہو رہا ہے اور کسی علاقے کے لیے طلوع ہو رہا ہے، سو یہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کر رہا ہے اور آگے چلنے کی اجازت لے رہا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے رسالے ''قنوت الأشياء كلها لله'' میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی اور کہا: پس نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں اس چیز کی خبر دی ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد سجدہ کرتا ہے اور اجازت لیتا ہے۔ پھر انھوں نے ابو العالیہ کا مذکورہ بالا قول پیش کیا۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٦٠١)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ﴿یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ آیَاتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا﴾ [الأنعام: ١٥٨] قَالَ: ((طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔)) (مسند احمد: ١١٢٨٦)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا﴾ ......''جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آ جائے گی تو کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا'' پھر فرمایا: ''یہ نشانی سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے۔''

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

سورۃ الاعراف

بَابُ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ....﴾
﴿وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٠٢)۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ فِیْ هٰذِهِ الْآیَةِ: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾ [الأعراف: ٤٣] قَالَ: ثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیَّ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی إِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا أُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ))، قَالَ: ((فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰی لِمَنْزِلِهِ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ لِمَنْزِلِهِ كَانَ فِی الدُّنْیَا)) قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا یُشْبِهُ لَهُمْ إِلَّا أَهْلُ جُمُعَةٍ حِیْنَ انْصَرَفُوْا مِنْ جُمُعَتِهِمْ۔ (مسند احمد: ١١٧٢٩)

''سعید بن ابی عروبہ نے اس آیت ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾ کے بارے میں کہا: ہمیں قتادہ نے بیان کیا کہ ان کو ابو متوکل ناجی نے بیان کیا کہ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب ایمانداروں کو دوزخ سے رہائی ملے گی تو انہیں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روکا جائے گا، آپس میں ظلموں کا قصاص دلایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ ان سے پاک و صاف کر دیے جائیں گے، تو تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ جنت میں اپنے مقام کو اس سے زیادہ پہچانتے ہوں گے، جتنا دنیا میں وہ اپنے گھر کے راستے کو پہچانتے ہیں۔'' قتادہ نے کہا: بعض راویوں نے کہا: جیسے وہ دنیا میں جمعہ پڑھنے کے بعد سیدھے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔''

(٨٦٠١) تخریج: حدیث صحیح لغیرہ۔ أخرجه الترمذی: ٣٠٧١ (انظر: ١١٢٦٦)

(٨٦٠٢) تخریج: أخرجه البخاری: ٦٥٣٥ (انظر: ١١٧٠٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... اس حدیث کا متن پوری آیت سے سمجھ آئے گا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۂ اعراف: ۴۳)

''اور ان کے سینوں میں جو بھی کینہ ہوگا ہم نکال دیں گے، ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم کبھی نہ تھے کہ ہدایت پاتے، اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی، بلاشبہ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے۔ اور انھیں آواز دی جائے گی کہ یہی وہ جنت ہے جس کے وارث تم اس کی وجہ سے بنائے گئے ہو جو تم کیا کرتے تھے۔''

یعنی اس طرح جنت کی طرف اور پھر جنت میں اپنے مقام کی طرف رہنمائی پانا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تھا۔

بَابٌ: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ ....الخ﴾
﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ ....الخ﴾ کی تفسیر

(۸۶۰۳)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی قَوْلِهِ تَعَالٰی: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ﴾ [الاعراف: ۱۴۳] قَالَ: قَالَ: هٰكَذَا یَعْنِی أَنَّهُ أَخْرَجَ طَرَفَ الْخِنْصَرِ، قَالَ أَبِی: أَرَانَا مُعَاذٌ قَالَ: فَقَالَ لَهُ حُمَیْدٌ الطَّوِیلُ: مَا تُرِیدُ إِلٰی هٰذَا؟ یَا أَبَا مُحَمَّدٍ! قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرَهُ ضَرْبَةً شَدِیدَةً، وَقَالَ: مَنْ أَنْتَ یَا حُمَیْدُ؟ وَمَا أَنْتَ یَا حُمَیْدُ؟ یُحَدِّثُنِی بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فَتَقُولُ: أَنْتَ مَا تُرِیدُ إِلَیْهِ؟ (مسند احمد: ۱۲۲۸۵)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ ...... ''تو جب اس کا رب پہاڑ کے سامنے ظاہر ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔'' کے بارے میں فرمایا: ''بس اس طرح ہوا تھا۔'' ساتھ ہی آپ ﷺ نے چھنگلی انگلی کا ایک کنارہ نکالا، جب معاذ نے ہمیں یہ کیفیت دکھائی تو حمید طویل نے کہا: اے ابو محمد! اس مثال سے تیری مراد کیا ہے؟ لیکن ابو محمد نے حمید کے سینے پر سخت ضرب لگائی اور کہا: حمید! تو کون ہے؟ تو کیا چیز ہے، حمید! مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا تھا اور تو کہتا ہے کہ اس مثال سے تیری مراد کیا ہے۔''

(۸۶۰۳م)۔ (وَمِنْ طَرِیقٍ ثَانٍ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی قَوْلِهِ تَعَالٰی:

''(دوسری سند) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ

(۸۶۰۳) تخریج: اسناده صحیح علی شرط مسلم ۔ أخرجه بنحوه الترمذی: ۳۰۷۴ (انظر: ۱۲۲۶۰)

(۸۶۰۳م) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

﴿فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهُ لِلْجَبَلِ﴾ قَالَ: فَأَوْمَأَ بِخِنْصَرِهِ، قَالَ: فَسَاخَ. (مسند احمد: ۱۳۲۱۰)

﴿لِلْجَبَلِ﴾ کی وضاحت کرتے ہوئے چھنگلی انگلی سے اشارہ کیا، لیکن (اتنی سی تجلی سے پہاڑ زمین میں دھنس گیا۔

فوائد: ......ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰی لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ۔﴾ ......''اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر آیا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا اور لیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھ، سو اگر وہ اپنی جگہ برقرار رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔ تو جب اس کا رب پہاڑ کے سامنے ظاہر ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑا، پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے کہا تو پاک ہے، میں نے تیری طرف توبہ کی اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا ہوں۔''

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ ابھی تک چھوٹی انگلی کے پورے کی مقدار کے برابر اللہ تعالی نے پہاڑ پر تجلی کی تھی، لیکن وہ اس کو بھی برداشت نہ کر سکا اور ریزہ ریزہ ہو گیا۔

پہاڑ کے ریزہ ریزہ ہونے والی بات تو قرآن مجید سے ثابت ہے۔ اس روایت میں اس کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر آیا ہے تو ممکن ہے کچھ حصہ ریزہ ریزہ ہوا اور کچھ زمین میں دھنس گیا۔ (عبداللہ رفیق)

بَابُ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ﴾
﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ﴾ کی تفسیر

ہمارے ہاں عام قراءت ''ذُرِّيَّتَهُمْ'' (مفرد لفظ) ہے لیکن ایک جمع والی قراءت بھی ہے جو اس جگہ لکھی گئی ہے۔

(۸٦٠٤)۔ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ وَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ

''مسلم بن یسار جہنی سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾، انھوں نے کہا: میں نے خود سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس کی کمر کو دائیں ہاتھ سے چھوا اور اس سے اس کی اولاد نکالی اور کہا: میں نے ان کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور اہل جنت کے عمل ہی وہ کریں گے، پھر اس کی کمر کو چھوا اور اس نے مزید اولاد نکال کر کہا: میں نے ان کو

(۸٦٠٤) تخريج: صحيح لغيره۔ أخرجه ابوداود: ٤٧٠٣، والترمذي: ٣٠٧٥ (انظر: ٣١١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ۔)) (مسند احمد: ۳۱۱)

آگ کے لیے پیدا کیا ہے اور اہل جہنم کے عمل ہی وہ کریں گے۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کی کیا حیثیت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس کو اہل جنت کے ہی اعمال کرنے کی توفیق دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ جنتی لوگوں کے عمل پر مرتا ہے اور اس طرح وہ اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو آگ کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس کو جہنمی لوگوں کے عمل کرنے کی ہی توفیق دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اہل جہنم کے اعمال پر مرتا ہے اور وہ اس کو جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔''

(۸۶۰۵)۔ عَنْ رُفَيْعٍ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ﴾ قَالَ: جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ أَرْوَاحًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا، ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ، وَأُشْهِدُ عَلَيْكُمْ أَبَاكُمْ آدَمَ ؑ، أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا، اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلٰهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي، فَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا، إِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رُسُلِي يُذَكِّرُونَكُمْ عَهْدِي وَمِيثَاقِي، وَأُنْزِلُ

''سیدنا ابی بن کعب ؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہتے ہیں: ''اور جب تیرے پروردگار نے بنو آدم کی پشتوں یعنی ان کی اولاد سے پختہ عہد لیا اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ بنایا'' اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جمع کیا، ان کو روحیں بنایا، پھر ان کی تصویریں بنائیں اور ان کو بولنے کی طاقت دی، پس انھوں نے کلام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے پختہ عہد لیا اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ بناتے ہوئے کہا: کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ میں ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور تمہارے باپ کو تم پر گواہ بناتا ہوں، تاکہ تم قیام کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہمیں اس چیز کا کوئی علم نہ تھا، تم اچھی طرح جان لو کہ میرے علاوہ نہ کوئی معبود ہے اور نہ کوئی ربّ، پس میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا، میں عنقریب تمہاری طرف اپنے رسول بھیجوں گا، وہ تم کو میرا عہد یاد کرائیں گے، نیز میں تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا، انھوں نے کہا:

(۸۶۰۵) تخريج: اثر ضعيف، محمد بن يعقوب الربالي مستور ـ أخرجه الحاكم: ۲/ ۳۲۳، والبيهقي في "الاسماء والصفات": ص ۳۶۸ (انظر: ۲۱۲۳۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيْكُمْ كُتُبِي، قَالُوْا: شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَ إِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ، وَ رَفَعَ إِلَيْهِمْ آدَمُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَاٰى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَبِّ! لَوْ لَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ؟ قَالَ: إِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ، وَرَاٰى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ، خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ﴾ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهُ إِلٰى مَرْيَمَ، فَحَدَّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا۔ (مسند احمد: ۲۱۵۵۲)

ہم یہ شہادت دیتے ہیں کہ تو ہی ہمارا رب اور معبود ہے، تیرے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں ہے، پس ان سب نے اقرار کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان پر بلند کیا، انھوں نے ان میں غنی، فقیر، حسین اور کم خوبصورت افراد دیکھے اور کہا: اے میرے رب! تو نے ان کے درمیان برابری کیوں نہیں کی؟ اللہ تعالیٰ نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرا شکریہ ادا کیا جائے، نیز انھوں نے ان میں انبیاء دیکھے، وہ چراغوں کی طرح نظر آ رہے تھے اور ان پر نور تھا، ان کو رسالت اور نبوت کے عہد و میثاق کے ساتھ خاص کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی چیز کا ذکر ہے: ''اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا پختہ عہد لیا...... عیسیٰ بن مریم۔'' عیسیٰ علیہ السلام بھی ان ہی ارواح میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ اس روح کو سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا اور وہ ان کے منہ سے ان میں داخل ہوگئی۔''

فوائد:...... درج بالا اور اس موضوع کی دیگر احادیث میں ''عَهْدِ اَلَسْتُ'' کا ذکر ہے، یہ ترکیب آیت کے ان الفاظ ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ سے بنائی گئی ہے، یہ عہد آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد ان کی پشت سے ہونے والی تمام اولاد سے لیا گیا، پوری آیات یوں ہیں:

﴿وَإِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ۔ اَوْ تَقُوْلُوْا إِنَّمَا اَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ۔﴾

(الاعراف: ۱۷۲، ۱۷۳)

''اور جب آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے ان ہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ بنتے ہیں۔ تاکہ تم لوگ قیامت کے روز یوں نہ کہو کہ ہم تو اس سے محض بے خبر تھے۔ یا یوں کہو کہ پہلے پہلے شرک تو ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم ان کے بعد ان کی نسل میں ہوئے، سو کیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر تو ہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔''

یہ عہد ہم اس لیے تسلیم کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اس کی اطلاع دے دی ہے، بہر حال اس کا اثر

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی یہ گواہی ہر انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے اور اگر یہ فطرت مختلف آلائشوں کی وجہ سے اپنی حیثیت کھو نہ بیٹھی ہو تو ایسا انسان خارجی آواز اور باطنی فکر مل جانے کی وجہ سے فوراً حق کی آواز کو قبول کرتا ہے، لیکن اگر شرک و بدعت یا گندے معاشرے کی وجہ سے وہ فطرت متأثر ہو چکی ہو تو اس کو حق تسلیم کرنے میں اجنبیت محسوس ہوتی ہے اور اس کے لیے یہ مرحلہ مشکل ہو جاتا ہے، جلد اور بدیر اسلام قبول کرنے والے صحابۂ کرام کی وجہ یہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی مفہوم کو ان الفاظ میں بیان کیا: ((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَرٰى فِيهَا جَدْعَاءَ۔)) ...... ''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں، جس طرح جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، اس کا ناک، کان کٹا نہیں ہوتا۔'' (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

سورۃ الانفال کی تفسیر

بَابُ: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾

(۸۶۰۶)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدْتُ مَعَهُ بَدْرًا، فَالْتَقَى النَّاسُ، فَهَزَمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَدُوَّ، فَانْطَلَقَتْ طَائِفَةٌ فِي آثَارِهِمْ يَهْزِمُونَ وَيَقْتُلُونَ، فَأَكَبَّتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَسْكَرِ يَحْوُونَهُ وَيَجْمَعُونَهُ، وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصِيبُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً حَتّٰى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَفَاءَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، قَالَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْغَنَائِمَ: نَحْنُ حَوَيْنَاهَا وَجَمَعْنَاهَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا نَصِيبٌ، وَقَالَ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي طَلَبِ

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے، میں غزوۂ بدر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، جب لوگوں کا مقابلہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی، لشکرِ اسلام میں سے کچھ لوگ دشمنوں کو شکست دیتے ہوئے اور ان کو قتل کرتے ہوئے ان کا پیچھا کرنے لگ گے اور ایک حصہ مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑا اور اس کو جمع کرنے لگا اور ایک حصے نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرے میں لے لیا، تا کہ دشمن غفلت سے فائدہ اٹھا کر آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے، یہاں تک کہ رات ہو گئی اور سارے لوگ لوٹ آئے، غنیمتیں جمع کرنے والوں نے کہا: ہم نے یہ مال جمع کیا ہے، کسی اور کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے، دشمن کا پیچھا کرنے والے گروہ نے کہا: تم لوگ ہم سے زیادہ اس مال کے مستحق

(۸۶۰۶) تخریج: حسن لغیرہ ۔ أخرجه الترمذی: ۱۵۶۱، وابن ماجه: ۲۸۵۲ (انظر: ۲۲۷۶۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْعَدُوَّ: لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ نَفَيْنَا عَنْهَا الْعَدُوَّ وَهَزَمْنَاهُمْ، وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخِفْنَا أَنْ يُصِيبَ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً وَاشْتَغَلْنَا بِهِ، فَنَزَلَتْ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ، قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى فَوَاقٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَغَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ نَفَلَ الرُّبُعَ، وَإِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا وَكُلَّ النَّاسِ نَفَلَ الثُّلُثَ، وَكَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ، وَيَقُولُ: ((لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى ضَعِيفِهِمْ۔)) (مسند أحمد: ۲۳۱٤۲)

نہیں ہو، ہم نے اس مال سے دشمن کو ہٹایا اور اس کو شکست دی، اور رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کرنے والوں نے کہا: تم لوگ ہم سے زیادہ اس مال کا حق نہیں رکھتے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو گھیرے رکھا اور ہم ڈر گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن غفلت سے فائدہ اٹھا کر آپ ﷺ کو نقصان پہنچا دے اور اس طرح ہم اُدھر مصروف رہے، پس اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ، قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ .... ''وہ تجھ سے غنیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دے غنیمتیں اللہ اور رسول کے لیے ہیں، سو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس کے تعلقات درست کرو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کے فُوَاق کی مقدار کے برابر وقت میں اس مال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ دشمن کی سرزمین میں حملہ کرتے تھے تو ایک چوتھائی حصہ زائد دیتے تھے اور اگر واپسی پر ایسا ہوتا ہے تو مجاہدین کی تھکاوٹ کی وجہ سے ایک تہائی حصہ زائد دیتے تھے، ویسے آپ ﷺ اس چیز کو ناپسند کرتے تھے کہ لوگ زائد حصے کی حرص رکھیں، اس لیے آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قوی مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کمزوروں کو زائد حصوں میں شریک کریں۔''

فوائد: ......اونٹنی کا فُوَاق: یہ لفظ وقت کی ایک مقدار بیان کرتا ہے، اس کے یہ معانی ہیں: (۱) دو دفعہ دوہنے کے درمیان کا وقت۔ (۲) دوہنے والے کے تھن کو دو دفعہ پکڑنے کے درمیان کا وقت۔ حدیث کے آخر میں ایک چوتھائی اور ایک تہائی کا مطلب یہ ہے کہ جب لشکرِ اسلام اپنی جہت کی طرف جا رہا ہوتا اور بیچ میں سے ایک سریّہ کو الگ کر کے گرد و نواح کے کسی علاقے کی طرف بھیج دیا جاتا تو وہ جو مالِ غنیمت لے کر آتے، اس کا چوتھا حصہ ان کو زائد دیا جاتا، باقی تین حصے تمام مجاہدین میں برابر تقسیم کر دیے جاتے، سب سے پہلے آپ ﷺ کا خُمس نکالا جاتا ہے، اگر جہاد سے واپسی پر یہی صورت حال پیش آتی تو ایک تہائی حصہ زائد دیا جاتا۔ حدیثِ مبارکہ کے آخری جملے کا مفہوم یہ ہے کہ مجاہدین کو زائد حصے کی حرص نہیں ہونی چاہیے اور اس معاملے میں ان کو ایثار کی راہ اختیار کرنی چاہیے تا کہ کمزور جنگجوؤں کو بھی قوی مجاہدین

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کی طرح حصہ مل سکے۔ نیز اس حدیث کا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ مجاہدین کو ان کے زائد جہاد اور محنت کی وجہ سے زائد حصے تو دیتے تھے، لیکن آپ ﷺ کی تمنا یہ تھی کہ وہ لشکرِ اسلام کے تمام افراد کو ترجیح دیتے ہوئے اپنا الگ حصہ وصول نہ کریں، تاکہ سب کو برابر حصہ مل سکے۔

(٨٦٠٦م)۔ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ: فِينَا مَعْشَرَ أَصْحَابِ بَدْرٍ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ، وَسَاءَتْ فِيهِ أَخْلَاقُنَا، فَانْتَزَعَهُ اللّٰهُ مِنْ أَيْدِينَا، وَجَعَلَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ بَوَاءٍ، يَقُولُ: عَلَى السَّوَاءِ۔ (مسند أحمد: ٢٣١٣٣)

''(دوسری سند) سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبادہ بن صامت سے انفال والی آیت کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا: ہم بدر والوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، جب ہم نے مالِ غنیمت میں اختلاف کیا اور اس بارے میں ہم سے بداخلاقی ہونے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں سے یہ چیز چھین لی اور رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دی، پھر آپ ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیا۔''

(٨٦٠٧)۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قُتِلَ أَخِي عُمَيْرٌ، وَقَتَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَأَخَذْتُ سَيْفَهُ، وَكَانَ يُسَمَّى ذَا الْكَتِيفَةِ، فَأَتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اذْهَبْ فَاطْرَحْهُ فِي الْقَبَضِ۔)) قَالَ: فَرَجَعْتُ وَبِي مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَتْلِ أَخِي وَأَخْذِ سَلَبِي، قَالَ: فَمَا جَاوَزْتُ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى نَزَلَتْ سُورَةُ الْأَنْفَالِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اذْهَبْ فَخُذْ سَيْفَكَ۔)) (مسند احمد: ١٥٥٦)

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: بدر کے دن جب میرا بھائی عمیر قتل ہوا اور میں نے سعید بن عاص کو قتل کیا اور اس کی تلوار پکڑ لی، اس تلوار کا نام ''ذُو الْكَتِيفَةِ'' تھا۔ میں وہ تلوار لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اس کو مالِ غنیمت میں رکھ دو۔'' پس میں لوٹا، لیکن میرے بھائی کے قتل کی وجہ سے مجھے صدمہ تھا، وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا تھا اور میرا مخالف سے چھینا ہوا مال بھی آپ ﷺ نے لے لیا، بس میں تھوڑی دیر ہی آگے چلا تھا کہ سورۂ انفال نازل ہوگئی اور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''سعد جاؤ اپنی تلوار لے لو۔''

(٨٦٠٦م) تخريج: حسن لغيره، وانظر الحديث بالطريق الاول (انظر: ٢٢٧٥٣)

(٨٦٠٧) تخريج: حسن لغيره ـ أخرجه ابن ابي شيبة: ١٢/ ٣٧٠ (انظر: ١٥٥٦)

(٨٦٠٧م) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه ابوداود: ٢٧٤٠، والترمذي: ٣٠٧٩(انظر: ١٥٣٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۶۰۷م)۔ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ شَفَانِي اللّٰهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَهَبْ لِي هٰذَا السَّيْفَ، قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا السَّيْفَ لَيْسَ لَكَ وَلَا لِي ضَعْهُ۔)) قَالَ: فَوَضَعْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ قُلْتُ: عَسَى أَنْ يُعْطَى هٰذَا السَّيْفُ الْيَوْمَ مَنْ لَمْ يُبْلِ بَلَائِي، قَالَ: إِذَا رَجُلٌ يَدْعُونِي مِنْ وَرَائِي، قَالَ: قُلْتُ: قَدْ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ، قَالَ: كُنْتَ سَأَلْتَنِي السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ وُهِبَ لِي فَهُوَ لَكَ۔)) قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ﴾ [الأنفال: ۱] (مسند احمد: ۱۵۳۸)

''(دوسری سند) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی جانب سے شفا دے دی ہے، پس آپ یہ تلوار مجھے عطا کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تلوار تمہاری ہے نہ میری، یہ مال غنیمت ہے، لہٰذا اس کو رکھ دو۔'' میں نے اس رکھ دیا اور پھر واپس آ گیا، لیکن یہ خیال آ رہا تھا کہ ممکن ہے کہ یہ تلوار ایسے شخص کو دے دی جائے، جو میری طرح کے جوہر نہ دکھا سکے، اتنے میں مجھے میرے پیچھے سے کوئی آدمی بلا رہا تھا، میں نے سوچا کہ میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے تلوار کا سوال کیا تھا، لیکن وہ میری نہیں تھی، اب وہ مجھے بطورِ ہبہ دی جا چکی ہے، لہٰذا اب یہ تیری ہے۔'' یہ آیت نازل ہوئی تھی: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ﴾

فوائد:......ان آیات واحادیث میں بیان شدہ احکام ومسائل کے لیے ملاحظہ ہو: حدیث نمبر (۵۰۲۴) والا باب۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾
﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ﴾ کی تفسیر

(۸۶۰۸)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَنَيِّفٌ، وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ، فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِزَارُهُ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَيْنَ مَا وَعَدْتَنِي، اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ مَا وَعَدْتَنِي، اللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَلَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا۔)) قَالَ: فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ وَيَدْعُوهُ حَتّٰى سَقَطَ

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کی جانب دیکھا، وہ تین سو سے کچھ اوپر تھے، پھر مشرکوں کی طرف دیکھا اور وہ ایک ہزار سے کچھ زیادہ تھے، پھر آپ ﷺ قبلہ رخ ہو گئے اور ہاتھ اٹھا لئے، آپ نے تہبند باندھا ہوا تھا اور چادر اوڑھی ہوئی تھی، پھر یہ دعا کی: میرے اللہ! جو تو نے مجھ سے مدد کا وعدہ کیا تھا، وہ کہاں ہے، اے میرے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، وہ پورا کر دے، اے میرے اللہ! اگر اسلام والوں کی یہ جماعت تو نے ہلاک کر دی تو زمین میں کبھی بھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ آپ اپنے رب سے مدد طلب کرتے رہے اور اسے

(۸۶۰۸) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه مسلم: ۱۷۶۳ (انظر: ۲۰۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رِدَاؤُهُ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَرَدَّاهُ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ۔﴾ [الأنفال: ٩] فَلَمَّا كَانَ يَوْمَئِذٍ وَالْتَقَوْا فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا وَأُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا۔ الحديث۔ (مسند احمد: ٢٠٨)

پکارتے رہے، یہاں تک کہ آپ کی چادر گر پڑی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر اوپر اوڑھائی اور کمر کی جانب سے ساتھ چمٹ گئے اور پھر کہا: اے اللہ کے نبی! اپنے رب سے جو آپ نے التجاء کی ہے، یہ کافی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو وعدہ کیا ہوا ہے، وہ اسے پورا کرے گا، اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ۔﴾ ...... ''جب تم اپنے رب سے مدد طلب کر رہے تھے، پس اس نے تمہاری دعا قبول فرمائی اور کہا: میں تمہارے لئے پے در پے ایک ہزار فرشتے نازل کرنے والا ہوں۔'' پھر جب اس دن جنگ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو شکست دی، ان میں سے ستر (۷۰) آدمی مارے گئے اور ستر (۷۰) ہی قیدی بن گئے۔''

بَابُ: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾
﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ کی تفسیر

(٨٦٠٩)۔ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قُلْنَا لِلزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ: يَا أَبَا عَبْدِاللَّهِ! مَا جَاءَ بِكُمْ ضَيَّعْتُمُ الْخَلِيفَةَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ جِئْتُمْ تَطْلُبُونَ بِدَمِهِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ: إِنَّا قَرَأْنَاهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہم ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال: ٢٥] لَمْ نَكُنْ نَحْسَبُ أَنَّا أَهْلُهَا حَتَّى وَقَعَتْ مِنَّا حَيْثُ وَقَعَتْ۔ (مسند احمد: ١٤١٤)

''مطرف کہتے ہیں: ہم نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبداللہ! کون سی چیز تم کو یہاں لائی ہے، تم نے خلیفہ راشد کو ضائع کر دیا ہے، حتیٰ کہ انہیں مظلوم شہید کر دیا گیا ہے۔ اور پھر تم ان کے خون کا مطالبہ کرنے بیٹھ گئے ہو؟ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے عہد نبوی، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کی خلافتوں میں یہ آیت پڑھی تھی: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ...... ''اس فتنہ سے ڈرو جو خاص طور پر صرف انہی لوگوں کو ہی نہیں پہنچے گا جو تم میں سے ظالم ہیں۔'' یہ خیال تو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ہم اس کی زد میں آ جائیں گے، بہر حال یہ واقع ہوا اور ہم پر واقع ہوا۔''

(٨٦٠٩) تخريج: اسناده جيّد ـ أخرجه البزار: ٩٧٦ (انظر: ١٤١٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸٦۰۹م)۔ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَنَحْنُ مُتَوَافِرُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال: ۲۵] فَجَعَلْنَا: نَقُولُ: مَا هٰذِهِ الْفِتْنَةُ؟ وَمَا نَشْعُرُ أَنَّهَا تَقَعُ حَيْثُ وَقَعَتْ۔ (مسند احمد: ۱٤٣٨)

''(دوسری سند) حسن بصری کہتے ہیں: سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاصی تعداد میں موجود تھے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ...... ''اور اس فتنے سے بچ جاؤ جو لازماً ان لوگوں کو خاص طور پر نہیں پہنچے گا جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا۔'' اس وقت ہم نے کہا: یہ فتنہ کیا ہوتا ہے، پھر ہمیں پتہ بھی نہ چلا، لیکن یہ فتنہ واقع ہو گیا۔''

فوائد: ...... برائیوں سے نہ روکنا عذاب الٰہی کا سبب ہے۔
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے کہ اس امتحان، اس محنت اور فتنے کا خوف رکھو جو صرف گنہگاروں اور بدکاروں پر ہی نہیں رہے گا، بلکہ اس بلا کی وبا عام ہوگی۔ اس سے مراد یا تو بندوں کا ایک دوسرے پر تسلط ہے، جو بلاتخصیص، عام و خاص پر ظلم کرتے ہیں، یا وہ عام عذاب ہیں جو کثرتِ بارش یا سیلاب وغیرہ ارضی وسماوی آفات کی صورت میں آتے ہیں اور نیک و بدسب ہی ان سے متاثر ہوتے ہیں، یا بعض احادیث میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے ترک کی وجہ سے عذاب کی جو وعید بیان کی گئی وہ مراد ہے۔

بَابُ: ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ....﴾
﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ....﴾ کی تفسیر

(۸٦۱۰)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ﴾ قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ أَخْرِجُوْهُ، فَأَطْلَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت ﴿وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: قریشیوں نے مکہ میں ایک رات آپ ﷺ کے بارے میں آپس میں مشورہ کیا، کسی نے کہا: جب صبح ہو تو اس (محمد ﷺ) کو بیڑیوں سے باندھ دو، کسی نے کہا: نہیں، بلکہ اس کو قتل کر دو، کسی نے کہا: بلکہ اس کو نکال دو، اُدھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان باتوں پر مطلع کر دیا، پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے

(۸٦۰۹م) تخریج: صحیح لغیرہ۔ أخرجه النسائی فی ''الکبری'': ۱۱۲۰٦ (انظر: ۱٤٣٨)
(۸٦۱۰) تخریج: اسنادہ ضعف، عثمان الجزری، قال احمد: روی احادیث مناکیر زعموا انه ذهب کتابه۔ أخرجه عبد الرزاق: ۹۷٤٣، والطبرانی: ۱۲۱۵۵ (انظر: ۳۲۵۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلِیٌّ عَلٰی فِرَاشِ النَّبِیِّ ﷺ تِلْكَ اللَّیْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی لَحِقَ بِالْغَارِ، وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ یَحْرُسُوْنَ عَلِیًّا یَحْسِبُوْنَهُ النَّبِیَّ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحُوْا ثَارُوْا إِلَیْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِیًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ، فَقَالُوْا: أَیْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِیْ، فَاقْتَصُّوْا أَثَرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوْا الْجَبَلَ خَلَطَ عَلَیْهِمْ، فَصَعِدُوْا فِی الْجَبَلِ فَمَرُّوْا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلٰی بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ، فَقَالُوْا: لَوْ دَخَلَ هَاهُنَا لَمْ یَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰی بَابِهِ فَمَكَثَ فِیْهِ ثَلَاثَ لَیَالٍ۔ (مسند احمد: ۳۲۵۱)

نبی کریم ﷺ کے بستر پر وہ رات گزاری اور نبی کریم ﷺ وہاں سے نکل کر غارِ ثور میں پناہ گزیں ہوگئے، مشرکوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری، ان کا خیال تھا کہ وہ نبی ﷺ پر پہرہ دے رہے ہیں، جب صبح ہوئی تو وہ ٹوٹ پڑے، لیکن انھوں نے دیکھا کہ یہ تو علی ہیں، اس طرح اللہ تعالی نے ان کا مکر ردّ کر دیا، انھوں نے کہا: علی! تیرا ساتھی کہاں ہے؟ انھوں نے کہا: میں تو نہیں جانتا، پس وہ آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات کی تلاش میں چل پڑے، جب اُس پہاڑ تک پہنچے تو معاملہ ان پر مشتبہ ہوگیا، پس یہ پہاڑ پر چڑھے اور غارِ ثور کے پاس سے گزرے، لیکن جب انھوں نے اس کے دروازے پر مکڑی کا جالہ دیکھا تو انھوں نے کہا: اگر وہ (محمد ﷺ) اس غار میں داخل ہوا ہوتا تو مکڑی کا یہ جالہ تو نہ ہوتا، پھر آپ ﷺ اسی غار میں تین دن تک ٹھہرے رہے۔''

فوائد: ......ہجرتِ مدینہ کی تفصیل کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۶۱۳)

بَابُ: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾
﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ کی تفسیر

(۸۶۱۱)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ: ((﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ [الأنفال: ٦٠] أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ، أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ۔)) (مسند احمد: ۱۷۵٦۸)

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جبکہ آپ منبر پر تھے: ''﴿وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾...... ''اور دشمن کے لئے جتنی طاقت ہو تیار رکھو'' خبردار! طاقت سے مراد تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔''

فوائد: ......عصر حاضر میں جدید جنگی صلاحیتوں کی مہارت حاصل کرنا، جدید اسلحہ تیار کرنا اور ہر میدان میں لڑنے والی فوجیں تیار کر کے رکھنا اس حدیثِ مبارکہ کا اولین تقاضا ہے۔

(۸۶۱۱) تخریج: أخرجه مسلم: ۱۹۱۸ (انظر: ۱۷۴۳۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى ....الخ﴾

﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى ....الخ﴾ کی تفسیر

(٨٦١٢)۔ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ رَجُلًا عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اسْتَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فِي الْأُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمْكَنَكُمْ مِنْهُمْ۔)) قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ، قَالَ: فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ثُمَّ عَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمْكَنَكُمْ مِنْهُمْ وَإِنَّمَا هُمْ إِخْوَانُكُمْ بِالْأَمْسِ۔)) قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ثُمَّ عَادَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِلنَّاسِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ تَرٰى أَنْ تَعْفُوَ عَنْهُمْ وَتَقْبَلَ مِنْهُمُ الْفِدَاءَ، قَالَ: فَذَهَبَ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ فِيهِ مِنَ الْغَمِّ، قَالَ: فَعَفَا عَنْهُمْ وَقَبِلَ مِنْهُمُ الْفِدَاءَ، قَالَ: وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ [الأنفال: ٦٨]۔ (مسند احمد: ١٣٥٩٠)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر کے دن قیدیوں کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر قدرت دی ہے۔'' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی گردنیں اڑا دیتے ہیں، آپ نے ان کی بات سے اعراض کیا اور آپ ﷺ نے دوبارہ مشورہ طلب کیا اور فرمایا: ''اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ تمہارے قابو میں دے دیئے ہیں اور یہ کل تمہارے بھائی بننے والے ہیں۔'' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی گردنیں اڑا دیں۔'' لیکن آپ ﷺ نے پہلے کی طرح اعراض کیا اور پھر لوگوں سے وہی بات ارشاد فرما کر مشورہ طلب کیا، اس بار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال ہے کہ آپ انہیں معاف کر دیں اور ان سے فدیہ قبول کر لیں۔ اس سے نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک سے غم چھٹ گیا اور آپ ﷺ نے ان سے فدیہ لے کر ان کو معاف کر دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔﴾ ...... ''اگر اللہ کی طرف سے لکھی ہوئی بات نہ ہوتی، جو پہلے طے ہو چکی تو تمہیں اس کی وجہ سے جو تم نے لیا بہت بڑا عذاب پہنچتا۔''

فوائد: ......اس آیت سے پہلے والی آیت یہ تھی: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔﴾ ...... ''کسی نبی کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک کہ وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے۔ تم لوگ دنیا کے فائدے چاہتے ہو، حالانکہ اللہ کے پیش نظر آخرت ہے، اور اللہ ہر طرح غالب اور حکیم ہے۔'' (سورۂ انفال : ٦٧)

(٨٦١٢) تخريج: حسن لغيره (انظر: ١٣٥٥٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جنگ بدر میں ستر کافر مارے گئے اور ستر ہی قیدی بنا لیے گئے، غزوۂ بدر چونکہ کفر و اسلام کا پہلا معرکہ تھا، اس لیے قیدیوں کے بارے میں کیا طرزِ عمل اختیار کیا جائے؟ ان کی بابت احکام پوری طرح واضح نہیں تھے، جب آپ ﷺ نے مشورہ کیا تو جواز کی حد تک تو دونوں صورتیں جائز تھیں کہ قیدیوں کو قتل کر دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ کفر کی قوت و شوکت توڑنے کے لیے ضروری ہے کہ ان قیدیوں کو قتل کر دیا جائے، کیونکہ یہ کفر اور کافروں کے سرغنے ہیں، جبکہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا جائے، مزید وضاحت اگلی حدیث میں آ رہی ہے۔ اس فیصلے کے بعد جو آیات نازل ہوئیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے زیادہ بہتر تھی، یعنی بدر کے قیدیوں کو قتل کر دینا چاہیے تھا۔

(٨٦١٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَهُمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَنَيِّفٌ، وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ، فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِزَارُهُ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَيْنَ مَا وَعَدْتَنِي، اللّٰهُمَّ أَنْجِزْ مَا وَعَدْتَنِي، اللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَلَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ أَبَدًا۔)) قَالَ: فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوهُ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَرَدَّاهُ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَئِذٍ وَالْتَقَوْا، فَهَزَمَ

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: بدر کے دن نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کی طرف دیکھا، جبکہ وہ تین سو سے کچھ زائد تھے، پھر آپ ﷺ نے مشرکوں کی طرف دیکھا اور وہ ایک ہزار سے زائد تھے، پھر آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے، اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کیا، جبکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اور ایک ازار زیبِ تن کیا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے یہ دعا کی: ''اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا، وہ کہاں ہے، اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا، اس کو پورا کر دے، اے اللہ! اگر تو نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ختم کر دیا تو زمین میں کبھی بھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔'' آپ ﷺ اپنے ربّ سے مدد طلب کرتے رہے اور دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر گر گئی، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انھوں نے آپ ﷺ کی چادر اٹھائی اور اس کو آپ ﷺ پر ڈال کر پیچھے سے آپ ﷺ کو پکڑ لیا اور پھر کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنے ربّ سے جو مطالبہ کر لیا ہے، یہ آپ کو کافی ہے، اس نے آپ سے جو وعدہ کیا ہے، وہ عنقریب اس کو پورا کر دے گا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ

(٨٦١٣) تخريج: أخرجه مسلم: ١٧٦٣ (انظر: ٢٠٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُشْرِكِينَ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، وَأُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، فَاسْتَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَابَكْرٍ وَعَلِيًّا وَعُمَرَ رضی اللہ عنہم، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةُ وَالْإِخْوَانُ، فَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمُ الْفِدْيَةَ، فَيَكُونُ مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً لَنَا عَلَى الْكُفَّارِ، وَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ، فَيَكُونُونَ لَنَا عَضُدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟۔)) قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ! مَا أَرٰى مَا رَأٰى أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ، وَلٰكِنِّي أَرٰى أَنْ تُمَكِّنَنِي مِنْ فُلَانٍ قَرِيبًا لِعُمَرَ، فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَكِّنَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَكِّنَ حَمْزَةَ مِنْ فُلَانٍ أَخِيهِ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتّٰى يَعْلَمَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَيْسَتْ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ، هٰؤُلَاءِ صَنَادِيدُهُمْ وَأَئِمَّتُهُمْ وَقَادَتُهُمْ، فَهَوِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ، وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَأَخَذَ مِنْهُمُ الْفِدَاءَ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: غَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، وَإِذَا هُمَا يَبْكِيَانِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِي مَاذَا يُبْكِيكَ أَنْتَ وَصَاحِبَكَ؟ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾..... ''اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالی نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا، جو لگا تار چلے آئیں گے۔'' (سورۂ انفال: ۹) پھر جب اس دن دونوں لشکروں کی ٹکر ہوئی اور اللہ تعالی نے مشرکوں کو اس طرح شکست دی کہ ان کے ستر افراد مارے گئے اور ستر افراد قید کر لیے گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر، سیدنا علی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہم سے قیدیوں کے بارے میں مشورہ کیا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ لوگ ہمارے چچوں کے ہی بیٹے ہیں، اپنے رشتہ دار اور بھائی ہیں، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، اس مال سے کافروں کے مقابلے میں ہماری قوت میں اضافہ ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالی ان کو بعد میں ہدایت دے دے، اس طرح یہ ہمارا سہارا بن جائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق نہیں کرتا، میرا خیال تو یہ ہے کہ فلاں آدمی، جو میرا رشتہ دار ہے، اس کو میرے حوالے کریں، میں اس کی گردن اڑاؤں گا، عقیل کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کریں، وہ اس کو قتل کریں گے، فلاں شخص کو سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کریں، وہ اس کی گردن قلم کریں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالی کو علم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں مشرکوں کے لیے کوئی رحم دلی نہیں ہے، یہ قیدی مشرکوں کے سردار، حکمران اور قائد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے پسند کی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو پسند نہیں کیا، اس لیے آپ ﷺ نے ان سے فدیہ لے لیا۔ سیدنا

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَصْحَابُكَ مِنَ الْفِدَاءِ، لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ.)) وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ...... إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ مِنَ الْفِدَاءِ ثُمَّ أُحِلَّ لَهُمُ الْغَنَائِمُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عُوقِبُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ، وَفَرَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ، وَسَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا﴾ الْآيَةَ بِأَخْذِكُمُ الْفِدَاءَ. (مسند أحمد: ۲۰۸)

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب اگلے دن میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو آپ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے رو رہے تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیں جو آپ کو اور آپ کے ساتھی کو رُلا رہی ہے؟ اگر مجھے بھی رونا آ گیا تو میں بھی رووٴں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو تمہارے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت بنا لوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ساتھیوں نے فدیہ لینے کے بارے میں جو رائے دی تھی، اس کی وجہ سے مجھ پر تمہارا عذاب پیش کیا گیا ہے، جو اس درخت سے قریب ہے۔'' اس سے آپ ﷺ کی مراد قریب والا ایک درخت تھا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ ''نبی کے ہاتھ قیدی نہیں چاہئیں جب تک کہ زمین میں اچھی خونریزی کی جنگ نہ ہو جائے، تم تو دنیا کے مال چاہتے ہو اور اللہ کا ارادہ آخرت کا ہے اور اللہ زور آور باحکمت ہے، اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے بات لکھی ہوئی نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس بارے میں تمہیں کوئی بڑی سزا ہوتی۔'' (سورۂ انفال: ٦٧) پھر ان کے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا، جب اگلے سال غزوۂ احد ہوا تو بدر والے دن فدیہ لینے کی سزا دی گئی اور ستر صحابہ شہید ہو گئے، نیز آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ سے بھاگ گئے، آپ ﷺ کے دانت شہید کر دیئے گئے، آپ ﷺ کے سر پر خود کو توڑ دیا گیا اور آپ ﷺ کے چہرے پر خون بہنے لگا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.﴾ ''(کیا بات ہے کہ جب احد کے دن) تمہیں ایک ایسی تکلیف پہنچی کہ تم اس جیسی دو چند پہنچا چکے، تم یہ کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آ گئی؟ آپ کہہ دیجئے کہ یہ خود تمہاری طرف سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۶۵) یعنی فدیہ لینے کی وجہ سے۔''

فوائد: ......غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد (۳۱۳) اور کافروں کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی، پھر مسلمان نہتے اور بے سرو سامان تھے، جبکہ کافروں کے پاس اسلحہ کی بھی فراوانی تھی، ان حالات میں مسلمانوں کا سہارا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی، جس سے وہ گڑگڑا کر مدد کی فریادیں کر رہے تھے، خود نبی کریم ﷺ الگ ایک خیمے میں نہایت الحاح وزاری سے مصروف دعا تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور ایک ہزار فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے مسلسل لگاتار مسلمانوں کی مدد کے لیے آ گئے۔ بدر کے قیدیوں کے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جو مشورہ دیا تھا، وہی اللہ تعالیٰ کو پسند تھا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نرم فیصلہ کرنے کی وجہ سے عتاب نازل ہوا۔ آخری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر احد کے دن ستر صحابہ شہید ہو گئے تو تم اس سے پہلے بدر والے معرکے میں ستر کافر قتل کر چکے ہو اور ستر قیدی بند چکے ہے، جبکہ غزوۂ احد کی شکست کی وجہ تم خود ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے تاکیدی حکم کے باوجود تم نے پہاڑی موچہ چھوڑ دیا اور کافروں کو اسی درّے سے دوبارہ حملہ کرنے کا موقع مل گیا۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

سورۂ توبہ

بَابُ سَبَبِ عَدْمِ وُجُوْدِ الْبَسْمَلَةِ فِيْ اَوَّلِهَا

اس سورت کے شروع میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' کے نہ لکھنے کی وجہ کا بیان

(٨٦١٤)۔ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ،

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تم اس پر کیوں آمادہ ہوئے کہ سورۂ انفال جو کہ مَثَانِی سورتوں میں سے ہے اور سورۂ توبہ، جو

(٨٦١٤) تخريج: اسناده ضعيف، ومتنه منكر، يزيد الفارسى فى عداد المجهولين، وقال الحافظ فى "التقريب": مقبول ـ أخرجه ابوداود: ٧٨٦، ٧٨٧، والترمذى: ٣٠٨٦ (انظر: ٣٩٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةٌ، وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: بَيْنَهُمَا سَطْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ، مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ ﷺ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ، يُنْزَلُ عَلَيْهِ مِنَ السُّوَرِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَكَانَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ، يَدْعُو بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ عِنْدَهُ يَقُولُ: ((ضَعُوا هٰذَا فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا.)) ، وَيُنْزَلُ عَلَيْهِ الْآيَاتُ فَيَقُولُ: ((ضَعُوا هٰذِهِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا.)) ، وَيُنْزَلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ: ((ضَعُوا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا.)) وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ وَبَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ، فَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهًا بِقِصَّتِهَا، فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا، وَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا، فَمِنْ ثَمَّ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ: وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ. (مسند احمد: ۳۹۹)

کہ مِئِین سورتوں میں سے ہے، تم نے ان دونوں کو آپس میں ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی سطر بھی نہیں لکھی اور تم نے اس کو سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا، کیا وجہ ہے؟ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: بسا اوقات تو ایسا ہوتا ہے کہ کافی عرصے میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہی نہ ہوتی اور کبھی کبھار ایسا ہوتا کہ کئی سورتوں نازل ہو جاتیں، بہرحال جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تو کاتب کو بلاتے اور اس سے فرماتے: ''یہ آیات اس سورت میں لکھو، جس میں ایسے ایسے امور کا ذکر موجود ہے، اگر پھر کوئی آیت اترتی تو پھر فرماتے: ''یہ آیت اس سورت میں لکھ دو، جس میں ایسا ایسا ذکر کیا گیا ہے۔'' اب سورۂ انفال وہ سورت ہے، جو مدینہ میں شروع شروع میں نازل ہوئی اور سورۂ توبہ قرآن مجید کی آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے، جبکہ ان کا واقعہ آپس میں ملتا جلتا ہے، اور اُدھر نبی کریم ﷺ وفات پا گئے اور آپ ﷺ نے ہمارے سامنے (ان دو سورتوں کے) بارے میں وضاحت نہیں فرمائی تھی، اس لیے میں نے خیال کیا کہ سورۂ انفال، سورۂ توبہ کا حصہ ہے، اس لئے میں نے دونوں کو آپس میں ملا دیا اور درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سطر نہیں لکھی اور اس کو سات لمبی سورتوں میں رکھ دیا۔

فوائد:...... سورۂ توبہ قرآن مجید کی واحد سورت ہے، جس کے شروع میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' نہیں لکھی گئی، اس کی متعدد وجوہات کتبِ تفاسیر میں بیان کی گئی ہیں، لیکن زیادہ صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سورۂ انفال اور سورۂ توبہ کے مضامین میں بڑی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے اور گویا یہ سورت، سورۂ انفال کا تتمہ اور بقیہ ہے اور یہ سات بڑی سورتوں میں سے ساتویں بڑی سورت ہے، جنہیں سبع طوال کہا جاتا ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قرآن کریم کی سورتیں چار قسم کی ہیں:

(۱) طِوَال : سات ہیں، بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف اور انفال اور براءت (سورۂ انفال اور سورۂ براءت) کو ایک شمار کیا گیا ہے۔

(۲) المِئِیْنَ: جن سورتوں کی آیات (۱۰۰) سے زائد یا اس کے قریب ہیں۔

(۳) الْمَثَانِی :وہ سورتیں جو تعداد میں مئین کے بعد آتی ہیں، ان کو مثانی اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کو طوال اور مئین کی بہ نسبت بار بار پڑھا جاتا ہے۔

(٤) المُفَصَّل: ان کی ابتداء سورۂ ق یا سورۂ حجرات سے ہوتی ہے، یہ مزید تین حصوں میں تقسیم کی جاتی ہیں:

طِوال مُفَصَّل: سورۂ ق یا سورۂ حجرات سے لے کر سورۂ نباء یا سورۂ بروج تک۔

اَوْسَاط مُفَصَّل: سورہ نباء یا سورۂ بروج سے لے کر سورۂ ضحیٰ یا سورۂ بینہ تک۔

قِصَار مُفَصَّل: سورۂ ضحیٰ یا سورۂ بینہ سے آخرِ قرآن تک۔

(۸٦۱٥)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ بِبَرَاءَةٍ لِأَهْلِ مَكَّةَ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُدَّةٌ فَأَجَلُهُ إِلَى مُدَّتِهِ، وَاللّٰهُ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَسَارَ بِهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: ((اِلْحَقْهُ، فَرُدَّ عَلَيَّ أَبَا بَكْرٍ وَبَلِّغْهَا أَنْتَ۔)) قَالَ: فَفَعَلَ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَبُو بَكْرٍ بَكٰى قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدَثَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((مَا حَدَثَ فِيْكَ اِلَّا خَيْرٌ، اُمِرْتُ اَنْ لَا يُبَلِّغَهُ اِلَّا اَنَا اَوْ رَجُلٌ مِنِّيْ۔)) (مسند احمد: ٤)

''سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں امیر حج بنا کر بھیجا اور اہل مکہ سے اس براءت کا اعلان کرنے کی ذمہ داری بھی سونپی تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا، کوئی آدمی برہنہ ہو کر طواف نہیں کرے گا، جنت میں صرف وہی شخص داخل ہوگا، جو مسلمان ہو گا، جس شخص کا پیغمبر اسلام ﷺ سے کسی خاص مدت تک کوئی معاہدہ پہلے سے ہوا ہو، وہ اپنی مدت کے اختتام تک برقرار رہے گا اور یہ کہ اللہ اور اس کا پیغمبر مشرکین سے بری ہیں۔ جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اس پیغام کو لے کر روانہ ہو گئے اور تین دن کی مسافت طے کر چکے تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ابو بکر کو پیچھے سے جا ملو، انہیں میری طرف واپس کر دو اور یہ اعلان تم نے کرنا ہے۔'' سو انھوں نے ایسے ہی کیا، لیکن جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا میرے بارے میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے کہ (مجھے واپس بلا لیا)؟

(۸٦۱٥) تخریج: اسنادہ ضعیف، زید بن یُثَیع فی عداد المجھولین (انظر: ٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے صرف خیر ہی پیش آ سکتی ہے، اصل بات یہ ہے کہ یہ پیغام خود مجھے پہنچانا چاہیے یا میرے خاندان کے کسی آدمی کو۔''

فوائد: ......اس حدیث کا محفوظ متن حدیث نمبر (۸۶۱۸) میں آ رہا ہے۔

(٨٦١٦)۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، دَعَا النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ ؓ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، ثُمَّ دَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِي: ((أَدْرِكْ أَبَا بَكْرٍ ؓ، فَحَيْثُمَا لَحِقْتَهُ فَخُذِ الْكِتَابَ مِنْهُ، فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَاقْرَأْهُ عَلَيْهِمْ۔)) فَلَحِقْتُهُ بِالْجُحْفَةِ فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ، وَرَجَعَ أَبُوبَكْرٍ ؓ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: لَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ۔)) (مسند احمد: ١٢٩٧)

''سیدنا علی ؓ سے روایت ہے کہ جب سورۂ براءت کی دس آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو بکر ؓ کو بلایا اور ان کو یہ آیات دے کر بھیجا کہ وہ مکہ والوں کے سامنے ان کی تلاوت کریں، پھر مجھے (علی کو) کو بلایا اور فرمایا: ''ابو بکر کو جا ملو، جہاں بھی تم ان کو ملو، ان سے یہ پیغام لے لینا اور پھر اہل مکہ کے سامنے جا کر پڑھ دینا۔'' پس میں نے سیدنا ابو بکر ؓ کو جحفہ میں جا ملا اور ان سے خط لے لیا۔ پھر جب سیدنا ابو بکر ؓ، نبی کریم ﷺ کے پاس لوٹے تو پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، کوئی حکم نہیں ہے، بس جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ پیغام یا تو آپ خود پہنچائیں یا آپ کے خاندان کا کوئی آدمی پہنچائے۔''

فوائد: ......اس اعلان کی درست صورت درج ذیل ہے:

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ((بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔)) ''سیدنا ابو بکر ؓ نے مجھے اس حج میں نحر والے دن اعلان کرنے والوں میں بھیجا، سو ہم نے منیٰ میں اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی آدمی ننگی حالت میں بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا۔ حمید بن عبد الرحمن نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی ؓ کو بھیجا اور ان کو یہ حکم دیا کہ سورۂ براءۃ والا اعلان کریں۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں:

(٨٦١٦) تخريج: اسناده ضعيف لضعف محمد بن جابر الحنفي، وحنش بن المعتمر الكناني ليس بالقوي (انظر: ١٢٩٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

پس انھوں نے بھی مِنٰی میں نحر والے دن ہمارے ساتھ اعلان کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا آدمی طواف نہیں کرے گا۔'' (صحیح بخاری: ۴۶۵۵)

(٨٦١٧)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ بَعَثَهُ بِبَرَائَةٍ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِنِ وَلَا بِالْخَطِيبِ، قَالَ: ((مَا بُدٌّ أَنْ أَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ۔)) قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَسَأَذْهَبُ أَنَا، قَالَ: ((فَانْطَلِقْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ۔))، قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ۔ (مسند احمد: ١٢٨٧)

''(دوسری سند) سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ان کو سورۂ براءت کا اعلان دے کر بھیجا تو انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نہ زیادہ زبان دان ہوں اور نہ ہی خطیب ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں ہے کہ میں خود جاؤں، یا پھر تم جاؤ۔'' انھوں نے کہا: اگر کوئی چارۂ کار نہیں ہے تو پھر میں ہی چلا جاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چلے جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت قدم رکھے گا اور تمہارے دل کی رہنمائی کرے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے منہ پر رکھا۔''

(٨٦١٨)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أُثَيْعٍ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ، سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ يَعْنِي يَوْمَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ إِلَى مُدَّتِهِ، وَلَا يَحُجُّ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔ (مسند احمد: ٥٩٤)

''ہمدان کا باشندہ زید بن اثیع سے مروی ہے، وہ کہتا ہے: ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ان کو کس چیز کے ساتھ بھیجا گیا تھا، جس دن نبی کریم ﷺ نے ان کو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے لیے بھیجا تھا؟ انھوں نے کہا: مجھے چار چیزوں کے ساتھ بھیجا گیا تھا: (۱) جنت میں صرف مومن آدمی داخل ہوگا، (۲) کوئی برہنہ آدمی بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا، (۳) جس کا نبی کریم ﷺ سے کوئی معاہدہ ہے، تو وہ عہد اپنی مدت تک قائم رہے گا اور (۴) اس سال کے بعد مشرک اور مسلمان ایک ساتھ حج نہیں کریں گے۔''

بَابُ ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ....﴾
﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ....﴾ کی تفسیر

(٨٦١٩)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں

(٨٦١٧) تخريج: حسن لغيره (انظر: ١٢٨٧)

(٨٦١٨) تخريج: حديث صحيح ـ أخرجه الترمذي: ٨٧١، ٨٧٢، ٣٠٩٢ (انظر: ٥٩٤)

(٨٦١٩) تخريج: أخرجه مسلم: ١٨٧٩ (انظر: ١٨٣٦٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

إِلٰى جَانِبِ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَسْقِيَ الْحَاجَّ، وَقَالَ آخَرُ: مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَقَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ، فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ كُلِّهَا [التوبة: ١٩]۔ (مسند احمد: ١٨٥٥٧)

نبی کریم ﷺ کے منبر کی ایک جانب بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی نے کہا، اسلام کے بعد مجھے کوئی عمل کرنے کی پرواہ نہیں ہے، الا یہ کہ حاجیوں کو پانی پلاؤں گا۔ دوسرے نے کہا: مجھے اسلام کے بعد مسجد حرام آباد کرنے کے علاوہ کوئی عمل کرنے کی پرواہ نہیں ہے، ایک اور بولا اور اس نے کہا: جو تم کہہ رہے ہو، اس سے افضل اور بہتر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا اور کہا: منبر رسول ﷺ کے پاس آوازیں بلند نہ کرو، یہ جمعہ کا دن تھا، جب میں نے جمعہ ادا کر لیا تو آپ ﷺ کے پاس گیا اور ان لوگوں کے اختلاف کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (سورۂ توبہ: ١٩) ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا اس جیسا بنا دیا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا اور اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ یہ اللہ کے ہاں برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

فوائد: ...... نیکیوں اور برائیوں کا تعین کرنا اور پھر کسی نیکی کو کم یا زیادہ ثواب والا اور کسی برائی کو کم یا زیادہ جرم والا قرار دینا، یہ شریعت کا حق ہے، کسی بندے کے فہم کا نتیجہ نہیں ہے۔

باب: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ....﴾
﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٢٠)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْصِرَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: ((اعْدِلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

''سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک بار نبی کریم ﷺ مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی خویصرہ تمیمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ذرا

(٨٦٢٠) تخريج: أخرجه البخارى: ٣٦١٠، ٦٩٣٣، ومسلم: ١٠٦٤ (انظر: ١١٥٣٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقَالَ: ((وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: ((دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصَافِهِ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ ثَدْيَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ۔)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيهِ: ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ۔﴾ (مسند احمد: ١١٥٥٨)

انصاف کرنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ہلاک ہو جائے، اگر میں بھی عدل نہ کروں تو اور کون عدل کرے گا؟'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چھوڑ دو، اس کے ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے ایک شخص ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنی نماز کو حقیر سمجھے گا اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے مقابلے میں حقیر سمجھے گا، یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، اس کے پروں میں دیکھا جائے تو معلوم کچھ نہیں ہوتا، پھر اس کے پھل میں دیکھا جائے تو معلوم کچھ نہیں ہوتا، پھر اس کی تانت اور اس کے بعد پیکان اور پر کے درمیان کے حصے کو دیکھتا ہے، تو کچھ معلوم نہیں ہوتا، حالانکہ وہ خون اور گوبر سے ہو کر گزرا ہوتا ہے، ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا ایک چھاتی عورت کی ایک چھاتی کی طرح ہوگی، یا فرمایا کہ گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگی اور ہلتی ہوگی، لوگوں کے تفرقہ کے وقت نکلیں گے۔'' ابوسعید نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی نے ان لوگوں کو قتل کیا، میں ان کے ساتھ تھا، اس وقت ان میں سے ایک شخص کو لایا گیا، وہ اسی صورت کے مطابق نکلا جو نبی کریم ﷺ نے بیان کی تھی، ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ۔﴾ (توبہ: ٥٨) ''اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو تجھ پر صدقات کے بارے میں طعن کرتے ہیں، پھر اگر انھیں ان میں سے دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انھیں ان میں سے نہ دیا جائے تو اسی وقت وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔''

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... تیر اتنی تیزی سے شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے کہ اس پر خون کے اثرات بھی نظر نہیں آتے، حالانکہ وہ اپنا کام کر چکا ہوتا ہے، اسی طرح اسلام کا دعوی کرنے والے بعض لوگ دعوی تو اسلام کا کریں گے، لیکن وہ ایسے ایسے فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے کہ جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا، اکثر محدثین اور شارحین کے نزدیک ایسے لوگوں سے مراد خوارج ہیں۔

باب: ﴿اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ﴾
﴿اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ﴾ کی تفسیر

(۸۶۲۱)۔ عَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: کَانَ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَةً، عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ الْجَعْفَرِیَّ وَالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسِ الْحَنْظَلِیَّ وَزَیْدَ الْخَیْلِ الطَّائِیَّ وَعُیَیْنَةَ بْنَ بَدْرٍ الْفَزَارِیَّ، قَالَ: فَقَدِمَ عَلِیٌّ بِذَهَبَةٍ مِنَ الْیَمَنِ بِتُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَهُمْ۔ (احمد: ۱۱۲۸۷)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جن لوگوں کو ان کی تالیفِ قلبی کی خاطر مال دیا گیا تھا، وہ چار افراد تھے: علقمہ بن علاثہ جعفری، اقرع بن حابس حنظلی، زید خیل طائی اور عیینہ بن بدر فزاری، سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے کچھ سونا لے کر آئے تھے جو ابھی مٹی میں تھا، (یعنی صاف نہیں کیا گیا تھا) نبی کریم ﷺ نے وہ ان میں تقسیم کیا تھا۔''

فوائد: ......سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ سونا یمن سے بھیجا تھا، وہ تقسیم کے وقت خود موجود نہیں تھے، جیسا کہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مسند احمد کی دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ اقرع بن حابس: یہ تمیمی حنظلی اور بنو تمیم کے اشراف لوگوں میں سے تھے تھا، یہ عطارد بن حاجب، زبرقان بن بدر وغیرہ کے ساتھ فتح مکہ کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تھا اور مسلمان ہو گیا تھا، پھر یہ مختلف غزوات میں شریک ہوا اور یرموک میں شہید ہو گیا تھا، ایک قول کے مطابق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہا۔ عیینہ بن بدر: یہ فزاری تھا، بدر اس کے دادا کا نام ہے، باپ کا نام حصن ہے، یہ اپنی قوم کا رئیس تھا، فتح مکہ کے بعد یا اس سے پہلے مسلمان ہوا، یہ مرتدّ ہو کر طلیحہ اسدی کے ساتھ مل گیا تھا، لیکن پھر مسلمان ہو گیا تھا۔ علقمہ بن علاثہ: یہ عامری تھا اور عامر بن طفیل کے ساتھ بنو کلاب کا رئیس تھا، یہ دونوں شرف کی خاطر جھگڑتے رہتے تھے اور ایک دوسرے پر فخر کرتے رہتے تھے، علقمہ بھی ایک بار مرتدّ ہو گیا تھا، لیکن پھر مشرّف باسلام ہو گیا تھا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں حوران مقام پر فوت ہوا تھا۔ عامر بن طفیل بیچارہ عہدِ نبوی میں ہی شرک کی حالت میں مر گیا تھا۔

فوائد: ......زکوۃ کے آٹھ مصارف میں سے ایک مصرف یہ ہے کہ اس مال سے لوگوں کی تالیفِ قلبی کی جائے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۸۶۲۱) تخریج: حدیث صحیح ۔ أخرجه البخاری: ومسلم: (انظر: ۱۱۲۶۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس سے کون سے افراد مراد ہیں:

ایک تو وہ کافر ہے، جو کچھ کچھ اسلام کی طرف مائل ہو اور اس کی امداد کرنے پر یہ امید ہو کہ وہ مسلمان ہو جائے گا۔ دوسرے، وہ نو مسلم افراد ہیں، جن کو اسلام پر مضبوطی سے قائم رکھنے کے لیے امداد دینے کی ضرورت ہو۔ تیسرے، وہ افراد بھی ہیں جن کو امداد دینے کی صورت میں یہ امید ہو کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کو مسلمانوں پر حملہ آور ہونے سے روکیں گے اور اس طرح وہ قریب کے کمزور مسلمانوں کا تحفظ کریں۔ یہ اور اس قسم کی دیگر صورتیں تالیفِ قلب کی ہیں، جن پر زکوۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے، چاہے مذکورہ افراد مالدار ہی ہوں، احناف کے نزدیک یہ مصرف ختم ہو گیا، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے، حالات وظروف کے مطابق ہر دور میں اس مصرف پر زکوۃ کی رقم خرچ کرنا جائز ہے۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ.... وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا﴾

﴿إِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ.... وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا﴾ کی تفسیر

(٨٦٢٢)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ دُعِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَعَلٰى عَدُوِّ اللّٰهِ؟ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا؟ يُعَدِّدُ أَيَّامَهُ، قَالَ: وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ حَتّٰى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: ((أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ! إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ وَقَدْ قِيلَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ [التوبة: ٨٠] لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ۔)) قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی منافق مرا تو اس کی نماز جنازہ کے لئے نبی کریم ﷺ کو بلایا گیا، آپ ﷺ تشریف لے آئے اور جب اس کی نماز کا ارادہ کیا تو میں پلٹ کر آپ ﷺ کے سامنے آ گیا اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کے دشمن پر؟ کیا آپ عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھیں گے؟ اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ کہا تھا، ساتھ ہی میں اس کے ہر دن کو شمار کرنے لگا، جس میں اس نے اسلام کے خلاف سازش کی تھی، جبکہ رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے، جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو آپ ﷺ فرمایا: ''اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ، مجھے نماز جنازہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے اور میں نے پڑھنے کو اختیار کیا ہے، مجھ سے تو یہ کہا گیا ہے کہ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾...... (آپ ان کے لئے بخشش طلب کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لئے ستر (۷۰) بار بخشش طلب

(٨٦٢٢) تخريج: أخرجه البخاري: ١٣٦٦، ٤٦٧١ (انظر: ٩٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتّٰى فُرِغَ مِنْهُ، قَالَ: فَعَجَبٌ لِي وَجَرَاءَتِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ﴾ فَمَا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَهُ عَلٰى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلٰى قَبْرِهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ (مسند احمد: ٩٥)

کریں تو تب بھی اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو معاف نہ کرے گا۔) اور اگر مجھے علم ہو جائے کہ اگر میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں تو اسے بخش دیا جائے گا تو میں اتنی مرتبہ بھی اس کے لئے استغفار کر دوں گا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی اور اس کی قبر تک بھی چل کر تشریف لے گئے، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو مجھے نبی کریم ﷺ پر کی گئی جرأت پر بڑا تعجب ہوا، بہرحال اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ لیکن اللہ کی قسم! تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ یہ دو آیتیں نازل ہوگئیں: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾...... ''اوران میں سے جو کوئی مر جائے اس کا کبھی جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بے شک انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اس حال میں مرے کہ وہ نافرمان تھے۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ وفات پا گئے۔''

(٨٦٢٣)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَعْطِنِي قَمِيصَكَ حَتّٰى أُكَفِّنَهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: ((آذِنِّي بِهِ۔)) فَلَمَّا ذَهَبَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، قَالَ يَعْنِي عُمَرَ: قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، فَقَالَ: ((أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ [التوبة: ٨٠])) فَصَلّٰى

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی منافق مرا تو اس کا بیٹا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ، جو مسلمان تھا، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قمیص عنایت فرمائیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن دوں اور آپ اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائیں اور اس کے لئے استغفار کریں، آپ ﷺ نے اسے قمیص عطا کر دی اور فرمایا: ''مجھے وقت پر اطلاع دینا۔'' جب آپ ﷺ نماز کے لئے آگے ہوئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے، آپ ﷺ نے

(٨٦٢٣) تخريج: أخرجه البخاري: ١٢٦٩، ٥٧٩٦، ومسلم: ٢٤٠٠ (انظر: ٤٦٨٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾ [التوبة: ٨٤] قَالَ: فَتُرِكَتْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ۔ (مسند احمد: ٤٦٨٠)

فرمایا: ''مجھے دو اختیار ملے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ ان کے لیے استغفار کریں یا نہ کریں۔'' سو آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی، اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر دیا: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا﴾ ......''اور آپ ان میں سے کسی کی کبھی بھی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔''

فوائد: ......غزوۂ تبوک سے واپسی کے بعد ذوالقعدہ ۹ھ میں رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی مرا تھا۔ چونکہ اس کا بیٹا مخلص مسلمان تھا، اس نے نبی کریم ﷺ سے قمیص کا اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا مطالبہ کیا تاکہ اس سے عذاب ٹل جائے، لیکن اس کا مقصد پورا نہ ہو سکا۔

معلوم ہوا کہ کافر، مشرک اور منافق کی نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے حق میں بخشش کی دعا کرنا منع ہے۔

بَابُ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ﴾
﴿وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ﴾ کی تفسیر

(٨٦٢٤)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، وَكَانَ أَحَدَ الرَّهْطِ الَّذِينَ نَزَلَتْ فِيهِمْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ﴾ [التوبة: ٩٢] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ: إِنِّي لَآخِذٌ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِ الشَّجَرَةِ، أُظِلُّ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُمْ يُبَايِعُونَهُ، فَقَالُوْا: نُبَايِعُكَ عَلَى الْمَوْتِ، قَالَ: ((لَا وَلٰكِنْ لَا تَفِرُّوْا۔)) (مسند احمد: ٢٠٨٢٠)

''سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، یہ صحابی اس گروہ میں شامل تھا، جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ﴿وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ﴾ ......''اور نہ ان لوگوں پر کہ جب بھی وہ تیرے پاس آئے ہیں، تاکہ تو انھیں سواری دے تو تو نے کہا میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر تمھیں سوار کروں، تو وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ رہی تھیں، اس غم سے کہ وہ نہیں پاتے جو خرچ کریں۔'' تو سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے درخت کی ٹہنیاں پکڑ کر نبی کریم ﷺ پر سایہ کیا ہوا تھا، جبکہ لوگ بیعت کر رہے تھے اور انھوں نے کہا: ہم موت پر آپ کی بیعت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم اس چیز پر بیعت کرو کہ فرار اختیار نہ کرو۔''

(٨٦٢٤) تخريج: اسناده ضعيف، ابو جعفر الرازي سيىء الحفظ ـ أخرجه الطبري في "التفسير": ١٠/ ٢١٢ (انظر: ٢٠٥٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ……سیدنا جابر اور سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہما سے یہ صحیح ثابت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی موت پر بیعت نہیں کی، بلکہ اس چیز پر کی تھی کہ وہ فرار اختیار نہیں کریں گے۔

اس آیت سے پچھلی والی آیت یہ ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ ……''ضعیف اور بیمار لوگ اور وہ لوگ جو شرکتِ جہاد کے لیے راہ نہیں پاتے، اگر پیچھے رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں جبکہ وہ خلوصِ دل کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے وفادار ہوں، ایسے محسنین پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اللہ بے حد درگزر کرنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔'' ان دو آیات میں ان مسلمانوں کا ذکر ہے، جن کو جہاد کے معاملے میں معذور قرار دیا گیا ہے۔

بَابٌ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ…… إِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ﴾

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ…… إِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ﴾ کی تفسیر

(٨٦٢٥)۔ عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ: تَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: أَلَيْسَ قَدِ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيْمُ لِأَبِيْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيْمَ لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ﴾ [التوبة: ١١٤]۔ (مسند احمد: ١٠٨٥)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو سنا، وہ اپنے مشرک ماں باپ کے لئے بخشش طلب کر رہا تھا، میں نے کہا: تم اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کر رہے ہو؟ اس نے کہا: کیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک باپ کے لئے استغفار نہیں کیا تھا؟ جب میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ۔ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ۔﴾ ……''اس نبی اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے، کبھی جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں،

(٨٦٢٥) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه الترمذي: ٣١٠١، والنسائي: ٤/ ٩١ (انظر: ١٠٨٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خواہ وہ قرابت دار ہوں، اس کے بعد کہ ان کے لیے صاف ظاہر ہوگیا کہ یقیناً وہ جہنمی ہیں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے بخشش مانگنا نہیں تھا مگر اس وعدہ کی وجہ سے جو اس نے اس سے کیا تھا، پھر جب اس کے لیے واضح ہوگیا کہ بے شک وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے تعلق ہوگیا۔ بے شک ابراہیم یقیناً بہت نرم دل، بڑا بردبار تھا۔''

(٨٦٢٦)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ، دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، فَقَالَ: ((أَيْ عَمِّ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔)) فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ: فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ۔)) فَنَزَلَتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ، وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى، مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ [التوبة: ١١٣] قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيهِ ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ [القصص: ٥٦]۔ (مسند احمد: ٢٤٠٧٤)

''مسیب سے روایت ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت ہوا تو نبی کریم ﷺ اس کے پاس داخل ہوئے، جبکہ اس کے پاس ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے چچا: ''لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہہ دو، یہ ایسا کلمہ ہے کہ میں اس کے ذریعہ آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں بحث مباحثہ کروں گا۔'' ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابو طالب! کیا عبدالمطلب کے دین سے روگردانی کر جاؤ گے، وہ یہی بات دوہراتے رہے اور ورغلاتے رہے حتیٰ کہ ابو طالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر (مر رہا) ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تیرے لیے استغفار کرتا رہوں گا تاوقتیکہ مجھے منع کر دیا جائے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾ ......''اس نبی اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے، کبھی جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، خواہ وہ قرابت دار ہوں، اس کے بعد کہ ان کے لیے صاف ظاہر ہوگیا کہ یقیناً وہ جہنمی ہیں۔'' اور یہ آیت بھی نازل ہوئی: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

(٨٦٢٦) تخریج: أخرجه البخاری: ٣٨٨٤، ٤٦٧٥، ومسلم: ٢٤ (انظر: ٢٣٦٧٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ﴾ ...... ''بے شک تو ہدایت نہیں دیتا جسے تو پسند کرے اور لیکن اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے۔''

فوائد: ......امام نووی نے کہا: اس پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ ﴿اِنَّكَ لَا تَهۡدِیۡ....﴾ والی آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہدایت صرف اللہ کے اختیار میں ہے اور کسی کا ہدایت قبول کرنا یا نہ کرنا نبی کریم ﷺ کے قبضے کی چیز نہیں ہے، آپ ﷺ پر تو صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دینے کا فریضہ ہے، ہدایت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، وہ اپنی حکمت کے ساتھ جسے چاہے قبولِ ہدایت کی توفیق بخشتا ہے۔ جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَیۡسَ عَلَیۡكَ هُدٰىهُمۡ﴾ ...... ''تیرے ذمہ ان کی ہدایت نہیں ہے۔'' نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَاۤ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ بِمُؤۡمِنِیۡنَ﴾ ...... ''گو تو ہر چند طمع کرے لیکن ان میں سے اکثر ایماندار نہیں ہیں۔'' یہ اللہ کے علم میں ہے کہ ہدایت کا مستحق کون ہے اور ضلالت کا حقدار کون ہے۔

بَابٌ: ﴿لَقَدۡ تَّابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَالۡمُهٰجِرِیۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِیۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ....﴾

﴿لَقَدۡ تَّابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَالۡمُهٰجِرِیۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِیۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ....﴾ کی تفسیر

غزوۂ تبوک رجب ۹ھ میں پیش آیا، اس غزوے میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے خلاف فیصلہ کن جنگ کی ضرورت محسوس کرنے والے رومیوں سے مقابلہ تھا، یہ سخت گرمی کا زمانہ تھا، لمبا سفر تھا، لوگ تنگی اور قحط سے دوچار تھے اور پھل پک چکے تھے اور سائے خوشگوار لگ رہے تھے۔ بہر حال رسول اللہ ﷺ نے اہل ثروت صحابہ کو تنگ دستوں کی تیاری کی ترغیب دلائی اور ان سے جو کچھ بن سکا، وہ لے آئے۔

اُدھر منافقین اور بدوی بناوٹی عذر لے لے کر آئے اور نبی کریم ﷺ سے اس غزوے میں عدم حضوری کی اجازت چاہ رہے تھے، آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ ان کے علاوہ بعض مسلمان محض سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے۔

ان آیات اور اس حدیث میں اس واقعہ کا اور اسی قسم کے عذر خواہوں کا ذکر ہے۔

(٨٦٢٧)۔ عَبۡدُ الرَّحۡمَنِ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ كَعۡبِ بۡنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ كَعۡبِ بۡنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعۡبٍ مِنۡ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعۡتُ كَعۡبَ بۡنَ مَالِكٍ

''عبد الرحمٰن بن عبد اللہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: عبد اللہ بن کعب، جو اپنے باپ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کی وجہ سے ان کے قائد تھے، وہ کہتے ہیں: سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ بیان کیا جب وہ غزوۂ تبوک سے

(٨٦٢٧) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٨٨٩، ٤٦٧٦، ٤٦٧٧، ٦٦٩٠، ومسلم: ٢٧٦٩ (انظر: ١٥٧٨٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَيْرِهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَافَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ، وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَأَشْهَرَ، وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهَا فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزَاةً يَغْزُوهَا إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزَاةُ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا، وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرٌ، لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ، فَقَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ

پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام لڑائیوں میں شریک ہوا تھا، ما سوائے تبوک اور بدر کے، میں ان میں پیچھے رہ گیا تھا، مگر بدر میں پیچھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نہیں ہوا، نبی کریم ﷺ کی اس جنگ میں غرض یہ تھی کہ قافلہ قریش کا تعاقب کیا جائے، دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نے اچانک حائل کر دیا اور جنگ ہوگئی، میں عقبہ والی رات کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے سب سے اسلام پر قائم رہنے کا عہد لیا تھا اور مجھے تو عقبہ والی وہ رات غزوۂ بدر کے مقابلہ میں عزیز ہے، اگر چہ جنگ بدر کو لوگوں میں زیادہ شہرت اور فضیلت حاصل ہے اور جنگ تبوک کا واقعہ یہ ہے کہ اس جنگ سے پہلے کبھی بھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں، اس غزوہ کے وقت میں دو سواریوں کا مالک تھا، اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جب کہیں جنگ کا خیال کرتے تو صاف صاف پتہ نشان اور جگہ نہیں بتاتے تھے، بلکہ کچھ گول مول الفاظ میں بات ظاہر کرتے تھے تا کہ لوگ دوسرا مقام سمجھتے رہیں، غرض جب لڑائی کا وقت آیا تو گرمی بہت شدید تھی، راستہ طویل تھا اور بے آب وگیاہ تھا، دشمن کی تعداد زیادہ تھی، لہٰذا آپ ﷺ نے مسلمانوں کو پورے طور پر آگاہ کر دیا کہ ہم تبوک جا رہے ہیں تا کہ تیار کر لیں، اس وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے، مگر کوئی ایسی کتاب وغیرہ نہیں تھی کہ اس میں سب کے نام لکھے ہوئے ہوں، کوئی مسلمان ایسا نہیں تھا کہ جو اس لڑائی میں شریک ہونا نہ چاہتا ہو، مگر وہ یہ خیال کرتا تھا کہ کسی کی غیر حاضری نبی کریم ﷺ کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وحی نہ آئے، غرض نبی کریم ﷺ نے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں اور یہ وہ وقت تھا کہ میوہ پک

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَجُلٌ يُرِيدُ يَتَغَيَّبُ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيُخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلُّ، وَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ، فَتَجَهَّزَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنُونَ مَعَهُ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ فَأَرْجِعَ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذٰلِكَ، إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى شَمَّرَ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، فَقُلْتُ: الْجَهَازُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ مَا فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا مِنْ جَهَازِي، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَ أَنِّي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِي، فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيهِمْ يَحْزُنُنِي أَنْ لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَهُ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ: ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟_)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: حَبَسَهُ

رہا تھا اور سایہ میں بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا تھا، سب تیاریاں کر رہے تھے، مگر میں ہر صبح کو یہی سوچتا تھا کہ میں تیاری کرلوں گا، کیا جلدی ہے، میں تو ہر وقت تیاری کرسکتا ہوں، اسی طرح دن گزرتے رہے، ایک روز صبح کو نبی کریم ﷺ روانہ ہو گئے، میں نے سوچا ان کو جانے دو، میں ایک دو دن میں تیاری کر کے راستہ میں ان میں شامل ہو جاؤں گا، دوسری صبح کو میں نے تیاری کرنا چاہی، مگر نہ ہو سکی اور میں یوں ہی رہ گیا تیسرے روز بھی یہی ہوا اور پھر برابر میرا یہی حال ہوتا رہا، اب سب لوگ بہت دور نکل چکے تھے، میں نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ آپ ﷺ سے جا ملوں، مگر تقدیر میں نہ تھا، کاش! میں ایسا کر لیتا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے چلے جانے کے بعد میں جب مدینہ میں چلتا پھرتا تو مجھ کو یا تو منافق نظر آتے یا وہ جو کمزور ضعیف اور بیمار تھے، مجھے بہت افسوس ہوتا تھا، (جب میں نے بعد میں معلومات لی تھیں تو ان سے پتہ چلا تھا کہ) نبی کریم ﷺ نے راستے میں مجھے کہیں بھی یاد نہیں کیا تھا، البتہ تبوک پہنچ کر جب سب لوگوں میں تشریف فرما ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کعب بن مالک کہاں ہے؟'' بنوسلمہ کے ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ تو اپنے حسن و جمال پر ناز کرنے کی وجہ سے رہ گئے ہیں، لیکن سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اچھی بات نہیں کی، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تو انہیں اچھا آدمی ہی سمجھتے ہیں، نبی کریم ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے، جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ واپس آ رہے ہیں تو میں سوچنے لگا کہ کوئی ایسا حیلہ بہانہ ہاتھ آ جائے جو نبی کریم ﷺ کے غصہ سے مجھے بچا سکے، پھر میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ کرنے لگا کہ اس سلسلہ میں کچھ تم بھی سوچو، مگر جب یہ بات

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَمَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ أَتَفَكَّرُ الْكَذِبَ، وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا أَسْتَعِينُ عَلَى ذٰلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُتَخَلِّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ، وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى جِئْتُ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ لِي: ((تَعَالَ.)) فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: ((مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ اسْتَمَرَّ ظَهْرُكَ؟.)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، لَقَدْ

معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے بالکل قریب آ گئے ہیں تو میرے دل سے اس حیلہ کا خیال دور ہوگیا اور میں نے یقین کرلیا کہ جھوٹ آپ ﷺ کے غصہ سے نہیں بچا سکے گا، صبح کو نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں پہنچ گئے اور آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے، اس بار بھی آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا اور مسجد میں بیٹھ گئے، اب جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے آنا شروع کیا اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے یہ کل اسی (۸۰) افراد یا اس سے کچھ زیادہ تھے، نبی کریم ﷺ نے ان سے ان کے عذر قبول کر لئے اور ان سے دوبارہ بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور ان کے دلوں کے خیالات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا۔ جب میں آیا تو السلام علیکم کہا، آپ ﷺ نے غصے والی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا اور فرمایا: ''آؤ۔'' پس میں سامنے جا کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''کعب تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ حالانکہ تم نے تو سواری کا بھی انتظام کرلیا تھا؟'' میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کا فرمان درست ہے، میں اگر کسی اور کے سامنے ہوتا تو ممکن تھا کہ بہانے وغیرہ کر کے اس سے نجات پا جاتا، کیونکہ میں خوب بول سکتا ہوں، مگر اللہ گواہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اگر آج میں نے جھوٹ بول کر آپ کو راضی کرلیا تو کل اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کردے گا، اس لئے میں سچ ہی بولوں گا، چاہے آپ مجھ پر غصہ ہی کیوں نہ فرمائیں، آئندہ کو تو اللہ کی مغفرت اور بخشش کی امید رہے گی، اللہ کی قسم! میں قصور وار ہوں، حالانکہ مال و دولت میں کوئی بھی میرے برابر نہیں ہے، مگر میں یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی شریک نہ ہو سکا، نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى عَنِّي بِهِ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى يُسْخِطُكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ بِصِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو قُرَّةَ عَيْنِي عَفْوًا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَفْرَغَ وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيكَ.)) فَقُمْتُ وَبَادَرَتْ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي: وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ الْمُتَخَلِّفُونَ، لَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ مِنْ ذَنْبِكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ، قَالَ: فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا لِي فِيهِمَا أُسْوَةٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، قَالَ: وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ

فرمایا۔ ''کعب نے درست بات بیان کردی، اچھا چلے جاؤ اور اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرو۔'' میں اٹھ کر چلا گیا، بنی سلمہ کے آدمی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور کہنے لگے: ہم نے تو اب تک تمہارا کوئی گناہ نہیں دیکھا، تم نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح نبی کریم ﷺ کے سامنے کوئی بہانہ پیش کردیا ہوتا، حضور کی دعائے مغفرت تیرے کے لئے کافی ہو جاتی، وہ مجھے برابر یہی سمجھاتے رہے، یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خیال آنے لگا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس چلا جاؤں اور پہلے والی بات کو غلط ثابت کر کے کوئی بہانہ پیش کردوں، پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کوئی اور شخص بھی ہے، جس نے میری طرح اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں دو آدمی اور بھی ہیں، جنہوں نے اقرار کیا اور آپ ﷺ نے ان سے بھی وہی کچھ فرمایا ہے جو تم سے ارشاد فرمایا ہے، میں نے ان کے نام پوچھے تو انھوں نے کہا: ایک مرارہ بن ربیع عامری اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی ہیں، یہ دونوں نیک آدمی تھے اور جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے، مجھے ان سے ملنا اچھا معلوم ہوتا تھا، ان دو آدمیوں کا نام سن کر مجھے بھی اطمینان سا ہوگیا اور میں چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے تمام مسلمانوں کو منع فرمادیا تھا کہ کوئی شخص ان تین آدمیوں سے کلام نہ کرے، دوسرے پیچھے رہ جانے والے اور جھوٹے بہانے کرنے والوں کے لئے یہ حکم نہیں دیا تھا، اب ہوا کیا کہ لوگوں نے ہم سے الگ رہنا شروع کردیا اور ہم ایسے ہو گئے، جیسے ہمیں کوئی جانتا ہی نہیں ہے، بس گویا ہمارے لیے زمین تبدیل ہو گئی ہے، پچاس راتیں اسی حال میں گزر گئیں، میرے دونوں ساتھی تو گھر میں بیٹھ گئے، میں ہمت والا تھا، نکلتا، باجماعت نماز میں شریک ہوتا، بازار وغیرہ جاتا، مگر کوئی میرے ساتھ بات نہیں کرتا تھا، میں نبی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، قَالَ: وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ لِي مِنْ نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي كُنْتُ أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ بِالْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ، فَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ هَجْرِ الْمُسْلِمِينَ، مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ حَائِطَ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ! أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ، قَالَ: فَعُدْتُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِطَعَامٍ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّنِي عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟

کریم ﷺ کی خدمت میں بھی آ تا، آپ ﷺ جائے نماز پر جلوہ افروز ہوتے، میں سلام کہتا اور مجھے ایسا شبہ ہوتا کہ آپ ﷺ کے ہونٹ ہل رہے ہیں، شاید سلام کا جواب دے رہے ہیں، پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگتا، اور آنکھ چرا کر آپ ﷺ کو بھی دیکھتا رہتا کہ آپ ﷺ اس دوران کیا کرتے ہیں، چنانچہ میں جب نماز میں ہوتا تو آپ ﷺ مجھے دیکھتے رہتے اور جب میری نظر آپ ﷺ کی طرف ہوتی تو آپ ﷺ مجھ سے اعراض کر لیتے، اس حال میں یہ مدت گزر گئی اور میں لوگوں کی خاموشی سے عاجز آ گیا، ایک دن اپنے چچا زاد بھائی سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے پاس باغ میں آیا اور سلام کہا اور اس سے مجھے بہت محبت تھی، مگر اللہ کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، میں نے کہا: اے ابوقتادہ! تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کا طرفدار جانتا ہے یا نہیں؟ اس نے اس سوال کا جواب بھی نہیں دیا، پھر میں نے قسم کھا کر یہی بات کہی مگر جواب ندارد، میں نے تیسری مرتبہ یہی کہا تو ابوقتادہ نے صرف اتنا جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا، میں نے رونا شروع کر دیا اور واپس چل دیا، میں ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ ایک نصرانی کسان، جو ملک شام کا رہنے والا تھا اور اناج فروخت کرنے آیا تھا، وہ لوگوں سے میرا پتہ معلوم کر رہا تھا، لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ کعب بن مالک ہے، وہ میرے پاس آیا اور غسان کے نصرانی بادشاہ کا ایک خط مجھے دیا، اس میں لکھا تھا کہ ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے رسول تم پر بہت زیادتی کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ نے تم کو ذلیل اور بے عزت نہیں بنایا ہے، تم بہت کام کے آدمی ہو، تم میرے پاس آ جاؤ، ہم تم کو بہت آرام سے رکھیں گے۔'' میں نے سوچا کہ یہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَ، فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، قَالَ: فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا بِرَسُولِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: بَلْ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا، قَالَ: وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ، قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالًا شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ، قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ.)) قَالَتْ: فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللّٰهِ، مَا يَزَالُ يَبْكِي مِنْ لَدُنْ أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِكَ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا، قَالَ: فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ، فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا .... صَبَاحَ

تو دوہری آزمائش ہے اور پھر اس خط کو آگ کے تنور میں ڈال دیا، ابھی تک چالیس دن گزرے تھے، دس باقی تھے کہ نبی کریم ﷺ کے قاصد سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے آ کر کہا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ، میں نے کہا: کیا مطلب ہے؟ طلاق دے دوں یا کچھ اور؟ انھوں نے کہا: بس الگ رہو اور مباشرت وغیرہ مت کرو، میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم دیا گیا، پس میں نے بیوی سے کہا کہ تم اس وقت تک اپنے رشتہ داروں میں جا کر رہو، جب تک اللہ تعالیٰ میرا فیصلہ نہ فرما دے۔ اُدھر سیدنا ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ میرا خاوند بہت بوڑھا ہے، اگر میں اس کا کام کر دیا کروں تو کوئی برائی تو نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، بس وہ صحبت نہ کرنے پائے، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس میں تو ایسی خواہش ہی نہیں ہے اور جب سے یہ بات ہوئی ہے، وہ مسلسل رو رہا ہے، جب اس کے بارے میں یہ بات سامنے آئی تو میرے عزیزوں نے مجھ سے کہا: تم بھی نبی کریم ﷺ کے پاس جا کر اپنی بیوی کے بارے میں ایسی ہی اجازت حاصل کرلو، تا کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے، جس طرح سیدنا ہلال رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اجازت مل گئی ہے، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا، معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ کیا فرمائیں گے، میں نوجوان آدمی ہوں، ہلال کی مانند ضعیف نہیں ہوں، اس کے بعد وہ دس راتیں بھی گزر گئیں اور میں پچاسویں رات کو صبح کی نماز کے بعد اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی اجیرن ہو چکی ہے اور زمین میرے لیے باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو چکی ہے، اتنے میں

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَّا، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَارِخًا أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ، قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْنَا، حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ يُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ، وَأَوْفَى الْجَبَلَ، فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي، نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ، وَاللَّهِ! مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ فَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، فَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْقَانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ: لِيَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ، حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، قَالَ: فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ، قَالَ كَعْبٌ:

کوہ سلع پر سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا: اے کعب بن مالک! تم کو بشارت دی جاتی ہے۔ یہ آواز کے سنتے ہی میں خوشی سے سجدہ میں گر پڑا اور یقین کرلیا کہ اب یہ مشکل آسان ہوگئی، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کے بعد لوگوں سے فرمایا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا قصور معاف کردیا ہے۔'' اب تو لوگ میرے پاس اور میرے ان ساتھیوں کے پاس خوشخبری اور مبارکباد کے لئے جانے لگے اور ایک آدمی زبیر بن عوام اپنے گھوڑے کو بھگاتے میرے پاس آیا اور ایک دوسرا بنو سلمہ کے آدمی نے سلع پہاڑ پر چڑھ کر آواز دی، اس کی آواز جلدی میرے کانوں تک پہنچ گئی، اس وقت میں اس قدر خوش ہوا کہ اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو دے دیئے، جبکہ میرے پاس ان کے سوائی کوئی دوسرے کپڑے نہیں تھے، میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے دو کپڑے لے کر زیب تن کیے، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جانے لگا، راستہ میں لوگوں کا ایک ہجوم تھا، وہ مجھے مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام تمہیں مبارک ہو۔ پھر جب میں مسجد میں گیا نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، طلحہ بن عبیداللہ مجھے دیکھ کر دوڑے، میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مبارک باد دی، مہاجرین میں سے یہ کام صرف طلحہ رضی اللہ عنہ نے کیا، اللہ گواہ ہے کہ میں ان کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا، پھر جب میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے کعب! یہ دن تمہیں مبارک ہو، جو سب ان دنوں سے اچھا ہے، جو تمہاری پیدائش سے لے کر آج تک ہیں۔'' میں نے عرض کیا: حضور! یہ معافی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے یا آپ ﷺ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ: ((أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔)) قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ حَتّٰى يُعْرَفَ ذٰلِكَ مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی وَإِلٰی رَسُولِهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ۔)) قَالَ: فَقُلْتُ: إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّمَا اللّٰهُ تَعَالٰی نَجَّانِي بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ! مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ مِنَ الصِّدْقِ فِي الْحَدِيثِ مُذْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، وَاللّٰهِ! مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُذْ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰی يَوْمِي هٰذَا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي فِيمَا بَقِيَ، قَالَ: وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ

فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف کیا گیا ہے۔'' اور آپ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ مبارک چاند کی طرح چمکنے لگتا تھا اور ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے، پھر میں نے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی اس نجات اور معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیرات نہ کردوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تھوڑا کرو اور کچھ اپنے لئے رکھ لو، کیونکہ یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: جی ٹھیک ہے، میں اپنا خیبر کا حصہ روک لیتا ہوں، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے سچ بولنے کی وجہ سے نجات پائی ہے، اب میں تمام زندگی سچ ہی بولوں گا، اللہ کی قسم! میں نہیں کہہ سکتا کہ سچ بولنے کی وجہ سے اللہ نے کسی پر ایسی مہربانی فرمائی ہو، جو مجھ پر کی ہے، اس وقت سے آج تلک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور میں امید کرتا ہوں کہ زندگی بھر اللہ مجھے جھوٹ سے بچائے گا، اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ۔ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ ......''بلاشبہ یقیناً اللہ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین و انصار پر بھی، جو تنگ دستی کی گھڑی میں اس کے ساتھ رہے، اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ [التوبة: ١١٧-١١٩] قَالَ كَعْبٌ: فَوَاللّٰهِ! مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوْهُ حِينَ كَذَبُوهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوهُ حِينَ كَذَبُوهُ شَرَّ مَا يُقَالُ لِأَحَدٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ [التوبة: ٩٥-٩٦] قَالَ: وَكُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوْا، فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ فَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللّٰهُ تَعَالَى، فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوْا﴾ وَلَيْسَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا

ٹیڑھے ہو جائیں، پھر وہ ان پر دوبارہ مہربان ہوگیا۔ یقیناً وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور ان تینوں پر بھی جو موقوف رکھے گئے، یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی، باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہوگئیں اور انھوں نے یقین کرلیا کہ بے شک اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب کے سوانہیں، پھر اس نے ان پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی، تاکہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔'' (سورۂ توبہ: ۱۱۷۔ ۱۱۹) سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے بڑھ کر میں نے کوئی انعام اور احسان نہیں دیکھا کہ اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کے سامنے مجھے سچ بولنے کی توفیق دے کر ہلاک ہونے سے بچالیا، ورنہ ان لوگوں کی طرح میں بھی تباہ اور ہلاک ہو جاتا، جنہوں نے آپ ﷺ سے جھوٹ بولا، جھوٹے حلف اٹھائے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُونَ. يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ.﴾ ...... ''عنقریب وہ تمھارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آؤ گے، تاکہ تم ان سے توجہ ہٹالو۔ سو ان سے بے توجہی کرو، بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس کے بدلے جو وہ کماتے رہے ہیں۔ تمھارے لیے قسمیں کھائیں گے، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔'' (سورۂ توبہ: ۹۵،۹۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا الَّذِي ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا بِتَخَلُّفِنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔ (مسند احمد: ١٥٨٨٢)

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم تینوں ان منافقوں سے علیحدہ ہیں، جنہوں نے نہ جانے کتنے بہانے بنائے اور جھوٹے حلف اٹھائے اور نبی کریم ﷺ نے ان کی بات کو قبول کرلیا اور ان سے بیعت لے لی اور ان کے لیے دعائے مغفرت فرما دی، مگر ہمارا معاملہ چھوڑ ے رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔﴾ ...... ''اور ان تینوں پر بھی جو موقوف رکھے گئے، یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی، باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہوگئیں اور انھوں نے یقین کر لیا کہ بے شک اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب کے سوا نہیں، پھر اس نے ان پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی، تاکہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔'' (سورۂ توبہ: ۱۱۸) آپ ﷺ کا ہم کو پیچھے کرنا اور ہمارے معاملے کو مؤخر کرنا، جس کا ذکر کیا گیا ہے، یہ ہمارا غزوے سے پیچھے رہ جانا نہیں تھا، بلکہ یہ تو ان لوگوں سے پیچھے اور الگ کرنا تھا، جنھوں نے آپ ﷺ کے لیے حلف اٹھائے اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیے اور آپ ﷺ نے ان کے عذر قبول کر لیے۔''

بَابُ: ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ....﴾
﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٢٨)۔ عن عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

''عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حارث بن خزمہ،

(٨٦٢٨) تخريج: اسناده ضعيف لتدليس محمد بن اسحق، ولانقطاعه، قال الشيخ احمد شاكر: عباد بن عبد الله لم يدرك قصة جمع القرآن، بل ما اظنه ادرك الحارث بن خزمة، ولئن ادركه لما كان ذالك مصححا للحديث، اذ لم يروه عنه، بل ارسل القصة ارسالا (انظر: ١٧١٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: أَتَى الْحَارِثُ بْنُ خَزَمَةَ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ بَرَاءَةَ: ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ مَعَكَ عَلَى هٰذَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِي وَاللّٰهِ، إِلَّا أَنِّي أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوَعَيْتُهَا وَحَفِظْتُهَا، فَقَالَ عُمَرُ: وَأَنَا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَتْ ثَلَاثَ آيَاتٍ لَجَعَلْتُهَا سُورَةً عَلَى حِدَةٍ، فَانْظُرُوا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ فَضَعُوهَا فِيهَا فَوَضَعْتُهَا فِي آخِرِ بَرَاءَةَ۔ (مسند احمد: ۱۷۱۵)

سورۂ توبہ کی یہ آخری دو آیتیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لائے، انہوں نے کہا: ان پر تمہارے ساتھ گواہ کون گواہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں ہے، ہاں میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ آیات سنی تھیں اور میں نے ان کو یاد کیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں، اگر یہ تین آیات ہوتیں تو میں ان کو علیحدہ سورت بنا دیتا، اب تم دیکھو کہ کون سی سورت ان آیات کے لیے زیادہ مناسب ہے، پس اس میں ان کو لکھ دو، پس میں نے ان کو سورۂ توبہ کے آخر میں لکھ دیا۔"

فوائد: ...... یہ دو آیات یہ ہیں: ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.﴾ (سورۂ توبہ: ۱۲۸، ۱۲۹)

"بلاشبہ یقیناً تمھارے پاس تمھی سے ایک رسول آیا ہے، اس پر بہت شاق ہے کہ تم مشقت میں پڑو، تم پر بہت حرص رکھنے والا ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔ پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دے مجھے اللہ ہی کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسا کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔"

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اپنا احسان عظیم یاد دلا رہا ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے خود انہیں میں سے ان کی ہی زبان میں اپنا رسول بھیجا، پھر اتنے نرم دل کہ امت کی تکلیفوں سے خود کانپ اٹھیں۔ آسانی، نرمی اور سادگی والا دین لے کر آئے ہیں، جو بہت آسان ہے، سہل ہے، کامل ہے اور اعلیٰ اور عمدہ ہے، وہ تمہاری ہدایت کے متمنی ہیں۔

(۸۶۲۹)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ الآية [التوبة: ۱۲۸]۔ (مسند احمد: ۲۱۴۳۰)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: سب سے آخر میں نازل ہونی والی آیت یہ تھی: ﴿لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾۔"

فوائد: ...... کون سی آیات سب سے آخر میں نازل ہوئیں؟ ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۸۴۴۷) کے فوائد۔

(۸۶۲۹) تخریج: اثر حسن ۔ أخرجه الطبراني في "الكبير": ۵۳۳، والحاكم: ۲/ ۳۳۸ (انظر: ۲۱۱۱۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ يُوْنُسَ

سورۂ یونس

بَابُ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾
﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ کی تفسیر

(٨٦٣٠)۔ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نُودُوا يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! إِنَّ لَكُمْ مَوْعِدًا عِنْدَ اللّٰهِ لَمْ تَرَوْهُ، فَقَالُوا: وَمَا هُوَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَتُزَحْزِحْنَا عَنِ النَّارِ وَتُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالَ: فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَاللّٰهِ! مَا أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ۔)) ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ [يونس: ٢٦]۔ (مسند احمد: ١٩١٤٣)

''سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں آواز دی جائے گی: اے جنت والو! اللہ تعالیٰ نے تم سے ایک وعدہ فرمایا تھا، جو ابھی تک پورا نہیں ہوا، وہ حیران ہو کر کہیں گے: وہ کیا وعدہ ہے، اے اللہ! کیا تو ہمارے چہرے سفید نہیں کیے، کیا ہمیں دوزخ سے نہیں بچایا ہے اور کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا (ابھی تک کون سی چیز باقی ہے)؟ اتنے میں پردہ ہٹ جائے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا شروع کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے ان کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی ہوگی، جو اس دیدار سے پیاری اور محبوب ہو۔'' پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ ...... ''جن لوگوں نے نیکی کی، انہیں اس کا صلہ ملے گا اور مزید بھی دیا جائے گا''۔

فوائد: ...... آیتِ مبارکہ میں ''زِيَادَةٌ'' سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

بَابُ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾
﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ کی تفسیر

(٨٦٣١)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ!

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول!

(٨٦٣٠) تخريج: أخرجه مسلم: ١٨١ (انظر: ١٨٩٣٥)

(٨٦٣١) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه ابن ماجه: ٣٨٩٨، والترمذي: ٢٢٧٥ (انظر: ٢٢٦٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [يونس: ٦٤] فَقَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي، أَوْ أَحَدٌ قَبْلَكَ۔)) قَالَ: ((تِلْكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تُرٰى لَهُ۔)) (مسند احمد: ٢٣٠٦٤)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ......''ایسے لوگوں کے لیے دنیوی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ میری امت سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا، اس سے مراد نیک خواب ہے، جو نیک بندہ دیکھتا ہے یا اس کے لیے کسی کو دکھایا جاتا ہے۔''

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کا تعارف کرواتے ہوئے کہتے ہیں: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔﴾ (سورۂ یونس: ٦٢۔٦٣)

''سن لو! بے شک اللہ کے دوست، ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور بچا کرتے تھے۔ انھی کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتوں کے لیے کوئی تبدیلی نہیں، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے اولیاء وہ ہیں، جن کے دلوں میں ایمان و یقین ہو، جن کا ظاہر تقویٰ اور پرہیزگاری میں ڈوبا ہوا ہو، جتنا تقویٰ ہوگا، اتنی ہی ولایت ہوگی، ایسے لوگ بروز قیامت بے خوف ہوں گے، غم و رنج سے ناآشنا ہوں گے، دنیا میں جو چھوٹ جائے اس پر انہیں حسرت و افسوس نہیں ہوگا۔ ایسے لوگوں کی خوشی اور بشارت کا ایک سبب دنیا میں آنے والا نیک خواب بھی ہے۔

(٨٦٣٢)۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ شَيْءٍ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا سَأَلَ عَنْهُ بَعْدَ رَجُلٍ سَأَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((بُشْرَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: تم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہو: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ......''ایسے لوگوں کے لیے دنیوی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔'' انھوں نے کہا: تو نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ میں نے اس آدمی کے بعد کسی کو یہ سوال کرتے ہوئے نہیں سنا، جس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''دنیوی زندگی میں ایسے لوگوں

(٨٦٣٢) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ٢٧٥٢٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَوْ تُرٰی لَهُ، وَبُشْرَاهُمْ فِی الْآخِرَةِ الْجَنَّةُ۔ (مسند احمد: ٢٨٠٧٦)

کی خوشخبری نیک خواب ہے، جو مسلمان دیکھتا ہے، یا اس کے لیے کسی کو دکھایا جاتا ہے، اور آخرت میں ان کی خوشخبری جنت ہے۔"

فوائد: ...... سابق حدیث کے فوائد ملاحظہ ہوں۔

بَابُ: ﴿قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِیْ آمَنَتْ بِهِ بَنُوْ إِسْرَائِیْلُ﴾

﴿قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِیْ آمَنَتْ بِهِ بَنُوْ إِسْرَائِیْلُ﴾ کی تفسیر

(٨٦٣٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا قَالَ فِرْعَوْنُ: ﴿آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِی آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِیلَ﴾ قَالَ: قَالَ لِی جِبْرِیلُ: یَا مُحَمَّدُ! لَوْ رَأَیْتَنِی وَقَدْ أَخَذْتُ حَالًا مِنْ حَالِ الْبَحْرِ، فَدَسَّیْتُهُ فِی فِیهِ مَخَافَةَ أَنْ تَنَالَهُ الرَّحْمَةُ۔)) (مسند احمد: ٢٨٢٠)

"سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب فرعون نے کہا: ﴿آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِیْ آمَنَتْ بِهِ بَنُوْ إِسْرَائِیْلَ﴾ ......"میں ایمان لایا ہوں کہ وہی معبود برحق ہے، جس پر بنو اسرائیل ایمان لائے ہیں۔" تو جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا: اے محمد! کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی کالی مٹی لے کر فرعون کے منہ میں ٹھونس رہا تھا، اس ڈر سے کہ کہیں (اللہ کی) رحمت اس کو پا نہ لے۔"

فوائد: ...... برے لوگوں کا انجام بھی برا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا اصل قانون یہ ہے کہ جو آدمی جس انداز میں زندگی گزارتا ہے، اسی انداز میں اس کو موت آتی ہے۔ سجدوں میں ان لوگوں کی روحیں پرواز کر گئیں جو اپنے زندگی میں کثرت سے سجدے کرنے کے عادی تھے اور برائی کی حالت میں ان لوگوں کو موت کا پیغام قبول کرنا پڑا جو برائیوں کے دلدادہ تھے۔ فرعون کی زندگی بغاوت اور سرکشی کی سنگین مثالوں سے بھری ہوئی تھی، اس لیے اسی کے مطابق ہی اس کا خاتمہ ہوتا تھا۔

(٨٦٣٣م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یَدُسُّ فِیْ فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّیْنَ مَخَافَةَ اَنْ یَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔)) (مسند احمد: ٢١٤٤)

"(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جبریل علیہ السلام اس ڈر سے فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ دے۔"

(٨٦٣٣) تخریج: صحیح بالشواهد، قاله الالبانی ۔ أخرجه الترمذی: ٣١٠٧ (انظر: ٢٨٢٠)

(٨٦٣٣م) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ هُوْدٍ

سورۂ ہود

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ هُوْدٍ مِنْ ذِكْرِ الْقِيَامَةِ وَاَهْوَالِهَا

سورۂ ہود میں قیامت اور اس کی ہولنا کیوں کا بیان

(٨٦٣٤)۔ عَنِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَأَحْسَبُهُ أَنَّهُ قَالَ: سُورَةَ هُودٍ۔ (مسند احمد: ٤٨٠٦)

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو قیامت کے دن کو بالکل آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہے، وہ ان سورتوں کی تلاوت کرے: سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق۔'' راوی کہتے ہیں: میں گمان ہے کہ سورۂ ہود کا بھی ذکر کیا۔''

بَابُ: ﴿قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾

﴿قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾ کی تفسیر

(٨٦٣٥)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَهَا: ﴿إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾ [هود: ٤٦]۔ (مسند احمد: ٢٧٠٥٣)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: ﴿إِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ﴾۔''

فوائد: ......اس آیت کی متواتر قراءت یوں ہے: ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ﴾۔ جب نوح علیہ السلام نے سیلاب کے دوران اپنے بیٹے کے حق میں دعا کی تو اللہ تعالی نے ان الفاظ کے ساتھ ان کو جواب دیا تھا کہ وہ بیٹا تمہارے اہل میں سے نہیں ہے، کیونکہ اس کے عمل نیک نہیں ہیں۔

بَابُ: ﴿قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾

﴿قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾ کی تفسیر

(٨٦٣٦)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٨٦٣٤) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه الترمذی: ٣٣٣٣ (انظر: ٤٨٠٦)

(٨٦٣٥) تخريج: حديث محتمل للتحسين بشاهده ـ أخرجه ابوداود: ٣٩٨٣، والترمذی: ٢٩٣٢ (انظر: ٢٦٥١٨)

(٨٦٣٦) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه بنحوه ومختصرا البخاری: ٣٣٧٥، ومسلم: ص ١٨٤٠ (انظر: ٨٩٨٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فِی قَوْلِ لُوطٍ:﴿لَوْ أَنَّ لِی بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِی إِلَی رُكْنٍ شَدِیدٍ﴾ [یونس: ۸۰] قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((كَانَ یَأْوِی إِلَی رُكْنٍ شَدِیدٍ إِلَی رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔)) قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((فَمَا بُعِثَ بَعْدَهُ نَبِیٌّ إِلَّا فِی ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ۔))

(مسند احمد: ۸۹۷۵)

لوط علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿لَوْ أَنَّ لِی بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِی إِلَی رُكْنٍ شَدِیدٍ﴾...... ''کاش کہ مجھ میں تمہارا مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا۔'' (سورۂ ہود: ۸۰) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ (لوط علیہ السلام) ایک مضبوط سہارے اپنے رب کی طرف آسرا پکڑتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان کے بعد اللہ تعالی نے جو نبی بھی بھیجا، اس کو اس کی قوم کے انبوہ کثیر میں بھیجا۔''

فوائد: ......قوت سے مراد اپنے دست و بازو اور اپنے وسائل کی قوت یا اولاد کی قوت مراد ہے اور رکن شدید (مضبوط آسرا) سے مراد خاندان، قبیلہ یا اسی قسم کا مضبوط آسرا مراد ہے، یعنی وہ نہایت بے بسی کے عالم میں آرزو کر رہے ہیں کہ کاش! میرے اپنے پاس کوئی قوت ہوتی یا کسی خاندان اور قبیلے کی پناہ اور مدد مجھے حاصل ہوتی تو آج مجھے مہمانوں کی وجہ سے یہ ذلت و رسوائی نہ ہوتی، بلکہ میں ان بد قماشوں سے نمٹ لیتا اور مہمانوں کی حفاظت کر لیتا، لوط علیہ السلام کی یہ آرزو، اللہ تعالی پر توکل کے منافی نہیں ہے، بلکہ ظاہری اسباب کے مطابق ہے اور توکل علی اللہ کا صحیح مفہوم بھی یہی ہے کہ پہلے تمام ظاہری اسباب و وسائل بروئے کار لائے جائیں اور پھر اللہ تعالی پر توکل کیا جائے۔

لوط علیہ السلام کی مذکورہ بالا کا سیاق و سباق درج ذیل آیات میں بیان کیا گیا ہے: ﴿وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ۔ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ قَالَ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ۔ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ۔ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ۔ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ۔ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ۔ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ۔﴾ (سورۂ ہود: ۷۷ تا ۸۲)

''اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس آئے، وہ ان کی وجہ سے مغموم ہوا اور ان سے دل تنگ ہوا اور اس نے کہا یہ بہت سخت دن ہے۔ اور اس کی قوم (کے لوگ) اس کی طرف بے اختیار دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئے اور وہ پہلے سے برے کام کیا کرتے تھے۔ اس نے کہا اے میری قوم! یہ میری بیٹیاں ہیں، یہ تمھارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں، تو اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟ انھوں نے کہا بلاشبہ یقیناً تو جانتا ہے کہ تیری بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں اور بلاشبہ یقیناً تو جانتا ہے ہم کیا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کاش!

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

واقعی میرے پاس تمھارے مقابلہ کی کچھ طاقت ہوتی، یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لیتا۔ انھوں نے کہا اے لوط! بے شک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، یہ ہرگز تجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے، سو اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں لے کر چل نکل اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے جو ان پر آئے گی۔ بے شک ان کے وعدے کا وقت صبح ہے، کیا صبح واقعی قریب نہیں۔ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے اس کے اوپر والے حصے کو اس کا نیچا کر دیا اور ان پر تہ بہ تہ کھنگر کے پتھر برسائے۔ جو تیرے رب کے ہاں سے نشان لگائے ہوئے تھے اور وہ ان ظالموں سے ہرگز کچھ دور نہیں۔''

(٨٦٣٦)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيهِ قَالَ: ((قَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلٰكِنَّهُ عَنٰى عَشِيرَتَهُ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا بَعَثَهُ فِي ذُرْوَةِ قَوْمِهِ۔)) قَالَ أَبُو عُمَرَ: ((فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا بَعْدُ إِلَّا فِي مَنْعَةٍ مِنْ قَوْمِهِ۔)) (مسند احمد: ١٠٩٠٣)

''(دوسری سند) اسی طرح کی حدیث ہے، البتہ اس میں ہے: ''لوط علیہ السلام مضبوط قلعہ کی جانب جگہ پکڑتے تھے، ان کی مراد رشتہ دار تھے، پس اللہ نے اس کے بعد کسی نبی کو نہیں بھیجا، مگر اس کی قوم کے اعلیٰ نسب سے۔'' ابو عمر راوی کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجا، مگر اس کو اپنی قوم میں محفوظ کر کے۔''

فوائد:...... سابق حدیث کی شرح ملاحظہ ہو۔

بَابُ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ....﴾
﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٣٧)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مُغِيبًا أَتَتْ رَجُلًا تَشْتَرِي مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ: ادْخُلِي الدَّوْلَجَ حَتّٰى أُعْطِيَكِ، فَدَخَلَتْ فَقَبَّلَهَا وَغَمَزَهَا فَقَالَتْ: وَيْحَكَ إِنِّي مُغِيبٌ فَتَرَكَهَا وَنَدِمَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ، فَأَتٰى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَقَالَ: وَيْحَكَ فَلَعَلَّهَا مُغِيبٌ، قَالَ: فَإِنَّهَا مُغِيبٌ، قَالَ: فَأْتِ أَبَابَكْرٍ فَاسْأَلْهُ، فَأَتٰى أَبَابَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ایک عورت جس کا خاوند گھر سے باہر تھا، وہ ایک آدمی کے پاس کچھ خریدنے آئی۔ اس نے کہا: اس حجرہ میں اندر چلی جاؤ، تاکہ میں تمہیں تمہاری چیز دے سکوں، جب وہ داخل ہوئی تو اس آدمی نے اس سے بوس و کنار کیا، اس عورت نے کہا: بڑا افسوس ہے، میرا خاوند گھر سے باہر تھا تو نے یہ کیا کیا، اس آدمی نے اسے چھوڑ دیا اور نادم ہوا، پھر وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور جو کیا تھا انہیں بتا دیا، انہوں نے کہا: لگتا ہے اس عورت کا خاوند گھر پر نہ

(٨٦٣٦) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(٨٦٣٧) تخريج: صحيح لغيره۔ أخرجه الطبراني: ١٢٩٣١ (انظر: ٢٤٣٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَبُـو بكْرٍ: وَيْحَكَ لَعَلَّهَا مُغِيبٌ، قَالَ: فَإِنَّهَا مُـغِيـبٌ، قَـالَ: فَأْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَـأَخْبِرْهُ، فَـأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَـأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَـعَـلَّهَـا مُـغِيـبٌ۔)) قَالَ: فَإِنَّهَا مُغِيبٌ، فَسَكَـتَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَـزَلَ الْـقُرْآنُ: ﴿وَأَقِـمِ الـصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿لِلذَّاكِرِينَ﴾ قَالَ: فَقَالَ الـرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَهِيَ فِيَّ خَاصَّةً أَوْ فِـي النَّاسِ عَامَّةً؟ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: لَا، وَلَا نَـعْمَةَ عَيْنٍ لَكَ بَلْ هِيَ لِلنَّاسِ عَامَّةً، قَالَ: فَـضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَـالَ: ((صَـدَقَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔)) (مسند احمد: ۲۴۳۰)

ہو گا، تب وہ سودا خریدنے آئی ہو گی؟ اس نے کہا: جی ہاں وہ گھر سے باہر تھا۔ انہوں نے کہا؛ تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جا اور ان سے پوچھ لے، پس وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہیں ساری بات بتائی، انھوں نے کہا: تو ہلاک ہو جائے، شاید اس کا خاوند گھر پر نہ ہو، اس نے کہا: جی ہاں، اس پر خاوند گھر پر نہیں تھا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نبی کریم ﷺ کے پاس جا اور آپ کو ﷺ یہ تفصیل بتا، پس وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ کو واقعہ بتایا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لگتا ہے کہ اس عورت کا خاوند گھر سے باہر تھا؟'' اس آدمی نے کہا: جی ہاں، واقعی وہ گھر پر نہ تھا، پس آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور یہ قرآن مجید نازل ہوا: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ ...... ''اور دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کر اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی، بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔ یہ یاد کرنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم میرے لئے خاص ہے یا لوگوں کے عام ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اس سے صرف تیری ہی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوں گی، بلکہ یہ تمام لوگوں کے لئے خوشخبری ہے، نبی کریم ﷺ مسکرا کر فرمایا: ''عمر نے سچ کہا ہے۔''

(۸۶۳۸)۔ عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّـي أَخَذْتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ فَفَعَلْتُ بِهَا كُـلَّ شَـيْءٍ غَيْـرَ أَنِّـي لَمْ أُجَامِعْهَا، قَبَّلْتُهَا وَلَزِمْتُهَا، وَلَمْ أَفْعَلْ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَافْعَلْ بِي

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں نے باغ میں ایک عورت کو پکڑ لیا اور میں نے اس کے ساتھ ہر کام کیا ہے، بس صرف زنا نہیں کیا، میں نے اسے بوسہ دیا اور اس کے ساتھ چمٹا، اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا، اب میں

(۸۶۳۸) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۲۶، ۴۶۸۷، ومسلم: ۲۷۶۳ (انظر: ۴۲۹۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَا شِئْتَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ سَتَرَ عَلٰى نَفْسِهِ، قَالَ: فَأَتْبَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: ((رُدُّوهُ عَلَيَّ۔)) فَرَدُّوهُ عَلَيْهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ إِلَى ﴿الذَّاكِرِينَ﴾ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: أَ لَهُ وَحْدَهُ أَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً يَا نَبِيَّ اللهِ! فَقَالَ: ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔)) (مسند احمد: ٤٢٩٠)

حاضر ہوں، آپ جو چاہیں، مجھے سزا دیں، آپ ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا اور وہ چلا بھی گیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کہا: اللہ تعالیٰ نے تو اس پر پردہ ڈالا تھا، اگر وہ خود بھی پردہ ڈال لیتا، اُدھر رسول اللہ ﷺ اس جانے والے کو پیچھے سے تک رہے تھے اور بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے واپس بلاؤ۔'' پس جب اس کو لوٹایا گیا تو آپ ﷺ نے اس پر یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ ......''اور دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کر اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی، بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔ یہ یاد کرنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔'' سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس اکیلے کے لئے ہے یا سب لوگوں کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگوں کے لئے ہے۔''

(٨٦٣٨م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ نَحْوُهُ) وَفِيهِ: فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ﴾ قَالَ: فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ كَافَّةً؟ فَقَالَ: ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔)) (مسند احمد: ٤٢٥٠)

''(دوسری سند) نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ ......''اور دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کر اور رات کی کچھ گھڑیوں میں بھی، بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔ یہ یاد کرنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔'' پس آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس پر اس آیت کی تلاوت کی، سیدنا عمر نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس کے لئے خاص ہے یا سب لوگوں کے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب لوگوں کے لئے عام ہے۔''

(٨٦٣٨م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ یُوْسُفَ

سورۂ یوسف کی تفسیر

بَابُ: ﴿فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ﴾
﴿فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ﴾ کی تفسیر

(٨٦٣٩)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ لِرَسُولِهِ: ﴿فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ أَنَا لَأَسْرَعْتُ الْإِجَابَةَ وَمَا ابْتَغَيْتُ الْعُذْرَ۔)) (مسند احمد: ٩٠٤٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالی کے اس فرمان: ﴿فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ﴾ کے بارے میں فرمایا: اگر یوسف علیہ السلام کی جگہ میں ہوتا تو میں پیغام دینے والے کی بات کو بہت جلدی قبول کر لیتا اور میں نے کوئی عذر تلاش نہ کرنا تھا۔''

فوائد: ...... یوسف علیہ السلام جیل میں تھے اور بادشاہ کی اجازت کے باوجود وہاں سے نکلنے میں جلدی نہیں کی، تا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ واقعی گنہگار تھے اور اب ان کو معاف کر کے رہا کر دیا گیا اور یوسف علیہ السلام کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اُن پر یہ حجت قائم کر دیں کہ انھوں نے اِن پر ظلم کر کے اِن کو قید کیا تھا، یہ یوسف علیہ السلام کا حسنِ صبر اور قوتِ عزم تھا۔ نبی کریم ﷺ عاجزی و انکساری کا اظہار کر رہے ہیں۔

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ﴾
﴿نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ﴾ کی تفسیر

(٨٦٤٠)۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَبِي قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَقُوْلُ: ﴿نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ﴾ [الأنعام: ٨٣] قَالَ: بِالْعِلْمِ، قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: زَعَمَ ذَاكَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ۔ (مسند احمد: ٤٤٩)

''امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ﴿نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ﴾ یعنی علم کے ذریعے، میں نے ایک راوی سے کہا: تجھے کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ اس نے کہا: زید بن اسلم یہ گمان کرتے ہیں۔''

فوائد: ...... پوری آیت یوں ہے: ﴿وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴾ ...... ''اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں دی، ہم

(٨٦٣٩) تخريج: أخرجه بنحوه ومختصرا البخاری: ٣٣٧٥، ومسلم: ص ١٨٤٠ (انظر: ٩٠٦٠)
(٨٦٤٠) تخريج: اثر صحيح (انظر: ٤٤٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

درجوں میں بلند کرتے ہیں جسے چاہتے ہیں۔ بے شک تیرا رب کمال حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

یعنی توحیدِ الٰہی پر ایسی حجت اور دلیل، جس کا کوئی جواب ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم سے نہ بن پڑا۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورۂ رعد

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾
﴿إِنَّمَآ أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ کی تفسیر

(٨٦٤١)۔ عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ: ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ [الرعد: ٧] قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُنْذِرُ وَالْهَادِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔ (مسند احمد: ١٠٤١)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو ڈرانے والا ہے اور ہر ایک قوم کے لئے رہنما ہوتا ہے اس کی تفسیر میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ڈرانے والا اور رہنمائی کرنے والا بنو ہاشم میں سے ایک آدمی ہے۔''

امام حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیدنا علی نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ اور پھر کہا: رسول اللہ ﷺ المنذر وأنا الهادي۔ (رسول اللہ ﷺ ڈرانے والے ہیں اور میں رہنمائی کرنے والا ہوں)۔

یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں حسین بن حسن الاشقر راوی منکر الحدیث ہے مزید دیکھیں مسند احمد محقق ج۲، ص۳۰۶۔ (عبداللہ رفیق)

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ﴾
﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ﴾ کی تفسیر

(٨٦٤٢)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلَتْ يَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّا نَسْأَلُكَ عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ، فَإِنْ أَنْبَأْتَنَا بِهِنَّ عَرَفْنَا أَنَّكَ نَبِيٌّ وَاتَّبَعْنَاكَ، فَأَخَذَ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ إِسْرَائِيلُ عَلَى بَنِيهِ إِذْ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہودی لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! ہم آپ سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کریں گے، اگر آپ ان کے جوابات دیں گے تو ہم پہچان جائیں گے کہ آپ برحق نبی ہیں اور ہم آپ کی اتباع بھی کریں گے، آپ

(٨٦٤١) تخريج: اسناده ضعيف، وفي متنه نكارة، مطلب بن زياد، واسماعيل بن عبد الرحمن السدي، مثل هذين الراويين لا يحتملان مثلَ هذا المتن ـ أخرجه الحاكم: ٣/ ١٢٩ (انظر: ١٠٤١)

(٨٦٤٢) تخريج: صحيح، قاله الالباني ـ أخرجه الترمذي: ٣١١٧ (انظر: ٢٤٨٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالُوْا: ﴿اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ﴾ قَالَ: ((هَاتُوْا۔)) قَالُوْا: أَخْبِرْنَا عَنْ عَلَامَةِ النَّبِيِّ، قَالَ: ((تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ۔))، قَالُوْا: أَخْبِرْنَا كَيْفَ تُؤَنَّثُ الْمَرْأَةُ وَكَيْفَ تُذْكِرُ؟ قَالَ: ((يَلْتَقِي الْمَاءَ ان فَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَتْ، وَإِذَا عَلَا مَاءُ الْمَرْأَةِ آنَثَتْ۔))، قَالُوْا: أَخْبِرْنَا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهِ، قَالَ: ((كَانَ يَشْتَكِي عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهُ إِلَّا أَلْبَانَ كَذَا وَكَذَا۔)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ: قَالَ أَبِي: قَالَ بَعْضُهُمْ: يَعْنِي الْإِبِلَ فَحَرَّمَ لُحُومَهَا، قَالُوْا: صَدَقْتَ، قَالُوْا: أَخْبِرْنَا مَا هٰذَا الرَّعْدُ؟ قَالَ: ((مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ بِيَدِهِ، أَوْ فِي يَدِهِ مِخْرَاقٌ مِنْ نَارٍ، يَزْجُرُ بِهِ السَّحَابَ، يَسُوقُهُ حَيْثُ أَمَرَ اللّٰهُ۔)) قَالُوْا: فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِي يُسْمَعُ؟ قَالَ: ((صَوْتُهُ۔))، قَالُوْا: صَدَقْتَ، إِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ الَّتِي نُبَايِعُكَ إِنْ أَخْبَرْتَنَا بِهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ مَلَكٌ يَأْتِيهِ بِالْخَبَرِ، فَأَخْبِرْنَا مَنْ صَاحِبُكَ؟ قَالَ: ((جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔)) قَالُوْا: جِبْرِيلُ؟ ذَاكَ الَّذِي يَنْزِلُ بِالْحَرْبِ وَالْقِتَالِ وَالْعَذَابِ عَدُوُّنَا۔ لَوْ قُلْتَ: مِيكَائِيلَ الَّذِي يَنْزِلُ بِالرَّحْمَةِ وَالنَّبَاتِ وَالْقَطْرِ لَكَانَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ﴾ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔ (مسند احمد: ۲۴۸۳)

نے ان سے اس طرح عہد لیا، جس طرح یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے عہد لیا تھا، جب انھوں نے کہا تھا ''ہم جو بات کر رہے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ وکیل ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سوال پیش کرو۔'' (۱) انہوں نے کہا: ہمیں نبی کی نشانی بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبی کی آنکھیں سوتی ہیں اور اس کا دل نہیں سوتا۔'' (۲) انھوں نے کہا: یہ بتائیں کہ نر اور مادہ کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرد وزن کا آب جو ہر دونوں ملتے ہیں، جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے، تو نر پیدا ہوتا ہے اور جب عورت کا آب جوہر غالب آتا ہے تو مادہ پیدا ہوتی ہے۔'' (۳) انہوں نے کہا: ہمیں بتاؤ کہ یعقوب علیہ السلام نے خود پر کیا حرام قرار دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں عرق نساء کی بیماری تھی، انہیں صرف اونٹنیوں کا دودھ موافق آیا، تو صحت ہونے پر اونٹوں کا گوشت خود پر حرام قرار دے دیا۔'' انہوں نے کہا: آپ سچ کہتے ہیں، (۴) اچھا یہ بتائیں کہ یہ رعد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے، جس کے سپرد بادل ہیں یا اس فرشتہ کے ہاتھ میں آگ کا ہنٹر ہے، جس کے ساتھ وہ بادلوں کو چلاتا ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہوتا ہے۔'' انہوں نے کہا: یہ آواز کیا ہے جو سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسی ہنٹر کی آواز ہے۔'' انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ (۵) انہوں نے کہا: ایک بات رہ گئی ہے، اگر آپ اس کا جواب دیں گے تو ہم آپ کی بیعت کریں گے، وہ یہ ہے کہ ہر نبی کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، جو اس کے پاس بھلائی یعنی وحی لے کر آتا ہے، آپ بتائیں آپ کا فرشتہ ساتھی کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام ہیں۔'' اب کی بار انھوں نے کہا:

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جبریل، یہ تو جنگ، لڑائی اور عذاب لے کر آتا ہے، یہ تو ہمارا دشمن ہے، اگر آپ میکائیل کہتے جو کہ رحمت، نباتات اور بارش کے ساتھ نازل ہوتا ہے، تو پھر بات بنتی، اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل کی: ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ۔﴾ (سورۂ بقرہ: ۹۷)

''کہہ دے جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو بے شک اس نے یہ کتاب تیرے دل پر اللہ کے حکم سے اتاری ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور خوشخبری ہے۔''

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۴۸۷)

سُوْرَةُ إِبْرَاهِيْمَ

سورۂ ابراہیم

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ....﴾
﴿وَيُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ....﴾ کی تفسیر

(۸۶۴۳)۔ عَنْ أَبِی أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی قَوْلِهِ: ﴿وَيُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهُ﴾ [ابراهيم: ۱٦ - ۱۷] قَالَ: ((يُقَرَّبُ إِلَيْهِ فَيَتَكَرَّهُهُ فَإِذَا دَنَا مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ، وَإِذَا شَرِبَهُ قَطَّعَ أَمْعَاءَهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ۔))، يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾ وَيَقُولُ اللّٰهُ: ﴿وَإِنْ

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَيُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهُ﴾...... ''اور اسے اس پانی سے پلایا جائے گا جو پیپ ہے۔ وہ اسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیئے گا۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''جب یہ پانی دوزخی کے قریب کیا جائے گا تو وہ اس کو ناپسند کرے گا، پھر جب وہ منہ قریب کرے گا تو اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کی کھال اس میں گر جائے گی اور جب اس کو پیئے گا تو اس کی انتڑیاں کٹ جائیں گی جو کہ

(۸۶۴۳) تخريج: ضعيف، قاله الالبانی ـ أخرجه الترمذی: ۲۵۸۳ (انظر: ۲۲۲۸۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَسْتَغِيثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾ [الكهف: ٢٩]۔ (مسند احمد: ٢٢٦٤١)

اس کے پاخانے کے راستے سے نکل جائیں گی۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾...... ''ان کو گرم پانی پلایا جائے گا، جو ان کی انتڑیوں کو کاٹ کے رکھ دے گا۔'' مزید فرمایا: ﴿وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾...... ''اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو انھیں پگھلے ہوئے تانبے جیسا پانی دیا جائے گا، جو چہروں کو بھون ڈالے گا، برا مشروب ہے۔''

فوائد: ...... أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں آگ سے پناہ عطا فرمائے) آمین۔

بَابُ: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ....﴾

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٤٤)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ [ابراهيم: ٢٤] قَالَ: ((هِيَ الَّتِي لَا تَنْفُضُ وَرَقُهَا وَظَنَنْتُ أَنَّهَا النَّخْلَةُ۔)) (مسند احمد: ٥٦٤٧)

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ وہ درخت ہے، جس کے پتے نہیں جھڑتے، اور میرا خیال تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔''

فوائد: ...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ۔ تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔﴾ (سورۂ ابراهيم: ٢٤، ٢٥)

''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال کیسے بیان فرمائی (کہ وہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح (ہے) جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ اپنا پھل اپنے رب کے حکم سے ہر وقت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں کہا: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کلمہ طیبہ سے مراد لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے، پاکیزہ درخت کی طرح کا مومن ہے، اس کی جڑ مضبوط ہے، یعنی مومن کے دل میں لا الہ الا اللہ جما ہوا ہے، اس کی شاخ آسمان میں ہے، یعنی اس توحید کے کلمہ کی وجہ سے اس کے اعمال آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ اور بھی بہت سے مفسرین سے یہی مروی ہیں کہ مراد اس سے مومن کے اعمال ہیں اور اس کے پاک اقوال اور نیک کام، مومن کھجور کے درخت کے مثل ہے، ہر وقت، ہر صبح، ہر شام اس کے اعمال آسمان پر چڑھتے رہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس

(٨٦٤٤) تخريج: اسناده ضعيف لضعف شريك بن عبد الله النخعي (انظر: ٥٦٤٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کھجور کا ایک خوشہ لایا گیا، آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر اسی آیت کا پہلا حصہ تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ پاک درخت سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

درج ذیل حدیث میں اس درخت کی مزید وضاحت کی گئی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي۔ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ۔)) (صحيح بخاري: ٦١، ٦٢، ١٣١، صحيح مسلم: ٨/١٣٧)

''ایک درخت ہے، اس کے پتے نہیں جھڑتے، مومن کی مثال اس درخت کی سی ہے، مجھے بتلاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے؟'' لوگ جنگل کے مختلف درختوں کے بارے میں غور وخوض کرنے لگ گئے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرا خیال تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں بیان کرنے سے شرما رہا تھا۔ بالآخر صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ خود ہی وضاحت کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔''

کھجور کے درخت کا پھل پکنے سے پہلے کئی مراحل میں کھایا جاتا ہے، اس کی گٹھلی جانوروں کے چارے میں استعمال ہوتی ہے، آجکل کہا جاتا ہے کہ کھجور کی گٹھلی دل کے مریضوں کے لیے مفید ہے، یہ پھل تیار ہونے کے بعد عرصہ دراز تک خشک کھجور کی شکل میں باقی رہتا ہے۔ یہ درخت سال کے بارہ مہینے سر سبز رہتا ہے۔ اس کے پتوں سے چٹائیاں اور رسیاں بنائی جاتی ہے۔ غرضیکہ کسی نہ کسی انداز میں یہ درخت فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور سال کے ہر موسم میں۔ یہی مومن کی مثال ہے کہ اس کا وجود زمان و مکاں سے بالاتر ہو کر مبارک ہے، وہ ہر کس و ناکس اور ادنی و اعلی کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ پیش آتا ہے، وہ ہر ایک کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے، کسی فرد کو اس کی وجہ سے نقصان نہیں ہوتا اور نہ کسی کو اس کے وجود سے کسی قسم کا خطرہ رہتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے بلا امتیاز لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز وہ ایسے انداز میں زندگی گزارتا ہے کہ لوگ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی زندگی سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔

بَابُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾

﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ کی تفسیر

(٨٦٤٥)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذَكَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ قَالَ: ((يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ رَبِّي وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور فرمایا: ''قبر میں بندے سے کہا جاتا ہے کہ تیرا ربّ کون ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، یہ درست جواب اللہ تعالیٰ کے

(٨٦٤٥) تخريج: أخرجه البخاري: ١٣٦٩، ومسلم: ٢٨٧١ (انظر: ١٨٥٧٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ ـ)) [ابراهيم: ٢٧] يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُسْلِمَ، زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَفِي الْآخِرَةِ۔ (مسند احمد: ١٨٧٧٦)

اس فرمان کا مصداق ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ...... ''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، پختہ بات کے ساتھ خوب قائم رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی۔'' یعنی اس سے مراد مسلمان ہے۔

فوائد: ...... عذاب قبر سے متعلقہ ابواب میں اس موضوع کی طویل احادیث کا بیان ہے۔

بَابُ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾
﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ کی تفسیر

(٨٦٤٦)۔ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ۔)) (مسند احمد: ٢٤٥٧٠)

''مسروق سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے لوگوں میں سب سے پہلے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ ...... ''جس دن زمین تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان بھی اور لوگ اللہ کے سامنے ظاہر ہو جائیں گے، جو یکتا و یگانہ اور زبردست ہے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پل صراط پر۔''

فوائد: ...... سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک یہودی عالم آیا اور اس نے کہا: أَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمْ فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْجِسْرِ۔)) ...... جس دن زمین و آسمان کو تبدیل کیا جائے گا، اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پل صراط سے پہلے اندھیرے میں ہوں گے۔'' (صحیح مسلم: ٤٧٣)

(٨٦٤٦) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٧٩١ (انظر: ٢٤٠٦٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

سورۂ حجر

بَابُ: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ ....﴾
﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٤٧)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَسْتَقْدِمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا، وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهَا: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ﴾ [الحجر: ٢٤]۔ (مسند احمد: ٢٧٨٣)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک حسین عورت، نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتی تھی، کچھ لوگ اس نظریے سے اگلی صف میں کھڑے ہوتے تھے تا کہ وہ اس کو دیکھ نہ سکیں اور کچھ لوگ آخری صف میں اس نیت سے کھڑے ہوتے تھے کہ جب وہ رکوع کریں گے تو بغلوں کے نیچے سے اسے دیکھیں گے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾ ...... ''ہم تم میں سے آگے والوں کو بھی جانتے ہیں اور پیچھے والوں کو بھی جانتے ہیں۔''

فوائد: ......امام البانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: حافظ ابن کثیر نے (تفسیر القرآن العظیم: ٥/ ١٢۔ ١٣) میں کہا: یہ بڑی غریب اور نا قابل تسلیم خبر ہے۔ لیکن میں (البانی) کہتا ہوں: حافظ ابن کثیر نے جس غرابت اور تفرد کا دعوی کیا ہے، دوسرے طرق کی وجہ سے اس کی نفی ہو جاتی ہے، ...... ان طرق میں اگر چہ ضعف پایا جاتا ہے، لیکن وہ ایک دوسرے کو قوی کرتے ہیں اور حدیث قابل عمل بن سکتی ہے۔ ان تمام طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت نماز کی صفوں کے بارے میں نازل ہوئی۔۔ رہا مسئلہ اس حدیث کے نا قابل تسلیم ہونے کا، تو ممکن ہے کہ حافظ صاحب کی مراد یہ ہو کہ یہ متن معقول المعنی نہیں ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں نمازی صحابہ ایک عورت کو دیکھنے کی خاطر پچھلی صفوں میں کھڑے ہوں؟ ہم اس کا جواب یوں دیں گے کہ جب روایت ثابت ہو جاتی ہے تو غور وفکر کرنے کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے، حدیث کے ثبوت کے بعد اس کی نکارت کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی، اگر ہم عقل کو معیار بنائیں گے تو کئی احادیثِ صحیحہ کا انکار لازم آئے گا، یہ روش اہل السنہ اور اہل الحدیث کو زیب نہیں دیتی، یہ تو معتزلہ اور خواہش پرست

(٨٦٤٧) تخريج: صحيح، قاله الالباني ۔ أخرجه ابن ماجه: ١٠٤٦، والترمذي: ٣١٢٢، والنسائي: ٢/ ١١٨ (انظر: ٢٧٨٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لوگوں کا رویہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ممکن ہے کہ پچھلی صفوں میں کھڑے ہونے والے یہ لوگ منافق ہوں یا نومسلم صحابہ ہوں، جو اُس وقت تک اپنے آپ کو مکمل طور پر اسلامی آداب واخلاق کے سانچے میں نہ ڈھال سکے ہوں۔ (صحیحہ: ۲۴۷۲)

بَابُ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ﴾
﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ﴾ کی تفسیر

(٨٦٤٨)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ أُمِّ الْقُرْآنِ: ((هِيَ أُمُّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَهِيَ الْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ۔)) (مسند احمد: ٩٧٨٧)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) کے بارے میں فرمایا: ''یہی وہ سات آیات ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور اسی سورت کو قرآن عظیم کہتے ہیں۔''

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۴۷۳) والا باب۔

(٨٦٤٩)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ۔)) (مسند احمد: ٢١٤١٠)

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل کی اور نہ انجیل میں، یہی بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور یہ سورت میں (اللہ) اور میرے بندے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی کچھ ہے، جو اس نے سوال کیا۔''

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۴۷۷)

سُوْرَةُ النَّحْلِ

سورۂ نحل

بَابُ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ....﴾
﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٥٠)۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ

(٨٦٤٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٧٠٤ (انظر: ٩٧٨٨)

(٨٦٤٩) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم۔ أخرجه الترمذي: ٣١٢٥، والنسائي: ٢/ ١٣٩ (انظر: ٢١٠٩٤)

(٨٦٥٠) تخريج: اسناده ضعيف، شهر بن حوشب مختلف فيه، وعبد الحميد بن بهرام مختلف فيه ايضا (انظر: ٢٩١٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِفِنَاءِ بَيْتِهِ بِمَكَّةَ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَكَشَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا تَجْلِسُ؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَقْبِلَهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُهُ، إِذْ شَخَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، فَنَظَرَ سَاعَةً إِلَى السَّمَاءِ، فَأَخَذَ يَضَعُ بَصَرَهُ حَتَّى وَضَعَهُ عَلَى يَمِينِهِ فِي الْأَرْضِ، فَتَحَرَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جَلِيسِهِ عُثْمَانَ إِلَى حَيْثُ وَضَعَ بَصَرَهُ، وَأَخَذَ يُنْغِضُ رَأْسَهُ كَأَنَّهُ يَسْتَفْقِهُ مَا يُقَالُ لَهُ وَابْنُ مَظْعُونٍ يَنْظُرُ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ وَاسْتَفْقَهَ مَا يُقَالُ لَهُ، شَخَصَ بَصَرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ كَمَا شَخَصَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَأَتْبَعَهُ بَصَرَهُ حَتَّى تَوَارَى فِي السَّمَاءِ، فَأَقْبَلَ إِلَى عُثْمَانَ بِجِلْسَتِهِ الْأُولَى، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فِيمَ كُنْتُ أُجَالِسُكَ وَآتِيكَ مَا رَأَيْتُكَ تَفْعَلُ كَفِعْلِكَ الْغَدَاةَ؟ قَالَ: ((وَمَا رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ؟)) قَالَ: رَأَيْتُكَ تَشْخَصُ بِبَصَرِكَ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ وَضَعْتَهُ حَيْثُ وَضَعْتَهُ عَلَى يَمِينِكَ، فَتَحَرَّفْتَ إِلَيْهِ وَتَرَكْتَنِي فَأَخَذْتَ تُنْغِضُ رَأْسَكَ كَأَنَّكَ تَسْتَفْقِهُ شَيْئًا يُقَالُ لَكَ۔ قَالَ: ((وَفَطِنْتَ لِذَاكَ؟)) قَالَ عُثْمَانُ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ آنِفًا، وَأَنْتَ جَالِسٌ۔)) قَالَ:

نبی کریم ﷺ مکہ میں اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس سے عثمان بن مظعون کا گزر ہوا اور وہ نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر مذاق سے ہنسے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عثمان! کیا تم ہمارے پاس بیٹھ نہیں جاتے؟'' اس نے کہا: جی کیوں نہیں، نبی کریم ﷺ ان کے سامنے بیٹھ گئے اور اس سے باتیں کرنے لگے، اچانک آپ ﷺ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور کچھ دیر آسمان کی طرف دیکھا، پھر نظر نیچے کی اور دائیں جانب زمین پر دیکھا۔ پھر آپ ﷺ اپنے ساتھی عثمان کی طرف سے منحرف ہو گئے اور سر جھکائے انداز پر بیٹھ گئے، گویا کہ آپ ﷺ کسی سے کوئی بات سمجھ رہے ہوں۔ ابن مظعون یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے اپنا کام پورا کر لیا اور جو آپ ﷺ سے کہا گیا تھا وہ سمجھ لیا، تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی جانب اٹھائی، جس طرح پہلی مرتبہ اٹھائی تھی، اپنی نظر کو اس چیز کے پیچھے لگایا حتیٰ کہ وہ چھپ گئی، پھر آپ ﷺ عثمان کی جانب پہلے کی مانند متوجہ ہوئے، انہوں نے کہا: اے محمد! جب بھی میں آپ کے ساتھ بیٹھتا ہوں یا آتا جاتا ہوں، تو جس طرح آپ نے صبح کیا تھا، اس طرح آپ نے کبھی نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیا کرتے دیکھا ہے؟'' اس نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی ہے، پھر آپ نے دائیں جانب جھکائی ہے، پھر آپ نے مجھ سے اعراض کر لیا اور مجھے چھوڑ دیا اور اس طرح سر جھکا لیا تھا، جس طرح آپ کوئی چیز سمجھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے یہ حالت دیکھی ہے؟'' عثمان نے کہا: جی میں نے دیکھی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی تمہارے بیٹھے بیٹھے اللہ تعالیٰ کا قاصد آیا تھا۔'' عثمان نے کہا: اللہ کا قاصد؟

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ [النحل: ٩٠] قَالَ عُثْمَانُ: فَذٰلِكَ حِينَ اسْتَقَرَّ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي وَأَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا۔ (مسند احمد: ٢٩١٩)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انھوں نے کہا: تو پھر اس نے کیا کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے کہا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ ...... ''بے شک اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور قرابتداروں کو دینے کا حکم دیتے ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو۔'' سیدنا عثمان بن مطعون کہتے ہیں: اس وقت سے ایمان نے میرے دل میں جگہ پکڑ لی تھی اور میں محمد ﷺ سے محبت کرنے لگا تھا۔

(٨٦٥١)۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا إِذْ شَخَصَ بِبَصَرِهِ ثُمَّ صَوَّبَهُ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُلْزِقَهُ بِالْأَرْضِ، قَالَ: ثُمَّ شَخَصَ بِبَصَرِهِ، فَقَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضَعَ هٰذِهِ الْآيَةَ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ [النحل: ٩٠]۔ (مسند احمد: ١٨٠٨١)

''سیدنا عثمان بن ابی عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اچانک آپ ﷺ نے نگاہ اٹھائی اور پھر نیچے جھکائی، اور قریب تھا کہ آپ ﷺ زمین کے ساتھ لگا دیں، پھر آپ ﷺ نے نگاہ اٹھائی اور فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے ہیں اور انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہ آیت فلاں سورت کے فلاں مقام پر رکھوں: ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ ...... ''بے شک اللہ تعالیٰ عدل واحسان اور قرابتداروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو۔''

بَابُ: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ الْآيَة
﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ کی تفسیر

(٨٦٥٢)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ قُتِلَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے احد کے دن انصار میں سے چونسٹھ اور مہاجرین میں سے چھ آدمی شہید ہو گئے،

(٨٦٥١) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ليث بن ابى سليم، وشهر بن حوشب (انظر: ١٧٩١٨)
(٨٦٥٢) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه الترمذى: ٣١٢٩ (انظر: ٢١٢٢٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَجُلًا، وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: لَئِنْ كَانَ لَنَا يَوْمٌ مِثْلُ هٰذَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ، قَالَ رَجُلٌ لَا يُعْرَفُ: لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَمِنَ الْأَسْوَدُ وَالْأَبْيَضُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا، نَاسًا سَمَّاهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ [النحل: ١٢٦] فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((نَصْبِرُ وَلَا نُعَاقِبُ۔)) (مسند احمد: ٢١٥٤٩)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض افراد نے کہا: اب اگر ہمیں کسی دن موقع ملا تو ہم کئی گنا بڑھ کر زیادتی کریں گے، پھر جب مکہ فتح ہوا تو اس دن ایک آدمی نے کہا: آج کے بعد قریش کا نام نہ رہے گا۔ لیکن اُدھر نبی کریم ﷺ کے منادی نے یہ آواز دی: سیاہ فام ہو، سفید فام ہو، ہر ایک کو امن مل گیا ہے، ما سوائے فلاں فلاں کے، چند لوگوں کے نام لیے۔ پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ ...... ''اگر تم بدلہ لو تو جس طرح تمہیں سزا دی گئی ہے، اتنی ہی سزا دو اور اگر تم صبر کرو گے تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہتر ہو گا۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہم صبر کریں گے اور سزا نہیں دیں گے۔''

بَابُ: ﴿وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ﴾
﴿وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ﴾ کی تفسیر

(٨٦٥٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَجْعَلَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا، وَأَنْ يُنَحِّيَ الْجِبَالَ عَنْهُمْ فَيَزْدَرِعُوْا، فَقِيلَ لَهُ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تَسْتَأْنِيَ بِهِمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ نُؤْتِيَهُمُ الَّذِي سَأَلُوْا، فَإِنْ كَفَرُوْا أُهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَتْ مَنْ قَبْلَهُمْ، قَالَ: ((لَا بَلْ أَسْتَأْنِي بِهِمْ۔))، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً﴾ [الاسراء: ٥٩]۔ (مسند احمد: ٢٣٣٣)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ ان کے لیے صفا پہاڑی کو سونے کی بنا دیں اور پہاڑوں کو ان سے دور کر دیں، تا کہ (جگہ ہموار ہو جائے اور) وہ کھیتی باڑی کر سکیں، آپ ﷺ سے کہا گیا: اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کو مہلت دے دیں اور چاہتے ہیں تو ان کے لیے ان کا مطالبہ پورا کر دیں، لیکن اگر مطالبہ پورا ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے کفر کیا تو میں انہیں اس طرح ہلاک کر دوں گا، جس طرح ان سے پہلے والے لوگوں کو ہلاک کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، میں انہیں مہلت دیتا ہوں۔'' پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل

(٨٦٥٣) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين ۔ أخرجه النسائي في "الكبرى": ١١٢٩٠، والحاكم: ٢/ ٣٦٢ (انظر: ٢٣٣٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فرمائی: ﴿وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا﴾ ......''اور ہمیں کسی چیز نے نہیں روکا کہ ہم نشانیاں دے کر بھیجیں مگر اس بات نے کہ پہلے لوگوں نے انھیں جھٹلا دیا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی واضح نشانی کے طور پر دی تو انھوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں دے کر نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کے لیے۔''

فوائد: ...... یہ کوئی شرعی قانون نہیں ہے کہ دشمنوں کا ہر مطالبہ پورا کیا جائے، اللہ تعالیٰ اپنی حکمت کی روشنی میں اور اتمام حجت کے لیے مختلف نشانیوں کا اظہار تو کرتا ہی رہتا ہے، وگرنہ گزر جانے والی امتوں نے نشانی کا مطالبہ پورا ہونے کے بعد نہ صرف ایمان قبول نہیں کیا، بلکہ وہ ظلم میں اور آگے بڑھ گئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ (سورۂ رعد: ۳۱)

''اور کیا ہو جاتا اگر کوئی ایسا قرآن اتار دیا جاتا جس کے زور سے پہاڑ چلنے لگتے، یا زمین شق ہو جاتی، یا مردے قبروں سے نکل کر بولنے لگتے؟ (اس طرح کی نشانیاں دِکھا دینا کچھ مشکل نہیں ہے) بلکہ سارا اختیار ہی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ پھر کیا اہل ایمان ابھی تک کفار کی طلب کے جواب میں کسی نشانی کے ظہور کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ جان کر مایوس نہیں ہو گئے کہ اگر اللہ چاہتا تو سارے انسانوں کو ہدایت دے دیتا؟ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کا رویّہ اختیار کر رکھا ہے ان پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی ہی رہتی ہے، یا ان کے گھر کے قریب کہیں نازل ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آن پورا ہو۔ یقیناً اللہ اپنے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔''

بَابُ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾
﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ کی تفسیر

(٨٦٥٤)۔ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ [الاسراء: ٦٠] قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ رَاٰهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ اس آیت ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ ......''اور ہم نے وہ منظر جو تجھے دکھایا، نہیں بنایا مگر لوگوں کے لیے آزمائش۔'' کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس منظر سے مراد

(٨٦٥٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٨٨٨، ٤٧١٦ (انظر: ١٩١٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أُسْرِیَ بِہٖ۔ (مسند احمد: ۱۹۱٦)

آنکھ کا دیکھنا ہے، جو نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات کو دیکھا تھا۔''

(۸٦۵٤م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ شَيْءٌ أُرِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْيَقْظَةِ رَآهُ بِعَيْنِهِ حِيْنَ ذُهِبَ بِهٖ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ۔ (مسند احمد: ۳۵۰۰)

''(دوسری سند) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ اس آیت ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ ......''اور ہم نے وہ منظر جو تجھے دکھایا، نہیں بنایا مگر لوگوں کے لیے آزمائش۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: کہ اس سے مراد وہ چیز ہے، جو حالت بیداری میں تھی جو آپ ﷺ نے اپنی آنکھ کے ساتھ دیکھی جب آپ ﷺ کو بیت المقدس کی جانب لے جایا گیا تھا۔''

فوائد: ...... اسراء و معراج کا سفر نبی کریم ﷺ کا کھلا معجزہ ہے، اس سے اہل ایمان کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن یہ واقعہ ساتھ ساتھ لوگوں کی آزمائش اور امتحان بھی ہے، حدیث نمبر (۱۰۵٦۴) اور اس کے بعد والی احادیث میں اسراء و معراج کی تفصیل موجود ہے۔

بَابٌ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾
﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ کی تفسیر

(۸٦۵۵)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ [الاسراء: ۷۸] قَالَ: ((تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ۔)) (مسند احمد: ۱۰۱۳۷)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ ......''اور فجر کا قرآن (پڑھ)، بے شک فجر کا قرآن ہمیشہ سے حاضر ہونے کا وقت رہا ہے۔'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رات اور دن کے فرشتے اس نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔''

فوائد: ...... اس آیت میں ''قُرْآن'' سے مراد قراءت ہے، دراصل نمازِ فجر کی قراءت کا ذکر کر کے اس نماز کا حکم دیا جا رہا ہے، نیکیاں اور برائیاں نوٹ کرنے والے فرشتوں کی ڈیوٹیاں فجر اور عصر کی نمازوں میں تبدیل ہوتی ہیں، آنے والے اور جانے والے دونوں ان نمازوں میں شریک ہوتے ہیں۔

(۸٦۵٤م) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری، وانظر الحدیث بالطریق الاول

(۸٦۵۵) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔ أخرجہ ابن ماجہ: ٦۷۰، والترمذی: ۳۱۳۵ (انظر: ۱۰۱۳۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾

﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ کی تفسیر

(٨٦٥٦)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ [الاسراء: ٧٩] قَالَ: ((هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ اَشْفَعُ لِاُمَّتِيْ فِيْهِ۔)) (مسند احمد: ٩٦٨٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ ...... (قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر کھڑا کرے۔) کے بارے میں فرمایا: ''یہ وہ مقام ہے، جہاں میں اپنی امت کے لیے سفارش کروں گا۔''

بَابُ: ﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ....﴾

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٥٧)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ: ﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيْرًا﴾ [الاسراء: ٨٠]۔ (مسند احمد: ١٩٤٨)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں تھے، پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور اللہ تعالی نے آپ ﷺ پر یہ حکم نازل فرمایا: ﴿وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾...... ''اور کہہ اے میرے رب! داخل کر مجھے سچا داخل کرنا اور نکال مجھے سچا نکالنا اور میرے لیے اپنی طرف سے ایسا غلبہ بنا جو مددگار ہو۔''

فوائد:...... اس آیت کے بارے میں درج ذیل تین اقوال ہیں:

(۱) یہ آیت ہجرت کے موقع پر نازل ہوئی، جب کہ آپ ﷺ کو مدینے میں داخل ہونے اور مکے سے نکلنے کا مسئلہ درپیش تھا۔

(۲) اس میں یہ دعا کی جا رہی ہے کہ سچائی کے ساتھ موت ملے اور سچائی کے ساتھ قیامت والے دن اٹھایا جائے۔

(۳) یہ دعا کی جا رہی ہے کہ قبر میں سچا داخل کیا جائے اور قیامت کے دن جب قبر سے اٹھایا جائے تو سچائی کے ساتھ نکالا جائے۔

امام شوکانی کہتے ہیں کہ چونکہ یہ دعا ہے، اس لیے اس کے عموم میں یہ سب باتیں آ جاتی ہیں۔

(٨٦٥٦) تخريج: حسن لغيره (انظر: ٩٦٨٤)

(٨٦٥٧) تخريج: اسناده ضعيف لضعف قابوس ۔ أخرجه الترمذي: ٣١٣٩ (انظر: ١٩٤٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي﴾
﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي﴾ کی تفسیر

(٨٦٥٨)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلْيَهُودِ: أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ، فَقَالُوْا: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَسَأَلُوهُ فَنَزَلَتْ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الاسراء: ٨٥] قَالُوْا: أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا، أُوتِينَا التَّوْرَاةَ، وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ، فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ﴾ [الكهف: ١٠٩]۔ (مسند احمد: ٢٣٠٩)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا: ہمیں کوئی ایسی بات بتاؤ، جس کے بارے میں ہم اس آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال کریں (اور اس کو لا جواب کر دیں)، انہوں نے کہا: اس سے روح کے بارے میں سوال کرو، پس جب انہوں نے سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ...... ''یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کا حکم ہے، تمہیں صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔'' انہوں نے کہا: ہمیں تو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے، ہمیں تورات دی گئی اور جس کو تورات دے دی جائے، اس کو بہت زیادہ بھلائی دے دی جاتی ہے، ان کی اس بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴾ ...... ''کہہ دے اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی بن جائے تو یقیناً سمندر ختم ہو جائے گا اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں، اگرچہ ہم اس کے برابر اور سیاہی لے آئیں۔''

فوائد: ...... یہودی ایک ہٹ دھرم، حجتی اور حق سے منحرف قوم تھی، وہ حق کو کسی صورت قبول کرنے والے نہیں تھے۔

(٨٦٥٩)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى عَسِيبٍ، قَالَ: فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنْ

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ٹہنی پر ٹیک لگا رہے تھے، اتنے میں

(٨٦٥٨) تخريج: اسناده صحيح ـ أخرجه الترمذي: ٣١٤٠ (انظر: ٢٣٠٩)

(٨٦٥٩) تخريج: أخرجه البخاري: ١٢٥، ٤٧٢١، ٧٤٥٦، ومسلم: ٢٧٩٤ (انظر: ٣٦٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ! مَا الرُّوحُ؟ فَقَامَ فَتَوَكَّأَ عَلَى الْعَسِيبِ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ: ((﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الاسراء: ٨٥]۔)) قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ قُلْنَا لَكُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ۔ (مسند احمد: ٣٦٨٨)

آپ ﷺ کا گزر یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے ہوا، انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: اس سے روح کے بارے میں سوال کرو، بعض نے کہا کہ اس سے کوئی بات مت پوچھو، لیکن پھر انہوں نے پوچھ لیا اور کہا: اے محمد! روح کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ ٹہنی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے، میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ...... ''یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کا حکم ہے، تمہیں صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔'' پھر ان میں سے بعض افراد دوسروں سے کہنے لگے: ہم نے تم کو کہا تو تھا کہ ان سے سوال نہ کرو۔''

فوائد: ......روح ایک لطیف چیز ہے، جو کسی کو نظر نہیں آتی، لیکن ہر جاندار کی قوت و توانائی اسی روح کے اندر مضمر ہے، اگر وہ نہ ہو تو وجود، مردہ پن کے علاوہ کچھ نہیں ہے، لیکن اس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ یہ کوئی نہیں جانتا، بس اس کے بارے میں اتنا جان لینا کافی ہے کہ یہ اللہ تعالی کا حکم ہے۔

بَابُ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ﴾
﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ﴾ کی تفسیر

(٨٦٦٠)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ يَزِيدُ الْمُرَادِيُّ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ يَزِيدُ: إِلَى هٰذَا النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى نَسْأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ﴾ [الاسراء: ١٠١] فَقَالَ: لَا تَقُلْ لَهُ

''سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ ہم اس نبی کے پاس چلیں اور اس سے اس آیت کے بارے میں پوچھیں ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ﴾ ...... (اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو (۹) نشانیاں دیں تھیں)۔ دوسرے یہودی نے کہا: اسے نبی مت کہہ، اگر اس نے یہ سن لیا تو اس کو چار آنکھیں لگ جائیں گی، (یعنی وہ بہت خوش ہوگا کہ یہودی بھی اس کو نبی کہتے

(٨٦٦٠) تخريج: اسناده ضعيف لضعف عبد الله بن سلمة المرادى ـ أخرجه الترمذى: ٢٧٣٣، والنسائى: ٧/ ١١١، وابن ماجه: ٣٧٠٥ (انظر: ١٨٠٩٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ سَمِعَكَ لَصَارَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَسَأَلَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلٰى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، أَوْ قَالَ: تَفِرُّوا مِنَ الزَّحْفِ-))، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، ((وَأَنْتُمْ يَا يَهُودُ! عَلَيْكُمْ خَاصَّةً أَنْ لَا تَعْتَدُوا، قَالَ يَزِيدُ: تَعْدُوا فِي السَّبْتِ-)) فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ، قَالَ يَزِيدُ: يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، وَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تَتَّبِعَانِي؟)) قَالَا: إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخْشٰى، قَالَ يَزِيدُ: إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا يَهُودُ- (مسند احمد: ١٨٢٦٢)

ہیں)۔ پس وہ آئے اور سوال کیا اور نبی کریم ﷺ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، جس جان کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، اسے قتل نہ کرو، مگر حق کے ساتھ، جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، بری اور بے گناہ آدمی کو بادشاہ کے پاس اس لئے نہ لے جاؤ کہ اسے قتل کروا دو، پاکدامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ، یا فرمایا جنگ کے دن میدان سے نہ بھاگو، اور اے یہودیو! تم خصوصاً خیال رکھنا کہ ہفتہ کے دن حد سے نہ بڑھو۔'' ان یہودیوں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پاؤں چوما اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ واقعی آپ نبی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر میری پیروی کرنے میں کون سی چیز مانع اور رکاوٹ ہے؟'' انہوں نے کہا: داود علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی نسل سے ہمیشہ نبی آتا رہے، اس لیے اگر ہم نے اسلام قبول کر لیا تو ہمیں ڈر ہے کہ یہودی ہمیں قتل کر دیں گے۔''

فوائد:...... ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ آيَاتٍ﴾ ...... ''اور البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو (۹) نشانیاں دیں تھیں۔'' (سورۂ بنی اسرائیل: ۱۰۱)

ان نو نشانیوں سے مراد درج ذیل نو معجزے ہیں:

ہاتھ، لاٹھی، قحط سالی، پھلوں کی کمی، طوفان، جراد (ٹڈی دل)، قمل (کھٹمل، جوئیں)، مینڈک اور خون۔

لیکن حسن بصری نے کہا: قحط سالی اور پھلوں کی کمی ایک ہی چیز ہے، اور نواں معجزہ لاٹھی کا جادوگروں کی شعبدہ بازی کو نگل جانا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کو ان کے علاوہ بھی معجزات دیئے گئے تھے، مثلا: لاٹھی کا پتھر پر مارنا، جس سے بارہ چشمے ظاہر ہو گئے تھے، بادلوں کا سایہ کرنا اور من و سلوی وغیرہ، لیکن اس مقام پر نو نشانیوں سے مراد صرف وہ نو معجزات ہیں، جن کا مشاہدہ فرعون اور اس کی قوم نے کیا ہے، اس لیے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سمندر کے پھٹنے کو ان نو معجزات میں شمار کیا ہے اور حسن بصری کی طرح قحط سالی اور نقص ثمرات کو ایک معجزہ شمار کیا ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کی تفسیر

(٨٦٦١)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ، وَسَبُّوا مَنْ أَنْزَلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ، فَلَا تُسْمِعُهُمُ الْقُرْآنَ حَتّٰى يَأْخُذُوهُ عَنْكَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ [الاسراء: ١١٠]۔ (مسند احمد: ١٨٥٣)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت اتری: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾...... ''اور اپنی نماز نہ بلند آواز سے پڑھ اور نہ اسے پست کر اور اس کے درمیان کوئی راستہ اختیار کر۔'' تو اس وقت نبی کریم ﷺ مکہ میں چھپ کر رہتے تھے، جب آپ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھاتے تو باآواز بلند قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ جب مشرک قرآن سنتے تو وہ قرآن مجید کو، اس کو نازل کرنے والے اور اس کو لانے والے فرشتے کو برا بھلا کہتے، پس اللہ تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ یعنی اپنی قراءت کو اتنا بلند نہ کرو کہ مشرک سن لیں اور پھر وہ قرآن کو گالی دیں، ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ اور اس کو اپنے صحابہ سے پست نہ کرو کہ وہ بھی نہ سنیں، تا کہ وہ سن کر اس کو سیکھ سکیں، ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ اور اس کے درمیان کوئی راستہ اختیار کرو۔''

فوائد: ...... کسی مفسدت کی خاطر کوئی مصلحت اختیار کی جا سکتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (سورۂ انعام: ١٠٨)

''اور انھیں گالی نہ دو جنھیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، پس وہ زیادتی کرتے ہوئے کچھ جانے بغیر اللہ کو گالی دیں گے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اور آپ ﷺ کے ماننے والوں کو مشرکین کے معبودوں کو گالیاں دینے سے منع فرماتا ہے، اگر چہ اس میں مصلحت بھی ہو سکتی ہے، لیکن اس میں پائی جانے والے مفسدت بڑی ہے اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ ایسا مشرک اپنی نادانی کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دینے لگ جائے۔

(٨٦٦١) تخریج: أخرجه البخاري: ٤٧٢٢، ٧٤٩٠، ومسلم: ٤٤٦ (انظر: ١٨٥٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ...﴾
﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ...﴾ کی تفسیر

(٨٦٦٢)۔ عَنْ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: آیَةُ الْعِزِّ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَهُ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ...﴾ اَلْآیَةَ كُلَّهَا [الاسراء: ١١١]۔ (مسند احمد: ١٥٧١٩)

''سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عزت والی آیت یہ ہے: ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا۔﴾ (سورۂ اسراء: ١١١) ''اور کہہ دے سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے نہ کوئی اولاد بنائی ہے اور نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ عاجز ہوجانے کی وجہ سے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کی بڑائی بیان کر، خوب بڑائی بیان کرنا۔''

فوائد: ...... یہ آیت اللہ تعالی کے عزیز اور معز ہونے پر دلالت کرتی ہے، اللہ تعالی کی کئی صفات عالیہ کو اس میں بیان کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الْکَهْفِ

سورۂ کہف

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهَا
سورۂ کہف کی فضیلت کا بیان

(٨٦٦٣)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَرَاَ اَوَّلَ سُوْرَةِ الْکَهْفِ وَآخِرَهَا کَانَتْ لَهُ نُوْرًا مِنْ

''سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی یا آخری آیات کی تلاوت کی تو اس کے قدم سے سر تک نور ہوگا،

(٨٦٦٢) تخریج: اسناده ضعیف لضعف زبان بن فائد، وسهل بن معاذ فی روایة زبان عنه ۔ أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ٢٠/ ٤٣٠ (انظر: ١٥٦٣٤)
(٨٦٦٣) تخریج: اسناده ضعیف لضعف زبان بن فائد، وسهل بن معاذ فی روایة زبان عنه ۔ أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ٢٠/ ٤٤٣ (انظر: ١٥٦٢٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَدَمِهِ إِلَى رَأْسِهِ، وَمَنْ قَرَأَهَا كُلَّهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ-)) (مسند احمد: ١٥٧١١)

اور جس نے اس ساری سورت کی تلاوت کی، اس کے لیے زمین سے آسمان تک نور ہوگی۔''

(٨٦٦٤)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ۔))(مسند احمد: ٢٨٠٩٠)

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں، وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔''

(٨٦٦٥)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔)) (مسند احمد: ٢٨٠٦٦)

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ کہف کی آخری آیات پڑھیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔''

فوائد: ......صحیح بات یہی ہے کہ یہ فضیلت سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی ہے، جیسا کہ پچھلی حدیث میں گزرا ہے۔ جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرنا مسنون عمل ہے، جیسا کہ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّوْرَ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔)) ''جس نے جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کی، تو یہ عمل اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور روشن کر دے گا۔''

(الدعوات الكبير للبيهقي، مشكوة المصابيح)

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا ....﴾
﴿وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٦٦)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا وَإِنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ۔)) (مسند احمد: ١٨٥٤٣)

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! یہ چار کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اللّٰهُ أَكْبَرُ۔''

(٨٦٦٤) تخريج: أخرجه مسلم: ٨٠٩ (انظر: ٢٧٥٣٩)

(٨٦٦٥) تخريج: انظر الحديث السابق، لكن شذَّ فيه شعبة فقال: "من أواخر سورة الكهف"، والمحفوظ لفظة "من أول سورة الكهف" ۔ أخرجه (انظر:)

(٨٦٦٦) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ١٨٣٥٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… درج ذیل آیات سے درج بالا آیت کا مفہوم سمجھنا آسان ہے: ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا۔ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا۔﴾ (سورۃ: ٤٥، ٤٦)

''اور اے نبی (ﷺ)، انہیں حیات دنیا کی حقیقت اس مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسا دیا تو زمین کی پود خوب گھنی ہوگئی، اور کل وہی نباتات بھس بن کر رہ گئی جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ مال اور یہ اولاد محض دنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے۔ اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور انہی سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔''

دنیا اپنے زوال، فنا، خاتمے اور بردباری کے لحاظ سے آسمانی بارش کی طرح ہے، جو زمین کے دانوں وغیرہ سے ملتی ہے اور ہزارہا پودے لہلہانے لگتے ہیں، تروتازگی اور زندگی کے آثار ہر چیز سے ظاہر ہونے لگتے ہیں، لیکن کچھ دنوں کے گزرتے ہی وہ سوکھ ساکھ کر چورا چورا ہو جاتے ہیں، اور ہوائیں انہیں دائیں بائیں اڑائے پھرتی ہیں۔ باقی رہنے والی چیزیں نیکیاں ہی ہیں۔

بَابُ: ﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰهُ﴾ وَقِصَّةُ الْخَضِرِ مَعَ مُوْسٰى

خضر عَلَیْہِ السَّلام کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے ساتھ قصہ

(٨٦٦٧)۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُثْمَانَ، عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو يَعْنِيْ ابْنَ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعَمُ اَوْ يَقُوْلُ: لَيْسَ مُوْسٰى صَاحِبُ خَضِرٍ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، قَالَ: كَذَبَ نَوْفٌ عَدُوُّ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَئِيْلَ خَطِيْبًا فَقَالُوْا لَهُ: مَنْ اَعْلَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَنَا، فَاَوْحَى اللّٰهُ

''سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوف شامی کا خیال ہے کہ جس موسی کی خضر سے ملاقات ہوئی تھی، وہ بنو اسرائیل والے موسی نہیں ہیں، انھوں نے کہا: اللہ کے دشمن نوف نے جھوٹ بولا ہے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک موسی عَلَیْہِ السَّلام بنو اسرائیل میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، لوگوں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں ہوں، اُدھر سے اللہ تعالی نے ان کی طرف وحی کر دی کہ میرا ایک بندا تجھ سے زیادہ علم والا ہے، انھوں نے کہا: اے میرے ربّ! تو

(٨٦٦٧) تخريج: أخرجه البخاري: ١٢٢، ٣٢٧٨، ٣٤٠١، ومسلم: ٢٣٨٠ (انظر: ٢١١١٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اِلَيْهِ اِنَّ لِيْ عَبْدًا اَعْلَمَ مِنْكَ، قَالَ: رَبِّ فَارِنِيْهِ؟ قَالَ: قِيْلَ تَاْخُذُ حُوْتًا فَتَجْعَلُهُ فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ، قَالَ: فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهُ فِيْ مِكْتَلٍ وَ جَعَلَ هُوَ وَ صَاحِبُهُ يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ رَقَدَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ، فَحَبَسَ اللّٰهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ الْمَاءُ فَاسْتَيْقَظَ مُوْسٰى فَقَالَ: ﴿لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ وَ لَمْ يُصِبِ النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الَّذِيْ اَمَرَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فَقَالَ: ﴿اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ مَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ﴾ ﴿فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَجَعَلَا يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا ﴿وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ قَالَ: اَمْسَكَ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَ كَانَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ عَجَبًا حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى عَلَيْهِ ثَوْبٌ، فَسَلَّمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ، قَالَ: اَنَا مُوْسٰى، قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، ﴿اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾ قَالَ: يَا مُوْسٰى! اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى لَا تَعْلَمُهُ، وَ اَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَّمَكَهُ

پھر وہ مجھے دکھاؤ، ان سے کہا گیا کہ تم ایک مچھلی پکڑو اور اس کو ایک ٹوکرے میں ڈالو، جہاں تم اس کو گم پاؤ گے، وہ وہاں ہوگا، پس انھوں نے مچھلی پکڑی اور اس کو ایک ٹوکرے میں رکھا اور انھوں نے اور ان کے ایک ساتھی نے ساحل کی طرف چلنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ ایک چٹان کے پاس پہنچ گئے، موسی علیہ السلام وہاں سو گئے، مچھلی نے ٹوکرے میں حرکت کی اور سمندر میں کود گئی، اللہ تعالی نے مچھلی کے داخل ہونے والی جگہ کا پانی روک لیا (اور یوں ایک غار سی نظر آنے لگی)، جب پانی مضطرب ہوا تو موسی علیہ السلام بیدار ہو گئے (اور کہیں آگے جا کر اپنے نوجوان سے) کہا: ''لا ہمارا کھانا دے، ہمیں تو اپنے اس سفر سے سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔'' موسی علیہ السلام نے اس مقام سے آگے گزر کر تھکاوٹ محسوس کی، جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا تھا، آگے سے ''اس نوجوان نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا بھی؟ جب کہ ہم چٹان پر ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے، وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا، دراصل شیطان نے مجھے بھلا دیا۔'' ''چنانچہ وہیں سے اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔'' پس انھوں نے اپنے قدموں کے نشانات کو ڈھونڈنا شروع کر دیا، ''اور اس مچھلی نے انوکھے طور پر دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔'' اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالی نے پانی کا چلاؤ روک لیا اور وہ جگہ طاق کی طرح نظر آنے لگا، یہ مچھلی کے لیے انوکھا اور موسی علیہ السلام کے لیے عجیب کام تھا، بہرحال وہ دونوں بالآخر اس چٹان تک پہنچ گئے، مطلوبہ مقام پر پہنچ کر انھوں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے، اس نے کپڑا اڈھانپا ہوا ہے، موسی علیہ السلام نے اس کو سلام کہا، اس نے آگے سے کہا: تیرے علاقے میں سلام کیسے آ گیا؟ انھوں نے کہا: میں موسی ہوں، خضر علیہ السلام نے کہا: بنو اسرائیل کا موسی؟ انھوں نے کہا: جی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰهُ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحُمِلَ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمْ يُعْجِبْهُ، وَنَظَرَ فِي السَّفِينَةِ فَأَخَذَ الْقَدُّومَ يُرِيدُ أَنْ يَكْسِرَ مِنْهَا لَوْحًا، فَقَالَ: حُمِلْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ وَتُرِيدُ أَنْ تَخْرِقَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ﴿قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ قَالَ: إِنِّي نَسِيتُ، وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ قَالَ الْخَضِرُ: مَا يُنْقِصُ عِلْمِي وَلَا عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالَى إِلَّا كَمَا يُنْقِصُ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ﴿فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا﴾ فَرَأَى غُلَامًا فَأَخَذَ رَأْسَهُ فَانْتَزَعَهُ فَقَالَ: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا، قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: وَهٰذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولٰى، قَالَ: فَانْطَلَقَا فَإِذَا جِدَارٌ يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ، أَرَانَا سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَرَفَعَ يَدَهُ هٰكَذَا رَفْعًا فَوَضَعَ رَاحَتَيْهِ فَرَفَعَهُمَا لِبَطْنِ كَفَّيْهِ رَفْعًا فَقَالَ: ﴿لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَتِ الْأُولٰى نِسْيَانًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِ۔)) (مسند احمد: ٢١٤٣١)

ہاں، ''میں آپ کی تابعداری کروں کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں۔'' خضر علیہ السلام نے کہا: اے موسی! بیشک مجھے اللہ کی طرف سے ایسا علم دیا گیا ہے کہ تم اس کو نہیں جانتے اور تم کو اسی کی طرف سے ایسا علم دیا گیا ہے کہ میں اس کی معرفت نہیں رکھتا، پھر وہ دونوں ساحل پر چل پڑے (اور خضر علیہ السلام نے موسی علیہ السلام پر پابندی لگا کہ انھوں نے اس سے اس کے کیے کے بارے میں سوال نہیں کرنا)، وہاں سے ایک کشتی گزری، انھوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا، اس لیے ان کو بغیر کسی اجرت کے سوار کر لیا گیا، لیکن یہ چیز اسے اچھی نہ لگی پھر خضر علیہ السلام نے کشتی کو دیکھا اور کلہاڑا لے کر اس کی ایک تختی کو توڑنا چاہا، موسی علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے ہمیں اجرت کے بغیر سوار کر لیا اور اب تم اس کشتی کو توڑ کر سب سواروں کو غرق کرنا چاہتے ہو؟ ''انھوں نے کہا: میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔'' موسی علیہ السلام نے کہا: بیشک میں بھول گیا تھا، پھر ایک پرندہ آیا اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ بھری، خضر علیہ السلام نے اس کو دیکھ کر کہا: اے موسی! میرے اور تیرے علم نے اللہ تعالی کے علم میں صرف اتنی کمی کی ہے، جتنی کہ اس پرندے نے اس سمندر میں کی ہے، ''پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ وہ دونوں ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ان سے کھانا طلب کیا، لیکن انھوں نے ان کی مہمان داری سے صاف انکار کر دیا۔'' نیز خضر علیہ السلام نے وہاں ایک لڑکا دیکھا اور اس کو پکڑ کر اس کا سر اکھاڑ دیا، موسی علیہ السلام نے کہا: ''کیا تو نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا، بیشک تو نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی، انھوں نے کہا: کیا میں نے تم نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔'' عمرو نے اپنی روایت میں کہا: یہ پہلے کام سے زیادہ سخت کام تھا، پھر وہ دونوں

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

چل پڑے، جب خضر عَلَیْہِ السَّلام نے دیوار کو گرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے اس کو سیدھا کر دیا، سفیان راوی نے اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اس طرح بلند کیا، پھر اپنی ہتھیلیوں کو رکھا اور پھر ان کو ہتھیلیوں کی اندرونی سمت کی طرف سے بلند کیا، موسی عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: ''اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے، اس نے کہا: بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان۔'' سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پہلی بار تو موسی عَلَیْہِ السَّلام بھول گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ موسی عَلَیْہِ السَّلام پر رحم کرے، کاش وہ صبر کرتے تاکہ وہ ہم پر اپنے مزید معاملات بیان کرتے۔''

فوائد: ......مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: احادیث نمبر (۱۰۳۸۲، ۱۰۳۸۳)، خضر عَلَیْہِ السَّلام کون تھے؟ دیکھیں: حدیث نمبر (۱۰۳۹۵)

اگر قارئین موسی عَلَیْہِ السَّلام اور خضر عَلَیْہِ السَّلام کا مکمل قصہ پڑھنا چاہیں تو سورۂ کہف کی آیت (۶۰ تا ۸۲) اور کسی تفسیر کا مطالعہ کرلیں۔

(٨٦٦٨)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ: إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَيْسَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَّكِئًا فَاسْتَوٰى جَالِسًا فَقَالَ: كَذٰلِكَ يَا سَعِيدُ! قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَاكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ نَوْفٌ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى صَالِحٍ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى أَخِي عَادٍ۔))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ

''سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے، کچھ لوگوں نے بتایا کہ نوف شامی بکالی کہتا ہے کہ جو موسی حصولِ علم کے لئے سیدنا خضر عَلَیْہِ السَّلام کے پاس گئے تھے، وہ بنی اسرائیل والے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نہ تھے، یہ سن کر سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہا: اے سعید! کیا وہ ایسا ہی کہتا ہے؟ میں نے کہا: جی میں نے خود اس سے یہی سنا ہے، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ غلط کہتا ہے، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہم پر اور صالح عَلَیْہِ السَّلام پر رحمت کرے اور اللہ تعالیٰ ہم پر اور عاد قوم والے میرے پیغمبر بھائی ہود عَلَیْہِ السَّلام پر رحمت کرے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے ایک

(٨٦٦٨) تخريج: انظر الحديث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَوْمَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ قَالَ لَهُمْ: مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنِّي، وَأَوْحَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَيْهِ أَنَّ فِي الْأَرْضِ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنْ تَزَوَّدَ حُوتًا مَالِحًا، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ حَيْثُ تَفْقِدُهُ، فَتَزَوَّدَ حُوتًا مَالِحًا فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الصَّخْرَةِ انْطَلَقَ مُوسٰى يَطْلُبُ، وَوَضَعَ فَتَاهُ الْحُوتَ عَلَى الصَّخْرَةِ، وَاضْطَرَبَ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، قَالَ فَتَاهُ: إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثْتُهُ، فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ، فَانْطَلَقَا فَأَصَابَهُمْ مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلَالِ، وَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُهُ مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلَالِ حَتّٰى جَاوَزَ مَا أُمِرَ بِهِ، فَقَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ: ﴿آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ قَالَ لَهُ فَتَاهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ﴾ أَنْ أُحَدِّثَكَ ﴿وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ﴾ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ عِنْدَكَ عِلْمًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَصْحَبَكَ ﴿قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ ﴿قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا﴾ قَالَ: ﴿فَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا﴾ قَالَ: قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَفْعَلَهُ، ﴿قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا﴾ ﴿قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا

دفعہ اپنی قوم سے خطاب کیا اور ان سے کہا: روئے زمین میں مجھ سے بڑھ کر عالم کوئی نہیں ہے، اللہ تعالی نے ان کی جانب وحی کی کہ فلاں زمین میں تم سے زیادہ علم والا آدمی موجود ہے اور اس سے ملاقات کی علامت یہ ہے کہ ایک نمکین مچھلی لو، جہاں وہ ہاتھ سے نکل جائے، وہ وہاں ہوگا، پس موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے نمکین مچھلی لی اور اپنے نوجوان شاگرد یوشع بن نون کے ساتھ چل دیئے، جس جگہ کا حکم ملا تھا، جب وہاں پہنچے تو ایک چٹان تھی، جب اس تک گئے تو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کوئی چیز تلاش کرنے گئے اور ان کے شاگرد نے مچھلی چٹان پر رکھی، وہ حرکت میں آئی اور سمندر میں رستہ بنا لیا، شاگرد کہنے لگا کہ سیدنا موسیٰ آئیں گے تو انہیں بتادوں گا، لیکن شیطان نے اسے بھلا دیا اور وہ آگے کو چلتے رہے حتیٰ کہ جب انہیں مسافروں کی مانند تھکاوٹ محسوس ہوئی، اور تھکاوٹ مطلوبہ جگہ سے آگے گزر جانے کے بعد محسوس ہوئی، تو موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے شاگرد سے کہا: ہمیں کھانا دو، اس سفر نے تو ہمیں تھکا دیا ہے، شاگرد نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کو معلوم ہے کہ جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے، تو مچھلی نے وہاں حرکت کی، لیکن میں بتانا بھول گیا تھا، یہ شیطان ہی نے بھلایا ہے تو اس مچھلی نے سمندر میں جگہ بنا لی تھی، موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا کہ وہی مقام ہماری مطلوبہ جگہ ہے، اب پچھلے پاؤں انہی نشانات قدم پر واپس آئے، جب اسی چٹان تک پہنچے تو وہاں گھومے، اچانک دیکھتے ہیں کہ خضر عَلَیْہِ السَّلَام کپڑا لئے موجود ہیں، موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان پر سلام کہا، انہوں نے سر اٹھایا اور کہا: تم کون ہو؟ انھوں نے کہا: میں موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں، انھوں نے پوچھا: کون سا موسیٰ؟ انھوں نے کہا: بنو اسرائیل والے موسیٰ، پھر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: تمہارے پاس علم ہے، میں چاہتا ہوں کہ تمہاری رفاقت میں رہ کر وہ علم حاصل کروں،

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا، فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ﴾ خَرَجَ مَنْ كَانَ فِيهَا وَتَخَلَّفَ لِيَخْرِقَهَا قَالَ: فَقَالَ لَهُ مُوسَى: تَخْرِقُهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ﴿لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا﴾ ﴿قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَوْا عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، وَفِيهِمْ غُلَامٌ لَيْسَ فِي الْغِلْمَانِ غُلَامٌ أَنْظَفَ يَعْنِي مِنْهُ، فَأَخَذَهُ فَقَتَلَهُ، فَنَفَرَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عِنْدَ ذٰلِكَ وَقَالَ: ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا، قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ قَالَ: فَأَخَذَتْهُ ذَمَامَةٌ مِنْ صَاحِبِهِ وَاسْتَحْيَى، فَقَالَ: ﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا، فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ﴾ لِئَامًا ﴿اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا﴾ وَقَدْ أَصَابَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَهْدٌ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمَا، ﴿فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ﴾ قَالَ لَهُ مُوسَى مِمَّا نَزَلَ بِهِمْ مِنَ الْجَهْدِ: ﴿لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ﴾ فَأَخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ فَقَالَ: حَدِّثْنِي فَقَالَ: ﴿أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ

انہوں نے کہا: تم اس کے حصول کی طاقت نہیں رکھتے، انھوں نے کہا: آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے، میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا، خضر علیہ السلام نے کہا: جس کی آپ کو خبر نہیں اس پر تم صبر نہیں کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے چونکہ حکم ملا ہے، اس لئے میں صبر کروں گا، خضر علیہ السلام نے کہا: اگر تم میرے سنگ چلے ہو تو پھر جو بھی میں کرتا جاؤں، تم نے نہیں بولنا، میں خود ہی وضاحت کر دوں گا۔ اب دونوں چلے، کشتی میں سوار ہوئے، جب وہ رکی تو اس کی سواریاں باہر چلی گئیں تو یہ پیچھے رہ گئے اور انھوں نے اس میں سوراخ کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بول پڑے کہ تم نے اس میں سوراخ کر دیا ہے، کشتی میں بیٹھنے والوں کو غرق کرنا چاہتے ہو، یہ تو اچھا کام نہیں کیا، خضر علیہ السلام نے کہا: میں نے تم سے کہا تھا کہ تم اس سفر میں میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں بھول گیا ہوں، اس پر مؤاخذہ نہ کریں اور تنگ نہ ہوں، پھر چل پڑے اور سمندر کے کنارے پہنچ گئے، وہاں بچے کھیل رہے تھے، ان میں ایک بچہ سب سے زیادہ صاف ستھرا تھا، خضر علیہ السلام نے اسے پکڑا اور قتل کر دیا، اب کی بات پھر موسیٰ علیہ السلام بول پڑے اور کہا: ایک ایسی جان کو قتل کر دیا ہے، جس کا کوئی قصور نہیں، یہ تو بہت بری چیز ہوئی ہے، خضر علیہ السلام کے تکرار سے کچھ شرم سی محسوس ہونے لگی، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اس کے بعد سوال کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ لے جانا، آپ کا عذر معقول ہوگا۔ اب وہ دونوں چلے اور ایک بستی والوں کے پاس آئے اور ان سے کھانا طلب کیا، جبکہ موسیٰ علیہ السلام سخت تھک چکے تھے اور بھوک سے نڈھال تھے، انہوں نے میزبانی کرنے سے انکار کر دیا، پھر خضر علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک دیوار گرنا چاہتی ہے، پس انھوں نے اسے درست کر دیا، اس بار موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اتنی مشقت میں ہم

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ﴾ ﴿وَكَانَ وَرَاءَ هُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا﴾ فَإِذَا مَرَّ عَلَيْهَا فَرَآهَا مُنْخَرِقَةً تَرَكَهَا وَرَقَّعَهَا أَهْلُهَا بِقِطْعَةِ خَشَبَةٍ فَانْتَفَعُوا بِهَا، وَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ كَانَ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا، وَكَانَ قَدْ أُلْقِيَ عَلَيْهِ مَحَبَّةٌ مِنْ أَبَوَيْهِ وَلَوْ أَطَاعَاهُ لَأَرْهَقَهُمَا: ﴿طُغْيَانًا وَكُفْرًا﴾ ﴿فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا﴾ وَوَقَعَ أَبُوهُ عَلَى أُمِّهِ فَعَلِقَتْ فَوَلَدَتْ مِنْهُ خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا، ﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ، وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا، وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا، فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا، وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا، رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ، وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي، ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾۔ (مسند احمد: ٢١١١٨)

مبتلا ہیں، اگر تم چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے، خضر علیہ السلام نے کہا: یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی کا وقت آ گیا ہے، سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا: جو کچھ آپ نے کیا ہے، اس کا پس منظر تو بیان کر دو، خضر علیہ السلام نے کہا: ﴿أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا۔﴾ (اس کشتی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ چند غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کرتے تھے۔ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں، کیونکہ آگے ایک ایسے بادشاہ کا علاقہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا۔) اب جب وہ بادشاہ کے پاس سے گزرے گی اور وہ اس کو سوراخ زدہ دیکھے گا تو اس کو چھوڑ دے گا، اور (یہ نقص اتنا بڑا بھی نہیں ہے) اس کا مالک لکڑی کا ٹکڑا لگا کا اس کی مرمت کر لے گا اور پھر یہ لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں گے، رہا مسئلہ بچے کو قتل کرنے کا تو اس پر کافر کی مہر لگ چکی تھی، جبکہ اس کے والدین اس سے محبت کرتے تھے، اگر اس معاملے وہ اس کی اتباع کرتے تو وہ ان کو کفر اور سرکشی میں پھنسا دیتا، پس ﴿فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا﴾ (اس لیے ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے ان کو ایسی اولاد دے جو اخلاق میں بھی اس سے بہتر ہو اور جس سے صلہ رحمی بھی زیادہ متوقع ہو۔)، اُدھر اس خاوند نے جب اپنی بیوی سے جماع کیا تو اسے حمل ہو گیا اور اس نے بہترین پاکیزگی والا اور بہت صلہ رحمی کرنے والا بچہ جنم دیا۔ ﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ، وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا، وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا، فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا، وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي، ذَٰلِكَ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾۔ "اور اس دیوار کا معاملہ یہ ہے کہ یہ دو یتیم لڑکوں کی ہے جو اس شہر میں رہتے ہیں۔ اس دیوار کے نیچے ان بچوں کے لیے ایک خزانہ مدفون ہے اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا۔ اس لیے تمہارے رب نے چاہا کہ یہ دونوں بچے بالغ ہوں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ تمہارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے، میں نے کچھ اپنے اختیار سے نہیں کر دیا ہے۔ یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔"

بَابُ: ﴿قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي....﴾

﴿قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي....﴾ کی تفسیر

(٨٦٦٩)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا﴾ [الكهف: ٧٦] يُثَقِّلُهَا۔ (مسند احمد: ٢١٤٤٢)

"سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا﴾، یعنی 'لَدُنِّيْ' کو شد کے ساتھ پڑھا۔"

فوائد:...... 'لَدُنِّيْ' یہ جمہور کی قراءت ہے، مزید دو قراءات یہ ہیں: 'لَدُنِيْ' اور 'لَدْنِيْ'

(٨٦٧٠)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِهِ، فَذَكَرَ ذَاتَ يَوْمٍ مُوسٰى فَقَالَ: ((رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوسٰى، لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِ، وَلٰكِنْ قَالَ: ﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا﴾۔ (مسند احمد: ٢١٤٤٤)

"سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کے لئے دعاء کرتے تو اپنی ذات سے دعا کی ابتدا کرتے، ایک دن آپ نے موسیٰ علیہ السلام کی ذات کا ذکر کیا تو فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں مزید معلومات عطا کرتے، لیکن انھوں نے یہ شرط باندھ لی: ﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي، قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا﴾...... موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیں۔ لیجیے، اب تو میری طرف سے آپ کو عذر مل گیا۔"

(٨٦٦٩) تخريج: حديث صحيح ۔ أخرجه ابوداود: ٣٩٨٥، والترمذي: ٢٩٣٣ (انظر: ٢١١٢٤)

(٨٦٧٠) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم ۔ أخرجه ابوداود: ٣٩٨٤، والترمذي: ٣٣٨٥ (انظر: ٢١١٢٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّيْ....﴾

﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّيْ....﴾ کی تفسیر

(٨٦٧١)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلْيَهُودِ: أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ، فَقَالُوْا: سَلُوْهُ عَنِ الرُّوحِ، فَسَأَلُوهُ فَنَزَلَتْ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ [الاسراء: ٨٥] قَالُوْا: أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا، أُوتِينَا التَّوْرَاةَ، وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ، فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ﴾ [الكهف: ١٠٩]۔ (مسند احمد: ٢٣٠٩)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے یہودیوں سے کہا: ہمیں کوئی ایسی بات بتاؤ، جس کے بارے میں ہم اس آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال کریں (اور اس کو لا جواب کر دیں)، انہوں نے کہا: اس سے روح کے بارے میں سوال کرو، پس جب انہوں نے سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ...... ''یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کا حکم ہے، تمہیں صرف تھوڑا سا علم دیا گیا ہے۔'' انہوں نے کہا: ہمیں تو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے، ہمیں تورات دی گئی اور جس کو تورات دے دی جائے، اس کو بہت زیادہ بھلائی دے دی جاتی ہے، ان کی اس بات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴾ ...... ''کہہ دے اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی بن جائے تو یقیناً سمندر ختم ہو جائے گا اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں، اگرچہ ہم اس کے برابر اور سیاہی لے آئیں۔''

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (٨٦٥٨)

(٨٦٧١) تخریج: اسنادہ صحیح۔ أخرجه الترمذی: ٣١٤٠ (انظر: ٢٣٠٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ مَرْيَمَ

سورۂ مریم

بَابُ: ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾
﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ کی تفسیر

(٨٦٧٢)۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى نَجْرَانَ قَالَ: فَقَالُوْا أَرَأَيْتَ مَا تَقْرَءُ وْنَ ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ وَمُوسٰى قَبْلَ عِيسٰى بِكَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَرَجَعْتُ فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ۔)) (مسند احمد: ١٨٣٨٧)

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے نجران کی جانب بھیجا تو ان لوگوں نے مجھ سے پوچھا: تم لوگ اس طرح پڑھتے ہو: ﴿يَا أُخْتَ هَارُوْنَ﴾ ...... ''اے ہارون کی بہن!'' جبکہ موسیٰ علیہ السلام تو عیسیٰ علیہ السلام سے طویل عرصہ پہلے گزرے تھے، (تو عیسی کی ماں سیدہ مریم ان کی بہن کیسے ہوگئی) جب میں واپس لوٹا تو آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے انہیں بتانا تھا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے نیک لوگوں اور انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھتے تھے۔''

فوائد: ...... عیسی علیہ السلام اور موسی علیہ السلام کے درمیان تقریباً تیرہ چودہ صدیوں کا فاصلہ ہے۔ سیدہ مریم علیہا السلام کے کسی رشتہ دار کا نام ہارون تھا، جو ہارون علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا تھا، آیت میں سیدہ مریم کو اسی رشتہ دار کی طرف منسوب کر کے اس کی بہن کہا گیا، نہ کہ موسی علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا۔

بَابُ: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾
﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾ کی تفسیر

(٨٦٧٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِجِبْرِيلَ: ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا۔)) قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام سے فرمایا: ''تمہیں اس میں کوئی رکاوٹ ہے کہ اب جتنی ملاقات کرتے ہو، اس سے زیادہ کرلیا کرو؟'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ

(٨٦٧٢) تخريج: أخرجه مسلم: ٢١٣٥ (انظر: ١٨٢٠١)

(٨٦٧٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٢١٨، ٤٧٣١، ٧٤٥٥ (انظر: ٣٣٦٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ [مريم: ٦٤] قَالَ: وَكَانَ ذٰلِكَ الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسند احمد: ٣٣٦٥)

مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾...... ''ہم تیرے رب کے حکم کے سوانہیں اترتے، اسی کے لیے ہے، جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔'' یہ محمد ﷺ کے لیے جواب تھا۔''

باب: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾
﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ کی تفسیر

(٨٦٧٤)۔ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ حَفْصَةَ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا۔)) فَقَالَتْ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَانْتَهَرَهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾ [مريم: ٧٢]۔)) (مسند احمد: ٢٧٩٠٦)

''سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جبکہ آپ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن لوگوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے میری بیعت کی تھی، ان شاء اللہ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔'' سیدنا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، پھر جب آپ ﷺ نے ان کو ڈانٹا تو انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾...... ''اور بے شک تم میں سے ہر ایک دوزخ میں وارد ہونے والا ہے۔'' نبی کریم ﷺ نے جواباً فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا﴾...... ''پھر ہم ان لوگوں کو جو پرہیز گار ہوئے، دوزخ سے نجات دیں گے اور ظالموں کو ہم اس میں گھٹنوں کے بل چھوڑ دیں گے۔''

(٨٦٧٥)۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ الْبُرْسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سُمَيَّةَ، قَالَ: اخْتَلَفْنَا هَاهُنَا فِي الْوُرُودِ، فَقَالَ بَعْضُنَا: لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ، وَقَالَ بَعْضُنَا: يَدْخُلُونَهَا جَمِيعًا، ثُمَّ يُنَجِّي

''ابو سمیہ کہتے ہیں: ہم نے دوزخ میں وارد ہونے کے بارے میں اختلاف کیا، بعض نے کہا: اس میں مومن داخل نہ ہوگا، لیکن بعض نے کہا: سب داخل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو نجات دیں گے۔ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملا

(٨٦٧٤) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٤٩٦ (انظر: ٢٧٣٦٢)
(٨٦٧٥) تخريج: اسناده ضعيف لجهالة ابي سمية ـ أخرجه الحاكم: ٤/ ٥٨٧ (انظر: ١٤٥٢٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا، فَلَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا اخْتَلَفْنَا فِي ذٰلِكَ الْوُرُودِ، فَقَالَ بَعْضُنَا: لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ، وَقَالَ بَعْضُنَا: يَدْخُلُونَهَا جَمِيعًا، فَأَهْوٰى بِإِصْبَعَيْهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَالَ: صُمَّتَا إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْوُرُودُ الدُّخُولُ لَا يَبْقَى بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَتَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ حَتّٰى إِنَّ لِلنَّارِ أَوْ قَالَ لِجَهَنَّمَ ضَجِيجًا مِنْ بَرْدِهِمْ، ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا۔))

(مسند احمد: ١٤٥٧٤)

اور میں نے کہا: ہم نے دوزخ میں وارد ہونے کے بارے میں اختلاف کیا ہے، بعض کہتے ہیں کہ مومن اس میں داخل نہیں ہوں گے، لیکن بعض نے کہا کہ سب داخل ہوں گے، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کو لگائیں اور کہا: یہ بہرے ہو جائیں، اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو: ''وارد ہونے سے مراد داخل ہونا ہے، ہر نیکوکار اور اور بدکار اس جہنم میں داخل ہوگا، لیکن وہ آگ ایمان والوں کے لیے اسی طرح ٹھنڈک اور سلامتی والی ہوگی، جیسے ابراہیم علیہ السلام پر تھی، یہاں تک کہ ٹھنڈک کی وجہ سے ان کی دوزخ میں آواز آئے گی، پھر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل چھوڑیں گے۔''

(٨٦٧٦)۔ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مريم: ٧١] قَالَ: يَدْخُلُونَهَا أَوْ يَلِجُونَهَا، ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ، قُلْتُ لَهُ: إِسْرَائِيلُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ۔

(مسند احمد: ٤١٢٨)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: تمام لوگ اس میں داخل ہوں گے، پھر اپنے اعمال کے بل بوتے پر باہر آئیں گے، عبدالرحمٰن بن مہدی نے امام شعبہ سے کہا: اسرائیل تو اس کو مرفوع بیان کرتے ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، یہ نبی کریم ﷺ سے ہے، یا آپ ﷺ کے کلام کے ہم معنی ہے۔''

فوائد: ...... جامع ترمذی میں یہ روایت مرفوعا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: اسرائیل سے مروی ہے کہ سدی کہتے ہیں: میں نے ہمدانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ۔)) ...... ''لوگ دوزخ پر وارد ہوں گے، اور پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس کو پار کریں گے، پہلا گروہ تو بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا، دوسرا گروہ ہوا کی طرح، پھر گھوڑے کی رفتار کی طرح، پھر

(٨٦٧٦) تخريج: اسناده حسين۔ أخرجه الترمذي: ٣١٦٠ (انظر: ٤١٢٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اونٹ کے سوار کی طرح، پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور پھر انسان کے چلنے کی طرح دوزخ سے گزریں گے۔''

ارشادِ باری تعالیٰ ہیں: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ (سورۂ مریم: ۷۱، ۷۲)

''تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو، یہ تو ایک طے شدہ بات ہے جسے پورا کرنا تیرے رب کا ذمہ ہے۔ پھر ہم ان لوگوں کو بچا لیں گے جو دنیا میں متقی تھے اور ظالموں کو اسی میں گرا ہوا چھوڑ دیں گے۔'' جن لوگوں نے جہنم میں جانا ہوا، وہ پل صراط کو عبور نہ کر سکیں گے اور اس سے نیچے جہنم میں گر جائیں گے، لیکن جن لوگوں نے جنت میں جانا ہوا، وہ اس پل سے گزر کر جائیں گے، ان آیات میں اسی گزرنے کا ذکر ہے، حافظ ابن حجر نے کہا: دونوں روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے، جس نے جہنم میں داخل ہونے کی بات کی، اس کی مراد اس کے پل سے ہی گزرنا ہے، کیونکہ جو آدمی پل صراط کے اوپر سے گزرے گا، اس میں جہنم میں داخل ہونے کے معنی میں ہوگا۔

بَابُ: ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا﴾ ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا﴾ کی تفسیر

(۸۶۷۷)۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ: كُنْتُ قَيْنًا بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أَعْمَلُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، فَاجْتَمَعَتْ لِيْ عَلَيْهِ دَرَاهِمُ، فَجِئْتُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لَا أَقْضِيَنَّكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: فَإِذَا بُعِثْتُ كَانَ لِيْ مَالٌ وَوَلَدٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَإِنِّيْ إِذَا مِتُّ ثُمَّ بُعِثْتُ وَلِيَ ثَمَّ مَالٌ وَ وَلَدٌ فَأُعْطِيْكَ) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَ وَلَدًا﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿فَرْدًا﴾ [مریم: ۷۷۔ ۸۰] (مسند احمد: ۲۱۳۸۲)

''مسروق سے مروی ہے کہ سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مکہ میں لوہار تھا، میں نے عاص بن وائل کا کام کیا اور میرے کچھ درہم اس پر جمع ہو گئے، ایک دن میں ان کا تقاضا کرنے کے لیے اس کے پاس آیا، لیکن اس نے کہا: میں تجھے اس وقت تک یہ درہم نہیں دوں گا، جب تک تو محمد (ﷺ) کے ساتھ کفر نہیں کرے گا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک محمد ﷺ کے ساتھ کفر نہیں کروں گا، یہاں تک کہ ایسا نہیں ہو جاتا کہ تو مر جائے اور پھر تجھے اٹھا دیا جائے، اس نے آگے سے کہا: جب مجھے دوبارہ اٹھایا جائے گا تو میرے لیے مال اور اولاد ہوگی، ایک روایت میں ہے: اس نے کہا: پس بیشک جب میں مر جاؤں گا اور پھر مجھے اٹھایا جائے گا تو وہاں میرا مال ہوگا اور میری اولاد ہوگی، اُس وقت میں تجھے یہ قرض چکا دوں گا، سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے اس کی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ

(۸۶۷۷) تخریج: أخرجه البخاری: ۲۰۹۱، ۲۲۷۵، ۴۷۳۳، ومسلم: ۲۷۹۵ (انظر: ۲۱۰۶۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

آیت نازل کی: ﴿اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۔ کَلَّا سَنَکْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَه مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۔ وَّنَرِثُه مَا یَقُوْلُ وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا۔﴾ (سورۃ مریم: ۷۷ تا ۸۰) ''کیا تو نے اسے بھی دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہا کہ مجھے تو مال و اولاد ضرور ہی دی جائے گی، کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اللہ کا کوئی وعدہ لے چکا ہے؟ ہرگز نہیں، یہ جو بھی کہہ رہا ہے ہم اسے ضرور لکھ لیں گے اور اس کے لیے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے، یہ جن چیزوں کو کہہ رہا ہے، اسے ہم اس کے بعد لے لیں گے اور یہ تو بالکل اکیلا ہی ہمارے سامنے حاضر ہوگا۔''

فوائد: ...... عمرو بن عاص کا یہ جواب طنز اور استہزاء پر مشتمل تھا۔

ان آیات کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ عمرو بن عاص یہ جو دعویٰ کر رہا ہے، کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہاں بھی اس کے پاس مال اور اولاد ہوگی؟ یا اللہ سے اس کا کوئی عہد ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہے، یہ صرف آیات الٰہی کا استہزاء و تمسخر ہے، یہ جس مال و اولاد کی بات کر رہا ہے، اس کے وارث تو ہم ہیں، یعنی مرنے کے ساتھ ان سے اس کا تعلق ختم ہو جائے گا اور ہماری بارگاہ میں یہ اکیلا آئے گا، نہ مال ساتھ ہوگا نہ اولاد اور نہ کوئی جتھہ، البتہ عذاب ہوگا، جو اس کے لیے اور ان جیسے لوگوں کے لیے ہم بڑھاتے رہیں گے۔

بَابُ: ﴿یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾
﴿یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ کی تفسیر

(۸۶۷۸)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: کُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَأَ هٰذِهِ الْآیَةَ: ﴿یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ [مریم: ۸۵] قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ! مَا عَلٰی

''نعمان بن سعد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ ......''ہم پرہیزگاروں کو رحمن کی طرف جماعتوں کی صورت میں اکٹھا کریں گے۔'' پھر انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ لوگ اپنے پاؤں

(۸۶۷۸) تخریج: اسنادہ ضعیف لضعف عبد الرحمن بن اسحق، وجهالة النعمان بن سعد أخرجه ابن ابی شیبة: ۱۳/ ۱۱۹ (انظر: ۱۳۳۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَرْجُلِهِمْ يُحْشَرُونَ وَلَا يُحْشَرُ الْوَفْدُ عَلَى أَرْجُلِهِمْ وَلٰكِنْ عَلَى نُوقٍ لَمْ تَرَ الْخَلَائِقُ بِشْلَهَا، عَلَيْهَا رَحَائِلُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَرْكَبُونَ عَلَيْهَا حَتّٰى يَضْرِبُوا أَبْوَابَ الْجَنَّةِ۔ (مسند احمد: ۱۳۳۳)

پر یعنی پیدل جمع نہیں کئے جائیں گے، وہ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے کہ لوگوں نے آج تک ان جیسی اونٹنیاں نہیں دیکھی ہوں گی، ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے، وہ ان پر سوار ہو کر چل پڑیں گے، یہاں تک کہ جنت کے دروازوں پر دستک دیں گے۔''

سُورَةُ الْحَجِّ

سورۂ حج

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾
﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ کی تفسیر

(۸۶۷۹)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَقَدْ تَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ السَّيْرُ رَفَعَ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ صَوْتَهُ: ((﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ﴾ [الحج: ۱۔۲] حَتّٰى بَلَغَ آخِرَ الْآيَتَيْنِ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعَ أَصْحَابُهُ بِذٰلِكَ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ، فَلَمَّا تَأَشَّبُوا حَوْلَهُ قَالَ: ((أَتَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذَاكَ؟)) قَالَ: ((ذَاكَ يَوْمَ يُنَادِي آدَمُ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا آدَمُ! ابْعَثْ بَعْثًا إِلَى النَّارِ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھی چلنے میں دور جا چکے تھے، آپ ﷺ نے بآواز بلند یہ دو آیتیں تلاوت کیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ﴾ ...... ''لوگو! اپنے رب کے غضب سے بچو، حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا زلزلہ بڑی ہولناک چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے، حال یہ ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا، اور لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی بہت سخت ہوگا۔'' جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ آیات سنیں تو اپنی سواریوں کو ایڑیاں لگائیں

(۸۶۷۹) تخریج: حدیث صحیح۔ أخرجه الترمذی: ۳۱۶۹ (انظر: ۱۹۹۰۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْـجَنَّةِ۔))، قَالَ: فَأَبْلَسَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى مَا أَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ قَالَ: ((اعْـمَـلُوْا وَأَبْشِرُوْا فَوَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَـدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَیْءٍ قَـطُّ إِلَّا كَثَـرَتَـاهُ يَـأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَمَنْ هَـلَكَ مِـنْ بَنِی آدَمَ وَبَنِی إِبْلِيسَ۔))، قَالَ: فَـأُسْرِیَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((اعْمَلُوْا وَأَبْشِرُوْا فَـوَالَّـذِی نَـفْـسُ مُـحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِی الـنَّـاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِی جَنْبِ الْبَعِيرِ، أَوْ الـرَّقْـمَةِ فِی ذِرَاعِ الدَّابَّةِ۔)) (مسند احمد: ٢٠١٤٣)

کہ آپ ﷺ کوئی ضروری بات کہنا چاہتے ہیں، جب لوگ آپ ﷺ کے گرد جمع ہوگئے تو آپ ﷺ فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے؟'' پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا: ''یہ وہ دن ہوگا کہ آدم علیہ السلام کو بلایا جائے گا، اللہ تعالی ان کو آواز دیں گے: اے آدم! جہنم میں بھیجے جانے والوں کو جہنم میں بھیج دو، وہ کہیں گے: اے میرے رب! کتنی تعداد؟ اللہ تعالی کہے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ میں اور ایک جنت میں بھیج دو۔'' یہ سن کر آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیران و ششدر رہ گئے اور ان کی ہنسی بند ہوگی، جب آپ ﷺ نے یہ صورتحال دیکھی تو فرمایا: ''عمل کرو اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم دو قسم کی ایسی مخلوقات کے ساتھ ہو گے کہ وہ جس کے ساتھ ہوں، ان کی تعداد کو زیادہ کر دیتی ہیں، یعنی یاجوج ماجوج، بنو آدم میں سے ہلاک ہونے والے اور ابلیس کی اولاد۔'' یہ سن کر صحابہ سے وہ کیفیت چھٹ گئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمل کرو اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے: تم ان لوگوں میں اونٹ کے پہلو میں چھوٹے سے نشان کی مانند ہو گے یا جانور کے گھٹنے میں نشان کی مثل ہو گے۔''

فوائد:...... اس حدیث کی مزید توضیح درج ذیل روایت سے ہوگی:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَـاآدَمُ! قُـمْ فَـابْـعَـثْ بَـعْثَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكِ، يَا رَبِّ! وَمَا بَعْثُ النَّارِ، قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ، قَالَ: فَحِيْنَئِذٍ يَشِيْبُ الْمَوْلُوْدُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَـمْـلٍ حَـمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔)) قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ مِنْ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَمِـنْكُمْ وَاحِدٌ۔)) قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُـعَ اَهْـلِ الْـجَـنَّةِ وَاللّٰهِ! اِنِّی لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.)) قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ.)) (صحیح بخاری: ۳۳۴۸، ۴۷۴۱، صحیح مسلم: ۲۲۲)

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! اٹھ کر جہنم کا حصہ الگ کرو، وہ کہیں گے: اے میرے ربّ! میں حاضر ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے، جہنم کا حصہ کتنا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں نو سو ننانوے۔ اس وقت (گھبراہٹ کا ایسا عالم طاری ہوگا کہ) بچے بوڑھے بن جائیں گے، ہر حاملہ اپنے حمل کو گرادے گی اور لوگ بے ہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہیں ہوں گے، درحقیقت اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت شدید اور سخت ہوگا۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! نجات پانے والا وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(تم میں یاجوج ماجوج کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ) نو سو ننانوے افراد ان سے ہوں گے اور تم میں سے ایک ہوگا۔'' یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جنت میں ایک چوتھائی تعداد تمہاری ہوگی، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ جنت میں ایک چوتھائی تعداد تمہاری ہوگی، اللہ کی قسم! مجھے تو یہ امید ہے کہ جنت میں ایک تہائی تعداد تمہاری ہوگی، اللہ کی قسم! بلکہ مجھے تو یہ امید ہے کہ جنت میں نصف تعداد تمہاری ہوگی۔'' یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خوشی سے ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن دوسرے لوگوں کے بہ نسبت تمہاری تعداد یوں ہوگی، جیسے سیاہ رنگ کے بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہو یا سفید رنگ کے بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔''

معلوم ہوا کہ حشر میں خلقت بڑی تعداد میں جمع ہوگی اور پھر ان میں یاجوج ماجوج اور ابلیس کی نسل کی بہت زیادہ تعداد ہوگی۔ یاجوج ماجوج کی تفصیل کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۰۲۳) کا باب

بَابُ: ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ﴾

﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ﴾ کی تفسیر

(۸۶۸۰)۔ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَبِي: شُعْبَةُ رَفَعَهُ وَأَنَا لَا أَرْفَعُهُ لَكَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ [الحج: ۲۵] قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا هَمَّ فِيهِ بِإِلْحَادٍ وَهُوَ بِعَدَنِ أَبْيَنَ لَأَذَاقَهُ اللّٰهُ عَذَابًا أَلِيمًا۔ (مسند احمد: ۴۰۷۱)

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ کے بارے میں کہتے ہیں: اگر کوئی آدمی حرم میں الحاد (ظلم) کا ارادہ کرتا ہے، جبکہ وہ عدن ابین میں ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی دردناک عذاب چکھائیں گے۔''

(۸۶۸۰) تخریج: اسناده حسن ۔ أخرجه الحاکم: ۲/ ۳۸۸ (انظر: ۴۰۷۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......معلوم ہوا کہ یہ روایت مرفوع ہے۔ پوری آیت یوں ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِىْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔﴾ ''بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کے راستے سے اور اس حرمت والی مسجد سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے اس طرح بنایا ہے کہ اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے برابر ہیں اور جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب سے مزہ چکھائیں گے۔''

یمن کے ایک شہر کا نام عدن ابین ہے۔

بَابُ: ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا....﴾
﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا....﴾ کی تفسیر

(٨٦٨١)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ﷛: أَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ: ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ [الحج: ٣٩] قَالَ: فَعُرِفَ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ۔ (مسند احمد: ١٨٦٥)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ہجرت کے لیے مکہ سے نکلے تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' ان لوگوں نے اپنے نبی ﷺ کو نکالا ہے، یہ ضرور ضرور ہلاک ہوں گے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ﴾ ......''اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر ہر طرح قادر ہے۔'' انہوں نے اس وقت جان لیا تھا کہ عنقریب لڑائی ہوگی۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ لڑائی کی اجازت کے بارے میں پہلی آیت ہے، جو نازل ہوئی۔''

(٨٦٨١) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين ـ أخرجه الترمذى: ٣١٧١، والنسائى: ٦/ ٢ (انظر: ١٨٦٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورۂ المومنون

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ الآيات
﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ.....﴾ کی تفسیر

(٨٦٨٢)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَارِيِّ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْوَحْيُ يُسْمَعُ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضَ عَنَّا وَأَرْضِنَا۔)) ثُمَّ قَالَ: ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔))، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ حَتّٰى خَتَمَ الْعَشْرَ۔ (مسند احمد: ٢٢٣)

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ کے قریب سے اس طرح بھنبھناہٹ سنی جاتی، جس طرح شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے، پھر ہم کچھ دیر ٹھہر گئے اور دیکھا کہ آپ ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھا لئے اور یہ دعا مانگی: اے ہمارے اللہ ! ہمیں زیادہ دینا، کم نہ کرنا، ہمیں عزت دینا، ذلیل نہ کرنا، ہمیں عطا کرنا اور ہمیں ترجیح دینا اور ہم پر غیر کو ترجیح نہ دینا اور ہم سے راضی ہونا اور ہمیں راضی کرنا۔'' اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اوپر دس آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان پر قائم رہے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' آپ ﷺ نے ہم پر ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ کی تلاوت کی، یہاں تک کہ دس آیات ختم کیں۔''

فوائد:...... یہ سورۂ مومنون کی ابتدائی دس آیات ہیں، ان میں مؤمنون کی صفات کا ذکر ہے۔

بَابُ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ الآية
﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا آتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ کی تفسیر

(٨٦٨٣)۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ قَالَ:

''ابو خلف عبید بن عمیر کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

(٨٦٨٢) تخريج: اسناده ضعيف لجهالة يونس بن سليم ۔ أخرجه النسائي في "الكبرى": ١٤٣٩، والحاكم: ٢/ ٣٩٢(انظر: ٢٢٣)

(٨٦٨٣) تخريج: اسناده ضعيف، ابو خلف مولى بني جمح مجهول الحال، واسماعيل المكي اختلف في تعيينه ۔ أخرجه الحاكم: ٢/ ٢٣٥(انظر: ٢٤٦٤١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَدَّثَنِی أَبُو خَلَفٍ مَوْلٰی بَنِی جُمَحٍ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَلٰی عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِی سَقِيفَةِ زَمْزَمَ لَيْسَ فِی الْمَسْجِدِ ظِلٌّ غَيْرُهَا، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِأَبِی عَاصِمٍ يَعْنِی عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَوْ تُلِمَّ بِنَا؟ فَقَالَ: أَخْشٰی أَنْ أُمِلَّكِ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتَ تَفْعَلُ؟ قَالَ: جِئْتُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ آيَةٍ فِی كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا؟ فَقَالَتْ: أَيَّةُ آيَةٍ، فَقَالَ: ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا﴾ أَوْ ﴿الَّذِينَ يَأْتُونَ مَا أَتَوْا﴾ [المؤمنون: ٦٠] فَقَالَتْ: أَيَّتُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَإِحْدَاهُمَا أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ الدُّنْيَا جَمِيعًا، أَوْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، قَالَتْ: أَيَّتُهُمَا؟ قُلْتُ: ﴿الَّذِينَ يَأْتُونَ مَا أَتَوْا﴾ قَالَتْ: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَذٰلِكَ كَانَ يَقْرَؤُهَا وَكَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ، أَوْ قَالَتْ: أَشْهَدُ لَكَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ وَكَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا وَلٰكِنَّ الْهِجَاءَ حَرْفٌ۔ (مسند احمد: ٢٥١٤٨)

کے پاس زمزم کے چبوترہ میں آئے، اس کے سوا اس وقت مسجد میں سایہ نہ تھا، سیدہ نے مرحبا اور خوش آمدید کہا اور کہا: ہماری ملاقات میں تمہیں کیا رکاوٹ ہے؟ عبید نے کہا: مجھے یہ اندیشہ رہتا ہے کہ میں آپ کو اکتاہٹ میں ڈال دوں گا، سیدہ نے کہا: کیسے آئے ہو؟ عبید نے کہا میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے ایک آیت کے بارے میں سوال کرنا ہے کہ نبی کریم ﷺ کیسے پڑھا کرتے تھے۔ سیدہ نے کہا: وہ کونسی آیت ہے، اس نے کہا: ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا﴾ یا ﴿الَّذِينَ يَأْتُونَ مَا أَتَوْا﴾ سیدہ نے کہا: تمہیں ان میں سے کونسی تلاوت زیادہ پسند ہے؟ عبید نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان میں سے ایک قرأت مجھے دنیا وما فیہا سے زیادہ پسند ہے، سیدہ نے کہا: وہ کونسی قرأت ہے؟ عبید نے کہا: ﴿الَّذِينَ يَأْتُونَ مَا أَتَوْا﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے، لیکن حروف تہجی والی بھی ایک قرأت ہے۔''

فوائد: ...... ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا﴾ أَوْ ﴿الَّذِينَ يَأْتُونَ مَا أَتَوْا﴾ پہلی قراءت مد کے ساتھ اور دوسری مدّ کے بغیر، دوسری قراءت زیادہ پسند تھی، کیونکہ اس کا معنی ہے: وہ جو اعمال بھی کرتے ہیں، یہ عموم نافرمانیوں کو بھی شامل ہے، اس طرح یہ وسعتِ رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ۔﴾ (سورۂ مومنون: ٦٠، ٦١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

''اور جن کا حال یہ ہے کہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور دل ان کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی ان کی طرف آگے نکلنے والے ہیں۔''

درج ذیل حدیث میں اس آیت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

(٨٦٨٤)۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ﴾ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هُوَ الَّذِي يَسْرِقُ وَيَزْنِي وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ يَخَافُ اللّٰهَ، قَالَ: ((لَا يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ! وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يُصَلِّي وَيَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَهُوَ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ٢٥٧٧٧)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آیت: ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلٰى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ﴾...... ''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں'' (سورۂ مومنون: ٦٠) میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) کیا اس آیت کا مصداق وہ آدمی ہے، جو چوری کرنے والا، زنا کرنے والا اور شراب پینے والا ہو، جبکہ وہ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی ڈر رہا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اے بنتِ صدیق! اس آیت سے مراد وہ آدمی ہے، جو نماز بھی پڑھتا ہے، روزے بھی رکھتا ہے اور صدقہ بھی کرتا ہے، لیکن یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ اعمال قبول ہی نہ ہوں۔''

فوائد: ......امام البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''مومنوں کو نیک اعمال سرانجام دینے کے بعد یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے اعمال قبول ہی نہ ہوں۔'' اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو پورا اجر نہ ملنے کا خطرہ ہوتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ أُجُوْرَهُمْ﴾ (سورۂ نسا: ١٧٣)

''پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان کو ان کا پورا پورا ثواب عنایت فرمائے گا۔'' بلکہ اضافے کے ساتھ اجر وثواب عطا کرے گا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ﴾ (سورۂ فاطر: ٣٠)

''تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے۔''

اور اللہ تعالیٰ وعدے کی مخالفت نہیں کرتا۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق قبولیت کا تعلق عملِ صالح کے صحیح سرانجام پانے سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے پاس اتنی طاقت ہی نہیں کہ وہ یہ کہہ دیں کہ ان کا عمل اللہ تعالیٰ کی مراد ومنشا کے مطابق ہے، بلکہ ان کو یہ گمان ہوتا ہے کہ انھوں نے اس عمل کو پورا کرنے میں کوتاہی برتی

(٨٦٨٤) تخريج: صحيح، قاله الالبانی أخرجه الترمذي: ٣١٧٥ (انظر: ٢٥٢٦٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ہے، اس لیے وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کمی بیشی کی بنا پر اعمالِ صالحہ قبول ہی نہ ہوں۔ جب مومن یہ بات سوچتا ہے تو اس میں یہ حرص پیدا ہوتی ہے کہ اس کی عبادت میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق حسن پیدا ہونا چاہیے اور اس مقصد کو پورا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت و کردار کی پیروی کی جائے اور پرخلوص انداز میں اعمالِ صالحہ سرانجام دیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل فرمان کا یہ مفہوم ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ (سورۂ کہف: ۱۱۰)

''جو بندہ اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے، وہ نیک عمل کرے اور اپنے ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک اور ساجھی نہ ٹھہرائے۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے رسالے (التوبۃ) میں اس حدیث پر بڑا عمدہ کلام کیا ہے، اس کا مطالعہ کر لینا چاہیے۔ (صحیحہ:۱۶۲)

یہ مومن کی پہچان ہے کہ نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں اور صدقہ و خیرات جیسے عظیم اعمال میں حصہ لیا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال قبول ہی نہ کرے اور جب ہم اس کی بارگاہ میں اجر وثواب وصول کرنے جائیں تو وہ ہمیں دھتکار دے۔ یہ فکر دامن گیر کر کے وہ نئے عزم اور نئے ولولے کے ساتھ حسنات و خیرات میں حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے در پے ہیں۔

بَابُ: ﴿تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾
﴿تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾ کی تفسیر

(۸۶۸۵)۔ عَنْ أَبِی سَعِيدِ نِ الْخُدْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُوْنَ﴾ [الْمُؤْمِنُون: ۱۰۴] قَالَ: ((تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ، وَتَسْتَرْخِی شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ۔)) (مسند احمد: ۱۱۸۵۸)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾...... ''ان کے چہروں کو آگ جھلسائے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھانے والے ہوں گے۔'' کی تفسیر یہ ہے کہ آگ انہیں بھون ڈالے گی، اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک جائے گا، یہاں تک کہ ناف سے جا ٹکرائے گا۔''

(۸۶۸۵) تخریج: اسنادہ ضعیف لجعف ابی السمح دراج بن سمعان فی روایتہ عن ابی الھیثم ۔ أخرجه الترمذی: ۲۵۸۷، ۳۱۷۶ (انظر: ۱۱۸۳۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ النُّوْرِ

سورۂ نور

بَابُ: ﴿اَلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾
﴿اَلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ کی تفسیر

(٨٦٨٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اسْتَأْذَنَ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ مَهْزُولٍ، كَانَتْ تُسَافِحُ وَتَشْتَرِطُ لَهُ أَنْ تُنْفِقَ عَلَيْهِ، وَأَنَّهُ اسْتَأْذَنَ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ ذَكَرَ لَهُ أَمْرَهَا، فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ قَالَ: أُنْزِلَتْ ﴿الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ [النور: ٣] قَالَ أَبِي: قَالَ عَارِمٌ: سَأَلْتُ مُعْتَمِرًا عَنِ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَالَ: كَانَ قَاصًّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ۔ (مسند احمد: ٧٠٩٩)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان آدمی نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ کیا وہ ام مہزول نامی ایک عورت سے نکاح کر سکتا ہے، یہ خاتون زنا کار تھی اور اس نے اس سے شرط لگائی تھی کہ وہ اس پر خرچ کرے گا، جب اس آدمی نے اس عورت سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی یا آپ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ ...... ''زنا کار عورت سے صرف زنا کار یا مشرک مرد ہی نکاح کر سکتا ہے۔'' عارم کہتے ہیں: میں معتمر سے حضرمی کے بارے میں پوچھا، انھوں نے کہا: وہ ایک قصہ گو آدمی تھا اور میں نے اس کو دیکھا تھا۔ ''

فوائد: ......سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ((أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ كَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارٰى بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ۔ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْكِحُ عَنَاقَ، قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ ﴿وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ: ((لَا تَنْكِحْهَا۔)) (ابوداود: ١٧٥٥، نسائی: ٣٢٢٨)

''سیدنا مرثد غنوی رضی اللہ عنہ مسلمان قیدیوں کو مکہ مکرمہ سے منتقل کرتے تھے، جبکہ مکہ میں عناق نامی ایک زانی خاتون تھی، (دورِ جاہلیت میں) وہ ان کی سہیلی بنی ہوئی تھی، سیدنا مرثد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں عناق سے شادی کر لوں، آپ ﷺ مجھ سے خاموش ہو گئے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ''اور زانی

(٨٦٨٦) تخريج: حسن۔ أخرجه النسائي في "الكبرى": ١١٣٥٩ (انظر: ٧٠٩٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خاتون، اس سے کوئی شادی نہیں کرتا، مگر زانی یا مشرک۔'' آپ ﷺ نے مجھے بلایا، یہ آیتیں مجھے سنائیں اور فرمایا: ''تو اس سے شادی نہ کر۔''

ان احادیث میں پاکدامن خواتین و حضرات کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے پاکدامن ساتھی کی تلاش کریں۔

بَابُ آيَاتِ اللِّعَانِ

لعان کی آیات کی تفسیر

(٨٦٨٧)۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعُنِ، فَقَالَ: ((قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ۔)) قَالَ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ، ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسند احمد: ٢٣٢٤١)

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس بارے میں بتائیں کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی غیر آدمی کو پالیتا ہے، کیا وہ اسے قتل کردے؟ اُدھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن مجید میں لعان سے متعلقہ آیات نازل فرما دیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اور تیری بیوی کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔'' پس ان دونوں میاں بیوی نے لعان کیا، جبکہ میں (سہل) وہاں موجود تھا، پھر اس آدمی نے اس عورت کو نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں جدا کر دیا۔''

فوائد:...... حدیث نمبر (۷۱۹۴) اور اس سے بعد والی احادیث میں لعان کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

بَابُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ .... أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ .... أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ کی تفسیر

(٨٦٨٨)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحْيٌ يُتْلَى وَلَشَأْنِي، كَانَ أَحْقَرَ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ حدیث الافک (یعنی بہتان والی بات) بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں: اللہ کی قسم! یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ میرے بارے میں وحی

(٨٦٨٧) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٢٣، ٤٧٤٥، ٤٧٤٦، ٥٣٠٩، ومسلم: ١٤٩٢ (انظر: ٢٢٨٥٣)

(٨٦٨٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٢٨٧٩، ٤٠٢٥، ٤٦٩٠، ٤٧٥٠، ٦٦٦٢، ومسلم: ٢٧٧٠ (انظر: ٢٦١٤١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلٰى، وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَجْلِسِهِ، وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ، وَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِي مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ: ((أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ! أَمَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ بَرَّأَكِ.)) فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ [النور: ١١] عَشْرَ آيَاتٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللّٰهِ! لَا أُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ [النور: ٢٢] فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ

نازل ہوگی، میں اپنے اس معاملہ کو اس سے کم تر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ خود اس کے بارے میں کلام کریں گے اور پھر اس کلام کی تلاوت کی جائے گی، ہاں یہ مجھے امید تھی کہ میرے بارے میں نبی کریم ﷺ خواب دیکھیں گے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے بری کر دیں گے، اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ نے اپنی نشست گاہ سے حرکت نہ کی تھی اور نہ ہی گھر والوں میں سے ابھی کوئی باہر گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر وحی نازل کر دی اور وحی کے وقت سخت بوجھ کی وجہ سے آپ ﷺ کا پسینہ آنا شروع ہو گیا، سردی کے سخت دن میں بھی وحی کے نازل ہوتے وقت آپ کی پیشانی سے پسینہ موتیوں کی طرح گرتا تھا، اس وحی کے بوجھ کی وجہ سے، جو آپ پر نازل ہو رہی ہوتی تھی، جب نبی کریم ﷺ سے وحی کے نازل ہونے کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے، سب سے پہلے آپ ﷺ نے وحی کے بعد جو بات کی، وہ یہ تھی: ''اے عائشہ! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔'' یہ سن کر میری ماں نے کہا: عائشہ! کھڑی ہو جا اور آپ ﷺ کا شکریہ ادا کر۔ لیکن میں نے کہا: میں آپ ﷺ کا شکریہ ادا کرنے کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی، میں اپنے اس اللہ کی تعریف کروں گی، جس نے میری براءت نازل کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات نازل کر دیں: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ [النور: ١١] یہ کل دس آیات تھیں۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ مسطح پر خرچ کیا کرتے تھے کیونکہ وہ فقیر تھا اور ان کا رشتہ دار بھی تھا، اس نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تہمت والی بات کر دی تھی، اس لیے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر آئندہ خرچ نہیں کروں گا، یہ اس حد تک چلا گیا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَمْرِي: ((وَمَا عَلِمْتِ أَوْ مَا رَأَيْتِ أَوْ مَا بَلَغَكِ؟.)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَأَنَا مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْوَرَعِ، وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ. (مسند احمد: ٢٦١٤١)

کردی: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ.﴾ ......''اور تم میں سے فضیلت اور وسعت والے اس بات سے قسم نہ کھالیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دیں اور لازم ہے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخشے اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔'' یہ آیت سن کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے، پس انہوں نے جو مسطح کا خرچہ لگا رکھا تھا وہ دوبارہ جاری کر دیا اور کہا اب میں اسے کبھی نہیں روکوں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے معاملہ کے بارے میں سوال کیا کہ ''تم اس بارے میں کیا جانتی ہو؟ یا کیا سمجھتی ہو؟ یا تم کو کون سی بات پہنچی ہے؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس بات سے اپنے کان اور آنکھ کو محفوظ رکھنا چاہتی ہوں! اللہ کی قسم، میری معلومات کے مطابق عائشہ میں خیر ہی خیر ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یہ سیدہ زینب ہی امہات المومنین میں سے میرا مقابلہ کرتی تھیں، لیکن اللہ تعالی نے انہیں تقویٰ کی بدولت اس معاملے میں پڑنے سے بچا لیا اور ان کی بہن سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن کے ساتھ عصبیت اختیار کی اور ہلاک ہونے والوں میں شامل ہوگئی۔ ابن شہاب کہتے ہیں: اس گروہ کے بارے میں ہمیں یہی کچھ معلوم ہو سکا۔''

فوائد: ......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت اور پاکدامنی کو ثابت کرنے کے موقع پر درج ذیل آیات نازل ہوئیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ مَا

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ۔ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔﴾

(سورۂ نور: ۱۱۔ ۲۲) ”بے شک وہ لوگ جو بہتان لے کر آئے ہیں وہ تمھی سے ایک گروہ ہیں، اسے اپنے لیے برا مت سمجھو، بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر آدمی کے لیے گناہ میں سے وہ ہے جو اس نے گناہ کمایا اور ان میں سے جو اس کے بڑے حصے کا ذمہ دار بنا اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے نفسوں میں اچھا گمان کیا اور کہا کہ یہ صریح بہتان ہے۔ وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے، تو جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔ اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً اس بات کی وجہ سے جس میں تم مشغول ہوئے، تم پر بہت بڑا عذاب پہنچتا۔ جب تم اسے ایک دوسرے سے اپنی زبانوں کے ساتھ لے رہے تھے اور اپنے مونہوں سے وہ بات کہہ رہے تھے جس کا تمھیں کچھ علم نہیں اور تم اسے معمولی سمجھتے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی تھی۔ اور کیوں نہ جب تم نے اسے سنا تو کہا ہمارا حق نہیں ہے کہ ہم اس کے ساتھ کلام کریں، تو پاک ہے، یہ بہت بڑا بہتان ہے۔ اللہ تمھیں نصیحت کرتا ہے اس سے کہ دوبارہ کبھی ایسا کام کرو، اگر تم مومن ہو۔ اور اللہ تمھارے لیے آیات کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔ بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ کہ یقیناً اللہ بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے (تو تہمت لگانے والوں پر فوراً عذاب آ جاتا)۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو اور جو شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے تو وہ تو بے حیائی اور برائی کا حکم

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہوتا اور لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور تم میں سے فضیلت اور وسعت والے اس بات سے قسم نہ کھالیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دیں اور لازم ہے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمھیں بخشے اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

قارئین سے گزارش ہے کہ وہ ان آیات کی تفسیر کا مطالعہ بھی کر لیں، سبق آموز باتیں تو مذکورہ بالا حدیث اور آیات سے ہی سمجھ آجاتی ہیں، مزید تفصیل "کتاب السیرۃ النبویۃ" میں آئے گی۔

صحیح بخاری میں اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے تہمت لگانے والوں کا واقعہ بیان کیا، لوگوں نے ان پر تہمت لگائی تھی، لیکن اللہ تعالی نے ان کی پاکیزگی کا اعلان کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے، ان میں جس کا نام نکل آتا، اس کو ساتھ لے کر جاتے ایک جنگ (غزوہ بنی مصطلق) میں جانے کے لئے اسی طرح قرعہ اندازی کی، میرا نام نکل آیا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلی گئی، یہ واقعہ پردہ کی آیت اترنے کے بعد کا ہے، میں ہودج میں سوار رہتی اور ہودج سمیت اتاری جاتی، ہم لوگ اسی طرح چلتے رہے، یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہوئے اور لوٹے، (واپسی میں) ہم لوگ مدینہ کے قریب ہی پہنچے تھے کہ رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا اعلان کردیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا اعلان کیا تو میں اٹھی اور چلی، یہاں تک کہ لشکر سے آگے بڑھ گئی، جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی اور اپنے ہودج کے پاس آئی تو میں نے اپنے سینہ پر ہاتھ پھیرا، معلوم ہوا کہ میرا اظفار کے موتیوں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا، میں واپس ہوئی اور اپنا ہار ڈھونڈنے لگی، اس کی تلاش میں مجھے دیر ہوگئی، جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے، وہ آئے اور اس ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوتی تھی، وہ لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ میں اس ہودج میں ہوں، اس زمانہ میں عورتیں عموماً ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، بھاری نہیں ہوتی تھیں، ان کی خوراک قلیل تھی، اس لئے جب ان لوگوں نے ہودج کو اٹھایا، تو اس کا وزن انہیں خلاف معمول معلوم نہ ہوا اور اٹھا لیا، مزید برآں کہ میں ایک کم سن لڑکی تھی، چنانچہ یہ لوگ اونٹ کو ہانک کر روانہ ہوگئے، لشکر کے روانہ ہونے کے بعد میرا ہار مل گیا، میں ان لوگوں کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں کوئی نہ تھا، میں نے اس مقام کا قصد کیا، جہاں میں تھی اور یہ خیال کیا کہ جب وہ مجھے نہیں پائیں گے تو تلاش کرتے ہوئے میرے پاس پہنچ جائیں گے، میں اسی انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند آنے لگی اور میں سوگئی، سیدنا صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے تھے، صبح کو میری جگہ پر آئے اور دور سے انہوں نے ایک سویا ہوا آدمی دیکھا تو میرے پاس آئے اور (مجھ کو پہچان لیا) اس لئے کہ پردہ کی آیت اترنے سے پہلے وہ مجھے دیکھتے تھے، صفوان کے (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھنے سے میں جاگ گئی، وہ میرا اونٹ پکڑ کر پیدل چلنے لگے، یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچ گئے جب کہ لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لئے اتر چکے تھے، تو ہلاک ہوگیا وہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

شخص جس نے ہلاک ہی ہونا تھا اور تہمت لگانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا، خیر ہم لوگ مدینہ پہنچے اور میں ایک مہینہ تک بیمار رہی تہمت لگانے والوں کی باتیں لوگوں میں پھیلتی رہیں اور مجھے اپنی بیماری کی حالت میں شک پیدا ہوا کہ نبی کریم ﷺ اس لطف سے پیش نہیں آتے تھے، جس طرح (اس سے قبل) بیماری کی حالت میں لطف و مہربانی سے پیش آیا کرتے تھے، بس اب تو صرف تشریف لاتے، سلام کرتے، پھر پوچھتے: ''تم کیسی ہو؟'' (پھر چلے جاتے) مجھے تہمت کی بات کی خبر بالکل نہ تھی، یہاں تک کہ میں بہت کمزور ہوگئی (ایک رات) میں اور مسطح کی ماں مناصع کی طرف قضائے حاجت کے لئے نکلیں، ہم لوگ رات ہی کو جایا کرتے تھے اور یہ اس وقت کی بات ہے، جب کہ ہم لوگوں کے لیے قضائے حاجت کی جگہ ہمارے گھروں کے قریب نہ تھی اور عرب والوں کے پہلے معمول کے موافق ہم لوگ جنگل میں یا باہر جا کر رفع حاجت کرتے تھے، میں اور ام مسطح ہم دونوں چلے جا رہے تھے کہ وہ اپنی چادر میں پھنس کر گر پڑیں اور کہا: مسطح ہلاک ہو جائے، میں نے اس سے کہا: تو نے بہت بری بات کہی ہے، ایسے آدمی کو برا کہتی ہو جو بدر میں شریک ہوا، س نے کہا: عائشہ! کیا تم نے نہیں سنا جو یہ لوگ کہتے ہیں؟ ساتھ ہی اس نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات بیان کر ی، یہ سن کر میرا مرض اور بڑھ گیا، جب میں اپنے گھر واپس آئی تو میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کیسی ہو؟'' میں نے کہا: مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیجئے اور اس وقت میرا مقصد یہ تھا کہ اس خبر کی بابت ان کے پاس جا کر تحقیق کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اجازت دے دی، میں اپنے الدین کے پاس آئی اور اپنی والدہ سے پوچھا کہ لوگ کیا بیان کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: بیٹی! تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر، جو عورت حسین ہو اور اس کے شوہر کو اس سے محبت ہو اور اس کی سوکنیں ہوں، تو اس قسم کی باتیں بہت ہوا کرتی ہیں، یں نے کہا: سبحان اللہ! اس قسم کی بات سوکنوں نے تو نہیں کی، ایسی بات تو لوگوں میں مشہور ہو رہی ہے، میں نے وہ رات اس حال میں گزاری کہ نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی، پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جب وحی اترنے میں دیر ہوئی بلایا اور اپنی بیوی کو جدا کرنے کے بارے میں ان دونوں سے مشورہ کرنے لگے، اسامہ چونکہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کو اپنی بیویوں سے محبت ہے، اس لئے انہوں نے ویسا ہی مشورہ دیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کی بیویوں میں بھلائی ہی جانتا ہوں۔ لیکن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر تنگی نہیں کی، ان کے علاوہ عورتیں بہت ہیں اور باقی آپ لونڈی (سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا) سے دریافت کر لیجئے، وہ آپ سے سچ سچ بیان کرے گی، رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ''اے بریرہ! کیا تو نے عائشہ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے، جو تجھے شبہ میں ڈال دے؟'' سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی، جو عیب کی ہو، بجز اس کے کہ وہ کم سن ہیں اور گوندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر کھا جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ اسی دن خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوگئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول کے مقابلہ میں مدد طلب کی اور

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو میری مدد کرے گا، اس شخص کے مقابلہ میں جس نے مجھے میرے گھر والوں کے متعلق اذیت دی، حالانکہ اللہ کی قسم ہے، میں اپنے گھر والوں میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور جس مرد کے ساتھ تہمت لگائی گئی ہے، اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں، وہ گھر میں میرے ساتھ ہی داخل ہوتا تھا؟'' یہ سن کر سیدنا سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں، اگر وہ قبیلہ اوس کا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج کے قبیلہ کا ہے، تو جیسا حکم دیں، عمل کروں گا، یہ سن کر سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے، کھڑے ہوئے، اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے، لیکن حمیت نے انہیں اکسایا اور کہا: اللہ کی قسم! نہ تو اسے مار سکے گا اور نہ تو اس کے قتل پر قادر ہے، پھر سیدنا اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور کہا: تو جھوٹ کہتا ہے، اللہ کی قسم! ہم اس کو قتل کر دیں گے، تو منافق ہے، منافقوں کی طرف سے جھگڑا کرتا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے اوس اور خزرج دونوں لڑائی کے لئے ابھر گئے، یہاں تک کہ آپس میں لڑنے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر ہی تھے، بالآخر آپ ﷺ منبر سے اترے اور ان سب کے اشتعال کو فرو کیا یہاں تک کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے اور میں سارا دن روتی رہی، نہ تو میرے آنسو تھمتے اور نہ مجھے نیند آتی، صبح کو میرے پاس والدین آئے، میں دو رات اور ایک دن روتی رہی، یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگی تھی کہ رونے سے میرا کلیجہ شق ہو جائے گا، وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ اتنے میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے اسے اجازت دے دی، وہ بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی، ہم لوگ اس حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے، حالانکہ اس سے پہلے جب سے کہ میرے متعلق تہمت لگائی گئی، کبھی نہیں بیٹھے تھے، ایک مہینہ تک انتظار کرتے رہے، لیکن میری شان میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی، آپ ﷺ نے خطبۂ شہادت پڑھا اور پھر فرمایا: ''اے عائشہ! تمہارے متعلق مجھ کو ایسی ایسی خبر ملی ہے، اگر تو بری ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پاکیزگی ظاہر کر دے گا اور اگر تو اس میں مبتلا ہو گئی ہے، تو اللہ سے مغفرت طلب کر اور توبہ کر اس لئے کہ جب بندہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔'' جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو ختم کی تو میرے آنسو دفعتہً رک گئے، یہاں تک کہ میں نے ایک قطرہ بھی محسوس نہیں کیا اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجئے، لیکن انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی ماں سے کہا کہ تم میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دو، انہوں نے کہا: واللہ! میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں، سیدہ عائشہ کہتی ہیں: میں کمسن تھی اور قرآن زیادہ نہیں پڑھا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں جانتی ہوں کہ آپ ﷺ نے وہ چیز سن لی ہے، جو لوگوں میں مشہور ہے اور آپ ﷺ کے دل میں وہ بات بیٹھ گئی ہے اور آپ ﷺ نے اس کو سچ سمجھ لیا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں بری ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں بری ہوں، تو آپ ﷺ میری بات کو سچا نہ جانیں گے اور اگر میں کسی بات کا اقرار کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تو آپ ﷺ مجھے سچا سمجھیں گے، اللہ کی قسم! میں نے اپنی اور آپ ﷺ کی مثال یوسف کے والد کے سوا نہیں پائی، جب کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ صبر بہتر ہے اور اللہ ہی میرا مددگار ہے، ان باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو، پھر میں نے بستر پر کروٹ تبدیل کی، مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر فرما دے گا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی اور اپنے دل میں اپنے آپ کو اس قابل نہ سمجھتی تھی کہ میرے اس معاملہ کا ذکر قرآن میں ہوگا، بلکہ میں سمجھتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی خواب دیکھیں گے جس میں اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی ظاہر کردے گا، پھر اللہ کی قسم! آپ ﷺ اس جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی اور آپ ﷺ پر وحی کی حالت طاری ہوگئی، جو نزول وحی کے وقت طاری ہوا کرتی تھی، سردی کے دن میں بھی، پھر جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ کے منہ مبارک سے جو الفاظ نکلے وہ یہ تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہاری پاکدامنی بیان کردی ہے۔'' مجھ سے میری ماں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی ہوجا، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں کھڑی نہیں ہوں گی اور صرف اللہ کا شکریہ ادا کروں گی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ .....﴾ جب اللہ تعالیٰ نے میری براءت میں یہ آیت نازل کی تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو مسطح بن اثاثہ کی ذات پر اس کی قرابت کے سبب خرچ کرتے تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں مسطح کی ذات پر خرچ نہیں کروں گا، اس نے میرے بیٹی عائشہ پر تہمت لگائی ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوْا أُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ سیدنا ابو بکر کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں تو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخش دے، پھر مسطح کو وہی وظیفہ دینا شروع کردیا، جو برابر دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے متعلق پوچھتے تھے اور فرماتے: ''اے زینب! کیا تو جانتی ہے؟ کیا تو نے کبھی کچھ دیکھا ہے؟'' وہ جوابا کہتی: یا رسول اللہ! میں اپنے کان اور اپنی آنکھ کو بچاتی ہوں، اللہ کی قسم! میں تو عائشہ کو اچھا ہی جانتی ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یہی میرے مقابلے میں تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پرہیزگاری کے سبب سے بچالیا۔

(٨٦٨٩)۔ عَنْ عُرْوَةَ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ أَيْضًا قَالَ: لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ، لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ إِلَّا أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ،

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تہمت کی باتیں کرنے والوں میں حسان بن ثابت، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کے نام لیے گئے، ان کے علاوہ اور لوگ بھی شامل تھے، لیکن مجھے ان کا علم نہیں ہے، بہرحال یہ ایک جماعت تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ''عُصْبَةٌ'' لفظ استعمال کیا ہے۔ سب

(٨٦٨٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٤١٤١، ٤٦٨٠، ٦٦٦٢، ٦٦٧٩ (انظر: ٢٥٦٢٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَإِنَّ كِبْرَ ذٰلِكَ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ، قَالَ عُرْوَةُ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ، وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ: فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ۔ (مسند احمد: ٢٦١٤٢)

سے زیادہ حصہ عبداللہ بن ابی بن سلول کا تھا، عروہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ ناپسند کیا کرتی تھیں کہ ان کے ہاں سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے، نیز وہ کہا کرتی تھیں کہ حسان تو وہ ہے، جس نے کہا تھا: پس بیشک میرا باپ اور اس (باپ) کا باپ اور میری عزت، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو تم سے بچانے والی ہے۔"

(٨٦٩٠)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُمِيتُ بِمَا رُمِيتُ بِهِ وَأَنَا غَافِلَةٌ، فَبَلَغَنِي بَعْدَ ذٰلِكَ رَضْخٌ مِنْ ذٰلِكَ، فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدِي إِذْ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَكَانَ إِذَا أُوحِيَ إِلَيْهِ يَأْخُذُهُ شِبْهُ السُّبَاتِ، فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدِي إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَهُوَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ، فَقَالَ: ((أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ!)) فَقُلْتُ: بِحَمْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا بِحَمْدِكَ، فَقَرَأَ ﴿الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿حَتّٰى بَلَغَ مُبَرَّءُ وْنَ مِمَّا يَقُولُوْنَ﴾ [النور: ٤۔ ٢٦]۔ (مسند احمد: ٢٥٢٢٧)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: مجھ پر تہمت لگائی گئی، جبکہ مجھے خبر تک نہ تھی، اس کے بعد مجھے بات پہنچی تو تھی، لیکن اس پر یقین نہیں آتا تھا، ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، اسی اثنا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہلکی نیند غالب آنے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا، اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا اور فرمایا: "اے عائشہ! خوش ہوجاؤ۔" میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ، نہ کہ آپ کی تعریف کے ساتھ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کی تلاوت کی: ﴿الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ...... حَتّٰى بَلَغَ مُبَرَّءُ وْنَ مِمَّا يَقُولُوْنَ﴾۔"

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ

سورۂ فرقان

بَابُ: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ﴾ الآية

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ﴾ کی تفسیر

(٨٦٩١)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی

(٨٦٩٠) تخريج: حديث صحيح دون ذكر الآيات التى انزلت، وهذا اسناد ضعيف لضعف عمر بن ابى سلمة ۔ أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ٢٣/ ١٥٦ (انظر: ٢٤٧٢٠)

(٨٦٩١) تخريج: أخرجه البخارى: ٤٧٦١، ٦٨١١، ومسلم: ٨٦ (انظر: ٣٦١٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ۔)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ۔)) قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ۔)) قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِهِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ [الفرقان: ٦٨]۔ (مسند احمد: ٣٦١٢)

نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' اس نے کہا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے گی۔'' اس آدمی نے پھر کہا: اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔'' پس اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان باتوں کی تصدیق نازل کردی اور فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا۔﴾ (سورۂ فرقان: ٦٨) ''اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو یہ کرے گا وہ سخت گناہ کو ملے گا۔''

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

سورۂ شعراء

بَابُ اَنَّ سُوْرَةَ الشُّعَرَاءِ مِنْ ذَوَاتِ الْمِائَتَيْنِ وَكَسْرٍ

سورۂ شعراء کا ان سورتوں میں سے ہونا، جن کی آیات دوسو سے زائد ہیں

(٨٦٩٢)۔ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ: أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيْنَا ﴿طسم﴾ الْمِائَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هِيَ مَعِي وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ

''معدیکرب کہتے ہیں: ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ ہمیں سورۂ ﴿طسم﴾ سنائیں، جو دوسو آیتوں والی ہے۔ انہوں نے کہا:

(٨٦٩٢) تخريج: اسناده ضعيف، معديكرب الهمداني العبدي، لم يرو عنه الا ابو اسحاق، وذكره ابن حبان في "الثقات"، ولم يؤثر توثيقه عن غيره۔ أخرجه الطبراني في "الكبير": ٣٦١٤ (انظر: ٣٩٨٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَنْ أَخَذَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ، قَالَ: فَأَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا۔ (مسند احمد: ۳۹۸۰)

مجھے تو یہ سورت یاد نہیں ہے، البتہ تم سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سورت سیکھی ہے، پس ہم سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انھوں نے ہمیں یہ سورت سنائی۔''

فوائد:...... سورۂ شعراء کی آیات کی تعداد (۲۲۷) ہے، کسر کو گرا کر صرف دو سو کا ذکر کیا، عرب ایسا کر لیتے ہیں۔

بَابُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾
﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ کی تفسیر

(۸۶۹۳)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا، فَصَعِدَ عَلَيْهِ ثُمَّ نَادٰى يَا صَبَاحَاهْ! فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ بَيْنَ رَجُلٍ يَجِيْءُ وَبَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَابَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! يَابَنِي فِهْرٍ! يَابَنِي لُؤَيٍّ! أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ صَدَّقْتُمُوْنِيْ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنِّي نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ۔)) فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ! أَمَا دَعَوْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾۔ (مسند احمد: ۲۸۰۱)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾...... ''اور اپنے قریبی زیادہ رشتہ داروں کو ڈراؤ۔'' تو نبی کریم ﷺ صفا پہاڑی پر تشریف لائے اور اس پر چڑھ کر یہ آواز دی: ''يَا صَبَاحَاهْ!'' پس لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، کوئی خود آ گیا اور کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو عبد المطلب! اے بنو فہر! اے بنو لوی! اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک لشکر ہے، وہ تم پر شبخون مارنا چاہتا ہے، تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر میں تم کو سخت عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔'' یہ سن کر ابولہب نے کہا: سارا دن تجھ پر ہلاکت پڑتی رہے، کیا تو نے ہمیں صرف اس مقصد کے لیے بلایا تھا؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ ...... ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔''

(۸۶۹۴)۔ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ وَزُهَيْرِ

''سیدنا قبیصہ بن مخارق اور سیدنا زہیر بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

(۸۶۹۳) تخريج: أخرجه بنحوه البخاري: ۴۹۷۱، ومسلم: ۲۰۸ (انظر: ۲۸۰۱)

(۸۶۹۴) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۰۷ (انظر: ۱۵۹۱۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقْمَةَ مِنْ جَبَلٍ عَلَى أَعْلَاهَا حَجَرٌ (وَفِي رِوَايَةٍ: اِنْطَلَقَ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَا أَعْلَاهَا) فَجَعَلَ يُنَادِي: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ، إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَرَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ، فَذَهَبَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ، فَجَعَلَ يُنَادِي، وَيَهْتِفُ يَا صَبَاحَاهْ!۔)) (مسند احمد: ۱٦۰۰۹)

ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾...... ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔'' تو نبی کریم ﷺ پہاڑ کی سب سے بلند چٹان پر کھڑے ہوئے اور پکارنا شروع کر دیا: ''اے بنوعبد مناف! بے شک میں ڈرانے والا ہوں، یقیناً میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی مانند ہے، جو دشمن کو دیکھتا ہے اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کی خاطر وہ ڈرتا ہے، لیکن جب وہ دیکھتا ہے کہ دشمن اس سے پہلے اس کے گھر والوں تک پہنچ جائے گا تو وہ وہیں سے پکارنا شروع کر دیتا ہے اور آواز دیتا ہے: یَا صَبَاحَاهْ!''

(۸٦۹۵)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ [الشعراء: ۲۱٤] دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فَعَمَّ وَخَصَّ، (وَفِي رِوَايَةٍ: جَعَلَ يَدْعُو بُطُونَ قُرَيْشٍ بَطْنًا بَطْنًا) فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا مَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا مَعْشَرَ بَنِي هَاشِمٍ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔)) (مسند احمد: ۸۳۸۳)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾...... ''اور اپنے زیادہ قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔'' تو نبی کریم ﷺ نے قریش کو عام ندا دی اور پھر خاص آواز دی، ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے قریش کے ایک ایک قبیلے کو بلانا شروع کیا اور فرمایا: ''اے قریش کے گروہ! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچالو، اے بنو ہاشم! خود کو دوزخ سے بچالو، اے بنوعبدالمطلب! اپنی جانوں کو دوزخ سے بچالو، اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جان دوزخ سے بچا لے، اللہ کی قسم! میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اختیار نہیں رکھتا، ہاں ہاں تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے، میں اس کو تر رکھوں گا۔''

(۸٦۹۵) تخريج: أخرجه البخاري: ۲۷۵۳، ٤۷۷۱، ومسلم: ۲۰٤ (انظر: ۸٤۰۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٦٩٦)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ [الشعراء: ٢١٤] قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((يَافَاطِمَةُ! يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَااَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَاشِئْتُمْ۔)) (مسند احمد: ٢٥٥٥٨)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾...... ''اور اپنے زیادہ قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔'' تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے فاطمہ! اے بنت محمد! اے صفیہ بنت عبد المطلب! اے بنو عبد المطلب! میں اللہ تعالی کے ہاں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، ہاں میرے مال سے جو چاہتے ہو سوال کرلو۔''

فوائد: ......تمام احادیث مبارکہ کا مضمون ایک ہی ہے، مذہبی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو خصوصی طور پر سمجھایا کریں۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

سورۂ قصص

بَابُ: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾
﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ کی تفسیر

(٨٦٩٧)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِّهِ: ((قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِيْ قُرَيْشٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّمَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْجَزَعُ، لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ [القصص: ٥٦] اَلْآيَةَ۔ (مسند احمد: ٩٦٠٨)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچے سے فرمایا: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دو، میں قیامت کے روز اس کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دوں گا۔'' لیکن انھوں نے کہا: اگر قریشی مجھے عار دلاتے ہوئے یہ نہ کہتے کہ بے صبری نے ابو طالب کو یہ کلمہ پڑھنے پر آمادہ کر دیا ہے تو میں یہ کلمہ ادا کر کے آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کر دیتا، پھر اللہ تعالی نے یہ وحی اتاری: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴾...... ''بے شک تو ہدایت نہیں دیتا جسے تو دوست رکھے اور لیکن اللہ ہدایت

(٨٦٩٦) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٠٥ (انظر: ٢٥٠٤٤)
(٨٦٩٧) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٥(انظر: ٩٦١٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو زیادہ جاننے والا ہے۔''

فوائد: ......امام نووی نے کہا: اس پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ....﴾ والی آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہدایت صرف اللہ کے اختیار میں ہے اور کسی کا ہدایت قبول کرنا یا نہ کرنا نبی کریم ﷺ کے قبضے کی چیز نہیں ہے، آپ ﷺ پر تو صرف اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دینے کا فریضہ ہے، ہدایت کا مالک اللہ تعالی ہے، وہ اپنی حکمت کے ساتھ جسے چاہے قبولِ ہدایت کی توفیق بخشتا ہے۔ جیسے ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰهُمْ﴾ ...... ''تیرے ذمہ ان کی ہدایت نہیں ہے۔'' نیز ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ﴾...... ''گو تو ہر چند طمع کرے لیکن ان میں سے اکثر ایماندار نہیں ہوتے۔'' یہ اللہ کے علم میں ہے کہ ہدایت کا مستحق کون ہے اور ضلالت کا حقدار کون ہے۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

سورۂ عنکبوت

بَابُ: ﴿وَتَأْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ﴾
﴿وَتَأْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ﴾ کی تفسیر

(٨٦٩٨)ـ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ مَوْلَی أُمِّ هَانِیءٍ، عَنْ أُمِّ هَانِیءٍ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَی: ﴿وَتَأْتُونَ فِی نَادِیكُمُ الْمُنْكَرَ﴾ قَالَ: ((كَانُوا یَخْذِفُونَ أَهْلَ الطَّرِیقِ، وَیَسْخَرُونَ مِنْهُمْ، فَذٰلِكَ الْمُنْكَرُ الَّذِی كَانُوا یَأْتُونَ۔)) قَالَ: روح: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی: ﴿وَتَأْتُوْنَ فِیْ نَادِیكُمُ الْمُنْكَرَ﴾ [العنكبوت: ٢٩]۔ (مسند احمد: ٢٧٤٢٩)

''سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا: ﴿وَتَأْتُونَ فِی نَادِیكُمُ الْمُنْكَرَ﴾...... ''(اے قوم لوط!) تم اپنی مجلسوں میں برائی کو آتے ہو۔'' اس کی تفسیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ راہ گزرنے والوں کو پتھر مارتے تھے، ان سے ٹھٹھا مذاق کرتے تھے، یہ وہ برائی ہے، جس کا وہ اپنی مجلسوں میں ارتکاب کرتے تھے۔'' روح راوی نے کہا: یہ صورت اللہ تعالی کے اس فرمان کا مصداق ہے: ﴿وَتَأْتُونَ فِی نَادِیكُمُ الْمُنْكَرَ﴾

فوائد: ......ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا

(٨٦٩٨) تخریج: اسناده ضعیف لضعف ابی صالح مولی ام هانی ـ أخرجه الترمذی: ٣١٩٠ (انظر: ٢٦٨٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۔﴾ (سورۂ عنکبوت: ۲۸، ۲۹)

''اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو بھیجا جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا تم تو وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا والوں میں سے کسی نے نہیں کیا ہے۔ کیا تمہارا حال یہ ہے کہ مردوں کے پاس جاتے ہو، اور رہزنی کرتے ہو اور اپنی مجلسوں میں برے کام کرتے ہو؟ پھر کوئی جواب اس کی قوم کے پاس اس کے سوا نہ تھا کہ انہوں نے کہا لے آ اللہ کا عذاب اگر تو سچا ہے۔''

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

سورۂ روم کی تفسیر

بَابُ: ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾
﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ کی تفسیر

(٨٦٩٩)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی قَوْلِهٖ: ﴿الم غُلِبَتِ الرُّومُ﴾ قَالَ: غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ تَظْهَرَ فَارِسُ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ أَوْثَانٍ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ تَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ، فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ۔)) قَالَ: فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لَهُمْ، فَقَالُوْا: اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا، وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَجَعَلَ أَجَلًا خَمْسَ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ کے بارے میں کہتے ہیں: پہلے رومی مغلوب ہوگئے، پھر وہ غالب آ گئے، مشرکوں کو یہ بات پسند تھی کہ فارس والے رومیوں پر غالب آ جائیں، کیونکہ وہ بھی بت پرست تھے اور یہ بھی بت پرست تھے، لیکن مسلمان یہ چاہتے تھے کہ روم والے فارسیوں پر غالب آ جائیں کیونکہ رومی اہل کتاب تھے، جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر ہوا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: '' وہ عنقریب غالب آ جائیں گے۔'' جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات مشرکوں کو بتائی کہ رومی عنقریب غالب آئیں گے تو انہوں نے کہا: تم ہم سے مدت مقرر کرو اور اگر ہم (شرک والے) غالب آ گئے تو ہمارے لیے اتنا اتنا مال ہوگا اور تم (کتاب والے) غالب آ گئے تو تمہیں اتنا اتنا مال دیا جائے گا،

(٨٦٩٩) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين۔ أخرجه الترمذى: ٣١٩٣ (انظر: ٢٤٩٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جَعَلْتَهَا إِلٰى دُونَ؟)) قَالَ: أُرَاهُ قَالَ الْعَشْرِ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: الْبِضْعُ مَا دُونَ الْعَشْرِ، ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدُ، قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿الم غُلِبَتِ الرُّومُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ﴾ قَالَ: يَفْرَحُونَ ﴿بِنَصْرِ اللّٰهِ﴾۔ (مسند احمد: ٢٤٩٥)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پانچ سال کی مدت مقرر کر دی، لیکن اس عرصے میں رومی غالب نہ آ سکے، پھر جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس سے زیادہ مدت کیوں نہیں رکھی۔'' راوی کہتا ہے: میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال کی بات کی تھی، سعید بن جبیر کہتے ہیں: ''بِضع'' اطلاق دس سے کم پر ہوتا ہے، پھر اس کے بعد رومی غالب آ گئے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿الٓمّٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ۔ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ۔﴾ ...... ''رومی مغلوب ہو گئے۔ سب سے قریب زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آئیں گے۔ چند سالوں میں، سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔''

فوائد: ...... ''بِضع'' کا اطلاق تین سے نو افراد تک ہوتا ہے، اگرچہ پانچ کا عدد بھی اس میں داخل ہے، لیکن اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نو دس برسوں کی شرط لگا لیتے تو اس میں زیادہ احتیاط تھی۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں کہا: یہ آیتیں اس وقت نازل ہوئیں جبکہ نیشاپور کا شاہ فارس بلاد شام اور جزیرہ کے آس پاس کے شہروں پر غالب آ گیا اور روم کا بادشاہ ہرقل تنگ آ کر قسطنطیہ میں محصور ہو گیا، مدتوں محاصرہ رہا، آخر پانسہ پلٹا اور ہرقل کی فتح ہو گئی۔ مفصل بیان آ گے آ رہا ہے۔ مسند احمد میں ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں مروی ہے کہ رومیوں کو شکست پر شکست ہوئی اور مشرکین نے اس پر بہت خوشیاں منائیں، اس لئے کہ جیسے یہ بت پرست تھے، ایسے ہی فارس والے بھی ان سے ملتے جلتے تھے اور مسلمانوں کی چاہت تھی کہ رومی غالب آئیں اس لئے کم از کم وہ اہل کتاب تو تھے، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا رومی عنقریب پھر غالب آ جائیں گے۔ صدیق اکبر نے مشرکین کو جب یہ خبر پہنچائی تو انہوں نے کہا آؤ کچھ شرط بدلو اور مدت مقرر کر لو اگر رومی اس مدت میں غالب نہ آئیں تو تم ہمیں اتنے اتنے دینار دینا اور اگر تم سچے نکلے تو ہم تمہیں اتنے اتنے دیں گے۔ پانچ سال کی مدت مقرر ہوئی وہ مدت پوری ہو گئی اور رومی غالب نہ آئے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں یہ خبر پہنچائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دس سال کی مدت مقرر کیوں نہ کی۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں: قرآن میں مدت کے لئے لفظ بضع استعمال ہوا ہے اور یہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دس سے کم پر بولا جاتا ہے، چنانچہ یہی ہوا بھی کہ دس سال کے اندر اندر رومی پھر غالب آ گئے۔ اسی کا بیان اس آیت میں ہے۔ امام سفیان کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کے بعد رومی بھی فارسیوں پر غالب آ گئے۔

سُوْرَةُ لُقْمَانَ

سورۂ لقمان

بَابٌ: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ﴾

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ﴾ کی تفسیر

(۸۷۰۰)۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ وَقَالَتْ أُمِّي: أَلَيْسَ اللّٰهُ يَأْمُرُكَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَبِرِّ الْوَالِدَيْنِ؟ وَاللّٰهِ! لَا آكُلُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَكَانَتْ لَا تَأْكُلُ حَتّٰى يَشْجُرُوْا فَمَهَا بِعَصًا فَيَصُبُّوا فِيهِ الشَّرَابَ، قَالَ شُعْبَةُ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالطَّعَامَ، فَأُنْزِلَتْ: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ﴾ وَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [لقمان: ۱۴۔۱۵]۔ (مسند احمد: ۱۵۶۷)

''سیدنا سعد بن ابی وقاص ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے کہا: کیا تجھے اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم نہیں دیا، اللہ کی قسم! نہ میں کھاؤں گی اور نہ پانی کا گھونٹ پیوں گی، جب تک تو محمد ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم کا انکار نہیں کرے گا، پھر واقعتاً میری والدہ نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا، یہاں تک کہ لکڑی کے ذریعے اس کا منہ کھولا جاتا اور زبردستی اس کے منہ میں پانی ڈالتے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهُ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ۔ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔﴾ (سورۂ لقمان: ۱۴، ۱۵) ''اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے اسے ضعف پر ضعف اٹھا کر اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کے دودھ چھوٹنے میں لگے۔ (اسی لیے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ) میرا شکر کر اور اپنے

(۸۷۰۰) تخريج: أخرجه مسلم: ۱۷۴۸ (انظر: ۱۵۶۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

والدین کا شکر بجالا، میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے۔ لیکن وہ اگر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہرگز نہ مان۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پھر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے، اس وقت میں تمہیں بتا دوں گا کہ کیسے عمل کرتے رہے ہو۔''

فوائد:...... اللہ تعالی ان آیات میں یہ فرما رہے ہیں کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں، اگر چہ وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں، خبردار! تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم ان کے ساتھ سلوک واحسان کرنا چھوڑ دو، دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ ان کے ہیں، ادا کرتے رہو، ایسی باتیں ان کی نہ مانو بلکہ ان کی تابعداری کرو جو میری طرف رجوع کر چکے ہیں، سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو اس دن میں تمہیں تمہارے تمام تر اعمال کی خبر دونگا۔ حافظ ابن کثیر نے (کتاب العشرہ للطبرانی) کا حوالہ دے کر یہ روایت ذکر کی ہے: سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے، میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگی: بچے یہ نیا دین تو نے کہاں سے نکال لایا۔ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ، ورنہ میں نہ کھاؤں گی، نہ پیوں گی اور یونہی بھوکی مر جاؤں گی۔ میں نے تو اسلام کو چھوڑا نہیں، لیکن میری ماں نے واقعی کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوازہ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میں دل میں بہت ہی تنگ ہوا اور اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا، خوشامدیں کیں، سمجھایا کہ اللہ کے لئے اپنی ضد سے باز آ جاؤ، یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں۔ اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گذر گیا اور اس کی حالت بہت ہی خراب ہوگئی، میں پھر اس کے پاس گیا اور میں نے کہا: میری اچھی اماں جان! سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو، لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں ہو۔ اللہ کی قسم! ایک نہیں، تمہاری ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں، تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔ اب میری ماں مایوس ہو چکی تھی اور کھانا پینا شروع کر دیا تھا۔

بَابُ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾
﴿إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۰۱)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثٍ ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کی جبریل علیہ السلام

(۸۷۰۱) تخریج: حدیث حسن۔ أخرجه البزار: ۲٤ (انظر: ۲۹۲٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ: فَحَدِّثْنِي مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا هُوَ ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ [لقمان: ٣٤]۔ (مسند احمد: ٢٩٢٦)

والی حدیث میں آتا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے کہا: مجھے بتاؤ کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! (بڑا تعجب ہے)، غیب کی پانچ چیزیں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾...... ''قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا پرورش پا رہا ہے، کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی شخص کو یہ خبر ہے کہ کس سرزمین میں اس کی موت آنی ہے، اللہ ہی سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔''

(٨٧٠٢)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾...... '' [لقمان: ٣٤]۔ (مسند احمد: ٢٣٣٧٤)

''سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾...... ''بے شک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

فوائد:...... صرف اللہ تعالیٰ غیب کا علم جانتا ہے، اس آیت میں پانچ غیبی امور کا بیان ہے۔

(٨٧٠٢) تخريج: صحيح لغيره۔ أخرجه البزار: ٢٢٤٩ (انظر: ٢٢٩٨٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

سورۂ سجدہ

بَابُ: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾
﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۰۳)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ [السجدة: ۱۶] قَالَ: ((قِیَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّیْلِ۔)) (مسند احمد: ۲۲۳۷۲)

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۔﴾ ......''ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور ہم نے انھیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد بندے کا رات کو قیام کرنا ہے۔''

بَابُ: ﴿وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ﴾
﴿وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۰٤)۔ عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فِی هٰذِهِ الْآیَةِ: ﴿وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ﴾ [السجدة: ۲۱] قَالَ: اَلْمُصِیبَاتُ وَالدُّخَانُ قَدْ مَضَیَا وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ۔ (مسند احمد: ۲۱٤۹۲)

'' سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت ﴿وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ۔﴾ ......''اور یقینا ہم انھیں قریب ترین عذاب کا کچھ حصہ سب سے بڑے عذاب سے پہلے ضرور چکھائیں گے، تاکہ وہ پلٹ آئیں۔'' سے مراد مختلف مصائب ہیں، دھواں، بطشہ، لزام، یہ سب گزر چکے ہیں۔''

فوائد: ......دھواں اور بطشہ: دیکھیں حدیث نمبر (۸۷۴۸)

لزام: ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَکُوْنُ

(۸۷۰۳) تخریج: صحیح بطرقه وشواهده ۔ أخرجه الطبری فی "تفسیره": ۲۱/ ۱۰۳ (انظر: ۲۲۰۲۲)

(۸۷۰٤) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۷۹۹ (انظر: ۲۱۱۷۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لِزَامًا﴾ ...... ''کہہ میرا رب تمھاری پروانہیں کرتا اگر تمھارا پکارنا نہ ہو، سو بے شک تم نے جھٹلا دیا، تو عنقریب (اس کا انجام) چمٹ جانے والا ہوگا۔'' (سورۂ فرقان: ۷۷)

کافروں کا یہ انجام دنیا میں بدر میں شکست کی صورت میں ان کو مل چکا ہے اور آخرت میں جہنم کے دائمی عذاب سے بھی انہیں دوچار ہونا پڑے گا۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

سورۂ احزاب

بَابُ: ﴿مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾
﴿مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۰۵)۔ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾ [الأحزاب: ٤] مَا عَنٰى بِذٰلِكَ؟ قَالَ: قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يُصَلِّي قَالَ: فَخَطَرَ خَطْرَةً، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَعَهُ: أَلَا تَرَوْنَ لَهُ قَلْبَيْنِ، قَالَ: قَلْبٌ مَعَكُمْ، وَقَلْبٌ مَعَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾۔ (مسند احمد: ۲٤۱۰)

''ابوظبیان کہتے ہیں: ہم نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے: ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾ ...... ''اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے پیٹ میں دو دل نہیں بنائے۔'' اس سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ کو وسوسہ ہوا، جو منافق آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، انھوں نے کہا: آپ کے دو دل ہیں، ایک تمہارے یعنی منافقوں کے ساتھ اور ایک اپنے صحابہ کے ساتھ، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾۔''

فوائد: ...... اس آیت کی توضیح وتفسیر کے لیے مختلف اقوال پیش کیے گئے ہیں، مثال کے طور پر:

(۱) ایک منافق یہ دعوی کرتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں، ایک دل مسلمانوں کے ساتھ ہے اور دوسرا کفر اور کافروں کے ساتھ، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کی تردید کی۔

(۲) مشرکین میں سے ایک شخص جمیل بن معمر فہر تھا، وہ بڑا ہوشیار، مکار اور نہایت تیز طرار تھا، اس کا دعوی یہ تھا کہ

(۸۷۰۵) تخریج: اسنادہ ضعیف، قابوس لیّن، یکتب حدیثه ولا یحتج به ۔ أخرجه الطبرانی: ۱۲٦۱۱، والبیهقی: ۱/ ۳۹ (انظر: ۲٤۱۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس کے دو دل ہیں، جن سے وہ سوچتا ہے، جب کہ محمد (ﷺ) کا ایک دل ہے، اس آیت کے ذریعے اس کے اس نظریہ کا ردّ کیا گیا۔

(۳) آیت کے اس ٹکڑے سے آگے جو دو مسئلے بیان ہو رہے ہیں، یہ دراصل ان کی تمہید ہے، وہ دو مسئلے یہ ہیں: ظہار اور لے پالک بیٹوں کی حقیقت، یعنی جس طرح ظہار کے ذریعے دو مائیں نہیں بن سکتیں، اس طرح حقیقی اور لے پالک بیٹا، دو ایک حکم میں نہیں آ سکتے، بالکل ایسے ہی جیسے ایک سینے میں دو دل نہیں ہو سکتے۔

بَابُ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾
﴿اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۰٦)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [الأحزاب: ٥]۔ (مسند احمد: ٥٤٧٩)

”سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد پکارا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن مجید کا یہ حصہ نازل ہوا: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ...... ”تم ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ تعالی کے ہاں زیادہ انصاف کی بات ہے۔“

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ۔ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا آبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ۔﴾ ...... ”اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے، یہ تمہارا اپنے مونہوں سے کہنا ہے اور اللہ سچ کہتا ہے اور وہی (سیدھا) راستہ دکھاتا ہے۔ انھیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ کے ہاں زیادہ انصاف کی بات ہے، پھر اگر تم ان کے باپ نہ جانو تو وہ دین میں تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔“

دورِ جاہلیت میں لے پالک بیٹوں کو حقیقی بیٹوں کا مقام حاصل تھا، نبی کریم ﷺ نے بھی سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو اپنا بیٹا بنا رکھا تھا، اور لوگ بھی ان کو آپ ﷺ کا بیٹا سمجھتے ہیں، بعد میں ان آیات کے ذریعے اللہ تعالی نے اس رسم کو ختم کر دیا۔

بَابُ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ الآية
﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۰۷)۔ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: عَمِّي

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میرے چچا

(۸۷۰٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٧٨٢، ومسلم: ٢٤٢٥ (انظر: ٥٤٧٩)

(۸۷۰۷) تخريج: أخرجه مسلم: ١٩٠٣ (انظر: ١٣٠١٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ، سُمِّيتُ بِهِ، لَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: فَشَقَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: فِي أَوَّلِ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ، لَئِنْ أَرَانِي اللّٰهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ، قَالَ: فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا، قَالَ: فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ: يَا أَبَا عَمْرٍو! أَيْنَ؟ قَالَ: وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ، قَالَ: فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ، قَالَ: فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ، وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ [الأحزاب: ٢٣] قَالَ: فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ.

(مسند احمد: ١٣٠٤٦)

سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر نہ ہوئے تھے، اسی چچا کے نام پر میرا نام بھی انس رکھا گیا، اس کا انہیں بہت قلق تھا، وہ کہا کرتے تھے: بدر پہلا معرکہ تھا، جس میں نبی کریم ﷺ حاضر ہوئے اور میں حاضر نہ ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی اور معرکے کا موقع دیا تو وہ دیکھے گا کہ میں کرتا کیا ہوں، پھر وہ مزید کوئی دعوی کرنے سے ڈر گئے، پھر سیدنا انس بن نضر احد کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سامنے آرہے تھے، سیدنا انس بن نضر نے ان سے کہا: ابوعمرو! کہاں جا رہے ہو؟ انھوں نے کہا: آہ، میں احد کی جانب سے جنت کی خوشبو پا رہا ہوں۔ پھر سیدنا انس لڑتے رہے، یہاں تک کہ شہید ہوگئے، ان کے جسم میں تلوار، نیزے اور تیر کے اسی (۸۰) سے زائد زخم آئے تھے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان کی بہن یعنی میری پھوپھی ربیع بنت نضر رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کو پوروں سے پہچانا تھا کہ یہ ان کے بھائی ہیں، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ ......''کچھ مرد ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے اللہ سے جو عہد کیا تھا، وہ سچا کر دکھایا، پس ان میں سے بعض وہ ہیں، جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کر دیا اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے وعدوں میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں کی۔'' صحابہ کا یہی خیال تھا کہ یہ آیت سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں (جیسے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ) کے بارے میں نازل ہوئی۔''

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا....﴾

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا....﴾ کی تفسیر

(٨٧٠٨)۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَالنَّاسُ بِبَابِهِ جُلُوسٌ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ أُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَدَخَلَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ وَحَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَأُكَلِّمَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَلَّهُ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ رَأَيْتَ بِنْتَ زَيْدٍ امْرَأَةَ عُمَرَ فَسَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ آنِفًا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَا نَوَاجِذُهُ، قَالَ: ((هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرٰى يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ۔)) فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى عَائِشَةَ لِيَضْرِبَهَا، وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ، كِلَاهُمَا يَقُولَانِ: تَسْأَلَانِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ، فَنَهَاهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَ نِسَاؤُهُ: وَاللّٰهِ! لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذَا الْمَجْلِسِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ، قَالَ: وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْخِيَارَ، فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ: ((إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَذْكُرَ لَكِ أَمْرًا، مَا أُحِبُّ أَنْ تَعْجَلِي فِيهِ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ۔))، قَالَتْ: مَا هُوَ؟ قَالَ فَتَلَا عَلَيْهَا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ﴾ الْآيَةَ [الأحزاب: ٢٨]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، لوگ آپ کے دراز ے پر بیٹھے ہوئے تھے، سیدنا ابو بکر کو اجازت نہ ملی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اجازت طلب کی، لیکن ان کو بھی اجازت نہیں ملی، پھر سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو اجازت مل گئی، یہ دونوں آپ کے پاس اندر داخل ہوئے، نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے ارد گرد آپ ﷺ کی بیویاں تھیں، آپ ﷺ خاموش تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ضرور بر ضرور ایسی بات کروں گا، جس سے نبی کریم ﷺ مسکرائیں گے، پھر انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کاش آپ دیکھتے، جب میری بیوی بنت زید نے مجھ سے خرچ کا مطالبہ کرے تو میں نے اس کی گردن پر گھونسا دے مارا، نبی کریم ﷺ ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہونے لگیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میری بیویاں بھی، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، خرچ کا سوال کرنے کے لیے میرے ارد گرد جمع ہوئی ہیں۔'' یہ سن کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مارنے کے لئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا حفصہ رضی اللہ عنہا کے مارنے کے لئے کھڑے ہوئے اور دونوں نے ان سے کہا: تم نبی کریم ﷺ سے اس چیز کا مطالبہ کر رہی ہو، جو آپ ﷺ کے پاس نہیں ہے؟ آپ ﷺ کی بیویوں نے کہا: اللہ کی قسم! آج کے بعد ہم آپ سے وہ مطالبہ نہیں کریں گے، جو آپ کے بس میں نہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے وہ

(٨٧٠٨) تخريج: أخرجه مسلم: ١٤٨٧ (انظر: ١٤٥١٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَتْ عَائِشَةُ: أَفِيكَ أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ بَلْ أَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ لِامْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِكَ مَا اخْتَرْتُ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّفًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا، لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَمَّا اخْتَرْتِ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا۔)) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: حَوْلَهُ نِسَاؤُهُ وَاجِمٌ، وَقَالَ: لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا أَوْ مُفَتِّنًا۔ (مسند احمد: ۱٤٥٦۹)

آیات اتاریں جن میں اختیار کی اجازت تھی، آپ ﷺ نے سب سے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ''میں تم سے ایک بات کرنے لگا ہوں، اپنے والدین سے مشورہ کئے بغیر جواب دینے میں جلد بازی نہ کرنا۔'' انہوں نے کہا: وہ کیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اختیار والی آیت تلاوت: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ ....﴾ یہ سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اچھا کیا میں آپ کے بارے میں اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں، میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں اور میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے اس اختیار کا آپ اپنی کسی دوسری بیوی سے ذکر نہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے مشقت میں ڈالنے کے لئے نہیں بھیجا، مجھے آسانی کرنے والا اور سکھانے والا بنا کر بھیجا ہے، میری کوئی بھی بیوی اگر اختیار کے متعلق پوچھے گی، تو میں اس کو یہ تفصیل ضرور بتاؤں گا۔''

فوائد: ......ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا۔ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا۔﴾ ......''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دے دوں اور تمہیں رخصت کر دوں، اچھے طریقے سے رخصت کرنا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخری گھر کا ارادہ رکھتی ہو تو بے شک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

فتوحات کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی حالت پہلے سے کچھ بہتر ہو گئی تو انصار و مہاجرین کی عورتوں کو دیکھ کر ازواجِ مطہرات نے بھی نان ونفقہ میں اضافے کا مطالبہ کیا، جس پر آپ ﷺ سادگی پسند ہونے کی وجہ سے سخت کبیدہ خاطر ہوئے اور بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی جو ایک ماہ تک جاری رہی، پھر اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کی متن میں مذکورہ آیات نازل کیں اور نبی ﷺ کی بیویوں کے سامنے دو چیزیں رکھیں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہ کر اخروی زندگی کی بہتری چاہتی ہو یا دنیا کی زندگی اور اس کی رونق۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے یہ آیات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تلاوت کیں، جنہوں نے دنیوی زندگی پر اخروی زندگی کو ترجیح دیتے ہوئے آپ ﷺ کے عقد میں رہنا پسند کیا۔ حدیث

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ مجھے خواہ مخواہ تکلف میں پڑنے کی ضرورت نہیں، اگر کوئی بیوی سیدہ عائشہ کی بابت پوچھے گی تو میں اس پر معاملہ واضح کر دوں گا۔ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور امہات المؤمنین کی رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہے کہ انھوں نے دنیوی ساز و سامان سے بے رخی اختیار کی اور آپ ﷺ کو ترجیح دی۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی بیویوں کو دو باتوں میں سے ایک کی قبولیت کا اختیار دیں، اگر تم دنیا پر اور اس کی رونق پر مائل ہوئی ہو تو آؤ میں تمہیں اپنے نکاح سے الگ کر دیتا ہوں اور اگر تم تنگی ترشی پر یہاں صبر کر کے اللہ کی خوشی اور رسول کی رضامندی چاہتی ہو اور آخرت کی رونق پسند کرتی ہو تو صبر و سہار سے میرے ساتھ زندگی گزارتی رہو، اللہ تمہیں جنت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا، جواباً تمام امہات المؤمنین نے اللہ کو، اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو ترجیح دی۔

(٨٧٠٩)۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنِّي أَذْكُرُ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتّٰى تُذَاكِرِي أَبَوَيْكِ۔)) قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٢٨۔ ٢٩] فَقُلْتُ: فِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي قَدِ اخْتَرْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ مَا فَعَلْتُ، وَفِي لَفْظٍ: فَقُلْتُ: قَدِ اخْتَرْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَتْ: فَرِحَ لِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ۔ (مسند احمد: ٢٦٦٣٧)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی بیویوں کو اختیار دیں تو آپ ﷺ سب سے پہلے مجھ سے کہا: اے عائشہ! میں آپ سے ایک معاملہ بیان کرنے لگا ہوں، اپنے ماں باپ سے ذکر کئے بغیر جلد بازی سے اس کا جواب نہ دینا۔'' جبکہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ میرے والدین مجھے آپ ﷺ سے جدا ہونے کا حکم نہیں دیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے فرمایا ہے: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا. وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا.﴾ ......'' اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ سامان دے دوں اور تمھیں رخصت کردوں، اچھے طریقے سے رخصت کرنا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخری گھر کا ارادہ رکھتی ہو تو بے شک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔'' میں نے کہا: کیا میں اس بارے میں والدین سے مشورہ کروں؟ میں نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول

(٨٧٠٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٧٨٥، ومسلم: ١٤٧٥ (انظر: ٢٦١٠٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اور آخرت کے گھر کو پسند کیا ہے، نبی کریم ﷺ اس سے خوش ہو گئے۔''

بَابُ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ﴾

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ﴾ کی تفسیر

(٨٧١٠)۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ، تَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهَا فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ بِبُرْمَةٍ فِيهَا خَزِيرَةٌ فَدَخَلَتْ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا: ((اُدْعِي زَوْجَكِ وَابْنَيْكِ۔)) قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْحُسَيْنُ وَالْحَسَنُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَجَلَسُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تِلْكَ الْخَزِيرَةِ، وَهُوَ عَلَى مَنَامَةٍ لَهُ عَلَى دُكَّانٍ تَحْتَهُ كِسَاءٌ لَهُ خَيْبَرِيٌّ، قَالَتْ: وَأَنَا أُصَلِّي فِي الْحُجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب: ٣٣] قَالَتْ فَأَخَذَ فَضْلَ الْكِسَاءِ فَغَشَّاهُمْ بِهِ ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ فَأَلْوَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا، اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا۔)) قَالَتْ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْبَيْتَ فَقُلْتُ: وَأَنَا مَعَكُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ إِنَّكِ إِلَى

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک ہنڈیا لے کر آئیں، جس میں گوشت سے تیار شدہ خریزہ (ایک کھانا جو قیمہ اور آٹے سے تیار کیا جاتا ہے) تھا، جب وہ آپ ﷺ کے پاس داخل ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے خاوند اور اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر لاؤ۔'' اتنے میں سیدنا علی، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور وہ سارے خریزہ کھانے لگے، آپ ﷺ ایک دکان نما جگہ پر تھے، جو آپ کی خواب گاہ تھی، نیچے خیبر کی بنی ہوئی چادر بچھا رکھی تھی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں حجرے میں نماز پڑھ رہی تھی، اللہ تعالی نے اس وقت یہ آیت اتاری: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ''اللہ تعالیٰ تو صرف یہ ارادہ کرتا ہے کہ اے اہل بیت! تم سے پلیدی دور کر دیں اور تمہیں مکمل طور پر پاک کر دیں۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے زائد چادر کے حصہ کو لیا اور انہیں ڈھانپ لیا، پھر اپنا ہاتھ آسمان کی جانب بلند کیا اور فرمایا: ''اے میرے اللہ! یہ میرے گھر والے اور میرے خاص ہیں، ان سے پلیدی دور کر دے اور انہیں پاک کر دے۔ اے میرے اللہ! یہ میرے گھر والے اور میرے خاص ہیں، ان سے پلیدی دور کر دے اور انہیں پاک

(٨٧١٠) تخریج: حديث صحيح ۔ أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ٢٦٦٥، والحاكم: ٢/ ٤١٦، والبيهقی: ٢/ ١٥٠ (انظر: ٢٦٥٠٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خَیْرٍ۔)) ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِی أَبُو لَیْلٰی عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ مِثْلَ حَدِیثِ عَطَاءٍ سَوَاءً ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَحَدَّثَنِی دَاوُدُ بْنُ أَبِی عَوْفٍ أَبُو الْحَجَّافِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً۔ (مسند احمد: ٢٧٠٤١)

کردے۔'' ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے اس چادر کے اندر اپنا سر داخل کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں بھی تمہارے ساتھ شامل ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک تم خیر پر ہو، بلاشبہ تم خیر پر ہو۔''

فوائد: ...... درج ذیل آیات کے ذریعے مذکورہ بالا آیت کے سیاق وسباق کو سمجھیں: ﴿یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔ وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا۔﴾ (سورۂ احزاب: ٣٢، ٣٣، ٣٤)

''اے نبی کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو، اگر تقوی اختیار کرو تو بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے اور وہ بات کہو جو اچھی ہو۔ اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔ اور تمھارے گھروں میں اللہ کی جن آیات اور دانائی کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے انھیں یاد کرو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے نہایت باریک بین، پوری خبر رکھنے والا ہے۔''

اللہ تعالی نے ان آیات میں نبی کریم ﷺ کی بیویوں یعنی امہات المؤمنین سے خطاب کیا ہے۔ بہر حال اہل بیت سے کون مراد ہیں؟ اس کی تعیین میں کچھ اختلاف ہے، بعض نے ازواج مطہرات کو مراد لیا ہے، جیسا کہ یہاں قرآن مجید کے سیاق سے واضح ہے، قرآن نے یہاں امہات المؤمنین ہی کو اہل بیت کہا ہے، قرآن کے دوسرے مقامات پر بھی بیوی کو اہل بیت کہا گیا ہے، ایک مقام درج ذیل ہے: جب فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت دی تو ان کی اہلیہ نے اس وقت جس تعجب کا اظہار کیا، اس کو اللہ تعالی نے اس انداز میں بیان کیا اور اس کا جواب بھی دیا: ﴿قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ۔ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔﴾ (سورۂ ھود: ٧٢، ٧٣)

''اس نے کہا ہائے میری بربادی! کیا میں جنوں گی، جب کہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرا خاوند ہے بوڑھا، یقینا یہ تو ایک عجیب چیز ہے۔ انھوں نے کہا کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے؟ اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں تم پر اے گھر

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

والو! بے شک وہ بے حد تعریف کیا گیا، بڑی شان والا ہے۔''

اس لیے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونا نص قرآنی سے واضح ہو گیا۔

جبکہ بعض حضرات، بعض احادیث کی رو سے اہل بیت کا مصداق صرف سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو مانتے ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہو رہا ہے۔

تاہم اعتدال کی راہ اور نقطۂ متوسطہ یہ ہے کہ دونوں ہی اہل بیت ہیں، امہات المؤمنین نص قرآن کی وجہ سے اور آپ ﷺ کا داماد اور اولاد ان احادیث کی رو سے، یہ آیت دراصل ازواجِ مطہرات کے بارے میں نازل کی تھی، لیکن مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ نے باقی چار ہستیوں کو بھی اس کے مفہوم میں داخل کیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ....﴾
﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ....﴾ کی تفسیر

(۸۷۱۱)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا لَنَا لَا نُذْكَرُ فِي الْقُرْآنِ كَمَا يُذْكَرُ الرِّجَالُ؟ قَالَتْ: فَلَمْ يَرُعْنِي مِنْهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَنِدَاؤُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَتْ: وَأَنَا أُسَرِّحُ شَعْرِي فَلَفَفْتُ شَعْرِي، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى حُجْرَةٍ مِنْ حُجَرِ بَيْتِي، فَجَعَلْتُ سَمْعِي عِنْدَ الْجَرِيدِ، فَإِذَا هُوَ يَقُولُ: عِنْدَ الْمِنْبَرِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ: ﴿أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾۔)) [الأحزاب: ۳۵]۔ (مسند احمد: ۲۷۱۳۸)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ہمارا ذکر مردوں کی مانند نہیں ہوتا؟ پھر اچانک اسی دن میں نے آپ ﷺ کو سنا اور آپ ﷺ کی آواز منبر پر بلند ہو رہی تھی، میں بالوں میں کنگھی کر رہی تھی، میں نے وہیں بال لپیٹے اور اپنے گھر کے ایک کمرے میں چلی گئی اور ایک ٹہنی کے قریب سے آپ کی آواز آ رہی تھی، ادھر میں نے کان لگا دیے، آپ منبر کے قریب فرما رہے تھے: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ..... أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾۔''

فوائد: ...... پوری آیت یوں ہے: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِينَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِينَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِينَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِينَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ

(۸۷۱۱) تخریج: اسناده صحیح۔ أخرجه النسائی فی ''الکبری'': ۱۱۴۰۵، و الطبرانی: ۲۳/ ۴۵۴، والحاکم: ۲/ ۴۱۶ (انظر: ۲۶۶۰۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ ...... ''بے شک مسلم مرد اور مسلم عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

جب مردوں کو حکم دیا جاتا ہے تو ان کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں، مرد و زن کے مخصوص احکامات کے علاوہ، بہرحال اس آیت میں عورتوں کی دل داری کا اہتمام کیا گیا۔

بَابُ: ﴿وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ....﴾
﴿وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ....﴾ کی تفسیر

(٨٧١٢)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، فَرَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَكَأَنَّهُ دَخَلَهُ لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ حَمَّادٍ أَوْ فِي الْحَدِيْثِ، فَجَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوْهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ۔)) قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿زَوَّجْنَاكَهَا﴾ [الأحزاب: ٣٧] يَعْنِي زَيْنَبَ۔ (مسند احمد: ١٢٥٣٩)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہوئے ان کی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو دل میں کچھ خیال آیا، یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ حماد کا قول ہے یا حدیث کا حصہ ہے، اُدھر سیدنا زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور اپنی بیوی کی شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔'' پس یہ حکم نازل ہوا: ﴿وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ ...... زَوَّجْنَاكَهَا﴾...... تک، اس سے مراد زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔''

فوائد: ...... اس حدیث کا صحیح سیاق یہ ہے: سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ((لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِزَيْدٍ: ((فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ۔)) قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِيْنَهَا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتّٰى مَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِي فَقُلْتُ: يَا زَيْنَبُ! أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُكِ، قَالَتْ: مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا

(٨٧١٢) تخريج: اسناده ضعيف، وفي متنه غرابة، مؤمل بن اسماعيل سيىء الحفظ (انظر: ١٢٥١١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَتّٰی أُوَامِرَ رَبِّی فَقَامَتْ إِلٰی مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَیْهَا بِغَیْرِ إِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَأَیْتُنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِینَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِیَ رِجَالٌ یَتَحَدَّثُونَ فِی الْبَیْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ۔)) (صحیح بخاری: ٤٧٨٧، ٧٤٢٠، صحیح مسلم: ١٤٢٨)

''جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے زید سے فرمایا: 'زینب سے میرا ذکر کرو۔' سیدنا زید رضی اللہ عنہ گئے، ان کے پاس پہنچے، جبکہ وہ آٹے کا خمیر کر رہی تھیں، سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے انہیں دیکھا، تو میرے دل میں ان کی عظمت آ ئی یہاں تک کہ مجھ میں ان کی طرف دیکھنے کی طاقت نہ ہوئی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ذکر کیا تھا، چنانچہ میں نے ان سے پیٹھ پھیری اور اپنی ایڑیوں پر لوٹا، یعنی ان کی طرف اپنی پشت کر کے کھڑا ہوا اور پھر کہا: اے زینب! رسول اللہ ﷺ نے آپ کی طرف پیغام بھیجا ہے اور آپ ﷺ تجھے یاد کرتے ہیں۔ سیدہ نے کہا میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کر سکتی، جب تک کہ اپنے ربّ سے استخارہ نہ کرلوں، پھر وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑی ہوگئیں اور قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بغیر اجازت آ گئے، پھر آپ ﷺ نے کہا جو کہا اور ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روٹی اور گوشت کھلایا اور جب دن چڑھ گیا تو لوگ کھا کر چلے گئے اور باقی لوگوں نے گھر میں ہی کھانے کے بعد گفتگو کرنا شروع کر دی۔''

(٨٧١٣)۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ کَاتِمًا شَیْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَکَتَمَ هٰذِهِ الْآیَاتِ عَلٰی نَفْسِهِ: ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِی أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَیْهِ أَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِی فِی نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ﴾ إِلٰی قَوْلِهِ: ﴿وَکَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا﴾ [الأحزاب: ٣٧]۔ (مسند احمد: ٢٦٥٦٩)

'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: اگر نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالی کی نازل کردہ شریعت کا کوئی حصہ چھپانا ہوتا تو آپ ﷺ ان آیات کو چھپا لیتے: ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِی أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ..... وَکَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا﴾۔''

فوائد: ...... پوری آیت یوں ہے: ﴿وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔﴾ (سورۂ احزاب: ٣٧)

(٨٧١٣) تخریج: أخرجه البخاری: ٤٦١٢، ٤٨٥٥، ٧٣٨٠، ٧٥٣١، ومسلم: ١٧٧ (انظر: ٢٦٠٤١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

''اور جب تو اس شخص سے جس پر اللہ نے انعام کیا اور جس پر تو نے انعام کیا کہہ رہا تھا کہ اپنی بیوی اپنے پاس روکے رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپاتا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا، حالانکہ اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے، پھر جب زید نے اس سے اپنی حاجت پوری کر لی تو ہم نے تجھ سے اس کا نکاح کر دیا، تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی نہ ہو، جب وہ ان سے حاجت پوری کر چکیں اور اللہ کا حکم ہمیشہ سے (پورا) کیا ہوا ہے۔''

اس باب کا مفہوم درج ذیل ہے: سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو اگرچہ اصلاً عرب تھے، لیکن کسی نے انہیں بچپن میں زبردستی پکڑ کر بطورِ غلام بیچ دیا، جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو انھوں نے یہ غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو آزاد کر کے اپنا لے پالک بیٹا بنا لیا اور بعد میں اپنی پھوپھی زاد بہن سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے شادی کر دی، بہرحال مزاج میں فرق برقرار رہا، بیوی کے مزاج میں خاندانی نسب وشرف رچا ہوا تھا، جبکہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے دامن پر غلامی کا داغ تھا، سو ان کی آپس میں ان بن رہتی تھی، جس کا تذکرہ زید رضی اللہ عنہ نبی کریم سے کرتے رہتے تھے اور طلاق کا عندیہ ظاہر کرتے رہتے تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو طلاق دینے سے روکتے اور نباہ کرنے کی تلقین کرتے، اُدھر اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیش گوئی سے بھی آگاہ فرما دیا تھا کہ زید کی طرف سے طلاق واقع ہو کر رہے گی اور اس کے بعد زینب کا نکاح آپ سے کر دیا جائے گا، تاکہ جاہلیت کی منہ بولا بیٹا بنانے کی اس رسم پر ایک کاری ضرب لگا کر واضح کر دیا جائے کہ لے پالک بیٹا، احکام شرعیہ میں حقیقی بیٹے کی طرح نہیں ہے اور اس کی مطلقہ سے نکاح جائز ہے، ان آیات میں انہی باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ دل میں چھپانے والی بات یہی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کی بابت بذریعہ وحی بتلائی گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈرتے اس بات سے تھے کہ لوگ کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا ہے، حالانکہ جب اللہ تعالی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے اس رسم کا خاتمہ کرانا تھا تو پھر لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تھی، ذہن نشین رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خوف فطری تھا، لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ فرمائی گئی، چونکہ اللہ تعالی نے آپ کے اس فطری خوف کا بھی ذکر کر دیا، اس لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وحی چھپانی ہوتی تو ان آیات کو چھپا لیتے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح معروف طریقے کے برعکس صرف اللہ کے حکم سے قرار پا گیا، یعنی نکاح خوانی، ولایت، حق مہر اور گواہوں کے بغیر، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا اجازت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے، کیونکہ وہ آسمانی فیصلے کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بن چکی تھیں۔ سبحان اللہ! کتنا بڑا اشرف ہے سیدہ کا۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ....﴾

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ....﴾ کی تفسیر

(٨٧١٤)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نُهِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ﴾ [الاحزاب: ٥٢] وَأَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرَ دِينِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: ﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ وَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ وَحَرَّمَ سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ۔ (مسند احمد: ٢٩٢٢)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کو چند قسم کی عورتوں سے نکاح کرنے سے روک دیا گیا تھا، صرف ہجرت کرنے والی ایماندار عورتوں سے آپ ﷺ نکاح کر سکتے تھے، پھر حکم ہوا: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ﴾ ...... ''تیرے لیے اس کے بعد عورتیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ تو ان کے بدلے کوئی اور بیویاں کر لے، اگرچہ ان کا حسن تجھے اچھا لگے مگر جس کا مالک تیرا دایاں ہاتھ بنے۔'' پس اللہ تعالی نے ایمان دار لونڈیوں کو حلال قرار دیا اور اس مومن خاتون کو بھی حلال کر دیا، جو اپنا نفس نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کر دے، اور اللہ تعالی نے اسلام کے علاوہ ہر دین والی کو آپ ﷺ کے لیے حرام قرار دیا اور فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡوَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ...... ''اے نبی! بے شک ہم نے تیرے لیے تیری بیویاں حلال کر دیں جن کا تو نے مہر دیا ہے اور وہ عورتیں جن کا مالک تیرا دایاں ہاتھ بنا ہے، اس (غنیمت) میں سے جو اللہ تجھ پر لوٹا کر لایا ہے اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں، جنھوں نے تیرے ساتھ

(٨٧١٤) تخريج: اسناده ضعيف ـ أخرجه الترمذي: ٣٢١٥ (انظر: ٢٩٢٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ہجرت کی ہے اور کوئی بھی مومن عورت اگر وہ اپنا آپ نبی کو ہبہ کر دے، اگر نبی چاہے کہ اسے نکاح میں لے لے۔ یہ خاص تیرے لیے ہے، مومنوں کے لیے نہیں۔ بے شک ہم نے جان لیا جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور ان عورتوں کے بارے میں فرض کیا جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ بنے ہیں، تاکہ تجھ پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

فوائد: ...... جب آیت تخییر کے نزول کے بعد ازواج مطہرات نے دنیا کے اسباب عیش و راحت کے مقابلے میں عسرت اور تنگی کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنا پسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کا صلہ یہ دیا: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ﴾ ...... ''تیرے لیے اس کے بعد عورتیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ تو ان کے بدلے کوئی اور بیویاں کر لے، اگرچہ ان کا حسن تجھے اچھا لگے مگر جس کا مالک تیرا دایاں ہاتھ بنے۔''

اس وقت آپ ﷺ کے عقد میں (۹) بیویاں تھیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو صلہ دیتے ہوئے آپ ﷺ کے لیے دیگر خواتین سے نکاح کرنے یا ان میں سے کسی کو طلاق دے کر اس کی جگہ کسی اور سے نکاح کرنے سے منع کر دیا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مزید شادیاں کرنے کا اختیار دے دیا تھا، جیسا کہ حدیث نمبر (۸۷۱۸) سے معلوم ہو رہا ہے، لیکن آپ ﷺ نے عملی طور پر کوئی شادی کی نہیں تھی۔ خاتون کا اپنے آپ کو کسی کے ہبہ کر دینا اور اس شخص کا اس عورت سے خود شادی کر لینا اور کسی سے کروا دینا، یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا اور یہ کسی خلیفہ اور امتی کا حق نہیں ہے۔

بَابُ: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ....﴾
﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ....﴾ کی تفسیر

(۸۷۱۵)۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تُعَيِّرُ النِّسَاءَ اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: أَلَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَعْرِضَ نَفْسَهَا بِغَيْرِ صَدَاقٍ، فَنَزَلَ أَوْ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ان عورتوں پر عیب لگاتی تھیں جو اپنا نفس رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کر دیتی تھیں اور سیدہ کہتی تھیں: کیا عورت کو اس سے شرم محسوس نہیں ہوتی کہ بغیر مہر کے اپنے آپ کو ہبہ کر دیتی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا

(۸۷۱۵) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٧٨٨، ٥١١٣، ومسلم: ١٤٦٤ (انظر: ٢٥٢٥١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ [الأحزاب: ٥١] قَالَتْ: إِنِّي أَرَى رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ۔ (مسند احمد: ٢٥٧٦٥)

جُنَاحَ عَلَيْكَ ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَلِيمًا۔﴾......''ان میں سے جسے تو چاہے مؤخر کر دے اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دے دے اور تو جسے بھی طلب کر لے، ان عورتوں میں سے جنھیں تو نے الگ کر دیا ہو تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں اور وہ سب کی سب اس پر راضی ہوں جو تو انھیں دے اور اللہ جانتا ہے جو تمھارے دلوں میں ہے اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، بڑے حلم والا ہے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کا رب بلا تاخیر آپ کی مرضی پوری کر دیتا ہے۔''

فوائد: ......اس آیت کی تفسیر اگلی حدیث میں بیان کی گئی ہے۔

(٨٧١٦)۔ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ [الأحزاب: ٥١] قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا كُنْتِ تَقُولِينَ لَهُ؟ قَالَتْ: كُنْتُ أَقُولُ لَهُ: إِنْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا۔ (مسند احمد: ٢٤٩٨١)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی جب کسی بیوی کی باری ہوتی تو اس سے اجازت طلب کرتے تھے: ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾......''ان میں سے جسے تو چاہے مؤخر کر دے اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دے دے اور تو جسے بھی طلب کر لے، ان عورتوں میں سے جنھیں تو نے الگ کر دیا ہو تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔'' میں (معاذہ) نے کہا: عائشہ! جب آپ تم سے پوچھتے تو تم کیا کہتی تھیں؟ انھوں نے کہا: میں یہ کہتی تھی: اے اللہ کے رسول! اگر یہ میرا اختیار ہے تو میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔''

فوائد: ......اس آیت میں آپ کی ایک اور خصوصیت کا بیان ہے، وہ یہ کہ بیویوں کے درمیان باریاں مقرر کرنے میں آپ ﷺ کو اختیار دے دیا گیا تھا، آپ ﷺ جس کی باری چاہیں موقوف کر دیں، یعنی اس کو نکاح میں

(٨٧١٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٧٨٩، ومسلم: ١٤٧٦ (انظر: ٢٤٤٧٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رکھتے ہوئے اس سے مباشرت نہ کریں اور جس سے چاہیں یہ تعلق قائم رکھیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے یہ حق استعمال نہیں کیا، ماسوائے سودہ رضی اللہ عنہا کے، کہ انھوں نے اپنی باری خود ہی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہبہ کر دی تھی، آپ ﷺ نے تمام ازواج کی باریاں مقرر کر رکھی تھیں، اسی لیے آپ ﷺ نے مرض الموت میں ازواج مطہرات سے اجازت لے کر بیماری کے ایام عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزارے، ﴿ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ﴾ کا تعلق آپ ﷺ کے اسی طرز عمل سے ہے کہ آپ ﷺ پر تقسیم اگرچہ دوسرے لوگوں کی طرح واجب نہیں تھی، اس کے باوجود آپ ﷺ نے تقسیم کو اختیار فرمایا، تاکہ آپ ﷺ کی بیویوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور آپ ﷺ کے اس حسن سلوک اور عدل و انصاف سے خوش ہو جائیں کہ آپ ﷺ نے خصوصی اختیار استعمال کرنے کے بجائے ان کی دلجوئی اور دل داری کا اہتمام فرمایا۔

بَابُ: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ....﴾
﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ....﴾ کی تفسیر

(٨٧١٧)۔ عَنْ زِيَادٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: لَوْ مِتْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُنَّ كَانَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ؟ قَالَ: وَمَا يُحَرِّمُ ذَاكَ عَلَيْهِ، قَالَ: قُلْتُ لِقَوْلِهِ: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ [الأحزاب: ٥٢] قَالَ: إِنَّمَا أُحِلَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ضَرْبٌ مِنَ النِّسَاءِ۔ (مسند احمد: ٢١٥٢٧)

"زیاد انصاری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر بالفرض نبی کریم ﷺ کی تمام بیویاں فوت ہو جاتیں تو کیا آپ ﷺ کے لئے پھر بھی نکاح کرنا حلال نہ تھا؟ انھوں نے کہا: آپ پر نکاح کرنا حرام کب ہوا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالی کے اس فرمان سے ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾۔ انھوں نے کہا: نبی کریم ﷺ کے لئے ایک قسم کی عورتیں حلال تھیں۔"

فوائد:...... پہلے اس آیت کا مفہوم گزر چکا ہے۔

(٨٧١٨)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔ (مسند احمد: ٢٤٦٣٨)

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات سے پہلے آپ کے لئے مزید عورتوں سے نکاح کرنا حلال کر دیا گیا تھا۔"

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۷۱۴) اور اس کے فوائد۔

(٨٧١٧) تخريج: اسناده ضعيف، زياد الانصاری مجهول، ومحمد بن ابی موسى كذالك ـ أخرجه الطبرانی: ٢٢/ ٢٩، والدارمی: ٢٢٤٠(انظر: ٢١٢٠٨)

(٨٧١٨) تخريج: صحيح، قاله الالبانی ـ أخرجه الترمذی: ٣٢١٦، والنسائی: ٦/ ٥٦(انظر: ٢٤١٣٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ....﴾

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ....﴾ کی تفسیر

(۸۷۱۹)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ، أَهْدَتْ إِلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاذْهَبْ فَادْعُ مَنْ لَقِيتَ۔)) فَجَعَلُوْا يَدْخُلُونَ يَأْكُلُونَ وَيَخْرُجُونَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى الطَّعَامِ وَدَعَا فِيهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، وَلَمْ أَدَعْ أَحَدًا لَقِيتُهُ إِلَّا دَعَوْتُهُ، فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَخَرَجُوْا، فَبَقِيَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ، فَأَطَالُوْا عَلَيْهِ الْحَدِيثَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ شَيْئًا، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوْا﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾ [الأحزاب: ۵۳]۔ (مسند احمد: ۱۲۶۹۸)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پتھر کے ایک تھال میں آپ ﷺ کے لئے حیس بطور تحفہ بھیجا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے مجھ فرمایا: ''جاؤ اور جو بھی ملے اس کو بلا لاؤ۔'' پس لوگوں نے داخل ہونا اور کھانا شروع کر دیا، نبی کریم ﷺ نے کھانے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا، اس پر برکت کی دعا کی اور جو اللہ کو منظور تھا، اس پر پڑھا، اُدھر میں نے بھی کسی کو نہیں چھوڑا، مگر اس کو دعوت دی، لوگوں نے کھانا کھایا اور سیر ہوئے اور باہر نکل گئے، لیکن ان میں سے کچھ لوگ اندر ہی بیٹھ کر گپیں لگاتے رہے، اب نبی کریم ﷺ ان کو کچھ کہنے سے شرماتے تھے، تو آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ ..... لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾''

فوائد: ...... پوری آیت یوں ہے: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ إِنٰىهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ﴾ (سورۂ احزاب: ۵۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کے گھروں میں مت داخل ہو مگر یہ کہ تمھیں کھانے کی طرف اجازت دی جائے، اس حال میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ، پھر جب کھا چکو تو

(۸۷۱۹) تخريج: أخرجه مسلم ۱۴۲۸، وعلقه البخاري: ۵۱۶۳ (انظر: ۱۲۶۶۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

منتشر ہو جاؤ اور نہ (بیٹھے رہو) اس حال میں کہ بات میں دل لگانے والے ہو۔ بے شک یہ بات ہمیشہ سے نبی کو تکلیف دیتی ہے، تو وہ تم سے شرم کرتا ہے اور اللہ حق سے شرم نہیں کرتا اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

اس میں نبی کریم ﷺ کے ایک ادب کا ذکر ہے کہ جب بھی صحابہ کو کھانے پینے کے لیے یا کسی اور کام کے لیے بلایا جائے تو وہ اجازت کے بغیر آپ ﷺ کے گھر میں داخل نہ ہو اور کام پورا ہو جانے کے بعد فوراً اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں اور آپ ﷺ کے گھر میں بیٹھے باتیں مت کرتے رہا کریں۔ ہمیشہ مہمان کو اپنے میزبان کے ساتھ اس ادب کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ حَیْس: کھجور، پنیر (یا ستو) اور گھی سے تیار کیا ہوا کھانا

(۸۷۲۰)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَبِيحَةَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَأَشْبَعَ الْمُسْلِمِينَ خُبْزًا وَلَحْمًا، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ، فَأَتَى حُجَرَ نِسَائِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ فَدَعَوْنَ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ وَأَنَا مَعَهُ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْبَيْتِ فَإِذَا رَجُلَانِ قَدْ جَرَى بَيْنَهُمَا الْحَدِيثُ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا بَصُرَ بِهِمَا وَلَّى رَاجِعًا، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ وَلَّى عَنْ بَيْتِهِ قَامَا مُسْرِعَيْنِ، فَلَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَأَرْخَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔ (مسند احمد: ۱۲۰۴۶)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس صبح نبی کریم ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ رخصتی کے بعد ولیمہ کیا تھا، میں نے لوگوں کو اس میں شمولیت کی دعوت دی تھی، آپ نے لوگوں کو روٹی اور گوشت سے سیر کیا، پھر آپ لوٹے جس طرح اپنی بیویوں کے حجروں میں لوٹتے تھے، آپ ﷺ نے ان پر سلام کیا اور انہوں نے آپ ﷺ کے لئے دعا کی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف لوٹے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ ﷺ گھر تک پہنچے تو ابھی تک ایک کونے میں دو آدمی آپس میں باتیں کر رہے تھے، جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو آپ ﷺ واپس چلے گئے، جب ان دو آدمیوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کے گھر سے بہت تیزی کے ساتھ باہر نکل گئے، اب میں نہیں جانتا کہ میں نے آپ ﷺ کو ان کے چلے جانے کی خبر دی یا آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تھی، پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف لوٹے اور میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا لیا اور پردہ والی آیت نازل ہوئی۔''

فوائد:...... پردہ والی آیت سے مراد درج ذیل آیت ہے: ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا

(۸۷۲۰) تخريج: أخرجه البخاري: ۵۱۵۴، ومسلم: ۱۴۲۸ (انظر: ۱۲۰۲۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَه مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا۔﴾

(سورۂ احزاب: ۵۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نبی (ﷺ) کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو، نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ، مگر جب کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو، تمہاری یہ حرکتیں نبی کو تکلیف دیتی ہیں، مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے۔ اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ نبی (ﷺ) کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو کرو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے، تمہارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسول (ﷺ) کو تکلیف دو، اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔''

پردے کا یہ حکم عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش پر نازل ہوا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ کے پاس اچھے برے ہر طرح کے لوگ آتے ہیں، کاش آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم دے دیں تو کیا اچھا ہو، جس پر اللہ تعالی نے یہ حکم نازل کیا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

(۸۷۲۱)۔ عَنْ سَلْمٍ نِ الْعَلَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ جِئْتُ اَدْخُلُ كَمَا كُنْتُ اَدْخُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَرَائَكَ يَا بُنَيَّ۔)) (مسند احمد: ۱۲۳۹۳)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب پردہ والی آیت نازل ہوئی تو میں آپ کے گھر میں داخل ہونے کے لیے آیا، جیسے پہلے داخل ہوتا تھا، لیکن اس بار نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پیارے بیٹے! پیچھے ہٹ جاؤ (اب پردے کا حکم آ گیا ہے)۔''

(۸۷۲۲)۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: اُحْجُبْ نِسَائَكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بیویاں قضائے حاجت کے لئے باہر مناصع کی جانب نکلتی تھیں، یہ ایک وسیع میدان تھا، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے کہتے رہتے تھے کہ آپ ﷺ اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دیں، لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا، ایک رات سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عشاء کے وقت باہر نکلیں، وہ ایک لمبے قد والی

(۸۷۲۱) تخريج: حديث صحيح ـ أخرجه ابويعلى: ٤٢٧٦ (انظر: ١٢٣٦٦)

(۸۷۲۲) تخريج: أخرجه البخارى: ١٤٦، ومسلم: ٢١٧٠ (انظر: ٢٥٨٦٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ! حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأُنْزِلَ الْحِجَابُ۔ (مسند احمد: ٢٦٣٩١)

خاتون تھیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: خبردار! اے سودہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو، پس پردہ کا حکم نازل ہو گیا۔''

بَابُ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَةَ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ....﴾
﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَةَ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٢٣)۔ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ [الأحزاب: ٥٦] قَالُوْا: كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: ((قُوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔))، قَالَ: وَنَحْنُ نَقُولُ: وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ، قَالَ يَزِيدُ: فَلَا أَدْرِي أَ شَيْءٌ زَادَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ أَوْ شَيْءٌ رَوَاهُ كَعْبٌ؟ (مسند احمد: ١٨٣١٣)

''سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾...... ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔'' جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبی! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں (اللہ تعالی نے ہمیں حکم جو دیا ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح مجھ پر درود بھیجو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔'' سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم یہ درود پڑھ کر ساتھ یہ بھی کہہ دیتے: وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔ ...... (اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت ہو)۔ یزید راوی کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں یہ چیز ابن ابی لیلیٰ نے اپنی طرف سے بیان کی ہے یا سیدنا کعب نے اس کو بیان کیا ہے۔''

فوائد:...... نماز میں درود کے مسائل کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۹۹) کا باب۔

(٨٧٢٣) تخريج: حديث صحيح ۔ أخرجه البخاري: ٣٣٧٠، ومسلم: ٤٠٦ (انظر: ١٨١٣٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى﴾ الآية
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى﴾ کی تفسیر

(٨٧٢٤)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا﴾ [الاحزاب: ٦٩] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يَكَادُ يُرٰى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً مِنْهُ قَالَ فَآذَاهُ مَنْ آذَاهُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَالُوْا يَتَسَتَّرُ هٰذَا السَّتَّرُ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٍ وَإِمَّا أُدْرَةٍ وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً أُدْرَةٍ وَإِمَّا آفَةٍ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَّا قَالُوْا وَإِنَّ مُوْسٰى خَلَا يَوْمًا فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلٰى ثَوْبِهِ لِيَأْخُذَهُ وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ، ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى مَلَاءٍ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا كَأَحْسَنِ الرِّجَالِ خَلْقًا وَأَبْرَأَهُ مِمَّا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لَهُ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ فِي الْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا. (مسند احمد: ١٠٦٧٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ آذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا﴾ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس پاک ثابت کر دیا، جو انہوں نے کہا تھا۔'' کے متعلق نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت زیادہ حیا دار اور اپنے آپ کو بہت زیادہ چھپانے والے تھے اسی حیا کی وجہ سے قریب نہ تھا کہ ان کے جسم کا کوئی حصہ دیکھا جا سکے۔ بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام اس انداز میں اس لیے چھپتے ہیں کہ ان کو جلد کی کوئی بیماری ہے یا خصیتیں پھولے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بنی اسرائیل کی اس بات سے پاک کرنا چاہا۔ ہوا یوں کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام خلوت میں گئے اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھ کر غسل کیا۔ جب غسل سے فارغ ہو کر کپڑا پکڑنے کے لیے اس کی طرف گئے تو پتھر آپ کا کپڑا لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پکڑی اور پتھر کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے چلے اور کہتے تھے او پتھر! میرا کپڑا (دے دے) او پتھر میرا کپڑا (دے دے) کہ موسیٰ تو بہت خوبصورت انسان ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی باتوں سے بری کر دیا۔ پتھر ٹھہر گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا کپڑا پکڑا اور پتھر کو لاٹھی سے مارنا شروع کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام کے پتھر پر لاٹھی مارنے سے تین یا چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔

(٨٧٢٤) تخريج: أخرجه البخاری: ٣٤٠٤، ٤٧٩٩ (انظر: ٩٠٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......اس میں موسی علیہ السلام کے دو معجزوں کا بیان ہے: پتھر کا ان کے کپڑے لے کر دوڑ جانا اور پتھر پر ان کی ضرب کے نشان لگنا۔ موسی علیہ السلام نہایت باحیا ہونے کی وجہ سے لوگوں کے سامنے اپنے جسم کو ننگا نہ ہونے دیتے تھے، لیکن لوگوں نے یہ بات گھڑ لی کہ ان کی شرم گاہ میں فلاں بیماری ہے، یہ اس وجہ سے ہر وقت پردہ کر کے رکھتے ہیں، حالات کا تقاضا تھا کہ حضرت موسی علیہ السلام کو اس الزام اور شبہے سے پاک ثابت کیا جائے، پس یہ واقعہ پیش آیا۔

سُوْرَةُ سَبَا

سورۂ سبا

بَابُ ذِكْرِ سَبَا وَاَوْلَادِهِ
سبا اور اس کی اولاد کا ذکر

(٨٧٢٥)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سَبَأٍ مَا هُوَ أَ رَجُلٌ أَمِ امْرَأَةٌ أَمْ أَرْضٌ؟ فَقَالَ: ((بَلْ هُوَ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً فَسَكَنَ الْيَمَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ، وَبِالشَّامِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الْيَمَانِيُّوْنَ فَمَذْحِجٌ وَكِنْدَةُ وَالْأَزْدُ، وَالْأَشْعَرِيُّوْنَ وَأَنْمَارٌ، وَحِمْيَرُ عَرَبًا كُلَّهَا، وَأَمَّا الشَّامِيَّةُ فَلَخْمٌ وَجُذَامٌ وَعَامِلَةُ وَغَسَّانُ۔)) (مسند احمد: ٢٨٩٨)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سبا کے بارے میں سوال کیا کہ وہ مرد تھا یا عورت یا زمین کا نام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مرد تھا، اس کے دس بچے تھے، ان میں چھ یمن میں اور چار شام میں آباد ہوئے، پس یمنی یہ ہیں: مذحج، کندہ، ازد، اشعری، انمار اور حمیر، یہ سارے کے سارے عرب تھے اور شامی یہ ہیں: لخم، جذام، عاملہ اور غسان۔''

فوائد: ......دس بچے ہونے سے مراد یہ ہے کہ یہ دس آدمی سبا کی نسل میں سے ہیں، کوئی اس کا بیٹا ہے، کوئی پوتا اور پڑپوتا وغیرہ۔ سورۂ سباء کی درج ذیل آیت میں میں سباء کا ذکر کیا گیا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَه بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ۔﴾ (سورۂ سباء: ١٥) ''سبا کے لیے ان کی اپنے مسکن میں ایک نشانی موجود تھی، دو باغ دائیں اور بائیں کھاؤ اپنے رب کا دیا ہوا رزق اور شکر بجالاؤ اس کا، ملک ہے عمدہ و پاکیزہ اور پروردگار ہے بخشش فرمانے والا۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا: قوم سبا یمن میں رہتی تھی، تبع بھی ان میں سے ہی تھے، بلقیس بھی انہی میں سے تھیں، یہ بڑی نعمتوں اور راحتوں میں تھے، چین سے زندگی گذار رہے تھے، اللہ کے رسول ان کے پاس آئے اور ان کو شکر کرنے

(٨٧٢٥) تخریج: اسنادہ حسن ۔ أخرجه الحاكم: ٢/ ٤٢٣ (انظر: ٢٨٩٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کی تلقین کی، رب کی وحدانیت کی طرف بلایا، اس کی عبادت کا طریقہ سمجھایا، کچھ زمانے تک تو یہ لوگ یونہی رہے، لیکن پھر جبکہ انہوں نے سرتابی اور روگردانی کی۔ احکام اللہ بے پرواہی سے ٹال دیئے تو ان پر زور کا سیلاب آیا اور تمام ملک، باغات اور کھیتیاں وغیرہ تاخت وتاراج ہوگئیں۔ حافظ صاحب کچھ روایات بیان کرنے کے بعد پھر کہتے ہیں: آب و ہوا کی عمدگی، صحت، مزاج اور اعتدال عنایت الہیہ سے اس طرح تھا کہ ان کے ہاں مکھی، مچھر اور زہریلے جانور بھی نہیں ہوتے تھے، یہ اس لئے تھا کہ وہ لوگ اللہ کی توحید کو مانیں اور دل و جان اس کی خلوص کے ساتھ عبادت کریں، یہ تھی وہ اللہ کی طرف سے نشانی جس کا ذکر ان آیات میں ہے کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان آبادبستی اور بستی کے دونوں طرف ہرے بھرے پھل دار باغات اور سرسبز کھیتیاں اور ان سے جناب باری نے فرما دیا تھا کہ اپنے رب کی دی ہوئی روزیاں کھاؤ پیو اور اس کے شکر میں لگے رہو، لیکن انہوں نے اللہ کی توحید کو اور اس کی نعمتوں کے شکر کو بھلا دیا اور سورج کی پرستش کرنے لگے۔ جیسے کہ ہدہد نے سلیمان علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ ﴿وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَّقِيْنٍ﴾.... ''میں تمہارے پاس سبا کی ایک پختہ خبر لایا ہوں۔'' (سورۂ نمل: ۲۲) ایک عورت ان کی بادشاہت کر رہی ہے جس کے پاس تمام چیزیں موجود ہیں، عظیم الشان تخت سلطنت پر وہ متمکن ہے۔ رانی اور رعایا سب سورج پرست ہیں۔ شیطان نے ان کو گمراہ کر رکھا ہے۔ بے راہ ہو رہے ہیں۔ مروی ہے کہ بارہ یا تیرہ پیغمبر ان کے پاس آئے تھے۔ بالآخر شامت اعمال رنگ لائی جو دیوار انہوں نے بنا رکھی تھی وہ چوہوں نے اندر سے کھوکھلی کر دی اور بارش کے زمانے میں وہ ٹوٹ گئیں، پانی کی ریل پیل ہوگئی دریاؤں کے، چشموں کے، بارش کے، نالوں کے، سب پانی آ گئے، ان کی بستیاں ان کے محلات ان کے باغات اور ان کی کھیتیاں سب تباہ و برباد ہوگئیں، ہاتھ ملتے رہ گئے کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی، پھر تو وہ تباہی آئی کہ اس زمین پر کوئی پھلدار درخت جمتا ہی نہ تھا، پیلو، جھاؤ، کیکر، ببول اور ایسے ہی بے میوہ بدمزہ بیکار درخت اگتے تھے۔ ہاں البتہ کچھ بیریوں کے درخت اگ آئے تھے جو نسبتاً اور درختوں سے کارآمد تھے۔ لیکن وہ بھی بہت زیادہ خاردار اور بہت کم پھل دار تھے۔ یہ تھا ان کے کفر وشرک کی سرکشی اور تکبر کا بدلہ کہ نعمتیں کھو بیٹھے اور زحموں میں مبتلا ہوگئے کافروں کو یہی اور اس جیسی ہی سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ ابو خیرہ کہتے ہیں گناہوں کا بدلہ یہی ہوتا ہے کہ عبادتوں میں سستی آ جائے، روزگار میں تنگی واقع ہو، لذتوں میں تختی آ جائے، یعنی جہاں کسی راحت کا منہ دیکھا فوراً کوئی زحمت آ پڑی اور مزہ مٹی ہوگیا۔

بَابُ: ﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ....﴾

﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٢٦)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب ہمارا ربّ، جس کا نام بہت زیادہ بابرکت ہے، کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو عرش کو اٹھانے

(٨٧٢٦) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٢٢٩ (انظر: ١٨٨٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا، ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ، فَيَقُولُ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ، وَيُخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ سَمَاءً حَتّٰى يَنْتَهِيَ الْخَبَرُ إِلٰى هٰذِهِ السَّمَاءِ، وَيَخْطِفُ الْجِنُّ السَّمْعَ، فَيُرْمَوْنَ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ، وَلٰكِنَّهُمْ يَقْذِفُونَ وَيَزِيدُونَ.)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَيَخْطِفُ الْجِنُّ وَيُرْمَوْنَ۔ (مسند احمد: ۱۸۸۲)

والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں، پھر ان کے قریب والے فرشتے جو اس آسمان میں ہیں، وہ تسبیح بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ تسبیح کا یہ سلسلہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتا ہے، پھر حاملین کے قریب والے آسمان کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں: تمہارے ربّ نے کیا کہا ہے؟ پس وہ ان کو خبر دیتے ہیں، پھر ایک آسمان والے اگلے نچلے آسمان والے کو بتلاتے ہیں، یہاں تک کہ بات آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتی ہے، اس سے جن بات کو اچکتے ہیں اور سن لیتے ہیں، پھر انہیں شعلے مارے جاتے ہیں اور (اگر وہ بچ جائیں تو سنی ہوئی بات میں کوئی جھوٹ ملاتے ہیں۔'' عبدالرزاق راوی نے کہا: جن بات اچکتے ہیں اور ان پر شعلے پھینکے جاتے ہیں۔''

فوائد: ...... اس حدیث میں درج ذیل آیت کی تفسیر بیان کی گئی ہے: ﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ۔﴾ (سورۂ سباء: ۲۳) ''اور سفارش اس کے ہاں نفع دیتی نہیں مگر جس کے لیے وہ اجازت دے، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں تمھارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں حق (فرمایا) اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے۔''

صحیح بخاری کی روایت میں اس آیت متعلقہ درج ذیل تفصیل بیان کی گئی ہے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلٰى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِ يَدِهِ الْيُمْنٰى نَصَبَهَا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ الْمُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلٰى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقُهُ وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتّٰى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقُوهَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى الْأَرْضِ فَتُلْقٰى عَلٰى فَمِ السَّاحِرِ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُصَدَّقُ فَيَقُولُونَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا يَكُونُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔)) ''جب اللہ تعالیٰ آسمان پر فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کے ساتھ اپنے پر

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مارنے لگتے ہیں اور غور سے سنتے ہیں اور زنجیر کی سی جھنکار نکلتی ہے، جب فرشتے حکم الٰہی کے خوف سے کچھ بے غم ہوتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟ دوسرے کہتے ہیں: جو کچھ فرمایا ہے وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بلند برتر ہے، فرشتوں کی یہ باتیں شیطان چوری سے اڑاتے ہیں اور یہ شیطان اس طرح اوپر تلے رہتے ہیں اور امام سفیان نے انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوئے ان کی کیفیت کو بیان کیا انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان کچھ کشادگی کر کے ان کو اوپر تلے کیا، پھر کبھی فرشتے خبر ہوتے ہی آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں اور وہ شعلہ باتیں سننے والوں کو قبل اس سے کہ وہ اپنے ساتھ والے کو بتلائے جلا ڈالتا ہے اور کبھی اس شعلہ کے اس تک پہنچنے سے پہلے وہ اپنے ساتھی کو بتا دیتا ہے اور اس طرح یہ باتیں زمین تک آجاتی ہیں، پھر ان باتوں کو نجومی کے منہ پر ڈالا جاتا ہے اور وہ اس ایک بات میں سو جھوٹی باتیں ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے، کوئی کوئی بات اس نجومی یعنی جادوگر کی سچ نکل آتی ہے، تو لوگ کہنے لگتے ہیں کہ دیکھو اس نجومی نے ہم سے یہ کہا تھا لہٰذا اس کی بات سچ نکلی، حالانکہ یہ وہی بات ہوتی ہے جو آسمان سے چوری کر لی جاتی ہے۔''

سُوْرَةُ فَاطِرٍ

سورۂ فاطر

بَابُ: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا....﴾
﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا....﴾ کی تفسیر

(٨٧٢٧)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ﴾ [فاطر: ٣٢] فَأَمَّا الَّذِينَ سَبَقُوْا بِالْخَيْرَاتِ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَأَمَّا الَّذِينَ اقْتَصَدُوْا فَأُولَئِكَ يُحَاسَبُونَ حِسَابًا

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾...... ''پھر ہم نے اس کتاب کے وارث اپنے وہ بندے بنائے جنھیں ہم نے چن لیا، پھر ان میں سے کوئی اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی میانہ رو ہے اور ان میں سے کوئی نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے، اللہ کے حکم

(٨٧٢٧) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه بين على بن عبد الله وابى الدرداء، بينهما فيه ابو خالد البكرى ولم نتبينه ـ أخرجه الحاكم: ٢/ ٤٢٦ (انظر: ٢١٧٢٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَسِيرًا، وَأَمَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يُحْبَسُونَ فِي طُولِ الْمَحْشَرِ، ثُمَّ هُمُ الَّذِينَ تَلافَاهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ فَهُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لُغُوبٌ﴾ [فاطر: ٣٤-٣٥])) (مسند احمد: ٢٢٠٧٠)

ہے۔ یہی بہت بڑا فضل ہے۔ تفسیر یہ ہے کہ جو لوگ بھلائیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں، یہ لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے، جو لوگ میانہ روی والے ہیں، ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، ان کو میدان محشر میں روکا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی تلافی کریں گے، یہی لوگ کہیں گے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ۔ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ۔﴾ ...... ''اور وہ کہیں گے سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بے شک ہمارا رب یقیناً بے حد بخشنے والا، نہایت قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا، نہ ہمیں اس میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ پہنچتی ہے۔''

(٨٧٢٨)۔ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِي، وَارْحَمْ غُرْبَتِي، وَارْزُقْنِي جَلِيسًا حَبِيبًا صَالِحًا، فَسَمِعَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَأَنَا أَسْعَدُ بِمَا قُلْتَ مِنْكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ﴾ قَالَ: الظَّالِمُ يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي مَقَامِهِ فَذٰلِكَ الْهَمُّ وَالْحَزَنُ، ﴿وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ﴾ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا، ﴿وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ [فاطر: ٣٢] فَذٰلِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔)) (مسند احمد: ٢٨٠٥٤)

''ابو ثابت سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجدِ دمشق میں داخل ہوا اور اس نے یہ دعا کی: اے میرے اللہ! میری وحشت کو انس سے تبدیل کر دے، میری غربت کو باعث رحمت بنا دے اور مجھے پیارا اور نیک ہم نشین عطا فرما، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کے یہ الفاظ سن لیے اور کہا: اگر تو سچا ہے تو میں تیری دعا کے لئے زیادہ خوش نصیب ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ﴾ سے مراد وہ ظالم، جس کو حشر کے میدان میں پکڑا جائے گا اور اس کو غم اور پریشانی پہنچائی جائے گی، ﴿وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ﴾ سے مراد وہ شخص ہے، جس کا حساب آسان ہوگا اور ﴿وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ وہ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔''

(٨٧٢٨) تخريج: اسناده ضعيف، ثابت او ابو ثابت، لم ينسب البخاري في "تاريخه" وابو حاتم في "الجرح والتعديل"، وذهب الهيثمي الى انه ثابت بن عبيد، وهو من رجال مسلم، وقد اختلف في اسناده على الاعمش ـ أخرجه الحاكم: ٢/ ٤٢٦ (انظر: ٢٧٥٠٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۷۲۹)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْآیَةِ: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ﴾ قَالَ: ((هٰؤُلَاءِ کُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَکُلُّهُمْ فِی الْجَنَّةِ۔)) (مسند احمد: ۱۱۷۶۷)

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾...... ''پھر ہم نے اس کتاب کے وارث اپنے وہ بندے بنائے جنھیں ہم نے چن لیا، پھر ان میں سے کوئی اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی متوسط درجے کا ہے اور ان میں سے کوئی اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے، یہی بہت بڑا فضل ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''(اس آیت میں مذکورہ) سب لوگوں کا مرتبہ ایک ہی ہے اور سارے جنت میں جائیں گے۔''

فوائد:...... اس آیت میں امت محمدیہ کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں:

(۱) وہ لوگ جو بعض فرائض میں کوتاہی اور بعض محرمات کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔

(۲) اس قسم سے مراد وہ لوگ ہیں جو فرائض کے پابند اور محرمات کے تارک تو ہیں، لیکن کبھی مستحبات کو ترک کر دیتے ہیں اور کبھی بعض محرمات کا ارتکاب بھی ان سے ہو جاتا ہے، بس نیک تو ہیں، لیکن پیش پیش نہیں ہیں۔

(۳) وہ لوگ جو دین کے معاملے میں پہلی دونوں اقسام کے افراد سے سبقت کرنے والے ہیں۔

سُوْرَةُ یٰسٓ

سورۂ یٰس

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهَا

سورۂ یٰس کی فضیلت کا بیان

(۸۷۳۰)۔ عَنْ مَعْقَلِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ ''سیدنا معقل بن یسار سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

(۸۷۲۹) تخریج: اسناده ضعیف لابهام الرجل من ثقیف، والرجل من کنانة ۔ أخرجه الترمذی: ۳۲۲۵ (انظر: ۱۱۷٤۵)

(۸۷۳۰) تخریج: اسناده ضعیف لجهالة الرجل وابیه، وسمّی فی الروایة بأبی عثمان، ولا یعرف ۔ أخرجه النسائی فی "عمل الیوم واللیلة": ۱۰۷۵، والطبرانی: ۲۰/ ۵۱۱ (انظر: ۲۰۳۰۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يس قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيدُ اللّٰهَ تَعَالَى وَالدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَلَهُ، وَاقْرَءُ وْهَا عَلَى مَوْتَاكُمْ.)) (مسند احمد: ٢٠٥٦٦)

فرمایا: ''سورۂ یس قرآن مجید کا دل ہے، جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے گھر کی خاطر اس کی تلاوت کرے گا، اس کو بخش دیا جائے گا اور اس سورت کو اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو۔''

(٨٧٣١)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي الْمَشْيَخَةُ أَنَّهُمْ حَضَرُوْا غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ الثُّمَالِيَّ حِينَ اشْتَدَّ سَوْقُهُ فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ ﴿يس﴾ قَالَ: فَقَرَأَهَا صَالِحُ بْنُ شُرَيْحٍ السَّكُونِيُّ فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ مِنْهَا قُبِضَ، قَالَ: فَكَانَ الْمَشْيَخَةُ يَقُولُونَ إِذَا قُرِئَتْ عِنْدَ الْمَيِّتِ خُفِّفَ عَنْهُ بِهَا، قَالَ صَفْوَانُ: وَقَرَأَهَا عِيسَى بْنُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ ابْنِ مَعْبَدٍ۔ (مسند احمد: ١٧٠٩٤)

''صفوان کہتے ہیں: بعض بزرگوں نے مجھے بیان کیا کہ وہ غضیف بن حارث ثمالی کے پاس موجود تھے، ان پر عالم نزع کی بڑی سختی تھی، پس انھوں نے کہا: کیا تم میں سے کوئی آدمی سورۂ یس پڑھ سکتا ہے؟ صالح بن شریح سکوتی نے سورۂ یس کی تلاوت کی، ابھی تک انھوں نے چالیس آیتیں پڑھی تھیں کہ وہ فوت ہوگئے۔ بزرگ کہتے تھے کہ جب میت پر اس سورت کی تلاوت کی جائے تو اس کی وجہ سے اس پر تخفیف کی جاتی ہے۔''

(٨٧٣٢)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَتَسْتَأْذِنَ فِي الرُّجُوعِ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ إِلَى مَطْلَعِهَا فَذٰلِكَ مُسْتَقَرُّهَا۔)) ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ [يس: ٣٨] (مسند احمد: ٢١٦٧٩)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں غروب آفتاب کے وقت مسجد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا تجھے معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے؟'' میں نے کہا: جی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چلتا رہے گا، یہاں تک کہ اپنے ربّ کے سامنے سجدہ کر کے واپس آنے کی اجازت طلب کرے گا، پس اس کو اجازت دی جائے گی اور کہا جائے گا: تو جہاں سے آیا ہے، وہیں چلا جا، پس یہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے گا، وہی اس کے قرار پکڑنے کی جگہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ ......''اور سورج اپنے ٹھہرنے کی جگہ کی طرف چلتا ہے۔''

(٨٧٣١) تخريج: أثر اسناده صحيح (انظر: ١٦٩٦٩)

(٨٧٣٢) تخريج: أخرجه البخاري: ٣١٩٩، ٤٨٠٢، ومسلم: ١٥٩ (انظر: ٢١٣٥٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٧٣٣)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا)قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ ...... ''اور سورج اپنے ٹھہرنے کی جگہ کی طرف چلتا ہے۔'' [يس: ٣٨] قَالَ: ((مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔)) (مسند احمد: ٢١٧٣٤)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالی کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے ہے۔''

فوائد: ...... ملاحظہ ہو حدیث نمبر (٨٦٠٠)

سُوْرَةُ الصَّافَّاتِ

سورۂ صافات

بَابُ قِصَّةِ الذَّبِيْحِ وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿نَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾
ذبح ہونے والے کا بیان اور ﴿نَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾ کی تفسیر

(٨٧٣٤)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ ذَهَبَ بِإِبْرَاهِيمَ إِلَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَسَاخَ، ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَسَاخَ، ثُمَّ أَتَى الْجَمْرَةَ الْقُصْوَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَسَاخَ، فَلَمَّا أَرَادَ إِبْرَاهِيمُ أَنْ يَذْبَحَ ابْنَهُ إِسْحَاقَ قَالَ لِأَبِيهِ: يَا أَبَتِ!

'' سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب جبریل علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام کو جمرہ عقبہ کے پاس لے کر گئے تو شیطان سامنے آ گیا، انھوں نے اس کو سات کنکریاں ماریں، وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جب وہ جمرہ وسطی پر آئے تو شیطان پھر سامنے آ گیا، انھوں نے اسے سات کنکریاں ماریں، پس وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جب وہ دور والے جمرہ کے پاس پہنچے تو شیطان پھر سامنے آ گیا، انھوں نے اس بار بھی اس کو سات کنکریں ماریں اور وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے

(٨٧٣٣) تخريج: أخرجه البخارى: ٤٨٠٣، ٧٤٣٣، ومسلم: ١٥٩ (انظر: ٢١٤٠٥)

(٨٧٣٤) تخريج: اسناده ضعيف، عطاء بن السائب اختلط، وحماد بن سلمة روى عنه قبل الاختلاط وبعده عند غير واحد من أهل العلم، والمرجح هنا ان هذا الحديث مما رواه عنه بعد الاختلاط، والصحيح عند اهل العلم أن الذبيح هو اسماعيل لا اسحاق۔ (انظر: ٢٧٩٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَوْثِقْنِي لَا أَضْطَرِبُ فَيَنْتَضِحَ عَلَيْكَ مِنْ دَمِي ، إِذَا ذَبَحْتَنِي فَشَدَّهُ، فَلَمَّا أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَذْبَحَهُ نُودِيَ مِنْ خَلْفِهِ: ﴿أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾ [صافات: ۱۰۵]۔ (مسند احمد: ۲۷۹۵)

اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے اپنے باپ سے کہا: اے ابا جان! مجھے اچھی طرح باندھ دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے چین ہو جاؤں اور میرا خون آپ پر جا گرے، ابراہیم علیہ السلام نے ان کو باندھ دیا اور جب چھری پکڑکر ذبح کرنا چاہا تو آواز آئی: ﴿أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾ ......''اے ابراہیم! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہے۔''

فوائد: ...... مفسرین کے درمیان اس کی بابت اختلاف پایا جاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا کون بیٹا ذبیح تھا، اسماعیل علیہ السلام، یا اسحق علیہ السلام، ابن جریر، ابن کثیر اور اکثر مفسرین نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح قرار دیا ہے اور یہی بات صحیح ہے، صحیح ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

(۱) سورۂ صافات کی آیت نمبر (۱۰۰) سے (۱۱۳) تک کا مطالعہ کریں، ان آیات میں ابراہیم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کا ذکر ہے، جس بیٹے کو ذبح کیا، اس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ﴾ ......''تو ہم نے ابراہیم کو ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔'' پھر آیت نمبر (۱۱۱) تک ذبح کا واقعہ بیان کیا اور پھر فرمایا: ﴿وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ﴾ ......''اور ہم نے ابراہیم کو اسحق کی بشارت دی، جو نبی اور صالح لوگوں میں سے ہوگا۔''

اس ترتیب سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ جس بیٹے کو ذبح کیا گیا، وہ اسماعیل علیہ السلام تھے، جو اس وقت ابراہیم علیہ السلام کے اکلوتے بیٹے تھے، اسحاق علیہ السلام کی ولادت بعد میں ہوئی تھی۔

درج ذیل اقتباسات تفسیر ابن کثیر سے لیے گئے ہیں، بتقاضۂ ضرورت ساتھ اضافی الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں:

(۲) اسی وقت دعا قبول ہوتی ہے اور ایک بردبار بچے کی بشارت دی جاتی ہے، یہ اسماعیل علیہ السلام تھے، یہ آپ کے صاحبزادے اسحاق علیہ السلام سے بڑے تھے، اسے تو اہل کتاب بھی مانتے ہیں بلکہ ان کی کتب میں موجود ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش کے وقت ابراہیم علیہ السلام کی عمر چھیاسی برس تھی اور جس وقت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے، اس وقت آپ کی عمر ننانوے برس تھی۔

(۳) ان کی کتاب میں یہ بھی ہے کہ جناب ابراہیم کو اپنے اکلوتے فرزند کو ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا (اور اکلوتے بیٹے تو حضرت اسماعیل ہی ہو سکتے ہیں، کیونکہ وہی بڑے تھے اور بڑا ہی اکلوتا ہوتا ہے، جب تک دوسرا بیٹا پیدا نہ ہو)۔ لیکن صرف اس لیے کہ یہ اہل کتاب خود حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے عرب ہیں، پس انھوں نے واقعہ کی اصلیت کو ہی بدل دیا اور یہ فضیلت حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہٹا کر حضرت اسحاق علیہ السلام کے لیے ثابت کر دی اور بیجا تاویلیں کرتے ہوئے اللہ کے کلام کو بدل ڈالا اور کہا ہماری کتاب میں لفظ ''وحید'' ہے اس سے مراد اکلوتا نہیں، بلکہ جو تیرے پاس اس وقت اکیلا ہے، وہ ہے، یہ اس لیے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تو اپنی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

والدہ کے ساتھ مکہ میں تھے اور وہاں خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ صرف حضرت اسحاق تھے، لیکن یہ بالکل غلط ہے، ''وحید'' اسی کو کہا جاتا ہے جو اکلوتا ہو اور اس کا اور کوئی بھائی نہ ہو۔

(۴) پھر یہاں ایک بات اور بھی ہے کہ اکلوتے اور پہلوٹھی کے بچے کے ساتھ جو محبت اور لاڈ پیار ہوتا ہے، وہ عموماً دوسری اولاد کے ہونے پر باقی نہیں رہتا، اس لیے اکلوتے کو ذبح کرنے کا حکم، اس میں کڑا امتحان اور مشکل آزمائش ہے، اس نقطے کا مصداق بھی صرف اسماعیل علیہ السلام بنتے ہیں۔

(۵) اسمٰعیل کی بشارت کا ''غلام حلیم'' (بردبار بچہ) کہہ کر ذکر ہوا اور پھر اللہ کی راہ میں ذبح کے لیے تیار ہونے کا ذکر ہوا، اس تمام بیان کو ختم کرکے پھر نبی صالح اسحاق کی ولادت کی بشارت کا بیان ہوا اور فرشتوں نے اسحاق علیہ السلام کی بشارت کے موقع پر ﴿غلام علیم﴾ کہا، (اور آدمی بڑا ہو کر علیم بنتا ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت کے ساتھ یہ بھی بتلا دیا گیا تھا کہ وہ زندہ رہیں گے)

(۶) قرآن مجید میں ایک اور مقام پر اسحٰق کی بشارت ان لفظوں میں دی گئی: ﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَاءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ﴾...... ''پس ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق کی بشارت دی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی بشارت دی'' (سورۂ ہود: ۷۱) اس سے معلوم ہوا کہ اسحاق علیہ السلام زندہ رہیں گے اور ان کی نسل جاری رہے گی اور اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں یعقوب علیہ السلام پیدا ہوں گے، اب جس بچے کی نسل جاری رہنے کا پہلے ہی علم دیا جا چکا ہو، اس کو ذبح کرنے کا حکم کیسے دیا جا سکتا ہے؟

(۷) ذبیح اللہ تو اسماعیل علیہ السلام ہیں، کیونکہ ذبح کا محل منیٰ ہے اور یہ مقام مکہ میں ہے اور اسماعیل علیہ السلام یہیں تھے، اسحاق علیہ السلام تو کنعان شہر میں تھے، جو شام ہے۔

(۸) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: ((إِنِّیْ كُنْتُ رَأَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ حِيْنَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَنَسِيْتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِی الْبَيْتِ شَيْءٌ يُشْغِلُ الْمُصَلِّيَ.)) قَالَ سُفْيَانُ لَمْ تَزَلْ قَرْنَا الْكَبْشِ فِي الْبَيْتِ حَتَّى احْتَرَقَ الْبَيْتُ فَاحْتَرَقَا۔ ''جب میں بیت اللہ میں داخل ہوا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ دیکھے تھے، پھر میں بھول گیا کہ تجھے ان کو ڈھانپ دینے کا حکم دوں، اس لیے اب انہیں ڈھانپ دے، کیونکہ بیت اللہ میں کسی ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں ہے جو نمازی کو مشغول کرے۔'' سفیان فرماتے ہیں: مینڈھے کے دونوں سینگ بیت اللہ میں ہی رہے، جب بیت اللہ کو آگ لگی تو وہ بھی جل گئے تھے۔''

اسماعیل علیہ السلام کے فدیے میں جو مینڈھا لایا گیا تھا، اس کے سینگ کعبہ کی عمارت کے اندر رکھے ہوئے تھے۔ جب یزید بن معاویہ کے دور میں واقعہ حرہ کے بعد بنو امیہ کا لشکر مکہ مکرمہ پہنچا اور عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کیا اور منجنیق نصب کر کے کعبہ پر پتھر برسائے اور آگ لگ جانے کی وجہ سے بیت اللہ کے پردے، چھت اور یہ دو سینگ جل گئے، یہ صفر ۶۴ھ کا واقعہ ہے۔ (بلوغ المعانی من اسرار الفتح الربانی: ۱/ ۳۶۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یہ واقعہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ ذبیح اللہ اسماعیل تھے، اسی وجہ سے ان کی اولاد قریش تک یہ سینگ برابر اور مسلسل چلے آئے، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا تھا، وہ اسماعیل تھے، واللہ اعلم بالصواب۔

سُوْرَةُ ﴿ص﴾

سورۂ ص

بَابُ: ﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا﴾
﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا﴾ کی تفسیر

(٨٧٣٥)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ فَأَتَتْهُ قُرَيْشٌ وَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُهُ، وَعِنْدَ رَأْسِهِ مَقْعَدُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ فَقَعَدَ فِيهِ، فَقَالُوْا: إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ يَقَعُ فِي آلِهَتِنَا، قَالَ: مَا شَأْنُ قَوْمِكَ يَشْكُونَكَ؟ قَالَ: ((يَا عَمِّ! أُرِيدُهُمْ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ، وَتُؤَدِّي الْعَجَمُ إِلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ۔))، قَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔))، فَقَامُوْا فَقَالُوْا: أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا، قَالَ: وَنَزَلَ ﴿صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ﴾ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ [ص: ١ - ٥]، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ الْإِمَامِ أَحْمَدَ): قَالَ أَبِي: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ أَبِي: قَالَ الْأَشْجَعِيُّ: يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ۔ (مسند احمد: ٢٠٠٨)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابو طالب بیمار پڑ گئے، قریشی ان کے پاس آئے اور نبی کریم ﷺ بھی ان کی تیمار داری کے لئے تشریف لے آئے، ان کے سر کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تو تھی، لیکن ابو جہل کھڑا ہوا اور اس جگہ میں بیٹھ گیا، پھر قریشیوں نے کہا: ابو طالب! تمہارا یہ بھتیجا ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے۔ ابو طالب نے آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہا: کیا بات ہے، یہ آپ کی قوم آپ کی شکایت کر رہی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے چچا! میں انہیں ایک ایسے کلمہ پر متحد کرنا چاہتا ہوں کہ جس کو قبول کرنے سے عرب ان کے تابع ہوں گے اور عجم انہیں جزیہ دیں گے۔'' ابو طالب نے کہا: وہ کونسا کلمہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لا الہ الا اللہ'' وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: کیا اس نے سب معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے، اس وقت سورۂ ص کی یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ...... إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾

(٨٧٣٥) تخريج: اسناده ضعيف، يحيى بن عمارة في عداد المجهولين - أخرجه الترمذي: ٣٢٣٢ (انظر: ٢٠٠٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... نازل ہونے والی پوری آیات یہ تھیں: ﴿صٓ وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّکْرِ. بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ. کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ. وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَ هُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ. اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ.﴾ (ص)

''اس نصیحت والے قرآن کی قسم! بلکہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا تو انھوں نے پکارا اور وہ بچ نکلنے کا وقت نہیں تھا۔ اور انھوں نے اس پر تعجب کیا کہ ان کے پاس انھی میں سے ایک ڈرانے والا آیا اور کافروں نے کہا یہ ایک سخت جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا ڈالا؟ بلاشبہ یہ یقیناً بہت عجیب بات ہے۔''

(۸۷۳۶)۔ (وَعَنْهُ اَیْضًا) قَالَ: قَالَ لَمَّا مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَهْطٌ مِنْ قُرَیْشٍ مِنْهُمْ أَبُو جَهْلٍ، فَقَالُوْا: یَا أَبَا طَالِبٍ! ابْنُ أَخِیكَ یَشْتِمُ آلِهَتَنَا یَقُولُ وَیَقُولُ وَیَفْعَلُ وَیَفْعَلُ، فَأَرْسِلْ إِلَیْهِ فَانْهَهُ، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَیْهِ أَبُو طَالِبٍ، وَکَانَ قُرْبَ أَبِی طَالِبٍ مَوْضِعُ رَجُلٍ فَخَشِیَ إِنْ دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَی عَمِّهِ أَنْ یَکُونَ أَرَقَّ لَهُ عَلَیْهِ فَوَثَبَ فَجَلَسَ فِی ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ لَمْ یَجِدْ مَجْلِسًا إِلَّا عِنْدَ الْبَابِ فَجَلَسَ، فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: یَا ابْنَ أَخِی! إِنَّ قَوْمَكَ یَشْکُونَكَ، یَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَشْتُمُ آلِهَتَهُمْ، وَتَقُولُ وَتَقُولُ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ، فَقَالَ: ((یَا عَمِّ! إِنِّی إِنَّمَا أُرِیدُهُمْ عَلٰی کَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، تَدِینُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ، وَتُؤَدِّی إِلَیْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْیَةَ۔))، قَالُوْا: وَمَا هِیَ نَعَمْ وَأَبِیكَ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ابو طالب بیمار ہوئے تو قریشیوں کا ایک گروہ ان کی تیمارداری کے لئے آیا، ان میں ابو جہل بھی تھا، انہوں نے کہا: ابو طالب! تمہارا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے، یہ کہتا ہے، یہ کہتا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے۔ ابو طالب نے آپ کو اپنے پاس آنے کا پیغام بھیجا، ابو طالب کے قریب ایک آدمی کی جگہ خالی تھی، ابو جہل کو خدشہ تھا کہ اگر نبی کریم ﷺ داخل ہوئے تو قریب ہو کر بیٹھ جائیں گے، اور پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ ابو طالب کو اپنے بھتیجے پر ترس آ جائے، اس لیے یہ کود کر اس خالی جگہ پر بیٹھ گیا، جب نبی کریم ﷺ داخل ہوئے اور بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو آپ ﷺ دروازے کے قریب ہی بیٹھ گئے۔ ابو طالب نے کہا: اے بھتیجے! تمہاری قوم تمہاری شکایت کر رہی ہے کہ تم ان کے معبودوں کو برا بھلا کہتے ہو اور یہ یہ کہتے ہو اور ایسے ایسے کرتے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے چچا! میں ان سے ایسا کلمہ چاہتا ہوں کہ جس کی وجہ سے عرب ان کے تابع ہو جائیں گے اور عجمی ان کو جزیہ دیں گے۔'' انہوں نے کہا: وہ کونسا کلمہ ہے؟ تیرے باپ کی قسم! ہم یہ اور اس طرح

(۸۷۳۶) تخریج: اسناده ضعیف، عباد بن جعفر فی عداد المجهولین ۔ أخرجه ابن ابی شیبة: ۱۴/ ۲۹۹، والنسائی فی "الکبری": ۱۱۴۳۷ (انظر: ۳۴۱۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَشْرًا، قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ـ)) قَالَ: فَقَامُوْا وَهُم يَنْفُضُونَ ثِيَابَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: ﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ﴾ [ص: ٥ ـ ٨]ـ (مسند احمد: ٣٤١٩)

کی دس باتیں قبول کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔'' یہ سن کر وہ کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا:) ﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ ......''کیا اس نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا ڈالا؟ بلاشبہ یہ یقیناً بہت عجیب بات ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے آگے تلاوت کی، یہاں تک کہ ﴿لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ﴾ تک پہنچ گئے۔''

فوائد:...... باقی کل تین آیات تھیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

﴿وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلٰى آلِهَتِكُمْ إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ـ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ـ أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِي بَلْ لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ـ﴾ ......''اور ان کے سرکردہ لوگ چل کھڑے ہوئے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر ڈٹے رہو، یقیناً یہ تو ایسی بات ہے جس کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ ہم نے یہ بات آخری ملت میں نہیں سنی، یہ تو محض بنائی ہوئی بات ہے۔ کیا ہمارے درمیان میں سے اسی پر نصیحت نازل کی گئی ہے؟ بلکہ وہ میری نصیحت سے شک میں ہیں، بلکہ انھوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا۔''

سُوْرَةُ الزُّمَرِ

سورۂ زمر

بَابُ: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ﴾
﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ﴾ کی تفسیر

(٨٧٣٧)ـ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾ [الزمر: ٣١] قَالَ الزُّبَيْرُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَيُكَرَّرُ

''سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب سورۂ زمر کی یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾ ......''(اے نبی) یقیناً تم بھی وفات پانے والے ہو اور وہ لوگ بھی مرنے والے ہیں، پھر تم روز قیامت اپنے رب کے پاس جھگڑا

(٨٧٣٧) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه ابن ماجه: ٤١٥٨، والترمذي: ٣٢٣٦، ٣٣٥٦ (انظر: ١٤٣٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوبِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدّٰى إِلٰى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقُّهُ۔)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ! إِنَّ الْأَمْرَ لَشَدِيدٌ۔ (مسند احمد: ١٤٣٤)

کرو گے۔'' سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! گناہوں کے ساتھ ساتھ دنیا میں ہمارے ما بین جو کچھ ہوتا ہے، کیا پھر اس کا تکرار ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، تم پر ضرور تکرار ہوگا، یہاں تک کہ ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا جائے گا۔'' یہ سن کر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! پھر تو معاملہ بڑا سخت ہے۔''

(٨٧٣٨)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا) قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ [الزمر: ٣١] قَالَ الزُّبَيْرُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! مَعَ خُصُومَتِنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔))، وَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ [الكاثر: ٨] قَالَ الزُّبَيْرُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ؟ وَإِنَّمَا يَعْنِي هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، قَالَ: ((أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُونُ۔)) (مسند احمد: ١٤٠٥)

''سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ ...... ''(پھر تم روز قیامت اپنے رب کے پاس جھگڑا کرو گے۔'' تو میں (زبیر) نے کہا: اے اللہ کے رسول! دنیا میں ہونے والے ہمارے مابین کے جھگڑوں کے ساتھ (آخرت میں بھی یہ جھگڑے) ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ...... ''پھر اس دن تم سے ضرور ضرور نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔'' میں (زبیر رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سی نعمت کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ بس ہمارے پاس تو یہ دو کالے رنگ کی چیزیں ہیں، ایک کھجور ہے اور ایک پانی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! عنقریب یہ سوال ہوگا۔''

فوائد: ...... دنیا اور آخرت کے محاسبہ میں فرق ہے، اگر مظلوم نے دنیا میں ہی اپنی رضامندی سے ظالم کو مکمل طور پر معاف کر دیا تو ٹھیک وگرنہ میدانِ حشر میں تصفیہ ہوگا۔ نعمت، نعمت ہی ہوتی ہے، ہر بشر کسی نہ کسی انداز میں اللہ تعالیٰ کی مختلف نعمتوں سے فیضیاب ہوتا ہے، اگر دنیا میں ان کا شکر ادا کر لیا تو ٹھیک، وگرنہ آخرت میں پوچھ گچھ ہوگی۔

(٨٧٣٨) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ﴾
﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۳۹)۔ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ [الزمر: ۵۳] فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَمَنْ أَشْرَكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ۔)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (مسند احمد: ۲۲۷۲۰)

''مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مجھے اس آیت کے بدلے میں دنیا و مافیہا دے دیا جائے: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾...... ''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے، یقیناً وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور جس نے شرک کیا؟ نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے اور پھر فرمایا: '' مگر جس نے شرک کیا (اس کی بخشش نہیں ہو گی)۔'' آپ ﷺ نے تین بار یہ جملہ دوہرایا۔

فوائد:...... آیتِ مبارکہ اپنے مضمون میں واضح ہے، توبہ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

بَابُ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾
﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۴۰)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ: كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَوْمَ يَجْعَلُ اللّٰهُ السَّمَاءَ عَلَى ذِهْ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ، وَالْأَرْضَ عَلَى ذِهْ، وَالْمَاءَ عَلَى ذِهْ، وَالْجِبَالَ عَلَى ذِهْ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهْ، كُلُّ ذٰلِكَ يُشِيرُ بِأَصَابِعِهِ، قَالَ:

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک یہودی، نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اس نے کہا: اے ابو القاسم! اس بارے میں آپ کیا کہیں گے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان کو اس انگشتِ شہادت پر اٹھا لے گا اور زمین کو اس انگلی پر، پانی کو اس انگلی پر، پہاڑوں کو اس انگلی پر اور باقی تمام مخلوقات کو اس انگلی پر اٹھا لے گا؟ ساتھ ہی اس

(۸۷۳۹) تخریج: اسناده ضعيف، ابن لهيعة سيىء الحفظ، وابو عبد الرحمن الجبلاني فی عداد المجهولين ۔ أخرجه الطبراني فی "الاوسط": ۱۷۶ (انظر: ۲۲۳۶۲)

(۸۷۴۰) تخريج: حسن لغيره ۔ أخرجه الترمذی: ۳۲۴۰ (انظر: ۲۹۸۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَـأَنْـزَلَ الـلّٰـهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ [الزمر: ٦٧](مسند احمد: ٢٩٨٨)

یہودیوں نے انگلیوں کی طرف اشارہ کیا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ ......''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اتنی قدر نہیں کی، جتنی کہ اس کی قدر کی جانی چاہیے تھی۔''

(٨٧٤١)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! أَبَلَغَكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِلُ الْخَلَائِقَ عَلٰى أُصْبُعٍ، وَالسَّمٰوَاتِ عَلٰى أُصْبُعٍ، وَالْأَرَضِينَ عَلٰى أُصْبُعٍ، وَالشَّجَرَ عَلٰى أُصْبُعٍ، وَالثَّرٰى عَلٰى أُصْبُعٍ؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ [الزمر: ٦٧] اَلْآيَةَ۔ (مسند احمد: ٣٥٩٠)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابو القاسم! کیا یہ بات آپ تک پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کو ایک انگلی پر، آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور تر مٹی کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات پر اتنا زیادہ ہنسے کہ آپ کی داڑھیں مبارک نمایاں ہو گئیں، پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ ......''اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اتنی قدر نہیں کی، جتنی کہ اس کی قدر کی جانی چاہیے تھی۔''

(٨٧٤٢)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ [الزمر: ٦٧] وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هٰكَذَا بِيَدِهِ وَيُحَرِّكُهَا يُقْبِلُ بِهَا وَيُدْبِرُ: ((يُمَجِّدُ الرَّبُّ نَفْسَهُ أَنَا الْجَبَّارُ، أَنَا الْمُتَكَبِّرُ، أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْعَزِيزُ، أَنَا الْكَرِيمُ۔)) فَرَجَفَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرُ حَتّٰى قُلْنَا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن منبر پر یہ اس آیت کی تلاوت کی: ﴿وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ ......''اور انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق ہے، حالانکہ زمین ساری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک بنا رہے ہیں۔'' ساتھ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو آگے پیچھے حرکت دینا شروع کی اور فرمایا: ''رب اپنی ذات کی بزرگی بیان کر رہا ہے کہ میں جبار ہوں، میں بڑائی والا ہوں، میں

(٨٧٤١) تخريج: أخرجه البخاري: ٧٤١٥، ٧٤٥١، ومسلم: ٢٧٨٦ (انظر: ٣٥٩٠)
(٨٧٤٢) تخريج: أخرجه البخاري: ٧٤١٢، ومسلم: ٢٧٨٨ (انظر: ٥٤١٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لَيَخِرَّنَّ بِهِ۔ (مسند احمد: ٥٤١٤)

بادشاہ ہوں، میں غالب ہوں، میں کریم ہوں۔'' جب آپ یہ کہہ رہے تھے تو منبر اس قدر لرز رہا تھا کہ ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ منبر سے نیچے نہ گر جائیں۔

فوائد:...... یہ آیت اللہ تعالیٰ کے عظیم اختیارات پر دلالت کرتی ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں کہا: مشرکین نے دراصل اللہ تعالیٰ کی قدر و عظمت جانی ہی نہیں، اسی وجہ سے وہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر عزت والا، اس سے زیادہ بادشاہت والا، اس سے بڑھ کر غلبے اور قدرت والا کوئی نہیں، نہ کوئی اس کا ہمسر ہے اور نہ مدمقابل، یہ آیت قریشی کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اگر انہیں قدر ہوتی تو اس کی باتوں کو غلط نہ جانتے، جو شخص اللہ کو ہر چیز پر قادر مانتا ہے، وہی اللہ کی عظمت کا اعتراف کرتا ہے۔ اس آیت کے متعلق بہت سی حدیثیں منقول ہیں، اس جیسی آیات اور احادیث کے بارے میں سلف صالحین کا مسلک یہ رہا ہے کہ جس طرح اور جن لفظوں میں یہ آئی ہے اسی طرح انہی لفظوں کے ساتھ انہیں مان لینا چاہیے اور ان پر ایمان رکھنا چاہیے، نہ ان کی کیفیت کو ٹٹولا جائے اور نہ ان میں تحریف و تبدیلی کی جائے۔

سُوْرَةُ فُصِّلَتْ

سورۂ فصلت

بَابُ ﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ....﴾

﴿وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٤٣)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِسِتَارِ الْكَعْبَةِ، فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ، كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ، قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ، فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَمْ أَسْمَعْهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا؟ فَقَالَ الْآخَرُ: أُرَانَا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْهَا لَمْ يَسْمَعْ، فَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ سَمِعَ

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کعبہ کے پردے کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے، ایک قریشی تھا اور دو اس کے سالے تھے، جو بنو ثقیف سے تھے، یا ایک ثقفی تھا اور دو اس کے قریشی سالے تھے، ان کے پیٹوں پر چربی تو بہت زیادہ چڑھی ہوئی تھی لیکن دلوں میں سمجھ کی کمی تھی، انہوں نے مختلف باتیں کیں، میں وہ ساری تو نہ سن سکا، بہر حال ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری یہ بات سن رہا ہے؟ دوسرے نے کہا: میرا خیال ہے کہ جب ہم

(٨٧٤٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٨١٧، ومسلم: ٢٧٧٥ (انظر: ٣٦١٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [فصلت: ٢٢-٢٣] - (مسند احمد: ٣٦١٤)

آواز بلند کریں گے تو وہ ہماری آواز سنے گا اور جب ہم آواز یں بلند نہیں کریں گے تو وہ نہیں سنے گا، تیسرا بولا اور اس نے کہا: اگر وہ ہماری بات کا کچھ حصہ سنتا ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ساری باتیں سنتا ہے۔ جب میں نے نبی کریم ﷺ سے ان باتوں کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ ...... فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾"

فوائد: ...... مکمل آیات یہ ہیں: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ. وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ.﴾ ...... "اور تم اس سے چھپ نہیں سکتے تھے کہ تمھارے خلاف تمھارے کان گواہی دیں گے اور نہ تمھاری آنکھیں اور نہ تمھارے چمڑے اور لیکن تم نے گمان کیا کہ بے شک اللہ بہت سے کام، جو تم کرتے ہو، نہیں جانتا۔ اور یہ تمھارا گمان تھا جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کیا، اسی نے تمھیں ہلاک کر دیا، سو تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔"

مشرک واقعی کھوٹی عقل والا ہوتا ہے، بھلا جو اللہ تعالیٰ کا وفادار نہ رہے، اس کو کون آسرا دے گا۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

سورۂ شوریٰ

بَابُ ﴿قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾
﴿قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ کی تفسیر

(٨٧٤٤)- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ الْمَعْنَى عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قُلْ لَا

"طاؤس کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے معنی کے بارے میں سوال کیا: ﴿قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ ...... "کہہ دیجئے میں تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا، مگر قرابت داری کی دوستی کا سوال کرتا ہوں۔" سعید بن جبیر نے کہا: یہاں

(٨٧٤٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٤٩٧ (انظر: ٢٠٢٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ [الشورى: ۲۳] فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قَرَابَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَجِلْتَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَنَزَلَتْ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ۔ (مسند احمد: ۲۰۲٤)

محمد ﷺ کی قرابت داری مراد ہے،لیکن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے سعید! تم نے جلد بازی سے کام لیا ہے، نبی کریم ﷺ کی قریش کے ہر چھوٹے اور بڑے قبیلے کے ساتھ قرابتداری تھی، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ ...... ''میں تم سے تبلیغ پر اجرت نہیں مانگتا، بلکہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابتداری ہے میں تو اس کو ملانے کا مطالبہ کرتا ہوں۔''

فوائد: ...... قبائلِ قریش اور نبی کریم ﷺ کے درمیان رشتے داری کا تعلق تھا، آیت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ میں وعظ و نصیحت اور تبلیغ و دعوت کی کوئی اجرت تم سے نہیں مانگتا، البتہ ایک چیز کا سوال ضرور ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان جو رشتے داری ہے، اس کا لحاظ تو کرو، تم میری دعوت کو نہیں مانتے تو نہ مانو، تمہاری مرضی، لیکن مجھے نقصان پہنچانے سے تو باز رہو، تم میرے دست و بازو نہیں بن سکتے تو رشتہ داری و قرابت کے ناطے مجھے ایذا تو نہ پہنچاؤ اور میرے راستے کا روڑہ تو نہ بنو۔ ذہن نشین رہے کہ نبی کریم ﷺ کی آل حسب ونسب کے اعتبار سے دنیا کی اشرف ترین آل ہے، اس سے محبت، اس کی تعظیم وتوقیر جزو ایمان ہے، لیکن اس کا آیت کا اس موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بَابُ: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ ....﴾
﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ ....﴾ کی تفسیر

(۸۷٤٥)۔ عَنْ أَبِي سُخَيْلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى، حَدَّثَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((﴿مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ [الشورى: ۳۰] وَسَأُفَسِّرُهَا لَكَ يَا عَلِيُّ! ﴿مَا أَصَابَكُمْ﴾ مِنْ مَرَضٍ أَوْ عُقُوبَةٍ أَوْ بَلَاءٍ فِي الدُّنْيَا، ﴿فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: کیا میں تمہیں قرآن مجید کی افضل آیت نہ بتاؤں، جو نبی کریم ﷺ نے ہمیں بیان فرمائی تھی، وہ آیت یہ ہے: ﴿مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ﴾ ...... ''تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لئے اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں: ﴿مَا أَصَابَكُمْ﴾ جو کچھ تم کو پہنچتا

(۸۷٤٥) تخریج: اسناده ضعيف، الازهر بن راشد الكاهلي ضعّفه ابن معين، وقال ابو حاتم: مجهول، والخضر بن القواس مجهول، وكذا ابو سخيلة ـ أخرجه ابويعلى: ٤٥٣، ٦٠٨ (انظر: ٦٤٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَاللّٰـهُ تَعَالٰى أَكْـرَمُ مِـنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَيْهِمُ الْـعُـقُـوبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَا عَفَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَـنْهُ فِي الدُّنْيَا، فَاللّٰهُ تَعَالٰى أَحْلَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ بَعْدَ عَفْوِهِ۔)) (مسند احمد: ٦٤٩)

ہے، یعنی بیماری یا سزا یا کوئی دنیوی آزمائش، ﴿فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْـدِيـكُـمْ﴾ (تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے) اور اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کرم والا ہے کہ وہ آخرت میں تم کو دوبارہ عذاب دے، اور اللہ تعالیٰ دنیا میں جو کچھ معاف کر دیتا ہے، تو وہ اس سے بہت زیادہ بردبار ہے کہ معاف کرنے کے بعد دوبارہ گرفت کرے۔''

فوائد:...... اس آیت میں اہل ایمان سے خطاب کیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ بعض گناہوں کا کفارہ دنیوی مصائب بن جاتے ہیں، کچھ گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اتنی بڑی کریم ہے کہ وہ معاف کرنے کے بعد آخرت میں دوبارہ مؤاخذہ نہیں فرمائے گی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَنْ أَذْنَبَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عُقُوبَتَهُ عَلٰى عَبْدِهِ، وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔))

(ترمذی: ٢٦٢٦، وابن ماجہ: ٢٦٠٤، مسند احمد: ٧٧٥)

''جس نے دنیا میں کوئی گناہ کیا اور پھر اسے یہیں اس کی سزا دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف والا ہے کہ وہ ایسے بندے کو دوبارہ سزا دے، اور جس نے دنیا میں کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی اور اس کو معاف کر دیا تو وہ اس سے زیادہ فضل وکرم والا ہے کہ وہ اس گناہ پر گرفت کرے، جس کو وہ معاف کر چکا ہو۔''

معلوم ہوا کہ حد سے متعلقہ جرم معاف ہو جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملاً حدود کے نفاذ کے بعض مواقع پر بھی بخشش کی نویدیں سنائی ہیں۔ اور کوئی مجرم حد سے بچ جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، اگر اس نے چاہا تو اس کو معاف کر دے گا اور چاہا تو عذاب دے گا، آخری حدیث میں دنیا میں گناہ کی پردہ پوشی کا اللہ تعالیٰ کا جو قانون بیان کیا گیا ہے، یہ قانون ہر جرم کے بارے میں علی الاطلاق نہیں ہے کہ دنیا میں جس مجرم کی پردہ پوشی کی گئی، اس کو آخرت میں بخش دیا جائے، بلکہ اس خاص آدمی کے حق میں کہ جس کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اور اس کو بخش بھی دیا تو قیامت کے دن اس کے اس جرم کی سزا نہیں دی جائے گی۔ دوسری کئی نصوص سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر کسی مجرم کے گناہ پر پردہ ڈال دیا جاتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ شخص یہ سمجھے کہ اس کا گناہ تو معاف کیا جا چکا ہے، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے اور اس چیز کا امکان بھی ہے کہ اس سے اس کے گناہ کا انتقام لیا جائے، مؤخر الذکر چیز مؤمن کو ستاتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ نیکیاں کرنے اور توبہ تائب ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

سورۂ زخرف

بَابُ: ﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا....﴾

﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا....﴾ کی تفسیر

(۸۷٤٦)۔ عَنْ أَبِي يَحْيٰى مَوْلَى ابْنِ عُقَيْلٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ عُلِّمْتُ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا رَجُلٌ قَطُّ فَمَا أَدْرِي أَعَلِمَهَا النَّاسُ فَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْهَا، أَمْ لَمْ يَفْطِنُوْا لَهَا فَيَسْأَلُوْا عَنْهَا، ثُمَّ طَفِقَ يُحَدِّثُنَا فَلَمَّا قَامَ تَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ سَأَلْنَاهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ: أَنَا لَهَا إِذَا رَاحَ غَدًا فَلَمَّا رَاحَ الْغَدَ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! ذَكَرْتَ أَمْسِ أَنَّ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ لَمْ يَسْأَلْكَ عَنْهَا رَجُلٌ قَطُّ فَلَا تَدْرِي أَعَلِمَهَا النَّاسُ فَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْهَا أَمْ لَمْ يَفْطِنُوا لَهَا، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْهَا، وَعَنِ اللَّاتِي قَرَأْتَ قَبْلَهَا، قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِقُرَيْشٍ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فِيهِ خَيْرٌ۔))، وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ أَنَّ النَّصَارٰى تَعْبُدُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَمَا تَقُولُ فِي مُحَمَّدٍ؟ فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! أَلَسْتَ تَزْعُمُ أَنَّ عِيسَى كَانَ نَبِيًّا، وَعَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ صَالِحًا، فَلَئِنْ كُنْتَ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: قرآن مجید کی ایک آیت ہے، میں تو اس کو جانتا ہوں، لیکن کبھی کسی آدمی نے اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا، اب مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کو اس کا علم ہے، اس لیے سوال نہیں کرتے، یا وہ اس کو سمجھ ہی نہیں سکے کہ اس کے بارے میں سوال کریں، پھر وہ ہم سے اور باتیں کرتے رہے اور جب کھڑے ہو کر چلے گئے تو ہم ایک دوسرے سے ملامت کرنے لگے کہ ہم نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت ہی نہیں کیا، میں (ابو یحیی) نے کہا: کل جب وہ آئیں گے تو میں پوچھوں گا، چنانچہ جب دوسرے دن آئے تو میں نے کہا: اے ابن عباس! کل آپ نے ایک آیت کا ذکر کیا تھا کہ اس کے متعلق آپ سے کسی آدمی نے پوچھا نہیں ہے، اب معلوم نہیں لوگوں کو اس کا پتہ چل گیا ہے، اس لیے نہیں پوچھا یا وہ اس کو سمجھ ہی نہ سکے؟ انہوں نے کہا: جی، بتاتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے قریشیوں سے فرمایا: اے قریشیوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی بھی پرستش کی جائے گی، اس میں خیر نہیں ہو گی۔ اب قریشیوں کو پتہ تھا کہ عیسائی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ عیسائی، محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے ہیں یعنی وہ

(۸۷٤٦) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه مختصرا ابن حبان: ٦٨١٧ (انظر: ٢٩١٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

صَادِقًا فَإِنَّ آلِهَتَهُمْ لَكَمَا تَقُولُونَ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ﴾ [الزخرف: ٥٧] قَالَ: قُلْتُ: مَا يَصِدُّونَ، قَالَ: يَضِجُّونَ: ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف: ٦١] قَالَ: هُوَ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (مسند احمد: ٢٩١٨)

آپ ﷺ کی نبوت کے منکر ہیں۔ تو قریش کے لوگوں نے کہا: اے محمد! کیا تم ہی لوگ یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے، تو پھر اگر آپ اس بات میں سچے ہیں تو ان کے معبود بھی ویسے ہی ہوئے، جیسے تم کہتے ہو (پس عیسیٰ علیہ السلام میں کوئی خیر نہ رہی)؟ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ﴾ ...... ''جب ان کے لئے مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی گئی تو تیری قوم اس سے منہ پھیرتی ہے۔'' راوی نے کہا: ''يَصِدُّونَ'' کا کیا مطلب ہے، اس نے کہا: شور کرنا، جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کا نکلنا قیامت سے پہلے والی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔''

فوائد: ......شرک کی تردید اور جھوٹ معبودوں کی بے وقعتی کی وضاحت کے لیے جب مشرکین مکہ سے کہا جاتا کہ تمہارے ساتھ تمہارے معبود بھی جہنم میں جائیں گے، تو اس سے مراد پتھر کی مورتیاں ہوتی تھیں، جن کی وہ پوجا پاٹ کرتے تھے، نہ وہ نیک لوگ، جو اپنی زندگیوں میں لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے، مگر ان کی وفات کے بعد ان کے معتقدین نے ان کو معبود بنا لیا۔ اس لیے مشرکین کا یہ کھوکھلا نقطہ بے وقعت ہو گیا کہ اگر ان کے معبود جہنم میں جائیں گے تو پھر وہ نبی بھی جہنم میں جائیں گے، جن کی عبادت ہونے لگی، العیاذ باللہ۔

بَابُ: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ....﴾
﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٤٧)۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((وَنَادَوْا يَا مٰلِكُ)) [الزخرف: ٧٧]۔ (مسند احمد: ١٨١٢٥)

''سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر یہ الفاظ ادا کیے: ((وَنَادَوْا يَا مٰلِكُ۔)) ...... ''وہ پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک!''

فوائد: ......جہنم کے داروغے کا نام مالک ہے۔ پوری آیت یوں ہے: ((وَنَادَوْا يَا مٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مٰكِثُوْنَ۔)) ...... ''اور وہ پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا ربّ ہمارا کام ہی تمام کر دے، لیکن وہ کہے گا: تمہیں تو ہمیشہ (اسی جہنم میں) رہنا ہے۔''

(٨٧٤٧) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٢٣٠، ٣٢٦٦، ومسلم: ٨٧١ (انظر: ١٧٩٨١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جہنمی، جہنم میں موت کا مطالبہ کریں گے، لیکن اس وقت موت کو موت آ چکی ہوگی۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

سورۂ دخان

بَابُ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ....﴾

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٤٨)۔ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ، قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَزَلَ دُخَانٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَأَخَذَ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ، وَأَخَذَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَاسْتَوٰى جَالِسًا، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ سُئِلَ مِنْكُمْ عَنْ عِلْمٍ هُوَ عِنْدَهُ فَلْيَقُلْ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ إِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا غَلَبُوا النَّبِيَّ ﷺ وَاسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَعِنِّي بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ۔)) قَالَ: فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ أَكَلُوا فِيهَا الْعِظَامَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجَهْدِ حَتّٰى جَعَلَ أَحَدُهُمْ يَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ كَهَيْئَةِ

''مسروق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ایک آدمی کوفہ کی مسجد اعظم میں بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن آسمان سے دھواں نازل ہوگا، جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں کو پکڑے گا، اور ایمانداروں پر اس کا یہ اثر ہوگا کہ ان کو زکام محسوس ہوگا۔ یہ سن کر میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا، وہ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے، لیکن یہ بات سنتے ہی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہا: اے لوگو! جب تم سے علمی سوال کیا جائے تو اگر اس کا علم ہو تو اس کا جواب دو اور اگر علم نہ ہو تو کہہ دیا کرو کہ "اللہ اعلم" (اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے)، بے شک یہ بھی علم ہی ہے کہ جس چیز کا علم نہ ہو اس کے بارے میں "اللہ اعلم" کہا جائے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾...... ''کہہ دو کہ میں تم سے اس پر اجرت طلب نہیں کرتا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔'' جب قریشی نبی کریم ﷺ پر غالب آ گئے اور آپ پر سرکش ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان پر ان الفاظ کے ساتھ بد دعا کی: ''اے میرے اللہ! یوسف علیہ السلام والا سات سالہ قحط ان پر مسلط کر کے

(٨٧٤٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٨٢٢، ومسلم: ٢٧٩٨ (انظر: ٤١٠٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَقَالُوْا: ﴿رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ﴾ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّا إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَادُوْا، فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ فَعَادُوْا فَانْتَقَمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ [الدخان: ١٠-١٦] قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَوْ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كَشَفَ عَنْهُمْ. (مسند احمد: ٤١٠٤)

ان کے خلاف میری مدد فرما۔'' پس وہ قحط سالی میں اس قدر مبتلا ہو گئے کہ انہوں نے ہڈیاں اور مردار کھانا شروع کر دیئے، وہ اس قدر تکلیف اور مشقت میں پڑ گئے کہ بھوک کی وجہ سے ان کو اپنے اور آسمان کے مابین دھویں کی طرح کی چیز نظر آتی تھی۔ بالآخر انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! یہ عذاب ہم سے کھول دے، ہم ایمان لانے والے ہیں۔ آپ ﷺ سے کہا گیا: اگر ان سے عذاب کھل گیا تو یہ پھر پہلی حالت میں لوٹ آئیں گے، آپ ﷺ نے اپنے رب سے دعا کی اور اس نے ان سے عذاب دور کر دیا، لیکن جب وہ پھر اسی نافرمانی کی حالت میں لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن ان کی گرفت کی، یہی صورتیں اللہ تعالی کے اس فرمان کی مصداق ہیں: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ..... ..... يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾۔ ابن نمیر کی حدیث میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر اس سے قیامت کے دن کا دھواں ہوتا تو پھر ان سے دور نہ کیا جاتا۔''

فوائد:...... سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ جو آیات پیش کر رہے ہیں، یہ کل سات درج ذیل آیات ہیں:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ. يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ. رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ. اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ. ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ. اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ. يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ.﴾

(سورۂ دخان: ۱۱ تا ۱۶)

''اچھا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے ہوئے آئے گا۔ اور وہ لوگوں پر چھا جائے گا، یہ ہے دردناک سزا۔ (اب کہتے ہیں کہ) پروردگار، ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے، ہم ایمان لاتے ہیں۔ ان کی غفلت کہاں دور ہوتی ہے؟ ان کا حال تو یہ ہے کہ ان کے پاس رسول مبین آ گیا۔ پھر بھی یہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور کہا کہ یہ تو سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے۔ ہم ذرا عذاب ہٹائے دیتے ہیں، تم لوگ پھر وہی کچھ کرو گے جو پہلے کر رہے تھے۔ جس روز ہم بڑی ضرب لگائیں گے وہ دن ہوگا جب ہم تم سے انتقام لیں گے۔''

دھویں کے تعین کے بارے میں دو اقوال ہیں:

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۱) قیامت کے قریب آنے کی علامت ہے، ابھی تک ظہور پذیر نہیں ہوئی، اس کی ہیئت وحقیقت کا علم اللہ تعالی کو ہے۔

(۲) نبی کریم ﷺ کے دور میں یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اہل مکہ کے معاندانہ رویے سے تنگ آ کر ان کے لیے قحط سالی کی بددعا کی، نتیجتاً ان پر قحط کا عذاب نازل کر دیا گیا، حتی کہ وہ ہڈیاں، کھالیں اور مردار وغیرہ کھاتے تھے، جب آسمان کی طرف دیکھتے تو بھوک اور کمزوری کی شدت کی وجہ سے انھیں دھواں سا نظر آتا تھا۔

بطشہ (سخت پکڑ): پہلے جنگ بدر میں مشرکین کی سخت گرفت کی، اس سے ان کا غرور خاک میں مل گیا، ستر کافر مارے اور ستر قیدی بنا لیے گئے، دوسری تفسیر کی رو سے یہ سخت گرفت قیامت کے دن ہوگی، جس سے کوئی چھٹکارا نہیں ہوگا۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

سورۂ احقاف

بَابُ: ﴿قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ....﴾
﴿قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ....﴾ کی تفسیر

(۸۷٤۹)۔ عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ﴾ [الأحقاف: ٤] قَالَ: ((الْخَطُّ)) (مسند احمد: ۱۹۹۲)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، امام سفیان کہتے ہیں: میرا یہی خیال ہے کہ یہ روایت نبی کریم ﷺ سے منقول ہے، تو آپ ﷺ نے ﴿أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ﴾ کے بارے میں فرمایا: ''اس سے مراد خط ہے۔''

فوائد:...... طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَطِّ، فَقَالَ: ((هُوَ أَثَارَةٌ مِنْ عِلْمٍ۔)) ...... رسول اللہ ﷺ سے خط کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ علم کا بقیہ ہے۔'' ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔﴾

''اے نبی، ان سے کہو، کبھی تم نے آنکھیں کھول کر دیکھا بھی کہ وہ ہستیاں ہیں کیا جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو؟ ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ زمین میں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے، یا آسمانوں کی تخلیق وتدبیر میں ان کا کیا حصہ ہے۔ اس

(۸۷٤۹) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین۔ أخرجه الطبرانی: ۱۰۷۲۵، والحاکم: ۲/ ٤٥٤ (انظر: ۱۹۹۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سے پہلے آئی ہوئی کتاب یا علم کا کوئی بقیہ (ان عقائد کے ثبوت میں) تمہارے پاس ہو تو وہی لے آؤ اگر تم سچے ہو۔''

اس حدیث میں ﴿أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ﴾ کا معنی خط کیا گیا ہے خط لگانا ایک نبی کا طریقہ تھا، لیکن ہمارے لیے یہ جاننا ناممکن ہے کہ کون سا خط اس نبی کے خط سے موافقت کر رہا ہے اور کون مخالفت، اس لیے ہمارے لیے علم کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ عِلْمَهُ فَهُوَ عِلْمُهُ۔)) ...... ''ایک نبی لکیریں لگاتا تھا، پس جس شخص کا علم اس کے موافق ہو جائے، وہ علم درست ہوگا۔'' (مسند احمد: ۹۱۰٦)

گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زجر و توبیخ کر رہے ہیں، کیونکہ اس نبی سے موافقت ہو جانے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہا۔ دورِ جاہلیت میں خط لگانے کی صورت یہ تھی کہ محتاج مٹھائی وغیرہ لے کر کاہن اور پیشین گوئی کرنے والے کے پاس آتا، وہ اس کو کہتا: تو بیٹھ جا، میں تیرے لیے لکیریں لگاتا ہوں، اُدھر کاہن کے سامنے ایک لڑکا ہوتا، اس کے پاس سرمہ کی سلائی ہوتی، پھر وہ نرم زمین کی طرف آتا اور اتنی جلدی سے لکیریں لگاتا کہ ان کو گن نہیں سکتا تھا، پھر دو دو لکیریں مٹانا شروع کر دیتا، اب اگر آخر میں دو لکیریں بچ جاتیں تو ان کو کامیابی کی علامت سمجھا جاتا اور اگر ایک بچ جاتی تو وہ ناکامی کی علامت ہوتی تھی، یہ قسمت آزمائی کی ممنوعہ صورت ہے۔ ﴿أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ﴾ کے مزید دو معانی بیان کیے گئے ہیں: کوئی منقول روایت یا واضح علمی دلیل۔

یہ معنی زیادہ واضح ہے اور مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس غیر اللہ کو پکارنے کے متعلق سابقہ دور کی کوئی نقلی دلیل ہے تو وہ پیش کرو۔

بَابُ: ﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ﴾
﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ﴾ کی تفسیر

(۸۷۵۰)۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَأَنَا مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا كَنِيسَةَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عِيدٍ لَهُمْ، فَكَرِهُوْا دُخُولَنَا عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ! أَرُونِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُونَ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، يُحْبِطِ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ

''سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہودیوں کی عید کا دن تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے ایک عبادت خانہ کی طرف گئے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ہمارا آنا ان کو ناگوار گزرا، بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اے یہودیوں کی جماعت! (اپنی جماعت میں سے) مجھے بارہ (۱۲) ایسے آدمی بتاؤ جو ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی گواہی دیں، اللہ تعالیٰ نے آسمان کی نیلی چھت کے نیچے جو تم

(۸۷۵۰) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم ۔ أخرجه ابن حبان: ۷۱٦۲، والطبرانی فی "الكبير": ۱۸/ ۸۳، والحاكم: ۳/ ٤١٥ (انظر: ۲۳۹۸٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الْغَضَبَ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِ.)) قَالَ: فَأَسْكَتُوا مَا أَجَابَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، ثُمَّ ثَلَّثَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، فَقَالَ: ((أَبَيْتُمْ فَوَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى، آمَنْتُمْ أَوْ كَذَّبْتُمْ.)) ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا كِدْنَا أَنْ نَخْرُجَ نَادٰى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا: كَمَا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَأَقْبَلَ، فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ: أَيَّ رَجُلٍ تَعْلَمُونَ فِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ! قَالُوا: وَاللّٰهِ! مَا نَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنْكَ، وَلَا أَفْقَهُ مِنْكَ، وَلَا مِنْ أَبِيكَ قَبْلَكَ، وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ أَبِيكَ، قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ لَهُ بِاللّٰهِ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ الَّذِي تَجِدُونَهُ فِي التَّوْرَاةِ، قَالُوا: كَذَبْتَ ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ وَقَالُوا فِيهِ شَرًّا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَذَبْتُمْ لَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ، أَمَّا آنِفًا فَتُثْنُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا أَثْنَيْتُمْ، وَلَمَّا آمَنَ كَذَّبْتُمُوهُ، وَقُلْتُمْ فِيهِ مَا قُلْتُمْ، فَلَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ.)) قَالَ: فَخَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأحقاف: ١٠]. (مسند

پر غضب در غضب کیا ہے وہ مٹا دے گا۔'' یہودی خاموش رہے، ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا، آپ ﷺ نے پھر سوال لوٹایا، لیکن کسی نے جواب نہ دیا، تیسری بار سوال دوہرایا، لیکن اس بار بھی جواب نہ آیا، پھر آپ ﷺ نے خود فرمایا: ''تم انکار کر رہے ہو، اللہ کی قسم! میں حاشر ہوں (جس کی ملت پر لوگ اکٹھے کئے جائیں گے)، میں عاقب ہوں (جس کے بعد کوئی نبی نہیں) اور میں نبی مصطفیٰ ہوں، تم ایمان لاؤ یا تکذیب کرو کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' پھر آپ واپس چل پڑے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا، جب ہم باہر نکلنے ہی والے تھے کہ ہمارے پیچھے سے ایک آدمی نے ہمیں آواز دی، وہ عبداللہ بن سلام تھے، اس نے کہا: اے محمد! ٹھہر جائیں، وہ آیا اور اس نے یہودیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے گروہ یہود! میں تمہارے علم کے مطابق کیسا آدمی ہوں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہماری معلومات کے مطابق تم سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم اور فقیہ کوئی نہیں ہے اور نہ ہی تجھ سے پہلے تیرے باپ سے زیادہ کوئی فقیہ اور عالم تھا، بلکہ تیرے باپ سے پہلے تیرے دادے سے بڑھ کر بھی کوئی عالم نہ تھا۔ عبداللہ نے کہا: تو پھر میں تو گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے وہ نبی ہیں، جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو، یہودی وہیں بدل گئے اور کہنے لگے: تو جھوٹ بولتا ہے، پھر ساری بات کی تردید کر دی اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو برا کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب تمہاری بات ہرگز قابل قبول نہیں ہو گی، ابھی تم ان کی تعریف کر رہے تھے، جب وہ ایمان لے آیا ہے، تو تم اسے جھوٹا کہنے لگ گئے ہو اور اس کے بارے میں برے الفاظ استعمال کرتے ہو تمہاری بات ہرگز قبول نہیں ہو گی۔'' اب ہم باہر نکلے تو تین افراد تھے، میں تھا، نبی کریم ﷺ تھے اور سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے، اللہ تعالیٰ نے اس بارے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

احمد: ٢٤٤٨٤)

میں آیت نازل کی: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾...... ''کہہ دے کیا تم نے دیکھا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اس کا انکار کر دیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک شہادت دینے والے نے اس جیسے (قرآن) کی شہادت دی، پھر وہ ایمان لے آیا اور تم نے تکبر کیا (تو تمھارا انجام کیا ہوگا) بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

فوائد: ...... اس آیت میں قوم یہود سے خطاب کیا جا رہا ہے، عجیب قسم کی ہٹ دھرم اور ضدی قوم ہے۔

بَابُ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾

﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾ کی تفسیر

(٨٧٥١)۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا، قَالَ مُعَاوِيَةُ: ضَحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، وَقَالَتْ: كَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ: فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأٰى قَوْمٌ الْعَذَابَ، فَقَالُوا: هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا۔)) (مسند احمد: ٢٤٨٧٣)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ ﷺ کے گلے کا کوا دیکھ سکوں، آپ صرف زیر لب مسکراتے تھے اور جب آپ ﷺ بادلوں یا ہوا کو دیکھتے تو اس کے اثرات آپ کے چہرہ پر نمایاں ہو جاتے (یعنی آپ ﷺ پریشان ہو جاتے)، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ تو بادل یا ہوا دیکھ کر خوش ہوتے ہیں کیونکہ انہیں بارش کے آنے کی امید ہوتی ہے،لیکن اس کے برعکس میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ کے چہرے پر تشویش کے آثار نظر آنے لگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! مجھے اس سے بے خوفی نہیں ہے کہ اس میں عذاب ہو، جبکہ ایک قوم (یعنی قوم عاد) کو ہوا ہی کے ذریعہ ہلاک کیا گیا اور اس قوم کی نظر تو عذاب پر پڑ رہی تھی، لیکن وہ (ظاہری بادل کو دیکھ کر) کہہ رہے تھے: یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسانے والا ہے۔''

(٨٧٥١) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٨٢٨، ٤٨٢٩، ومسلم: ٨٩٩ (انظر: ٢٤٣٦٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......اللہ تعالی ہود علیہ السلام کی قوم عادیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ﴾

''تو جب انھوں نے اسے ایک بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کا رخ کیے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ برسانے والا ہے۔ بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جو تم نے جلدی مانگا تھا، آندھی ہے، جس میں دردناک عذاب ہے۔ جو ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے برباد کردے گی، پس وہ اس طرح ہو گئے کہ ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا کوئی چیز دیکھائی نہ دیتی تھی، اسی طرح ہم مجرم لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔''

بَابُ: ﴿وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ....﴾
﴿وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ....﴾ کی تفسیر

(۸۷۵۲)۔ عَنِ الزُّبَيْرِ ﴿نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ﴾ [الأحقاف: ۲۹] قَالَ: بِنَخْلَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ﴿كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ [الجن: ۲۹] قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَاللِّبَدِ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ۔ (مسند احمد: ۱٤۳۵)

''سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ﴾، یہ واقعہ وادیٔ نخلہ میں پیش آیا، رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے ﴿وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ ......''اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا، اسے پکارتا تھا تو وہ قریب تھے کہ اس پر تہ بہ تہ جمع ہو جائیں۔'' امام سفیان کہتے ہیں: وہ جن اون یا بالوں کی طرح تہ بہ تہ جمع ہو گئے۔''

فوائد: ......ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ﴾ ......''اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تیری طرف پھیرا، جو قرآن غور سے سنتے تھے تو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا خاموش ہو جاؤ، پھر جب وہ پورا کیا گیا تو اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن کر واپس لوٹے۔''

فوائد: ......سورۂ احقاف کی اس سے اگلی تین آیات میں بھی جنوں کا ہی ذکر ہے۔ حافظ ابن کثیر نے کہا: یہ واقعہ نخلہ کا ہے، رسول اللہ ﷺ اس وقت نماز عشاء ادا کر رہے تھے، یہ سب جنات سمٹ کر آپ کے اردگرد بھیڑ کی شکل میں کھڑے ہو گئے، ابن عباس کی روایت میں ہے کہ یہ جنات (نصیبین) کے تھے۔ ......اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے کہ جنات میں بھی اللہ کی باتوں کو پہنچانے والے اور ڈرانے والے ہیں، لیکن ان میں سے رسول نہیں بنائے گئے،

(۸۷۵۲) تخریج: حسن لغیرہ (انظر: ۱٤۳۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یہ بات بلاشک ثابت ہے کہ جنوں میں پیغمبر نہیں ہیں۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ...... ''ہم نے تجھ سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے، وہ سب بستیوں کے رہنے والے انسان ہی تھے جن کی طرف ہم اپنی وحی بھیجا کرتے تھے۔'' (سورۂ انبیاء: ۷) نیز اللہ تعالی فرمایا: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ﴾.... ''تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے، وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ (سورۂ فرقان: ۲۰)، اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾...... ''ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی، پس ان کے بعد جتنے نبی آئے، وہ ان ہی کے خاندان اور ان ہی کی نسل میں سے ہوئے ہیں۔'' (سورۂ عنکبوت: ۲۷)

مزید ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۸۸۱۰)

ان تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ انبیاء و رسل بشریت کا امتیاز ہے، کسی اور جنس سے پیغمبر نہیں آ سکتے۔ البتہ سورۂ انعام میں ہے: ﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا﴾ .... ''اے جنوں اور انسانوں کے گروہ: کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے، جو تم کو میری آیات بیان کرتے تھے اور تم کو اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔'' (سورۂ انعام: ۱۳۰)

آیت میں اگرچہ دو جنسوں کا ذکر ہے۔ لیکن اس کا مصداق ایک جنس ہی ہو سکتی ہے جیسے فرمایا: ﴿يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ﴾.... ''ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔'' حالانکہ یہ چیزیں دراصل ایک ہی سمندر میں سے ہی نکلتی ہیں۔ (سورۂ رحمٰن: ۲۲)

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ

سورۂ محمد ﷺ

بَابُ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ﴾

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۵۳)۔ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو صلہ رحمی، رحمٰن کی کمر سے چمٹ گئی اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کہا: یہ قطع رحمی سے پناہ

(۸۷۵۳) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٨٣٠، ٤٨٣٨، ومسلم: ٢٥٥٤ (انظر: ٨٣٦٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ۔))، اقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ، أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ، أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾ [محمد: ٢٢-٢٤]۔ (مسند احمد: ٨٣٤٩)

لینے والے کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نے کہا: کیا تو یہ پسند کرتی ہے کہ جو تجھے ملائے گا، میں بھی اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا، میں بھی اس کو کاٹ دوں گا۔'' اگر چاہتے ہو تو یہ آیات پڑھ لو: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ، أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ، أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلٰى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾...... ''پھر یقیناً تم قریب ہو اگر تم حاکم بن جاؤ کہ زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتوں کو بالکل ہی قطع کر دو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔ پس انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے، یا کچھ دلوں پر ان کے تالے پڑے ہوئے ہیں؟''

فوائد:...... صلہ رحمی کی بہت تاکید بیان کی گئی اور قطع رحمی کی بہت مذمت بیان کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

سورۂ فتح

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَوَقْتِ نُزُوْلِهَا

سورۂ فتح کی فضیلت اور اس کے نزول کے وقت کا بیان

(٨٧٥٤)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنْ شَيْءٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، قَالَ: فَقُلْتُ لِنَفْسِي: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْكَ، قَالَ: فَرَكِبْتُ

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: حدیبیہ کے سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، میں نے آپ ﷺ سے ایک چیز کے متعلق تین بار سوال، لیکن آپ ﷺ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا، میں نے اپنے دل میں اپنے آپ سے کہا: اے خطاب کے بیٹے! تیری ماں تجھے گم پائے تین بار تو نے نبی کریم ﷺ سے سوال کرنے میں اصرار

(٨٧٥٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٤١٧٧، ٤٨٣٣ (انظر: ٢٠٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَاحِلَتِي فَتَقَدَّمْتُ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ، قَالَ: فَإِذَا أَنَا بِمُنَادٍ يُنَادِي يَا عُمَرُ! أَيْنَ عُمَرُ؟ قَالَ: فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَزَلَتْ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ سُورَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ [الفتح: ۱۔۲]۔)) (مسند احمد: ۲۰۹)

کیا ہے، لیکن آپ ﷺ نے تجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ سوچ کر میں اپنی سواری پر بیٹھا اور آگے نکل گیا، ڈر یہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بارے میں کوئی وحی نازل ہو جائے، تو چانک ایک پکارنے والے نے پکارا: اے عمر! عمر کہاں ہو؟ میں واپس مڑا اور خیال یہی تھا کہ میرے بارے میں کچھ نازل ہوا ہے، جب میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے کہ وہ مجھے دنیا وما فیہا سے زیادہ پیاری ہے، یعنی: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾...... ''بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کی، تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے۔''

(۸۷۵۵)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾ [الفتح: ۱۔۲] قَالَ الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَنِيئًا لَكَ! مَا أَعْطَاكَ اللَّهُ، فَمَا لَنَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الفتح: ۵]۔ (مسند احمد: ۱۲۲۵۱)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حدیبیہ سے واپس ہوئے تو یہ آیات اتریں: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا﴾...... ''بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کی، تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے، اور آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے اور آپ کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے۔'' مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو مبارک ہو، اس چیز پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے، اب ہمارے لیے کیا ہے؟ پس ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا﴾...... ''تا کہ اللہ تعالیٰ ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو بہشتوں

(۸۷۵۵) تخريج: أخرجه البخاری: ٦٥٥٩، ومسلم: ١٧٨٦ (انظر: ١٢٢٢٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

میں داخل کرے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ اس میں
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دے، یہ
اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے۔''

فوائد: ...... ذوالقعدہ ٦ سن ہجری میں رسول اللہ ﷺ اور (۱۴۰۰) کے قریب صحابہ عمرہ ادا کرنے کے ارادے سے مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے، لیکن مشرکین مکہ نے راستے میں حدیبیہ کے مقام پر آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو روک دیا، پھر وہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوئے اور نبی کریم نے بھی اس بات پر کہ اگلے سال عمرہ ادا کریں گے، ان سے صلح کر لی، مزید بھی شرطیں طے کی گئی تھیں، لیکن صحابہ کی ایک بڑی جماعت اس صلح نامے کو ناپسند کر رہی تھی، جس میں قابل ذکر ہستی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، بہرحال آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہیں اپنے جانور ذبح کیے اور سر منڈوائے، واپس چل پڑے، لوٹتے ہوئے راستے میں یہ سورت آپ ﷺ پر نازل ہوئی، جس میں اس واقعہ کا ذکر ہے اور اس صلح کو باعتبار نتیجہ کھلم کھلا فتح قرار دیا، اگلے سال آپ ﷺ نے عمرہ ادا کیا اور ۸ سن ہجری میں مکہ مکرمہ کو فتح کیا۔

بَابُ: ﴿وَهُوَ الَّذِيْنَ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ....﴾
﴿وَهُوَ الَّذِيْنَ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٥٦)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ هَبَطَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَصْحَابِهِ ثَمَانُونَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فِي السِّلَاحِ مِنْ قِبَلِ جَبَلِ التَّنْعِيمِ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ فَأُخِذُوْا وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح: ٢٤] قَالَ: يَعْنِي جَبَلَ التَّنْعِيمِ مِنْ مَكَّةَ۔ (مسند احمد: ١٢٢٥٢)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ والے دن مکہ والوں میں سے اسی (۸۰) ہتھیاروں سے لیس آدمی تنعیم پہاڑ کی جانب سے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چڑھ آئے، تو آپ ﷺ نے ان پر بددعا کی، پس ان کو گرفتار کر لیا گیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ ...... ''وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا، اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غلبہ دے دیا تھا۔''

فوائد: ...... جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیبیہ میں تھے تو کافروں نے ۸۰ آدمی، جو ہتھیاروں سے لیس تھے، اس نیت سے بھیجے کہ اگر انہیں موقع مل جائے تو دھوکے سے نبی ﷺ اور صحابہ کے خلاف کاروائی کریں، چنانچہ یہ مسلح جتھہ جبل تنعیم کی طرف سے حدیبیہ میں آیا، جس کا علم مسلمانوں کو بھی ہو گیا اور انھوں نے ہمت کر کے ان تمام آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا، ان کا جرم تو شدید تھا اور ان کو جو بھی سزا دی جاتی، صحیح ہوتی،

(٨٧٥٦) تخريج: أخرجه مسلم: ١٨٠٨ (انظر: ١٢٢٢٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لیکن اس میں خطرہ یہی تھا کہ پھر جنگ ناگزیر ہو جاتی، جبکہ آپ ﷺ اس موقعے پر جنگ کے بجائے صلح چاہتے تھے، کیونکہ اسی میں مسلمانوں کا مفاد تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب کو معاف کر کے چھوڑ دیا۔

(۸۷۵۷)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ، وَكَانَ يَقَعُ مِنْ أَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔)) فَأَخَذَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بِيَدِهِ، فَقَالَ: مَا نَعْرِفُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اكْتُبْ فِي قَضِيَّتِنَا مَا نَعْرِفُ، قَالَ: ((اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ۔)) فَكَتَبَ: ((هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ مَكَّةَ۔)) فَأَمْسَكَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو بِيَدِهِ وَقَالَ: لَقَدْ ظَلَمْنَاكَ إِنْ كُنْتَ رَسُولَهُ، اكْتُبْ فِي قَضِيَّتِنَا مَا نَعْرِفُ فَقَالَ: ((اكْتُبْ هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔)) فَكَتَبَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا ثَلَاثُونَ شَابًّا عَلَيْهِمُ السِّلَاحُ، فَثَارُوا فِي وُجُوهِنَا، فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِأَبْصَارِهِمْ،

”سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس درخت کی جڑ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے، جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے، اس درخت کی شاخیں نبی کریم ﷺ کی کمر مبارک پر پڑ رہی تھیں، سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور قریش کے نمائندے سہیل بن عمرو آپ کے سامنے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”(معاہدہ لکھو)، لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔“ لیکن سہیل بن عمرو نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ہم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو نہیں جانتے، ہمارے صلح کے فیصلہ میں وہ لکھو جو ہم جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(چلو) بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ۔“ پھر آپ ﷺ نے لکھوایا کہ ”یہ وہ دستاویز ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے مکہ والوں سے صلح کی ہے۔“ لیکن سہیل نے اس بار پھر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا: اگر آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم نے آپ کو روک کر آپ پر ظلم کیا ہے، ہم آپ کی رسالت کو نہیں مانتے، ہمارے اس صلح نامہ میں لکھو جو ہم پہچانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(ٹھیک ہے) لکھو، یہ وہ معاہدہ ہے، جس پر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے صلح کی ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”لکھ دو، لکھ دو، جبکہ میں واقعی اللہ کا رسول ہوں اور میں محمد بن عبداللہ بھی ہوں۔“ ہم صلح کی یہ شرائط لکھ رہے تھے کہ تیس (۳۰) نوجوان مسلح ہو کر ہمارے سامنے سے آ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان پر بددعا کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی ختم کر دی اور ہم

(۸۷۵۷) تخريج: حديث صحيح ۔ أخرجه النسائي في "الكبرى": ۱۱۵۱۱، والحاكم: ۲/ ٤٦٠، والطبري في "التفسير": ۲٦/ ۹٤ (انظر: ۱٦۸۰۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقَدِمْنَا إِلَيْهِمْ فَأَخَذْنَاهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ جِئْتُمْ فِي عَهْدِ أَحَدٍ أَوْ هَلْ جَعَلَ لَكُمْ أَحَدٌ أَمَانًا؟)) فَقَالُوْا: لَا، فَخَلّٰى سَبِيلَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا﴾ [الفتح: ٢٤]۔ (مسند احمد: ١٦٩٢٣)

نے آگے بڑھ کر ان کو گرفتار کر لیا، نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم کسی کے عہد میں ہو، کیا کسی نے تم کو امان دی ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا۔﴾ ...... ''وہی ہے جس نے خاص مکہ میں کافروں کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا، اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غلبہ دے دیا تھا اور تم جو کچھ کر رہے ہو، اللہ تعالیٰ اسے دیکھ خوب رہا ہے۔''

فوائد: ......پچھلی حدیث میں حملہ آوروں کی تعداد (۸۰) بتائی گئی اور اس حدیث میں (۳۰)، اس کی توضیح یہ ہے کہ واقعی ان کی تعداد (۸۰) تھی، ہر صحابی نے اپنے علم کے مطابق خبر دی۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

سورۂ حجرات

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ....﴾
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٥٨)۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ، وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي، فَقَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ، فَارْتَفَعَتْ

''ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: قریب تھا کہ اس امت کے دو بہترین آدمی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتے، ہوا یوں کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس بنو تمیم کا وفد آیا تو سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما میں سے ایک نے رائے دی کہ اقرع بن حابس حنظلی کو ان کا امیر مقرر کیا جائے، جبکہ دوسرے نے اور آدمی (قعقعاع بن معبد) کا نام پیش کیا، اس پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارا مقصد

(٨٧٥٨) تخريج: أخرجه البخارى: ٧٣٠٢ (انظر: ١٦١٣٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمٌ﴾ [الحجرات: ٢] قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ، إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يَسْمَعْهُ حَتّٰى يَسْتَفْهِمَهُ۔ (مسند احمد: ١٦٢٣٢)

میری مخالفت کرنا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، میرا ارادہ تمہاری خلاف ورزی کرنا نہیں تھا، پس نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں، سو یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ ..... عَظِيمٌ﴾ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر نے کہا اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ سے بات کرتے تو ایک راز دان کی طرح کرتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ بات کو دوہرانے کا مطالبہ کرتے۔"

فوائد: ......اس موقع پر دو آیات نازل ہوئی تھیں: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔﴾

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبی کی آواز کے اوپر بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں اس کے لیے آواز اونچی کرو، تمھارے بعض کے بعض کے لیے آواز اونچی کرنے کی طرح، ایسا نہ ہو کہ تمھارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم شعور نہ رکھتے ہو۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے تقویٰ کے لیے آزما لیے ہیں، ان کے لیے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔"

(٨٧٥٩)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات: ٢] وَكَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ رَفِيعَ الصَّوْتِ فَقَالَ: أَنَا الَّذِي كُنْتُ أَرْفَعُ صَوْتِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَبِطَ عَمَلِي، أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَجَلَسَ فِي أَهْلِهِ حَزِينًا، فَتَفَقَّدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَانْطَلَقَ

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔﴾ ...... "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی آوازیں نبی کی آواز کے اوپر بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں اس کے لیے آواز اونچی کرو، تمھارے بعض کے بعض کے لیے آواز اونچی کرنے کی طرح، ایسا نہ ہو کہ تمھارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم شعور نہ رکھتے ہو۔" تو سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ، جو کہ بلند آواز

(٨٧٥٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٦١٣، ٤٨٤٦، ومسلم: ١١٩ (انظر: ١٢٣٩٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَيْهِ، فَقَالُوْا لَهُ: تَفَقَّدَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: أَنَا الَّذِي أَرْفَعُ صَوْتِي فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ، وَأَجْهَرُ بِالْقَوْلِ حَبِطَ عَمَلِي وَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ بِمَا قَالَ، فَقَالَ: ((لَا، بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔)) قَالَ أَنَسٌ: وَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ كَانَ فِينَا بَعْضُ الِانْكِشَافِ فَجَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَقَدْ تَحَنَّطَ وَلَبِسَ كَفَنَهُ، فَقَالَ: بِئْسَمَا تُعَوِّدُونَ أَقْرَانَكُمْ فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔ (مسند احمد: ١٢٤٢٦)

والے تھے، یہ کہنے لگے: میری آواز نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند ہے، میرے اعمال تو ضائع ہو گئے، میں تو دوزخی ہوا، یہ سوچ کر اور غمگین ہو کر گھر میں بیٹھ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان کو گم پا کر ان کے بارے میں پوچھا، ایک آدمی (سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ) ان کے پاس گیا اور کہا: نبی کریم ﷺ تمہیں گم پا کر تمہاری تلاش کر رہے ہیں، کیا وجہ ہے: کہنے لگے: میں وہ ہوں کہ میری آواز نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند ہے، میں اس بلند آوازی کی وجہ سے دوزخی ہوا، میرے تو تمام اعمال ضائع ہوگئے، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ کی بات نبی کریم ﷺ کو بتلائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ تو جنتی ہے۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ کے متعلق ہمارا یہی خیال تھا کہ وہ ہمارے درمیان چلتے تو تھے لیکن ہم یہی سمجھتے تھے کہ وہ جنتی ہیں۔ جب جنگ یمامہ ہوئی تو ہمارے درمیان شکست کے آثار نمودار ہوئے، سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے حنوط خوشبو لگا رکھی تھی اور کفن پہن رکھا تھا اور کہا: تم نے اپنے مد مقابل لوگوں کو بری عادت ڈالی ہے، پھر انھوں نے ان سے لڑائی کی، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔''

فوائد: ......صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، نبی کریم ﷺ کے مقام ومرتبہ کے بارے میں بڑے محتاط تھے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (۱۱) سن ہجری کے اواخر میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسیلمہ کذاب سے لڑنے کے لیے ایک جہادی لشکر روانہ کیا تھا، بہت سارے قراء اور حفاظ صحابۂ کرام اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے، بالآخر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تھی اور مسیلمہ مارا گیا تھا، یہی یمامہ کی لڑائی تھی۔ حنوط: وہ خوشبوئیں جو مردہ کے کفن اور بطورِ خاص مردہ کے جسم پر لگائی جاتی ہیں، جیسے مشک، عنبر، صندل اور کافور وغیرہ۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ﴾ کی تفسیر

(٨٧٦٠)۔ عَنِ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ أَنَّهُ نَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا إِنَّ حَمْدِي زَيْنٌ وَإِنَّ ذَمِّي شَيْنٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَدَّثَ أَبُو سَلَمَةَ: ((ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ١٦٠٨٧)

''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے نبی کریم ﷺ کو حجروں کے پیچھے کھڑے ہو کر یوں آواز دی: اے اللہ کے رسول! لیکن آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اس نے پھر پکارا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری تعریف کرنا زینت ہے اور میری مذمت کرنا عیب ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ شان تو اللہ تعالیٰ کی ہے۔''

فوائد: ...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ. وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔﴾ (سورۂ حجرات: ٤، ٥)
''بے شک وہ لوگ جو تجھے دیواروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں ان کے اکثر نہیں سمجھتے۔ اور اگر بے شک وہ صبر کرتے، یہاں تک کہ تو ان کی طرف نکلتا تو یقیناً ان کے لیے بہتر ہوتا اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''
ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مذمت کر رہا ہے، جو آپ ﷺ کے حجروں کے پیچھے سے آپ کو آوازیں دیتے اور پکارتے ہیں، جس طرح بدو لوگوں میں دستور تھا، دراصل ان میں سے اکثر بے عقل ہیں، پھر اس کی بابت ادب سکھایا کہ چاہیے تھا کہ آپ ﷺ کے انتظار میں ٹھہر جاتے اور جب آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لاتے تو آپ ﷺ سے جو بات کرنی ہوتی، کر لیتے، نہ کہ آوازیں دے کر باہر سے پکارتے، دنیا اور دین کی مصلحت اور بہتری اسی میں تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایسے لوگوں کو توبہ اور استغفار کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوْا.... إِلٰى.... وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ.... إِلٰى.... وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ کی تفسیر

(٨٧٦١)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثَنَا

''سیدنا حارث بن ضرار خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے

(٨٧٦٠) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، ابو سلمة بن عبد الرحمن لم يثبت سماعه من الاقرع بن حابس ۔ أخرجه الطبراني في "الكبير": ٨٧٨ (انظر: ١٥٩٩١)

(٨٧٦١) تخريج: حسن بشواهده دون قصة اسلام الحارث بن ضرار، وهذا اسناد ضعيف لجهالة دينار والد عيسى (انظر: ١٨٤٥٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ، ثَنَا اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي ضِرَارٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَانِي إِلَى الْإِسْلَامِ، فَدَخَلْتُ فِيهِ وَأَقْرَرْتُ بِهِ، فَدَعَانِي إِلَى الزَّكَاةِ فَأَقْرَرْتُ بِهَا، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرْجِعُ إِلَى قَوْمِي فَأَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَدَاءِ الزَّكَاةِ، فَمَنِ اسْتَجَابَ لِي جَمَعْتُ زَكَاتَهُ، فَيُرْسِلُ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَسُولًا لِإِبَّانِ كَذَا وَكَذَا لِيَأْتِيَكَ مَا جَمَعْتُ مِنَ الزَّكَاةِ، فَلَمَّا جَمَعَ الْحَارِثُ الزَّكَاةَ مِمَّنْ اسْتَجَابَ لَهُ، وَبَلَغَ الْإِبَّانَ الَّذِي أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبْعَثَ إِلَيْهِ احْتَبَسَ عَلَيْهِ الرَّسُولُ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَظَنَّ الْحَارِثُ أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ فِيهِ سَخْطَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ، فَدَعَا بِسَرَوَاتِ قَوْمِهِ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ وَقَّتَ لِي وَقْتًا يُرْسِلُ إِلَيَّ رَسُولَهُ لِيَقْبِضَ مَا كَانَ عِنْدِي مِنَ الزَّكَاةِ، وَلَيْسَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْخُلْفُ، وَلَا أَرٰى حَبْسَ رَسُولِهِ إِلَّا مِنْ سَخْطَةٍ كَانَتْ، فَانْطَلِقُوا فَنَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ إِلَى الْحَارِثِ لِيَقْبِضَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِمَّا جَمَعَ مِنَ الزَّكَاةِ، فَلَمَّا أَنْ سَارَ الْوَلِيدُ حَتّٰى بَلَغَ بَعْضَ الطَّرِيقِ فَرِقَ فَرَجَعَ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الْحَارِثَ مَنَعَنِي الزَّكَاةَ، وَأَرَادَ قَتْلِي،

ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت دی، سو میں دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے مجھے زکوٰۃ کی دعوت دی، میں نے اس کا بھی اقرار کیا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا ہوں اور انہیں دعوتِ اسلام دیتا ہوں اور انہیں زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی حکم دیتا ہوں، جو میری بات مان لے گا، میں اس کی زکوٰۃ جمع کر رکھوں گا، پھر میرے پاس اتنی دیر تک اپنا نمائندہ بھیجنا تا کہ جو میں نے زکوٰۃ جمع کر رکھی ہو، وہ آپ ﷺ کے پاس لے آئے، جب سیدنا حارث رضی اللہ عنہ نے اور ان کی بات ماننے والوں نے زکوٰۃ جمع کر لی اور وہ مدت پوری ہو گئی، جس میں نبی کریم ﷺ نے نمائندہ بھیجنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا، وہ نمائندہ کسی وجہ سے رک گیا، نہ جا سکا، لیکن اُدھر سیدنا حارث رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہاں کوئی ناراضگی پیدا ہو گئی ہے، پس انہوں نے اپنی قوم کے سربر آور وہ افراد کو جمع کیا اور ان سے کہا: نبی کریم ﷺ نے میرے پاس اتنی مدت میں نمائندہ بھیجنے کا فرمایا تھا، تا کہ وہ میرے پاس سے زکوٰۃ وصول کرے، جبکہ آپ ﷺ کبھی وعدہ خلافی بھی نہیں کرتے، نمائندہ روکنے کی وجہ میرے خیال کے مطابق یہ کہ آپ ﷺ ناراض ہیں، چلو ہم نبی کریم ﷺ کے پاس چلتے ہیں، (تا کہ سبب دریافت کر سکیں)، اُدھر نبی کریم ﷺ نے (وعدہ کے مطابق) ولید بن عقبہ کو نمائندہ بنا کر حارث کے پاس بھیجا تھا تا کہ جو اس کے پاس زکوٰۃ کا مال جمع ہے، وہ لے آئے، جب ولید چلا، تو وہ ابھی راستے میں ہی تھا کہ ڈرا اور واپس چلا گیا اور آ کر رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! حارث نے مجھے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے اور اس نے مجھے قتل کرنا چاہا ہے، نبی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَعْثَ إِلَى الْحَارِثِ، فَأَقْبَلَ الْحَارِثُ بِأَصْحَابِهِ، إِذِ اسْتَقْبَلَ الْبَعْثَ، وَفَصَلَ مِنَ الْمَدِينَةِ لَقِيَهُمُ الْحَارِثُ فَقَالُوْا: هٰذَا الْحَارِثُ، فَلَمَّا غَشِيَهُمْ قَالَ لَهُمْ: إِلٰى مَنْ بُعِثْتُمْ؟ قَالُوْا: إِلَيْكَ، قَالَ: وَلِمَ؟ قَالُوْا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ بَعَثَ إِلَيْكَ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ، فَزَعَمَ أَنَّكَ مَنَعْتَهُ الزَّكَاةَ وَأَرَدْتَ قَتْلَهُ، قَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ! مَا رَأَيْتُهُ بَتَّةً وَلَا أَتَانِي، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَارِثُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنَعْتَ الزَّكَاةَ وَأَرَدْتَ قَتْلَ رَسُولِي؟)) قَالَ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا رَأَيْتُهُ وَلَا أَتَانِي، وَمَا أَقْبَلْتُ إِلَّا حِينَ احْتَبَسَ عَلَيَّ رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، خَشِيتُ أَنْ تَكُونَ كَانَتْ سَخْطَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ، قَالَ: فَنَزَلَتِ الْحُجُرَاتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوْا أَنْ تُصِيبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ تعالٰى: ﴿فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ [الحجرات: ٦-٨]. (مسند احمد: ١٨٦٥٠)

کریم ﷺ نے ایک جہادی دستہ حارث بن ضرار کی جانب بھیجا، آگے سے حارث اپنے ساتھیوں سمیت آ رہا تھا، جب اس کا سامنا اس دستے سے ہوا اور دستہ مدینہ سے باہر نکل چکا تھا، تو وہ کہنے لگے: حارث تو یہ ہے، جب قریب ہوئے تو حارث نے اس دستہ والوں سے پوچھا: تمہیں کہا بھیجا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: تیری طرف، اس نے کہا: وہ کیوں؟ انھوں نے کہا: وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیری طرف ولید بن عقبہ کو بھیجا، لیکن اس کے بقول تو نے اس کو زکوۃ بھی نہیں دی اور پھر اسے قتل بھی کرنا چاہا ہے۔ حارث نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، میں نے تو اسے دیکھا تک نہیں اور نہ ہی وہ میرے پاس آیا ہے۔ پھر جب حارث، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تو نے زکوۃ بھی روک لی اور میرے نمائندے کو قتل بھی کرنا چاہا۔'' حارث نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں نے تو اسے دیکھا تک نہیں اور نہ ہی وہ میرے پاس آیا ہے۔ میں تو صرف اس وقت آیا ہوں، جب میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا نمائندہ نہیں آیا، رک گیا ہے، سو میں خوفزدہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ یا اللہ کے رسول مجھ سے ناراض ہو گئے ہوں، سو یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوْا ..... وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾''

فوائد: ...... یہ کل تین آیات تھیں، جو کہ درج ذیل ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوْا أَنْ تُصِيبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ۔ وَاعْلَمُوْا أَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۔ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

(سورۂ حجرات: ٦، ٧، ٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔ اور جان لو کہ بے شک تم میں اللہ کا رسول ہے، اگر وہ بہت سے کاموں میں تمھارا کہا مان لے تو یقیناً تم مشکل میں پڑ جاؤ اور لیکن اللہ نے تمھارے لیے ایمان کو محبوب بنا دیا اور اسے تمھارے دلوں میں مزین کر دیا اور اس نے کفر اور گناہ اور نافرمانی کو تمھارے لیے ناپسندیدہ بنا دیا، یہی لوگ ہدایت والے ہیں۔ اللہ کی طرف سے فضل اور نعمت کی وجہ سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ فاسق کی خبر پر اعتماد نہ کرو، جب تک پوری تحقیق وتفتیش سے اصل واقعہ صاف طور پر معلوم نہ ہو جائے، کوئی حرکت نہ کرو ممکن ہے کہ کسی فاسق شخص نے کوئی جھوٹی بات کہہ دی ہو یا خود اس سے غلطی ہوئی ہو اور تم اس کی خبر کے مطابق کوئی کام کر گزرو تو اصل اس کی پیروی ہو گی اور مفسد لوگوں کی پیروی حرام ہے، اسی آیت کو دلیل بنا کر بعض محدثین کرام نے اس شخص کی روایت کو بھی غیر معتبر بتایا ہے، جس کا حال معلوم نہ ہو، اس لئے کہ بہت ممکن ہے کہ یہ شخص فی الواقع فاسق ہو۔ مسلمان کو چاہیے کہ ہمیشہ صدق وصفا کو مدنظر رکھے، سچی باتیں بیان کرے اور شرعی اصولوں کے مطابق سچی باتیں ہی سنے۔

بَابُ: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا....﴾
﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا....﴾ کی تفسیر

(٨٧٦٢)۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ: أَنَّ أَنَسًا قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ حِمَارًا، وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ، وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ، فَلَمَّا انْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ آذَانِي رِيحُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ! لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ، قَالَ: فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ: فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ، قَالَ: وَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْأَ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ آپ خود عبداللہ بن ابی کے پاس چلے جائیں، (تو شاید اس میں بہتری ہو)، پس رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس پہنچ گئے، مسلمان بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، زمین شور والی تھی، آپ ﷺ کے چلنے سے گرد اٹھی، جب نبی کریم ﷺ اس شخص تک پہنچے تو اس نے کہا: ذرا دور رہو، اللہ کی قسم! مجھے آپ کے گدھے کی بو سے تکلیف ہوئی ہے۔ ایک انصاری آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبو والا ہے، اُدھر عبداللہ کے حمایتی لوگوں میں سے ایک آدمی جوش میں آ گیا، اِدھر سے آپ ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کی حمایت میں پر جوش ہو گئے، دونوں کے حمایتی آپس میں گتھم گتھا ہو گئے، درخت کی

(٨٧٦٢) تخريج: أخرجه البخاري: ٢٦٩١، ومسلم: ١٧٩٩ (انظر: ١٢٦٠٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يـدِى وَالـنّـعَـالِ، فَبَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ٩]۔ (مسند احمد: ١٢٦٣٤)

ٹہنیوں، مکوں اور جوتوں کا استعمال ہوا، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی تھی: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوْا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ ...... ''اگر ایمانداروں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔''

بَابُ: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾
﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾ کی تفسیر

(٨٧٦٣)۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ فِي بَنِي سَلِمَةَ ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾ [الحجرات:١١] قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، فَكَانَ إِذَا دُعِيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِاسْمٍ مِنْ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هٰذَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾۔ (مسند احمد: ١٨٤٧٧)

''سیدنا ابو جبیرہ بن ضحاک کہتے ہیں: یہ آیت ہم بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾ ...... ''برے القاب کے ساتھ ایک دوسرے کو مت پکارو۔'' تفصیل یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم میں سے ہر آدمی کے دو تین نام تھے، جب اس کو کسی ایک نام سے پکارا جاتا تو لوگ کہتے: اے اللہ کے رسول! اس کو اس نام سے غصہ آتا ہے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾ ...... ''برے القاب کے ساتھ ایک دوسرے کو مت پکارو۔''

(٨٧٦٣م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا لَهُ لَقَبٌ أَوْ لَقَبَانِ، قَالَ: فَكَانَ إِذَا دَعَا بِلَقَبِهِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا يَكْرَهُ هٰذَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾۔ (مسند احمد: ١٣٣٢٥)

''(دوسری سند) ابو جبیرہ اپنے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو ہم میں سے ہر ایک کے ایک دو دو لقب تھے، جب آپ ﷺ کسی آدمی کو اس کے لقب کے ساتھ آواز دیتے تو آگے سے لوگ بتلاتے کہ اے اللہ کے رسول! اسے یہ لقب پسند نہیں ہے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ﴾ ...... ''برے القاب کے ساتھ ایک دوسرے کو مت پکارو۔''

(٨٧٦٣) تخريج: صحيح، قاله الالبانی ۔ أخرجه ابوداود: ٤٩٦٢، والترمذی: ٣٢٦٨، وابن ماجه: ٣٧٤١ (انظر: ١٨٢٨٨)

(٨٧٦٣م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ ق

سورۂ ق

بَابُ ﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاتِ....﴾
﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاتِ....﴾ کی تفسیر

(۸۷٦٤)۔ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ شَيْئًا مِنَ التَّفْسِيرِ قَالَ: قَوْلُهُ: ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاتِ﴾ [ق: ۳۰] قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، وَعِزَّتِكَ! وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ۔)) (مسند احمد: ۱۳٤۳۵)

''قتادہ رحمہ اللہ اس آیت ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاتِ﴾...... ''جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کہ کیا تم بھر گئی ہے۔'' کی تفسیر کے متعلق روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دوزخ یہی مطالبہ کرتی رہے گی کہ کیا مزید لوگ ہیں، یہاں تک کہ عزت والا ربّ اپنا قدم مبارک اس میں رکھے گا، اب وہ کہے گی: بس بس، تیری عزت کی قسم! پھر دوزخ کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سکڑ جائے گا (اور وہ بھر جائے گی)۔''

فوائد:...... اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اس کو بھر دے گا، لیکن وہ اس قدر گہری اور وسیع ہے کہ جب اس کے مستحق افراد کو اس میں ڈالا جائے گا تو ابھی تک اس کا بڑا حصہ خالی پڑا ہو گا، اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے اپنا قدم مبارک اس میں رکھیں گے اور اس کے کنارے آپس میں بھر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عذاب گاہ سے محفوظ رکھے۔ آمین

سُوْرَةُ النَّجْمِ

سورۂ نجم

بَابُ: ﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى.... اِلٰى قَوْلِهٖ .... لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾
﴿وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى.... اِلٰى قَوْلِهٖ .... لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ کی تفسیر

(۸۷٦۵)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد رسول

(۸۷٦٤) تخریج: أخرجه البخاری: ٦٦٦١، ومسلم: ٢٨٤٨ (انظر: ١٣٤٠٢)

(۸۷٦۵) تخریج: اسناده ضعیف لجهالة حال اسحاق بن ابی الکهتلة، وللشك فی وصله عن ابن مسعود۔ أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ١٠٥٤٧ (انظر: ٣٨٦٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مُحَمَّدًا لَمْ یَرَ جِبْرِیلَ فِی صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَیْنِ، أَمَّا مَرَّةٌ فَإِنَّهُ سَأَلَهُ أَنْ یُرِیَهُ نَفْسَهُ فِی صُورَتِهِ، فَأَرَاهُ صُورَتَهُ، فَسَدَّ الْأُفُقَ، وَأَمَّا الْأُخْرٰی فَإِنَّهُ صَعِدَ مَعَهُ حِینَ صَعِدَ بِهِ، وَقَوْلُهُ: ﴿وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنٰی فَأَوْحٰی إِلٰی عَبْدِهِ مَا أَوْحٰی﴾ [النجم: ۷۔۱۰] قَالَ: فَلَمَّا أَحَسَّ جِبْرِیلُ رَبَّهُ عَادَ فِی صُورَتِهِ وَسَجَدَ، فَقَوْلُهُ: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰی عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰی إِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی لَقَدْ رَأٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی﴾ [النجم: ۱۳۔۱۸] قَالَ: خَلَقَ جِبْرِیلَ عَلَیْهِ السَّلَامِ۔ (مسند احمد: ۳۸٦٤)

اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک مرتبہ جب آپ ﷺ نے خود جبریل سے مطالبہ کیا تو انھوں نے اپنی اصلی صورت دکھائی، جس سے افق بھر گیا اور دوسری بار جب آپ ﷺ (اسراء و معراج کے موقع پر) ان کے ساتھ چڑھے، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنٰی فَأَوْحٰی إِلٰی عَبْدِهِ مَا أَوْحٰی﴾...... ''جبکہ وہ بالائی افق پر تھا۔ پھر قریب آیا اور اوپر معلق ہوگیا۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے کچھ کم فاصلہ رہ گیا۔ تب اس نے اللہ کے بندے کی طرف وحی پہنچائی جو وحی بھی اسے پہنچانی تھی۔'' جب جبریل علیہ السلام نے اپنے ربّ کو محسوس کیا تو انھوں نے اپنی اصلی صورت اختیار کر لی اور سجدے میں گر پڑے، اسی کے بارے میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰی عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰی إِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی لَقَدْ رَأٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی﴾...... ''جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور ایک مرتبہ پھر اس نے سدرۃ المنتہٰی کے پاس اس کو اترتے دیکھا۔ جہاں پاس ہی جنت الماوٰی ہے۔ اس وقت سدرہ (بیری کے درخت) پر چھا رہا تھا جو کچھ کہ چھا رہا تھا۔ نگاہ نہ چوندھیائی نہ حد سے متجاوز ہوئی۔ اور اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔'' انھوں نے کہا: اس سے مراد جبریل کا وجود ہے۔''

فوائد: ......حدیث نمبر (۱۰۵۸٦) کا باب ملاحظہ ہو، نبی کریم ﷺ کا اللہ تعالی کو یا جبریل کو دیکھنا، اس باب میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔

(۸۷٦٦)۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِیقَ بْنَ سَلَمَةَ یَقُولُ: سَمِعْتُ

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جبریل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہٰی

(۸۷٦٦) تخریج: اسنادہ حسن۔ أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۱۰٤۲۳ (انظر: ۳۸٦۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَلَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.)) قَالَ: سَأَلْتُ عَاصِمًا عَنْ الْأَجْنِحَةِ فَأَبٰى أَنْ يُخْبِرَنِي قَالَ: فَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَنَّ الْجَنَاحَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (مسند احمد: ٣٨٦٢)

کے پاس دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے عاصم سے پروں کے بارے میں پوچھا، لیکن انھوں نے بتانے سے انکار کر دیا، پھر ان کے بعض شاگردوں نے مجھے بتایا کہ ایک پر مشرق سے مغرب تک تھا۔''

(٨٧٦٧)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. (مسند احمد: ٣٩٧١)

''سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾ ...... ''نظر نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس میں جھوٹ نہ ملایا۔'' کے بارے میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل کو خوش نما پوشاک میں دیکھا، انھوں نے آسمان اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر رکھا تھا۔''

(٨٧٦٨)۔ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ، قَالَ: قُلْتُ: أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ﴾ [التكوير: ٢٣] ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى﴾ [النجم: ١٣] قَالَتْ: أَنَا أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُمَا فَقَالَ: ((إِنَّمَا ذَاكِ جِبْرِيلُ.)) لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا إِلَّا مَرَّتَيْنِ رَآهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. (مسند احمد: ٢٦٥٦٨)

''مسروق کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ﴾ ...... ''تحقیق آپ ﷺ نے اس کو واضح افق پر دیکھا۔'' نیز فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى﴾ ...... ''جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور ایک مرتبہ پھر اس نے سدرۃ المنتہٰی کے پاس اس کو اترتے دیکھا۔'' سیدہ نے جواباً کہا: اس امت میں سب سے پہلے میں نے نبی کریم ﷺ سے ان دو آیات کے بارے میں سوال کیا تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''وہ تو جبریل علیہ السلام ہیں۔'' جس صورت پر جبریل علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، آپ ﷺ نے ان کو اس صورت پر صرف دو بار دیکھا، آپ ﷺ نے ان کو آسمان سے زمین کی طرف اترتے ہوئے دیکھا، ان کے بڑے وجود نے آسمان اور زمین کے درمیانی خلا کو بھر رکھا تھا۔''

(٨٧٦٧) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين ـ أخرجه الترمذى: ٣٢٨٣ (انظر: ٣٩٧١

(٨٧٦٨) تخريج: أخرجه مسلم: ١٧٧ (انظر: ٢٦٠٤٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٧٦٩)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾ [النجم: ١١] قَالَ: رَاٰى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَلْبِهِ مَرَّتَيْنِ۔ (مسند احمد: ١٩٥٦)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾ ...... ''نظر نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس میں جھوٹ نہ ملایا۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''محمد ﷺ نے اپنے ربّ کو اپنے دل سے دوبار دیکھا۔''

فوائد: ......حدیث نمبر (١٠٥٨٦) کا باب ملاحظہ ہو، نبی کریم ﷺ کا اللہ تعالی کو یا جبریل کو دیکھنا، اس باب میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

سورۂ قمر

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾

﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ کی تفسیر

(٨٧٧٠)۔ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ [القمر: ١] قَالَ: قَدِ انْشَقَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ أَوْ فِلْقَتَيْنِ، شُعْبَةُ الَّذِي يَشُكُّ، فَكَانَ فِلْقَةٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ، وَفِلْقَةٌ عَلَى الْجَبَلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔)) (مسند احمد: ٤٢٧٠)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ ...... ''قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔'' کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہوا تھا، ایک ٹکڑا (حراء) پہاڑ کے پیچھے نظر آ رہا تھا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر، یہ معجزہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا۔''

(٨٧٧١)۔ عَنْ أَنَسٍ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً، فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَإِنْ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو مکہ میں چاند دو ٹکڑے ہوا، پس اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

(٨٧٦٩) تخريج: أخرجه مسلم: ١٧٦ (انظر: ١٩٥٦)

(٨٧٧٠) تخريج: أخرجه البخارى: ٣٨٦٩، ٣٨٧١، ومسلم: ٢٨٠٠ (انظر: ٤٢٧٠)

(٨٧٧١) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٨٠٢ (انظر: ١٢٦٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یَـرَوْا آیَۃً یُـعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ [القمر: ۱۔۲]۔ (مسند احمد: ۱۲۷۱۸)

وَإِنْ یَرَوْا آیَۃً یُعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ ...... ''قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا، مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔''

فوائد: ......اہل مکہ کے مطالبے پر یہ معجزہ دکھایا گیا، علما کے درمیان یہ بات متفق علیہ ہے کہ انشقاق قمر، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہوا اور یہ آپ ﷺ کے واضح معجزات میں سے ہے، صحیح احادیثِ متواترہ اس پر دلالت کرتی ہیں، لیکن قریش نے ایمان لانے کی بجائے اسے جادو قرار دے کر اپنے اعراض کی روش برقرار رکھی۔

(۸۷۷۲)۔ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ قَالَ: رَأَیْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ یَزِیدَ وَھُوَ یُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِی الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: کَیْفَ نَقْرَأُ ھٰذَا الْحَرْفَ ﴿فَھَلْ مِنْ مُدَّکِرٍ﴾ [القمر: ۱۵] أَ ذَالٌ أَمْ دَالٌ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ دَالٌ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُودٍ یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَؤُھَا: ﴿مُدَّکِرٍ﴾ دَالًا۔ (مسند احمد: ۴۴۰۱)

''ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے اسود بن یزید، جو مسجد میں قرآن کی تعلیم دیتا تھا، سے سوال کیا اور کہا: ہم اس آیت کو کیسے پڑھیں: ﴿فَھَلْ مِنْ مُدَّکِرٍ﴾ یہ ''ذ'' ہے یا ''د''؟ انھوں نے کہا: نہیں، یہ ''د'' ہے، میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ﴿مُدَّکِرٍ﴾ پڑھتے ہوئے سنا، یعنی ''د'' کے ساتھ۔''

فوائد: ......''مُدَّکِر'' لفظ اصل میں ''مُذْتَکِر'' تھا، اس کی ادائیگی زبانوں پر ثقیل تھی، اس لیے پہلے ''ت'' کو ''د'' سے بدلا، پھر ''ذ'' کو ''د'' سے بدل کر ادغام کر دیا۔

(۸۷۷۳)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِکُوْا قُرَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یُخَاصِمُوْنَہُ فِی الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ: ﴿یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ۔ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ۴۸۔۴۹]۔ (مسند احمد: ۹۷۳۴)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریشی مشرک، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے تقدیر کے بارے میں جھگڑنے لگے، پس یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ۔ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ﴾...... ''جس دن یہ چہروں کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا دوزخ کا عذاب چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

(۸۷۷۲) تخریج: أخرجه البخاری: ۴۸۷۱، ومسلم: ۸۲۳ (انظر: ۴۴۰۱)

(۸۷۷۳) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۶۵۶ (انظر: ۹۷۳۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد:…… کتاب کے اوائل میں تقدیر کے مسئلہ کی وضاحت کی جا چکی ہے، حدیث نمبر (۱۸۰) سے تقدیر کے مسائل شروع ہو رہے ہیں۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

سورۂ رحمٰن

بَابُ: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾
﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ کی تفسیر

(۸۷۷٤)۔ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ، وَهُوَ يُصَلِّي نَحْوَ الرُّكْنِ قَبْلَ أَنْ يَصْدَعَ بِمَا يُؤْمَرُ، وَالْمُشْرِكُونَ يَسْتَمِعُونَ: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾۔ (مسند احمد: ۲۷٤۹۵)

’’سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ حجر اسود کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اس نماز میں اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ اور مشرک غور سے سن رہے تھے، جبکہ ابھی تک آپ ﷺ کو واضح طور پر تبلیغ کا حکم نہیں ہوا تھا۔‘‘

بَابُ: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ……﴾
﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ……﴾ کی تفسیر

(۸۷۷۵)۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدٌ فَيُغْفَرَ لَهُ، يَرَى الْمُسْلِمُ عَمَلَهُ فِي قَبْرِهِ وَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ﴾ ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ﴾ [الرحمن: ۳۹، ٤۱]۔)) (مسند احمد: ۲۵۲۲۳)

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’یہ نہیں ہو سکتا کہ بندے کا قیامت کے دن محاسبہ بھی ہو اور پھر اس کو بخش بھی دیا جائے، مسلمان قبر میں بھی اپنے عمل کو دیکھتا ہے، اور اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ﴾…… ’’اس دن کسی انسان اور کسی جن سے اس کے گناہوں کے متعلق پوچھا نہیں جائے گی۔‘‘ نیز فرمایا: ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ﴾…… ’’گنہگار صرف حلیہ سے ہی پہچان لیے جائیں گے۔‘‘

(۸۷۷٤) تخریج: اسناده ضعیف، یحیی بن اسحاق، وان کان من قدماء اصحاب ابن لهیعة، الا ان ابن لهیعة انفرد به، وهو ممن لایحتمل تفرده۔ أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۲٤/ ۲۳۱ (انظر: ۲٦۹۵۵)

(۸۷۷۵) تخریج: اسناده ضعیف لضعف ابن لهیعة (انظر: ۲٤۷۱٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… ''مسلمان قبر میں بھی اپنے عمل کو دیکھتا ہے۔'' اس کا مفہوم یہ ہے کہ قبر میں بھی مسلمان کا کچھ محاسبہ ہو جاتا ہے، تا کہ قیامت کے دن کا معاملہ کچھ آسان ہو جائے۔

بَابُ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾
﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ کی تفسیر

(٨٧٧٦)ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ [الرحمن: ٤٦]ـ)) فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الثَّانِيَةَ: فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الثَّالِثَةَ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ـ)) فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، فَقَالَ: ((نَعَمْ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ.))ـ (مسند احمد: ٨٦٦٨)

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ …… ''جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کے لیے دو بہشتیں ہیں۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی؟ نبی کریم ﷺ نے دوبارہ یہی آیت پڑھی، میں نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی؟ آپ ﷺ نے تیسری بار یہی آیت پڑھی کہ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾، لیکن میں نے بھی تیسری بار بھی کہہ دے: اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی، اب کی بار آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اگرچہ ابو درداء کی ناک خاک آلود ہو جائے۔''

فوائد: ……اس حدیث میں خوفِ خدا کی فضیلت بیان کی گئی ہے، زنا اور چوری کی اجازت نہیں دی گئی، صحیح طریقہ یہ ہے کہ جس حدیثِ مبارکہ میں کسی چیز کی فضیلت یا مذمت بیان ہو رہی ہو تو اس کے موضوع کو سمجھ کر فضیلت والی چیز کو اپنایا جائے اور مذمت والی چیز سے اجتناب کیا جائے، مزید دیکھیں حدیث نمبر (٥٤٢٨، ٨٩٣٧)

خوفِ خدا اور خشیتِ الٰہی ہی ایسی چیز ہے، جس کی وجہ سے نیکیوں کو سرانجام دینا اور برائیوں سے اجتناب کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے، سینکڑوں آیات و احادیث میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت بیان کی گئی اور اس کا درس دیا گیا ہے۔

(٨٧٧٦) تخریج: اسناده صحیح ـ أخرجه النسائی فی "الکبری": ١١٥٦١ (انظر: ٨٦٨٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

سورۂ واقعہ

بَابُ: ﴿ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ﴾
﴿ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ﴾ کی تفسیر

(۸۷۷۷)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ﴾ [الواقعة: ۱۳۔ ۱٤] شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَنَزَلَتْ: ﴿ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ﴾ [الواقعة: ۳۹۔٤۰] فَقَالَ: ((اَنْتُمْ ثُلُثُ اَهْلِ الْجَنَّةِ، بَلْ اَنْتُمْ نِصْفُ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَتُقَاسِمُوْنَهُمُ النِّصْفَ الْبَاقِيْ۔)) (مسند احمد: ۹۰٦۹)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ﴾...... ''(سبقت لے جانے والوں) کا بہت بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے گا اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔'' تو یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری، پس یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ﴾......''(دائیں ہاتھ والوں کا) جم غفیر اگلوں میں سے ہے اور بہت بڑی جماعت پچھلوں میں سے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جنت والوں میں سے تیسرا حصہ ہوگے، بلکہ اہل جنت کا نصف حصہ تم ہوگے اور باقی نصب میں بھی تم ان کے حصہ دار ہوگے۔''

بَابُ: ﴿وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ﴾
﴿وَظِلٍّ مَمْدُوْدٍ﴾ کی تفسیر

(۸۷۷۸)۔ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ [الواقعة: ۳۰]، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا۔))، قَالَ

''قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾......''اور لمبے لمبے سایوں میں'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً جنت میں ایک درخت ہے، سوار اس کے سائے میں ایک سو سال چلے گا، پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔''

(۸۷۷۷) تخریج: حسن لغیرہ (انظر: ۹۰۸۰)

(۸۷۷۸) تخریج: أخرجه من حديث ابی هريرة البخاری: ٤۸۸۱، ومسلم: ۲۸۲٦، و أخرجه من حديث انس الترمذی: ۳۲۹۳ (انظر: ۱۲۷۰۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾۔ (مسند احمد: ١٢٧٠٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے: اگر چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾...... ''اور لمبے لمبے سایوں میں''

بَابُ: ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾
﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ کی تفسیر

(٨٧٧٩)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ [الواقعة: ٣٤] وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ ارْتِفَاعَهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَإِنَّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ۔)) (مسند احمد:)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾...... ''اور اونچے اونچے بستروں میں ہوں گے۔'' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے: ان کی بلندی اتنی ہوگی، جیسے آسمان اور زمین کے درمیان بلندی ہے، جبکہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔''

بَابُ: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾
﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ کی تفسیر

(٨٧٨٠)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ [الواقعة: ٧٤] قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ)), لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ [الأعلى: ١] قَالَ: ((اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ۔)) (مسند احمد: ١٧٥٤٩)

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾...... ''اپنے ربّ عظیم کے نام کی تسبیح بیان کرو'' نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ''اس اس کے مضمون کو اپنے رکوع میں پڑھنے کے لئے مقرر کرلو۔'' اور جب یہ آیت اتری ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾...... ''اپنے بلند و بالا رب کے نام کے ساتھ تسبیح بیان کرو۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے مضمون کو اپنے سجدوں کے لیے مقرر کرلو۔''

(٨٧٧٩) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة، ولضعف رواية دراج عن ابى الهيثم ۔ أخرجه الترمذی: ٢٥٤٠، ٣٢٩٤(انظر: ١١٧١٩)

(٨٧٨٠) تخريج: اسناده محتمل للتحسين ۔ أخرجه ابوداود: ٨٦٩، وابن ماجه: ٨٨٧ (انظر: ١٧٤١٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ﴾
﴿وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ﴾ کی تفسیر

(۸۷۸۱)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ﴾ قَالَ: شُكْرَكُمْ ﴿أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴾ يَقُولُونَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا بِنَجْمِ كَذَا وَ كَذَا۔)) (مسند احمد: ۸۴۹)

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴾...... ''اور تم اپنے شکر کی بجائے یہی کرتے ہو کہ جھٹلاتے ہو۔'' اور کہتے ہو: ہمیں تو فلاں ستارے کی وجہ سے بارش دی گئی، ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسی ہے۔''

فوائد: ......اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب رزق ملنے کی وجہ سے شکر کرنے کی باری آتی ہے، اس وقت لوگ نعمتوں کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

بَابُ: ﴿فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ﴾
﴿فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ﴾ کی تفسیر

(۸۷۸۲)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿فَرُوحٌ وَّ رَيْحَانٌ﴾ [الواقعة: ۸۹]۔ (مسند احمد: ۲۶۳۰۴)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پڑھا: ﴿فَرُوحٌ وَّرَيْحَانٌ﴾ (یعنی ''راء'' پر ضمہ پڑھا)۔

فوائد:...... متواتر قراءت میں ''راء'' پر فتحہ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

سورۂ مجادلہ

بَابُ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا....﴾
﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا....﴾ کی تفسیر

(۸۷۸۳)۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ: وَاللّٰهِ فِيَّ وَفِي أَوْسِ بْنِ صَامِتٍ أَنْزَلَ اللّٰهُ

''سیدنا خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے سورۂ مجادلہ کا ابتدائی حصہ میرے اور میرے

(۸۷۸۱) تخريج: حسن لغيره ـ أخرجه الترمذی: ۳۲۹۵ (انظر: ۸۴۹)
(۸۷۸۲) تخريج: اسناده صحيح ـ أخرجه ابوداود: ۳۹۹۱، والترمذی ۲۹۳۸ (انظر: ۲۵۷۸۵)
(۸۷۸۳) تخريج: اسناده ضعيف لجهالة معمر بن عبد الله ـ أخرجه ابوداود: ۲۲۱۴، ۲۲۱۵ (انظر: ۲۷۳۱۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَزَّ وَجَلَّ صَدْرَ سُورَةِ الْمُجَادَلَةِ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا، قَدْ سَاءَ خُلُقُهُ وَضَجِرَ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَرَاجَعْتُهُ بِشَيْءٍ فَغَضِبَ فَقَالَ: أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ فَجَلَسَ فِي نَادِي قَوْمِهِ سَاعَةً ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَإِذَا هُوَ يُرِيدُنِي عَلَى نَفْسِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسُ خُوَيْلَةَ بِيَدِهِ! لَا تَخْلُصُ إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ مَا قُلْتَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِينَا بِحُكْمِهِ، قَالَتْ: فَوَاثَبَنِي وَامْتَنَعْتُ مِنْهُ فَغَلَبْتُهُ بِمَا تَغْلِبُ بِهِ الْمَرْأَةُ الشَّيْخَ الضَّعِيفَ فَأَلْقَيْتُهُ عَنِّي، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى بَعْضِ جَارَاتِي فَاسْتَعَرْتُ مِنْهَا ثِيَابَهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ مَا لَقِيتُ مِنْهُ، فَجَعَلْتُ أَشْكُو إِلَيْهِ ﷺ مَا أَلْقَى مِنْ سُوءِ خُلُقِهِ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا خُوَيْلَةُ! ابْنُ عَمِّكِ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَاتَّقِي اللّٰهَ فِيهِ۔)) قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! مَا بَرِحْتُ، حَتّٰى نَزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَتَغَشّٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ يَتَغَشَّاهُ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ لِي: ((يَا خُوَيْلَةُ! قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكِ وَفِي صَاحِبِكِ۔))، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ

خاوند سیدنا اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل کیا، تفصیل یہ ہے: میں ان کی بیوی تھی، اوس بوڑھے اور ضعیف ہو گئے، جس کی وجہ سے بداخلاق ہو گئے تھے اور تنگ پڑ جاتے تھے، ایک دن میرے پاس آئے، میں نے ان سے تکرار کیا، وہ غصے میں آئے اور کہا: تو میرے اوپر میری ماں کی پشت کی مانند ہے، پھر باہر چلے گئے، کچھ دیر اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھے رہے، پھر میرے پاس آئے اور مجھ سے صحبت کرنا چاہی، لیکن میں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں خولہ کی جان ہے! تو مجھ تک رسائی حاصل نہیں کر سکے گا، تو نے تو ابھی یہ کچھ کہا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ فیصلہ نہ کر دیں، وہ میری طرف کود پڑے، لیکن میں خود کو ان سے محفوظ کرنے میں کامیاب ہو گئی، جیسے ایک عورت اپنے بوڑھے خاوند پر غالب آ جاتی ہے، میں نے انہیں دور پھینکا اور میں باہر نکل گئی، اپنی ہمسائی سے کپڑے لیے اور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئی، آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ کر سارا واقعہ بیان کیا اور آپ ﷺ کے سامنے اپنے خاوند کی بدخلقی کی شکایت کرنے لگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے خولہ! وہ تیرا چچے کا بیٹا ہے اور بوڑھا ہو گیا ہے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔'' لیکن میں اسی طرح تکرار کرتی رہی حتیٰ کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل ہونے لگا، آپ ﷺ پر وہ کیفیت طاری ہو گئی، جو وحی میں ہوتی تھی، پھر وہ کیفیت ختم ہوئی آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے خولہ! تیرے اور تیرے خاوند کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہو گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ...

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سَمِيعٌ بَصِيرٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [المجادلة: ١-٤] فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرِيهِ فَلْيُعْتِقْ رَقَبَةً۔))، قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا عِنْدَهُ مَا يُعْتِقُ، قَالَ: ((فَلْيَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ۔)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَا بِهِ مِنْ صِيَامٍ، قَالَ: ((فَلْيُطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ۔)) قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا ذَاكَ عِنْدَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَإِنَّا سَنُعِينُهُ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ۔)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَأَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! سَأُعِينُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ، قَالَ: قَدْ أَصَبْتِ وَأَحْسَنْتِ فَاذْهَبِي فَتَصَدَّقِي عَنْهُ، ثُمَّ اسْتَوْصِي بِابْنِ عَمِّكِ خَيْرًا، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، قَالَ سَعْدٌ: الْعَرَقُ الصِّنُّ۔ (مسند احمد: ٢٧٨٦٢)

وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾۔ سیدنا خولہ کہتی ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''خاوند سے کہو کہ ایک گردن آزاد کرے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے پاس اتنی گنجائش تو نہیں ہے کہ وہ غلام آزاد کر سکے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اس سے کہو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ تو بہت بوڑھا ہے اور وہ روزے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اسے کہو کہ ساٹھ مسکینوں کو ایک وسق کھانا کھلا دے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بھی اس کے پاس نہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک ٹوکرا کھجوروں کا میں تعاون کر دیتا ہوں۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایک ٹوکرا میں بھی مدد کر دیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے بہت درست اور اچھا فیصلہ کیا ہے، اب جا اور اس کی طرف سے صدقہ کر، پھر اپنے چچے کے بیٹے سے ہمدردی کا برتاؤ کرنا۔'' پس میں نے ایسا ہی کیا۔''

فوائد: ...... یہ کل چار آیات تھیں، جو کہ درج ذیل ہیں: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۔ اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ۔ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔﴾

''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ کی طرف شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ وہ لوگ جو تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہیں، ان کی مائیں ان کے سوا کوئی نہیں جنھوں نے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

انھیں جنم دیا اور بلاشبہ وہ یقیناً ایک بری بات اور جھوٹ کہتے ہیں اور بلاشبہ اللہ یقیناً بے حد معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں، پھر اس سے رجوع کر لیتے ہیں جو انھوں نے کہا، تو ایک گردن آزاد کرنا ہے، اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، یہ ہے وہ (کفارہ) جس کے ساتھ تم نصیحت کیے جاتے ہو، اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، پوری طرح باخبر ہے۔ پھر جو شخص نہ پائے تو دو پے در پے مہینوں کا روزہ رکھنا ہے، اس سے پہلے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، پھر جو اس کی (بھی) طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

ان آیات میں ظہار اور اس کے کفارے کا بیان ہے۔ ظہار یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو یوں کہے: اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ۔ (تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے)۔ زمانۂ جاہلیت میں ظہار کو طلاق سمجھا جاتا تھا، سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا اسی وجہ سے سخت پریشان ہو گئی تھیں، اس وقت تک اس کی بابت کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لیے جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ توقف کیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرتی رہیں، بالآخر یہ آیات نازل ہوئیں، جس میں اس کے مسئلہ کی وضاحت کر دی گئی۔

(٨٧٨٤)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ، لَقَدْ جَاءَتِ الْمُجَادِلَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُكَلِّمُهُ، وَأَنَا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، مَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ [المجادلة: ١] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔ (مسند احمد: ٢٤٦٩٩)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہیں، جس کا سننا تمام آوازوں کو شامل ہے، بحث و تکرار کرنے والی (سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور گفتگو کرنے لگی، جبکہ میں گھر کے ایک کونے میں تھی، میں اس کی بات نہ سن سکی، لیکن اللہ تعالی نے یہ آیات نازل کر دیں: ﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۔﴾ ...... ''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ کی طرف شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

(٨٧٨٤) تخریج: اسناده صحیح علی شرط مسلم ۔ أخرجه ابوداود: ٢٢٢٠، وابن ماجه: ١٨٨، والنسائی: ٦/ ١٦٨(انظر: ٢٤١٩٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٧٨٥)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ، يَا أَبَا الْقَاسِمِ!، فَقَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ۔)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَا تَكُونِي فَاحِشَةً۔)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا سَمِعْتَ مَا قَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوْا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔)) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ يَعْنِي فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَإِذَا جَاءُ وْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ﴾ [المجادلة: ٨] حَتّٰى فَرَغَ۔ (مسند احمد: ٢٦٤٤٩)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ یہودی آئے اور کہا: اے ابوالقاسم! اَلسَّامُ عَلَيْكَ (تجھ پر موت ہو)، آپ ﷺ نے یوں جواب دیا: وَعَلَيْكُمْ (اور تم پر بھی ہو)۔ لیکن سیدہ عائشہ نے کہا: تم پر موت بھی ہو اور مذمت بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اتنی بد گوئی نہ کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے سنا نہیں کہ انھوں نے کیا کہا، ان لوگوں نے اَلسَّامُ عَلَيْكَ کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو کیا میں نے ان کا جواب دے نہیں دیا، میں نے کہہ تو دیا ہے: وَعَلَيْكُمْ۔'' ابن نمیر راوی کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فحش اور بہ تکلف بدگوئی کو پسند نہیں کرتا۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔﴾ ......''اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو (ان لفظوں کے ساتھ) تجھے سلام کہتے ہیں جن کے ساتھ اللہ نے تجھے سلام نہیں کہا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس پر سزا کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں؟ انھیں جہنم ہی کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے، پس وہ برا ٹھکانا ہے۔''

(٨٧٨٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوْا يَقُولُونَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: سَامٌ عَلَيْكَ، ثُمَّ يَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ ﴿لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ﴾ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِذَا جَاءُ وْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی، نبی کریم ﷺ کو سَامٌ عَلَيْكَ (تجھ پر موت ہو) کہا کرتے تھے، پھر اپنے دل میں ہی کہتے: اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا جَاءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ

(٨٧٨٥) تخريج: أخرجه مسلم: ٢١٦٥ (انظر: ٢٥٩٢٤)

(٨٧٨٦) تخريج: صحيح ۔ أخرجه البزار: ٢٢٧١ (انظر: ٦٥٨٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰہُ﴾ [المجادلة: ٨] إِلٰی آخِرِ الْآیَةَ۔ (مسند احمد: ٦٥٨٩)

وَيَقُوْلُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔﴾ ......''اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو (ان لفظوں کے ساتھ) تجھے سلام کہتے ہیں جن کے ساتھ اللہ نے تجھے سلام نہیں کہا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس پر سزا کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں؟ انھیں جہنم ہی کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے، پس وہ برا ٹھکانا ہے۔''

فوائد:...... یہ یہودیوں کا خبثِ باطن تھا، لیکن نبی کریم ﷺ نے جواباً اپنے وقار کو برقرار رکھا۔

بَابٌ: ﴿وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾
﴿وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ کی تفسیر

(٨٧٨٧)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ظِلِّ حُجْرَةٍ مِنْ حُجَرِهِ، وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَدْ كَادَ يَقْلِصُ عَنْهُمُ الظِّلُّ، قَالَ: فَقَالَ: ((إِنَّهُ سَيَأْتِيكُمْ إِنْسَانٌ يَنْظُرُ إِلَيْكُمْ بِعَيْنَيْ شَيْطَانٍ، فَإِذَا أَتَاكُمْ فَلَا تُكَلِّمُوهُ۔)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ أَزْرَقُ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَهُ، قَالَ: ((عَلَامَ تَشْتُمُنِي أَنْتَ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ نَفَرٌ۔)) دَعَاهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ، قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَدَعَاهُمْ فَحَلَفُوا بِاللّٰهِ وَاعْتَذَرُوا إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ﴾ [المجادلة: ١٨] الْآيَةَ (مسند احمد: ٢٤٠٧)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک حجرہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، کچھ مسلمان بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اب سایہ سکڑ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تمہارے پاس ایک آدمی آئے گا، جو تمہیں شیطان کی نظروں سے دیکھے گا، جب وہ تمہارے پاس آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔'' اتنے میں ایک نیلی آنکھوں والا آدمی آیا، آپ ﷺ نے اسے بلایا اور اس سے بات کی اور فرمایا: ''تو اور فلاں فلاں آدمی مجھ کو برا بھلا کیوں کہتے ہو؟'' آپ ﷺ نے چند افراد کے نام بھی لیے، وہ آدمی گیا اور ان سب کو بلا لایا، پھر انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی اور آپ ﷺ سے معذرت کی، اُدھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی: ﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔﴾ ......''جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے جس طرح تمھارے

(٨٧٨٧) تخریج: اسنادہ حسن ۔ أخرجه الطبراني: ١٢٣٠٨، والبيهقي في "الدلائل": ٥/ ٢٨٢ (انظر: ٢٤٠٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور گمان کریں گے کہ بے شک وہ کسی چیز پر (قائم) ہیں، سن لو! یقیناً وہی اصل جھوٹے ہیں۔''

فوائد: ......ان لوگوں کی بدبختی اور سنگ دلی کی انتہا ہے کہ قیامت والے دن، جہاں کوئی چیز مخفی نہیں رہے گی، وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے جھوٹی قسمیں کھانے کی شوخ چشمانہ جسارت کریں گے۔

(۸۷۸۷م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَفِيْهِ قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُجَادَلَةِ: ﴿وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ [المجادلة: ١٤] وَالْآيَةُ الْأُخْرٰى۔ (مسند احمد: ٢١٤٧)

''(دوسری سند) اس میں ہے: پس سورۂ مجادلہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ ......''کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے ان لوگوں کو دوست بنا لیا جن پر اللہ غصے ہو گیا، وہ نہ تم سے ہیں اور نہ ان سے اور وہ جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتے ہیں۔''

فوائد: ......اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ قسمیں کھا کر مسلمانوں کو باور کراتے ہیں کہ وہ بھی تمہاری طرح مسلمان ہیں یا یہودیوں سے ان کے رابطے نہیں ہیں۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

سورۂ حشر

بَابُ: ﴿مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ....﴾
﴿مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ....﴾ کی تفسیر

(۸۷۸۸)۔ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَّعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ﴾

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بویرہ جگہ پر بنونضیر کی کھجوروں کو جلایا اور ان کو کاٹ ڈالا، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ﴾ ......''جو بھی کھجور کا درخت تم نے

(۸۷۸۷م) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الاول

(۸۷۸۸) تخریج: أخرجه البخاري: ٤٠٣١، ٤٨٨٤، ومسلم: ١٧٤٦ (انظر: ٦٠٥٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

[الحشر: ٥]۔ (مسند احمد: ٦٠٥٤)

کاٹا، یا اسے اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑا تو وہ اللہ کی اجازت سے تھا اور تا کہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔''

فوائد: ...... مختصر قصہ یہ ہے کہ مدینہ میں آ کر حضور ﷺ نے ان یہودیوں سے صلح کر لی تھی کہ نہ آپ ان سے لڑیں نہ یہ آپ سے لڑیں، لیکن ان لوگوں نے اس عہد کو توڑ دیا تھا، جن کی وجہ سے اللہ کا غضب ان پر نازل ہوا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان پر غالب کیا اور آپ نے انہیں یہاں سے نکال دیا، مسلمانوں کو کبھی اس کا خیال تک نہ تھا، خود یہ یہود بھی سمجھ رہے تھے کہ ان مضبوط قلعوں کے ہوتے ہوئے کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، لیکن جب اللہ کی پکڑ آئی یہ سب چیزیں یونہی رکھی کی رکھی رہ گئیں اور اچانک اس طرح گرفت میں آ گئے کہ حیران رہ گئے اور آپ نے انہیں مدینہ سے نکلوا دیا، بعض تو شام کی زراعتی زمینوں میں چلے گئے، جو حشر ونشر کی جگہ ہے اور بعض خیبر کی طرف جا نکلے، ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ اپنے اونٹوں پر لاد کر جو سامان لے جا سکو اپنے ساتھ لے جاؤ، اس لئے انہوں نے اپنے گھروں کو توڑ پھوڑ کر جو چیزیں لے جا سکتے تھے، اپنے ساتھ اٹھا لیں، جو رہ گئیں وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگیں۔

اس آیت میں بنونضیر کا ذکر ہے، جب آپ ﷺ نے ان کا محاصرہ کیا تو ان کے کھجور کے درختوں کو آگ لگا دی اور کچھ کاٹ ڈالے اور کچھ چھوڑ دیئے، جس سے مقصود دشمن کی آڑ کو ختم کرنا تھا اور یہ واضح کرنا تھا کہ اب مسلمان تم پر غالب آ گئے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَوَاخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ
سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تفسیر

(٨٧٨٩)۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِینَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ۔ وَقَرَأَ الثَّلَاثَ آیَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِینَ أَلْفَ مَلَكٍ یُصَلُّونَ عَلَیْهِ حَتّٰی یُمْسِیَ، إِنْ مَاتَ فِی ذٰلِكَ الْیَوْمِ مَاتَ شَهِیدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِینَ یُمْسِی كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔)) (مسند احمد: ٢٠٥٧٢)

''سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو صبح کو تین بار کہتا ہے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ، اور پھر سورۂ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار (٧٠،٠٠٠) فرشتے مقرر کرتا ہے، جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں، اگر وہ اس دن فوت ہو جائے تو وہ شہید فوت ہوگا اور جو شام کو پڑھے گا، وہ صبح تک اسی مرتبہ پر ہوگا۔''

فوائد: ...... سورۂ حشر کی آخری تین آیات درج ذیل ہیں: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ

(٨٧٨٩) تخریج: اسنادہ ضعیف، خالد بن طهمان ضعّفه ابن معین ۔ أخرجه الترمذی: ٢٩٢٢ (انظر: ٢٠٣٠٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ. هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ. هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.﴾ ......''وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی چیز کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، نہایت پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنی مرضی چلانے والا، بے حد بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو خاکہ بنانے والا، گھڑنے ڈھالنے والا، صورت بنا دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں، اس کی تسبیح ہر وہ چیز کرتی ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورۂ ممتحنہ

بَابُ: ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ....﴾

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ....﴾ کی تفسیر

(۸۷۹۰)۔ عن عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمَتْ قُتَيْلَةُ ابْنَةُ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عَبْدِ أَسْعَدَ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حَسَلٍ عَلَى ابْنَتِهَا أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ بِهَدَايَا ضِبَابٍ وَأَقِطٍ وَسَمْنٍ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فَأَبَتْ أَسْمَاءُ أَنْ تَقْبَلَ هَدِيَّتَهَا وَتُدْخِلَهَا بَيْتَهَا، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ﴾ [الممتحنة: ۸] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

''سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قتیلہ بنت عبدالعزی گوہ، پنیر اور گھر جیسے تحائف لے کر اپنی بیٹی سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، جبکہ وہ قتیلہ مشرک خاتون تھی، اس لیے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اس کے تحائف قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اسے گھر میں بھی داخل ہونے سے روک دیا، پھر جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ.﴾ ......''اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم

(۸۷۹۰) تخريج: اسناده ضعيف لضعف مصعب بن ثابت ـ أخرجه ابوداود الطيالسي: ۱۶۳۹، والحاكم: ۲/ ۴۸۵ (انظر: ۱۶۱۱۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْبَلَ هَدِيَّتَهَا وَأَنْ تُدْخِلَهَا بَيْتَهَا۔ (مسند احمد: ١٦٢١٠)

ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی ہے اور تمھیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ہے۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ اس کا ہدیہ قبول کرلیں اور اپنے گھر میں داخل ہونے دیں۔''

فوائد: ......اس آیت میں ان کافروں کے بارے میں ہدایات دی جارہی ہیں، جو مسلمانوں سے محض دین اسلام کی وجہ سے بغض و عداوت نہیں رکھتے اور اس بنیاد پر مسلمانوں سے لڑتے نہیں، یہ پہلی شرط ہے، اگلی آیات میں دوسری شرائط کا بیان ہے۔

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَائَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ....﴾
﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَائَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ....﴾ کی تفسیر

(٨٧٩١)۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ؓ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا ......إِلٰى قَوْلِهِ...... وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ [الممتحنة: ١٢] قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِلَّا آلَ فُلَانٍ وَإِنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا أَسْعَدُوْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ۔ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((إِلَّا آلَ فُلَانٍ.)) (مسند احمد: ٢١٠٧٧)

''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ (سورۂ ممتحنہ: ١٢) یعنی: ''اے نبی! جب اہل ایمان خواتین آپ کے پاس آئیں تو وہ ان باتوں کی بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گی اور کسی پر بہتان طرازی نہیں کریں گی اور کسی معروف کام میں آپ کی حکم عدولی نہیں کریں گی۔'' جن کاموں سے آپ نے روکا ان سے ایک نوحہ کرنا بھی تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں خاندان والوں نے دورِ جاہلیت میں نوحہ کرنے میں میرا ساتھ دیا تھا۔ اب میرے لیے ضروری ہے کہ میں بھی ان کا ساتھ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ٹھیک ہے) مگر فلاں خاندان والے۔''

(٨٧٩١) تخریج: ......أخرجه البخاري: ٤٨٩٢، ٧٢١٥، ومسلم: ٩٣٧ (انظر: ٢٠٧٩٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ……اس حدیث میں آپ ﷺ نے خاص طور کر سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو نوحہ کرنے کی اجازت دی، جبکہ شارع کو عام حکم سے تخصیص کرنے کا حق حاصل ہے، لہٰذا سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی اس رخصت کے علاوہ نوحہ کرنا حرام ہے۔

(٨٧٩٢)۔ عَنْ أُمِّ سَلِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ [الممتحنة: ١٢] قَالَ: النَّوْحُ۔ (مسند احمد: ٢٧٢٥٦)

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾…… ''اور وہ خواتین نیکی میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔'' (روکی گئی چیزوں میں سے) نوحہ ہے''

(٨٧٩٣)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَحِنُ الْمُؤْمِنَاتِ إِلَّا بِالْآيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ﴾ [الممتحنة: ١٢] وَلَا …… وَلَا ……۔ (مسند احمد: ٢٥٨١٤)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مومن خواتین کے ایمان کا اس آیت کے ذریعے امتحان لیتے تھے: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ (سورۂ ممتحنہ: ١٢) یعنی: ''اے نبی! جب اہل ایمان خواتین آپ کے پاس آئیں تو وہ ان باتوں کی بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گی اور کسی پر بہتان طرازی نہیں کریں گی اور کسی معروف کام میں آپ کی حکم عدولی نہیں کریں گی۔'' اور یہ بھی نہیں کریں گی اور یہ بھی نہیں کریں گی۔

فوائد: ……یعنی جو خواتین مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں تو آپ ﷺ اس آیت میں بیان شدہ امور کے ذریعے ان کے ایمان کو پرکھتے تھے اور ان سے بیعت لیتے تھے۔

(٨٧٩٢) تخريج: اسناده ضعيف لضعف شهر بن حوشب ۔ أخرجه ابن ماجه: ١٥٧٩، وأخرجه مطولا الترمذي: ٣٣٠٧ (انظر: ٢٧٢٥٦)

(٨٧٩٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٧٢١٤، ومسلم: ١٨٦٦ (انظر: ٢٥٣٠٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الصَّفِّ

سورۂ صف

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

سورۂ صف میں جو کچھ ہے، اس کا بیان

(٨٧٩٤)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: تَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا: أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَسْأَلَهُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ وَهِبْنَا أَنْ يَقُومَ مِنَّا أَحَدٌ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا حَتّٰى جَمَعَنَا، فَجَعَلَ بَعْضُنَا يُشِيرُ إِلَى بَعْضٍ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ...... إِلٰى قَوْلِهِ...... كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ قَالَ: فَتَلَاهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، قَالَ: فَتَلَاهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، قَالَ: فَتَلَاهَا عَلَيْنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، قَالَ يَحْيٰى: فَتَلَاهَا عَلَيْنَا هِلَالٌ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: فَتَلَاهَا عَلَيْنَا يَحْيٰى مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: فَتَلَاهَا عَلَيْنَا يَحْيٰى مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا۔ (مسند احمد: ٢٤١٩٨)

''سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک دن آپس میں مذاکرہ کیا اور کہا: ہم میں سے کون ہے جو نبی کریم ﷺ کے پاس جائے اور آپ ﷺ سے دریافت کرے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا عمل کونسا ہے، لیکن ہم میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے جانے کو تیار نہ تھا، اتنی دیر میں نبی کریم ﷺ نے ہمارے پاس ایک آدمی بھیجا، اس نے ہم میں سے ایک ایک آدمی کو جمع کیا، اب ہم میں سے ہر کوئی اس تعجب کے ساتھ دوسرے کی طرف اشارہ کرنے لگا (کہ نبی کریم ﷺ کو ہماری بات کا کیسے پتہ چل گیا)، بہرحال پھر آپ ﷺ نے ہم پر یہ آیات تلاوت کیں: ﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ...... كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ان آیتوں کو نبی کریم ﷺ نے اول سے آخر تک پڑھا، پھر سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اول سے آخر تک پڑھیں، پھر عطا بن یسار نے اسی طرح پڑھیں، یحییٰ کہتے ہیں: پھر ہلال نے یہ آیات اول تا آخر پڑھیں، اوزاعی کہتے ہیں: ہم پر یحییٰ نے ان آیات کی اول تا آخر تلاوت کی۔''

(٨٧٩٥)۔ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ أَبِي

''(دوسری سند) سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسی قسم کی

(٨٧٩٤) تخريج: اسناده صحيح ۔ أخرجه الترمذى: ٣٣٠٩ (انظر: ٢٣٧٨٩)

(٨٧٩٥) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سَلِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ بِنَحْوِهِ، وَفِيهِ: فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَجَمَعَنَا فَقَرَأَ عَلَيْنَا هٰذِهِ السُّوْرَةَ يَعْنِي سُوْرَةَ الصَّفِّ كُلَّهَا۔ (مسند احمد: ٢٤١٩٧)

حدیث بیان کی، البتہ اس میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف ایک آدمی بھیجا، اس نے ہم کو جمع کر کے مکمل سورۂ صف کی تلاوت کی۔''

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

سورۂ جمعہ

بَابُ: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾
﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کی تفسیر

(٨٧٩٦)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ [الجمعة: ٣] قَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ ﷺ حَتّٰى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ وَقَالَ: ((لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔)) (مسند احمد: ٩٣٩٦)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ ......''اوران میں سے کچھ اور لوگوں میں بھی (آپ کو بھیجا) جو ابھی تک ان سے نہیں ملے۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان سے کون سے لوگ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا، لیکن جب اس نے ایک یا دو یا تین مرتبہ یہی سوال دوہرایا، جبکہ ہم میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، تو نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرامایا: ''اگر ایمان ثریا ستاروں کے پاس بھی ہوتا تو ان کی قوم کے آدمی اسے وہاں سے بھی حاصل کر لیتے۔''

فوائد: ......آیت میں ''آخرین'' (دوسروں) سے مراد فارس اور دیگر غیر عرب لوگ ہیں جو قیامت تک آپ ﷺ پر ایمان لانے والے ہوں گے۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ایمان لانے والے درج ذیل واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ ''اگر ایمان ثریا ستاروں کے پاس بھی ہوتا تو اس کے خاندان کے لوگ اس تک رسائی حاصل کر لیتے۔'' یہ انتہائی دلچسپ اور سبق آموز واقعہ ہے، کتاب کے اواخر میں یہ حدیث آئے

(٨٧٩٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٨٩٨، ومسلم: ٢٥٤٦ (انظر: ٩٤٠٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

گی، قارئین کی دلچسپی کے لیے یہاں صرف ترجمہ سپردِ قلم کیا جاتا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا واقعہ اپنی زبانی یوں بیان کیا، وہ کہتے ہیں: میں اصبہان والوں میں سے ایک فارسی باشندہ تھا، میرا تعلق ان کی ایک جیّ نامی بستی سے تھا، میرے باپ اپنی بستی کے بہت بڑے کسان تھے اور میں اپنے باپ کے ہاں اللہ کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب تھا۔ میرے ساتھ ان کی محبت قائم رہی حتیٰ کہ انھوں نے مجھے گھر میں آگ کے پاس ہمیشہ رہنے والے کی حیثیت سے پابند کر دیا، جیسے لڑکی کو پابند کر دیا جاتا ہے۔ میں نے مجوسیت میں بڑی جد وجہد سے کام لیا، حتی کہ میں آگ کا ایسا خادم و مصاحب بنا کہ ہر وقت اس کو جلاتا رہتا تھا اور ایک لمحہ کے لیے اسے بجھنے نہ دیتا تھا۔ میرے باپ کی ایک بڑی عظیم جائداد تھی، انھوں نے ایک دن ایک عمارت (کے سلسلہ میں) مصروف ہونے کی وجہ سے مجھے کہا: بیٹا! میں تو آج اس عمارت میں مشغول ہو گیا ہوں اور اپنی جائداد (تک نہیں پہنچ پاؤں گا)، اس لیے تم چلے جاؤ اور ذرا دیکھ کر آؤ۔ انھوں نے اس کے بارے میں مزید چند (احکام بھی) صادر کئے تھے۔ پس میں اس جاگیر کے لیے نکل پڑا، میرا گزر عیسائیوں کے ایک گرجا گھر کے پاس سے ہوا، میں نے ان کی آوازیں سنیں اور وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ مجھے یہ علم نہ ہو سکا تھا کہ عوام الناس کا کیا معاملہ ہے کہ میرے باپ نے مجھے اپنے گھر میں پابند کر رکھا ہے۔ (بہر حال) جب میں ان کے پاس سے گزرا اور ان کی آوازیں سنیں تو میں ان کے پاس چلا گیا اور ان کی نقل و حرکت دیکھنے لگ گیا۔ جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھے ان کی نماز پسند آئی اور میں ان کے دین کی طرف راغب ہوا اور میں نے کہا: بخدا! یہ دین اُس (مجوسیت) سے بہتر ہے جس پر ہم کار بند ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اس دین کی بنیاد کہاں ہے؟ انھوں نے کہا: شام میں۔ پھر میں اپنے باپ کی طرف واپس آ گیا، (چونکہ مجھے تاخیر ہو گئی تھی اس لیے) انھوں نے مجھے بلانے کے لیے کچھ لوگوں کو بھی میرے پیچھے بھیج دیا تھا۔ میں اِس مصروفیت کی وجہ سے ان کے مکمل کام کی (طرف کوئی توجہ نہ دھر سکا)۔ جب میں ان کے پاس آیا تو انھوں نے پوچھا: بیٹا! آپ کہاں تھے؟ کیا میں نے ایک ذمہ داری آپ کے سپرد نہیں کی تھی؟ میں نے کہا: ابا جان! میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، وہ گرجا گھر میں نماز پڑھ رہے تھے، مجھے ان کی کاروائی بڑی پسند آئی۔ اللہ کی قسم! میں ان کے پاس ہی رہا، حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔ میرے باپ نے کہا: بیٹا! اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے، تمہارا اور تمہارے آباء کا دین اس سے بہتر ہے۔ میں نے کہا: بخدا! ہر گز نہیں، وہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ (میرے ان جذبات کی وجہ سے) میرے باپ کو میرے بارے میں خطرہ لاحق ہوا اور انھوں نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر مجھے گھر میں پابند کر دیا۔ میں نے عیسائیوں کی طرف پیغام بھیجا کہ جب شام سے تاجروں کا عیسائی قافلہ آئے تو مجھے خبر دینا۔ (کچھ ایام کے بعد) جب شام سے عیسائیوں کا تجارتی قافلہ پہنچا تو انھوں نے مجھے اس (کی آمد) کی اطلاع دی۔ میں نے ان سے کہا: جب (اس قافلے کے) لوگ اپنی ضروریات پوری کر کے اپنے ملک کی طرف واپس لوٹنا چاہیں تو مجھے بتلا دینا۔ سو جب انھوں نے واپس جانا چاہا تو انھوں نے مجھے اطلاع دے دی۔ میں نے اپنے پاؤں سے بیڑیاں اتار پھینکیں اور ان کے ساتھ نکل پڑا اور شام پہنچ گیا۔ جب میں شام پہنچا تو

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

پوچھا: وہ کون سی شخصیت ہے جو اس دین والوں میں افضل ہے؟ انھوں نے کہا: فلاں گرجا گھر میں ایک پادری ہے۔ میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا: میں اِس دینِ (نصرانیت) کی طرف راغب ہوا ہوں، اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس رہوں اور گرجا گھر میں آپ کی خدمت کروں اور آپ سے تعلیم حاصل کروں اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ اس نے کہا: (ٹھیک ہے) آ جاؤ۔ پس میں اس میں داخل ہو گیا۔ لیکن وہ بڑا برا آدمی تھا۔ وہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتا تھا اور ان کو ترغیب دلاتا تھا۔ جب وہ کئی اشیاء لے کر آتے تھے، تو وہ اپنے لیے جمع کر لیتا تھا اور مساکین کو کچھ بھی نہیں دیتا تھا، حتی کہ اس کے پاس سونے اور چاندی کے سات مٹکے جمع ہو گئے۔ میں اس کے کرتوتوں کی بنا پر اس سے نفرت کرتا تھا۔ بالآخر وہ مر گیا، اسے دفن کرنے کے لیے عیسائی لوگ پہنچ گئے۔ میں نے ان سے کہا: یہ تو برا آدمی تھا، یہ تم لوگوں کو تو صدقہ کرنے کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا تھا، لیکن جب تم لوگ اس کے پاس صدقہ جمع کرواتے تھے تو یہ اسے اپنے لیے ذخیرہ کر لیتا تھا اور مساکین کو بالکل نہیں دیتا تھا۔ انھوں نے مجھ سے پوچھا: تجھے کیسے علم ہوا؟ میں نے کہا: میں تمہیں اس کے خزانے کی خبر دے سکتا ہوں۔ انھوں نے کہا: تو پھر ہمیں بتاؤ۔ پس میں نے ان کو (اس کے خزانے کا) مقام دکھایا۔ انھوں نے وہاں سے سونے اور چاندی کے بھرے ہوئے سات مٹکے نکالے۔ جب انھوں نے صدقے (کا یہ حشر) دیکھا تو کہنے لگے: بخدا! ہم اس کو کبھی بھی دفن نہیں کریں گے۔ سو انھوں نے اس کو سولی پر لٹکایا اور پھر پتھروں سے اس کو سنگسار کیا۔ بعد ازاں وہ اس کی جگہ پر ایک اور آدمی لے آئے۔ سلمان کہتے ہیں: جو لوگ پانچ نمازیں ادا کرتے تھے، میں نے اس کو ان میں افضل پایا۔ میں نے اسے دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت، آخرت کے معاملے میں سب سے زیادہ رغبت والا اور دن ہو یا رات (عبادت کے معاملات کو) تندہی سے ادا کرنے والا پایا۔ میں نے اس سے ایسی محبت کی کہ اس سے پہلے اس قسم کی محبت کسی سے نہیں کی تھی۔ میں اسی کے ساتھ کچھ زمانہ تک مقیم رہا۔ بالآخر اس کی وفات کا وقت قریب آ پہنچا۔ میں نے اسے کہا: او فلان! میں تیرے ساتھ رہا اور میں نے تجھ سے ایسی محبت کی کہ اس سے قبل اس قسم کی محبت کسی سے نہیں کی تھی۔ اب تیرے پاس اللہ تعالی کا حکمِ (موت) آ پہنچا ہے، تو خود بھی محسوس کر رہا ہے۔ اب تو مجھے کس بندۂ (خدا) کے پاس جانے کی نصیحت کرے گا؟ اور مجھے کیا حکم دے گا؟ اس نے کہا: میرے بیٹا! اللہ کی قسم! میں جس دین پر پابند تھا، میرے علم کے مطابق کوئی بھی اس دین کا پیروکار نہیں ہے۔ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں اور تبدیل ہو گئے ہیں اور جس شریعت کو اپنا رکھا تھا اس کے اکثر امور کو ترک کر دیا ہے۔ ہاں فلاں ایک آدمی موصل میں ہے۔ وہ اسی دین پر کاربند ہے، پس تو اس کے پاس چلے جانا۔ پس میں نے اس کے پاس اقامت اختیار کی، میں نے اسے بہترین آدمی پایا جو اپنے ساتھی کے دین پر برقرار تھا۔ (کچھ عرصے کے بعد اس پر بھی) فوت ہونے کے آثار (دکھائی دینے لگے)۔ جب اس پر وفات کی گھڑی آ پہنچی تو میں نے کہا: او فلاں! فلاں نے تو مجھے تیرے بارے میں وصیت کی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ تیری صحبت میں رہوں۔ جب وہ فوت ہو گیا اور اسے دفن کر دیا گیا تو میں موصل والے آدمی کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اسے کہا: اے فلاں! فلاں آدمی نے موت کے وقت مجھے وصیت کی تھی کہ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

میں تجھ سے آ ملوں۔ اس نے مجھے بتلایا تھا کہ تم بھی اس کے دین پر کار بند ہو۔ اس نے مجھے کہا: (ٹھیک ہے) تم میرے پاس ٹھہر جاؤ تو میں اس کے پاس ٹھہر گیا تو میں نے اسے اس کے ساتھی کی طرح اچھا آدمی پایا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ فوت ہونے لگا تو میں نے اس کہا مجھے فلاں آدمی نے آپ کے پاس بھیجا تھا اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ تجھ پر نازل ہونے والا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے۔ اب تو مجھے کیا وصیت کرے گا اور کیا حکم دے گا کہ میں کس کے پاس جاؤں؟ اس نے کہا: بیٹا! اللہ کی قسم! میرے علم کے مطابق تو ہمارے دین پر قائم صرف ایک آدمی ہے، جو نصیبین میں ہے۔ (میری وفات کے بعد) اس کے پاس چلے جانا۔ پس جب وہ فوت ہوا اور اسے دفن کر دیا گیا تو میں نصیبین والے صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ میں اس کے پاس آیا اور اسے اپنے بارے میں اور اپنے (رہنما) کے حکم کے بارے میں مطلع کیا۔ اس نے کہا: میرے پاس ٹھہریئے۔ سو میں اس کے پاس ٹھہر گیا۔ میں نے اس کو اس کے سابقہ دونوں صاحبوں کے دین پر پایا۔ وہ بہترین آدمی تھا جس کے پاس میں نے اقامت اختیار کی۔ لیکن اللہ کی قسم! وہ جلد ہی مرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو میں نے اسے کہا: او فلاں! فلاں (اللہ کے بندے) نے مجھے فلاں کی (صحبت میں رہنے کی) نصیحت کی تھی، پھر اس نے تیرے پاس آنے کی نصیحت کی۔ اب تو مجھے کس کے پاس جانے کی وصیت کرے گا یا کیا حکم دے گا؟ اس نے کہا: میرے بیٹے! ہم تو ایسے آدمی کے بارے میں کوئی معلومات نہیں رکھتے، جو ہمارے دین پر قائم ہو، کہ تو اس کے پاس جا سکے۔ البتہ ایک آدمی عموریہ میں ہے۔ وہ دین کے معاملے میں ہماری طرح کا ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس کے پاس چلے جانا، کیونکہ وہ ہمارے دین پر برقرار ہے۔ پس جب وہ بھی مر گیا اور اسے دفن کر دیا گیا، تو میں عموریہ والے (بندۂ خدا) کے پاس پہنچ گیا اور اسے اپنا سارا ماجرا سنایا۔ اس نے کہا: تم میرے پاس ٹھہرو۔ میں نے اس کی صحبت اختیار کر لی اور اسے اس کے اصحاب کی سیرت اور دین پر پایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کے پاس کمائی بھی کی، حتی کہ میں کچھ گائیوں اور بکریوں کا مالک بن گیا۔ لیکن اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا، (یعنی موت کی علامات دکھائی دینے لگیں)۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آ پہنچا تو میں نے اسے کہا: او فلاں! میں فلاں (بندۂ خدا) کے پاس تھا، فلاں نے مجھے فلاں کے بارے میں، فلاں نے فلاں کے بارے میں اور اس نے تیرے پاس آنے کی وصیت کی تھی۔ اب تو مجھے کس (کی صحبت میں رہنے) کی وصیت کرے گا؟ اور مجھے کیا حکم دے گا؟ اس نے کہا: میرے بیٹا! میں تو کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو ہمارے دین پر کار بند ہو اور جس کے بارے میں میں تجھے حکم دے سکوں۔ لیکن اب ایک نبی کی آمد کا وقت قریب آ چکا ہے، اسے دینِ ابراہیمی کے ساتھ مبعوث کیا جائے گا، وہ عربوں کی سرزمین سے ظاہر ہو گا اور ایسے (شہر) کی طرف ہجرت کرے گا جو دو حروں (یعنی کالے پتھر والی زمینوں) کے درمیان ہو گا اور ان کے درمیان کھجوروں کے درخت ہوں گے۔ اس کی اور علامات بھی ہوں گی، جو مخفی نہیں ہوں گی۔ وہ ہدیہ (یعنی بطورِ تحفہ دی گئی چیز) کھائے گا، صدقہ نہیں کھائے گا اور اس کے کندھوں کے درمیان مہرِ ختمِ نبوّت ہو گی۔ اگر تجھے استطاعت ہے تو (عرب کے) ان علاقوں تک پہنچ جا۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر وہ فوت ہو گیا اور اسے دفن کر دیا گیا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور
Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تھا، میں عموریہ میں سکونت پذیر رہا۔ پھر میرے پاس سے بنو کلب قبیلے کا ایک تجارتی قافلہ گزرا۔ میں نے ان سے کہا: اگر تم مجھے سرزمینِ عرب کی طرف لے جاؤ تو میں تم کو اپنی گائیں اور بکریاں دے دوں گا؟ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ پس میں نے اپنی گائیں اور بکریاں ان کو دے دیں اور انھوں نے مجھے اپنے ساتھ ملا لیا۔ جب وہ مجھے وادئ قری تک لے کر پہنچے تو انھوں نے مجھ پر ظلم کیا اور بطورِ غلام ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ پس میں اس کے پاس ٹھہر گیا۔ جب میں نے کھجوروں کے درخت دیکھے تو مجھے امید ہونے لگی کہ یہ وہی شہر ہے جو میرے ساتھی نے بیان کیا تھا، لیکن یقین نہیں آ رہا تھا۔ ایک دن اس یہودی کا چچا زاد بھائی، جس کا تعلق بنو قریظہ سے تھا، مدینہ سے اس کے پاس آیا اور مجھے خرید کر اپنے پاس مدینہ میں لے گیا۔ اللہ کی قسم! جب میں نے مدینہ کو دیکھا تو اپنے ساتھی کی بیان کردہ علامات کی روشنی میں اس کو پہچان گیا (کہ یہی خاتم النبیین کا مسکن ہو گا)۔ میں وہاں فروکش ہو گیا۔ اُدھر اللہ تعالی نے اپنے رسول کو مکہ مکرمہ میں مبعوث کر دیا، جتنے دن انھوں نے وہاں ٹھہرنا تھا، وہ ٹھہرے۔ لیکن میں نے ان (کی آمد) کا کوئی تذکرہ نہیں سنا، دوسری بات یہ بھی ہے کہ میں غلامی والے شغل میں مصروف رہتا تھا۔ بالآخر نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ اللہ کی قسم! (ایک دن) میں اپنے آقا کے پھل دار کھجور کے درخت کی چوٹی پر کوئی کام کر رہا تھا، میرا مالک بیٹھا ہوا تھا، اس کا چچا زاد بھائی اچانک اس کے پاس آیا اور کہا: او فلاں! اللہ تعالی بنو قیلہ کو ہلاک کرے، وہ قبا میں مکہ سے آنے والے ایک آدمی کے پاس جمع ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ جب میں نے اس کی یہ بات سنی تو مجھ پر اس قدر کپکپی طاری ہو گئی کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ اپنے مالک پر گر جاؤں گا۔ میں کھجور کے درخت سے اترا اور اس کے چچا زاد بھائی سے کہنے لگا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس بات سے میرے آقا کو غصہ آیا اور اس نے مجھے زور سے مکا مارا اور کہا: تیرا اس کی بات سے کیا تعلق ہے۔ جا، اپنا کام کر۔ میں نے کہا: کوئی تعلق نہیں، بس ذرا بات کی چھان بین کرنا چاہتا تھا۔ سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس میرا جمع کیا ہوا کچھ مال تھا۔ جب شام ہوئی تو میں نے وہ مال لیا اور قبا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ میں آپ ﷺ پر داخل ہوا اور کہا: مجھے یہ بات موصول ہوئی ہے کہ آپ کوئی صالح آدمی ہیں اور آپ کے اصحاب غریب اور حاجتمند لوگ ہیں۔ یہ میرے پاس کچھ صدقے کا مال ہے، میں نے آپ لوگوں کو ہی اس کا زیادہ مستحق سمجھا ہے۔ پھر میں نے وہ مال آپ ﷺ کے قریب کیا۔ لیکن آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''تم لوگ کھا لو۔'' آپ ﷺ نے خود اپنا ہاتھ روک لیا اور نہ کھایا۔ میں نے دل میں کہا کہ (اس بندۂ خدا کے نبی ہونے کی) ایک نشانی تو (پوری ہو گئی ہے)۔ پھر میں چلا گیا اور مزید کچھ مال جمع کیا۔ اب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں منتقل ہو چکے تھے۔ پھر (وہ مال لے کر) میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرا آپ کے بارے میں خیال ہے کہ آپ صدقے کا مال نہیں کھاتے، اس لیے یہ ہدیہ (یعنی تحفہ) ہے، میں اس کے ذریعے آپ کی عزت کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ چیز خود بھی کھائی اور اپنے صحابہ کو بھی کھانے کا حکم دیا، سو انھوں نے بھی کھائی۔ (یہ منظر دیکھ کر) میں نے دل میں کہا: دو علامتیں (پوری ہو گئیں ہیں)۔ (سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں (تیسری دفعہ) جب

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو وہ "بَقِيْعُ الْغَرْقَد" میں تھے۔آپ ﷺ کسی صحابی کے جنازے کی خاطر وہاں آئے ہوئے تھے، آپ ﷺ پر دو چادریں تھیں۔آپ ﷺ اپنے اصحاب میں تشریف فرما تھے۔میں نے آپ ﷺ کو سلام کہا، پھر آپ کی پیٹھ پر نظر ڈالنے کے لیے گھوما، تاکہ (دیکھ سکوں کہ) آیا وہ (ختم نبوت والی) مہر بھی ہے، جس کی پیشین گوئی میرے ساتھی نے کی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے گھومتے ہوئے دیکھا تو آپ پہچان گئے کہ میں آپ ﷺ کے کسی وصف کی جستجو میں ہوں، پس آپ ﷺ نے اپنی چادر اپنی پیٹھ سے ہٹا دی، میں نے مہر نبوت دیکھی اور اسے پہچان گیا۔ پھر میں آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑا اور آپ کے بوسے لینے اور رونے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''پیچھے ہٹو۔'' پس میں پیچھے ہٹ گیا۔ابن عباس! پھر میں نے آپ ﷺ کو اپنا وہ سارا ماجرا سنایا، جو تجھے سنایا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات اچھی لگی کہ یہ واقعہ آپ کے صحابہ بھی سنیں۔ پھر سلمان رضی اللہ عنہ غلامی کی وجہ سے مشغول رہے اور غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک نہ ہو سکے۔ (سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''سلمان! (اپنے مالک سے) مکاتبت کرلو۔'' پس میں نے اپنے آقا سے اس بات پر مکاتبت کر لی کہ میں اس کے لیے تین سو کھجور کے چھوٹے درخت زمین سے اکھاڑ کر اس کی جگہ پر لگاؤں گا اور (مزید اسے) چالیس اوقیے دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی (سلمان) کی مدد کرو۔'' لوگوں نے مدد کرتے ہوئے مجھے کھجوروں کے درخت دیے۔ کسی نے تیس، کسی نے بیس، کسی نے پندرہ، کسی نے دس، الغرض کہ ہر ایک نے اپنی استطاعت کے بقدر مجھے کھجوروں کے چھوٹے درخت دیے، حتی کہ میرے پاس تین سو کھجوریں جمع ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''سلمان! جاؤ اور گڑھے کھودو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس آ جانا، (یہ پودے) میں خود لگاؤں گا۔'' (سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے گڑھے کھودے، میرے ساتھیوں نے میری معاونت کی۔ جب میں فارغ ہوا تو آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو اطلاع دی۔ رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ نکلے۔ ہم (کھجوروں کے وہ) بوٹے آپ ﷺ کے قریب کرتے تھے اور آپ اپنے ہاتھ سے ان کو لگا دیتے تھے۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں سلمان کی جان ہے! ان میں سے کھجور کا ایک پودا بھی نہ مرا۔ اب میں کھجور کے چھوٹے درخت تو لگا چکا تھا اور (چالیس اوقیوں والا) مال باقی تھا۔ کسی غزوے سے رسول اللہ ﷺ کے پاس مرغی کے انڈے کے بقدر سونا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''مکاتبت کرنے والا (سلمان) فارسی کیا کر رہا ہے؟'' مجھے بلایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سلمان! یہ لو اور اس کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادا کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر جتنا (قرضہ) ہے، اس سے کیا اثر ہوگا؟ (یعنی قرضہ بہت زیادہ ہے)۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو لو، عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارا (قرضہ) بھی ادا کر دے گا۔'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں سلمان کی جان ہے! میں نے وہ لے لیا اور اس میں سے ان آقاؤں کو چالیس اوقیے تول کر دے دیئے، ان کا پورا حق ادا کر دیا اور آزاد ہو گیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ خندق میں حاضر ہوا اور اس کے بعد کوئی غزوہ مجھ سے نہ رہ سکا۔ (مسند احمد: ٥/ ٤٤١، صحیحہ: ٨٩٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا....﴾
﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا....﴾ کی تفسیر

(٨٧٩٧)۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمَتْ عِيرٌ مَرَّةً الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ اثْنَا عَشَرَ فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ١١]۔ (مسند احمد: ١٤٤٠٨)

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ ایک اناج والا قافلہ مدینہ میں آیا، جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ہوا یوں کہ لوگ سب قافلہ کی طرف چلے گئے اور صرف بارہ (۱۲) آدمی باقی رہ گئے، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ ...... ''اور جب وہ کوئی تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں تو اٹھ کر اس طرف چلے جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

فوائد: ...... تفصیلی روایت درج ذیل ہے:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ((بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَوْ تَتَابَعْتُمْ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ، لَسَالَ بِكُمُ الْوَادِي نَارًا۔)) فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾ (الْجُمُعَةُ: ١١)۔)) وَقَالَ: فِي الاثْنَيْ عَشَرَ الَّذِيْنَ ثَبَتُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ۔))

''نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، مدینہ میں ایک (تجارتی) قافلہ آیا، اصحابِ رسول اس کی طرف لپک پڑے اور (مسجد میں) صرف بارہ آدمی بچے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ صورتحال دیکھ کر) فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم سارے کے سارے چلے جاتے اور کوئی بھی باقی نہ بچتا تو اس وادی میں آگ بہہ پڑتی جو تمھیں بہا کر لے جاتی۔'' پھر یہ آیات نازل ہوئیں: ''جب وہ کوئی سودا بکتا دیکھیں یا کوئی تماشا نظر آجائے تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔'' (سورۂ جمعہ: ۱۱) راوی کہتے ہیں: جو بارہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے رہے، ان میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے۔ (ترمذی: ٣٣٠٨، وأخرجه البخاری: ٩٣٦، ٤٨٩٩، ومسلم: ٣/ ١٠ لکن لم یذکرا لفظ: "والذی نفسی بیده ...... لسال بکم الوادی نارا۔" صحیحه: ٣١٤٧)

(٨٧٩٧) تخريج: أخرجه البخاری: ٢٠٦٤، ٤٨٩٩، ومسلم: ٨٦٣ (انظر: ١٤٣٥٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ

سورۂ منافقون

بَابُ سَبَبِ نُزُوْلِهَا وَمَنْقَبَةِ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

سورۂ منافقون کے شانِ نزول اور سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بیان

(٨٧٩٨)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَمِّي فِي غَزَاةٍ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ، وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَهُ عَمِّي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوْا مَا قَالُوْا، فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ يُصِبْنِيْ مِثْلُهُ قَطُّ، وَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتَ إِلٰى أَنْ كَذَّبَكَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَقَتَكَ، قَالَ: حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ [المنافقون: ١] قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ صَدَّقَكَ۔)) (مسند احمد: ١٩٥٤٨)

''سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں ایک غزوہ میں اپنے چچا کے ساتھ نکلا، میں نے عبداللہ بن ابی ابن سلول کو سنا، وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا: اس رسول کے ساتھیوں پر خرچ نہ کرو اور اگر ہم مدینہ میں لوٹے تو ہم عزت والے اِن ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ میں نے یہ بات اپنے چچا کو بتائی اور میرے چچا نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کر دیا، آپ ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا، میں نے آپ ﷺ کے پاس آ کر آپ ﷺ کو اس کی بات بتا دی، پھر آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھیوں کی طرف پیغام بھیجا، سو وہ آ گئے، لیکن انہوں نے قسم اٹھائی کہ انہوں نے یہ بات کہی ہی نہیں، نبی کریم ﷺ نے مجھے جھوٹا اور عبداللہ بن ابی کو سچا قرار دیا، اس سے مجھے بہت پریشانی ہوئی، کبھی بھی اتنی پریشانی مجھے نہیں ہوئی تھی، پس میں گھر میں بیٹھ گیا، میرے چچا نے کہا: تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا کہ تو نے ایسی بات کہی، اب نبی کریم ﷺ نے تجھے جھوٹا قرار دے دیا ہے اور تجھ پر ناراض بھی ہوئے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتار دیں: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ....﴾ ......''جب وہ منافق آپ کے پاس آتے ہیں، ......'' اب نبی کریم ﷺ نے میری طرف پیغام

(٨٧٩٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٠٠، ٤٩٠١، ٤٩٠٤، ومسلم: ٢٧٧٢ (انظر: ١٩٣٣٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بھیجا، آپ ﷺ نے مجھ پر یہ آیات پڑھیں اور فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا قرار دیا ہے۔''

(۸۷۹۹)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهِ، وَقَالَ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ، فَأَرْسَلَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ، فَقَالُوْا: كَذَّبَ زَيْدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوْا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقِي فِي ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ [المنافقون: ۱] قَالَ: وَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُ وْسَهُمْ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ﴾ [المنافقون: ٤] قَالَ: كَانُوْا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ۔ (مسند احمد: ۱۹۵٤۹)

''(دوسری سند) سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، لوگ سختی اور شدت میں مبتلا ہو گئے، عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: رسول اللہ کے گرد جمع لوگوں پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بکھر جائیں، اب اگر ہم مدینہ میں لوٹے تو ہم عزت والے ان ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی، آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو بلایا اور اس سے پوچھا، اس نے تو بڑی پختہ قسم اٹھا دی کہ اس نے ایسی بات نہیں کہی، لوگ کہنے لگ گئے: رسول اللہ ﷺ نے زید کو جھوٹا قرار دیا ہے، اس بات سے میرے دل میں بڑی پریشانی آئی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں یہ آیات نازل کر دیں: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ....﴾ ...... ''جب منافق آپ کے پاس آئیں گے، ......'' پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا، تا کہ ان کے لیے استغفار کریں، پس انھوں نے اپنے سروں کو موڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ﴾...... ''گویا وہ ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں'' کا مفہوم یہ ہے کہ وہ بڑے خوبصورت مرد تھے۔''

(۸۸۰۰)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا) قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ: لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، قَالَ: فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَحَلَفَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ

''سیدنا زید رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں ایک غزوہ میں تھا، عبداللہ بن ابی ابن سلول نے کہا: اگر ہم مدینہ واپس لوٹے تو ہم عزت والے ضرور ضرور ان ذلیل لوگوں کو مدینہ سے باہر نکال دیں گے، میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات آپ ﷺ کو بتلا دی۔ لیکن عبداللہ بن ابی نے قسم

(۸۷۹۹) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(۸۸۰۰) تخريج: انظر الحديث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَامَنِي قَوْمِي وَقَالُوْا: مَا أَرَدْتَ إِلٰى هٰذَا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَنِمْتُ كَئِيبًا أَوْ حَزِينًا، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكَ، وَصَدَّقَكَ۔))، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ [المنافقون: ۷۔۸]۔

(مسند احمد: ۱۹۵۰۰)

اٹھائی کہ اس نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ میری قوم نے مجھے ملامت کیا اور کہا کہ تجھے کیا فائدہ ہوا، پس میں غم واندوہ میں ڈوبا ہوا سو گیا، پھر نبی کریم ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرا عذر اتارا ہے اور تجھے سچا قرار دیا ہے، پس یہ آیت نازل ہوئی: ﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا...... لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾۔''

فوائد: ...... مذکورہ بالا تینوں روایات کے مفہوم کی وضاحت سورۂ منافقون کی درج ذیل ابتدائی آٹھ آیات سے ہوگی: ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ۔ اِتَّخَذُوْا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ۔ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ۔ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ۔ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔﴾

(سورۂ منافقون: ۱۔۸)

''جب منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ تو یقیناً اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ بلاشبہ تو یقیناً اس کا رسول ہے اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا، پس انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا۔ یقیناً یہ لوگ جو کچھ کرتے رہے ہیں برا ہے۔ یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایمان لائے، پھر انھوں نے کفر کیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی، سو وہ نہیں سمجھتے۔ اور جب تو انھیں دیکھے تجھے ان کے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جسم اچھے لگیں گے اور اگر وہ بات کریں تو تو ان کی بات پر کان لگائے گا، گویا وہ ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں، ہر بلند آواز کو اپنے خلاف گمان کرتے ہیں۔ یہی اصل دشمن ہیں، پس ان سے ہوشیار رہ۔ اللہ انھیں ہلاک کرے، کہاں بہکائے جا رہے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جائے آؤ اللہ کا رسول تمھارے لیے بخشش کی دعا کرے تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تو انھیں دیکھے گا کہ وہ منہ پھیر لیں گے، اس حال میں کہ وہ تکبر کرنے والے ہیں۔ ان پر برابر ہے کہ تو ان کے لیے بخشش کی دعا کرے، یا ان کے لیے بخشش کی دعا نہ کرے، اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا، بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو اللہ کے رسول کے پاس ہیں، یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں، حالانکہ آسمانوں کے اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں اور لیکن منافق نہیں سمجھتے۔''

محدثین کرام نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت کے بارے میں یہ قانون مرتب کیا: "الصحابة کلهم عدول۔" ...... (صحابہ سارے کے سارے عادل ہیں)۔ جملہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم صدق وصفات سے متصف تھا، بہر حال ان آیات سے خصوصی طور پر سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی سچائی اور صدیقیت ثابت ہو رہی ہے کہ جن کے پاس اپنی بات کو سچا ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہیں تھا، ان کو سچا ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالی نے قرآن مجید کی آٹھ آیات نازل کر دیں۔

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

سورۂ طلاق

بَابُ: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ....﴾
﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ....﴾ کی تفسیر

(۸۸۰۱)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔﴾ (مسند احمد: ۵۲۶۹)

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ﴾ ......''اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔''

فوائد: ......اس آیت کی متواتر قراءت تو ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ہے، ''فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ'' قراءت کے الفاظ متواتر قراءت کی تفسیر بیان کر رہے ہیں۔ طلاق کے مسائل میں اس کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

(۸۸۰۱) تخريج: أخرجه مسلم: ۱۴۷۱ (انظر: ۵۲۶۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا....﴾
﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا....﴾ کی تفسیر

(۸۸۰۲)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتْلُو عَلَيَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ [الطلاق: ۲] حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَخَذُوا بِهَا لَكَفَتْهُمْ۔)) قَالَ: فَجَعَلَ يَتْلُو بِهَا وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ حَتّٰى نَعَسْتُ۔ (مسند احمد: ۲۱۸۸٤)

''سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ پر اس آیت کی تلاوت کی: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾ ...... ''جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کی جگہ بنا دیتا ہے۔'' حتیٰ کہ آیت سے فارغ ہوئے، اور پھر فرمایا: ''اے ابوذر! اگر تمام لوگ اس آیت کو پکڑ لیں تو یہ ان سب کو کفایت کرے گی۔'' پھر آپ ﷺ اس آیت کو بار بار دہراتے تھے، یہاں تک کہ مجھے نیند آ گئی۔''

فوائد: ......ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا۔ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا﴾ (سورۂ طلاق: ۲،۱)

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔ اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے، بے شک اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، یقیناً اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔''

یہ روایت تو ضعیف ہے، لیکن یہ آیت اپنے مضمون میں پراثر اور واضح نظر آ رہی ہیں۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ

سورۂ تحریم

بَابُ: ﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾
﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ کی تفسیر

(۸۸۰۳)۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ قَالَ:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ،

(۸۸۰۲) تخریج: اسناده ضعيف لانقطاعه، فان ابا السليل لم يدرك ابا ذر ۔ أخرجه ابن ماجه: ٤٢٢٠ (انظر: ٢١٥٥١)

(۸۸۰۳) تخريج: أخرجه البخارى: ٥٢٥٧، ٦٦٩١، ومسلم: ١٤٧٤ (انظر: ٢٥٨٥٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُخْبِرُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ، فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ۔)) فَنَزَلَتْ: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ ﴿إِنْ تَتُوبَا﴾ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ﴾ [التحريم: ١-٤] لِقَوْلِهِ: ((بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔)) (مسند احمد: ٢٦٣٧٧)

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرتے تھے اور ان کے پاس شہد پیتے تھے، میں (عائشہ) اور حفصہ دونوں نے آپس میں یہ سکیم تیار کی کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی، آپ ﷺ تشریف لائیں، وہ یہ کہے: میں تو آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے، پس جب آپ ﷺ ہم میں سے ایک کے پاس داخل ہوئے تو اس نے وہی بات کہی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے زینب کے پاس سے شہد پیا ہے، آئندہ میں ہرگز نہ پیوں گا۔'' پس یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾...... ''اے نبی تو وہ کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے؟ ﴿إِنْ تَتُوبَا﴾...... ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرو۔'' یہ سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے۔ اور ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلٰى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ﴾...... ''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر کوئی بات کہی۔'' اس سے مراد آپ ﷺ کی یہ بات تھی: ''بلکہ میں نے تو شہد پیا ہے۔''

فوائد: ......مغافیر ایک قسم کا پھول ہوتا ہے، جس میں بساند ہوتی ہے

یہ مندرجہ ذیل آیات تھیں: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ۔﴾

''اے نبی! تو کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے؟ تو اپنی بیویوں کی خوشی چاہتا ہے، اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ بے شک اللہ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمھارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔ اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر کوئی بات کہی، پھر جب اس (بیوی) نے اس بات کی خبر دے دی اور اللہ نے اس (نبی) کو اس کی اطلاع کر دی تو اس (نبی) نے (اس بیوی کو) اس میں سے کچھ بات جتلائی اور کچھ سے اعراض کیا، پھر جب اس (نبی) نے اسے یہ (راز فاش کرنے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کی) بات بتائی تو اس نے کہا تجھے یہ کس نے بتایا؟ کہا مجھے اس نے بتایا جو سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔ گر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرو (تو بہتر ہے) کیونکہ یقیناً تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں اور اگر تم اس کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو تو یقیناً اللہ خود اس کا مددگار ہے اور جبریل اور صالح مومن اور اس کے بعد تمام فرشتے مددگار ہیں۔''

اس سورت کی اِن ابتدائی آیات کے شانِ نزول کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک واقعہ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام کرنے کا اختیار کسی کے پاس بھی نہیں ہے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ بھی یہ اختیار نہیں رکھتے تھے۔

بَابُ ﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ﴾
﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ﴾ کی تفسیر

(٨٨٠٤)۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلٰى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ قَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھوں کہ وہ کون سی دو عورتیں ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾...... ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرو (تو بہتر ہے) کیونکہ یقیناً تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں۔'' ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا، (قضاء حاجت کے لئے) وہ راہ سے ہٹے، میں بھی ان کے ساتھ لوٹا لے کر مڑ گیا، جب وہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر لوٹے سے پانی ڈالا، انہوں نے وضو کیا، اب میں نے کہا: اے امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی وہ دو بیویاں کون کون سی ہیں، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾...... ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرو (تو بہتر ہے) کیونکہ یقیناً تمھارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں۔'' انھوں نے کہا: اے ابن عباس! مجھے تم پر بڑا تعجب آ رہا ہے، سنو، وہ دونوں

(٨٨٠٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٨٩، ٢٤٦٨، ٥١٩١، ومسلم: ١٤٧٩ (انظر: ٢٢٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ حَفْصَةُ! أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَتَهْلِكِي: لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ ﷺ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ: وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً

عائشہ اور حفصہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بقیہ حدیث بیان کی کہ میں اور ایک میرا انصاری پڑوسی (محلّہ) بنی امیہ میں رہتے تھے، جو مدینہ کے اونچے علاقہ میں واقع تھا، ہم دونوں باری باری سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، جس دن میں جاتا، اپنے ساتھی کو اس دن کی وحی وغیرہ کی تمام خبریں آ کر بتا دیتا اور جب وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا، بات یہ ہے کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب تھے، لیکن جب مدینہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ انصاری عورتیں مردوں پر غالب ہیں، ہماری عورتیں بھی انصاری خواتین کی باتیں سیکھنے لگیں، ایک دن میں اپنی بیوی پر چیخا، اس نے آگے سے جواب دے دیا، اس کا پلٹ کر جواب دینا مجھے ناگوار گزرا، لیکن اس نے کہا: میرا جواب کیوں برا لگتا ہے؟ نبی کریم ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی کسی دن رات تک آپ کو چھوڑ بھی دیتی ہے، میں اس بات سے گھبرایا اور میں نے کہا: جس نے یہ کیا اس کا ستیاناس ہو، پھر میں تیار ہو کر چلا اور حفصہ کے پاس جا کر پوچھا: اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو رات تک خفا رکھتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، میں نے کہا: وہ تو نامراد اور خسارہ میں ہے، کیا تمھیں اس بات کا خوف نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے غصہ سے اللہ کو غصہ آ جائے اور اس طرح وہ عورت ہلاک ہو جائے، اب تم آپ ﷺ سے زیادہ مانگا کرو نہ آپ کو کچھ جواب دیا کرو اور نہ آپ ﷺ سے باتیں کرنی چھوڑا کرو، اگر تمھیں ضرورت ہو تو مجھ سے مانگ لیا کرو اور تجھے یہ چیز دھوکے میں نہ ڈالے کہ تیری پڑوسن تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم یہ بات سنتے رہتے تھے کہ غسان (شام کا بادشاہ)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَثَمَّ هُوَ
فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ
الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَاءَ
غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ
وَأَهْوَلُ، طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَائَهُ وَقَالَ عُبَيْدُ
بْنُ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ فَقَالَ
اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ خَابَتْ
حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا
يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي
فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ
النَّبِيُّ ﷺ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ
عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا
يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا؟ أَطَلَّقَكُنَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: لَا
أَدْرِي، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ
فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ
رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا
ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي
فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ:
اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ
النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ ﷺ
وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى
جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ
غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ
اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ
ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ

ہم سے لڑنے کے لئے گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے، ایک مرتبہ میرا انصاری دوست اپنی باری کے دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا اور شام کو واپس آیا تو میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور پوچھا: عمر ہیں؟ میں گھبرا کر ان کے پاس پہنچا تو وہ کہنے لگا: آج ایک بڑا حادثہ رونما ہوا ہے، میں نے کہا: وہ کیا؟ کیا غسانی لشکر تو نہیں آ گیا؟ اس نے کہا: یہ بات نہیں، اس سے بھی بڑی بات واقع ہوئی ہے، ایک ہولناک واقعہ ہے، نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے، میں نے کہا: بس حفصہ رضی اللہ عنہا تو نامراد اور خسارے میں ہوگئی، میرا خیال تھا کہ عنقریب ایسے ہوگا، میں نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کی، (نماز سے فارغ ہو کر) آپ ﷺ اپنے ایک بالائی کمرے میں چلے گئے اور اس کے گوشے میں جا کر بیٹھ گئے اور میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلا گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ حفصہ رضی اللہ عنہا تو رو رہی ہیں، میں نے پوچھا: کس بات سے رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمہیں ڈرایا نہیں تھا؟ کیا تم کو آپ ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے معلوم نہیں ہے، آپ اس بالا خانے میں تشریف فرما ہیں پھر میں نکل کر منبر کے پاس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے چاروں طرف لوگ بیٹھے ہیں اور بعض رو رہے ہیں، میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا رہا، پھر میرا دل نہ رہ سکا اور میں اسی بالائی کوٹھڑی کے پاس، جس میں آپ ﷺ موجود تھے، آیا اور آپ کے حبشی غلام سے کہا: میرے لئے آپ ﷺ سے اجازت لو، غلام نے آپ ﷺ سے جا کر عرض کیا اور واپس آ کر کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا اور تمہارا ذکر کیا، لیکن آپ ﷺ چپ ہو رہے، میں واپس آ کر پھر ان لوگوں ساتھ بیٹھ گیا، جو منبر کے پاس تھے پھر دل نے بے قرار

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أُهْبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ:

کیا اور میں نے غلام سے جا کر کہا: میرے لئے اجازت مانگو، وہ جا کر پھر لوٹا اور کہا: میں نے آپ ﷺ سے تمہارا ذکر کیا ہے، مگر آپ ﷺ خاموش رہے، پھر میں ان لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا، پھر میرا دل بے قرار ہوا اور میں نے جا کر غلام سے کہا: میرے لئے ایک مرتبہ پھر جا کر آپ ﷺ سے اجازت مانگو، غلام اندر گیا اور واپس آ کر مجھے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے تمہارا ذکر کیا ہے، مگر آپ خاموش ہو رہے ہیں، پھر پلٹنے ہی لگا تھا کہ اچانک غلام نے کہا: آپ ﷺ نے تم کو اجازت دے دی، جب میں اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار دوعالم ﷺ چھال بھرا تکیہ رکھے کھردری چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، جس سے آپ کے جسد اطہر پر نشان پڑ گئے ہیں، میں نے جا کر کھڑے ہی کھڑے کہا: السلام علیکم، اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے میری طرف آنکھ اٹھا کر فرمایا: نہیں، میں نے متعجب ہو کر کہا: اللہ اکبر، پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے دل بہلانے کے واسطے عرض کیا: کاش آپ میری طرف متوجہ ہوں، ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب تھے، لیکن جب مدینہ آئے تو یہاں ایسی قوم کو دیکھا کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں، آپ ﷺ مسکرائے، پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ میرا حال سنیں تو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر اس سے کہا: تجھے یہ بات دھوکے میں نہ ڈالے کہ تیری پڑوسن یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ کی محبوب بیوی ہے، پھر آپ ﷺ دوبارہ مسکرانے لگے، میں سرکار دوعالم ﷺ کو ہنستے دیکھ کر بیٹھ گیا، آپ کے مکان کے اندر ہر طرف نگاہ اٹھا کر میں نے دیکھا، بس اللہ کی قسم! وہاں تین کھالوں کے علاوہ مجھے اور کوئی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((أَوَفِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَائَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَائَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ۔ (مسند احمد: ۲۲۲)

چیز نظر نہ آئی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول: آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت پر کشادگی کرے، فارس اور روم پر تو ہر چیز کی فراوانی کی گئی ہے اور ان کے پاس بے حد دنیاوی سامان ہے، جبکہ وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ پہلے آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، یہ سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''اے ابن خطاب! کیا تم ابھی تک اس خیال کے بندے ہو؟ ان لوگوں کی اچھائیوں کا بدلہ ان کو اسی دنیا میں ملتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے لئے بخشش کی دعا فرمائیے، رسول اللہ ﷺ کسی بات کی وجہ سے جو کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر ظاہر کر دی تھی، اپنی بیویوں سے انتیس دن تک الگ ہو گئے تھے اور آپ ﷺ نے غصے سے فرمایا: ''میں ایک ماہ تک تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔'' جب انتیس دن گذر گئے، تو آپ پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ایک ماہ تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی، ابھی تک تو انتیس دن ہوئے ہیں، میں مسلسل گن رہی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔'' چنانچہ وہ مہینہ انتیس کا ہی ہوا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر اللہ نے آیت تخییر نازل فرمائی، سب بیویوں سے پہلے آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا، میں نے آپ کو اختیار کیا اور پھر آپ ﷺ نے سب بیویوں کو اختیار دیا، ان سب نے میری طرح کا جواب دیا۔''

فوائد: ...... پیچھے تخییر والی آیت گزر چکی ہے۔ آپ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو شہد کی یا سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا کو حرام کرنے کی خفیہ بات بتلائی تھی اور انھوں نے آگے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی تھی۔

(۸۸۰۵)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں

(۸۸۰۵) تخریج: أخرجه البخاري: ۴۰۲ (انظر: ۱۶۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي ثَلَاثٍ، أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْتَ الْمَقَامَ مُصَلًّى، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقره: ١٢٥] وَقُلْتُ: لَوْ حَجَبْتَ عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، قَالَ: وَبَلَغَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ أَقُولُ لَهُنَّ لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ بِكُنَّ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ، حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ: يَا عُمَرُ! أَمَا فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا يَعِظُ نِسَائَهُ حَتّٰى تَعِظَهُنَّ، فَكَفَفْتُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿عَسٰى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ﴾ [التحريم: ٥] الْآيَةَ۔ (مسند احمد: ١٦٠)

نے اپنے رب سے تین کاموں میں موافقت کی ہے یا میرے رب نے مجھ سے موافقت کی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ......''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کی عورتوں پر نیک اور بدسب داخل ہوتے ہیں، اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم دے دیں تو بہتر ہے، پس پردہ والی آیت نازل ہوئی اور جب مجھے امہات المومنین کے متعلق ایک بات پہنچی میں نے ان کا معاملہ گہری دلچسپی سے دیکھا اور میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا رویہ اپنانے سے باز رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے لیے تم سے بہتر بیویاں تبدیل کردے گا، جو مسلمان ہوں گی، جب میں ان میں سے ایک ام المومنین کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: اے عمر! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو نصیحت کرتے ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ خود نہیں کر سکتے؟ پس میں رک گیا، لیکن اُدھر اللہ تعالیٰ یہ حکم نازل کردیا: ﴿عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا﴾ ......''اس کا رب قریب ہے، اگر وہ تمھیں طلاق دے دے کہ تمھارے بدلے اسے تم سے بہتر بیویاں دے دے، جو اسلام والیاں، ایمان والیاں، اطاعت کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزہ رکھنے والیاں ہوں، شوہر دیدہ اور کنواریاں ہوں۔''

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

سورۂ ملک

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِهَا
سورۂ ملک کی فضیلت کا بیان

(٨٨٠٦)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً نَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَلَهُ وَهِيَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾۔ (مسند احمد: ٨٢٥٩)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں ایک سورت ہے، اس کی تیس (٣٠) آیات ہیں، اس نے ایک آدمی کے لیے سفارش کی، یہاں تک کہ اسے بخش دیا گیا، یہ سورت ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ یعنی سورۂ ملک ہے۔''

سُوْرَةُ ﴿ن﴾

سورۂ ن

بَابُ مَا جَاءَ فِي ﴿الْعُتُلِ الزَّنِيْمِ﴾
﴿الْعُتُلِ الزَّنِيْمِ﴾ کے معانی کا بیان

(٨٨٠٧)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعُتُلِّ الزَّنِيْمِ، فَقَالَ: ((هُوَ الشَّدِيْدُ الْخَلْقِ الْمُصَحَّحُ الْأَكُوْلُ الشَّرُوْبُ الْوَاجِدُ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، الظَّلُوْمُ لِلنَّاسِ رَحْبُ الْجَوْفِ۔)) (مسند احمد: ١٨١٥٤)

''سیدنا عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ''اَلْعُتُلّ الزَّنِيْم'' کے بارے میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد جسمانی لحاظ سے سخت مضبوط، صحت مند، خوب کھانے پینے والا کھانے اور پینے کی وافر چیزوں والا اور لوگوں پر ظلم کرنے والا اور پیٹو ہے۔''

فوائد: ......اللہ تعالی جھٹلانے والوں اور کہا نہ ماننے والوں کی مذموم صفات بیان کر رہے ہیں، ایک خصلت یہ بیان کی: ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ﴾...... ''وہ سخت مزاج ہے، اس کے علاوہ بدنام بھی ہے۔'' (سورۂ قلم: ١٣)

(٨٨٠٦) تخريج: حسن لغيره ـ أخرجه ابوداود: ١٤٠٠، وابن ماجه: ٣٧٨٦، والترمذي: ٢٨٩١ (انظر: ٨٢٧٦)

(٨٨٠٧) تخريج: اسناده ضعيف لضعف شهر بن حوشب (انظر: ١٧٩٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

سورۂ معارج

بَابُ: ﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ إِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ....﴾
﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ إِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ....﴾ کی تفسیر

(۸۸۰۸)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مَا أَطْوَلَ هٰذَا الْيَوْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُونَ أَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ يُصَلِّيهَا فِي الدُّنْيَا۔)) (مسند احمد: ۱۱۷٤۰)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا، یہ کس قدر طویل دن ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ مومن پر بہت ہلکا ہوگا، بس دنیا میں جتنی دیر وہ فرض نماز کی ادائیگی میں لگاتا ہے، اس کو اتنا وقت محسوس ہوگا۔''

فوائد:......ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ إِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾...... ''فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) ایک ایسے دن میں (ہوگا) جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے۔'' (سورۂ معارج:۴)

ان دن کی تعیین میں بہت اختلاف ہے، حافظ ابن کثیر نے کل چار اقوال ذکر کر کے اس درج ذیل قول کو ترجیح دی ہے: یہ قیامت کا دن ہے، اس آیت میں اس کی مقدار بیان کی گئی ہے، اس کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانع زکوۃ کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا: ((حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ۔)) ......''(کہ اس کا عذاب جاری رہے گا) یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، ایسے دن میں، جس کی مدت تمہاری گنتی کے مطابق پچاس ہزار سال ہوگی۔'' (صحیح مسلم)

بَابُ: ﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ﴾
﴿يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ﴾ کی تفسیر

(۸۸۰۹)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: آخِرُ شِدَّةِ

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دنیا کی سختیوں

(۸۸۰۸) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة، ولضعف رواية دراج عن ابى الهيثم ـ أخرجه ابويعلى: ۱۳۹۰، وابن حبان: ۷۳۳٤ (انظر: ۱۱۷۱۷)

(۸۸۰۹) تخريج: اسناده ضعيف، قابوس بن ابى ظبيان الكوفى ضعيف يكتب حديثه ولا يحتج به (انظر: ۱۹٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یَلْقَاهَا الْمُؤْمِنُ الْمَوْتُ وَفِي قَوْلِهِ: ﴿يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ﴾ [المعارج: ٨] قَالَ: كَدُرْدِيِّ الزَّيْتِ، وَفِي قَوْلِهِ: ﴿ آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ [آل عمران: ١١٣] قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ، وَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا ذَهَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: هُوَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْأَرْضِ۔ (مسند احمد: ١٩٤٦)

میں سے آخری سختی جو مومن پاتا ہے وہ موت کی سختی ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ﴾ ...... ''جس دن آسمان مثل تیل کی تلچھٹ کے ہو جائے گا۔'' یعنی تیل کے نیچے بیٹھنے والے تلچھٹ کی مانند ہو جائے گا اور ﴿آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ سے مراد رات کا اندرونی وقت ہے، نیز سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ علم کیسے اٹھ جائے گا؟ اس کی صورت یہ ہوگی کہ زمین سے علماء اٹھ جائیں گے۔''

سُوْرَةُ الْجِنِّ

سورۂ جن

بَابُ: ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ ....﴾
﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ ....﴾ کی تفسیر

(٨٨١٠)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَآهُمْ، انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ قَالَ: فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالَ: فَقَالُوا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نہ تو جنوں پر تلاوت کی ہے اور نہ ہی انہیں دیکھا ہے، واقعہ یوں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دفعہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ کے ساتھ مل کر عکاظ کے بازار میں جانے کے لیے چلے۔ اُدھر (آپ ﷺ کی آمد کی وجہ سے) آسمان کی خبر اور جنوں کے درمیان رکاوٹیں پیدا ہو چکی تھیں اور ان پر انگارے برسائے جانے لگے تھے، جب شیطان اپنی قوم کی طرف لوٹے، تو انھوں نے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان اب رکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے، ہمارے اوپر انگارے برسائے جاتے ہیں، یہ ہمارے اور آسمان کی خبر کے درمیان رکاوٹ کسی حادثہ کی وجہ سے ہے، چلو زمین کے مشرق و مغرب

(٨٨١٠) تخريج: أخرجه البخاري: ٧٧٣، ٤٩٢١، ومسلم: ٤٤٩ (انظر: ٢٢٧١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّفَرُ الَّذِينَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدًا إِلٰى سُوقِ عُكَاظِ، وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ وَقَالُوْا: هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ: فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا: يَا قَوْمَنَا: ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ﴾ [الجن: ١] الْآيَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ﴾ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ۔ (مسند احمد: ۲۲۷۱)

تک گھومو اور دیکھو کہ یہ کیا چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے، وہ جن اس رکاوٹ کو تلاش کرنے کے لیے مشرق و مغرب میں گھومے، ان میں سے ایک گروہ تہامہ کی جانب آیا، رسول اللہ ﷺ نخلہ وادی میں تھے، عکاظ کے بازار کی جانب جانے والے تھے اور آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو نماز فجر پڑھا رہے تھے، جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو کان لگائے اور پکار اٹھے: یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حائل ہوئی ہے، وہاں سے جب وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے تو کہا: ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ﴾ ...... ''اے ہماری قوم! ہم نے عجیب وغریب تاثیر والا قرآن سنا ہے، جو رشد و ہدایت کی رہنمائی کرتا ہے، پس ہم تو اس کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔'' اُدھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی جانب یہ وحی کی: ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ﴾ ...... ''کہہ دو کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔'' جنوں کی بات آپ ﷺ کی طرف وحی کی گئی تھی۔''

فوائد: ...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۷۵۲)

بَابُ: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾

﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ کی تفسیر

(۸۸۱۱)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا) قَالَ فِي قَوْلِ الْجِنِّ: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ قَالَ: لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ وَيُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ وَيَرْكَعُوْنَ بِرُكُوعِهِ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُودِهِ تَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ، فَلَمَّا رَجَعُوْا إِلٰى قَوْمِهِمْ قَالُوْا: إِنَّهُ لَمَّا قَامَ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ ...... ''اور یہ کہ بلاشبہ بات یہ ہے کہ جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا، اسے پکارتا تھا تو وہ قریب تھے کہ اس پر تہ بہ تہ جمع ہو جائیں۔'' جب جنوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے ہیں، وہ آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے ہیں اور آپ ﷺ کے

(۸۸۱۱) تخریج: صحیح ۔ أخرجه الترمذي بأثر الحديث رقم: ۳۳۲۳ (انظر: ۲۴۳۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔ (مسند احمد: ۲۴۳۱)

رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہیں اور آپ ﷺ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں، جب انھوں نے آپ ﷺ کے سامنے صحابہ کی اطاعت شعاریاں دیکھیں تو وہ حیران رہ گئے اور اپنی قوم کے پاس جا کر کہا: جب وہ اللہ کے بندے (یعنی آپ ﷺ) اللہ تعالی کی عبادت کے لیے کھڑے ہوئے تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔''

فوائد: ......اس آیت کے مزید بھی کوئی مفہوم بیان کیے گئے ہیں، ایک مفہوم کا ذکر اس حدیث میں کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، نبی کریم ﷺ کے حد درجہ اطاعت گزار تھے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر

بَابُ: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ کی تفسیر

(۸۸۱۲)۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ، الْآنَ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا

''(دوسری سند) سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پھر وحی رک گئی، پس ایک دن میں چل رہا تھا کہ میں نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی، جب میں نے نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حراء میں آیا تھا، اب وہی آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے، میں اس کے خوف سے کپکپانے لگا، یہاں تک کہ میں زمین کی طرف جھکا، پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور کہا: ''مجھے کمبل اوڑھاؤ، مجھے کمبل اوڑھاؤ، مجھے کمبل اوڑھا دو۔'' پس انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، پس اللہ تعالی نے آیات نازل کیں: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ ......

(۸۸۱۲) تخريج: أخرجه البخاري: ٤، ٣٢٣٨، ومسلم: ١٦١ (انظر: ١٤٤٨٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾۔)) [المدثر: ١۔٥] قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: الرُّجْزُ الْأَوْثَانُ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ۔ (مسند احمد: ١٤٥٣٧)

''اے کمبل اوڑھنے والے، کھڑا ہو جا، پس ڈرا اور اپنے ربّ کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک کر اور پلیدی کو چھوڑ دے۔'' ابوسلمہ نے کہا: پلیدی سے مراد بت ہیں، اس کے بعد وحی پے درپے اور کثرت سے نازل ہونے لگی۔''

فوائد: ......دیکھیں حدیث نمبر (۸۴۳۴)

بَابُ: ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾
﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ کی تفسیر

(٨٨١٣)۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ [المدثر: ٦] قَالَ: لَا تُعْطِ شَيْئًا تَطْلُبُ أَكْثَرَ مِنْهُ۔ (مسند احمد: ٢٠٥٤٨)

''قاسم بن ابی بزہ کہتے ہیں: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ﴾ ......''اور (اس نیت سے) احسان نہ کر کہ زیادہ حاصل کرے۔'' اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اس طرح نہ ہو کہ تو کوئی چیز دے، اور پھر اس سے زیادہ طلب کر رہا ہو۔''

فوائد: ......کسی پر احسان کرتے وقت یہ خواہش نہیں ہونی چاہیے کہ بدلے میں اس سے زیادہ ملے۔

بَابُ: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾
﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ کی تفسیر

(٨٨١٤)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ [المدثر: ٨] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَسَّمَّعُ مَتَى يُؤْمَرُ فَيَنْفُخُ۔)) فَقَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ: كَيْفَ نَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا۔)) (مسند احمد: ٣٠٠٨)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ ......''پس جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔'' اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں کیسے ناز و نعمت سے رہوں جبکہ صور والا فرشتہ صور کو منہ میں لے کر اپنی پیشانی کو جھکا کر کھڑا ہو چکا ہے، یہ سننے کے لیے کہ کب اس کو صور میں پھونکنے کا حکم ملتا ہے، پس وہ صور پھونک دے۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ''اب ہم کون سا ذکر کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا'' ......(ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے، ہم نے اللہ پر توکل کیا۔)''

(٨٨١٣) تخريج: الاثر صحيح (انظر: ٢٠٢٨٢)

(٨٨١٤) تخريج: حسن لغيره۔ أخرجه ابن ابى شيبة: ١٠/ ٣٥٢، والطبرانى: ٨/ ٢٩٠، والحاكم: ٤/ ٥٥٩ (انظر: ٣٠٠٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......جس فرشتے کے صور پھونکنے پر دنیا ختم ہو جائے گی اور پھر قیامت بپا ہو جائے گی، اگر اس کی یہ کیفیت ہے تو مسلمان اس دنیا میں دل لگا کر اور عیش و عشرت کی زندگی کیسے بسر کر سکے۔

بَابُ: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾
﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ کی تفسیر

(٨٨١٥)ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المدثر: ٥٦] قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ: أَنَا أَهْلُ أَنْ أُتَّقٰى، فَلَا يُجْعَلْ مَعِي إِلٰهٌ، فَمَنِ اتَّقٰى أَنْ يَجْعَلَ مَعِي إِلٰهًا كَانَ أَهْلًا أَنْ أَغْفِرَ لَهُ۔)) (مسند احمد: ١٢٤٦٩)

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾...... ''وہ اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اس لائق بھی کہ وہ بخش دے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، پس میرے ساتھ کوئی معبود نہ بنایا جائے اور جو میرے ساتھ معبود بنانے سے ڈر گیا تو میں اس لائق ہوں کہ اس کو بخش دوں۔''

فوائد: ......اس حدیث میں آیتِ مبارکہ کا مفہوم بیان کیا ہے، اس کا مفہوم یہی ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

سورۃ القیامہ

بَابُ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾
﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ کی تفسیر

(٨٨١٦)ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ [القيامة: ١٦] قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً فَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا أُحَرِّكُ شَفَتَيَّ كَمَا كَانَ

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾...... ''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔'' قرآن اترتے وقت نبی کریم ﷺ سخت محنت اٹھاتے تھے، منجملہ ان کے ایک یہ تھا کہ آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے

(٨٨١٥) تخريج: اسناده ضعيف لضعف سهيل اخي حزم ـ أخرجه ابن ماجه: ٤٢٩٩، والترمذي: ٣٣٢٨ (انظر: ١٢٤٤٢)

(٨٨١٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٥، ٤٩٢٧، ٥٧٢٤، ومسلم: ٤٤٨ (انظر: ٣١٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُ، وَقَالَ لِي سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُ كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ قَالَ: جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ نَقْرَؤُهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ۔ (مسند احمد: ۳۱۹۱)

تھے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ہونٹوں کو اس طرح ہلاتا ہوں، جس طرح آپ ﷺ ہلاتے تھے، سعید نے کہا: میں بھی اپنے ہونٹوں کو ایسے ہلاتا ہوں، جس طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہلاتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ ......''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اس کا جمع کرنا اور آپ کی زبان سے پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔''یعنی قرآن کو آپ ﷺ کے سینۂ مبارک میں جمع کرنا اور آپ کا اس کو پڑھنا، ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ ......''ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔'' پس تو سنا کر اور خاموش رہا کر، ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ......''پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔'' پھر جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے، تو رسول اللہ ﷺ اس وحی کو اسی طرح پڑھ لیتے، جیسے جبرائیل نے پڑھی ہوتی۔''

(۸۸۱۶م)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُرْآنٌ يُرِيْدُ أَنْ يَحْفَظَهُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ [القيامة: ١٦]۔ (مسند احمد: ۱۹۹۱۰)

''(دوسری سند) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوتا آپ ﷺ اس کو یاد کرتے (اور اس نیت سے (اپنی زبان کو جلدی جلدی ساتھ حرکت دیتے)، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ۔﴾......''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اس کا جمع کرنا اور آپ کی زبان سے پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔''

فوائد:...... جبریل علیہ السلام جب وحی لے کر آتے تو نبی کریم ﷺ بھی ان کے ساتھ عجلت سے پڑھتے جاتے کہ کہیں کوئی لفظ بھول نہ جائے، جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا

(۸۸۱۶م) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ۔ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ۔ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ......''(اے نبی) آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اس کا جمع کرنا اور آپ کی زبان سے پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم جب اسے پڑھ لیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں۔ پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔''

درج ذیل آیت میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے:

﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُه وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔﴾ ......''پس بہت بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے، اور قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر، اس سے پہلے کہ تیری طرف اس کی وحی پوری کی جائے اور کہہ اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر۔'' (سورۂ طہ: ۱۱۴)

سُوْرَةُ الْمُرْسَلَاتِ

سورۂ مرسلات

بَابُ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾
﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ کی تفسیر

(۸۸۱۷)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَأَخَذْتُهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا فَلَا أَدْرِي بِأَيِّهَا خَتَمَ: ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ أَوْ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ﴾ سَبَقَتْنَا حَيَّةٌ فَدَخَلَتْ فِي جُحْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ۔)) (مسند احمد: ٣٥٧٤)

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار حراء میں تھے، آپ ﷺ پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی، میں نے آپ ﷺ کے منہ مبارک سے یہ سورت حاصل کیا، جبکہ آپ ﷺ کا دہن مبارک اس کے ذریعے تر تھا، مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے اس آیت ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ کے ساتھ اس سورت کو ختم کیا یا اس ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ﴾ کے ساتھ۔ اتنے میں ایک سانپ ظاہر ہوا اور کسی بل میں داخل ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اس کے شر سے محفوظ رکھا گیا اور اس کو تمہارے شر سے بچا لیا گیا۔''

فوائد:......سورۂ مرسلات ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ والی آیت پر ختم ہوتی ہے، جیسا کہ متواتر قراءت میں ہے۔

(٨٨١٧) تخريج: ـ أخرجه البخاري: ١٨٣٠، ٤٩٣٤، ومسلم: ٢٢٣٤، ٢٢٣٥ (انظر: ٣٥٧٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٨١٨)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ لَيْلَةَ الْحَيَّةِ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: وَمَا لَيْلَةُ الْحَيَّةِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ!، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءٍ لَيْلًا خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهَا فَطَلَبْنَاهَا فَأَعْجَزَتْنَا، فَقَالَ: ((دَعُوهَا عَنْكُمْ، فَقَدْ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ، كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا۔)) (مسند احمد: ٤٣٧٧)

''(دوسری سند) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ پر سورۂ مرسلات سانپ والی رات کو نازل ہوئی تھی، ہم نے کہا: اے ابوعبد الرحمٰن! سانپ والی رات سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار حراء میں تھے، پہاڑ سے ایک سانپ نکل پڑا، آپ ﷺ نے ہمیں اس کو قتل کرنے کا حکم دیا، ہم اس کے پیچھے لگے، لیکن اس نے ہمیں عاجز کر دیا، آپ ﷺ فرمایا: ''اب اسے چھوڑ دو، اللہ نے اس کو تمہارے شر سے بچا لیا اور تمہیں اس کے شر سے۔''

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

سورۃ التکویر

(٨٨١٩)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَأَحْسَبُهُ أَنَّهُ قَالَ: سُورَةَ هُودٍ۔ (مسند احمد: ٤٨٠٦)

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ روز قیامت کو اس طرح دیکھے، جیسا کہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے، تو وہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق کی تلاوت کرے۔'' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے سورۂ ہود کا ذکر بھی کیا تھا۔''

فوائد:......ان سورتوں میں قیامت کے بعض مناظر بیان کیے گئے ہیں، ان سورتوں کی تلاوت سے ان مناظر کا تصور کر لینا آسان ہے۔

(٨٨١٨) تخريج: انظر الحديث بالطريق الاول

(٨٨١٩) تخريج: اسناده حسن ۔ أخرجه الترمذي: ٣٣٣٣ (انظر: ٤٨٠٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

سورۃ المطففین

(۸۸۲۰)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ [المطففين: ٦] قَالَ: ((يَقُوْمُوْنَ حَتّٰى يَبْلُغَ الرَّشْحُ آذَانَهُمْ۔)) (مسند احمد: ٥٣٨٨)

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ...... ''جس دن لوگ جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔'' پھر فرمایا: ''لوگ اس حال میں کھڑے ہوں گے پسینہ ان کے کانوں تک پہنچا ہوا ہوگا۔''

(۸۸۲۱)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ [المطففين: ٦] ﴿فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ [المعارج: ٤] فِي الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ آذَانِهِمْ۔)) (مسند احمد: ٥٩١٢)

''(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ...... ''جس دن لوگ جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔'' اور ﴿تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ۔﴾ ...... ''فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) ایک ایسے دن میں (ہوگا) جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس حال میں کھڑے ہوں گے کہ ان کا پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گی۔''

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ

سورۃ الانشقاق

بَابُ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾

﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ کی تفسیر

(۸۸۲۲)۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۸۸۲۰) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٨٦٢ (انظر: ٥٣٨٨)
(۸۸۲۱) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٣٨، ومسلم: ٢٨٦٢ (انظر: ٥٩١٢)
(۸۸۲۲) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٣٩، ومسلم: ٢٨٧٦ (انظر: ٢٤٢٠٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ حُوسِبَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عُذِّبَ))، قَالَتْ: فَقُلْتُ: أَ لَیْسَ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیرًا﴾ [الانشقاق: ۸] قَالَ: ((لَیْسَ ذٰلِکَ بِالْحِسَابِ وَلٰکِنَّ ذٰلِکَ الْعَرْضُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عُذِّبَ۔)) (مسند احمد: ۲۴۷۰۴)

''روز قیامت جس کا بھی حساب لیا گیا، اس کو عذاب دیا جائے گا۔'' میں (عائشہ) نے کہا: کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا کہ ﴿فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیرًا﴾ ...... ''عنقریب اس کا حساب آسان لیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد حساب نہیں ہے، یہ تو صرف اعمال کی پیشی ہے، روز قیامت جس کا حساب لیا گیا، اس کو عذاب ہو کر رہے گا۔''

فوائد: ...... پیشی سے مراد یہ ہے کہ مومن کے اعمال پیش حوض پر پیش کیے جائیں گے، اس کی غلطیاں بھی اس کے سامنے لائی جائیں گی، پھر اللہ تعالی اپنی رحمت اور فضل و کرم سے ان کو معاف کر دے گا۔

سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

سورۃ البروج

بَابُ: ﴿وَشَاهِدٍ وَمَشْهُوْدٍ﴾
﴿وَشَاهِدٍ وَمَشْهُوْدٍ﴾ کی تفسیر

(۸۸۲۳)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْآیَۃِ: ﴿وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ﴾ [البروج: ۳] قَالَ: یَعْنِیْ لِلشَّاهِدِ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَالْمَوْعُوْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔)) (مسند احمد: ۷۹۵۹)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس آیت ﴿وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ﴾ کے میں فرمایا: شاہد سے مراد عرفہ کا دن ہے اور موعود سے مراد قیامت کا دن ہے۔''

(۸۸۲۴)۔ (وَبِالسَّنَدِ الْمُتَقَدِّمِ)۔ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْآیَۃِ: ﴿وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ﴾ قَالَ: الشَّاهِدُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ، وَالْمَشْهُوْدُ یَوْمُ عَرَفَۃَ، وَالْمَوْعُوْدُ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ۔ (مسند احمد: ۷۹۶۰)

''(دوسری سند) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ﴿وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ۔ وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ﴾ میں شاہد سے مراد جمعہ کا دن، مشہود سے مراد عرفہ کا دن اور موعود نے مراد قیامت کا دن ہے۔''

(۸۸۲۳) تخریج: المرفوع منه ضعیف لضعف علی بن زید بن جدعان، والموقوف علی ابی هریرة لابأس به، انظر الحدیث الآتی ـ أخرجه الحاکم: ۲/ ۵۱۹، والبیهقی: ۳/ ۱۷۰ (انظر: ۷۹۷۲)

(۸۸۲۴) تخریج: اسناده صحیح علی شرط مسلم، وانظر الحدیث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ۔ وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ۔﴾ ......''وعدہ کیے ہوئے دن کی قسم؟ حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گئے کی قسم!'' موعود سے مراد بالاتفاق قیامت کا دن ہے، جمعہ کے دن کو شاہد کہا گیا ہے، کیونکہ اس دن میں جس نے جو عمل بھی کیا، یہ قیامت کے دن اس پر گواہی دے گا، اس طرح مشہود سے عرفے کا دن مراد ہے، جہاں حج والے لوگ حج کے لیے جمع اور حاضر ہوتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

سورۃ الاعلیٰ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَتَفْسِيْرِ صَدْرِهَا

سورۂ اعلیٰ کی فضیلت اور اس کے ابتدائی حصے کی تفسیر کا بیان

(۸۸۲۵)۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾۔ (مسند احمد: ۷٤۲)

سیدنا علی ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سورۂ اعلیٰ سے محبت فرماتے تھے۔

(۸۸۲٦)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا قَرَاَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ [الأعلى:١] قَالَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی۔)) (مسند احمد: ۲۰٦٦)

''سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ پڑھتے تو کہتے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی۔''

(۸۸۲۷)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ نِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ [الواقعة: ۷٤] قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ))، لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ [الأعلى: ١] قَالَ: ((اجْعَلُوْهَا فِيْ

''سیدنا عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾......''اپنے ربّ عظیم کے نام کی تسبیح بیان کرو'' نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ''اس کے مضمون کو اپنے رکوع میں پڑھنے کے لئے مقرر کرلو۔'' اور جب یہ آیت اتری ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾......''اپنے بلند وبالا رب کے نام کی تسبیح بیان کرو۔''

(۸۸۲۵) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ثوير بن ابی فاختة ـ أخرجه البزار: ۷۷۵ (انظر: ۷٤۲)

(۸۸۲٦) تخريج: صحيح، قاله الالبانی ـ أخرجه ابوداود: ۸۸۳ (انظر: ۲۰٦٦)

(۸۸۲۷) تخريج: اسناده محتمل للتحسين ـ أخرجه ابوداود: ۸٦۹، وابن ماجه: ۸۸۷ (انظر: ۱۷٤۱٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُجُوْدِكُمْ۔)) (مسند احمد: ١٧٥٤٩)

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے مضمون کو اپنے سجدوں کے لیے مقرر کر لو۔''

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

سورۂ فجر

بَابُ: ﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ﴾

﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ﴾ کی تفسیر

(٨٨٢٨)۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَشْرَ عَشْرُ الْأَضْحٰى، وَالْوِتْرَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّفْعَ يَوْمُ النَّحْرِ۔)) (مسند احمد: ١٤٥٦٥)

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دس راتوں سے مراد عید الاضحیٰ کے مہینے کی پہلی دس راتیں ہیں، وتر سے مراد عرفات کے میدان کا دن ہے اور شفع سے ذبح کا دن مراد ہے۔''

فوائد: ...... ''إِنَّ الْعَشْرَ'' سے مراد ﴿وَالْفَجْرِ۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ۔﴾ میں ''لَيَالٍ'' کے الفاظ ہیں۔ ﴿وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ﴾...... ''قسم ہے فجر کی، اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی۔''

(٨٨٢٩)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، فَقَالَ: ((هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ۔)) (مسند احمد: ٢٠١٦١)

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے شفع اور وتر کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے مراد نماز ہے، بعض نمازیں جفت اور بعض نماز طاق ہوتی ہیں۔''

بَابُ: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ......﴾

﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ......﴾ کی تفسیر

(٨٨٣٠)۔ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ

''ایک صحابیٔ رسول سے مروی ہے، جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ۔

(٨٨٢٨) تخريج: هذا اسناد لا بأس برجاله، وابو الزبير لم يصرح بسماعه من جابر ۔ أخرجه النسائی فی "الكبرى": ٤١٠١، والحاكم: ٤/ ٢٢٠ (انظر: ١٤٥١١)

(٨٨٢٩) تخريج: اسناده ضعيف لابهام الراوی عن عمران ۔ أخرجه الترمذی: ٣٣٤٢ (انظر: ١٩٩١٩)

(٨٨٣٠) تخريج: ضعيف الاسناد، قاله الالبانی ۔ أخرجه ابوداود: ٣٩٩٦ (انظر: ٢٠٦٩١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ﴾ [الفجر: ٢٥-٢٦] يَعْنِي يُفْعَلُ بِهِ، قَالَ خَالِدٌ: وَسَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ﴾ أَيْ يُفْعَلُ بِهِ۔ (مسند احمد: ٢٠٩٦٧)

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ﴾..... ''پس اس دن اس کے عذاب جیسا عذاب کوئی نہیں کرے گا، اور نہ اس کے باندھنے جیسا کوئی باندھے گا۔'' یعنی اس بندے کے ساتھ ایسے کیا جائے گا، خالد کہتے ہیں: میں نے عبد الرحمٰن بن ابی بکر سے کہا: ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ﴾ کا کیا معنی؟ انھوں نے کہا: یعنی اس کے ساتھ کیا جائے گا۔''

سُوْرَةُ الضُّحٰى

سورۂ ضحیٰ

بَابُ: ﴿وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى....﴾
﴿وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى....﴾ کی تفسیر

(٨٨٣١)۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ، (وَفِي لَفْظٍ: فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ! مَا أَرٰى شَيْطَانَكَ إِلَّا قَدْ تَرَكَكَ، وَفِي لَفْظٍ: مَا أَرٰى صَاحِبَكَ إِلَّا قَدْ بَطَأَ عَلَيْكَ) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ [الضحى: ١-٣] ۔ (مسند احمد: ١٩٠٠٨)

''سیدنا جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بیمار پڑ گئے اور دو یا تین راتیں قیام نہ کر سکے، ایک عورت آئی اور اس نے کہا: اے محمد! میں دیکھتی ہوں کہ تم نے دو تین دن سے قیام نہیں کیا، میرا خیال ہے کہ تمہارا شیطان تجھے چھوڑ گیا ہے، پس اللہ تعالی نے یہ آیات نازل کیں: ﴿وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾..... ''قسم ہے چاشت کے وقت کی۔ اور قسم ہے رات کی، جب چھا جائے، نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہوا ہے۔''

(٨٨٣١) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٥٠، ومسلم: ١٧٩٧ (انظر: ١٨٨٠١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْعَلَقِ

سورۂ علق

بَابُ: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى﴾
﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى﴾ کی تفسیر

(۸۸۳۲)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَبُو جَهْلٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي، فَنَهَاهُ فَتَهَدَّدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَتُهَدِّدُنِي أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَكْثَرُ أَهْلِ الْوَادِي نَادِيًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾ [العلق: ۹۔۱۳] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ الزَّبَانِيَةُ۔ (مسند احمد: ۳۰۴٤)

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوجہل، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے اس سے آپ ﷺ کو روکا تو نبی کریم ﷺ نے اسے دھمکایا، وہ کہنے لگا: مجھے دھمکاتے ہو، اللہ کی قسم! اس وادی میں مجھ سے بڑھ کر کوئی بھی مجلس والا نہیں ہے، پس اللہ تعالی نے یہ آیات نازل کیں: ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى﴾...... ''کیا تو نے دیکھا ہے وہ شخص، جو بندے کو اس وقت منع کرتا ہے، جب وہ نماز پڑھتا ہے، کیا تو نے دیکھا ہے کہ اگر وہ ہدایت پر ہو اور تقوی کا حکم دے، کیا تو نے دیکھا ہے اگر اس نے تکذیب کی اور منہ پھیر لیا ہے۔'' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو جہنم کے طاقتور فرشتے اس کو پکڑ لیتے۔''

(۸۸۳۳)۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى يَمِينًا يَحْلِفُ بِهَا لَئِنْ

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوجہل نے کہا: کیا تمہارے مابین محمد (ﷺ) سجدہ کرتا ہے؟ کسی نے کہا: ہاں، اس نے کہا: لات اور عزی کی قسم! اب اگر میں نے اس کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو اس کی گردن روند دوں گا یا اس کے

(۸۸۳۲) تخریج: أخرجه البخاري: ٤٩٥٨ (انظر: ٣٠٤٤)

(۸۸۳۳) تخریج: أخرجه مسلم: ٢٧٩٧ (انظر: ٨٨٣١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ أَوْ لَأُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ، قَالَ: فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لَيَطَأُ عَلٰى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَمَا فَجَأَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ، قَالَ: قَالُوْا لَهُ: مَا لَكَ؟ قَالَ: إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَخَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا۔)) قَالَ فَأُنْزِلَ لَا أَدْرِي فِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغٰى أَنْ رَآهُ اسْتَغْنٰى﴾ ﴿أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهٰى عَبْدًا إِذَا صَلّٰى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى﴾ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ ﴿أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ قَالَ يَدْعُو قَوْمَهُ ﴿سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ﴾ قَالَ يَعْنِي الْمَلَائِكَةَ ﴿كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ (مسند احمد: ۸۸۱۷)

چہرے کو مٹی میں لت پت کر دوں گا، پس اُدھر رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے آئے، اِدھر سے آپ ﷺ کی گردن کو روندنے کے لیے ابوجہل بھی چل پڑا، لیکن اچانک اس نے ایڑھیوں کے بل ہٹنا شروع کر دیا اور اپنے ہاتھوں کے ذریعے اپنا بچاؤ کر رہا تھا، لوگوں نے اس سے پوچھا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: میرے اور آپ (ﷺ) کے درمیان آگ کی ایک خندق اور ہولنا کی اور پَر تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ایک ایک عضو کو اچک لیتے۔'' پس اس وقت اللہ تعالی نے یہ آیات نازل کیں: ''سچ مچ انسان تو آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔'' ''بھلا تو نے اسے بھی دیکھا جو بندے کو روکتا ہے، جبکہ وہ نماز ادا کرتا ہے، بھلا بتلا تو اگر وہ ہدایت پر ہو، یا پرہیز گاری کا حکم دیتا ہو، بھلا دیکھو تو اگر یہ جھٹلاتا ہو اور منہ پھیرتا ہو تو۔'' اس سے ابوجہل مراد ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ''کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالی اسے خوب دیکھ رہا ہے، یقیناً اگر یہ باز نہ رہا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے، ایسی پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے، یہ اپنی مجلس والوں کو بلا لے۔'' یعنی وہ اپنی قوم کو بلائے، ''ہم بھی دوزخ کے طاقتور فرشتوں کو بلا لیں گے۔'' ''خبردار! اس کا کہنا نہ مان اور سجدہ کر اور قریب ہو جا۔'' راوی کہتا ہے: مجھے یہ علم نہ ہو سکا کہ ان آیات کا ذکر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تھا، یا کسی اور سند سے اس کا ان کو علم ہوا تھا۔''

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ ﴿لَمْ يَكُنْ....﴾

﴿لَمْ يَكُنْ....﴾ یعنی سورۃ البینہ کی تفسیر

بَابُ تَفْسِيْرِهَا وَ مَنْقَبَةِ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

سورۃ البیّنہ کی تفسیر اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی منقبت کا بیان

(٨٨٣٤)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ [البينة: ١]۔)) قَالَ: وَسَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) فَبَكٰى۔ (مسند احمد: ١٣٩٢١)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ پر سورۂ بینہ کی تلاوت کروں۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے لیے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' یہ سن کر سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (خوشی سے) رونے لگے۔''

(٨٨٣٥)۔ عَنْ أَبِي حَبَّةَ الْبَدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ لَمْ يَكُنْ، قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أُبَيًّا! إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ۔))، فَبَكٰى وَقَالَ: ذُكِرْتُ ثَمَّةَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) (مسند احمد: ١٦٠٩٦)

''سیدنا ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب سورۂ بینہ نازل ہوئی تو جبریل علیہ السلام نے کہا: ''اے محمد! آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ سورت پڑھائیں۔'' پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابی! میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے، میں فلاں سورت کی تجھ کو تعلیم دوں۔'' پس سیدنا ابی رو پڑے اور کہا: کیا وہاں میرا تذکرہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

(٨٨٣٤) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٨٠٩، ٤٩٥٩، ومسلم: ٧٩٩ (انظر: ١٣٨٨٤)

(٨٨٣٥) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه الطبراني في "الكبير": ٢٢/ ٨٢٣ (انظر: ١٦٠٠٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

سورۃ الزلزال

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا

سورۂ زلزال کی فضیلت کا بیان

(٨٨٣٦)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ رُبْعُ الْقُرْآنِ، ﴿وَإِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ رُبْعُ الْقُرْآنِ، وَ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ﴾ رُبْعُ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ١٢٥١٦)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورہ کافرون قرآن مجید کا چوتھائی حصہ ہے، سورۂ زلزال بھی قرآن مجید کا ایک چوتھائی ہے اور سورۂ نصر بھی ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔''

(٨٨٣٧)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَقْرِئْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، قَالَ لَهُ: اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَاتِ ﴿الر﴾، فَقَالَ الرَّجُلُ: كَبِرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلُظَ لِسَانِي، قَالَ: فَاقْرَأْ مِنْ ذَاتِ ﴿حم﴾، فَقَالَ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولٰى، فَقَالَ: اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ، فَقَالَ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَلٰكِنْ أَقْرِئْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَأَقْرَأَهُ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهَا، قَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهَا أَبَدًا، ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے قرآن مجید کی تعلیم دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آلـــر والی سورتوں میں سے تین سورتیں پڑھ لو۔'' اس آدمی نے کہا: میری عمر بڑی ہو چکی ہے دل سخت ہو چکا ہے، زبان موٹی ہے، (اس لیے مقدار تھوڑی کریں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلو پھر حمٓ والی سورتیں پڑھ لو۔'' لیکن اس نے پہلے والا جواب دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسبحات سورتیں پڑھ لو۔'' اس نے کہ: اے اللہ کے رسول! کوئی ایک جامع سورت پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ والی سورت پڑھی، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے، اب کی بار اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق

(٨٨٣٦) تخریج: اسناده ضعيف لضعف سلمة بن وردان ـ أخرجه الترمذي: ٢٨٩٣، وابن ماجه: ٣٧٨٨ (انظر: ١٢٤٨٨)

(٨٨٣٧) تخریج: اسناده حسن ـ أخرجه ابوداود: ١٣٩٩، ٢٧٨٩، والنسائي: ٧/ ٢١٢ (انظر: ٦٥٧٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ۔))، ثُمَّ قَالَ: ((عَلَيَّ بِهِ۔)) فَجَائَهُ فَقَالَ لَهُ: أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيدًا لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ۔)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ ابْنِي أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ۔)) (مسند احمد: ٦٥٧٥)

دے کر بھیجا ہے، میں اس میں اضافہ نہ کروں گا، پھر وہ آدمی منہ پھیر کر چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آدمی کامیاب ہوا، یہ آدمی کامیاب ہوا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لے آؤ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اس امت کے لیے عید بنایا ہے۔'' اس آدمی نے کہا: اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میرے پاس صرف اپنے بیٹے کی ایک بکری ہو تو اس کی قربانی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم (قربانی والے دن) اپنے بالوں کو کاٹو، ناخنوں کو تراشو، مونچھوں کو کاٹو اور زیر ناف بال مونڈو، یہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری پوری قربانی ہوگی۔''

فوائد: ...... الٓرٰ: یہ وہ سورتیں ہیں، جن کے شروع میں لفظ ''الٓرٰ'' آتا ہے، یہ کل پانچ سورتیں ہیں: یونس، ھود، یوسف، ابراھیم، حجر۔ حٰمٓ: اس سے مراد وہ سورتیں ہیں، جن کے شروع میں لفظ ''حٰمٓ'' آتا ہے، یہ کل سات سورتیں ہیں: غافر، فصلت، شوری، زخرف، دخان، جاثیہ، احقاف۔ مسبحات: ان سے مراد وہ سورتیں ہیں، جن کے شروع میں تسبیح والا لفظ ہو، جیسے سَبَّحَ، یُسَبِّحُ وغیرہ۔ یہ بھی کل سات سورتیں ہیں: اسراء، حدید، حشر، صف، جمعة، تغابن، اعلی۔ چونکہ سورہ زلزال قیامت، دوبارہ جی اٹھنے اور جزاء و سزا کے احوال پر مشتمل ہے اور عمر رسیدہ آدمی کے لیے یہی سورت مناسب ہے۔ جو شخص قربانی کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے لیے شریعت کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنی جسمانی صفائی ستھرائی کا خاص اہتمام کرے، عید والے دن اپنے بال اور ناخن تراشے، اپنی مونچھیں کاٹے اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرے، یہ اہتمام اس کے لیے قربانی کے قائم مقام ہوگا۔

بَابُ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾
﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ کی تفسیر

(٨٨٣٨)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ [الزلزال: ٤] قَالَ: ((أَتَدْرُونَ مَا

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ ...... ''اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

(٨٨٣٨) تخريج: اسناده ضعيف، يحيى بن ابي سليمان، قال البخاري: منكر الحديث۔ أخرجه الترمذي: ٢٤٢٩، ٣٣٥٣ (انظر: ٨٨٦٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَخْبَارُهَا؟۔)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلْتَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَهُوَ أَخْبَارُهَا۔)) (مسند احمد: ۸۸۵٤)

''کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟'' لوگوں نے کہا: جی اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر مرد وزن نے اس پر جو عمل بھی کیا ہو گا، یہ بول کر اس پر گواہی دے گی اور کہے گی: تو نے میرے پشت پر فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا تھا، یہی اس کی خبریں ہیں۔''

بَابُ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ....﴾

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ....﴾ کی تفسیر

(۸۸۳۹)۔ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْفَرَزْدَقِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْهِ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ۷۔۸] قَالَ: حَسْبِي لَا أُبَالِي أَنْ لَا أَسْمَعَ غَيْرَهَا۔ (مسند احمد: ۲۰۸٦۹)

''سیدنا صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ، جو فرزدق شاعر کے چچا ہیں، سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس پر یہ تلاوت کی: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ ...... ''جو ذرہ برابر بھلائی کا عمل کرے گا، وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا، وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔'' میں نے کہا: مجھے یہی آیت کافی ہے، اس کے علاوہ نہ سننے کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔''

فوائد: ...... یہ دو آیات انتہائی جامع و مانع ہیں اور خیر و شرّ کے ہر پہلو پر شامل ہیں، فکر مند کو فکر دلانے کے لیے یہ دو آیات کافی ہیں۔

سُوْرَةُ ﴿اَلْهٰكُمُ﴾

﴿اَلْهٰكُمُ﴾ یعنی سورۃ التکاثر

بَابُ: ﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ کی تفسیر

(۸۸٤۰)۔ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: لَمَّا ''سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیات

(۸۸۳۹) تخریج: اسناده صحیح ۔ أخرجه النسائی فی "الکبری": ۱۱٦۹٤، والطبرانی فی "الکبیر": ۷٤۱۱، والحاکم: ۳/ ٦۱۳ (انظر: ۲۰۵۹۳)

(۸۸٤۰) تخریج: حدیث حسن ۔ أخرجه ابن ابی شیبة: ۱۳/ ۲۳۱، والطبری فی "تفسیره": ۳۰/ ۲۸۸ (انظر: ۲۳٦٤۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

نَزَلَتْ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ فَقَرَأَهَا حَتّٰى بَلَغَ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ [التكاثر] قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ، وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالتَّمْرُ، وَسُيُوفُنَا عَلٰى رِقَابِنَا، وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ فَعَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ؟ قَالَ: ((إِنَّ ذٰلِكَ سَيَكُونُ۔)) (مسند احمد: ۲٤٠٤٠)

نازل ہوئیں: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ..... لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم سے کون سی نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا، بس پانی اور کھجور، یہ دو چیزیں تو ہماری خوراک ہے اور ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر بجی ہوئی ہیں اور دشمن کا سامنا رہتا ہے، پس کس نعمت کے بارے میں سوال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب یہ نعمتیں ہوں گی۔''

فوائد: ...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ۔ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ۔ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔﴾ ...... ''تمھیں ایک دوسرے سے زیادہ حاصل کرنے کی حرص نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبرستان جا دیکھے۔ ہرگز نہیں، تم جلدی جان لوگے۔ پھر ہرگز نہیں، تم جلدی جان لوگے۔ ہرگز نہیں، کاش! تم جان لیتے، یقین کا جاننا۔ کہ یقیناً تم ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر یقیناً تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے۔ پھر یقیناً تم اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھے جاؤ گے۔''

زیادتی کی خواہش، یہ عام ہے، مال، اولاد، اعوان و انصار اور خاندان وقبیلہ وغیرہ سب کو شامل ہے، ہر وہ چیز، جس کی کثرت کے حصول کی کوشش اور خواہش اسے اللہ کے احکام اور آخرت سے غافل کر دے، یہاں اللہ تعالیٰ اسی کمزوری کو بیان کر رہا ہے، جس میں انسانوں کی اکثریت ہر دور میں مبتلا رہی ہے۔

(۸۸٤۱)۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: وَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ [التكاثر: ۸] قَالَ الزُّبَيْرُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالتَّمْرُ؟ قَالَ: ((أَمَا أَنَّ ذٰلِكَ سَيَكُونُ۔)) (مسند احمد: ١٤٠٥)

''سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ ...... ''پھر تم اس دن نعمتوں کے متعلق ضرور ضرور سوال کئے جاؤ گے۔'' تو سیدنا زبیر نے کہا: اے اللہ کے رسول! کونسی نعمتیں ہیں، جن کے متعلق ہم سے سوال ہوگا، اب تو ہمارے پاس صرف یہ دو کالے رنگ کی نعمتیں پانی اور کھجور ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! عنقریب وہ نعمتیں ہوں گی۔''

فوائد: ...... جلد ہی آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی پوری ہوگئی تھی اور امت مسلمہ کی اکثرت دنیاوی مال و اسباب میں غافل ہوگئی۔

(۸۸٤۱) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه ابن ماجه: ٤١٥٨، والترمذي: ٣٢٣٦، ٣٣٥٦(انظر: ١٤٠٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

سورۃ قریش

بابُ تَفْسِيْرِهَا وَقِصَّةِ قُرَيْشٍ

سورۂ قریش کی تفسیر اور قریش کے قصے کا بیان

(٨٨٤٢)۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((﴿لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ۔ إِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ وَيْحَكُمْ يَا قُرَيْشُ! اعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِيْ أَطْعَمَكُمْ مِنْ جُوْعٍ وَآمَنَكُمْ مِنْ خَوْفٍ۔)) (مسند احمد: ٢٨١٥٩)

''سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ۔ إِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ ...... ''قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے، یعنی انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے قریش! بہت افسوس ہے تم پر، اپنے اس گھر کے رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں بھوک سے کھانا کھلایا اور خوف سے امن دیا۔''

فوائد: ......قریش کی گزران کا ذریعہ تجارت تھی، سال میں دو بار ان کا تجارتی قافلہ باہر جاتا اور وہاں سے اشیائے تجارت لاتا، سردیوں میں یمن، جو گرم علاقہ تھا، اور گرمیوں میں شام کی طرف، جو ٹھنڈا تھا، خانہ کعبہ کے خدمت گزار ہونے کی وجہ سے تمام اہل عرب ان کی عزت کرتے تھے، اس لیے ان کے قافلے بلا روک ٹوک سفر کرتے، اور دو سفر ہونے کی وجہ سے موسم کی سختیوں سے بھی محفوظ رہتے۔ اللہ تعالی ان احسانات کی بنا پر یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ قریشیوں کو چاہیے تھا کہ شرک نہ کرتے اور اللہ تعالی کی عبادت کرتے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

سورۂ کوثر

بَابُ تَفْسِيْرِهَا وَصِفَةِ الْكَوْثَرِ

سورۂ کوثر اور کوثر کی صفت کا بیان

(٨٨٤٣)۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: قَالَ

''عطاء بن سائب کہتے ہیں: محارب بن دثار نے مجھ سے کہا: تم

(٨٨٤٢) تخريج: اسناده ضعيف لضعف شهر بن حوشب ـ أخرجه الحاكم: ٢/ ٢٥٦ (انظر: ٢٧٦٠٧)

(٨٨٤٣) تخريج: حديث قوي ـ أخرجه الحاكم: ٣/ ٥٤٣، والطيالسي: ١٩٣٣ (انظر: ٥٩١٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لِی مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ: مَا سَمِعْتَ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ یَذْکُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْکَوْثَرِ، فَقُلْتُ: سَمِعْتُهُ یَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذَا الْخَیْرُ الْکَثِیرُ، فَقَالَ مُحَارِبٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا أَقَلَّ مَا یَسْقُطُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُولُ: لَمَّا أُنْزِلَتْ ﴿إِنَّا أَعْطَیْنَاكَ الْکَوْثَرَ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ نَهَرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ، یَجْرِی عَلٰی جَنَادِلِ الدُّرِّ وَالْیَاقُوتِ، شَرَابُهُ أَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ، وَأَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْیَبُ مِنْ رِیحِ الْمِسْكِ۔)) قَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا وَاللّٰهِ الْخَیْرُ الْکَثِیرُ۔ (مسند احمد: ٥٩١٣)

نے سعید بن جبیر سے کوثر کے بارے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کوئی بات سنی ہے؟ انھوں نے کہا: جی انھوں نے کہا ہے کہ کوثر سے مراد خیر کثیر ہے، محارب نے کہا: سبحان اللہ ابن عباس کی بات معتبر ہی ہوتی ہے، میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: جب ﴿إِنَّا أَعْطَیْنَاكَ الْکَوْثَرَ﴾ نازل ہوئی، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ جنت میں ایک نہر ہے، اس کے کنارے سونے کے ہیں، یہ موتیوں اور یاقوت کی نالیوں میں بہتی ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری کی خوشبو سے زیادہ مہک والا ہے۔'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بالکل سچ کہا، اللہ کی قسم! یہ بہت زیادہ خیر اور بھلائی ہے۔''

فوائد: ...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: الْکَوْثَرُ الْخَیْرُ الْکَثِیرُ الَّذِی أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِیَّاهُ۔ قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِیدٍ: إِنَّ أُنَاسًا یَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِی الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ سَعِیدٌ: النَّهَرُ الَّذِی فِی الْجَنَّةِ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِی أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِیَّاهُ۔ ...... کوثر سے مراد وہ خیر کثیر ہے، جو اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو عطا کی۔ ابو بشر نے کہا: میں نے سعید سے کہا: لوگ تو یہ گمان کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے۔ انھوں نے جوابا کہا: جو نہر جنت میں ہے، یہ بھی اس خیر میں سے ہے، جو اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔ (صحیح بخاری: ٦٥٧٨)

"اَلْکَوْثَر" کے مختلف معانی بیان کیے گئے ہیں، ان مرفوع احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے ایک نہر مراد ہے، جو جنت میں آپ ﷺ کو عطا کی جائے گی، بعض احادیث میں اس کا مصداق حوض بتلایا گیا ہے، اس حوض میں پانی اسی جنت والی نہر سے آ رہا ہوگا۔ حافظ ابن کثیر نے ''خیر کثیر'' کے مفہوم کو ترجیح دی ہے، کیونکہ اس میں دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کو ملنے والی تمام نعمتیں شامل ہیں۔

(٨٨٤٤)۔ عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا الْکَوْثَرُ؟ قَالَتْ: نَهَرٌ أُعْطِیَهُ النَّبِیُّ ﷺ فِی بُطْنَانِ الْجَنَّةِ، قَالَ:

''ابو عبیدہ بن عبداللہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کوثر کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: یہ ایک نہر ہے، جو جنت کے درمیانی حصے میں واقع ہے، یہ آپ ﷺ

(٨٨٤٤) تخریج: أخرجه البخاری: ٤٩٦٥ (انظر: ٢٦٤٠٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قُلْتُ: وَمَا بُطْنَانُ الْجَنَّةِ، قَالَتْ: وَسَطُهَا حَافَتَاهُ دُرَّةٌ مُجَوَّفٌ۔ (مسند احمد: ۲۶۹۳۵)

کو دی گئی ہے، اس کے کناروں پر خول دار موتی ہیں۔''

فوائد:...... بیچ میں راوی نے ''بُطْنَان'' کا معنی دریافت کیا، سیدہ نے بتایا کہ اس کے درمیانی حصے کو کہتے ہیں۔

(۸۸٤٥)۔ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَغْفَى النَّبِيُّ ﷺ إِغْفَائَةً فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، إِمَّا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ: لِمَ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّهُ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ، فَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ حَتّٰى خَتَمَهَا، قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((هُوَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، يَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آنِيَتُهُ عَدَدُ الْكَوَاكِبِ، يُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ۔)) (مسند احمد: ۱۲۰۱۹)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اونگھ سی آئی، پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا، لوگوں نے کہا: آپ ﷺ کیوں مسکرائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، پھر آپ ﷺ نے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ کی تلاوت کی، یہاں تک کہ مکمل سورت پڑھی اور پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک نہر ہے، جو میرے رب نے مجھے جنت میں عطا کی ہے، اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے، میری امت قیامت والے دن اس پر میرے پاس آئے گی، اس نہر کے برتن ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے، لیکن کچھ بندے مجھ سے روک لئے جائیں گے، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میری امت میں سے ہیں، مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد (دین میں) کیا کیا اضافے کر دیے تھے۔''

فوائد:...... حدیثِ مبارکہ کے آخر میں بدعت اور اہل بدعت کو متنبہ کیا گیا ہے۔

(۸۸٤٦)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ [الكوثر: ۱] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ۔))، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ کے بارے میں کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ جنت میں ایک نہر ہے۔'' آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''میں نے جنت میں ایک

(۸۸٤٥) تخريج: أخرجه مسلم: ٤٠٠ (انظر: ۱۱۹۹٦)

(۸۸٤٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٦٥٨١ (انظر: ۱۲٦٧٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ١٢٧٠٤)

نہر دیکھی، اس کے کنارے موتیوں کے خیمے تھے، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: یہی وہ کوثر ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے۔''

فوائد:......احادیثِ مبارکہ اپنے مفہوم کو خود واضح کر رہی ہیں، مزید دیکھیں حدیث نمبر (١٣١٢٣)

سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ

سورۂ کافرون

بَابُ تَفْسِيْرِهَا وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا

سورۂ کافروں کی تفسیر اور اس کی فضیلت کا بیان

(٨٨٤٧)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ رُبُعُ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ١٢٥١٦)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ کافرون قرآن مجید کا چوتھائی حصہ ہے۔''

فوائد:......یہ سورت محض توحید پر مشتمل ہے، اس میں شرک سے بیزاری اور دینِ حق کو اپنانے کا بیان ہے۔

(٨٨٤٨)۔ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ شَيْخٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَأُ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ قَالَ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ بَرِءَ مِنَ الشِّرْكِ۔)) قَالَ: وَإِذَا آخَرُ يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔)) (مسند احمد: ٢٣٥٨١)

''مہاجر ابو حسن، نبی کریم ﷺ کو پانے والے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، آپ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ سورۂ کافرون پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ شرک سے بری ہو گیا ہے۔'' ایک دوسرا سورۂ اخلاص پڑھ رہا تھا، اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس سورت کے ذریعے اس آدمی کے لئے جنت واجب ہو گئی ہے۔''

(٨٨٤٧) تخریج: اسناده ضعيف لضعف سلمة بن وردان ـ أخرجه الترمذي: ٢٨٩٣، وابن ماجه: ٣٧٨٨ (انظر: ١٢٤٨٨)

(٨٨٤٨) تخریج: حديث صحيح ـ أخرجه الدارمي: ٢/ ٤٥٨، والنسائي في "الكبرى": ٨٠٢٨ (انظر: ٢٣١٩٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۸۴۹)۔ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَفَعَ إِلَى النَّبِيُّ ﷺ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنْتَ ظِئْرِي۔))، قَالَ: فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ((مَا فَعَلَتِ الْجَارِيَةُ أَوِ الْجُوَيْرِيَةُ۔))، قَالَ: قُلْتُ: عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ: ((فَمَجِيئُكَ مَا جِئْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: تُعَلِّمُنِي مَا أَقُولُ عِنْدَ مَنَامِي، فَقَالَ: ((اقْرَأْ عِنْدَ مَنَامِكَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ قَالَ: ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا، فَإِنَّهَا بَرَائَةٌ مِنَ الشِّرْكِ۔)) (مسند احمد: ۲۴۲۱۷)

''سیدنا نوفل اشجعی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی مجھے دی اور فرمایا: ''تو میری بیٹی کو دودھ پلانے والی عورت کا خاوند ہے۔'' جتنا عرصہ اللہ تعالی کو منظور تھا، وہ رہے، پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''بچی کا کیا بنا؟'' میں نے کہا: جی وہ اپنی امی کے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب کیوں آئے ہو؟'' میں نے کہا: آپ مجھے یہ تعلیم دیں کہ میں سوتے وقت کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوتے وقت سورۂ کافرون پڑھا کرو، جب یہ ختم ہو تو سو جایا کرو، یہ شرک سے بیزاری اور براءت کا اعلان ہے۔''

سُوْرَةُ النَّصْرِ

سورۃ النصر

بَابُ اَنَّهَا نَزَلَتْ لِنَعْيِ النَّبِيِّ ﷺ نَفْسَهٗ

اس چیز کا بیان کہ سورۂ نصر، نبی کریم ﷺ کی وفات کے اعلان کے لیے نازل ہوئی

(۸۸۵۰)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي بِأَنَّهُ مَقْبُوْضٌ فِي تِلْكَ السَّنَةِ۔)) (مسند احمد: ۱۸۷۳)

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس میں میری موت کی اطلاع ہے، میں اس سال فوت ہونے والا ہوں۔''

(۸۸۵۱)۔ (وَعَنْهُ اَيْضًا) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْذَنُ لِأَهْلِ

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بدر والوں کو اپنی مجلس میں بیٹھنے کی اجازت

(۸۸۴۹) تخریج: حدیث حسن ۔ أخرجه ابوداود: ۵۰۵۵، والترمذی باثر الحدیث: ۳۴۰۳ (انظر: ۲۳۸۰۷)

(۸۸۵۰) تخریج: اسناده ضعیف، عطاء بن السائب قد اختلط، ومحمد بن فضیل روی عنه بعد الاختلاط ۔ أخرجه الطبرانی: ۱۱۹۰۷ (انظر: ۱۸۷۳)

(۸۸۵۱) تخریج: أخرجه البخاری: ۴۲۹۴، ۴۹۷۰ (انظر: ۳۱۲۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَدْرٍ وَيَأْذَنُ لِي مَعَهُمْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَأْذَنُ لِهٰـذَا الْفَتٰى مَعَنَا وَمِنْ أَبْنَائِنَا مَنْ هُوَ مِثْلُهُ ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّهُ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ ، قَالَ: فَأَذِنَ لَهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَأَذِنَ لِي مَعَهُمْ ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ هٰذِهِ السُّورَةِ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَقَالُوْا: أَمَرَ نَبِيَّهُ ﷺ إِذَا فُتِحَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَغْفِرَهُ وَيَتُوبَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَتْ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ أَخْبَرَ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِحُضُورِ أَجَلِهِ ، فَقَالَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ فَتْحُ مَكَّةَ ﴿وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا﴾ فَذٰلِكَ عَلَامَةُ مَوْتِكَ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾ فَقَالَ لَهُمْ: كَيْفَ تَلُومُونِي عَلٰى مَا تَرَوْنَ۔ (مسند احمد: ٣١٢٧)

دے رکھی تھی اور مجھے بھی ان کے ساتھ اجازت دی تھی، بعض لوگوں نے اعتراض کیا اورکہا: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس نوجوان کو ہمارے ساتھ بیٹھنے کی اجازت دے دیتے ہیں، حالانکہ اس جیسے ہمارے بیٹے بھی ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن ان لوگوں کو بھی بلایا اور مجھے بھی اور ان سے سورۂ نصر کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا ہے کہ جب آپ ﷺ پر مکہ فتح ہو جائے، تو توبہ و استغفار کریں۔ مجھ سے کہا: اے ابن عباس! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: میں اس طرح کا نظریہ نہیں رکھتا، بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے ذریعے اپنے نبی کو خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کا وقت آ چکا ہے، ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ یعنی فتح مکہ، ﴿وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا﴾ یہ آپ ﷺ کی موت کی علامت ہے، ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ہاں جی، تم یہ (ابن عباس علمی لیاقت) دیکھ کر مجھے کیسے ملامت کرتے ہو۔''

فوائد: ...... یہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فقاہت تھی، اس میں کوئی شک نہیں کہ سورۂ نصر میں تحمید، تسبیح اور استغفار کا حکم دیا گیا ہے، لیکن اس میں آپ ﷺ کی وفات کی خبر بھی ہے، کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا مقصد پورا ہوتا ہوا بیان کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَ تَسْبِيْحِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ نُزُوْلِهَا

سورۂ نصر کی تفسیر اور اس کے نزول کے بعد نبی کریم کا تسبیح پڑھنے کا بیان

(٨٨٥٢)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ یعنی سورۂ نصر

(٨٨٥٢) تخريج: اسناده ضعيف لضعف سلمة بن وردان ـ أخرجه الترمذي: ٢٨٩٣ ، وابن ماجه: ٣٧٨٨ (انظر: ١٢٤٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رُبُعُ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ۱۲۵۱۶)

قرآن مجید کا چوتھائی حصہ ہے۔''

(۸۸۵۳)۔ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ كَانَ يُكْثِرُ اِذَا قَرَاَهَا وَرَكَعَ اَنْ يَقُوْلَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔)) ثَلَاثًا۔ (مسند احمد: ۳۶۸۳)

''سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پر سورۂ نصر نازل ہوئی تو زیادہ تر یہ ہوتا کہ جب بھی آپ ﷺ اس سورت کی تلاوت کرتے تو رکوع میں تین بار یہ دعا پڑھتے: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔'' (اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے ربّ! اور تیری تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

(۸۸۵۴)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا اُنْزِلَتْ: ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اِلٰی آخِرِهَا مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی صَلَاةً اِلَّا قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔)) (مسند احمد: ۲۶۴۵۴)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب سورۂ نصر نازل ہوئی تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے جو نماز بھی پڑھی، اس میں یہ ذکر کیا: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔'' (اے اللہ! تو پاک ہے، اور تیری تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

سُوْرَةُ الْمَسَدِ

سورۃ المسد

بَابُ سَبَبِ نُزُوْلِهَا وَ تَفْسِيْرِهَا

سورۂ مسد کے شانِ نزول اور اس کی تفسیر کا بیان

(۸۸۵۵)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا، فَصَعِدَ

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ﴾...... ''اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ۔'' تو

(۸۸۵۳) تخریج: حسن لغیرہ۔ أخرجہ ابویعلی: ۵۲۳۰، والبزار: ۵۴۴، والطبرانی فی ''الدعاء'': ۵۹۸ (انظر: ۳۶۸۳)

(۸۸۵۴) تخریج: أخرجہ البخاری: ۴۹۶۷، ومسلم: ۴۸۴ (انظر: ۲۵۹۲۸)

(۸۸۵۵) تخریج: أخرجہ بنحوہ البخاری: ۴۹۷۱، ومسلم: ۲۰۸ (انظر: ۲۸۰۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيْهِ ثُمَّ نَادٰى يَا صَبَاحَاهْ! فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ بَيْنَ رَجُلٍ يَجِيْءُ وَبَيْنَ رَجُلٍ يَبْعَثُ رَسُوْلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَابَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! يَابَنِيْ فِهْرٍ! يَابَنِيْ لُؤَيٍّ! أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ صَدَّقْتُمُوْنِيْ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ۔)) فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ! أَمَا دَعَوْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ﴾۔ (مسند احمد: ۲۸۰۱)

نبی کریم ﷺ صفا پہاڑی پر تشریف لائے اور اس پر چڑھ کر یہ آواز دی: ''یَا صَبَاحَاهْ!'' پس لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، کوئی خود آ گیا اور کسی نے اپنا قاصد بھیج دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنو عبد المطلب! اے بنو فہر! اے بنو لؤی! اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک لشکر ہے، وہ تم پر شبخون مارنا چاہتا ہے، تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر میں تم کو سخت عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہوں۔'' یہ سن کر ابولہب نے کہا: سارا دن تجھ پر ہلاکت پڑتی رہے، کیا تو نے ہمیں صرف اس مقصد کے لیے بلایا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ ...... ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔''

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ کی ہلاکت کی بات کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہلاکت کے گڑھے میں گر گیا، جس سے نجات کی کوئی صورت نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص

بَابُ سَبَبِ نُزُوْلِهَا وَ تَفْسِيْرِهَا

سورۂ اخلاص کی شانِ نزول اور اس کی تفسیر کا بیان

(۸۸۵٦)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنْسِبْ لَنَا رَبَّكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مشرکوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: آپ ہمارے لئے اپنے رب کا نسب بیان کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل کی: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ

(۸۸۵٦) تخریج: اسناده ضعيف لضعف ابی سعد محمد بن میسر وابی جعفر الرازی ۔ أخرجه الترمذی: ۳۳٦٤، ۳۳٦٥ (انظر: ۲۱۲۱۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔﴾ (مسند احمد: ۲۱۵۳۸)

اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔﴾...... ''کہہ دو اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنا نہیں اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے اور نہ ہی کوئی اس کی ہمسری کرنے والا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهَا

سورۂ اخلاص کی فضیلت کا بیان

(۸۸۵۷)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَیْلٰی، عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، اَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَاَ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَکَاَنَّمَا قَرَاَ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ۲۱۵۹۷)

''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یا کسی انصاری صحابی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھی، گویا اس نے ایک تہائی قرآن مجید پڑھا۔''

فوائد:...... سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ایک تہائی قرآنِ مجید کے برابر ہے۔ اس حدیث کی سب سے بہترین تفسیر یہ ہے:

قرآنِ مجید تین اساسی مقاصد پر مشتمل ہے:

(۱) اوامر ونواہی: اللہ تعالیٰ کے وہ عملی احکام جن میں واجبات، مستحبات، محرمات اور مکروہات کا ذکر ہے۔

(۲) اخبار وقصص: سابقہ انبیا و رسل اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات اور نیک و بد اعمال کی بنیاد پر وصول ہونے والے ثواب وعقاب کی تفاصیل۔

(۳) علم التوحید: اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے اسما و صفات اور ان کے تقاضوں کی تفصیل۔

سورۂ اخلاص مجمل طور پر تیسری قسم ''علم التوحید'' پر مشتمل ہے، اس لیے اس کو قرآن کا تہائی حصہ قرار دیا گیا۔

(۸۸۵۸)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ وَهُوَ یَقُوْلُ: اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقُوْمَ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ کُلَّ لَیْلَةٍ؟ قَالُوْا: وَهَلْ یَسْتَطِیْعُ ذَالِكَ؟ قَالَ: فَاِنَّ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ثُلُثُ الْقُرْآنِ، فَجَاءَ

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ ایک مجلس میں تھے، انہوں نے کہا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ہر رات کو ایک تہائی قرآن مجید کے ساتھ قیام کرنے کی طاقت نہیں پاتا؟ انہوں نے کہا: کیا کسی کو اتنی طاقت بھی ہو سکتی ہے؟ انھوں نے کہا: سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے،

(۸۸۵۷) تخریج: صحیح لغیرہ ۔ أخرجه النسائی فی "عمل الیوم واللیلة": ۶۸۵ (انظر: ۲۱۲۷۵)

(۸۸۵۸) تخریج: اسنادہ ضعیف لضعف ابن لهیعة، و حُیَی بن عبد الله المعافری (انظر: ۶۶۱۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَسْمَعُ أَبَا أَيُّوبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ أَبُوْ أَيُّوْبَ۔)) (مسند احمد: ٦٦١٣)

اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ابوایوب کوسن کرفرمایا: ''ابوایوب سچ کہہ رہا ہے۔''

فوائد: ...... دیکھیں حدیث نمبر (۸۸۶۰، ۸۸۶۲)

(۸۸۵۹)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ: ((أَوْجَبَ هٰذَا أَوْ وَجَبَتْ لِهٰذَا الْجَنَّةُ۔)) (مسند احمد: ٢٢٦٤٥)

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لئے جنت واجب ہو گئی ہے۔''

(۸۸۶۰)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ؟)) قَالُوْا: نَحْنُ أَضْعَفُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَعْجَزُ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَزَّءَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ جُزْءً مِنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ٢٨٠٤٦)

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ ایک رات میں قران پاک کا تیسرا حصہ پڑھے؟'' لوگوں نے کہا: ہم تو اس سے بہت کمزور اور بے بس ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی نے قرآن مجید کے تین اجزاء بنائے ہیں، ان میں سے ایک جزو سورۂ اخلاص کو قرار دیا ہے۔''

(۸۸۶۱)۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ٢٧٨١٧)

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنی امی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

(۸۸۶۲)۔ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيَعْجَبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ؟ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ

''سیدنا ابوایوب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ ایک رات میں قرآن مجید کا تیسرا حصہ تلاوت کرے، پس جس نے رات کو سورۂ اخلاص

(۸۸۵۹) تخریج: صحیح لغیرہ ۔ أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۷۸٦٦ (انظر: ۲۲۲۸۹)
(۸۸٦۰) تخریج: أخرجه مسلم: ۸۱۱ (انظر: ۲۷٤۹۸)
(۸۸٦۱) تخریج: حدیث صحیح ۔ أخرجه النسائی فی "الکبری": ۱۰۵۳۲، والطبرانی فی "الکبیر": ۲۵/ ۱۸۲ (انظر: ۲۷۲۷٤)
(۸۸٦۲) تخریج: صحیح لغیرہ ۔ أخرجه ۲۸۹٦ (انظر: ۲۳۵۵٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَحَدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ فِيْ لَيْلَةٍ فَقَدْ قَرَأَ لَيْلَتَئِذٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ۲۳۹۵۰)

کی تلاوت کی، اس نے اس رات کو قرآن کا تیسرا حصہ تلاوت کرلیا۔''

(۸۸۶۳)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ۱۲۴۵۹)

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں اس سورۂ اخلاص سے محبت کرتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس محبت نے تجھے جنت میں داخل کر دیا۔''

(۸۸۶۴)۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَاتَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ يَقْرَأُ اللَّيْلَ كُلَّهُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَذَكَرَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ أَوْ ثُلُثَهُ۔)) (مسند احمد: ۱۱۱۳۱)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ساری رات سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ کی تلاوت کی، پھر جب اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت قرآن مجید کے نصف یا ایک تہائی حصے کے برابر ہے۔''

(۸۸۶۵)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِيْ لَيْلَةٍ؟)) قَالَ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالُوْا: مَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَهِيَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ۱۱۰۶۸)

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس سے بے بس ہو کہ ایک رات میں قرآن مجید کا تیسرا حصہ پڑھ لو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر یہ بات گراں گزری اور انہوں نے کہا: اس عمل کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھ لیا کرو، پس یہ ایک تہائی قرآن ہی ہے۔''

(۸۸۶۶)۔ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ (يَعْنِي الْبَدْرِيَّ الْأَنْصَارِيَّ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ۔ (مسند احمد: ۱۷۲۳۵)

''سیدنا ابو مسعود بدری انصاری رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کی اسی طرح کی حدیث بیان کرتی ہیں۔''

(۸۸۶۳) تخریج: حدیث صحیح ۔ أخرجه الترمذی: ۲۹۰۱، وأخرجه البخاری تعلیقا: ۷۷۴ (انظر: ۱۲۴۳۲)

(۸۸۶۴) تخریج: اسناده ضعیف لضعف ابن لهیعة (انظر: ۱۱۱۱۵)

(۸۸۶۵) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۰۱۵ (انظر: ۱۱۰۵۳)

(۸۸۶۶) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین أخرجه ابن ماجه: ۳۷۸۹ (انظر: ۱۷۱۰۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٨٦٧)۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْشُدُوا فَإِنِّی سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔)) ، قَالَ: فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ فَذٰلِكَ الَّذِی أَدْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ((إِنِّی قَدْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّی سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَإِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ٩٥٣١)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمع ہو جاؤ، میں تم پر قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ تلاوت کرنے والا ہوں۔'' جب جمع ہونے والے جمع ہو گئے، تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت کی، پھر آپ اندر تشریف لے گئے، ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: کوئی آسمان سے خبر آئی ہے، اس کی وجہ سے گھر چلے گئے ہیں، پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم پر قرآن مجید کا تیسرا حصہ تلاوت کروں گا، اور یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے (جو میں نے تم پر پڑھ دی ہے)۔''

(٨٨٦٨)۔ (وَعَنْهُ أَيْضًا) أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ۔)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((الْجَنَّةُ۔)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَأُبَشِّرَهُ فَآثَرْتُ الْغَدَاءَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَفَرِقْتُ أَنْ يَفُوتَنِی الْغَدَاءُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ ذَهَبَ۔ (مسند احمد: ١٠٩٣٢)

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سنا وہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھ رہا تھا، یہاں تک کہ اس نے اس سورت کو مکمل کر لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہو گئی ہے۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''جنت واجب ہوگئی۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ارادہ کیا کہ میں اس قاری کو خوشخبری دوں، لیکن میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر کھانا کھانے کو ترجیح دی، کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھانے سے محروم نہ ہو جاؤں، لیکن کھانا کھانے کے بعد جب میں اس آدمی کی طرف آیا تو وہ وہاں سے جا چکا تھا۔''

(٨٨٦٩)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:

''سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ یعنی سورۂ اخلاص

(٨٨٦٧) تخريج: أخرجه مسلم: ٨١٢ (انظر: ٩٥٣٥)
(٨٨٦٨) تخريج: اسناده صحيح ۔ أخرجه الترمذی: ٢٨٩٧، والنسائی: ٢/ ١٧١ (انظر: ١٠٩١٩)
(٨٨٦٩) تخريج: صحيح، قاله الالبانی ۔ أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ٢٠/ ٣٩٧ (انظر: ١٥٦١٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ حَتّٰی یَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنَی اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ۔))، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَنْ أَ سْتَكْثِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ۔)) (مسند احمد: ١٥٦٩٥)

آخر تک دس مرتبہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تعمیر کرے گا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر تو میں بہت سے محلات حاصل کر سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بھی بہت کثرت والا اور بہت عمدہ عطا کرنے والا ہے۔''

فوائد: ......اس میں سورۂ اخلاص کی فضیلت وعظمت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت میں لے جانے والے تمام اسباب کی نشاندہی فرما دی ہے۔ دیکھئے! ہم کس قدر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مستفید ہوتے ہیں۔

(٨٨٧٠)۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔)) (مسند احمد: ١٧٢٣٥)

''سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ

سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت کا بیان

تنبیہ: سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو ''اَلْمُعَوِّذَتَيْنِ'' یا ''اَلْمُعَوَّذَتَيْنِ'' کہتے ہیں، اول الذکر فاعل کا صیغہ ہے، جس کے معانی ہیں: پناہ میں دینے والی دو سورتیں، اور مؤخر الذکر مفعول کا صیغہ ہے، جس کے معانی ہیں: وہ سورتیں کہ جن کے ذریعے پناہ طلب کی جاتی ہے۔

اسم فاعل کے انداز میں معوذتین پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔ ان سورتوں کو ''پناہ دینی والی سورتیں'' اس لیے کہا گیا ہے کہ ان کو پڑھنے سے آدمی اللہ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ یہ بھی مجازی لحاظ سے ہے ورنہ اصل میں پناہ تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

(٨٨٧١)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَابْتَدَأَنِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ! أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ ثَلَاثِ سُوَرٍ أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ مجھے ملے، آپ ﷺ نے سلام کہنے میں پہل کی اور فرمایا: ''اے عقبہ بن عامر! کیا میں تجھے بہترین تین سورتوں کی تعلیم نہ دوں، جو تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید میں

(٨٨٧٠) تخريج: حديث صحيح ـ أخرجه ابن ماجه: ٣٧٨٩ (انظر: ١٧١٠٦)
(٨٨٧١) تخريج: حديث حسن (انظر: ١٧٣٣٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيمِ۔)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ، قَالَ: فَأَقْرَأَنِي ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُقْبَةُ لَا تَنْسَاهُنَّ وَلَا تَبِيتَ لَيْلَةً حَتّٰى تَقْرَأَهُنَّ۔)) قَالَ: فَمَا نَسِيتُهُنَّ مِنْ مُنْذُ قَالَ لَا تَنْسَاهُنَّ، وَمَا بِتُّ لَيْلَةً قَطُّ حَتّٰى أَقْرَأَهُنَّ۔ (مسند احمد: ١٧٤٦٧)

نازل کی گئیں ہیں؟'' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ ﷺ پر قربان کردے، ضرور بتائیں، پھر آپ ﷺ نے مجھے سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تعلیم دی اور فرمایا: ''اے عقبہ! انہیں نہیں بھولنا اور کوئی رات نہیں گزارنی، مگر ان میں اس کی تلاوت کرنی ہے۔'' جب سے آپ ﷺ نے مجھے ان کو نہ بھولنے کی تلقین کی، اس وقت سے نہ میں ان کو بھولا ہوں اور میں نے کوئی رات نہیں گزاری، مگر اس میں ان کی تلاوت کی ہے۔''

(٨٨٧٢)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصَابَنَا عَطَشٌ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا، فَخَرَجَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: ((قُلْ۔)) فَسَكَتُّ قَالَ: ((قُلْ۔)) قُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا تَكْفِيكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔)) (مسند احمد: ٢٣٠٤٠م)

''سیدنا عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہمیں سخت پیاس لگی ہوئی تھی، جبکہ اندھیرا بھی تھا اور ہم نبی کریم ﷺ کا انتظار کررہے تھے، تاکہ آپ ﷺ آکر ہمیں نماز پڑھائیں، پس آپ ﷺ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ''کہو۔'' میں خاموش رہا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کہو۔'' میں نے کہا: جی میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب شام اور صبح کرو تو تین تین بار سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھا کرو، تمہیں ہر روز دو بار کفایت کریں گی۔''

فوائد: ......تمام نسخوں کو دیکھا جائے تو اس حدیث کے آخر میں ''مَرَّتَيْنِ'' کا لفظ زائد معلوم ہوتا ہے، جب مزی نے مسند احمد کی سند سے روایت ذکر کی تو انھوں نے بھی اس لفظ کا ذکر نہیں کیا۔ ابوداود کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (تجھے ہر چیز سے کفایت کریں گے۔) یہ سورتیں کس چیز سے کفایت کریں گی؟ ہر قسم کے شرّ سے کفایت کریں گی، آدمی شرور سے محفوظ رہے گے، یہ بھی معنی ممکن ہے کہ آدمی اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنے کے لیے جتنے اوراد و وظائف کرتا ہے، یہ سورتیں ان سب سے کفایت کریں گی۔

(٨٨٧٢) تخريج: اسناده حسن ـ أخرجه ابوداود: ٥٠٨٢، والترمذي: ٣٥٧٥، والنسائي: ٨/ ٢٥٠ (انظر: ٢٢٦٦٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُوْرَةُ الْفَلَقِ وَالنَّاسِ

سورة الفلق اور سورة الناس

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا

سورة الفلق اور سورة الناس کی فضیلت کا بیان

(۸۸۷۳)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَقُودُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ إِذْ قَالَ لِي: ((يَا عُقْبَةُ أَلَا تَرْكَبُ؟۔)) قَالَ: فَأَجْلَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَهُ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُقَيْبُ! أَلَا تَرْكَبُ؟)) قَالَ: فَأَشْفَقْتُ أَنْ تَكُونَ مَعْصِيَةً، قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبْتُ هُنَيَّةً ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُقَيْبُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ، قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَأَقْرَأَنِي ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَأَ بِهِمَا، ثُمَّ مَرَّ بِي قَالَ: ((كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقَيْبُ! اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ۔)) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هُوَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرِ بْنِ عَابِسٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبْسٍ الْجُهَنِيُّ۔ (مسند احمد: ۱۷٤۲۹)

”سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کی سواری ایک پہاڑی سے گزرنے والے راستہ سے چلا رہا تھا، اچانک آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے عقبہ! تم سوار کیوں نہیں ہوتے؟“ میں نے کچھ نہ کہا، دراصل میں آپ ﷺ کی جلالتِ شان کے پیش نظر سوار نہیں ہونا چاہتا تھا۔ لیکن آپ ﷺ پھر فرمایا: ”اے عقیب! تم سوار کیوں نہیں ہوتے۔“ اب میں ڈر گیا کہ یہ نافرمانی ہی نہ ہو جائے، پھر آپ ﷺ نیچے اترے اور میں کچھ دیر کے لئے سوار ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے سوار ہو گئے اور فرمایا: ”اے عقیب! کیا میں تمہیں سب سے بہترین دو سورتیں نہ سکھاؤں، جو لوگ پڑھتے ہیں؟“ میں نے کہا: جی بالکل، اے اللہ کے رسول!، پس آپ ﷺ نے مجھے سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تعلیم دی، اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی، نبی کریم ﷺ آگے بڑھے اور اس نماز میں ان ہی دو سورتوں کی تلاوت کی، پھر میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: ”اے عقیب! کیسا پایا (ان دو سورتوں کی فضیلت کو کہ میں نے ان کی تلاوت کر کے نماز پڑھا دی ہے)، جب بھی تو سوئے اور جاگے تو ان سورتوں کی تلاوت کر۔“

فوائد:...... آپ ﷺ نے پیار کی وجہ سے عقبہ کو عقیب کے لفظ کے ساتھ پکارا، یہ عقبہ کی تصغیر ہے۔

(۸۸۷۳) تخریج: اسنادہ صحیح ۔ أخرجہ النسائی: ۸/ ۲۵۳، وأخرجہ مختصرا ابوداود: ۱٤٦۳ (انظر: ۱۷۲۹٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۸۷٤)۔ (وَعَنْهُ اَیْضًا) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُنْزِلَتْ عَلَیَّ سُوْرَتَانِ (وَفِی رِوَایَةٍ: اُنْزِلَ عَلَیَّ آیَاتٌ لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ) فَتَعَوَّذُوْا بِهِنَّ فَاِنَّهُ لَمْ یَتَعَوَّذْ بِمِثْلِهِنَّ۔)) یَعْنِی الْمُعَوِّذَتَیْنِ۔ (مسند احمد: ۱۷٤۳۲)

''سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اوپر دو سورتیں نازل ہوئی ہیں، ایک روایت میں ہے: مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان کی مثل آیات نہیں پائی گئیں، ان کے ذریعے پناہ طلب کیا کرو، ان جیسی اور کوئی سورت نہیں، جس کے ذریعے پناہ مانگی جائے۔''

فوائد:...... کسی بیماری یا شرّ یا شرّ والی چیز سے پناہ مانگنے کے لیے سورۂ فلق اور سورۂ ناس بے مثال ہیں۔

(۸۸۷۵)۔ (وَعَنْهُ اَیْضًا) قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ کُلِّ صَلَاةٍ۔ (مسند احمد: ۱۷۹٤۵)

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھا کروں۔

یہ جمع کا لفظ ہے اور اس سے مراد تین سورتیں (اخلاص، فلق اور ناس) مراد ہیں۔

(۸۸۷٦)۔ (وَعَنْهُ اَیْضًا) قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَأْ بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا۔)) (مسند احمد: ۱۷٤۵۵)

''سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تو سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھا کرو، ان سورتوں کی مثل کوئی چیز نہیں، جو تو پڑھے۔''

فوائد:...... دم اور پناہ طلب کرنے کے لیے یہ دو سورتیں بے مثال ہیں۔

(۸۸۷۷)۔ عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی سَفَرٍ، وَالنَّاسُ یَعْتَقِبُوْنَ وَفِی الظَّهْرِ قِلَّةٌ، فَحَانَتْ نَزْلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَزْلَتِی فَلَحِقَنِی مِنْ بَعْدِی فَضَرَبَ مَنْکِبَیَّ، فَقَالَ: (({قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ}۔)) فَقُلْتُ: أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَأْتُهَا مَعَهُ ثُمَّ قَالَ:

''ابو العلا کہتے ہیں: ایک آدمی یعنی سیدنا عقبہ نے کہا: ہم سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور سواریاں کم ہونے کی وجہ سے لوگ باری باری سوار ہو رہے تھے، اُدھر نبی کریم ﷺ کی اور میرے اترنے کی باری بھی آ گئی، پھر آپ ﷺ مجھے میرے پیچھے سے ملے اور آپ ﷺ نے میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: ''پڑھ {قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ}۔'' میں نے پڑھا: {قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ}، پس آپ ﷺ نے وہ

(۸۸۷٤) تخریج: أخرجه مسلم: ۱۸۱٤ (انظر: ۱۷۲۹۹)

(۸۸۷۵) تخریج: حدیث صحیح ـ أخرجه ابوداود: ۱۵۲۳، والنسائی: ۳/ ٦۸، والترمذی: ۲۹۰۳ (انظر: ۱۷۷۹۲)

(۸۸۷٦) تخریج: حدیث صحیح (انظر: ۱۷۳۲۲)

(۸۸۷۷) تخریج: اسناده صحیح (انظر: ۲۰۲۸٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ،۔)) فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَأْتُهَا مَعَهُ قَالَ: ((إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَاقْرَأْ بِهِمَا۔)) (مسند احمد: ۲۰۰۵۰)

سورت پڑھی اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''پڑھ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔'' پھر آپ ﷺ یہ مکمل سورت پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز پڑھے تو ان کی تلاوت کیا کر۔''

بَابُ رَأْيِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَرَدِّ ذٰلِكَ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے کا بیان کہ معوذتین کتاب اللہ میں سے نہیں ہیں، نیز اس رائے کے غیر مقبول ہونے کا بیان

(۸۸۷۸)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَحُكُّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنْ مَصَاحِفِهِ وَيَقُولُ: إِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَنْهُمَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَقِيلَ لِي فَقُلْتُ۔)) (مسند احمد: ۲۱۵۰۷)

''عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے مصحف سے معوذتین کو مٹا دیتے اور کہتے کہ یہ کتاب اللہ میں سے نہیں ہیں۔ اعمش کہتے ہیں: عاصم نے ہم کو زرّ سے بیان کیا کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے نبی کریم ﷺ سے ان کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے کہا گیا، پس میں نے کہہ دیا۔''

فوائد:...... آخری جملے کا مفہوم سمجھنے کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۸۸۸۰)

(۸۸۷۹)۔ عَنْ زِرٍّ قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيٍّ: إِنَّ أَخَاكَ يَحُكُّهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ فَلَمْ يُنْكِرْ قِيلَ لِسُفْيَانَ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: نَعَمْ، وَلَيْسَا فِي مُصْحَفِ ابْنِ مَسْعُودٍ، كَانَ يَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ بِهِمَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَلَمْ يَسْمَعْهُ يَقْرَؤُهُمَا فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ، فَظَنَّ أَنَّهُمَا عُوذَتَانِ، وَأَصَرَّ

''زر بن حبیش سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی تو ان دونوں سورتوں کو مصحف سے کھرچ دیتے تھے، انہوں نے اس چیز کا انکار نہیں کیا۔ جب سفیان سے کہا کہ بھائی سے مراد سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، انھوں نے کہا: جی ہاں اور یہ دو سورتیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں نہیں تھیں، ان کا خیال یہ تھا کہ یہ دو دم ہیں، نبی کریم ﷺ ان کے ذریعے سیدنا حسن

(۸۸۷۸) تخريج: اسناده صحيح ـ أخرجه الطبراني: ۹۱۵۱، والبزار: ۱۵۸۶ (انظر: ۲۱۱۸۸)

(۸۸۷۹) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٩٧٦، والشافعي في "السنن المأثورة": ٩٤، والطحاوي في "شرح معاني الآثار": ١١٨، والبيهقي: ٢/ ٣٩٤، والنسائي في "الكبرى" (انظر: ۲۱۱۸۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلٰی ظَنِّهِ، وَتَحَقَّقَ الْبَاقُونَ کَوْنَهُمَا مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَوْدَعُوهُمَا إِيَّاهُ۔ (مسند احمد: ۲۱۵۰۸)

اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے تھے، دراصل ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو نماز میں ان سورتوں کی تلاوت کرتے ہوئے نہیں سنا تھا، پھر وہ اسی رائے پر مصرّ رہے، لیکن باقی افراد کی تحقیق یہ ہے کہ یہ قرآن مجید کا حصہ ہیں، اس لیے انھوں نے ان کو قرآن مجید میں رکھا۔''

فوائد:...... عُوْذَة: دم، گھبراہٹ یا جنون یا کسی بیماری پر کیا جانے والے دم۔

(۸۸۸۰)۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَكْتُبُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي مُصْحَفِهِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لَهُ: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ فَقُلْتُهَا، فَقَالَ: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَقُلْتُهَا فَنَحْنُ نَقُولُ: مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ۔ (مسند احمد: ۲۱۵۰۵)

''زر بن حبیش کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابی بن کعب سے کہا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ تو معوذتین کو اپنے مصحف میں نہیں لکھتے، انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ خبر دی کہ سیدنا جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے کہا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں نے کہہ دیا، جبریل نے کہا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، پس میں نے کہہ دیا، سو ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں، جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔''

فوائد:...... اس مقام پر جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس حقیقت پر متفق تھے کہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس قرآن مجید کا حصہ ہیں، انھوں نے ان کو ان مصاحف میں لکھا تھا، جن کو ساری اسلامی خلافت میں بھیجا گیا تھا، نبی کریم ﷺ کا نماز میں ان سورتوں کی تلاوت کرنا ثابت ہے، صرف سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ رائے ہے، ممکن ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں ان کی تلاوت کرتے ہوئے نہ سنا ہو، جبکہ آپ ﷺ دم کے لیے اور پناہ مانگنے کے لیے ان سورتوں کو پڑھا کرتے تھے، اس وجہ سے ممکن ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو دم سے متعلقہ دعائیں سمجھ لیا ہو۔ امام بزار نے کہا: کسی صحابی نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس رائے پر ان کی متابعت نہیں کی، جبکہ نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے نماز میں ان کی تلاوت کی ہے۔ دیگر شرعی مسائل میں بھی صحابۂ کرام میں اس قسم کی مثالیں موجود ہیں، جیسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جو آدمی یہ بیان کرے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے، ان کی تصدیق نہ کی جائے، جبکہ دوسرے صحابی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے، یہ ایک مسلمہ قانون ہے کہ مثبت کو منفی پر مقدم کیا جاتا ہے۔

(۸۸۸۰) تخریج: حدیث صحیح۔ أخرجه ابن حبان: ۷۹۷ (انظر: ۲۱۱۸۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سُورَةُ الْفَلَقِ

سورۃ الفلق

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَتَفْسِيْرِهَا

سورۃ الفلق کی فضیلت اور تفسیر کا بیان

(۸۸۸۱)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ فَاَرَانِي الْقَمَرَ حَتّٰى طَلَعَ فَقَالَ: ((تَعَوَّذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ۔)) (مسند احمد: ۲۶۲۳۰)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے چاند کو طلوع ہوتے ہوئے دکھایا اور فرمایا: ''تو اللہ کی پناہ طلب کر اس غاسق کے شرّ سے، جب اس کی تاریکی پھیل جائے۔''

فوائد: ......امام مبارکپوری رحمہ اللہ نے کہا: غاسق سے مراد چاند یا رات ہے، جب سرخی غروب ہو جائے، جب چاند کو گرہن لگتا ہے، اس وقت بھی ''وقب'' کا لفظ بولا جاتا ہے، آپ ﷺ کی چاند گرہن سے پناہ مانگنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی نشانی ہے، جو مصیبت وآزمائش پر دلالت کرتی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ غاسق سے مراد رات ہے، جب مشرق کی طرف اس کا اندھیرا چھا جائے، رات سے پناہ مانگنے کی وجہ یہ ہے کہ رات کو آفات کا انتشار عام ہوتا ہے، ایک قول کے مطابق غاسق سے مراد ثریا ستارہ ہے، جب وہ گر جائے اور غروب ہو جائے، ابن جریر نے اپنی تفسیر میں کہا: میرے نزدیک بہتر بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ آپ ﷺ غاسق کے شرّ سے پناہ طلب کریں، جب رات اندھیروں میں داخل ہوتی ہے تو اس کو غاسق کہتے ہیں، جب ستارہ غروب ہوتا ہے تو اس کو غاسق کہتے ہیں اور جب چاند چھا جائے تو اس کو بھی غاسق کہتے ہیں، پس غاسق کی تخصیص نہ کی جائے، بلکہ اس کو عام رکھ کر اس سے پناہ مانگی جائے۔(ملخص از: تحفة الاحوذی: ۹/ ۲۱۳)

(۸۸۸۲)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُهْدِيَتْ لَهُ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا فَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعُقْبَةَ: ((اقْرَأْ۔)) فَقَالَ: وَمَا أَقْرَأُ يَا

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تحفے میں ایک سفید خچر دیا گیا، آپ ﷺ اس پر سوار ہوئے، سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو چلا رہے تھے، نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: ''پڑھو۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کیا

(۸۸۸۱) تخریج: اسنادہ حسن ۔ أخرجه الطیالسی: ۱۴۸۶، وابویعلی: ۴۴۴۰، والحاکم: ۲/ ۵۴۰ (انظر: ۲۵۷۱۱)

(۸۸۸۲) تخریج: حدیث صحیح ۔ أخرجه النسائی: ۸/ ۲۵۲ (انظر: ۱۷۳۴۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ پڑھو۔'' آپ ﷺ نے دوبارہ اس سورت کو پڑھا، یہاں تک کہ اس (سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ) نے اس سورت کو پڑھ لیا، لیکن جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ میں اس سورت سے زیادہ خوش نہیں ہوتو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لگتا ہے، تم اس کو معمولی سمجھ رہے ہو، تو نے نماز میں اس جیسی سورت نہیں پڑھی ہوگی (یعنی یہ بے مثال سورت ہے، جس کو نماز میں پڑھا جائے)۔''

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک کے ساتھ چمٹ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے سورۂ ہود اور سورۂ یوسف پڑھائیں، نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عقبہ! تو کوئی ایسی کوئی سورت نہیں پڑھی، جو ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پیاری، بلیغ اور نتیجہ خیز ہو۔'' یزید راوی کہتے ہیں: ابوعمران اس سورت کی تلاوت کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ اس کو نمازِ مغرب میں پڑھا کرتے تھے۔''

فوائد: ......سورۃ الفلق اور سورۂ ناس بہترین دم ہیں اور مخلوقات کے شرّ اور جادو اور نظر بد وغیرہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ ہیں، ان کے نزول سے پہلے نبی کریم ﷺ مختلف الفاظ کے ساتھ انسانوں اور جنوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے، لیکن جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان کے پڑھنے کو اپنا معمول بنا لیا۔

(۸۸۸۳) تخریج: اسناده صحیح ـ أخرجه النسائی: ۸/ ۲۵٤، الدارمی: ۳٤۳۹، والطبرانی فی "الکبیر": ۱۷/ ۸٦۲ (انظر: ۱۷٤۱۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقِسْمُ الرَّابِعُ مِنَ الْكِتَابِ: قِسْمُ التَّرْغِيْبِ

چوتھی قسم: ترغیب

كِتَابُ النِّيَّةِ وَالْاِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ

نیت اور عمل میں اخلاص

بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّيَّةِ

نیت کے بارے میں باب

(۸۸۸٤)ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا، اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔)) (مسند احمد: ١٦٨)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''صرف اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی، پس جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، سو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہوگی، وہ اس کو پا لے گا اور جس کی ہجرت کسی عورت کے لیے ہوگی، وہ اس سے شادی کر لے گا، (غرضیکہ) مہاجر کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہوگی، جس (کی نیت سے) وہ ہجرت کرے گا۔''

فوائد: ...... یہ انتہائی اہم اور جامع حدیث ہے اور ہر نیکی کے کرنے اور ہر برائی سے بچنے میں اس حدیث مبارکہ کا دخل ہوگا، نیت کی دو قسمیں ہیں، ایک نیت اعمالِ صالحہ کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے، مثلا ظہر کی چار رکعتیں، عصر کی چار رکعتیں، اِن سے پہلے والی چار چار سنتیں، فرضی روزہ، نفلی روزہ وغیرہ، ہر عمل کو شروع کرتے وقت اس کو دوسرے اعمال سے ممتاز کیا جائے گا۔

نیت کی دوسری قسم عامل کے مقصد کا تعین کرتی ہے کہ وہ عمل اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے کیا جا رہا ہے یا اس کی غرض و غایت ریاکاری، نمود و نمائش یا کسی غیر اللہ کا ڈر خوف ہے۔

(۸۸۸٤) تخريج: أخرجه البخاري: ١، ومسلم: ١٩٠٧ (انظر: ١٦٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس باب میں نیت کی دوسری قسم کو واضح کرنا مطلوب ہے، یہ دعوی کرنا ممکن ہے کہ سب سے مشکل عمل نیت اور ارادے کو اخلاص پر برقرار رکھنا ہے۔ جہاد، سخاوت اور حج جیسے بیش قیمت اعمال نیت کے فتور کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے کہا: مَا عَالَجْتُ شَيْئًا اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ نِيَّتِي، لِاَنَّهَا تَتَقَلَّبُ عَلَيَّ۔ ...... میں نے کسی چیز کا علاج نہیں کیا، جو میرے لیے سب سے زیادہ مشکل ہو، ما سوائے نیت کے، یہ نیت تو مجھ پر الٹ پلٹ ہو جاتی ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کہا: رُبَّ عَمَلٍ صَغِيرٍ تُعَظِّمُهُ النِّيَّةُ وَرُبَّ عَمَلٍ كَبِيرٍ تُصَغِّرُهُ النِّيَّةُ۔ ...... کتنے ہی چھوٹے چھوٹے عمل ہیں کہ نیت ان کو بڑا بنا دیتی ہے اور بہت سارے بڑے بڑے عمل ہیں کہ نیت ان کو چھوٹا بنا دیتی ہے۔

یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: تَعَلَّمُوْا النِّيَّةَ فَاِنَّهَا اَبْلَغُ مِنَ الْعَمَلِ۔ ......نیت کو بھی سیکھو، کیونکہ یہ عمل سے زیادہ اہمیت والی ہے۔

کسی نے نافع بن حبیب سے کہا: کیا آپ فلاں جنازے میں حاضر نہیں ہوں گے؟ انھوں نے کہا: ذرا ٹھہرو، میں نیت کر لو، پھر انھوں نے کچھ دیر سوچا اور کہا: جی چلیے۔ (ان اقوال کے لیے ملاحظہ ہو: جامع العلوم والحکم: ۱/ ۱۳)

(۸۸۸۵)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُبْعَثُ النَّاسُ۔)) وَرُبَّمَا قَالَ شَرِيكٌ ((يُحْشَرُ النَّاسُ)) عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔)) (مسند احمد: ۹۰۷۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو (قیامت والے دن) ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

فوائد: ......اس حدیث کی وضاحت درج ذیل حدیث سے ہوگی: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو اس قوم کے سارے افراد اس عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

(صحیح بخاری: ۷۱۰۸، صحیح مسلم: ۲۸۷۹)

یعنی ایسے عذاب کا لازمی نتیجہ یہ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ سب سے ناراض ہوتا ہے، بلکہ ایسی بستی میں بعض لوگ نیک ہوتے ہیں، بعض زیادہ برے، بعض کم برے، بعض مجبور، بعض رضامند، اس لیے ہر ایک کو قیامت والے دن اس کی عملی صلاحیت اور نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

(۸۸۸۶)۔ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ، اَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ

سیدنا معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے

(۸۸۸۵) تخريج: صحيح لغيره ـ أخرجه ابن ماجه: ٤٢٢٩ (انظر: ٩٠٩٠)

(۸۸۸٦) تخريج: أخرجه البخاري: ١٤٢٢ (انظر: ١٥٨٦٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَدَّثَهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَاَبِيْ وَجَدِّيْ وَخَطَبَ عَلَيَّ فَاَنْكَحَنِيْ وَخَاصَمْتُهُ اِلَيْهِ فَكَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ خَرَجَ بِدَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ بِهَا فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ! وَلَكَ يَا مَعْنُ! مَا اَخَذْتَ۔)) (مسند احمد: ١٥٩٥٤)

اپنے باپ اور دادا کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی، انھوں نے میرے لیے منگنی کا پیغام بھیجا اور میرا نکاح بھی کر دیا۔ میں ان کے پاس جھگڑا لے کر گیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے باپ سیدنا یزید رضی اللہ عنہ کچھ دیناروں کا صدقہ کرنے کے لیے نکلے اور مسجد میں ایک شخص کو دے کر آ گئے (تا کہ وہ ان کی طرف سے صدقہ کر دے)، لیکن ہوا یہ ہے کہ میں نے اس سے وہ دینار لے لیے اور لے کر گھر آ گیا، پس انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ تو نہیں کیا تھا، پس میں یہ جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے یزید! تیرے لیے تیری نیت ہے اور اے معن! جو کچھ تو نے لے لیا ہے، وہ تیرے لیے ہے۔''

فــوائــد: ......سیدنا یزید رضی اللہ عنہ نے محتاج پر صدقہ کرنے کی نیت سے ایک آدمی کو وکیل بنا کر اپنے دینار اس کے پاس رکھ دیئے اور اس کو مطلق طور پر اجازت دے دی، جب وہی رقم بیٹے نے وصول کر لی تو آپ ﷺ نے اس کی وصولی کو نافذ کر دیا، کیونکہ وہ فقراء میں داخل تھا۔

مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق، معن نے یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ دیا۔ (بلوغ الامانی، زیر مطالعہ حدیث)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس جھگڑے سے مراد معن اور اس کے باپ یزید کے درمیان صدقہ کے حوالے سے ہونے والی بحث ہے۔ جس میں آپ نے معن کے ضرورت مند ہونے کی وجہ سے اس کے صدقہ پکڑنے کو درست قرار دیا۔ (فتح الباری ج۳، ص۲۹۲) (عبداللہ رفیق)

(٨٨٨٧)۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ ابْنُ عَمٍّ لِيْ) مَا اَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ مِنْ اِنْسَانٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ يُصَلِّيْ اِلَى الْقِبْلَةِ اَبْعَدَ بَيْتًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ، قَالَ: فَكَانَ يَحْضُرُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهُنَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ:

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرا ایک چچا زاد بھائی تھا، میرا خیال ہے کہ مدینہ منورہ کے تمام مسلمانوں میں اس کا گھر سب سے زیادہ دور تھا، لیکن اس کے باوجود وہ تمام نمازوں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتا تھا، ایک دن میں نے اسے کہا: اگر تم کوئی گدھا خرید لو، تا کہ گرمی اور اندھیرے میں اس پر سوار ہو سکو اور کیڑے مکوڑوں سے بچ سکو،

(٨٨٨٧) تخريج: أخرجه مسلم: ٦٦٣ (انظر: ٢١٢١٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظَّلْمَاءِ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ : وَيَقِيكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ) قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي يَلْزَقُ بِمَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: فَمَا سَمِعْتُ كَلِمَةً أَكْرَهَ إِلَيَّ مِنْهَا) قَالَ: فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لِكَيْمَا يُكْتَبَ أَثَرِي وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي إِلَيْهِ قَالَ: ((أَنْطَاكَ اللّٰهُ ذَالِكَ كُلَّهُ)). وَفِي لَفْظٍ: ((إِنَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً)) وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ: ((لَكَ مَا نَوَيْتَ أَوْ قَالَ لَكَ أَجْرُ مَا نَوَيْتَ.)) (مسند احمد: ٢١٥٣٣)

لیکن اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میرا گھر مسجدِ نبوی کے ساتھ ملا ہوا ہو، ایک روایت میں ہے: مجھے تو یہ بات بھی خوش نہیں کرتی کہ میرا گھر اللہ کے نبی محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اس کی یہ بات مجھے سب سے زیادہ بری لگی، بہرحال میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ساری بات بتلا دی، پس جب آپ ﷺ نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! (میں چاہتا ہوں کہ جب میں مسجد کی طرف) آؤں اور پھر اپنے اہل کی طرف واپس جاؤں تو میرے قدموں کے یہ سارے نشانات لکھے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ سارا کچھ عطا کر دیا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''بیشک اس شخص کے لیے ہر قدم کے بدلے درجہ ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''تیرے لیے وہی کچھ ہے، جو تو نے نیت کی ہے، یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس اجر کی تو نے نیت کی ہے، وہ تیرے لیے ہے۔''

(٨٨٨٨)۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَائِمٌ إِذْ ضَحِكَ فِي مَنَامِهِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِمَّ ضَحِكْتَ؟ قَالَ: ((إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ هٰذَا الْبَيْتَ، لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَدِ اسْتَعَاذَ بِالْحَرَمِ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْبَيْدَاءَ خُسِفَ بِهِمْ وَمَصَادِرُهُمْ شَتّٰى، يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔)) قُلْتُ: وَكَيْفَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ وَمَصَادِرُهُمْ شَتّٰى؟ قَالَ: ((جَمَعَهُمُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سو رہے تھے کہ اچانک نیند میں ہی مسکرانے لگے، جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرائے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ اس بیت اللہ (پر چڑھائی کرنے کا) قصد کریں گے، ان کا ہدف وہ قریشی شخص ہوگا، جو حرم میں پناہ لے چکا ہو گا، یہ لوگ جب بیداء مقام تک پہنچیں گے تو ان سب کو دھنسا دیا جائے گا، لیکن (قیامت والے دن) ان کے نکلنے کی جگہیں الگ الگ ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان کا ان کے نیتوں کے مطابق حشر کرے گا۔'' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں کے

(٨٨٨٨) تخريج: اسناده صحيح۔ أخرجه بنحوه مسلم: ٢٨٨٤ (انظر: ٢٤٧٣٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الطَّرِيْقُ، مِنْهُمُ الْمُسْتَبْصِرُ، وَابْنُ السَّبِيْلِ، وَالْمَجْبُوْرُ، يَهْلِكُوْنَ مَهْلِكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی۔)) (مسند احمد: ٢٥٢٤٥)

مطابق اٹھائے گا اور ان کی نکلنے کے مقامات الگ الگ ہوں گے، یہ کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بات یہ ہے کہ یہ لوگ ایک راستے پر جمع ہو گئے ہوں گے، وگرنہ ان میں بعض بصیرت والے ہوں گے، بعض مسافر ہوں گے اور بعض مجبور ہوں گے، لیکن سب ایک ہلاکت گاہ میں ہلاک ہو جائیں گے اور مختلف مقامات سے نکلیں گے۔''

فوائد: ......مسافر سے مراد وہ آدمی ہے، جو اس لشکر کا حصہ نہیں ہوگا، بلکہ ویسے وہاں سے گزر رہا ہوگا یا راستہ ایک ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ چل رہا ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظالم، باغی اور گمراہ لوگوں کی مجلسوں سے دور رہنا چاہیے، تاکہ ان کے برے اثر سے محفوظ رہا جا سکے، البتہ دین کی تبلیغ یا کسی اشد ضرورت کے وقت ان کے پاس جانا جائز ہے، لیکن مقصود پورا ہونے کے بعد واپس چلا جانا چاہیے۔

(٨٨٨٩)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ۔)) (مسند احمد: ٥٨٩٠)

سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتے ہیں، تو اس میں جو افراد بھی ہوں، سب اس عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

فوائد: ......دراصل ان احادیث میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ......''اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہیں ہوگا، جو تم میں سے گناہوں کے مرتکب ہوں گے۔'' (سورۂ انفال: ۲۵) ان نصوص کا مفہوم یہ ہے کہ جب فرمانبردار لوگ عذاب کے آنے تک نافرمانوں میں ٹھہرے رہتے ہیں تو پھر وہ آنے والے عذاب سے بچ نہیں سکتے، ہاں اگر وہ اس عذاب کے آنے سے پہلے نکل جائیں تو وہ بچ جائیں گے، یہ ایسے ہی ہے، جیسے سابقہ انبیاء پر ایمان لانے والے لوگ عذاب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی وحی کی روشنی میں اپنے نبیوں کے ساتھ نکل جاتے تھے۔ واللہ اعلم

(٨٨٩٠)۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی کسی جسمانی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے

(٨٨٨٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٧١٠٨، ومسلم: ٢٨٧٩ (انظر: ٥٨٩٠)

(٨٨٩٠) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه ابن ابى شيبة: ٣/ ٢٣٠، والدارمى: ٢/ ٣١٦، والحاكم: ١/ ٣٤٨ (انظر: ٦٤٨٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ، إِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ يَحْفَظُونَهُ، فَقَالَ: أُكْتُبُوا لِعَبْدِي كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ، مَا كَانَ فِي وِثَاقِي۔)) (مسند احمد: ٦٤٨٢)

تو اللہ تعالیٰ (نیکیاں) لکھنے والے فرشتوں سے کہتے ہیں: میرا بندہ جب تک میری (آزمائش کی) قید میں ہے، تم اس وقت تک اس کے شب و روز کے نیکیوں کے معمولات لکھتے رہو۔''

(٨٨٩١)۔ عَنْ عَائِشَةَ ‌رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهُ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ (وَفِي رِوَايَةٍ: صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ) يَقُوْمُهَا فَيَنَامُ عَنْهَا، إِلَّا كُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً تُصُدِّقَ بِهِ عَلَيْهِ۔)) (مسند احمد: ٢٤٨٤٥)

سیدہ عائشہ ‌رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی رات کو کچھ وقت کے لیے قیام کرتا ہو، جب وہ اس قیام سے سو جائے تو اس کے لیے اس کی نماز کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس پر صدقہ ہوتی ہے، جو صدقہ اس پر کر دیا جاتا ہے۔''

فوائد: ......سیدنا ابو درداء سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُوْمَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ۔)) ......''جو آدمی اپنے بستر پر آیا، جبکہ اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، لیکن اس کی آنکھ اس پر غالب آ گئی، یعنی وہ سویا رہا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی، تو اس نے قیام کے بارے میں جو نیت کی تھی، اس کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جائے گا، اور یہ نینداس کے ربّ کی طرف سے اس پر صدقہ ہو گی۔'' (ابن ماجہ: ۱۳۴۴)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے، لیکن یہ اس شخص کے لیے ہے جس کی اتفاقاً آنکھ لگ گئی یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے اس کا قیام رہ گیا۔

(٨٨٩٢)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ‌رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ! ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيْدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ، فَقَالَ: أُرْقُبُوْهُ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِحَسَنَةٍ، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ۔)) (مسند احمد: ٨٢٠٣)

سیدنا ابو ہریرہ ‌رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے کہتے ہیں: اے میرے ربّ! تیرا فلاں بندہ برائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، جب کہ وہ زیادہ جاننے والا ہوتا ہے، پس وہ کہتا ہے: انتظار کرو، اگر وہ اس برائی کا ارتکاب کر تو تم اس کے لیے ایک برائی لکھ لو اور اگر وہ اس کو ترک کر دے تو اس وجہ سے تم اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، اس نے صرف میری وجہ سے اسے ترک کیا ہے۔''

(٨٨٩١) تخريج: حديث صحيح لغيره، أخرجه ابوداود: ١٣١٤، والنسائي: ٣/ ٢٥٧ (انظر: ٢٤٣٤١)
(٨٨٩٢) تخريج: أخرجه مسلم ١٢٩ (انظر: ٨٢١٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْإِخْلَاصِ فِي الْعَمَلِ وَمُضَاعَفَةِ الْأَجْرِ بِسَبَبِهِ
عمل میں اخلاص اور اس کی وجہ سے اجر کے بڑھ جانے کا بیان

(۸۸۹۳)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْمًا، وَلِسَانَهُ صَادِقًا، وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيْمَةً، وَجَعَلَ اُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً، فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ، وَالْعَيْنُ مُقِرَّةٌ بِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ، وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا۔)) (مسند احمد: ۲۱۶۳۵)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی کامیاب ہو گیا، جس نے ایمان کے لیے دل میں اخلاص پیدا کر لیا اور اپنے دل کو صحیح و سالم، زبان کو سچا، نفس کو (اعمال صالحہ پر) ثابت قدم رہنے والا، اپنے طریقے کو راہِ راست والا، اپنے کان کو سننے والا اور اپنی آنکھ کو دیکھنے والا بنا لیا۔ صورتحال یہ ہے کہ کان (دل کی معلومات کا) ذریعہ ہے اور آنکھ دل کے یاد کیے ہوئے امور کو برقرار رکھنے والی ہے، اور تحقیق وہ آدمی کامیاب ہو گیا، جو اپنے دل کو یاد کرنے والا بنا لیتا ہے۔''

(۸۸۹۴)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ۔)) (مسند احمد: ۷۸۱۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔''

فوائد: ......تقوی، خلوص، مختلف جواہر اور معرفت کے خزانوں کا مرکز دل ہے، اسی طرح بندے کا کمال عمل صالح میں ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں صورت اور مال کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

(۸۸۹۵)۔ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ، قَالَ: بَلَغَنِی عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، قَالَ: فَقُضِيَ اَنِّي انْطَلَقْتُ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَلَقِيْتُهُ

ابو عثمان کہتے ہیں: مجھے یہ بات موصول ہوئی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یوں کہتے ہیں: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو ایک نیکی کے عوض دس لاکھ نیکیاں عطا کرتا ہے۔ پھر ہوا یوں کہ مجھے حج یا عمرہ کرنے کا موقع مل گیا، پس میں گیا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے کہا: مجھے تمہارے حوالے سے ایک حدیث

(۸۸۹۳) تخريج: اسناده ضعيف، بقية بن الوليد يدلس تدليس التسوية، وخالد بن معدان كان يرسل، ولم يذكروا في الرواة عن ابي ذر، ولم يصرح بسماعه من ابي ذر، أخرجه البيهقي في "الشعب": ۱۰۸، والطبراني في "مسند الشاميين": ۱۱۴۱ (انظر: ۲۱۳۱۰)

(۸۸۹۴) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۵۶۴ (انظر: ۷۸۲۷)

(۸۸۹۵) تخريج: اسناده ضعيف لضعف علي بن زيد بن جدعان (انظر: ۱۰۷۶۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقُلْتُ: بَلَغَنِی عَنْكَ حَدِيثٌ اَنَّكَ تَقُوْلُ: سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔))؟ قَالَ: اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: لَا بَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيهِ اَلْفَيْ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔)) ثُمَّ تَلَا ﴿يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ فَقَالَ: اِذَا قَالَ ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ فَمَنْ يَّقْدِرُ قَدْرَهُ۔ (مسند احمد: ۱۰۷۷۰)

موصول ہوئی کہ تم کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کوایک نیکی کی وجہ سے دس لاکھ نیکیاں عطا کرتا ہے۔''؟ انھوں نے کہا: جی نہیں، (یہ حدیث تو میں نے بیان نہیں کی)، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیس لاکھ نیکیاں عطا کرتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اللہ تعالیٰ اس نیکی کو بڑھا دیتا ہے اور اپنی طرف سے اجرِ عظیم عطا کرتا ہے۔'' اب کون ہے جو ''اجرِ عظیم'' کا اندازہ کر سکے۔

فوائد: …… بہر حال اللہ تعالیٰ اخلاص کو دیکھ کر اجر میں کئی گنا اضافہ کرتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا۔﴾…… ''اللہ تعالیٰ ذرا برابر ظلم نہیں کرتا اور اگر نیکی ہوگی تو وہ اس کو بڑھا دے گا اور اپنی طرف سے اجرِ عظیم بھی عطا کرے گا۔'' (سورۂ نساء: ۴۰)

(۸۸۹۶)۔ (وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى بِنَحْوِهِ وَفِيهَا) فَقَالَ (يَعْنِي اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ): وَمَا اَعْجَبَكَ؟ فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَيُضَاعِفُ الْحَسَنَةَ اَلْفَيْ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔)) (مسند احمد: ۷۹۳۲)

(دوسری سند) اسی قسم کی حدیث مروی ہے، البتہ اس میں ہے: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کس چیز نے تجھے تعجب میں ڈال دیا ہے؟ پس اللہ کی قسم ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بیشک اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو بیس لاکھ گنا تک بڑھا دیتا ہے۔''

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْعَزْمِ وَالنِّيَّةِ عَلَى الشَّرِّ
برائی کا عزم اور نیت کر لینے کا بیان

(۸۸۹۷)۔ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔)) قِيلَ: هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((قَدْ اَرَادَ

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلے میں آ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جاتے ہیں۔'' کسی نے کہا: یہ تو قاتل ہے، لیکن مقتول (کے جہنم میں جانے) کی کیا وجہ ہے؟

(۸۸۹۶) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الأول

(۸۸۹۷) تخریج: أخرجه البخاری: ۳۱، ۶۸۷۵، ومسلم: ۲۸۸۸ (انظر: ۲۰۴۳۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَتْلَ صَاحِبِہٖ۔)) (مسند احمد: ۲۰۷۱۱)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہوا تھا۔''

فوائد: …… جب آدمی گناہ کرنے کا پکا ارادہ کر لیتا ہے، بلکہ اس کا ارتکاب کرنے کے لیے کوشش شروع کر دیتا ہے تو اس کی حیثیت اس طرح کے مجرم کی ہی ہوتی ہے، اگرچہ وہ گناہ اس سے سرزد نہ ہو پائے، ہاں اگر وہ اس گناہ کو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے چھوڑتا ہے تو اس کا معاملہ اور ہو گا۔

بَابُ اِحْسَانِ النِّيَّةِ عَلَى الْخَيْرِ وَمُضَاعَفَةِ الْاَجْرِ بِسَبَبِ ذٰلِكَ وَمَا جَاءَ فِي الْعَزْمِ وَالْهَمِّ

خیر و بھلائی کے لیے نیت کو اچھا کرنے، اس کی وجہ سے اجر کے بڑھ جانے اور عزم اور ارادے کا بیان

(۸۸۹۸)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا، حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ۸۲۰۱)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے اسلام میں حسن پیدا کر لیتا ہے تو اس کی کی ہوئی ہر نیکی دس سے سات سو گنا تک لکھی جاتی ہے اور اس کی کی ہوئی ہر برائی کو اس کی مثل ہی لکھا جاتا ہے، (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کو جا ملتا ہے۔''

فوائد: …… اسلام کے حسن سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہر و باطن سے اور اخلاص کے ساتھ اسلام میں داخل ہو۔

(۸۸۹۹)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا رَوٰى عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَحِيْمٌ، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرَةٌ اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ، اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ وَاحِدَةٌ، اَوْ يَمْحُوْهَا اللّٰهُ، وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا هَالِكٌ۔))(مسند احمد: ۲۵۱۹)

سیدنا عبد اللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ربّ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''بیشک تیرا ربّ نہایت رحم کرنے والا ہے، جو آدمی نیکی کا ارادہ کرتا ہے، لیکن اس پر عمل نہیں کر پاتا تو اس کے لیے ایک نیکی تو لکھ دی جاتی ہے اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے تو وہ اس کے لیے دس سے سات سو گنا تک، بلکہ کئی گنا بڑھا کر لکھی جاتی ہے، لیکن اگر کوئی برائی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا تو اس وجہ سے اس کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے تو اس کے لیے ایک برائی لکھی جاتی ہے، یا اللہ تعالیٰ اس کو بھی معاف کر دیتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی ہلاک ہو گا، جس نے ہلاک ہی ہونا ہے۔''

(۸۸۹۸) تخريج: أخرجه البخاری: ٤٢، ومسلم: ١٢٩ (انظر: ٨٢١٧)

(۸۸۹۹) تخريج: أخرجه مسلم: ١٣١ (انظر: ٢٥١٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد:...... اگر نیکی اور برائی کا یہ معیار ہو اور یقیناً ہے بھی تو پھر وہی ہلاک ہو سکتا ہے، جس نے ہلاک ہی ہونا ہے۔

(۸۹۰۰)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَشْرًا اِلٰى سَبْعِمِائَةٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ اَوْ اِلٰى مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُضَاعِفَ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔)) (مسند احمد: ۲۸۲۷)

(دوسری سند) نبی کریم، اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھا ہے، پس جو آدمی نیکی کا ارادہ کرتا ہے، لیکن اس کو عملاً کرتا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پاس ایک مکمل نیکی کی صورت میں لکھ لیتا ہے اور اگر وہ اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دس سے سات سو گنا تک، بلکہ کئی گنا تک یا جتنا اللہ تعالیٰ خود چاہتا ہے، اس کو بڑھا کر لکھ لیتا ہے، لیکن جو برائی کا ارادہ کرتا ہے، لیکن اس پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر وہ اس کو عملاً کر بھی لیتا ہے تو وہ اس کو ایک برائی ہی لکھتا ہے۔''

فوائد:...... برائی کا خیال آنا اور عملی طور پر اس کا ارتکاب کرنا، اس کے کل چار مراتب ہیں:

۱۔ محض کسی چیز کا خیال آ جانا اور پھر اس خیال کا ختم ہو جانا، یہ محض انسان کا جبلی اور فطرتی خیال ہے

۲۔ برائی کا باقاعدہ ارادہ کرنا، لیکن پھر اس کو نافرمانی سمجھ کر اس سے باز رہنا

۳۔ برائی کا عزم کرنا اور اس کا ارتکاب کرنے کی کوشش میں لگے رہنا

۴۔ برائی کا ارادہ کرنا اور عملی طور پر اس کا مرتکب ہو جانا

پہلا مرتبہ قابل مؤاخذہ نہیں ہے، دوسرے مرتبے کا نتیجہ نیکی ہے، اور تیسرا اور چوتھا مرتبہ قابل مؤاخذہ جرائم ہیں۔
اس موضوع کی تمام احادیث کو ان مراتب کی روشنی میں سمجھا جائے۔

(۸۹۰۱)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ۔ (مسند احمد: ۷۱۹۵)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے بھی اسی قسم کی حدیث نبوی مروی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حَدِيْثِ النَّفْسِ وَوَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ
نفس کی گفتگو یعنی دل کے خیالات اور شیطان کے وسوسے اور اللہ تعالیٰ کا اس کو معاف کر دینے کا بیان

(۸۹۰۲)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ،

سیدنا عبد اللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ صحابہ نے کہا:

(۸۹۰۰) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول
(۸۹۰۱) تخريج: أخرجه مسلم: ۱۲۸، ۱۳۰ (انظر: ۷۱۹۶)
(۸۹۰۲) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه ابوداود: ۵۱۱۲، وأخرجه بنحوه النسائي: ٦٦٨ (انظر: ۳۱٦۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَحَجَّاجٌ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُحَدِّثُ اَنْفُسَنَا بِالشَّيْءِ، لَاَنْ يَكُوْنَ اَحَدُنَا حُمَمَةً اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ اَحَدُهُمَا: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَقْدِرْ مِنْكُمْ (يَعْنِي الشَّيْطَانَ) اِلَّا عَلَى الْوَسْوَسَةِ۔)) وَقَالَ الْآخَرُ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ۔)) (مسند احمد: ۳۱۶۱)

اے اللہ کے رسول! ہمیں ایسے ایسے خیالات آ جاتے ہیں کہ ان کے بارے میں گفتگو کرنے کی بہ نسبت یہ چیز ہمیں زیادہ پسند ہے کہ ہم کوئلہ بن جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے، جس نے اس شیطان کو صرف وسوسہ ڈالنے کی طاقت دی ہے۔'' ایک راوی کے الفاظ یہ ہیں: ''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جس نے شیطان کے معاملے کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا ہے۔''

(۸۹۰۳)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ لَاَنْ اَكُوْنَ اَخِرُّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ كَيْدَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ۔)) (مسند احمد: ۲۰۹۷)

(دوسری سند) سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے ایسے خیالات آ جاتے ہے کہ ان کے بارے میں کلام کرنے کی بہ نسبت یہ چیز مجھے زیادہ پسند لگتی ہے کہ میں آسمان سے گر جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے، جس نے اس شیطان کے مکر کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا ہے۔''

(۸۹۰۴)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُجُوْزَ لِاُمَّتِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِيْ) عَمَّا حَدَّثَتْ فِيْ اَنْفُسِهَا اَوْ وَسْوَسَتْ بِهِ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ اَوْ تَكَلَّمْ بِهِ۔)) (مسند احمد: ۷۴۶۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے ان امور کو بخش دیا ہے کہ جن کا ان کو خیال آتا ہے یا وسوسہ پڑ جاتا ہے، لیکن اس وقت تک جب تک وہ ان پر عمل نہ کرے یا ان کے بارے میں کلام نہ کرے۔''

فوائد: ...... اَلْوَسْوَسَة: لغوی معنی: محسوس نہ ہونے والی حرکت یا پوشیدہ آواز، جیسے زیور وغیرہ کی ہلکی جھنکار۔

(۸۹۰۳) تخریج: انظر الحديث بالطريق الأول

(۸۹۰۴) تخریج: أخرجه البخاري: ۲۵۲۸، ۶۶۶۴، ومسلم: ۱۲۷ (انظر: ۷۴۷۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اصطلاحی تعریف: شیطان کا انسان کو ورغلانے، بہکانے اور نیکی سے ہٹا کر بدی پر ابھارنے کا نام ہے، یعنی وسوسہ شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں خدا کی طرف سے اسے دی گئی قدرت کے تحت پیدا کردہ شرّ اور معصیت کا خیال وارادہ ہے، جو شیطان کی مسلسل جدو جہد کے باعث صرف ارادہ ہی نہیں رہتا، قصدِ محکم اور عزیمتِ جازمہ بن جاتا ہے، اس لیے تمام معصیتوں اور گناہوں کی جڑ یہی وسوسہ ہے، جس سے سورۂ ناس میں پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

یہ وسوسہ اس وقت تک معاف ہے، جب تک یہ محض خیال کی شکل میں رہے۔

ان احادیثِ مبارکہ کا تعلق حدیث نمبر (۸۹۰۰) میں بیان کیے گئے پہلے مرتبے سے ہے، ایسا خیال کفر اور دوسرے کبیرہ گناہوں سے متعلق بھی ہوسکتا ہے۔

❁❁❁❁

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com
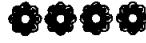
كِتَابُ الْاِقْتِصَادِ
میانہ روی کے مسائل

بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْاَعْمَالِ
اعمال میں میانہ روی اور اعتدال کا بیان

تمام مذاہبِ عالم میں اسلام واحد دین ہے، جو میانہ روی اور اعتدال کے قوانین کا حامل ہے، اس میں خالق ومخلوق دونوں کے حقوق کا خیال رکھا گیا، یہ دین صرف دنیا کے لیے آزادی نہیں دیتا، بلکہ دنیوی معاملات کو خود ڈیل کرتا ہے، اسلام مکمل نظامِ حیات ہے، اس میں کسی پہلو میں تشنگی نہیں چھوڑی گئی، اس پہلو کا تعلق دنیا سے ہو یا دین سے، لیکن اہل اسلام کو یہ تنبیہ کرنا بے حد ضروری ہے کہ اعتدال اور میانہ روی کا تعلق ان کے ذاتی فہم سے نہیں ہے کہ جیسے وہ ان الفاظ کو سمجھیں، ویسے استعمال کریں، بلکہ نبی کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال و افعال میں اعتدال تھا، اس لیے ہر معاملے میں آپ ﷺ کی ہدایات کو مدنظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

لیکن دینِ اسلام کے معتدل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے، جو عوام الناس نے سمجھ رکھا ہے، جب کسی کو فرضی نماز کی ترغیب دلانے کے لیے وعید والی آیات و احادیث سنائی جاتی ہیں تو وہ آگے سے کہہ دیتا ہے کہ دین میں اس قدر سختی نہیں ہے، یہ دراصل اس کا خبثِ باطن ہے۔

(٨٩٠٥)۔ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُغِيْرَةَ الضَّبِّيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً مِّنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَنْحَاشُ لَهَا عَمَّا بِي مِنَ الْقُوَّةِ عَلَى الْعِبَادَةِ مِنَ الصَّوْمِ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے باپ نے ایک قریشی عورت سے میری شادی کر دی، جب میں اس پر داخل ہوا تو میں نے اس کا کوئی اہتمام نہ کیا اور نہ اس کو وقت دیا، کیونکہ مجھے روزے اور نماز کی صورت میں عبادت کرنے کی بڑی قوت دی گئی تھی، جب سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنی بہو کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: تو نے

(٨٩٠٥) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه نحوه دون ذكر القراءة والشرة، وقوله "واصوم و افطر" البخاري: ١٩٨٠، ومسلم: ١١٥٩ (انظر: ٦٤٧٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَالصَّلَاةِ، فَجَاءَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى كَنَّتِهِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ وَجَدْتِّ بَعْلَكِ؟ قَالَتْ: خَيْرُ الرِّجَالِ، أَوْ كَخَيْرِ الْبُعُوْلَةِ، مِنْ رَجُلٍ، لَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا، وَلَمْ يَعْرِفْ لَنَا فِرَاشًا، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ، فَعَذَمَنِيْ، وَعَضَّنِيْ بِلِسَانِهِ، فَقَالَ: أَنْكَحْتُكَ امْرَأَةً مِّنْ قُرَيْشٍ ذَاتَ حَسَبٍ فَعَضَلْتَهَا، وَفَعَلْتَ وَفَعَلْتَ! ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكَانِيْ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِيْ: ((أَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّيْ وَأَنَامُ، وَأَمَسُّ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔)) قَالَ: ((اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ۔)) قُلْتُ: إِنِّيْ أَجِدُنِيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ۔)) قُلْتُ: إِنِّيْ أَجِدُنِيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ أَحَدُهُمَا إِمَّا حُصَيْنٌ وَإِمَّا مُغِيْرَةُ، قَالَ: ((فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ ثَلَاثٍ۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ لَا تَزِيْدَنَّ عَلٰى ذٰلِكَ۔)) قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ((صُمْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔)) قُلْتُ: إِنِّيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِيْ، حَتّٰى قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ، وَهُوَ صِيَامُ أَخِيْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔)) قَالَ: حُصَيْنٌ فِيْ حَدِيْثِهِ ثُمَّ

اپنے خاوند کو کیسا پایا ہے؟ اس نے کہا: وہ بہترین آدمی ہے، یا وہ بہترین خاوند ہے، اس نے نہ میرا پہلو تلاش کیا اور نہ میرے بچھونے کو پہچانا (یعنی وہ عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے اپنی بیوی کے قریب تک نہیں گیا)۔ یہ کچھ سن کر میرا باپ میری طرف متوجہ ہوا اور میری خوب ملامت کی اور مجھے برا بھلا کہا اور کہا: میں نے حسب ونسب والی قریشی خاتون سے تیری شادی کی ہے اور تو اس سے الگ تھلگ ہو گیا اور تو نے ایسے ایسے کیا ہے، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی طرف چلے گئے اور آپ ﷺ سے میرا شکوہ کیا، آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو دن کو روزہ رکھتا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور رات کو قیام کرتا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور حق زوجیت بھی ادا کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے بے رغبتی اختیار کی، وہ مجھ سے نہیں ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایک ماہ میں قرآن مجید کی تلاوت مکمل کیا کر۔'' میں نے کہا: میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر دس دنوں میں مکمل کر لیا کرو۔'' میں نے کہا: جی میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوت والا سمجھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تین دنوں میں ختم کر لیا کرو۔'' ایک روایت میں ہے: ''تو سات دنوں میں تلاوت مکمل کر لیا کر اور ہر گز اس سے زیادہ تلاوت نہ کر۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ماہ میں تین روزے رکھا کر۔'' میں نے کہا: جی میں اس سے زیادہ طاقتور ہوں، آپ ﷺ مجھے آگے بڑھاتے گئے، یہاں تک کہ فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھ لیا

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ ﷺ: ((فَاِنَّ لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَاِمَّا اِلٰى سُنَّةٍ، وَاِمَّا اِلٰى بِدْعَةٍ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّةٍ فَقَدِ اهْتَدٰى، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ۔)) قَالَ مُجَاهِدٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَيْثُ قَدْ ضَعُفَ وَكَبِرَ، يَصُوْمُ الْاَيَّامَ كَذٰلِكَ، يَصِلُ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ، لِيَتَقَوّٰى بِذٰلِكَ، ثُمَّ يُفْطِرُ بَعْدَ تِلْكَ الْاَيَّامِ، قَالَ: وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ حِزْبٍ كَذٰلِكَ، يَزِيْدُ اَحْيَانًا، وَيَنْقُصُ اَحْيَانًا، غَيْرَ اَنَّهُ يُوْفِي الْعَدَدَ، اِمَّا فِيْ سَبْعٍ، وَاِمَّا فِيْ ثَلَاثٍ، قَالَ: ثُمَّ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ: لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ (اَوْ عَدَلَ)، لٰكِنِّيْ فَارَقْتُهُ عَلٰى اَمْرٍ اَكْرَهُ اَنْ اُخَالِفَهُ اِلٰى غَيْرِهِ۔ (مسند احمد: ٦٤٧٧)

کر اور ایک دن افطار کر لیا کر، یہ افضل روزے ہیں اور یہ میرے بھائی داود علیہ السلام کے روزے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عبادت گزار میں حرص اور رغبت پیدا ہوتی ہے، پھر ہر رغبت کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے، اس کا انجام سنت کی طرف ہوتا ہے یا بدعت کی طرف، پس جس کا انجام سنت کی طرف ہوتا ہے، وہ ہدایت پا جائے گا، اور جس کا انجام کسی اور شکل میں ہوگا، وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' امام مجاہد کہتے ہیں: جب سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کمزور اور بوڑھے ہو گئے تو وہ اسی مقدار کے مطابق روزے رکھتے تھے، بسا اوقات چند روزے لگا تار رکھ لیتے، پھر اتنے ہی دن لگا تار افطار کر لیتے، اس سے ان کا مقصد قوت حاصل کرنا ہوتا تھا، اسی طرح کا معاملہ اپنے حزب میں کرتے تھے، کسی رات کو زیادہ حصہ تلاوت کر لیتے اور کسی رات کو کم کر لیتے، البتہ ان کی مقدار وہی ہوتی تھی، یا تو سات دنوں میں قرآن مجید مکمل کر لیتے، یا تین دنوں میں۔ اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بعد میں کہا کرتے تھے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی تو وہ مجھے دنیا کی ہر اس چیز سے محبوب ہوتی، جس کا بھی اس سے موازنہ کیا جاتا، لیکن میں عمل کی جس روٹین پر آپ ﷺ سے جدا ہوا تھا، اب میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس کی مخالفت کروں۔

فوائد: ...... تلاوت کی وہ مقدار جس کو ہر رات کو پڑھنے کا معمول بنایا جائے، اس کو حزب کہتے ہیں۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین سے کم دنوں میں قرآن مجید ختم نہیں کیا جا سکتا اور افضل روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں، یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا، باقی مسائل پہلے بیان ہو چکے ہیں۔
نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے ساتھ نرمی کی ہے، ان کو ان کی مصلحتوں کی طرف رہنمائی کی ہے، ان کو کم مقدار لیکن ہمیشگی والے عمل کی ترغیب دلائی ہے اور ان کو تکلف اور اکتاہٹ کا سبب بننے والی کثرتِ عبادت سے منع کر دیا ہے۔

(٨٩٠٦)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(٨٩٠٦) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٨١٧ (انظر: ١٤٦٢٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنَجِّيْهِ عَمَلُهُ۔)) قَالُوْا: وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((وَلَا إِيَّايَ، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهِ۔)) (مسند احمد: ۱۴۶۸۲)

نے فرمایا: ''میانہ روی اختیار کرو اور راہِ صواب پر چلتے رہو، پس بیشک صورتحال یہ ہے کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔'' صحابہ نے کہا: اور نہ آپ کو اے اللہ کے رسول!؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور نہ مجھے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔''

فوائد: ...... اس حدیث کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں، آپ ﷺ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ عذاب سے نجات اور اجر وثواب کے ساتھ کامیابی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل وکرم پر ہے، عامل کے عمل کا یہ مطلب نہیں کہ اب اس کا ثواب دینا اللہ تعالیٰ پر فرض ہو گیا ہے اور وہ بندے کا ایسا حق بن گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو ادا کرنا پڑے گا، جبکہ عمل کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے دی تھی اور اس کے اسباب بھی اسی نے مہیا کیے تھے، دراصل نیکی کا اجر وثواب محض اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ ...... ''اور تم خوف اور طمع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارو، بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے۔'' (الاعراف: ۵۶)

لیکن اس حدیث ِ مبارکہ سے یہ مفہوم کشید نہ کیا جائے کہ عمل کی وقعت ختم ہو گئی ہے، دراصل بندوں کو اس بات پر مطلع کیا جا رہا ہے کہ ان کا عمل اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے مکمل ہو گا، تاکہ وہ اپنے اعمال پر ناز کرنا شروع نہ کر دیں، بلکہ عمل کثیر کرنے کے باوجود اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج سمجھیں اور اس کے منتظر رہیں۔

اس طرح اس حدیث کا اس آیت سے کوئی تعارض نہیں ہے: ﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ ...... ''اور تم کو اس جنت کا وارث بنا دیا گیا، ان اعمال کے سبب، جو تم کیا کرتے تھے۔'' (سورۂ زخرف: ۷۲)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ عمل کی اہمیت اپنی جگہ پر مسلم ہے، لیکن عمل کرنے والوں کو اپنا صلہ پانے اور کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ضرورت ہے۔

(۸۹۰۷)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رِجَالٌ يَنْتَصِبُوْنَ فِي الْعِبَادَةِ مِنْ أَصْحَابِهِ نَصَبًا شَدِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ ضَرَاوَةُ الْإِسْلَامِ وَشِرَّتُهُ، وَلِكُلِّ ضَرَاوَةٍ شِرَّةٌ، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَلِأُمٍّ مَا هُوَ، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى مَعَاصِي

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے صحابہ میں سے ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا، جو بڑی سختی سے عبادت کرنے میں گڑ چکے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اسلام کا چسکہ، شدت اور حرص ہے اور ہر چسکے کی حرص اور اس میں افراط ہوتا ہے، لیکن ہر افراط کے بعد سستی اور ٹھہراؤ بھی ہوتا ہے، پس جس کا ٹھہراؤ کتاب و سنت کی طرف ہوا اس نے سیدھے راستے کا قصد کیا اور جس کی سستی اللہ تعالیٰ کی

(۸۹۰۷) تخریج: اسنادہ حسن، أخرجه الطبراني في "الكبير" (انظر: ۶۵۴۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰہِ فَذٰلِکَ ھُوَ الْھَالِکُ۔)) (مسند احمد: ٦٥٤٠) نافرمانیوں کی طرف ہوئی تو وہ ہلاک ہونے والا ہوگا۔''

فوائد: ...... اس موضوع سے متعلقہ مزید ایک روایت یہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ لِـلْإِسْلَامِ شِـرَّةً، وَإِنَّ لِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْـرَةً، فَإِنْ كَانَ صَاحِبُهُمَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَإِنْ أُشِيْرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَـلَا تَرْجُوْهُ۔)) ......
''اسلام کے لیے حرص، شدت اور رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت کے بعد سکون اور ٹھہراؤ ہوتا ہے، (دیکھو) اگر نیک کام کی رغبت رکھنے والا راہِ صواب پر چلتا ہے اور میانہ روی اختیار کرتا ہے تو اس کے بارے میں امید رکھو (کہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ ہوگا) اور اگر (وہ عبادت میں اس قدر غلو کرے کہ) اس کی طرف انگلیوں کے ساتھ اشارے کیے جائیں تو اس کے بارے میں امید نہ رکھو (کہ وہ نیک آدمی ہوگا)۔'' (ترمذی: ۲۴۵۵، صحیحہ: ۲۸۵۰)

اگر کسی شخص کو دین اسلام کی رغبت پیدا ہوتی ہے تو اسے چاہیے کہ صاحبِ دین محمد رسول اللہ ﷺ کے طرزِ حیات کو اسوۂ حسنہ قرار دے اور افراط و تفریط سے بچے۔

''اور ہر رغبت کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے'' کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت میں مبالغہ کرنے والا بالآخر سست پڑ جاتا ہے، اگرچہ کچھ وقت کے بعد ہو۔

اس حدیثِ مبارکہ میں دو قسم کے لوگوں کا بیان ہے:

۱. ... نیک لوگ، جو اعتدال اور میانہ روی سے کام لیتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں، بالخصوص ماں باپ، اہل و عیال اور اعزہ و اقارب کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں، ان کے معاملات میں تسلسل اور استقامت ہوتی ہے، ان کی عبادات میں اس قدر کثرت نہیں پائی جاتی کہ وہ اس بنا پر مشہور ہو جائیں، عام طور پر ایسے لوگ پرخلوص ہوتے ہیں اور اپنی مراد پر فائز ہو جاتے ہیں، ان لوگوں کے بارے میں اچھی امید رکھنی چاہیے۔

۲. .... اس کے برعکس کچھ لوگ عبادت اور نیکی میں اس قدر افراط اور غلو کرتے ہیں کہ لوگ ان کی طرف انگلیاں اٹھانے لگ جاتے ہیں، سب لوگوں میں ان کا بڑا شہرہ ہونے لگتا ہے کہ فلاں بڑا عابد و زاہد، درویش کامل اور عالم و فاضل ہے۔ زیادہ تر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ مکّار اور ریا کار نکلتے ہیں، ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے، افراط و تفریط میں اس قدر مبتلا ہو جاتے ہیں کہ بیوی بچوں اور ماں باپ کے حقوق پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ یہ طریقہ خلافِ سنت ہے۔

اس میں جاہل درویشوں کا ردّ ہے، جو رات دن مراقبے اور عبادت میں مصروف رہتے ہیں، سخت سخت ریاضت کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مسلمان کو شریعت کا پابند ٹھہرنا چاہیے نہ کہ اپنی عقل کا اور جہاں تک ہو سکے نبی کریم ﷺ کے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فرمان کے مطابق اپنے اعمال کو مخفی رکھنا چاہیے۔ ہر وقت یہ نقطہ ذہن میں رہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھا جائے، ہمارے ماحول میں بھی افراط و تفریط پائی جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ کچھ لوگ حقوق اللہ کا بہانہ کر کے بندوں کے حقوق سے غفلت برت رہے ہیں اور کچھ حقوق العباد کا بہانہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حقوق سے غافل ہیں۔

بعض نوجوانوں کو دیکھا گیا ہے کہ کسی خطیب کے خطاب یا کسی نیکوکار کی مجلس سے متاثر ہو کر عملی طور پر اسلام کی طرف راغب ہوتے ہے اور ہفتہ عشرہ تک ان کا عمل جاری رہتا ہے، پھر ان پر غفلت اور سستی کا حملہ ہوتا ہے اور مزاج یکسر بدل جاتا ہے، اس وقت ان کے لیے انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ وہ عبادت کی روٹین کو برقرار رکھ کر شیطان کا مقابلہ کریں، یہاں تک کہ دوبارہ پھر رغبت پیدا ہوئے، یہ رغبت ان شاء اللہ دائمی ہوگی، جو لوگ غفلت والے اس پیریڈ میں اپنی روٹین کو ترک کر دیتے ہیں، ان کی عبادات میں کبھی تسلسل اور دوام نہیں آ سکتا، بلکہ وہ اپنی انسانیت کو سمجھنے سے ہی قاصر رہتے ہیں۔

(٨٩٠٨)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَاتُطِیْقُوْنَ، فَاِنَّ خَیْرَ الْعَمَلِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ۔)) (مسند احمد: ٨٥٨٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اتنے عمل کی تکلیف اٹھاؤ، جس کی تم کو طاقت ہے، پس بیشک بہترین عمل وہ ہے، جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔''

فوائد: ...... تھوڑی مقدار والے قلیل عمل پر دوام اختیار کرنا، اس بڑی مقدار والے عمل سے بہتر اور افضل ہے، جس پر ہمیشگی نہ کی جائے۔

(٨٩٠٩)۔ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ ﷺ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلْمَةَ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَعْجَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتَا: مَادَامَ وَاِنْ قَلَّ۔ (مسند احمد: ٢٤٥٤٤)

ابو صالح کہتے ہیں؛ سیدہ عائشہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پسند تھا، انھوں نے کہا: جس پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ کم ہو۔

(٨٩١٠)۔ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ ﷺ: حَدِّثِیْنِیْ بِاَحَبِّ الْعَمَلِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَیْهِ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْهِ الرَّجُلُ،

(دوسری سند) اسود کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: مجھے ایسا عمل بیان کرو، جو رسول اللہ ﷺ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہو، انھوں نے کہا: آپ ﷺ کو سب سے پسندیدہ وہ عمل تھا، جس پر آدمی ہمیشگی کرے، اگرچہ اس

(٨٩٠٨) تخریج:حدیث صحیح، أخرجه ابن ماجه: ٤٢٤٠ (انظر: ٨٦٠٠)
(٨٩٠٩) تخریج:حدیث صحیح، أخرجه الترمذی: ٢٨٥٦ (انظر: ٢٤٠٤٣)
(٨٩١٠) تخریج:انظر الحدیث بالطریق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا۔ (مسند احمد: ٢٥٣٣٠)

کی مقدار کم ہو۔

(٨٩١١)۔ عَنْ عَائِشَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ‌ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا فُلَانَةُ لِاِمْرَاَةٍ فَذَكَرَتْ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ: ((مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا، اِنَّ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔)) (مسند احمد: ٢٤٧٤٩)

سیدہ عائشہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: جب نبی کریم ‌ﷺ میری پاس تشریف لائے تو اس وقت میرے پاس فلاں خاتون بیٹھی ہوئی تھی، میں نے اس کی نماز کا ذکر کیا، لیکن آپ ‌ﷺ نے فرمایا: ''رہنے دو، تم اپنے اوپر اتنا عمل لازم کرو، جس کی تم طاقت رکھتے ہے، اللہ کی قسم ہے، اللہ تعالیٰ اس وقت نہیں اکتاتا، جب تک تم نہ اکتا جاؤ، بیشک اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ دین وہ ہے، جس پر آدمی ہمیشگی اختیار کرے۔''

فوائد: ...... یہ خاتون سیدہ حولاء بنت تُویت ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا تھیں۔

اکتانے اور نہ اکتانے سے مراد یہ ہے کہ جب تک تم مستعدی کے ساتھ عمل جاری رکھو گے، وہ اجر و ثواب اور نزولِ رحمت کا سلسلہ جاری رکھے گا اور جب تم عمل ترک کر دو گے تو وہ اجر و ثواب کا سلسلہ منقطع کر دے گا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ﴾ ...... ''انھوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بھلا دیا۔'' (سورۂ توبہ: ٦٧)

(٨٩١٢)۔ عَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ: مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ‌ﷺ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ، فَقِيْلَ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا تُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ صَلَاةً كَثِيْرَةً، فَاِذَا غَلَبَهَا النَّوْمُ ارْتَبَطَتْ بِحَبْلٍ فَتَعَلَّقَتْ بِهِ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌ﷺ: ((فَلْتُصَلِّ مَا قَوِيَتْ عَلَى الصَّلَاةِ، فَاِذَا نَعَسَتْ فَلْتَنَمْ۔)) (مسند احمد: ٢٦٨٤٠)

سیدہ عائشہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا سے مروی ہے کہ جب سیدہ حولاء بنت تُویت، رسول اللہ ‌ﷺ کے پاس سے گزریں، تو آپ ‌ﷺ کو بتلایا گیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ خاتون رات کو بہت زیادہ نماز پڑھتی ہے اور جب اس پر نیند غالب آنے لگتی ہے تو یہ اپنے آپ کو ایک رسی کے ساتھ باندھ کر لٹکتی ہے، رسول اللہ ‌ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چاہیے کہ جب تک اس کو طاقت ہو، یہ نماز پڑھے، لیکن جب اونگھنے لگے تو سو جائے۔''

(٨٩١٣)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌ﷺ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: ((مَاهٰذَا؟)) فَقَالُوْا: لِزَيْنَبَ فَاِذَا كَسِلَتْ اَوْ فَتَرَتْ

سیدنا انس بن مالک ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ‌ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، جبکہ وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی لٹک رہی تھی، آپ ‌ﷺ نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ صحابہ نے کہا: یہ سیدہ زینب ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا کی ہے، جب وہ سست پڑتی

(٨٩١١) تخريج: أخرجه البخارى ٤٣، ومسلم: ٧٨٥ (انظر: ٢٤٢٤٥)

(٨٩١٢) تخريج: انظر الحديث السابق

(٨٩١٣) تخريج: أخرجه البخارى: ١١٥٠، ومسلم: ٧٨٤ (انظر: ١١٩٨٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَمْسَكَتْ بِهِ، فَقَالَ: ((حُلُّوْهُ.)) ثُمَّ قَالَ: ((لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا كَسِلَ اَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ (وَفِيْ لَفْظٍ) لَتُصَلِّ مَاعَقَلَتْ، فَإِذَا غُلِبَتْ فَلْتَنَمْ.)) (مسند احمد: ۱۲۰۰۹)

ہے تو اس کے ساتھ لٹکتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کھول دو، چاہیے یہ کہ آدمی پھرتی اور مستعدی کی حالت میں نماز پڑھے، جب وہ سست پڑ جائے تو قیام ترک کر دے۔'' ایک روایت میں ہے: ''اس کو چاہیے کہ جب تک اس کو سمجھ آ رہی ہو، نماز پڑھے اور جب وہ (نیند کی وجہ) مغلوب ہو جائے تو سو جائے۔''

فــوائــد: ...... انسان پر جسم کا بھی حق ہے، اس کو بھی سکون ملنا چاہیے، لیکن اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سرے سے رات کے قیام کا اہتمام نہ کیا جائے۔

(۸۹۱٤)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ﷺ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: ((لِمَنْ هٰذَا؟)) قَالُوْا: لِحَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ فَإِذَا عَجَزَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ، فَقَالَ: ((لَتُصَلِّ مَا اَطَاقَتْ، فَإِذَا عَجَزَتْ فَلْتَقْعُدْ.)) (مسند احمد: ۱۲۹٤٦)

سیدنا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان لٹکی ہوئی رسی دیکھی اور پوچھا: ''یہ کس کی ہے؟'' صحابہ نے کہا: یہ سیدہ حمنہ بنت جحش کی ہے، جب وہ (نماز پڑھتے پڑھتے) عاجز آ جاتی ہے تو اس کے ساتھ لٹکتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو چاہیے کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق نماز پڑھے، پس جب وہ عاجز آ جائے تو (نماز ترک کر کے) بیٹھ جائے۔''

(۸۹۱۵)۔ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا.)) قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ: وَكَانَ اَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا۔ قَالَ اَبُوْسَلْمَةَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ.﴾ [المعارج: ۲۳] (مسند احمد: ۲۵۰٤۷)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اتنے عمل کا اہتمام کرو، جس کی تم طاقت رکھتے ہو، پس بیشک اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، حتیٰ کہ تم نہیں اکتا جاؤ گے۔'' سیدہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ وہ نماز پسند تھی کہ جس کو آپ ﷺ دوام کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ ابو سلمہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی کرتے ہیں۔''

(۸۹۱٤) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابويعلى: ۳۸۳۱ (انظر: ۱۲۹۱٦)

(۸۹۱۵) تخريج: أخرجه البخارى: ۵۸٦۱، ومسلم: ۷۸۲ (انظر: ۲٤۵٤۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......ہمیشگی والا عمل، یہی وہ خصلت ہے، جس کی وجہ سے خالق ومخلوق کے مابین تعلق میں مضبوطی آتی ہے اور عبادت میں شیرینی اور لذت محسوس ہوتی ہے، اس وقت مسلمان کلی طور پر ایسے اعمال سے غافل ہیں، الا ما شاء اللہ، ایسے معلوم ہوتا ہے کہ عبادات ہماری روٹین کی محتاج ہیں، اگر وقت ملا تو نماز کا اہتمام ہوگا، اگر رات کو سونے میں دیر ہو گئی تو فجر کی نماز کو داؤ پر لگا دیا جائے گا، یہ نہیں ہوسکتا کہ نمازِ فجر کی خاطر رات کو جلدی سو جائیں، مغرب کی ایک، دو یا تین رکعتیں رہ جائیں، ہم پہلے پرتکلف افطاری کرتے ہوئے خوب کھائیں گے، اگر بیوی بچوں پر خرچ کرنے کے بعد کچھ بچا تو غریب کو دیا جائے گا، اگر اپنے گھر کی الجھنوں سے نکلے تو تب ہمسائے کا حق ادا کیا جائے گا، اگر سکول کی تعلیم سے وقت بچا تو تب بچے کو قرآن مجید پڑھایا جائے گا، ہماری زندگی کا ہر شعبہ ان مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ کاش ہم اسلام کو اصل سرمایہ سمجھ لیتے، دین پر چلنا بھی آسان ہو جاتا اور دنیا بھی ہماری تابع ہو جاتی۔

(٨٩١٦)۔ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ الْكَافِيِّ ؓ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّكُمْ لَنْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تُطِيْقُوْا كُلَّ مَا اُمِرْتُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا وَاَبْشِرُوْا)) (مسند احمد: ١٨٠١١)

سیدنا حکم بن حزن کافی ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بیشک تم کو جن جن امور کا حکم دیا گیا ہے، تم سب کی ہرگز طاقت نہیں رکھ سکتے، البتہ راہِ صواب پر چلتے رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔''

(٨٩١٧) عَنْ عَائِشَةَ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَمَرَهُمْ اَمَرَهُمْ بِمَا يُطِيْقُوْنَ مِنَ الْعَمَلِ يَقُوْلُوْنَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَتْ: فَيَغْضَبُ حَتّٰى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهِ۔ (مسند احمد: ٢٤٧٩٣)

سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ صحابہ کو عمل کا حکم دیتے تو اتنا حکم فرماتے، جس کی وہ طاقت رکھتے، لیکن جب وہ کہتے کہ اے اللہ کے رسول! بیشک ہم تو آپ کی طرح نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ غصے ہو جاتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک میں غصے کے آثار نظر آنے لگتے تھے۔

فوائد: ......اس باب کی پہلی حدیث میں ایک مثال بیان ہو چکی ہے۔

قارئین کرام! دین کے معاملے میں انتہائی سنجیدگی کی ضرورت ہے، یہ بات اس دین کے شایانِ شان نہیں ہے کہ خیال آ گیا تو اجر وثواب کے بڑے بڑے کام کر دیئے اور خیال نہ آیا تو ... رخی اختیار کر لی، سنجیدگی کے ساتھ ساتھ بڑی مصلحت اور حکمت کی بھی ضرورت ہے، اس ضمن میں مساجد کے ائمہ وخطباء پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، ان سے

(٨٩١٦) تخريج: اسناده قوى، أخرجه ابويعلى: ٦٨٢٦، وابن خزيمة: ١٤٥٢، والبيهقى: ٣/ ٢٠٦ (انظر: ١٧٨٥٦)

(٨٩١٧) تخريج: أخرجه البخارى: ٢٠ (انظر: ٢٤٢٨٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

گزارش ہے کہ وہ اپنے منصب کو سمجھیں اور اپنے ارد گرد رہنے والے ہر فرد پر نظر رکھیں اور اس کی صلاحیت کے مطابق اس کی رہنمائی کا کوئی موقع ضائع نہ ہونے دیں، بسا اوقات ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی اطاعت کا بڑا عمل سرانجام دینا چاہتا ہو، لیکن حالات و واقعات کو دیکھ اہل علم حکمت و بصیرت سے کام لیں اور غور کریں کہ اس آدمی کو اس عمل سے روکنا بہتر ہے یا نہیں، جیسا کہ آپ ﷺ نے بعض صحابہ کو بعض اعمال صالحہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔

(۸۹۱۸)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ، فَاوْغِلُوْا فِيْهِ بِرِفْقٍ۔)) (مسند احمد: ۱۳۰۸۳)

سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک یہ دین مضبوط ہے، تم اس میں نرمی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔''

فوائد: ...... اگر ایک آدمی میں کسی تقریر یا ذاتی مطالعہ کی وجہ سے تلاوت کی رغبت پیدا ہوتی ہے تو اس کو چاہیے کہ ایک ایک پاؤ یا نصف نصف پارے کی تلاوت سے اپنے عمل کا آغاز کرے، پھر مقدار کو آہستہ آہستہ بڑھاتا جائے، اگر کسی آدمی میں ہمسائیوں کے حقوق کے پورا کرنے کی رغبت پیدا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ایک گھر والوں کے حقوق ادا کر کے اپنی رغبت کو برقرار رکھے، پھر آہستہ آہستہ اپنی صلاحیت اور وقت کے مطابق اس سلسلے کو آگے بڑھائے۔ ہر عبادت کے بارے میں یہی قانون ہے، ماسوائے فرض عبادات کے۔ ہمارے ہاں ہوتا ہے کہ جب لوگوں میں کسی نہ کسی طرح رغبت پیدا ہو جاتی ہے تو اتنی بڑی مقدار میں عمل شروع کرتے ہیں کہ چوتھے پانچویں موقعہ پر بوریت اور اکتاہٹ میں مبتلا ہو کر مکمل عمل کو ترک کر دیتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ غور کریں گے کہ ماہِ رمضان کے شروع ہوتے ہی لوگوں میں اعمال صالحہ کی بڑی رغبت پیدا ہوتی ہے، خاص طور پر پانچ نمازوں اور نمازِ تراویح کی، لیکن رمضان کی پانچ چھ تاریخ تک اکثر لوگوں اور بالخصوص نوجوانوں میں وہ رغبت ختم ہو چکی ہوتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ نرمی کے ساتھ رسوخ حاصل نہیں کیا جاتا، لوگ اچانک اعمالِ صالحہ کی بڑی مقدار پر حملہ تو کر دیتے ہیں، لیکن ان کی طبیعت اور فطرت اس قدر اہل نہیں ہوتی کہ وہ ان کا ساتھ دے، سو چار پانچ دنوں کے بعد وہی گندی فطرت غالب آ جاتی ہے اور ایسے لگتا ہے کہ جیسے لوگوں پر مایوسی چھا گئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو شامل حال نہیں ہے۔

(۸۹۱۹)۔ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ أَعْرَابِيٍّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ، اِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ أَيْسَرُهُ۔)) (مسند احمد: ۱۶۰۳۲)

سیدنا ابو قتادہ ؓ ایک بدو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسانی والا ہو، بیشک تمہارا بہترین دین وہ ہے جو سہولت پر مشتمل ہو۔''

(۸۹۱۸) تخریج: حسن بشواھدہ (انظر: ۱۳۰۵۲)

(۸۹۱۹) تخریج: اسنادہ حسن (انظر: ۱۵۹۳۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۹۲۰)۔ عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، اَنَّهُ كَانَ آخِذًا بِيَدِ النَّبِيِّ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: ثُمَّ اَتَى حُجْرَةَ امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهِ فَنَفَضَ يَدَهُ مِنْ يَدِيْ، قَالَ: ((اِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ اَيْسَرُهُ، اِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ اَيْسَرُهُ، اِنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمْ اَيْسَرُهُ۔)) (مسند احمد: ۲۰۶۱۷)

سیدنا محجن بن ادرع ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے مسجد میں نبی کریم ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، پھر آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم اپنی ایک بیوی کے حجرے کی طرف تشریف لے گئے اور میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور فرمایا: ''بیشک تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسانی والا ہو، بیشک تمہارا بہترین دین وہ ہے جو سہولت پر مشتمل ہو، بیشک تمہارا خیر والا دین وہ ہے، جس میں زیادہ آسانی ہو۔''

فوائد: ......اگر دینِ اسلام کے تمام احکام پر نگاہ ڈالی جائے تو یہی نظر آئے گا کہ کسی معاملے میں کوئی مشقت نہیں ہے، یہ دین صرف آسانی والا نہیں ہے، بلکہ اس پر عمل کرنے سے جسم اور روح کو تسکین ملتی ہے، پہلے ادیان میں پائی جانے والی سختیاں اس دین میں نہیں ہیں۔

قارئین کرام! لیکن یہ آسانی وہ شخص تسلیم کرے گا، جو سلیم الفطرت ہوگا اور دین پر عمل کرنے کا متمنی ہوگا، آخر اسی دین میں دنیا و آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے، اس لیے یہ کوئی حلوے کا لقمہ تو نہیں ہوگا کہ ہر کھانے والا جس کو آسانی اور لذت کے ساتھ کھانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

ایک مثال کے ذریعے سمجھیں کہ اس دنیائے فانی میں جس آدمی نے آمدنی کا جو ذریعہ اختیار کر رکھا ہے، وہ اس کو آسان سمجھتا ہے، کاروبار کے لیے روزانہ دس بارہ بارہ گھنٹے مصروف رہنا، ساتھ ساتھ کھاتے بنانے، کسی کو سنانا، کسی کی سننا، پڑھانے والے لوگوں کا تین تین چار چار یا پانچ چھ چھ پیریڈ پڑھانا، زمینداروں کا سخت محنت کرنا، کارخانوں اور صنعتوں میں کام کرنے والے لوگ، رات کی ڈیوٹیاں، پورا دن رات گاڑیوں کے ساتھ مصروف رہنے والے ڈرائیور اور کنڈیکٹر......، غرضیکہ ہر کوئی بڑے شوق کے ساتھ اپنے کام میں مگن ہے، اسی طرح نماز پڑھنے والوں کے لیے نماز آسان ہے، حج کرنے والوں کے لیے حج آسان ہے، روزہ رکھنے والوں کے روزے آسان ہیں، صدقہ و زکوۃ کے خواہشمندوں کے لیے یہ عمل آسان ہے، جہاد کرنے والوں کے لیے جہاد آسان ہے، خوش مزاج لوگوں کے لیے خوش رہنا آسان ہے......علی ہذا القیاس۔ جو آدمی کسی شرعی رکن کو مشکل سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے، دراصل اس کے مزاج میں نحوست اور فساد آ چکا ہے اور شیطان اس پر اس قدر غالب آ چکا ہے کہ دین اسلام کے ارکان کی ادائیگی اس کے لیے مشکل ہو گئی ہے۔

(۸۹۲۱)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ:

سیدنا بریدہ اسلمی ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں ایک

(۸۹۲۰) تخريج: حسن لغيره، أخرجه الطيالسي: ۱۲۹۵، والطبراني في "الكبير": ۲۰/ ۷۰٤ (انظر: ۲۰۳٤۹)

(۸۹۲۱) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه الحاكم: ۱/ ۳۱۲، وابن خزيمة: ۱۱۷۹، والحاكم: ۱/ ۳۱۲ (انظر: ۲۲۹٦۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خَرَجْتُ یَوْمًا لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ ﷺ یَمْشِي بَیْنَ یَدَيَّ، فَأَخَذَ بِیَدِي، فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي جَمِیعًا فَإِذَا نَحْنُ بَیْنَ أَیْدِینَا بِرَجُلٍ یُصَلِّي یُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتُرَاهُ یُرَائِي؟)) فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَتَرَكَ یَدِي مِنْ یَدِهِ، ثُمَّ جَمَعَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یُصَوِّبُهُمَا وَیَرْفَعُهُمَا وَیَقُولُ: ((عَلَیْكُمْ هَدْیًا قَاصِدًا، عَلَیْكُمْ هَدْیًا قَاصِدًا، عَلَیْكُمْ هَدْیًا قَاصِدًا، فَإِنَّهُ مَنْ یُشَادَّ هٰذَا الدِّینَ یَغْلِبْهُ (وَفِي لَفْظٍ) فَأَرْسَلَ یَدِي ثُمَّ طَبَّقَ بَیْنَ كَفَّیْهِ فَجَمَعَهُمَا وَجَعَلَ یَرْفَعُهُمَا بِحِیَالِ مَنْكِبَیْهِ یَضَعُهُمَا وَیَقُولُ: ((عَلَیْكُمْ هَدْیًا قَاصِدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ مَنْ یُشَادَّ الدِّینَ یَغْلِبْهُ۔)) (مسند احمد: ۲۳۳۵۱)

دن کسی ضرورت کے لیے نکلا، اچانک نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی، آپ ﷺ میرے سامنے چل رہے تھے، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ہم دونوں اکٹھے چلنے لگے، اچانک ہم نے اپنے سامنے ایسا آدمی دیکھا جو بہت زیادہ رکوع وسجود کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس کے بارے میں تیرا یہ خیال ہے کہ وہ ریاکاری کر رہا ہے؟'' میں نے کہا: جی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنے دونوں ہاتھ جمع کر کے اوپر نیچے کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ ''میانہ روی والا طریقہ لازم پکڑو، اعتدال والے انداز کا اہتمام کرو، میانہ روی اختیار کرو، کیونکہ جو دین میں تکلف کرنے کی کوشش کرتا ہے، دین اس پر غالب آ جاتا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: پس آپ ﷺ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنی دونوں ہتھیلیوں میں تطبیق دے کر ان کو اکٹھا کیا اور پھر ان کو کندھوں کے برابر تک اٹھانے اور پھر نیچے کرنے لگے اور فرمانے لگا: ''میانہ روی والے طریقے کو لازمی پکڑو، تین دفعہ فرمایا، کیونکہ جو آدمی زور آمائی کرے گا، دین اس پر غالب آ جائے گا۔''

فوائد: ...... ''جو دین میں تکلف کرنے کی کوشش کرتا ہے، دین اس پر غالب آ جاتا ہے۔'' اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو آدمی اپنی طاقت سے بڑھ کر اور تکلف کر کے نیک عمل کرے گا، وہ بالآخر عمل کی کمی کرے گا اور فرائض تک کو چھوڑ بیٹھے گا۔
اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ چلنے کا طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کا تحقیق اور حکمت و بصیرت والے اہل علم سے رابطہ ہو، وہ اپنی اہلیت اور مصروفیت کو دیکھ کر ان سے شریعت کی روشنی حاصل کریں اور اپنے لیے اعمالِ صالحہ کا معتدل سا منہج اختیار کریں، نیز ان کو یہ علم بھی ہونا چاہیے کہ جب رغبت زیادہ ہو تو کون سا عمل کرنا چاہیے۔

(۸۹۲۲)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَیَحْیٰی بْنُ جَعْدَةَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ

مجاہد کہتے ہیں: میں اور یحییٰ بن جعدہ ایک انصاری صحابی کے پاس گئے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ یوں ہوا کہ صحابہ نے

(۸۹۲۲) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار": ۱۲۳۹، والطبرانی فی "الکبیر": ۲۱۸۶ (انظر: ۲۳۴۷٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِنْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ: ذَكَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَوْلَاةً لِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالُوْا: اِنَّهَا تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لٰكِنِّيْ اَنَا اَنَامُ وَاُصَلِّيْ، وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، فَمَنِ اقْتَدٰى بِيْ فَهُوَ مِنِّيْ، وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ، اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ثُمَّ فَتْرَةً، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى بِدْعَةٍ فَقَدْ ضَلَّ، وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّةٍ فَقَدِ اهْتَدٰى۔)) (مسند احمد: ۲۳۸۷۰)

رسول اللہ ﷺ کے پاس بنی عبد المطلب کی ایک لونڈی کا اس طرح ذکر کیا کہ وہ رات کو قیام کرتی ہے اور دن کو روزہ رکھتی ہے، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، پس جس نے میری پیروی کی، وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری سنت سے منہ پھیر لیا، وہ مجھ سے نہیں ہے، ہر عمل کی حرص، شدت اور افراط تو ہوتی ہے، لیکن پھر سکون اور ٹھہراؤ بھی ہوتا ہے، پس جس کا ٹھہراؤ بدعت کی طرف لے جائے گا، وہ گمراہ ہو جائے گا اور جس کا ٹھہراؤ سنت کی طرف لے جائے گا، وہ ہدایت پا جائے گا۔''

فوائد:...... حدیثِ مبارکہ کے آخری حصہ کی وضاحت حدیث نمبر (۸۹۰۷) میں ہو چکی ہے۔

(۸۹۲۳)۔ عَنْ عَائِشَةَ ؓ، أَنَّ أُنَاسًا كَانُوْا يَتَعَبَّدُوْنَ عِبَادَةً شَدِيْدَةً، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَخْشَاكُمْ لَهُ۔)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔)) (مسند احمد: ۲۵٤۲۵)

سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: کچھ لوگ بڑی سخت عبادت کیا کرتے تھے، لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کو منع کیا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! بیشک تم میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، تم اتنے عمل کا اہتمام کرو، جتنے کی طاقت رکھتے ہو، پس بیشک اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا، حتیٰ کہ تم اکتا جاؤ گے۔''

(۸۹۲٤)۔ عَنْهَا اَيْضًا ؓ، اِنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَيَسِّرُوْا فَاِنَّهُ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهُ۔)) قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَحْمَةً، وَاعْلَمُوْا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ

سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راہِ صواب پر چلو، میانہ روی اختیار کرو اور آسانی پیدا کرو، پس کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کا عمل بھی نہیں کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور میں بھی ایسے ہی ہوں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ڈھانپ دے اور جان لو کہ

(۸۹۲۳) تخریج: أخرجه البخاری: ٥٨٦١، ومسلم: ٧٨٢ (انظر: ٢٤٩١٢)

(۸۹۲٤) تخریج: أخرجه البخاری: ٦٤٦٤، ومسلم: ٢٨١٨ (انظر: ٢٤٩٤١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ۔)) (مسند احمد: ٢٥٤٥٤)

اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے، جس پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ کم ہو۔''

فوائد:...... دیکھیں حدیث نمبر (٨٩٠٦)

(٨٩٢٥)۔ وَعَنْهَا اَيْضًا ﷞، قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ خُوَيْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْاَوْقَصِ السُّلَمِيَّةُ، وَكَانَتْ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ، قَالَتْ: فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَذَاذَةَ هَيْئَتِهَا، فَقَالَ لِيْ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا اَبَذَّ هَيْئَةَ خُوَيْلَةَ؟)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِمْرَاَةٌ لَا زَوْجَ لَهَا، يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ، فَهِيَ كَمَنْ لَا زَوْجَ لَهَا، فَتَرَكَتْ نَفْسَهَا وَاَضَاعَتْهَا، قَالَتْ: فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ، فَجَاءَهُ فَقَالَ: ((يَا عُثْمَانُ، اَرَغْبَةٌ عَنْ سُنَّتِيْ؟)) قَالَ: فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلٰكِنْ سُنَّتَكَ اَطْلُبُ، قَالَ: ((فَاِنِّيْ اَنَامُ وَاُصَلِّيْ، وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاَنْكِحُ النِّسَاءَ، فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ! فَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَصُمْ وَاَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ۔)) (مسند احمد: ٢٦٨٣٩)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: سیدہ خویلہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں، وہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی پراگندہ حالت دیکھی تو فرمایا: ''عائشہ! کس چیز نے خویلہ کی حالت کو اتنا بگاڑ دیا ہے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس عورت کا کوئی خاوند نہیں، اس بات کی تفصیل یہ ہے کہ اس کا خاوند دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے اور (اپنی بیوی کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا) تو یہ ایسی ہی ہو گئی کہ اس کا کوئی خاوند ہی نہیں ہے، اس لیے اس نے اپنے نفس کو چھوڑ دیا ہے اور اس کو ضائع کر دیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بلایا، پس جب وہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عثمان! کیا میری سنت سے اعراض کر رہے ہو؟'' انھوں نے کہا: جی نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! بلکہ میں آپ کی سنت کا ہی طلبگار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس بیشک میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ اے عثمان! اللہ تعالیٰ سے ڈر جا، پس بیشک تجھ پر تیرے اہل کا بھی حق ہے، اس لیے روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور نماز بھی پڑھ اور سویا بھی کر۔''

فوائد:...... ضرورت اس بات کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تمام عبادات اور معاملات کو سامنے رکھا جائے، ایک طرف آپ ﷺ جہادی لشکر ترتیب دیتے وقت جہاد میں شرکت کرنے کی ترغیب دلا رہے ہیں، دوسری طرف اس لشکر میں شرکت کے خواہشمند کو یہ حکم دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں کہ وہ جہاد میں شرکت کرنے کے بجائے اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کرے۔

(٨٩٢٥) تخريج: اسناده حسن، أخرجه ابو داود: ١٣٦٩ (انظر: ٢٦٣٠٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یقین مانیں کہ اس دنیا میں سب سے بڑی مہم یہ ہے کہ آدمی نے اپنی زندگی میں دینِ کامل پر عمل کیسے کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادات کا حق، حج وعمرہ کے تقاضے، جہاد میں شرکت، والدین کا حق، بیوی بچوں کے حقوق، ہمسائیوں کے حقوق، حصولِ رزق کے لیے محنت، مہمان کی میزبانی کے لیے وقت اور خرچ، فوتگیوں اور شادیوں کے معاملات......۔

ایک دن ایک اچھا خاصا دین دار اور باشرع آدمی اپنے بھائی کے ولیمے میں اس قدر مصروف ہو گیا کہ نمازِ عصر فوت ہو گئی، ایک دن ایک مستقل نمازی ایک نماز میں غائب تھا، جب اس سے سبب دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ مہمان آئے ہوئے تھے۔ درحقیقت یہ لوگ افراط وتفریط میں مبتلا ہیں اور اسلام کی حقیقی روح کو سمجھنے سے عاری ہیں، ہماری زندگیاں بیت گئیں اور ہم اپنے اسلامی نظام الاوقات مقرر نہ کر سکے، وہ ولیمہ کرنے کی توفیق ہی ہوئی، جو کئی لوگوں کی نمازِ عصر سے محرومی کا سبب بنی، جن مہمانوں کی وجہ سے نمازیں متاثر ہو جائیں، وہ مہمان ہوتے ہیں یا شیطان۔ کیا ولیمہ اور میزبانی کی سنت کا تقاضا یہ ہے کہ نماز سے غفلت برت کر اللہ تعالیٰ کی بغاوت کر دی جائے۔

(۸۹۲۶)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم قَالَ: ((اَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ۔)) ثَلَاثَ مِرَارٍ۔ (مسند احمد: ۳۶۵۵)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم نے فرمایا: ''خبردار! غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے ہیں۔'' تین بار فرمایا۔

(۸۹۲۷)۔ عَنْ اَنَسٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا اَتَزَوَّجُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُصَلِّيْ وَلَا اَنَامُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَصُوْمُ وَلَا اُفْطِرُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم فَقَالَ: ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَكَذَا، لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ وَاَنَامُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔)) (مسند احمد: ۱۳۵۶۸)

سیدنا انس ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام کا ایک گروہ آیا، ان میں سے کسی نے کہا: میں شادی نہیں کروں گا، کسی نے کہا: میں نماز پڑھوں گا اور سوؤں گا نہیں، کسی نے کہا: میں روزے رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا۔ جب یہ بات رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، میں تو روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا، وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

(۸۹۲۸)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اِنَّ نَاسًا سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم عَنْ عِبَادَتِهِ فِي

(دوسری سند) کچھ لوگوں نے امہات المؤمنین سے رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم کی سرّی عبادات کے بارے میں پوچھا، پھر

(۸۹۲۶) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۶۷۰ (انظر: ۳۶۵۵)

(۸۹۲۷) تخریج: أخرجه مسلم: ۱۴۰۱ (انظر: ۱۳۵۳۴)

(۸۹۲۸) تخریج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

السِّرِّ، قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَابَالُ اَقْوَامٍ یَسْاَلُوْنَ عَمَّا اَصْنَعُ۔)) فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ۔ (مسند احمد: ۱۳۷۶۳)

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ان (مخفی امورِ عبادت) کے بارے میں سوال کرنے لگ گئے جو میں کرتا ہوں، ......'' الحدیث

فوائد: ...... دراصل یہ حدیث اوپر والی حدیث کا حصہ ہے، نبی کریم ﷺ کے مخفی امورِ عبادت کے بارے میں سوال کرنا قابل تعریف بات ہے، لیکن اگر نظریہ یہ ہو کہ سوال کرنے والا آپ ﷺ سے بڑھ کر عمل کرے گا تو پھر معاملہ غلط ہو جائے گا۔

بَابٌ فِیْ اِسْتِحْبَابِ الْاَخْذِ بِالرُّخْصَةِ وَعَدَمِ التَّشْدِیْدِ فِی الدِّیْنِ
دین میں رخصت کو قبول کرنے اور سختی نہ کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

رخصت: لغوی معنی: سہولت اور آسانی

اصطلاحی معنی: وہ چیز ہے جس کو شارع ﷺ نے ضرورت کے پیش نظر مکلّفین سے تخفیف کرتے ہوئے جائز قرار دیا ہو۔ جیسے تیمّم، عذر کے وقت بیٹھ کر یا لیٹ کر فرضی نماز ادا کرنا اس کے مقابلے کی چیز عزیمت ہے۔

عزیمت: لغوی معنی: پکا عزم کرنا

اصطلاحی تعریف: وہ چیز ہے جس کو شارع ﷺ نے عمومی طور پر طلب کیا ہو۔ جیسے وضو، کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا۔

(۸۹۲۹)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰی رُخَصُهُ، كَمَا یَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰی مَعْصِیَتُهُ۔)) (مسند احمد: ۵۸۷۳)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ رخصتوں پر عمل کرنے کو اس طرح پسند کرتا ہے، جیسے وہ نافرمانیوں کو ناپسند کرتا ہے۔''

فوائد: ...... دیکھیں حدیث نمبر (۳۸۴۰)، اس مقام پر روزہ کی رخصت کے بارے سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے، اس سے مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم سمجھ آ جائے گا۔ مزید ایک مثال درج ذیل ہے: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ والے سال ماہِ رمضان میں مکہ مکرمہ کی طرف نکلے، آپ ﷺ نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا اور لوگوں نے بھی، جب آپ ﷺ کراع غمیم کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ کو بتلایا کہ روزے کی وجہ سے بڑی مشقت میں ہیں، پس آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اتنا بلند کیا کہ لوگوں نے دیکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے وہ پانی پی لیا، یہ عصر کے بعد کا وقت تھا، لیکن پھر جب آپ ﷺ کو بتلایا گیا کہ بعض لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔))...... ''یہ لوگ نافرمان ہیں، یہ لوگ نافرمان ہیں۔'' (صحیح مسلم: ۱۸۷۸)

(۸۹۲۹) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه البزار: ۹۸۸، وابن حبان: ۳۵۶۸، والبیهقی: ۳/ ۱۴۰ (انظر: ۵۸۷۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس حدیثِ مبارکہ میں مذکورہ بالا حدیث کا معنی واضح کر دیا گیا ہے کہ جب رخصت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے بندہ خواہ مخواہ کی مشقت میں پڑ رہا ہو، بلکہ اس کا نقصان ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں رخصت پر عمل کرنا ضروری ہوگا اور یہی عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہوگا، اگر کوئی اشد ضرورت کے وقت بھی رخصت کے معاملے میں تردد میں پڑا رہے تو وہ نافرمان ہوگا۔ بطورِ مثال چند ایک رخصتیں درج ذیل ہیں:

تیمم کی رخصت، موزوں یا جرابوں پر مسح کرنے کی رخصت، اشارے سے نماز پڑھنے کی رخصت، فرض نماز بیٹھ کر ادا کرنے کی رخصت، بارش اور سفر میں نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت، بارش کے دوران مسجد میں نہ جانے کی رخصت، مالی استطاعت رکھنے والے بیمار کے لیے یہ رخصت کہ وہ خود حج کے لیے نہ جائے، کسی بندے کو بھیج دے، سفر اور بیماری کی وجہ سے روزے اور نماز کی مخصوص رخصتیں، انتہائی مجبوری میں حرام کھانے کی رخصت وغیرہ، دراصل رخصتیں اسلام کا حسن ہیں۔

ہمارے ہاں بعض لوگ رخصتوں پر عمل کرنے والوں کو بڑی عجیب نگاہ سے دیکھتے ہیں، بلکہ اُن کی نظر میں ایسے لگ رہا ہوتا ہے، جیسے وہ جرم کر رہے ہیں، یہ دراصل ان لوگوں کی کج فہمی ہے، شریعت کسی کے فہم کا نام نہیں ہے، بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی ہدایات کا نام ہے، اگر حضر میں نمازِ ظہر کی دس رکعتیں ہیں تو سفر میں صرف دو، حالانکہ سفر میں دس رکعتوں کی ادائیگی کوئی وبالِ جان تو نہیں ہے، لیکن یہ شریعت کا فیصلہ ہے، ہمارا کوئی اختیار نہیں، کتنی خوبصورت بات کہی امام زہری رحمہ اللہ نے، وہ کہتے ہیں: عَلَى اللّٰهِ الْبَيَانُ وَعَلَى الرَّسُوْلِ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ۔ ......اللہ تعالیٰ پر واضح کرنا ہے، رسول پر پہنچانا ہے اور ہم پر تسلیم کرنا ہے۔

رخصت کی اقسام:

أ: بوقتِ ضرورت حرام چیز کو جائز قرار دینا' جیسے زندگی بچانے کے لئے مجبوراً مردار کھانا' خون پینا۔

ب: واجب کو وقتی طور پر ترک کرنے کی رخصت دینا' جیسے مسافر اور مریض کے لئے رمضان کے روزے۔

ج: عام اصول وقواعد سے ہٹ کر بعض تجارتی معاملات کی اجازت دینا' جیسے بیع سلم' جس میں اصل چیز موجود نہیں ہوتی۔

رخصت کا حکم: رخصت کا اصل حکم تو مباح کا ہے' کیونکہ اس کا اصل مقصود لوگوں سے مشقت کو دور کرنا ہے' جیسے مسافر یا مریض کے لئے رمضان میں روزے نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

بعض اوقات رخصت کی بہ نسبت عزیمت پر عمل کرنا افضل ہوتا ہے' جیسے قتل جیسی مجبوری کے وقت زبان سے کلمۂ کفر کہنا جائز تو ہے' لیکن حق پر ڈٹے رہنا زیادہ بہتر ہے۔

کبھی کبھی رخصت پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے' جیسے بھوک کی وجہ سے موت کے خطرے کو ٹالنے کے لئے حرام چیزیں کھالینا۔

کیونکہ جان بچانا ضروری اور فرض ہے قرآن مجید میں ہے: ﴿لا تلقوا بايديكم الى التهلكة﴾ (البقرة) اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۹۳۰)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَقْبَلْ رُخْصَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ مِثْلُ جِبَالِ عَرَفَةَ۔)) (مسند احمد: ۱۷۵۸۷)

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رخصت قبول نہ کی، اس پر عرفہ کے پہاڑوں کی مانند گناہ ہوں گے۔''

(۸۹۳۱)۔ عَنْ عَائِشَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا ، قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَمْرٍ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ، حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ قَوْمٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ! لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔)) (مسند احمد: ۲٤٦۸۳)

سیدہ عائشہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک کام میں کوئی رخصت دی، لیکن بعض لوگوں نے اس کو قبول کرنے سے گریز کیا، پھر جب آپ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ اتنے غصے ہو گئے کہ آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ نظر آنے لگا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس چیز سے اعراض کر رہے ہیں، جس میں مجھے (بھی) رخصت دی گئی ہے، اللہ کی قسم! لوگوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا اور سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا میں ہوں۔''

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی معرفت رکھنے والے اور اس معرفت کے تقاضے پورے کرنے والے تھے، اس لیے آپ ﷺ کے تمام افعال و اعمال و اقوال سر آنکھوں پر۔ یہ خطرناک چیز ہے کہ آپ ﷺ رخصت دیں اور لوگ اس کے بارے میں تردّد میں پڑ جائیں۔

بَابُ الْاِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

وعظ ونصیحت میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان

(۸۹۳۲)۔ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ كُلَّ خَمِيْسٍ، اَوْ اِثْنَيْنِ، اَلْاَيَّامَ، قَالَ: فَقُلْنَا اَوْ فَقِيْلَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّا لَنُحِبُّ حَدِيْثَكَ وَنَشْتَهِيْهِ، وَوَدِدْنَا اَنَّكَ

ابو وائل کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن مسعود ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ہر جمعرات یا سوموار کو وعظ ونصیحت کرتے تھے، ہم نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! ہم آپ کی گفتگو پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ ونصیحت کریں، جواب میں سیدنا عبد اللہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ

(۸۹۳۰) تخريج: اسناده ضعيف لجهالة رُزيق الثقفي، وابن لهيعة سيىء الحفظ وقد اضطرب في اسناده، أخرجه الطبراني في "الاوسط": ٤٥۳۲ (انظر: ۱۷٤٥۰)

(۸۹۳۱) تخريج: أخرجه البخاري: ٦۱۰۱، ۷۳۰۱، ومسلم: ۲۳٥٦ (انظر: ۲٤۱۸۰)

(۸۹۳۲) تخريج: أخرجه البخاري: ۷۰، ومسلم: ۲۸۲۱ (انظر: ٤٤۳۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ﷺ: إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي لَأَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا۔ (مسند احمد: ٤٤٣٩)

نے کہا: مجھے اس سے روکنے والی چیز یہ ہے کہ میں تمہیں اکتا دینے کو ناپسند کرتا ہوں اور میں نصیحت سے تمہاری ایسے ہی نگہداشت کرتا ہوں، جیسے رسول اللہ ﷺ ہماری کرتے تھے۔

(٨٩٣٣)۔ عَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، يَخْرُجُ عَلَيْنَا فَجَاءَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي النَّخْعِيَّ قَالَ: فَقَالَ: أَلَا أَذْهَبُ فَأَنْظُرُ، فَإِنْ كَانَ فِي الدَّارِ لَعَلِّي أَنْ أُخْرِجَهُ إِلَيْكُمْ، فَجَاءَنَا فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّهُ لَيُذَكَّرُ لِي مَكَانُكُمْ فَمَا آتِيكُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ أُمِلَّكُمْ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔ (مسند احمد: ٣٥٨٧)

شقیق کہتے ہیں: ہم مسجد میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے، انھوں نے ہمارے پاس آنا تھا، اتنے میں یزید بن معاویہ نخعی آ گئے اور کہا: کیا میں خود ان کی طرف چلا جاؤں اور ان کو دیکھوں، اگر وہ گھر میں ہوئے تو ان کو تمہاری طرف لے آنا میری ذمہ داری ہو گی، پس سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ آئے اور ہمارے پاس کھڑے ہو کر کہا: مجھے تمہارا مقام و مرتبہ یاد آ رہا تھا، لیکن بات یہ ہے کہ میں اس لیے تمہارے پاس نہیں آتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اکتا جاؤ، رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتا جانے کو ناپسند کرتے ہوئے وعظ و نصیحت کرنے میں ہمارا خیال رکھتے تھے۔

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ ہر روز خطاب نہیں کرتے تھے، بلکہ وعظ و نصیحت کے معاملے میں سامعین کی دلچسپی اور اکتاہٹ کا خیال رکھتے تھے، موجودہ دور کے مُصلح حضرات اور واعظین اس قسم کی مصلحت اور دانائی کا لحاظ نہیں کرتے اور پھر عوام سے یہ شکوہ رکھتے ہیں کہ شرعی مسائل سننے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

اگرچہ احوال و اشخاص میں فرق ہوتا ہے، پھر بھی خطباء حضرات کو چاہیے کہ وہ لوگوں کی مستعدی اور شوق کا خیال رکھیں۔

لیکن عوام الناس کو بھی چاہیے کہ وہ صحابۂ کرام کی طرح قرآن و حدیث کے بیانات سننے کا شوق پیدا کریں اور ایسے دروس کی تلاش اور حرص میں رہیں۔

(٨٩٣٤)۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ

سیدنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ اس قسم کی حدیث بیان کی ہے، البتہ اس میں یہ بھی ہے: عبیداللہ قواریری کہتے ہیں: میں ناصح بن علاء کے پاس سے گزرتا تھا اور وہ مجھے

(٨٩٣٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٦٨، ٦٤١١، ومسلم: ٢٨٢١ (انظر: ٣٥٨٧)

(٨٩٣٤) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ٢٠٦٢١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ الْقَوَارِیرِیَّ یَقُولُ کُنْتُ أَمُرُّ بِنَاصِحٍ فَیُحَدِّثُنِی فَإِذَا سَأَلْتُهُ الزِّیَادَةَ قَالَ لَیْسَ عِنْدِی غَیْرُ ذَا وَکَانَ ضَرِیرًا۔ (مسند احمد: ۲۰۸۹۷)

احادیث بیان کرتے تھے، پھر جب میں ان سے مزید کا سوال کرتا تو وہ کہتے: میرے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے، وہ نابینا آدمی تھے۔

بَابُ الْاِقْتِصَادُ فِی الْمَعِیْشَةِ
معیشت میں میانہ روی اختیار کرنا

(۸۹۳۵)۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْإِمَامِ اَحْمَدَ، قَرَأْتُ عَلٰی اَبِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ الْحَدَّادُ، حَدَّثَنَا سُکَیْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْعَبَدِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ الْهَجَرِیُّ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ۔))(مسند احمد: ۴۲۶۹)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میانہ روی اختیار کی، وہ محتاج نہیں ہوگا۔''

فوائد: ...... یہ روایت تو ضعیف ہے، لیکن عملی طور پر یہ ایک سنہری اصول ہے کہ معاملات دینی ہوں یا دنیوی، جو آدمی میانہ روی اختیار کرے گا، وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہوگا۔

(۸۹۳۶)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ رِفْقُهُ فِیْ مَعِیْشَتِهِ۔)) (مسند احمد: ۲۲۰۳۸)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ آدمی کی سمجھداری کی علامت ہوگی کہ وہ معیشت میں نرمی یعنی اعتدال اختیار کرے۔''

فوائد: ......اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا۔﴾ ......''اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ خرچ میں تنگی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) اس کے درمیان معتدل ہوتا ہے۔'' (سورۂ فرقان: ۶۷)

(۸۹۳۵) تخریج: اسناده ضعیف، ابراهیم الهجری لین الحدیث، وسکین بن عبد العزیز مختلف فیه، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۱۰۱۱۸ (انظر: ۴۲۶۹)

(۸۹۳۶) تخریج: اسناده ضعیف لضعف ابی بکر بن عبد الله، أخرجه ابن ابی شیبة: ۱۳/ ۳۱۳، والبیهقی فی "الشعب": ۶۵۶۴ (انظر: ۲۱۶۹۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ التَّرْغِيبِ فِيْ صَالِحِ الْاَعْمَالِ
اعمال صالحہ کی ترغیب دلانے کے مسائل

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا بیان

(۸۹۳۷)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ۔﴾ فَقُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الثَّانِيَةَ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ۔﴾ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الثَّالِثَةَ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ۔﴾ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ۔)) (مسند احمد: ۸٦٦۸)

سیدنا ابو درداء سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ۔﴾ ..... ''اور جو آدمی اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کے لیے دو باغات ہیں۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ! اگرچہ وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی؟ آپ ﷺ نے دوسری دفعہ فرمادیا کہ ''اور جو آدمی اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔'' میں نے بھی دوسری دفعہ کہہ دیا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری بھی کرے؟ آپ ﷺ نے تیسری دفعہ وہی آیت پڑھتے ہوئے فرمایا: ''اور جو آدمی اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کے لیے دو باغات ہیں۔'' اُدھر میں نے بھی تیسری دفعہ وہی سوال کر دیا کہ اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا بھی کرے اور چوری بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں اور اگرچہ ابو درداء کا ناک خاک آلود ہو جائے۔''

(۸۹۳۷) تخريج:اسناده صحيح ، أخرجه النسائي في "الكبرى": ۱۱۵٦۰ (انظر: ۸٦۸۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... اس حدیث میں اللہ کے خوف کی فضیلت بیان کی گئی ہے، زنا اور چوری کی اجازت نہیں دی گئی، بہتر یہ ہے کہ جس حدیثِ مبارکہ میں کسی چیز کی فضیلت یا مذمت بیان ہو رہی ہو تو اس کے موضوع کو سمجھ کر فضیلت والی چیز کو اپنایا جائے اور مذمت والی چیز سے اجتناب کیا جائے، مزید دیکھیں حدیث نمبر (۵۴۲۸)

اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیتِ الٰہی ہی ایسا تصور ہے، جس کی وجہ سے نیکیوں کو سرانجام دینا اور برائیوں سے اجتناب کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے، سینکڑوں آیات و احادیث میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی فضیلت بیان کی گئی اور اس کا درس دیا گیا ہے، ذیل میں اللہ تعالیٰ کے خوف پر آمادہ کرنے والے چند ایک خوبصورت اقوال بیان کیے جاتے ہیں، یہ اقوال (جامع العلوم والحکم: ۱/۱۶۲) سے نقل کیے گئے ہیں:

وہب بن ورد رحمہ اللہ نے کہا: خَفِ اللّٰهَ عَلٰى قَدْرِ قُدْرَتِهٖ عَلَيْكَ وَاسْتَحْيِ مِنْهُ عَلٰى قَدْرِ قُرْبِهٖ مِنْكَ۔ ...... اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈر، جتنی اس کو تجھ پر قدرت حاصل ہے اور اس سے اتنا شرما، جتنا وہ تیرے قریب ہے۔

ایک آدمی نے وہب بن ورد رحمہ اللہ سے کہا: آپ مجھے نصیحت کریں، انھوں نے کہا: اِتَّقِ اللّٰهَ أَنْ يَكُوْنَ أَهْوَنَ النَّاظِرِيْنَ إِلَيْكَ۔ ...... اللہ تعالیٰ سے اس چیز سے ڈر جا کہ تجھے دیکھنے والوں میں سے سب سے کم وقعت والا اللہ تعالیٰ ہو۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ لوگوں کے سامنے تو تو برائی کرنے سے بچے اور جب تو اکیلا ہو تو اللہ تعالیٰ کا کوئی لحاظ رکھے بغیر اس برائی کا اجتناب کر دے، اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو اہمیت لوگوں کو دی جا رہی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں دی جا رہی۔

سلف صالحین میں سے ایک نے کہا: ابْنَ آدَمَ إِنْ كُنْتَ حَيْثُ رَكِبْتَ الْمَعْصِيَةَ لَمْ تَصِفْ لَكَ مِنْ عَيْنٍ نَاظِرَةٍ إِلَيْكَ فَلَمَّا خَلَوْتَ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ صِفْتَ لَكَ مَعْصِيَتَهُ وَلَمْ تَسْتَحْيِ مِنْهُ حَيَاءَكَ مِنْ بَعْضِ خَلْقِهٖ مَا أَنْتَ إِلَّا أَحَدُ رَجُلَيْنِ إِنْ كُنْتَ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَرَاكَ فَقَدْ كَفَرْتَ وَإِنْ كُنْتَ عَلِمْتَ أَنَّهُ يَرَاكَ فَلَمْ يَمْنَعْكَ مِنْهُ مَا مَنَعَكَ مِنْ أَضْعَفِ خَلْقِهٖ لَقَدِ اجْتَرَأْتَ . ... اے ابن آدم! جب تو نے برائی کا ارتکاب کرنا چاہا تو دیکھنے والی آنکھ کی وجہ سے وہ تجھ سے سرزد نہ ہو سکی، لیکن جب تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اکیلا ہوا تو اس کا ارتکاب کر دیا اور اللہ سے اتنی بھی شرم نہیں کی، جتنی اس کی مخلوق کے بعض افراد سے کی۔ تو نہیں ہے، مگر دو آدمیوں میں سے ایک، اگر تو گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ نہیں رہے تو تو کافر ہو گیا اور اگر تو جانتا ہے کہ وہ تجھ دیکھ رہا ہے تو یہ چیز تیرے لیے رکاوٹ نہ بن سکی، جبکہ کمزور ترین مخلوق رکاوٹ بن گئی تھی، تو یقیناً تو نے اللہ تعالیٰ پر جرأت کی۔

کسی نے رات کو ایک بدو خاتون سے برائی کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے کہا: مَا يَرَانَا إِلَّا الْكَوَاكِبُ۔ ...... اب تو ہمیں صرف ستارے دیکھنے والے ہیں، اس نے آگے سے جواب دیا: أَيْنَ مُكَوْكِبُهَا؟ ...... ستاروں کو چمکانے والا کہاں ہے؟

امام احمد رحمہ اللہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

إِذَا مَا خَلَوْتَ الدَّهْرَ يَوْمًا فَلَا تَقُلْ ۔ خَلَوْتُ وَلٰكِنْ قُلْ عَلَيَّ رَقِيْبُ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ يَغْفَلُ سَاعَةً وَلَا أَنْ مَا يَخْفٰى عَلَيْهِ يَغِيْبُ

''جب تو کسی وقت خلوت میں ہو تو یہ نہ کہہ کہ میں علیحدہ ہو گیا ہوں، بلکہ کہہ کہ مجھ پر نگہبان موجود ہے۔''
کبھی یہ گمان نہ کر کہ اللہ تعالیٰ کسی لمحے غافل ہو جاتا ہے اور نہ یہ خیال کر کہ جو چیزیں تجھ پر مخفی ہے، وہ اس سے بھی غائب ہیں

ابن سماک رحمہ اللہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

يَا مُدْمِنَ الذَّنْبِ أَمَا تَسْتَحْيِي وَاللّٰهُ فِـي الْخَلْوَةِ ثَانِيْكَا
غَــرَّكَ مِنْ رَّبِكَ إِمْهَالُهُ وَسِــتْرُهُ طُوْلَ مَسَاوِيْكَا

''گناہوں پر ہمیشگی کرنے والے کیا تو شرماتا نہیں ہے، جبکہ خلوت میں تیرا دوسرا اللہ ہوتا ہے۔''
تیرے پروردگار کے مہلت دینے نے تجھے دھوکہ دے رکھا ہے اور اس چیز نے کہ اس نے تیری برائیوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔

(۸۹۳۸)۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ: لَا اَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ خَيْرًا وَلَا شَرًّا حَتّٰى اَنْظُرَ مَا يُخْتَمُ لَهُ، يَعْنِيْ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيْلَ: وَمَا سَمِعْتَ؟ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ اَشَدُّ اِنْقِلَابًا مِنَ الْقِدْرِ اِذَا اجْتَمَعَتْ غَلْيًا۔)) (مسند احمد: ۲۴۳۱۷)

سید مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث سننے کے بعد اب اس وقت تک کسی شخص کے بارے میں خیر یا شرّ کا فیصلہ نہیں کرتا، جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ کس عمل پر اس کی زندگی کا اختتام ہو رہا ہے، کسی نے کہا: کون سی حدیث تو نے سنی ہے؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ابن آدم کا دل اس ہنڈیا سے بھی زیادہ الٹ پلٹ ہونے والا ہے، جو ساری کی ساری ابل رہی ہو۔''

فوائد: ...... پہلے دور کے لوگ رسوخ والے اور اپنے اپنے نظریوں پر قائم رہنے والے ہوتے تھے، عصر حاضر میں وقار، متانت اور سنجیدگی جیسی صفات نایاب ہوتی جا رہی ہیں، اسی کی ایک شق یہ ہے کہ لوگوں کا نیکیوں سے برائیوں کی طرف اور برائیوں سے نیکیوں کی طرف منتقل ہونے کا پتہ ہی نہیں چلتا، زیادہ غالب چیز یہی ہے کہ لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی معرفت اور محبت سے خالی ہوتے جا رہے ہیں، جس کی وجہ سے بدعملی میں بڑا اضافہ ہو رہا ہے۔

(۸۹۳۹)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ: ((يَا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے: ......''يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ!

(۸۹۳۸) تخریج: حدیث حسن، أخرجه الطبرانی: ۲۰/ ۶۰۳، والحاکم: ۲/ ۲۸۹ (انظر: ۲۳۸۱۶)
(۸۹۳۹) تخریج: اسناده قوی علی شرط مسلم، أخرجه الترمذی: ۲۱۴۰، وابن ماجه: ۳۸۳۴ (انظر: ۱۲۱۰۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِكَ۔)) فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ وَأَهْلُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَخَافُ عَلَيْنَا؟ وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ، قَالَ: ((إِنَّ الْقُلُوْبَ بِيَدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُقَلِّبُهَا۔)) (مسند احمد: ۱۲۱۳۱)

ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِكَ۔ (اے دلوں کوالٹ پلٹ کردینے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جمائے رکھنا)۔'' آپ ﷺ کے صحابہ اور اہل وعیال نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو ہمارے بارے میں کوئی ڈر ہے، جبکہ ہم آپ پر اور آپ کی لائی ہوشریعت پر ایمان لائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک تمام دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، وہ ان کو الٹ پلٹ کردیتا ہے۔''

(۸۹۴۰)۔ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَالًا وَوَلَدًا، حَتّٰى ذَهَبَ عَصْرُهُ وَجَاءَ عَصْرٌ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: أَيْ بَنِيَّ! أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوْا: خَيْرَ أَبٍ، قَالَ: أَنْتُمْ مُطِيْعِيَّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: انْظُرُوْا إِذَا أَنَا مِتُّ أَنْ تُحَرِّقُوْنِي حَتّٰى تَدَعُوْنِي فَحْمًا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَفَعَلُوْا وَاللّٰهِ! ذٰلِكَ)) ثُمَّ اهْرُسُوْنِي بِالْمِهْرَاسِ يُوْمِئُ بِيَدِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَفَعَلُوْا وَاللّٰهِ! ذٰلِكَ)) ثُمَّ اذْرُوْنِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمِ رِيْحٍ لَعَلِّي أَضِلُّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَفَعَلُوْا وَاللّٰهِ! ذٰلِكَ)) فَإِذَا هُوَ فِي قَبْضَةِ اللّٰهِ تَبَارَكَ تَعَالٰى، فَقَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَاحَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: أَيْ رَبِّ مَخَافَتُكَ، قَالَ: فَتَلَافَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهَا۔)) (مسند احمد: ۲۰۲۶۱)

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک آدمی کے مال و دولت میں بڑی برکت عطا کی تھی، یہاں تک کہ اس کا زمانہ گزر گیا اور نیا زمانہ آنے لگا، پس جب اس کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اس نے کہا: تم نے مجھے کیسا باپ پایا؟ انھوں نے کہا: بہترین باپ، اس نے کہا: کیا تم میری اطاعت کرو گے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، اس نے کہا: دیکھو، جب میں مر جاؤں تو تم نے مجھے اتنا جلانا ہے کہ میں کوئلے بن جاؤں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! انھوں نے ایسے ہی کیا۔'' پھر اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا: ''پھر مجھے ہاون دستے سے کوٹ دینا۔ انھوں نے ایسے ہی کیا، پھر مجھے (یعنی میری راکھ کو) ہوا والے دن سمندر میں اڑا دینا، ہوسکتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے چھپ جاؤں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پس اللہ کی قسم! انھوں نے ایسے ہی کیا، لیکن اچانک اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے قبضے میں کر کے پوچھا: اے آدم کے بیٹے! تجھے یہ کاروائی کرنے پر کس نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا: اے میرے ربّ! تیرا ڈر تھا، پس اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی کوتاہی کو معاف کردیا۔''

(۸۹۴۰) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الدارمي: ۲۸۱۳، والطبراني في "الكبير": ۱۹/ ۱۰۲۶ (انظر: ۲۰۰۱۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۹٤۱)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ، وَفِيْهِ: ((فَجَمَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، قَالَ: فَغَفَرَ لَهُ۔)) قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، وَكَانَ نَبَّاشًا۔ (مسند احمد: ۲۳۷٤۵)

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے اسی قسم کی حدیث نبوی بیان کی ہے، البتہ اس میں ہے: ''پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جمع کر لیا اور کہا: تو نے ایسے کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: تیرے ڈر کی وجہ سے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔'' عقبہ بن عمرو نے کہا: میں نے سنا ہے کہ وہ کفن چور تھا۔

فوائد:...... ایک بڑا اہم سوال یہ ہے کہ اس آدمی کا نظریہ یہ تھا کہ اگر اس کی میت کے ساتھ یہ کاروائی کی گئی تو وہ اللہ تعالیٰ سے چھپ جائے گا، جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ۔﴾ ...... ''بیشک نہ زمین میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر مخفی ہے اور نہ آسمان میں۔'' (سورۂ آل عمران: ۵)

نیز اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اس آدمی کے نظریہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اس کی راکھ ہواؤں اور سمندروں میں اڑا دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اکٹھا کرنے اور اس کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں ہو گا۔

اس سوال کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں، تین درج ذیل ہیں:

۱۔ یہ آدمی اللہ تعالیٰ کا اقرار تو کرتا تھا، لیکن کسی فترہ کے زمانے میں ہونے کی وجہ سے اس کو کسی نبی کی مکمل تعلیمات کا علم نہیں تھا، اس لیے یہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور ایمان کی تمام شرائط سے ناواقف تھا۔

۲۔ ممکن ہے کہ اس آدمی نے یہ وصیت اس وقت کی ہو، جب دہشت اور خوف کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہو چکی ہو۔

۳۔ ممکن ہے کہ یہ آدمی خلوص کے ساتھ کسی شریعت کا تابع ہو، لیکن مکمل معلومات حاصل کرنے سے پہلے انتقال کر گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۸۹٤۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيْدَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ، فَخُذُوْنِيْ وَاحْرُقُوْنِيْ، حَتّٰى تَدَعُوْنِيْ حُمَمَةً، ثُمَّ اطْحَنُوْنِيْ، ثُمَّ اذْرُوْنِيْ فِي الْبَحْرِ فِيْ يَوْمٍ رَاحٍ، قَالَ: فَفَعَلُوْا بِهِ ذٰلِكَ، فَإِذَا هُوَ فِيْ قَبْضَةِ اللّٰهِ،

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے توحید کے علاوہ کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا، جب اس کی وفات کا وقت ہوا تو اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے پکڑ کر جلا دینا اور کوئلہ بنا دینا، پھر پیس دینا اور ہوا والے دن سمندر میں اڑا دینا، انھوں نے ایسے ہی کیا، لیکن اچانک وہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں آ گیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا: تجھے کسی چیز نے اس کاروائی پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا:

(۸۹٤۱) تخریج: أخرجه البخاری: ۳٤۵۲، ۳٤۷۹ (انظر: ۲۳۳۵۳)

(۸۹٤۲) تخریج: صحیح لغیره، أخرجه ابویعلی: ۵۱۰۵، والطبرانی فی "الكبير": ۱۰٤٦۷ (انظر: ۳۷۸٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ، قَالَ: فَغَفَرَ اللّٰهُ لَـهُ۔)) قَالَ يَحْيٰ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ۔ (مسند احمد: ٣٧٨٤)

تیرے ڈرنے، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔

فوائد: ...... سابقہ حدیث کے فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

(٨٩٤٣)۔ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷜، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَہ۔ (مسند احمد: ١١١١٢)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی حدیث نبوی بیان کی ہے۔

(٨٩٤٤)۔ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ وَاَبِى الدَّهْمَاءِ، قَالَا: كَانَا يُكْثِرَانِ السَّفَرَ نَحْوَ هٰذَا الْبَيْتِ، قَالَا: اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ، (وَفِىْ رِوَايَةٍ: فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا؟) فَقَالَ الْبَدَوِيُّ: اَخَذَ بِيَدِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِىْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَقَالَ: ((اِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا اِتِّقَاءَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعْطَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ۔)) (مسند احمد: ٢١٠١٩)

ابو قتادہ اور ابو دہماء سے مروی ہے کہ وہ بیت اللہ کی طرف کثرت سے سفر کرتے تھے، وہ کہتے ہیں: ایک دفعہ ہم ایک دیہاتی آدمی کے پاس آئے اور کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے؟ اس بدو نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بعض وہ چیزیں سکھائیں، جن کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جس چیز کو بھی اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ تجھے اس سے بہتر عطا کرے گا۔''

فوائد: ...... کتنی خوبصورت حدیث مبارکہ ہے، مسلمان کی زندگی کے لحہ لحہ کو شامل ہے، یہ فرمانِ عالی شان اس قابل ہے کہ ہر اقدام سے پہلے اس کو مدنظر رکھا جائے، زندگی حقیقی لذتوں سے بھر جائے گی۔

بَابُ فِى التَّرْغِيْبِ فِى اَعْمَالِ الْبِرِّ وَالطَّاعَةِ مُطْلَقًا
مطلق طور پر نیکی اور اطاعت کے اعمال کرنے کی ترغیب دلانے کا بیان

(٨٩٤٥)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷜، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا اَسْاَلُكُمْ عَلٰى مَا

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں واضح دلائل اور ہدایت کی روشنی میں سے جو

(٨٩٤٣) تخريج: أخرجه البخارى: ٣٤٧٨، ٦٤٨١ (انظر: ١١٠٩٦)

(٨٩٤٤) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه البيهقى: ٥/ ٣٣٥ (انظر: ٢٠٧٣٩)

(٨٩٤٥) تخريج: اسناده ضعيف لضعف قزعة بن سويد الباهلى، أخرجه الحاكم: ٢/ ٤٤٣ (انظر: ٢٤١٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَتَيْتُكُمْ بِهِ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى اَجْرًا، اِلَّا اَنْ تَوَدُّوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَاَنْ تَقَرَّبُوْا اِلَيْهِ بِالطَّاعَةِ۔)) (مسند احمد: ٢٤١٥)

چیزیں تمہارے پاس لایا ہوں، ان پر تم سے کسی قسم کے اجر کا سوال نہیں کرتا، مگر اتنا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کا حق ادا کرو اور اطاعت کے ذریعے اس کا قرب حاصل کرو۔''

(٨٩٤٦)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَاابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِی اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَاَسُدَّ فَقْرَكَ، وَاِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ۔)) (مسند احمد: ٨٦٨١)

سیدنا ابو ہریرہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کہا: اے آدم کے بیٹے! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے سینے کو غِــنٰـی سے بھر دوں گا اور تیری فقیری کو ختم کر دوں گا، اور اگر تو نے ایسے نہ کیا تو تیرے سینے کو مصروفیت سے بھر دوں گا اور تیری فقیری کو پورا نہیں کروں گا۔''

فوائد:...... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عبادات اور دنیوی معاملات کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہوئے اس پر مکمل بھروسہ کیا جائے۔ مثلا معاملات کے سلسلے میں صرف ان چیزوں کا کاروبار کیا جائے، جن کی تجارت کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے اور ان اشیا کی خرید وفروخت سے مکمل اجتناب کیا جائے، جو شریعت کی روشنی میں حرام ہیں۔ مثلا سگریٹ، نسوار، ہیروئن، چرس، شیو کرنا، بالوں کو کالا رنگ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ اگر کسی کا کوئی سرکاری یا پرائیویٹ کام ہو تو امانت و دیانت سے متصف ہو کر اور نگران کی موجودگی و عدم موجودگی کی پرواہ کئے بغیر اس کے تمام تقاضوں کو پورا کیا جائے اور نماز فجر، نماز عشاء کے وقت یا تعطیل کی صورت میں کچھ وقت کے لیے اللہ تعالیٰ کے گھروں میں یا اپنے گھروں میں بیٹھ کر ذکر اذکار اور تلاوتِ قرآن کے ذریعے روح میں پیدا ہونے والی آلودگی کو صیقل وزائل کیا جائے۔

اس سلسلے میں دوسرا پہلو یہ ہے کاروبار، کھیتی باڑی اور دفتری کام کے دوران اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسے فوراً پورا کیا جائے۔ مثلا نماز کا وقت، کسی تنگدست کی معاونت، کسی بیمار کی تیمار داری، کسی مہمان کی میزبانی، زکوۃ کی ادائیگی، حج کی ادائیگی وغیرہ وغیرہ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ کسی دنیوی پہلو کو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم پر ترجیح نہ دی جائے اور حسب استطاعت نفلی عبادات کا بھی اہتمام کیا جائے، اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہونے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ موجود رہے۔

(٨٩٤٧)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابو ہریرہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٨٩٤٦) تخريج: اسناده محتمل للتحسين، أخرجه ابن ماجه: ٤١٠٧، والترمذی: ٢٤٦٦ (انظر: ٨٦٩٦)

(٨٩٤٧) تخريج: اسناده ضعيف، صدقة بن موسى ضعفوه، أخرجه الطيالسی فی "مسنده": ٢٥٨٦، والبزار: ٦٦٤ (انظر: ٨٧٠٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: لَوْ اَنَّ عِبَادِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمَا اَسْمَعْتُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ۔)) (مسند احمد: ٨٦٩٣)

فرمایا: ''تمہارے ربّ نے کہا: اگر میرے بندے میری اطاعت کریں گے تو میں ان پر رات کو بارش نازل کروں گا اور دن کو سورج کو نکال دوں گا اور انہیں گرج کی آواز تک نہیں سناؤں گا۔''

(٨٩٤٨)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً ثُمَّ قَالَ: ((عَلٰى مَكَانِكُمْ اثْبُتُوْا۔)) ثُمَّ اَتَى الرِّجَالَ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَاْمُرُنِیْ اَنْ آمُرَكُمْ اَنْ تَتَّقُوْا اللّٰهَ، وَاَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔)) ثُمَّ تَخَلَّلَ اِلَى النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُنَّ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَاْمُرُنِیْ اَنْ آمُرَكُنَّ اَنْ تَتَّقُوْا اللّٰهَ وَاَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔)) قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ حَتّٰى اَتَى الرِّجَالَ فَقَالَ: ((اِذَا دَخَلْتُمْ مَسَاجِدَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَسْوَاقَهُمْ، وَمَعَكُمُ النَّبْلُ، فَخُذُوْا بِنُصُوْلِهَا، لَا تُصِيْبُوْا بِهَا اَحَدًا فَتُؤْذُوْهُ اَوْ تَجْرَحُوْهُ۔)) (مسند احمد: ١٩٧١٧)

سیدنا عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی اور پھر فرمایا: ''اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔'' پھر آپ ﷺ مردوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں یہ حکم دوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور درست بات کہا کرو۔'' پھر آپ ﷺ بیچوں بیچ سے عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ''''بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں یہ حکم دوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور درست بات کہا کرو۔'' پھر آپ ﷺ مردوں کے پاس واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: ''جب تم مسلمانوں کی مسجدوں اور بازاروں میں داخل ہو اور تمہارے پاس نیزہ ہو تو اس کے پھلکے کو پکڑ کر رکھو تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کو مار دو اور اس طرح اس کو تکلیف پہنچاؤ یا زخمی کر دو۔''

(٨٩٤٩)۔ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔)) (مسند احمد: ١٧٢٥٣)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس میں عاجزی پیدا کر لے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے اور عاجز اور بے بس وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنے خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ تعالیٰ پر تمنا کرنے لگے۔''

(٨٩٤٨) تخریج:قوله منه: "اذا دخلتم مساجد …… الى آخر الحديث صحيح، وهذا اسناد ضعيف لضعف ليث بن ابی سليم (انظر: ١٩٤٨٨)

(٨٩٤٩) تخريج:اسناده ضعيف لضعف ابی بكر بن ابی مريم أخرجه الترمذی: ٢٤٥٩، وابن ماجه: ٤٢٦٠ (انظر: ١٧١٢٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... بہر حال عقل مندی یہی کہ آخرت کو ترجیح دی،

(۸۹۵۰)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مَثَلَ الَّذِیْ یَعْمَلُ السَّیِّئَاتِ ثُمَّ یَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ کَمَثَلِ رَجُلٍ کَانَتْ عَلَیْهِ دِرْعٌ ضَیِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَکَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرٰی، فَانْفَکَّتْ حَلْقَةٌ أُخْرٰی حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَی الْاَرْضِ۔)) (مسند احمد: ۱۷۴۴۰)

سیدنا عقبہ بن عامر ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی برائیاں کرنے کے بعد نیکیاں کرتا ہے، اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے، جس نے گلے کو دبا دینے والی تنگ زرہ پہن رکھی ہو، پھر جب وہ نیکی کرتا ہے تو اس کا ایک کڑا کھل جاتا ہے، پھر جب وہ کوئی اور نیکی کرتا ہے تو دوسرا کڑا کھل جاتا ہے، یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ زرہ زمین پر گر جاتی ہے۔''

فوائد: ...... برائیاں آدمی کے سینے کو تنگ کر دیتی ہیں، لیکن برا آدمی نیکیوں والی راحت سے اس قدر محروم ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس تنگی کو محسوس تک نہیں کر سکتا، اس کے برعکس نیکیوں سے انشراحِ صدر ہوتا ہے اور دل و دماغ کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔

(۸۹۵۱)۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ: ((یَقُوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِیْدُ، وَمَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَجَزَاؤُهُ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ، وَمَنْ عَمِلَ قُرَابَ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً ثُمَّ لَقِیَنِیْ لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا جَعَلْتُ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً، مَنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا، وَمَنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا، وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً۔)) (مسند احمد: ۲۱۶۸۷)

سیدنا ابو ذر ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کہتا ہے: جس نے نیکی کی، میں اس کو دس گنا یا اس سے بھی زیادہ عطا کروں گا اور جس نے برائی کی، تو اس کا بدلہ اسی کی مثل ہو گا یا میں اس کو بھی معاف کر دوں گا، جس نے زمین بھرنے کے بقدر گناہ کیے اور پھر مجھے اس حال میں ملا کہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو اس کو اس کے گناہوں کے بقدر بخشش عطا کر دوں گا، جو ایک بالشت میرے قریب ہوا، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوں گا، جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوا، میں دو بازوؤں کے پھیلاؤ کے بقدر اس کے قریب ہو جاؤں گا اور جو میری طرف چل کر آئے گا، میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔''

فوائد: ...... توبہ سے ہر قسم کا گناہ معاف ہو جاتا ہے، بشرطیکہ وہ خالص ہو۔

(۸۹۵۰) تخریج: اسنادہ حسن، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۱۷/ ۷۸۳ (انظر: ۱۷۳۰۷)

(۸۹۵۱) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۶۸۷ (انظر: ۲۱۳۶۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۹۵۲)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اِذَا تَلَقَّانِیْ عَبْدِیْ بِشِبْرٍ تَلَقَّیْتُهُ بِذِرَاعٍ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّیْتُهُ بِبَاعٍ، وَاِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ بِاَسْرَعَ۔)) (مسند احمد: ۸۱۷۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے کہا: جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوکر مجھے ملتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوکر اسے ملتا ہوں، اسی طرح اگر وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کے بقدر اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ دو ہاتھ کے پھیلاؤ کے بقدر میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس سے جلدی اس کے قریب ہوتا ہوں۔''

(۸۹۵۳)۔ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ بِالْفُسْطَاطِ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ تَقَرَّبَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ شِبْرًا تَقَرَّبَ اِلَیْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَی اللّٰهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ اِلَیْهِ بَاعًا، وَمَنْ اَقْبَلَ عَلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَاشِیًا اَقْبَلَ اللّٰهُ اِلَیْهِ مُهَرْوِلًا، وَاللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ، وَاللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ، وَاللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ۔)) (مسند احمد: ۲۱۷۰۲)

سیدنا ابو ذرغفاری رضی اللہ عنہ، جبکہ وہ فسطاط میں منبر پر بیان کررہے تھے، سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ایک بالشت اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہے، اور جب بندہ ایک ہاتھ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ دو بازوؤں کے پھیلاؤ کے بقدر اس کے قریب ہوتا ہے، جو چل کر اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے، اللہ تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ بہت بلند و بالا اور بہت بڑے جلال والا ہے، اللہ تعالیٰ بہت بلند و بالا اور بہت بڑے جلال والا ہے، اللہ تعالیٰ بہت بلند و بالا اور بہت بڑے جلال والا ہے۔''

(۸۹۵٤)۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کُنْتُ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((یَامُعَاذُ! اَتَدْرِیْ مَاحَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ((اَنْ یَعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا۔)) قَالَ: ((فَهَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اِذَا

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟'' میں نے کہا: جی اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حق یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' پھر

(۸۹۵۲) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۶۷۵ (انظر: ۸۱۹۳)

(۸۹۵۳) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۱۶٤٦ (انظر: ۲۱۳۷٤)

(۸۹۵٤) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین، أخرجه ابن ماجه: ٤۲۹٦ (انظر: ۲۲۰۰٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

هُمْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ((اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ۔)) زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: ((دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا۔)) (مسند احمد: ٢٢٣٥٦)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم یہ جانتے ہو کہ جب بندے یہ حق ادا کر دیں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہوتا ہے؟'' میں نے کہا: جی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حق یہ ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس چیز کی لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رہنے دو، تاکہ وہ عمل کرتے رہیں۔''

فوائد: ......اس میں امتِ مسلمہ کے شرف کا بیان بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو اپنی رحمت کا مستحق قرار دیا ہے۔

اس حدیثِ مبارکہ کا آخری جملہ انتہائی قابل غور ہے، یعنی زیادہ اجر و ثواب والے اعمال کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندہ مزید عمل کرنا ترک کر دے، دیکھیں اس قسم کی احادیث کے اولین مخاطَب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تھے، لیکن انھوں نے ان کی وجہ سے کسی عمل کو ترک کرنا گوارا نہ کیا، نیز اگلی حدیث پر غور کریں۔

اس حدیثِ مبارکہ کا ہماری عملی زندگی سے تعلق یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

(٨٩٥٥)۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَالْقَ اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ۔)) (مسند احمد: ٢١٨٥٢)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کسی نیکی کو حقیر نہ جان، پس اگر کچھ دینے کے لیے تیرے پاس کچھ نہ ہو تو اپنے بھائی کو ہنس مکھ اور کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ مل لیا کر۔''

فوائد: ......کسی کو مسکراتے چہرے کے ساتھ ملنا، ہر معاشرے میں اس کو معمولی نیکی سمجھا جاتا ہے، اسی وجہ سے اس معاملے میں غفلت کرنے والے زیادہ افراد نظر آتے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ کسی نیکی کو معمولی سمجھ کر ترک نہ کیا جائے، بلکہ جہاں تک ممکن ہو توشۂ آخرت تیار کیا جائے۔

سابق حدیث کا لب لباب یہ تھا کہ بڑے عمل کی وجہ سے دوسرے اعمالِ صالحہ سے غفلت نہ برتی جائے اور اس حدیث میں یہ ترغیب دلائی جا رہی ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے عمل کو بھی ترک نہ کیا جائے۔

(٨٩٥٦)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: اَتَى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ،

(٨٩٥٥) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٦٢٦ (انظر: ٢١٥١٩)

(٨٩٥٦) تخريج: أخرجه مسلم: ١٥ (انظر: ١٤٣٩٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

النَّبِیَّ ﷺ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَرَاَیْتَ اِنْ حَلَّلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَصَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَاتِ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِكَ، اَاَدْخُلُ الْجَنَّۃَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((نَعَمْ۔)) (مسند احمد: ١٤٤٤٧)

نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں حلال کو حلال سمجھوں، حرام کو حرام سمجھوں اور فرضی نمازیں ادا کروں اور اس کے علاوہ کچھ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے کہا: ''جی ہاں۔''

(٨٩٥٧)۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: مَا اَعْجَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا وَلَا اَعْجَبَہُ اَحَدٌ قَطُّ اِلَّا ذُوْ تُقًی۔ (مسند احمد: ٢٤٩٠٤)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: دنیا کی کوئی چیز آپ ﷺ کو زیادہ خوش نہیں کرتی تھی اور کوئی شخص بھی پسند نہیں تھا، ماسوائے پرہیز گار کے۔''

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے معزز اور پسندیدہ شخص وہی ہے جو پرہیز گار ہو اور نبی کریم ﷺ کی پسند بھی وہی ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔

(٨٩٥٨)۔ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَیَعْجَبُ مِنَ الشَّابِّ لَیْسَتْ لَہُ صَبْوَۃٌ۔)) (مسند احمد: ١٧٥٠٦)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اس نوجوان پر تعجب کرتے ہیں، جس میں شہوات کی طرف کوئی میلان نہ ہو۔''

فوائد: ...... جو نوجوان امورِ خیر کا عادی ہو اور شرّ سے دور رہنے کا قوی عزم رکھتا ہو، اس پر اللہ تعالیٰ کو تعجب ہوتا ہے، حالانکہ نوجوانی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ شہوات کی طرف میلان رکھا جائے۔

بَابُ فِی التَّرْغِیْبِ فِیْ خِصَالٍ مُجْتَمِعَۃٍ مِنْ اَفْضَلِ اَعْمَالِ الْبِرِّ وَالنَّھْیِ عَنْ ضِدِّھَا

نیکی کے افضل اعمال میں سے اجتماعی خصائل کی رغبت دلانے اور ان کے متناقض امور سے ممانعت کا بیان

(٨٩٥٩)۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدو، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے

(٨٩٥٧) تخریج: حدیث ضعیف، ابن لھیعۃ تفرد بہ، ثم ان فی متنہ نکارۃ، وان رواہ عنہ یحیٰی بن اسحاق وھو من قدماء اصحابہ، أخرجہ ابویعلی: ٤٥٥٢، والطبرانی فی "الاوسط": ٥٣٩ (انظر: ٢٤٤٠٠)

(٨٩٥٨) تخریج: حسن لغیرہ، أخرجہ الطبرانی فی "الکبیر": ١٧/ ٨٥٣، وابویعلی: ١٧٤٩ (انظر: ١٧٣٧١)

(٨٩٥٩) تخریج: اسنادہ صحیح، أخرجہ الدارقطنی: ٢/ ١٣٥، والطیالسی: ٧٣٩، والبیھقی: ١٠/ ٢٧٢، وابن حبان: ٣٧٤ (انظر: ١٨٦٤٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ رَقَبَةً۔)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ لَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: ((لَا، إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكَّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِيْنَ فِيْ عِتْقِهَا، وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ، فَإِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ۔)) (مسند احمد: ١٨٨٥٠)

عمل کی تعلیم دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ تو نے بات تو مختصر کی ہے، لیکن مسئلہ بڑا پیش کر دیا ہے، جواب یہ ہے کہ تو مکمل غلام آزاد کر یا کسی غلام کی آزادی میں کچھ حصہ ڈال دے۔'' میں نے کہا: کیا ''عِتْقُ النَّسَمَة'' اور ''فَكُّ الرَّقَبَة'' ایک ہی چیز نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، ''عِتْقُ النَّسَمَة'' سے مراد یہ ہے کہ تم خود مکمل غلام کو آزاد کرو اور ''فَكُّ الرَّقَبَة'' یہ ہے کہ تم کسی غلام کی آزادی میں کچھ حصہ ڈال دو، زیادہ دودھ والے جانور کا عطیہ دینا، ظالم رشتہ دار پر مہربانی کرنا اور اس سے نیکی کرنا، پس اگر تم کو اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلا دینا، پیاسے کو پانی پلا دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا، اور اگر تم کو اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی زبان کو روک لینا، ما سوائے امورِ خیر کے۔''

فوائد: ...... معلوم ہوا کہ خیر کا کم از کم مرتبہ یہ ہے آدمی اپنے زبان کا غلط استعمال نہ کرے، کیونکہ اگر کسی آدمی میں کوئی عمل کرنے کی طاقت نہ ہو تو یہ تو اس کے بس کی بات ہے کہ اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے، ہاں اگر خیر کی بات ہو تو وہ کرے۔

لیکن صورتحال یہ ہے کہ لوگوں بڑے بڑے عمل تو کر سکتے ہیں، لیکن اپنی زبان کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔

(٨٩٦٠)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ نِ الْخَثْعَمِيِّ ؓ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ۔)) قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔)) قِيْلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جَهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيْلَ: فَأَيُّ

سیدنا عبد اللہ بن حبشی خثعمی ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، ایسا جہاد کہ جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔'' کسی نے کہا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لمبا قیام کرنا۔'' کسی نے کہا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کم مایہ آدمی کی طاقت کے بقدر۔'' کسی نے کہا:

(٨٩٦٠) تخريج: اسناده قوی، أخرجه مختصرا ومطولا ابوداود: ١٣٢٥، ١٤٤٩، والنسائی: ٥/ ٥٨ (انظر: ١٥٤٠١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔)) قِيلَ فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ۔)) قِيْلَ: فَاَىُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ ؟ قَالَ: ((مَنْ اُهْرِيقَ دَمُهُ، وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔)) (مسند احمد: ١٥٤٧٦)

کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے اللہ کے حرام کردہ امور کو ترک کر دیا' اس کی یہ ہجرت (یعنی حرام کاموں کو چھوڑ دینا) افضل ہے۔'' کسی نے کہا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مال و جان سمیت مشرکین سے جہاد کرنا۔'' پھر یہ سوال کیا گیا کہ کون سا قتل (یعنی شہادت) بلند مرتبہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں مجاہد کا خون بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔''

فوائد: ...... حج مبرور وہ ہے جس میں حاجی اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی نافرمانی سے محفوظ و سالم رہتا ہے۔

(٨٩٦١)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُرِيْقَ دَمُهُ۔)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا كَرِهَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ۔)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا الْمُوْجِبَتَانِ ؟ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ۔)) (مسند احمد: ١٥٢٨٠)

سیدنا جابر ؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لمبے قیام والی۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں اور جس کا خون بہا دیا جائے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ امور کو ترک کر دیا۔'' اس نے کہا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! واجب کرنے والی دو چیزیں کون سی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

فوائد: ...... حقیقی مجاہد اور مہاجر وہی ہے جو اپنے نفس کی مخالفت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو ترک کر

(٨٩٦١) تخريج: حديث صحيح، أخرجه القطعة الأولى والرابعة مسلم: ٧٥٦ (انظر: ١٥٢١٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دے۔ اگر ایک انسان ہجرت (یعنی ترک وطن) اور جہاد کے باوجود اللہ تعالیٰ کی معصیتوں سے پرہیز نہیں کرتا تو ایسی ہجرت اور جہاد کا کیا فائدہ جو اس کے نفس میں ہی نیکی کا رجحان پیدا نہ کر سکے؟ ہجرت اور جہاد تو اس چیز کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اس کے اوامر ونواہی کی پابندی کی جائے' وہ پابندی اپنا وطن چھوڑنے کی صورت میں ہو یا اسلام کی سربلندی کے لئے اللہ کے دشمنوں سے پنجہ آزمائی کرنے کی صورت میں یا شریعت کی منع کردہ چیزوں سے باز رہنے کی صورت میں۔

(٨٩٦٢)۔ عَنْ مَاعِزٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجَّةٌ بَرَّةٌ تَفْضُلُ سَائِرَ الْعَمَلِ كَمَا بَیْنَ مَطْلَعِ الشَّمْسِ اِلٰی مَغْرِبِهَا۔)) (مسند احمد: ١٩٢١٩)

سیدنا ماعز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، جو کہ یکتا و یگانہ ہے، پھر جہاد کرنا، پھر حج مبرور، یہ عمل تو باقی اعمال سے اس طرح فضیلت لے جاتا ہے، جیسے سورج کے طلوع اور غروب کے درمیان فاصلہ ہے۔''

(٨٩٦٣)۔ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ! اشْتَرِطْ عَلَیَّ؟ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَیْئًا، وَتُصَلِّی الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَنْصَحُ لِلْمُسْلِمِ، وَتَبْرَأُ مِنَ الْكَافِرِ۔)) (مسند احمد: ١٩٣٦٦)

سیدنا جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر کوئی شرط لگاؤ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرضی نمازیں ادا کرو، فرضی زکوۃ ادا کرو، ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرو اور کافر سے بری ہو جاؤ۔''

(٨٩٦٤)۔ عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهِ۔)) قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللهِ! فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَغْلَاهَا ثَمَنًا۔)) قَالَ: فَاِنْ لَّمْ اَجِدْ؟

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا۔ میں نے کہا: کون سی گردن آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مالکوں کے ہاں سب سے عمدہ اور سب سے زیادہ قیمت والی ہو۔'' میں نے کہا: اگر مجھ میں یہ عمل

(٨٩٦٢) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ٢٠/ ٨١١ (انظر: ١٩٠١٠)
(٨٩٦٣) تخريج: حديث صحيح، أخرجه النسائی: ٧/ ١٤٧ (انظر: ١٩١٥٣)
(٨٩٦٤) تخريج: أخرجه البخاری: ٢٥١٨، ومسلم: ٨٤ (انظر: ٢١٣٣١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: ((تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ۔)) وَقَالَ: فَاِنْ لَّمْ اَسْتَطِعْ؟ قَالَ: ((كُفَّ اَذَاكَ عَنِ النَّاسِ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ۔)) (مسند احمد: ٢١٦٥٧)

کرنے کی طاقت نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''تو کسی ہنرمند کی معاونت کر دیا کرو یا کسی بے ہنر انسان کا کوئی کام کر دیا کرو۔'' میں نے کہا: اگر میں یہ کارِ خیر کرنے سے بھی عاجز رہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'تو تم لوگوں کو اپنے شرّ سے محفوظ رکھو' یہ بھی تمہارا اپنے آپ پر صدقہ ہوگا۔''

فوائد: ...... خیر کا کم از کم مرتبہ یہ ہے کہ آدمی لوگوں کو اپنے شرّ سے محفوظ رکھے، جبکہ آج بڑی بڑی نیکیوں کا دعوی کرنے والے اس کم سے کم مرتبے سے محروم ہیں۔

(٨٩٦٥)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: يَانَبِیَّ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ فَذَكَرَهُ۔ (مسند احمد: ٩٠٢٦)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اے اللہ کے نبی! کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ ...... پھر اوپر والی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

(٨٩٦٦)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ! ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كُلَّمَا كَانَتْ هَيْعَةٌ، اِسْتَوٰى عَلَيْهِ۔ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ يَلِيْهِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: ((اَلرَّجُلُ فِیْ ثُلَّةٍ مِنْ غَنَمِهِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِی الزَّكَاةَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ الْبَرِيَّةِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((اَلَّذِیْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِی بِهِ۔)) (مسند احمد: ٩١٣١)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین مخلوق کے بارے میں بتلا نہ دوں؟'' صحابہ نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی ہے جس اللہ تعالیٰ کے راستے میں گھوڑے کی لگام پکڑ رکھی ہو، جب بھی کہیں سے کوئی خوفناک آواز آتی ہے تو وہ اس پر سوار ہو کر تیار ہو جاتا ہے۔ اب کیا میں تمہیں اس آدمی کے بارے میں بھی نہ بتلا دوں، جس کا مرتبہ اس سے کچھ کم ہے۔'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنی بکریوں کے ایک ریوڑ میں ہو اور نماز ادا کرتا ہو اور زکوۃ دیتا ہو۔ اب کیا میں تمہیں بد ترین آدمی کے بارے میں نہ بتلا دوں؟'' انھوں نے کہا: جی کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے، لیکن پھر بھی وہ نہیں دیتا۔''

(٨٩٦٥) تخريج: اسناده حسن، أخرجه البخاری فی "خلق افعال العباد": ١٥٥ (انظر: ٩٠٣٨)

(٨٩٦٦) تخريج: حديث صحيح، أخرجه مسلم: ١٨٨٩ دون قوله: "الا اخبركم بشر البرية......" (انظر: ٩١٤٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد:……اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنا، اس کی مفصل حقیقت جاننے کے لیے ملاحظہ ہو: حدیث نمبر (۳۵۵۲)

(۸۹۶۷)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ ؟ قَالَ: ((اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا۔))، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ۔))، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔))، قَالَ: فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ۔ (مسند احمد: ۳۸۹۰)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔'' میں نے کہا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔'' میں نے کہا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' آپ ﷺ نے مجھے یہ امور بیان کیے اور اگر میں آپ ﷺ سے زیادہ کا مطالبہ کرتا تو آپ ﷺ نے بھی مجھے زیادہ بتلانا تھا۔

(۸۹۶۸)۔ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَتِ امْرَاَةً مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ: ((اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔)) (مسند احمد: ۲۷۶۳۴)

سیدہ شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا، جو کہ مہاجر صحابیات میں سے تھیں، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل اعمال کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا اور حج مبرور ادا کرنا۔''

(۸۹۶۹)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ۔ (مسند احمد: ۷۵۸۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس قسم کی حدیث بیان کی ہے۔

(۸۹۷۰)۔ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَا اُمَامَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ لنَّاسَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى الْجَدْعَاءِ وَاضِعٌ رِجْلَهُ فِيْ غَرْزِ الرَّحْلِ يَتَطَاوَلُ يَقُوْلُ: ((اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَاتَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ،

سُلیم بن عامر سے مروی ہے کہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، جبکہ آپ ﷺ جدعاء اونٹنی پر سوار تھے، اپنا پاؤں رکاب میں رکھا ہوا تھا اور کھڑے ہو کر اونچے ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم سن رہے ہو؟'' لوگوں کے پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: آپ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے

(۸۹۶۷) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۲۷، ۵۹۷۰، ومسلم: ۸۵ (انظر: ۳۸۹۰)
(۸۹۶۸) تخریج: صحيح لغيره، أخرجه الطبرانی: ۲۴/ ۷۹۱ (انظر: ۲۷۰۹۴)
(۸۹۶۹) تخریج: أخرجه البخاری: ۲۶، ۱۵۱۹، ومسلم: ۸۳ (انظر: ۷۵۹۰)
(۸۹۷۰) تخریج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه الترمذی: ۶۱۶ (انظر: ۲۲۱۶۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔)) قُلْتُ: فَمُذْ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَا اَبَا اُمَامَةَ ؟ قَالَ: وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً۔ (مسند احمد: ٢٢٥١٤)

فرمایا: ''اپنے پروردگار کی عبادت کر، پانچ نمازیں ادا کرو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' میں نے کہا: اے ابوامامہ! تم نے یہ حدیث کب سنی تھی؟ انھوں نے کہا: اس وقت سنی تھی، جب میری عمر تیس سال تھی۔

(٨٩٧١)۔ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ) وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ عَلَيْكَ اَوْ لَكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوْبِقُهَا اَوْ مُعْتِقُهَا۔)) (مسند احمد: ٢٣٢٩٦)

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو نصف ایمان ہے، الحمد للہ سے ترازو بھر جاتا ہے، اور سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سے آسمانوں اور زمین کا درمیانی خلا بھر جاتا ہے، نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیری مخالفت میں یا تیرے حق میں دلیل ہوگا، اور ہر آدمی صبح کو اپنا نفس بیچ رہا ہوتا ہے تو کوئی اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اس کو آزاد کرتا ہے۔''

فوائد: ......صدقہ، صدقہ کرنے والے کے ایمان کی دلیل ہے، کیونکہ منافق عدمِ ایمان کی وجہ سے صدقہ و خیرات سے اجتناب کرتا ہے۔

جو صبر شریعت میں محبوب ہے، وہ مراد ہے، یعنی نیکیوں کی ادائیگی اور برائیوں سے اجتناب پر صبر کرنا اور اسی طرح جسمانی اور روحانی پریشانیوں پر صبر کرنا۔

ہر صبح کو ہر انسان اپنے جسم کا سودا کر رہا ہوتا ہے، کوئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے اس کو بیچتا ہے اور جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے اور کوئی غفلت میں پڑھ کر اور شیطان کے پیچھے چل کر اس کو ہلاک کر دیتا ہے، اس معاملے میں انسانوں کی یہ دو ہی قسمیں ہیں، ہر انسان آسانی سے اپنی ذات کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

(٨٩٧٢)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا ﷛، قَالَ: قَالَ

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(٨٩٧١) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٢٣ (انظر: ٢٢٩٠٨)

(٨٩٧٢) تخريج: اسناده حسن ان كان ابن معانق سمعه من ابى مالك، لكن له شواهد، أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ٣٤٦٧، وابن خزيمة: ٢١٣٧، وعبد الرزاق: ٢٠٨٨٣، و البيهقى: ٤/ ٣٠٠ (انظر: ٢٢٩٠٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرْفَةً يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَلَانَ الْكَلَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰى وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔)) (مسند احمد: ۲۳۲۹۳)

نے فرمایا: ''بیشک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کے اندر سے ان کے باہر کے سماں کو اور باہر سے ان کے اندر کے منظر کو دیکھا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے لیے تیار کیا ہے، جو کھانا کھلاتے ہیں، نرم کلام کرتے ہیں، تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے ہیں اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو اس وقت نماز پڑھتے ہیں۔''

فوائد:...... آخر میں رات کے قیام کا بیان ہے۔

(۸۹۷۳)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ وَفِيْهِ فَقَالَ اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ ؓ، لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ لِلّٰهِ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔)) (مسند احمد: ٦٦١٥)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو ؓ نے بھی اسی طرح کی حدیث نبوی بیان کی ہے، سیدنا ابو موسیٰ اشعری ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے جو نرم کلام کرتا ہے، کھانا کھلاتا اور اللہ تعالیٰ کے لیے قیام کرتے ہوئے رات گزارتا ہے، جبکہ اس وقت لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔''

(۸۹۷٤)۔ وَعَنْ دُرَّةَ بِنْتِ اَبِي لَهَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ اَقْرَؤُهُمْ، وَاَتْقَاهُمْ، وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ۔)) (مسند احمد: ۲۷۹۸۰)

سیدہ درہ بنت ابی لہب ؓ سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جبکہ آپ ﷺ منبر پر تھے، اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں بہترین وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت کرنے والا ہو، سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا ہو، سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔''

(۸۹۷۵)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، اَنَّ رَجُلًا

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ

(۸۹۷۳) تخریج: حديث حسن لغيره، أخرجه الحاكم: ۱/ ۳۲۱ (انظر: ٦٦١٥)

(۸۹۷٤) تخريج: اسناده ضعيف أخرجه ابن ابی شيبة: ۸/ ۵۳۹، والطبرانی فی "الكبير": ۲٤/ ٦٥٧ (انظر: ۲۷٤۳٤)

(۸۹۷۵) تخريج: اسناده حسن، أخرجه البخاری فی "خلق افعال العباد": ۱۵٤ (انظر: ۱۰۸۷۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَتَـى النَّبِيَّ ﷺ، فَـقَـالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْاَعْـمَـالِ اَفْـضَـلُ؟ قَالَ: ((اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْـجِهَـادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔))، قَالَ: فَاِنْ لَمْ اَسْتَـطِـعْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((اِحْبِسْ نَفْسَكَ عَنِ الشَّـرِّ، فَـاِنَّهَــا صَـدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَـا عَلٰى نَفْسِكَ۔)) (مسند احمد: ١٠٨٩١)

کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' اس نے کہا: اگر مجھ میں اتنا کچھ کرنے کی طاقت نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اپنے نفس کو شر سے روکے رکھنا، کیونکہ یہ بھی صدقہ ہوگا جو تو اپنے نفس پر کرے گا۔''

(٨٩٧٦)۔ عَـنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ صَـلَّـى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَحَجَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَامَ رَمْضَانَ، (وَلَا اَدْرِيْ اَذَكَـرَ الـزَّكَـاةَ اَمْ لَا) كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّـغْـفِـرَ لَهُ، اِنْ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِهِ، اَوْ مَكَثَ بِـاَرْضِــهِ الَّتِـيْ وُلِـدَ بِهَـا۔)) فَـقَالَ مُعَاذٌ: يَـارَسُـوْلَ الـلّٰهِ! اَفَاُخْبِرُ النَّاسَ؟ قَالَ: ((ذَرِ الـنَّاسَ، يَا مُعَاذُ! فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُـلِّ دَرَجَةٍ مِــائَةُ سَنَةٍ، الْـفِرْدَوْسُ اَعْلَى الْـجَـنَّةِ، وَاَوْسَـطُهَـا وَمِـنْهَـا تَـفَجَّرُ اَنْهَارُ الْـجَـنَّةِ، فَـاِذَا سَــاَلْتُـمُ الـلّٰـهَ فَـاسْـاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔)) (مسند احمد: ٢٢٤٣٧)

سیدنا معاذ بن جبل ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے پانچ نمازیں ادا کیں، حرمت والے گھر کا حج کیا، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو بخش دے، وہ اس کی راہ میں ہجرت کرے یا اسی علاقے میں سکونت اختیار کیے رکھے، جس میں پیدا ہوا تھا۔'' راوی کو یہ یاد نہیں رہا کہ اس حدیث میں آپ ﷺ نے زکوۃ کا ذکر کیا تھا یا نہیں، سیدنا معاذ ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس حدیث کی خبر دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاذ! رہنے دو اور لوگوں کو نہ بتلاؤ (تاکہ وہ دوسرے نیک عمل بھی کرتے رہیں) کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے، جنت کا سب سے اعلی اور ممتاز درجہ فردوس ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں، اس لیے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کیا کرو۔''

فوائد: ...... اس حدیث مبارکہ میں ایک خوبصورت نقطے کا بیان ہے اور وہ یہ کہ جتنی احادیث میں آسان عمل پر بڑے اجر وثواب کی بشارتیں بیان کی گئی ہے، ان کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے نیک اعمال سے غفلت برتی جائے، اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہوا کہ اس حدیث کا علم بھی ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ نے ایک خاص مصلحت کی وجہ سے اس حدیث کو بیان کرنے سے منع فرمایا تھا۔

جنت کے درجوں کے حصول کے لیے اجتہاد اور محنت کی ضرورت ہے۔

(٨٩٧٦) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الترمذي: ٢٥٣٠، وابن ماجه: ٤٣٣١ (انظر: ٢٢٠٨٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٨٩٧٧)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ، فَجَلَسْتُ فَقَالَ: ((یَا اَبَا ذَرٍّ، ھَلْ صَلَّیْتَ؟)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((قُمْ فَصَلِّ۔)) فَصَلَّیْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ: ((یَا اَبَا ذَرٍّ! تَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔)) قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَلِلْاِنْسِ شَیَاطِیْنُ؟ قَالَ:((نَعَمْ۔)) قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! الصَّلَاۃُ، قَالَ: ((خَیْرٌ مَوْضُوْعٌ مَنْ شَاءَ اَقَلَّ وَمَنْ شَاءَ اَکْثَرَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! الصَّوْمُ، قَالَ: ((فَرْضٌ مَجْزِیٌّ وَعِنْدَ اللّٰہِ مَزِیْدٌ۔)) قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! فَالصَّدَقَۃُ، قَالَ: ((اَضْعَافٌ مُضَاعَفَۃٌ۔)) قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! فَاَیُّھَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جَھْدٌ مِنْ مُقِلٍّ اَوْ سِرٌّ اِلٰی فَقِیْرٍ۔)) قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلاً؟ قَالَ: ((آدَمُ۔)) قُلْتُ: وَنَبِیًّا کَانَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ۔)) قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ؟ قَالَ: ((ثَلَاثُمِائَۃٍ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ۔)) وَقَالَ: ((مَرَّۃً وَخَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا۔))، قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّمَا اُنْزِلَ عَلَیْکَ اَعْظَمُ؟ قَالَ: ((آیَۃُ الْکُرْسِیِّ: ﴿اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾۔)) (وَفِیْ رِوَایَۃٍ: حَتّٰی خَتَمَ الْآیَۃَ) (مسند احمد: ٢١٨٧٩)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جبکہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں آیا اور بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ذر! کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟'' میں نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو اور نماز پڑھو۔'' پس میں نے نماز پڑھی اور پھر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! انسانوں اور جنوں کے شیطانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی بالکل۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! نماز کے بارے میں کچھ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بہترین چیز ہے، جس کو بنایا گیا ہے، جو چاہے کم پڑھ لے اور جو چاہے زیادہ پڑھ لے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! روزہ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایسا فرض ہے کہ اس کا بدلہ بھی دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مزید بھی بہت کچھ ہے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! صدقہ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کئی گنا بڑھا دیا جائے گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کم مایہ آدمی کی طاقت کے بقدر یا کسی فقیر کو چپکے سے دے دینا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! سب سے پہلا نبی کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام۔'' میں نے کہا: کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ نے فرمایا: ''جی ہاں، نبی تھے اور ان سے کلام بھی کیا گیا تھا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مرسلین کی تعداد کتنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین سو اور پندرہ سولہ کے لگ بھگ۔''

(٨٩٧٧) تخریج: اسنادہ ضعیف جدا لجھالۃ عبید بن الخشخاش، ولضعف ابی عمر الدمشقی، وقال الدارقطنی: المسعودی عن ابی عمر الدمشقی متروک، أخرجہ النسائی: ٨/ ٢٧٥ (انظر: ٢١٥٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ایک روایت میں ہے: ''تین سو پندرہ ہے، جم غفیر ہیں۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر کون سی عظیم ترین چیز اتاری گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آیۃ الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾، ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پوری آیت تلاوت کی۔

فوائد: ......بعض انسان شیطان ہوتے ہیں، جیسا کہ سورۂ ناس میں بھی ہے، جو آدمی دوسرے کو گمراہ کرے، وہ شیطان ہے۔

انبیاء و رسل کی تعداد کے بارے میں دو طرق کے ساتھ مروی درج ذیل حدیث پر غور کریں:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَبِیٌّ كَانَ آدَمَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، مُعَلَّمٌ، مُكَلَّمٌ۔)) قَالَ: كَمْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ نُوْحٍ؟ قَالَ: ((عَشْرَةُ قُرُوْنٍ۔)) قَالَ: كَمْ كَانَ بَیْنَ نُوْحٍ وَاِبْرَاهِیْمَ؟ قَالَ: ((عَشْرَةُ قُرُوْنٍ۔)) قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ؟ قَالَ: ((ثَلَاثُ مِئَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ، جَمًّا غَفِیْرًا۔)) ......ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، وہ تعلیم دیے گئے تھے اور ان سے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کلام بھی کیا گیا تھا۔'' اس نے کہا: ان کے اور نوح علیہ السلام کے مابین کتنا فاصلہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'دس صدیاں (یا دس زمانے)۔'' اس نے کہا: نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس صدیاں۔'' پھر صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کل کتنے رسول ہو گزرے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین سو پندرہ، جم غفیر ہے۔''

(حاکم: ۲/ ۲٦۲، معجم کبیر للطبرانی: ۸/ ۱۳۹، صحیحہ: ۳۲۸۹)

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا ایک موقوف شاہد ذکر کرتے ہوئے کہا: سیدنا عبد اللہ بن عباس نے کہا: نوح اور آدم کے مابین دس صدیاں تھیں، سارے لوگ شریعتِ حقہ پر تھے، پھر اختلاف پڑ گیا، پس اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجنا شروع کیا، تاکہ وہ خوشخبریاں دیں اور ڈرائیں، عبد اللہ بن مسعود کی قراءت یوں تھی: ﴿كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا﴾ (تفسیر طبری: ۲/ ۱۹٤، حاکم: ۲/ ۵٤٦)

اس میں ایک اہم فائدے کا بیان ہے کہ لوگ شروع میں ایک امت تھے، خالص توحید ان کا مذہب تھا، پھر بعد میں ان پر شرک کے آثار طاری ہوئے۔ اس سے ان فلسفیوں اور ملحدوں کا ردّ ہوتا ہے، جو کہتے ہیں کہ اصل میں شرک تھا، بعد میں توحید کو وجود ملا۔ (صحیحہ: ۳۲۸۹)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَبِیًّا كَانَ آدَمُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ مُكَلَّمٌ۔)) قَالَ: كَمْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ نُوْحٍ؟ قَالَ: ((عَشْرَةُ قُرُوْنٍ۔)) قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ كَانَتِ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الرُّسُلُ؟ قَالَ: ((ثَلَاثُ مِئَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ۔))......ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، ان سے کلام بھی کیا گیا تھا۔'' اس نے کہا: ان کے اور نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس صدیاں۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کل کتنے رسول تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین سو پندرہ۔'' (معجم اوسط للطبرانی: ۱/ ۲۴/ ۲/ ۳۹۸، معجم کبیر للطبرانی: ۸/ ۱۳۹، حاکم: ۲/ ۲۶۲، صحیحۃ: ۲۶۶۸)

شیخ البانی رحمہ اللہ نے شواہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا: ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث کا ایک اقتباس یہ ہے: میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! پہلا نبی کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آدم نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں ہاں، وہ نبی تھے، جن سے کلام بھی کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور پھر ان میں اپنی روح پھونکی، پھر ان سے کہا: آدم! پتلا بن جا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! انبیاء کی تعداد کتنی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی تھے، ان میں رسولوں کی تعداد (۳۱۵) تھی، جم غفیر ہے۔'' (احمد: ۵/ ۲۶۵)

(۸۹۷۸)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: احْتَبَسَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَائٰى قَرْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، وَصَلّٰى وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((كَمَا اَنْتُمْ عَلٰى مَصَافِّكُمْ۔)) ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ: ((اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ، اَنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعِسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتّٰى اسْتَيْقَظْتُ، فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَتَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ يَارَبِّ! قَالَ: يَامُحَمَّدُ! فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ يَارَبِّ! فَرَاَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو نماز فجر سے اتنی دیر تک رکے رہے کہ قریب تھا کہ سورج کا کنارہ نظر آ جاتا، بہرحال پھر آپ ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے، نماز کے لیے اقامت کہی گئی، آپ ﷺ نے مختصر سی نماز پڑھائی اور جب سلام پھیرا تو فرمایا: ''جیسے ہو، اپنی صفوں پر بیٹھے رہو۔'' پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''بیشک میں تم کو بیان کرتا ہوں کہ آج صبح کس چیز نے مجھے روکے رکھا، میں رات کو کھڑا ہوا اور جتنی نصیب میں تھی، نماز پڑھی، ابھی میں نماز میں ہی تھا کہ اونگھ آ گئی، پھر جب بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے ربّ تعالیٰ کے سامنے ہوں، اللہ تعالیٰ بہت ہی خوبصورت شکل میں تھے، اللہ تعالیٰ نے کہا: اے محمد! مقرب فرشتے کن امور میں بحث مباحثہ کرتے ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے ربّ! میں تو نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے پھر کہا: مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب! مجھے تو علم

(۸۹۷۸) تخريج: صحيح، قاله الالباني، أخرجه الترمذي: ۳۲۳۵ (انظر: ۲۲۱۰۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِيْ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: وَمَا الْكَفَّارَاتُ؟ قُلْتُ: نَقْلُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجُمُعَاتِ وَجُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الْكَرِيْهَاتِ، قَالَ: وَمَا الدَّرَجَاتُ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: سَلْ، قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ۔)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا وَتَعَلَّمُوْهَا۔)) (مسند احمد: ٢٢٤٦٠)

نہیں ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی پر میرے کندھوں کے درمیان رکھی، مجھے اپنے سینے میں اس کے پوروں کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اور ہر چیز میرے لیے واضح ہوگئی اور مجھے معرفت حاصل ہوگئی، پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: اے محمد! (اب بتاؤ کہ) مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے کہا: کفارات میں، اس نے کہا: کفارات کیا ہوتے ہیں؟ میں نے کہا: جماعتوں کی طرف چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناپسند امور کے باوجود مکمل وضو کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: درجات کیا ہیں؟ میں نے کہا: کھانا کھلانا، نرم کلام کرنا اور اس وقت نماز ادا کرنا، جب لوگ سو رہے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: سوال کرو، میں نے کہا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فَعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ۔ (اے اللہ! میں تجھ سے نیکی کے کام نیکیاں کرنے، برائیوں کو ترک کرنے، مسکینوں سے محبت کرنا، مجھے بخشنے اور مجھ پر رحم کرنے کا سوال کرتا ہوں اور جب تو کسی قوم میں فتنہ برپا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے اس فتنے میں مبتلا کیے بغیر فوت کر دینا اور میں تجھ سے تیری محبت کا، تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت کا اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے)۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حق ہے، لہٰذا اس کو سیکھوں اور سکھاؤ۔''

فوائد:...... اگلی حدیث کے فوائد ملاحظہ ہوں۔

(٨٩٧٩)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ، عبدالرحمن بن عائش ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک

(٨٩٧٩) تخريج: انظر الحديث السابق (انظر: ٢٣٢١٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ لِلّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ غَدْوَةٍ وَهُوَ طَيِّبُ النَّفْسِ، مُسْفِرُ الْوَجْهِ، اَوْ مُشْرِقُ لْوَجْهِ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَرَاكَ طَيِّبَ لنَّفْسِ، مُسْفِرَ الْوَجْهِ، اَوْ مُشْرِقَ الْوَجْهِ، فَقَالَ: ((وَمَايَمْنَعُنِي، وَاَتَانِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ اللَّيْلَةَ فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: يَامُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِي اَيْ رَبِّ!، قَالَ: ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: فَوَضَعَ كَفَّيْهِ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى تَجَلّٰى لِيْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِي اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: يَامُحَمَّدُ! فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قَالَ: قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ، قَالَ: وَمَا الْكَفَّارَاتُ؟ قُلْتُ: الْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجُمُعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسْجِدِ خِلَافَ الصَّلَوَاتِ، وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، قَالَ: مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، وَمِنَ الدَّرَجَاتِ طِيْبُ الْكَلَامِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ، وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الطَّيِّبَاتِ،

صبح کو رسول اللہ ﷺ صحابہ کے پاس تشریف لائے، جبکہ آپ ﷺ خوشگوار موڈ میں تھے اور آپ ﷺ کے چہرے پر سفیدی یا چمک محسوس ہو رہی تھی، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آج تو ہم آپ کو بڑے عمدہ موڈ میں دیکھ رہے ہیں اور آپ کے چہرے پر سفیدی یا چمک بھی محسوس کی جارہی ہے، کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا مجھے کون سی چیز اس سے محروم کرسکتی ہے، بات یہ ہے کہ آج رات میرا ربّ سب سے خوبصورت شکل میں میرے پاس آیا اور کہا: اے محمد! میں نے کہا: جی میرے ربّ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ نے کہا: مقرب فرشتے کس موضوع پر بحث کرتے ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے ربّ! میں تو نہیں جانتا، ایسے دو تین دفعہ ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلیاں میرے کندھوں پر کے درمیان رکھیں، مجھے اپنے سینے میں ان کی ٹھنڈک محسوس ہوئی اور آسمان و زمین کی ہر چیز میرے لیے واضح ہو گی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِي اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ ...... ''اور ہم نے ایسے ہی ابراہیم (علیہ السلام) کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلائیں اور تا کہ وہ کامل یقین کرنے والوں سے ہو جائیں۔'' (سورۂ انعام: ۷۵) پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: اے محمد! مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے کہا: کفارات میں، اللہ تعالیٰ نے کہا: کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا: جماعتوں کی طرف پیدل چل کر جانا، نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور ناپسند حالتوں کے باوجود مکمل وضو کرنا۔ پھر فرمایا: ''جس نے یہ امور سر انجام دیئے، اس نے خیر کے ساتھ زندگی گزاری اور خیر کے ساتھ فوت ہوا، اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا،

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِي النَّاسِ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔)) (مسند احمد: ۲۳۵۹۷)

جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا، اور درجات یہ ہیں: اچھا کلام کرنا، سلام پھیلانا، کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: اے محمد! جب تم نماز پڑھو تو یہ دعا کیا کرو: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِي النَّاسِ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ۔'' ......''اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کو کرنے، برائیوں کو ترک کرنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھ پر رجوع کر اور جب تو لوگوں کے ساتھ فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے اس میں مبتلا کیے بغیر فوت کر دینا۔''

فوائد: ......ان دو احادیثِ مبارکہ کے متن پر غور کریں اور اندازہ لگائیں کہ جن اعمال کی ہمارے معاشرے میں کوئی خاص قدر و قیمت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ کتنے اہم ہیں۔ دیکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ہوئی تو جہانوں کے پروردگار اور بشریت کے سردار کی باتوں کا موضوع کیا تھا، یہ کتنی پاکیزہ مجلس تھی، یہ کتنا بابرکت کلام تھا، یہ سوالات و جوابات کی کتنی عمدہ نشست تھی، سبحان اللہ۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ان دو احادیث میں جن اعمال کا ذکر کیا گیا ہے، ان کو حرزِ جان بنائیں اور ان پر دوام اختیار کریں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا۔

(۸۹۸۰)۔ عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سَاُنَبِّئُكَ بِاَبْوَابٍ مِّنَ الْخَيْرِ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَقِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ۔)) ثُمَّ قَرَاَ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ الْآيَةَ۔ [السجدة: ۱٦] (مسند احمد: ۲۲٤۸٤)

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں تجھے خیر و بھلائی کے دروازوں کے بارے میں بتلاتا ہوں، روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹاتا ہے، جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے اور رات کو بندے کا قیام کرنا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ....﴾۔

(۸۹۸۰) تخريج: صحيح بطرقه و شواهده، أخرجه الطبراني في "الكبير": ۲۰/ ۲۰۰ (انظر: ۲۲۱۳۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… پوری آیت یہ ہے: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾ …… ''ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے، وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (سورۂ سجدہ:١٦)

(٨٩٨١)۔ وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّهُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْ قَالَ: اَنْتَ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالَ: فَاِلامَ تَدْعُوْا؟ قَالَ: ((اَدْعُوْ اِلَی اللّٰهِ وَحْدَهُ، مَنْ اِذَا کَانَ بِكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ کَشَفَهُ عَنْكَ، وَمَنْ اِذَا اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ اَنْبَتَ لَكَ، وَمَنْ اِذَا کُنْتَ فِیْ اَرْضٍ قَفْرٍ فَاَضْلَلْتَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّ عَلَیْكَ۔)) قَالَ: فَاَسْلَمَ الرَّجُلُ، ثُمَّ قَالَ: اَوْصِنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ لَهُ: ((لَا تَسُبَّنَّ شَیْئًا اَوْ قَالَ: اَحَدًا ۔)) شَكَّ الْحَکَمُ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ شَیْئًا بَعِیْرًا وَلَا شَاةً مُنْذُ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ((وَلَا تَزْهَدْ فِی الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ بِبَسْطِ وَجْهِكَ اِلٰی اَخِیْكَ وَاَنْتَ تُکَلِّمُهُ، وَاَفْرِغْ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَاءِ الْمُسْتَسْقِیْ، وَاتَّزِرْ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ، فَاِنْ اَبَیْتَ فَاِلَی الْکَعْبَیْنِ، وَاِیَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ قَالَ: فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِیْلَةِ، وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمَخِیْلَةَ۔)) (مسند احمد: ١٦٧٣٣)

ابو تمیمہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، یا اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا، جبکہ میں آپ ﷺ کے پاس موجود تھا، اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں یا آپ محمد (ﷺ) ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے کہا: آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس یکتا و یگانہ رب کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ اگر تجھ پر کوئی تکلیف آ پڑے گی اور تو اس کو پکارے گا تو وہ تیری تکلیف کو دور کر دے گا، جب تو قحط سالی میں مبتلا ہو جائے گا اور اس کو پکارے گا تو وہ تیرے لیے انگوریاں اگانے کے لیے (بارش نازل کرے گا) اور جب تو بے آب و گیاہ زمین میں اپنی سواری کھو بیٹھے گا اور اس کو پکارے گا تو وہ تیری سواری کو واپس تیرے پاس لے آئے گا۔'' پس وہ آدمی مسلمان ہو گیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے نصیحت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو گالی نہ دینا، (یعنی برا بھلا نہ کہنا)۔'' اس آدمی نے کہا: جب سے رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ نصیحت کی اس وقت سے میں نے کسی چیز، وہ اونٹ ہو یا بکری، کو گالی نہیں دی۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی نیکی سے بے رغبتی اختیار نہ کر، اگرچہ وہ اپنے بھائی سے بات کرتے وقت اس کے سامنے خندہ پیشانی کا اظہار کرنے کی صورت میں ہو، پانی مانگنے کے ڈول میں پانی ڈال اور نصف پنڈلی تک اپنے ازار کو اٹھا کے رکھ، پس اگر تو اس قدر عمل نہ کر سکے تو ٹخنوں تک رکھ لے، خبردار چادر کو

(٨٩٨١) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه ابوداود: ٣٥٦٢ (انظر: ١٦٦١٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچنا ہے، کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔''

فوائد: ...... ابوداود کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ((وَإِنْ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔))...... ''اور اگر کوئی آدمی تجھے برا بھلا کہے اور تیرے کسی عیب کی وجہ سے تجھے عار دلائے تو تو نے اس کو اس عیب کی وجہ سے عار نہیں دلانی جو تو جانتا ہے، کیونکہ اس چیز کا وبال اس پر ہوگا۔''

اس حدیث کے آخری جملے سے معلوم ہوا کہ چادر اور شلوار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر کی علامت ہے، خواہ دل میں تکبر پیدا ہو یا نہ ہو، اس لیے ہر وقت ہر مرد کو کم از کم اپنے ٹخنوں کو ننگا رکھنا چاہیے، اگر نصف پنڈلی تک رکھ لے تو افضل ہوگا۔

چند افراد کے علاوہ تمام مسلمان لباس کے اس ادب کا خیال نہیں رکھتے اور وہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ یہ ادب اس کے لیے ہے، جو تکبر کرے۔ یہ دراصل ان لوگوں کی کج فہمی ہے، کیونکہ مرد کا ٹخنوں کو چھپانا تکبر ہی کی علامت ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں واضح کیا ہے، اس نظریہ کے حاملین سے دوسرا سوال یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام اپنے ٹخنوں کو ننگا کیوں رکھتے تھے؟ کیا ان میں تکبر پیدا ہو جانے کا شبہ پایا جاتا تھا؟ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ۔

(۸۹۸۲)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ: اَوْصِنِیْ، فَقَالَ: سَاَلْتَ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَبْلِكَ، اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ رَاْسُ كُلِّ شَيْءٍ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْاِسْلَامِ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَتَلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ رَوْحُكَ فِی السَّمَاءِ وَذِكْرُكَ فِی الْاَرْضِ۔ (مسند احمد: ۱۱۷۹۶)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا: مجھے کوئی وصیت کریں۔ میں نے کہا: تو نے جو سوال مجھ سے کیا ہے، میں نے تجھ سے پہلے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا (اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا): ''میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کی بنیاد ہے، جہاد کو لازم پکڑ کہ وہ اسلام کی رہبانیت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کیا کر، کیونکہ وہ آسمان میں تیرے لیے باعث رحمت اور زمین میں تیرے لیے باعث تذکرہ ہیں۔''

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کی بنیاد تقوی اور اللہ کے خوف پر ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ مأمورات پر عمل کیا جائے اور منہیات سے اجتناب۔

(۸۹۸۳)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۸۹۸۲) تخریج: صحیح، قاله الالبانی، أخرجه ابویعلی: ۱۰۰۰ (انظر: ۱۱۷۷٤)

(۸۹۸۳) تخریج: اسناده ضعیف لضعف زبان بن فائد وسهل بن معاذ فی روایة زبان عنه، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۲۰/ ٤۳۱ (انظر: ۱۵٦۱۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَبِيْـهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّـهُ قَالَ: ((اَفْضَلُ الْـفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ مَـنَـعَكَ وَتَـصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ۔)) (مسند احمد: ١٥٧٠٣)

نے فرمایا: ''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ تو اس سے صلہ رحمی کر جو تجھ سے قطع رحمی کرے، اس کو دے جو تجھ کو محروم کرے اور اس سے درگزر کر جو تجھے گالیاں دے۔''

(٨٩٨٤)۔ عَنْ شَيْبَةَ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِـنْـدَ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الـزُّبَيْـرِ، عَـنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ ﷺ قَـالَ: ((ثَـلَاثٌ اَحْلِفُ عَـلَيْهِـنَّ، لَا يَـجْـعَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ لَهُ سَهْـمٌ فِـي الْاِسْـلَامِ كَـمَـنْ لَا سَهْمَ لَـهُ، فَـاَسْهُـمُ الْاِسْـلَامِ ثَلَاثَةٌ: الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالـزَّكَاةُ، وَلَايَتَوَلَّى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيَهُ غَيْـرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُـلٌ قَـوْمًا اِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَعَهُمْ، وَالـرَّابِـعَةُ لَـوْ حَـلَفْتُ عَلَيْهَا رَجَوْتُ اَنْ لَا آثَـمَ، لَا يَسْتُـرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔))، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْـعَـزِيْـزِ: اِذَا سَمِعْتُمْ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ مِثْلِ عُرْوَةَ يَـرْوِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَاحْفَظُوْهُ۔ (مسند احمد: ٢٥٦٣٤)

شیبہ حضرمی کہتے ہیں: ہم عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، عروہ بن زبیر نے ہم کو بیان کیا کہ سیدہ عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں، جس آدمی کا اسلام میں حصہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو اس آدمی کی طرح نہیں کرے گا، جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا، وہ تین چیزیں یہ ہیں: (۱) اسلام کے تین حصے ہیں: نماز، روزہ اور زکوۃ، (۲) یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک آدمی سے محبت رکھے اور پھر قیامت کے دن اس کو کسی کے سپرد کر دے، (۳) بندہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ ہی کر دے گا، اور اگر میں چوتھی چیز پر بھی قسم اٹھا لوں تو مجھے امید ہے کہ گنہگار نہیں ہوں گا اور وہ یہ ہے کہ جو آدمی دنیا میں کسی شخص پر پردہ ڈالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر پردہ ڈالے گا۔'' یہ حدیث سن کر عمر بن عبد العزیز نے کہا: جب تم ایسی حدیث سنو جس کو عروہ سیدہ عائشہ سے اور نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہی ہوں تو اس کو یاد کر لیا کرو۔

فوائد: ......اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں مختلف نیکیوں اور برائیوں کا ذکر ہوا ہے، قارئین الفاظ سے ہی نبی کریم ﷺ کا مقصود سمجھ سکتے ہیں، اس لیے زیادہ شرح نہیں کی گئی، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے فہم و عقل کی روشنی میں معمولی اور غیر معمولی حسنات و سیئات کا تعین نہ کریں، بلکہ شریعت کے تابع ہو کر زندگی گزاریں۔

❁❁❁❁

(٨٩٨٤) تخريج: حسن لغيره، أخرجه الحاكم: ١/ ١٩، وابويعلى: ٤٥٦٦ (انظر: ٢٥١٢١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کے مسائل

بَابُ مَاجَاءَ فِي تَعْرِيْفِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ
نیکی اور گناہ کی تعریف کا بیان

(۸۹۸۵)۔ عَنْ وَابِصَةَ يَعْنِي ابْنَ مَعْبَدٍ الْاَسَدِيَّ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ لَا اَدَعَ شَيْئًا مِنَ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ اِلَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَسْتَفْتُوْنَهُ، فَجَعَلْتُ اَتَخَطَّاهُمْ، فَقَالُوْا: اِلَيْكَ يَا وَابِصَةُ! عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: دَعُوْنِيْ فَاَدْنُوَ مِنْهُ فَاِنَّهُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ اَنْ اَدْنُوَ مِنْهُ، فَقَالَ: ((دَعُوْا وَابِصَةَ، اُدْنُ يَا وَابِصَةُ!)) مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔ قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((يَا وَابِصَةُ! اُخْبِرُكَ اَوْ تَسْاَلُنِيْ؟)) قُلْتُ: لَا بَلْ اَخْبِرْنِيْ، فَقَالَ: ((جِئْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ، فَجَمَعَ اَنَامِلَهُ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِنَّ فِيْ صَدْرِيْ وَيَقُوْلُ:

سیدنا وابصہ بن معبد الاسدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میرا ارادہ یہ تھا کہ نیکی اور گناہ کی ہر صورت کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کروں، مسلمانوں کی ایک جماعت آپ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، وہ لوگ مختلف سوال کر رہے تھے، میں ان کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے لگا، انھوں نے مجھے کہا: وابصہ! رسول اللہ ﷺ سے دور ہٹ جا، لیکن میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں آپ ﷺ کے قریب ہونا چاہتا ہوں، کیونکہ آپ ﷺ مجھے تمام لوگوں میں محبوب ترین ہیں، اتنے میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''وابصہ کو چھوڑ دو، وابصہ! آؤ میرے قریب ہو جاؤ۔'' دو تین دفعہ یہ ارشاد فرمایا، پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وابصہ! میں از خود تمہیں کچھ بتلا دو یا تم سوال کرو گے؟'' میں نے کہا: جی نہیں، آپ خود کچھ فرما دیں، آپ ﷺ

(۸۹۸۵) تخريج: اسناده ضعيف من اجل الزبير ابی عبد السلام، ثم هو منقطع بينه و بين ايوب، أخرجه الدارمی: ۲۵۳۳، وابويعلی: ۱۵۸۶ (انظر: ۱۸۰۰۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((یَـا وَابِـصَةُ! اسْتَـفْـتِ قَـلْبَكَ وَاسْتَفْتِ نَفْسَكَ۔ ثَـلَاثَ مَـرَّاتٍ۔ اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَيْـهِ الـنَّـفْـسُ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَـرَدَّدَ فِـي الـصَّـدْرِ، وَاِنْ اَفْتَـاكَ النَّـاسُ وَاَفْتَوْكَ۔)) (مسند احمد: ۱۸۱۶۹)

نے فرمایا: ''تم نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہو، میں نے کہا: جی ہاں، پس آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا اور وہ میرے سینے پر لگانے لگے اور فرمایا: ''وابصہ! اپنے دل سے پوچھ لیا کرو، اپنے دل سے پوچھ لیا کرو، تین بار فرمایا، نیکی وہ ہے جس پر نفس مطمئن ہو جائے اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور اس کے بارے میں سینے میں تردّد پیدا ہو، اگرچہ لوگ تجھے فتووں پر فتوے دیتے رہیں۔''

(۸۹۸۶)۔ (وَعَـنْـهُ مِـنْ طَـرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: جِـئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْـاَلُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْـمِ، فَـقَـالَ: ((جِـئْـتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْـمِ؟)) فَـقُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَاجِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ غَيْرِهِ، فَقَالَ: ((اَلْبِرُّ مَا انْشَـرَحَ لَـهُ صَـدْرُكَ، وَالْاِثْـمُ مَا حَاكَ فِيْ صَـدْرِكَ، وَاِنْ اَفْتَاكَ عَنْهُ النَّاسُ۔)) (مسند احمد: ۱۸۱۶۲)

(دوسری سند) وہ کہتے ہیں: میں نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟'' میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں اس کے علاوہ کوئی سوال کرنے کے لیے نہیں آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی وہ ہے، جس پر تجھے انشراح صدر ہو جائے اور گناہ وہ ہے، جو تیرے سینے میں کھٹکنے لگ جائے، اگرچہ لوگ تجھے فتوی دیتے رہیں۔''

فوائد: ...... جب کسی کام کے بارے میں انشراح صدر نہ ہو، بلکہ شک وشبہ سا پیدا ہو رہا ہو اور اس کے گناہ ہونے کا وہم پڑ رہا ہو تو اس کو ترک کر دینا چاہیے۔

(۸۹۸۷)۔ عَـنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ؓ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِيْ بِمَا يَحِلُّ لِيْ وَيُـحَـرَّمُ عَـلَيَّ؟ قَالَ: فَصَعَّدَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَوَّبَ فِي النَّظَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْبِرُّ مَاسَكَنَتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْـمُ مَالَمْ تَسْكُنْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَلَمْ يَطْمَئِنَّ اِلَيْـهِ الْقَلْبُ، وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ۔)) وَقَالَ:

سیدنا ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ان چیزوں کے بارے میں بتلائیں جو میرے لیے حلال اور مجھ پر حرام ہیں، نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف نگاہ بلند کی اور پھر پست کی اور فرمایا: ''نیکی وہ ہے جس پر نفس کو تسکین ملے اور دل کو اطمینان ہو اور برائی وہ ہے کہ جس پر نہ نفس کو سکون ملے اور نہ دل مطمئن ہو، اگرچہ فتوی دینے والے فتوی دیتے رہیں۔'' آپ ﷺ نے مزید

(۸۹۸۶) تخريج:انظر الحديث بالطريق الأول

(۸۹۸۷) تخريج:اسناده صحيح، أخرجه الطبراني في "الكبير": ۲۲/ ۵۸۵ (انظر: ۱۷۷٤۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((لاتقرب لَحْمَ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ وَلَا ذَا نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔)) (مسند احمد: ١٧٨٩٤)

فرمایا: ''گھریلوں گدھے کے گوشت اور کچلی والے درندے کے قریب نہ جا۔''

(٨٩٨٨)۔ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ ؓ، اِنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ؟ فَقَالَ: ((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔)) (مسند احمد: ١٧٧٨٣)

سیدنا نواس بن سمعان ؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا اور آپ ﷺ نے ان کو یہ جواب دیا: ''نیکی تو حسنِ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے، جو تیرے سینے میں کھٹکے اور یہ بات تجھے ناپسند لگے کہ لوگ اس پر مطلع ہو جائیں۔''

فوائد: ...... مطلع ہونے والے لوگوں سے مراد معاشرے کے وہ باوقار اور فاضل لوگ ہیں، جن سے شرم محسوس کی جاتی ہے۔

بلا شک وشبہ شریعتِ اسلامیہ میں نیکی اور گناہ والے امور کا وضاحت کے ساتھ تعین کر دیا گیا ہے۔ ان احادیثِ مبارکہ میں جو قانون پیش کیا گیا ہے، یہ انتہائی سلیم الفطرت اور خدا شناس لوگوں سے متعلقہ ہے، نہ کہ عوام الناس سے، کیونکہ عام لوگوں کے پاس اتنی معرفتِ الٰہی یا اتنا شعور یا اتنا ذوق ہی نہیں ہوتا کہ وہ اپنے نفس کی روشنی میں نیکی یا برائی کا تعین کر سکیں۔ جیسا کہ علامہ عبید اللہ مبارکپوری ؒ نے کہا: اس حدیث کا تعلق ان لوگوں سے ہے، جن کے باطن آلائشوں سے صاف اور دل گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، یہ حدیث عوام الناس سے متعلقہ نہیں ہے، بالخصوص گنہگار لوگ، کیونکہ وہ بیچارے تو بسا اوقات گناہ کو نیکی اور نیکی کو گناہ سمجھ بیٹھتے ہیں۔ (مرعاۃ المفاتیح: ۱/ ۱۱۷) عصر حاضر میں لوگوں کی کیفیت نے مبارکپوری صاحب کے مفہوم کی بہت حد تک تائید کی ہے۔ ہر ایک نے اپنی زندگی کے لیے نیکی و بدی کے خود ساختہ معیار بنا رکھے ہیں، جو عالم ان کی کسوٹی کی مخالفت میں فتوی یا دلائل پیش کرے گا، اسے یا تو اتنی اہمیت ہی نہیں دی جائے گی کہ اس کی بات پر توجہ کی جائے یا پھر اسے کہا جائے گا کہ اسلام میں اتنی سختی نہیں ہے۔

ایک مثال یہ ہے کہ ایک آدمی بہت کم بولتا تھا، دوسروں کے بارے میں تبصرہ نہیں کرتا ہے اور بے ضرر سا انسان تھا، لیکن بے نماز تھا، تلاوتِ کلام پاک سے بعید تھا، عورتوں کے پردے والے معاملات کی پابندی نہیں کرتا تھا، ہلکا ہلکا نشہ بھی کرتا تھا اور داڑھی مونڈتا تھا۔ صرف اس کی خاموشی کو دیکھ کر دنیوی سطح کے مطابق پڑھے لکھے لوگوں نے کہا کہ وہ تو کوئی فرشتہ ہے، کیونکہ وہ خاموش رہتا ہے اور کسی دوسرے آدمی کے معاملے میں کوئی دخل نہیں دیتا۔ یہ کسی کو نیک یا بد کہنے کا عوام الناس کا معیار ہے کہ بے نماز کو فرشتہ کہا جا رہا ہے، جائز حد تک خاموشی اچھا وصف ہے، لیکن سارے کا سارا اسلام اسی خصلت میں پنہاں نہیں ہے۔

(٨٩٨٨) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، أخرجه الترمذی: ٢٣٨٩ (انظر: ١٧٦٣٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عوام الناس کے لیے معیار قرآن اور حدیث ہیں، ان کو چاہیے کہ وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں نیکیوں اور گناہوں کو سمجھیں اور پھر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے تقاضے پورے کریں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ بِرِّ الْوَالِدَیْنِ وَحُقُوقِهَا وَالتَّرْغِیبِ فِیْ ذٰلِكَ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے، ان کے حقوق اور ان امور کی ترغیب دلانے کا بیان

اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بعد والدین کا حق سب سے مقدم ہے، قرآن مجید میں کئی مقامات پر جہاں اللہ تعالیٰ کی الوہیت وعبودیت کا حکم دیا گیا، وہاں والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کی تلقین بھی کی گئی۔ مسلمان والدین کے احترام واکرام کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر والدین مشرک اور کافر بھی ہوں، تب بھی ان کی خدمت اور ان سے حسنِ سلوک کرنا ضروری ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا﴾ ......''دنیا کے کاموں میں بطریق احسن ان کا ساتھ دینا۔'' (سورۂ لقمان: ۱۵)

اگر اس سلسلے میں شریعت خاموش ہی رہتی تب بھی عقل وشعور کا فیصلہ یہی ہوتا کہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا مروّت نہیں اور ذوقِ سلیم اور وجدان بھی یہی کہتا اور انسانیت کا بھی یہی تقاضا ہوتا کہ جن پاک نفوس نے بچپن میں اولاد کے ساتھ حسنِ سلوک کیا، اولاد کو بھی چاہیے کہ وہ ﴿هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ کے تحت ان کے سامنے عاجزی وفرمانبرداری کے بازو بچھا دے۔

حسن سلوک، صلہ رحمی، شفقت ومحبت اور احترام واکرام کے سب سے زیادہ مستحق آدمی کے رشتہ دار ہوتے ہیں، جن میں والدین کو فوقیت وبرتری حاصل ہے، لیکن آجکل اکثر لوگوں نے اپنے اپنے معیار کے مطابق دوست بنا لیے ہیں، دوستی نبھانے کے لیے مال ودولت تو کیا، قریب سے قریب تر رشتہ داروں کو بھی داؤ پہ لگا دیا جاتا ہے، والدین اپنے پردیسی بچوں کی ملاقاتوں اور ان کی مجلسوں کو ترستے رہتے ہیں، لیکن ان کی اوّلین ترجیح ان کے دوست ہوتے ہیں، اسی طرح باروزگار بچے اپنی آمدنی کو غیروں کی خوشی غمی پر صرف کرتے ہیں، لیکن والدین اور بہن بھائیوں کے سلسلے میں کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ شرعی احکام سے دوری کا نتیجہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو والدین کا حق سب سے مقدم رکھا ہے۔

(۸۹۸۹)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُمَدَّ لَهُ فِیْ عُمْرِهِ، وَاَنْ یُزَادَ لَهُ فِیْ رِزْقِهِ، فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْهِ، وَلْیَصِلْ رَحِمَهُ۔)) (مسند احمد: ۱۳۴۳۴)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی عمر بڑھا دی جائے اور اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو وہ اپنے والدین سے نیکی کرے اور صلہ رحمی کرے۔''

فوائد:......عمر بڑھنے سے مراد برکت ہے، مزید دیکھیں حدیث نمبر (۹۰۴۹)

(۸۹۸۹) تخریج: حدیث صحیح (انظر: ۱۳۴۰۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۸۹۹۰)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ‌رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌ﷺ: ((لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهُ، اِلَّا اَنْ یَجِدَهُ مَمْلُوْكًا، فَیَشْتَرِیَهُ فَیُعْتِقَهُ۔)) (مسند احمد: ۷۵٦۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بچہ اپنے باپ یا ماں کو بدلہ نہیں دے سکتا، الا یہ کہ وہ اس کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

فوائد: ……اس حدیث کی فقہ یہ ہے کہ اس اعتبار سے غلام بھی میت کی طرح ہوتا ہے کہ اس کو تصرف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا، اس لیے اس کی آزادی اس کی زندگی کی طرح ہے، پس جس آدمی نے اپنے باپ کو آزاد کیا، تو گویا اس نے اپنے باپ کو زندہ کر دیا، جیسے اس کا باپ اس کی زندگی کا سبب بنا تھا، گویا اس نے باپ کے احسان کا جواب دے دیا۔

(۸۹۹۱)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ‌رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌ﷺ اَوْصَاهُ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ (مِنْهَا) ((وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ۔)) (مسند احمد: ۲۲٤۲۵)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دس کلمات کی وصیت کی، ان میں سے ایک وصیت یہ تھی: ''اور تو نے ہرگز اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرنی، اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے اہل اور مال سے دور ہو جائے۔''

(۸۹۹۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ‌رضی اللہ عنہ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ‌ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ لِاُبَایِعَكَ (زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ اُخْرٰی عَلَى الْهِجْرَةِ) وَتَرَكْتُ اَبَوَیَّ یَبْكِیَانِ، قَالَ: ((فَارْجِعْ اِلَیْهِمَا، فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَیْتَهُمَا۔)) وَاَبٰی اَنْ یُبَایِعَهُ۔ (مسند احمد: ٦۸۳۳)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنے کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں، لیکن میں نے اپنے والدین کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ رو رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تو ان کی طرف لوٹ جا اور جیسے تو نے ان کو رلایا ہے، اسی طرح ان کو ہنسا۔'' اور آپ ﷺ نے اس کی بیعت لینے سے انکار کر دیا۔

(۸۹۹۳)۔ وَعَنْهُ اَیْضًا ‌رضی اللہ عنہ ، قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌ﷺ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْ هٰذَا الشِّعْبِ، فَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس درخت کے نیچے دیکھا، اچانک ایک آدمی اس گھاٹی سے آیا اور آپ ﷺ کو سلام کہا

(۸۹۹۰) تخریج: أخرجه مسلم: ۱۵۱۰ (انظر: ۷۵۷۰)

(۸۹۹۱) تخریج: اسناده ضعیف لانقطاعه، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر لم یدرك معاذا، أخرجه بنحوه ابن ماجه: ۳۳۷۱، ٤۰۳٤ (انظر: ۲۲۰۷۵)

(۸۹۹۲) تخریج: حدیث حسن، أخرجه النسائی: ۷/ ۱٤۳ (انظر: ٦۸۳۳)

(۸۹۹۳) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵٤۹ (انظر: ٦۵۲۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ قَدْ أَرَدْتُّ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْآخِرَةَ، قَالَ: ((هَلْ مِنْ أَبَوَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ ؟)) قَالَ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كِلَاهُمَا، قَالَ: ((فَارْجِعْ إِبْرَرْ أَبَوَيْكَ۔)) قَالَ: فَوَلّٰى رَاجِعًا مِّنْ حَيْثُ جَاءَ۔ (مسند احمد: ٦٥٢٥)

اور کہا: میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، میرا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور آخرت کے گھر کو حاصل کرنا ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تیرے والدین میں کوئی ایک زندہ ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! دونوں زندہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تو لوٹ جا اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کر۔'' پس وہ جہاں سے آیا تھا، اُدھر ہی لوٹ گیا۔

فوائد: ...... جہاد اہم فریضۂ اسلام اور بڑا مشکل عمل ہے، لیکن جہاد کی رغبت رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ پہلے امیر کو اپنے گھر والوں کی صورتحال سے آگاہ کرے۔

(٨٩٩٤)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ؟ فَقَالَ: ((أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔)) (مسند احمد: ٦٥٤٤)

(دوسری سند) ایک آدمی جہاد کی اجازت طلب کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر ان کی خدمت کر کے جہاد کر۔''

فوائد: ......اس حدیث کو بعض اہل علم نے صحیح اور بعض نے حسن کہا ہے۔ لیکن اس کی سند میں ابن لہیعۃ راوی ضعیف ہے اور دراج، ابوالہیثم سے بیان کرتا ہے اور یہ سند بھی اہل علم کے ہاں ضعیف ہوتی ہے۔ ہاں بعض میں ابن لہیعہ نہیں ہے۔ بہرحال اگر یہ روایت صحیح یا حسن ہے تو مذکورہ وجہ ضعف کا انجبار ہونا چاہیے ورنہ اسے صحیح یا حسن کہنا ٹھیک نہیں۔(عبداللہ رفیق)

(٨٩٩٥)۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: هَاجَرَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَجَرْتَ الشِّرْكَ، وَلٰكِنَّهُ الْجِهَادُ، هَلْ بِالْيَمَنِ أَبَوَاكَ ؟۔)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَذِنَا لَكَ؟۔)) قَالَ: لَا، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْجِعْ إِلٰى أَبَوَيْكَ فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ فَعَلَا وَإِلَّا

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تو نے شرک کو تو چھوڑ دیا ہے، لیکن ابھی تک جہاد باقی ہے، اچھا یہ بتاؤ کہ کیا یمن میں تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انھوں نے تجھے اجازت دی ہے؟'' اس نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تو اپنے والدین کی طرف لوٹ جا اور ان سے

(٨٩٩٤) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(٨٩٩٥) تخريج: صحيح، قاله الالبانی، أخرجه ابوداود: ٢٥٣٠ (انظر: ١١٧٢١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَبَرَّهُمَا۔)) (مسند احمد: ١١٧٤٤)

اجازت طلب کر، اگر وہ اجازت دے دیں تو ٹھیک، وگرنہ ان کے ساتھ ہی نیکی کرتے رہنا۔''

(٨٩٩٦)۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ ؓ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَدْتُ الْغَزْوَ وَجِئْتُكَ أَسْتَشِيْرُكَ؟ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((الْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا۔)) ثُمَّ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فِي مَقَاعِدَ شَتّٰى كَمِثْلِ هٰذَا الْقَوْلِ۔ (مسند احمد: ١٥٦٢٣)

سیدنا معاویہ بن جاہمہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ جہاد کرنا چاہتا ہوں اور اب آپ کے ساتھ مشورہ کرنے کے لیے آیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیری ماں زندہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تو اسی کے ساتھ رہ، کیونکہ جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے۔'' پھر راوی نے دوسری اور تیسری دفعہ مختلف مجلسوں میں یہ حدیث اسی طرح ہی بیان کی۔

فوائد:...... اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کی خدمت کرنے میں اس کے پاؤں کے نیچے روندی جانے والی مٹی بن جا، یعنی ماں کی جائز خواہش کو دوسری مخلوقات کی خواہشات سے مقدم سمجھ کر پہلے اس کو پورا کیا جائے۔

(٨٩٩٧)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا۔)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ۔)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔)) قَالَ: فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔ (مسند احمد: ٣٨٩٠)

سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔'' میں نے کہا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔'' میں نے کہا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' آپ ﷺ نے مجھے یہ امور بیان کیے اور اگر میں آپ ﷺ سے زیادہ کا مطالبہ کرتا تو آپ ﷺ نے بھی مجھے زیادہ بتلانا تھا۔

(٨٩٩٨)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُ رَغِمَ أَنْفُ رَغِمَ

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کا ناک خاک آلود ہو جائے، ناک خاک آلود

(٨٩٩٦) تخريج: اسناده حسن، أخرجه النسائي: ٦/ ١١، وابن ماجه: ٢٧٨١ (انظر: ١٥٥٣٨)

(٨٩٩٧) تخريج: أخرجه البخاري: ٥٢٧، ٥٩٧٠، ومسلم: ٨٥ (انظر: ٣٨٩٠)

(٨٩٩٨) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٥٥١ (انظر: ٨٥٥٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا عِنْدَهُ الْكِبَرُ لَمْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، (وَفِيْ لَفْظٍ) فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ۸۵۳۸)

ہو جائے، اس کا ناک خاک آلود ہو جائے جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت پایا، لیکن انھوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔''

فوائد:...... یہ بڑی محرومی ہے کہ آدمی اپنے بوڑھے والدین کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔

(۸۹۹۹)۔ عَنْ اُبَيِّ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا ، ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهُ۔)) (مسند احمد: ۱۹۲۳۶)

سیدنا ابی بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے والدین دونوں یا کسی ایک کو پایا، لیکن پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا، اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے اور ہلاک کر دے۔''

(۹۰۰۰)۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيِّ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُوْصِيْكُمْ بِاُمَّهَاتِكُمْ ، اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِآبَائِكُمْ ، اِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ۔)) (مسند احمد: ۱۷۳۱۹)

سیدنا مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ تمھیں تمہاری ماؤں کے بارے میں وصیت کرتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ تمھیں تمہارے باپوں کے بارے میں نصیحت کرتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ تمھیں ان کے بعد دیگر قریب سے قریب تر رشتہ داروں کے بارے میں وصیت کرتا ہے۔''

(۹۰۰۱)۔ عَنْ خِدَاشِ بْنِ سَلَامَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اُوْصِيْ اِمْرَءً بِاُمِّهِ ، اُوْصِيْ اِمْرَءً بِاُمِّهِ ، اُوْصِيْ اِمْرَءً بِاُمِّهِ ، اُوْصِيْ اِمْرَءً بِاَبِيْهِ ، اُوْصِيْ اِمْرَءً بِاَبِيْهِ ، اُوْصِيْ اِمْرَءً بِمَوْلَاهُ الَّذِيْ يَلِيْهِ ، وَاِنْ كَانَتْ عَلَيْهِ فِيْهِ اَذَاةٌ تُؤْذِيْهِ۔)) (مسند احمد: ۱۸۹۹۷)

سیدنا خداش بن سلامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کی ماں کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کی ماں کے بارے نصیحت کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کے باپ کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کے غلام کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، جو اس کی خدمت کر رہا ہے، اگرچہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی ایسی تکلیف آ پڑے، جو واقعی اسے تکلیف دے۔''

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۰۲)۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حِيْدَةَ رَضِىَ اللهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبَرُّ ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ۔))، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ((ثُمَّ أُمَّكَ۔))، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ۔))، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ۔)) (مسند احمد: ۲۰۲۸۱)

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے نیکی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ماں سے۔'' میں نے کہا: اس کے بعد کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ماں سے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ماں سے۔'' میں نے کہا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اپنے باپ سے اور پھر قریب سے قریب تر رشتہ داروں سے۔''

فوائد: ...... اگر چہ باپ پورے کنبے کا کفیل ہوتا ہے، محنت مزدوری کر کے اپنے بیوی بچوں کی ہر ضرورت پوری کرتا ہے، لیکن بچے کے سلسلے میں جو شفقت بھری خدمات ماں کو سرانجام دینا پڑتی ہیں، وہ کسی کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہیں۔ نو ماہ تک حمل کی صعوبتیں، ولادت کے کٹھن مراحل، بچے کو اپنی چھاتی سے خوراک مہیا کرنا، دن رات اس نگہداشت اور صفائی ستھرائی کے حقوق ادا کرنا، اس کی تکلیف پر بے چین ہو جانا اور بچے کی ہر قسم کی تکلیف کو رفع کرنے میں اپنا سکون سمجھنا، جبکہ ہر مرحلے میں ماں شفقت کرتی ہے، بوجھ نہیں سمجھتی، اللہ اکبر۔ اگر رات کی گہری نیند والی گھڑیوں میں بچہ کسی چیز کا مطالبہ کر دے تو جو ہستی بچے کے مطالبے کو پورا کرنے میں اپنا سکون سمجھے گی، اسی کو ماں کہتے ہیں۔

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے حقوق کو مقدم رکھا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باپ کی خدمت کا لحاظ نہ رکھا جائے۔

(۹۰۰۳)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ اِلَّا قَوْلَه: ((ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ۔)) (مسند احمد: ۸۳۲۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کی حدیث نبوی بیان کی ہے، البتہ اس میں درج ذیل الفاظ نہیں ہیں: ''پھر زیادہ قریبی رشتہ دار اور ان کے بعد مزید قریبی۔''

(۹۰۰۴)۔ عَنْ اَبِیْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِىَ اللهُ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ مَوْلَاهُمْ، قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ

صحابی رسول سیدنا ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ، جو کہ بدری تھے اور ان کے مولی تھے، سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک انصاری آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: میرے والدین کی وفات کے

(۹۰۰۲) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه ابوداود: ۵۱۳۹، والترمذى: ۱۸۹۷ (انظر: ۲۰۰۲۸)
(۹۰۰۳) تخريج: أخرجه البخارى: ۵۹۷۱، ومسلم: ۲۵۴۸ (انظر: ۸۳۴۴)
(۹۰۰۴) تخريج: اسناده ضعيف لجهالة حال على بن عبيد، أخرجه ابوداود: ۵۱۴۲، وابن ماجه: ۳۶۶۴ (انظر: ۱۶۰۵۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! هَلْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ بَعْدَ مَوْتِهِمَا اَبَرُّهُمَا بِهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ خِصَالٌ اَرْبَعَةٌ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا، وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا. وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا، فَهُوَ الَّذِيْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ بِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا۔)) (مسند احمد: ١٦١٥٦)

بعد کوئی ایسی چیز بچی ہے کہ اس کے ذریعے میں ان کے ساتھ نیکی کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی بالکل، چار چیزیں ہیں، ان کے لیے دعائے رحمت کرنا، ان کے لیے بخشش طلب کرنا، ان کے وعدوں کو نبھانا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور ان لوگوں سے صلہ رحمی کرنا، جو صرف اُن کی طرف سے رشتہ دار بنتے ہوں، یہ امور ہیں کہ جو ان کی وفات کے بھی تجھ پر باقی ہیں۔''

فوائد: ...... وعدوں کو نبھانے سے مراد یہ ہے کہ اگر والدین نے کسی سے مدد کرنے یا کوئی اور نیکی کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے تو اس کو نبھانا چاہیے۔

(٩٠٠٥)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَمَرَتْهُ اُمُّهُ، اَوْ اَبُوْهُ، اَوْ كِلَاهُمَا، قَالَ: شُعْبَةُ، يَقُوْلُ: ذٰلِكَ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهُ، فَجَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةَ مُحَرَّرٍ، فَاَتَى اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَاِذَا هُوَ يُصَلِّي الضُّحٰى يُطِيْلُهَا، فَصَلّٰى مَابَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ، وَبَرَّ وَالِدَيْكَ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ بَابِ الْجَنَّةِ، فَحَافِظْ عَلَى الْوَالِدِ، اَوِ اتْرُكْ۔)) (مسند احمد: ٢٢٠٦٠)

ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو اس کی ماں نے یا باپ نے یا دونوں نے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے، لیکن اس نے طلاق دینے پر سو غلاموں کو آزاد کرنے کی نذر مان لی، پھر وہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، جبکہ وہ طوالت کے ساتھ نماز چاشت ادا رہے تھے، انھوں نے ظہر اور عصر کے درمیان بھی نماز پڑھی، اس آدمی نے ان سے سوال کیا، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اپنی نذر پوری کر اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''والد جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تیری مرضی ہے کہ تو اپنے والد کی حفاظت کر یا ضائع کر دے۔''

فوائد: ...... سو غلاموں کی آزادی کی نذر ماننے سے اس کا مقصود والدین کو ڈرانا تھا تا کہ وہ طلاق کا حکم دینے سے باز آ جائیں، لیکن معاملہ اس کے الٹ ثابت ہوا۔

(٩٠٠٥) تخريج: اسناده حسن، أخرجه ابن ماجه: ٢٠٨٩ (انظر: ٢١٧١٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۰۶)۔ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، اَيْضًا قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ اَبَاالدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: اِنَّ امْرَاَتِیْ بِنْتُ عَمِّیْ وَاَنَا اُحِبُّهَا، وَاِنَّ وَالِدَتِیْ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اُطَلِّقَهَا، فَقَالَ: لَا آمُرُكَ اَنْ تُطَلِّقَهَا وَلَا آمُرُكَ اَنْ تَعْصِیَ وَالِدَتَكَ، وَلٰكِنْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْوَالِدَةَ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَنْ شِئْتَ فَاَمْسِكْ وَاِنْ شِئْتَ فَدَعْ۔)) (مسند احمد: ۲۲۰۶۹)

(دوسری سند) ابوعبدالرحمن سلمی کہتے ہیں: ایک آدمی سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میری بیوی میری چچازاد ہے اور میں اس سے محبت بھی کرتا ہوں، لیکن میری والدہ مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں، انھوں نے کہا: نہ میں تجھے یہ حکم دیتا ہوں کہ تو اس کو طلاق دے دے اور نہ یہ کہتا ہوں کہ تو اپنے والدین کی نافرمانی کر، البتہ میں تجھے وہ حدیث بیان کر دیتا ہوں، جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک والدہ جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے، پس تو اس دروازے کو روک لے اور اگر چاہتا ہے تو چھوڑ دے۔''

(۹۰۰۷)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ: كَانَ فِيْنَا رَجُلٌ لَمْ تَزَلْ بِهٖ اُمُّهُ اَنْ يَتَزَوَّجَ حَتّٰى تَزَوَّجَ، ثُمَّ اَمَرَتْهُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَرَحَلَ اِلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَقَالَ: اِنَّ اُمِّیْ لَمْ تَزَلْ بِیْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ ثُمَّ اَمَرَتْنِیْ اَنْ اُفَارِقَ، قَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِیْ آمُرُكَ اَنْ تُفَارِقَ وَمَا اَنَا بِالَّذِیْ آمُرُكَ اَنْ تُمْسِكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْ۔)) قَالَ: فَرَجَعَ وَقَدْ فَارَقَهَا۔ (مسند احمد: ۲۸۰۶۱)

(تیسری سند) وہ کہتے ہیں: ہم میں ایک آدمی تھا، اس کی ماں اس بات پر اصرار کرتی رہی کہ وہ شادی کرے، بالآخر اس نے شادی کر لی، پھر اسی ماں نے اس کو یہ حکم دینا شروع کر دیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے، وہ آدمی شام میں سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا: پہلے میری ماں میری شادی کرانے پر مصر رہی، یہاں تک کہ میں نے شادی کر لی، لیکن اب وہ مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں۔ انھوں نے کہا: میں نہ تو تجھے طلاق دینے کا حکم دوں گا اور نہ یہ حکم دوں گا کہ اس کو روکے رکھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے، پس تو اس دروازے کو ضائع کر دے یا اس کی حفاظت کیے رکھ۔'' یہ حدیث سن کر وہ لوٹا اور اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

(۹۰۰۶) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(۹۰۰۷) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

(۹۰۰۸)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي اِمْرَاَةٌ اُحِبُّهَا ، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا ، فَاَمَرَنِي اَنْ اُطَلِّقَهَا ، فَاَبَيْتُ ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِمْرَاَةً كَرِهْتُهَا لَهُ فَاَمَرْتُهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَاَبٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللّٰهِ! طَلِّقْ اِمْرَاَتَكَ۔)) فَطَلَّقَهَا۔ (وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ اَيْضًا) فَقَالَ: ((اَطِعْ اَبَاكَ۔)) (مسند احمد: ۵۰۱۱)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میری ایک بیوی تھی، میں اس کو پسند کرتا تھا، جبکہ میرے باپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے، اس لیے انھوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو طلاق دے دوں، لیکن میں نے ان کی بات نہ مانی، پس وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے بیٹے عبداللہ کی ایک بیوی ہے، میں اس کو ناپسند کرتا ہوں، اس لیے میں نے اس کو یہ حکم دیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے، لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔'' پس انھوں نے اس کو طلاق دے دی، ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے باپ کی بات مان لے۔''

فوائد: ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی اطاعت، نفس کی خواہش پر مقدم ہے، جب ان کا حکم دین کے زیادہ موافق نظر آ رہا ہو، کیونکہ ظاہر یہی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ناپسندی کی وجہ عورت کی قلتِ دین ہو گی۔

اس حدیث میں والدین کی اطاعت کی ایک مثال بیان کی گئی ہے، امام مبارکپوری نے اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے لکھا: یہ واضح دلیل تقاضا کرتی ہے کہ جب باپ اپنے بیٹے کو طلاق دینے کا حکم دے تو وہ ان کے حکم پر اپنی بیوی کو طلاق دے دے، اگرچہ اس کو اپنی بیوی سے محبت ہو، کیونکہ یہ محبت والدین کے حکم کے سامنے عذر نہیں بن سکتی، اس حدیث میں صرف باپ کا ذکر ہے، لیکن ماں کے حکم کی بھی یہی حیثیت ہے، کیونکہ آپ ﷺ نے دوسری حدیث میں یہ وضاحت فرما دی ہے کہ بیٹے پر اس کے باپ کی بہ نسبت اس کی ماں کا حق زیادہ ہے۔ (تحفۃ الاحوذی) ہاں اگر والدین کے حکم کی بنیاد دینی و اخلاقی بنیادوں پر نہ ہو تو ادب و احترام سے ان کو سمجھایا جائے تاکہ وہ بھی راضی ہو جائیں اور خواہ مخواہ عورت پر بھی ظلم نہ ہو، وگرنہ والدین کے حکم کو بیوی پر ترجیح دے کر اس کو رخصت کر دیا جائے۔

لیکن افسوس کہ آجکل لوگوں نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک یا بدسلوکی سے پیش آنے کے لیے اپنے بیوی بچوں اور دوستوں کو معیار قرار دیا ہے، اپنے بیوی کے ہر قسم کے ناز نخرے پورے کیے جاتے ہیں، لیکن والدین پر ہونے والے اخراجات کو بوجھ سمجھا جاتا ہے، اگرچہ ان کی مقدار بھی کم ہوتی ہے۔

(۹۰۰۸) تخریج: اسنادہ قوی، أخرجه ابوداود: ۵۱۳۸، وابن ماجه: ۲۰۸۸، والترمذی: ۱۱۸۹ (انظر: ۵۰۱۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۰۹)۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ مَرْثَدٍ، اَوْ مَرْثَدِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: ((هَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ مِنْ اَحَدٍ حَيٌّ؟)) قَالَ لَهُ: مَرَّاتٍ۔ قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاسْقِ الْمَاءَ۔)) قَالَ: كَيْفَ اَسْقِيْهِ؟ قَالَ: ((اِكْفِهِمْ آلَتَهُ اِذَا حَضَرُوْهُ وَاحْمِلْهُ اِلَيْهِمْ اِذَا غَابُوْا عَنْهُ۔)) (مسند احمد: ۲۳۵۱۲)

سیدنا عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے ایک بندے سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتلائیں، جو مجھے جنت میں داخل کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟'' اس نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر پانی پلا۔'' اس نے کہا: میں کیسے پانی پلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگ حاضر ہوں تو پانی کے آلات کے سلسلے میں ان کو کفایت کر اور اگر وہ غائب ہوں تو اٹھا کر ان کی طرف لے جا۔''

فوائد: ...... والدین کے حق کو واضح کرنے اور اس میں تاکید پیدا کرنے کے لیے سوال دوہرایا گیا۔

(۹۰۱۰)۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ اُمِّيْ، (وَفِيْ لَفْظٍ: اَتَتْنِيْ اُمِّيْ) وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اُمِّيْ قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، اَفَاَصِلُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ۔))(مسند احمد: ۲۷٤٥٤)

سیدہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میری ماں میرے پاس آئی، جبکہ وہ مشرک تھی، یہ اس وقت کی بات ہے، جب قریشیوں نے رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کیا ہوا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میری ماں میرے پاس آئی ہے، اسے مجھ سے کچھ تعاون کی رغبت تھی، کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔''

(۹۰۱۱)۔ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ فِيْ مُدَّةِ قُرَيْشٍ (وَفِيْ لَفْظٍ: فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمُ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) مُشْرِكَةً وَهِيَ

(دوسری سند) سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میری ماں میرے پاس آئی، یہ اس مدت کی بات ہے، جب رسول اللہ ﷺ اور قریشیوں کے درمیان معاہدہ تھا، میری ماں مشرکہ تھی اور محتاج تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اے اللہ

(۹۰۰۹) تخريج: اسناده ضعيف، عياض بن مرثد مجهول، أخرجه البخاري في "التاريخ الكبير": ۷/ ۲۵، والطبراني في "الكبير": ۱۷/ ۱۰۱٤(انظر: ۲۳۱۲٤)

(۹۰۱۰) تخريج: حديث صحيح (انظر: ۲٦۹۱٥)

(۹۰۱۱) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَاغِبَةٌ يَعْنِي مُحْتَاجَةً، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ أُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: ((صِلِيْ أُمَّكِ۔)) (مسند احمد: ۲۷۴۷۸)

کے رسول! میری ماں میرے پاس آئی ہے، وہ مشرکہ ہے اور تعاون کی رغبت رکھتی ہے، کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اپنی ماں سے صلہ رحمی کر۔''

فوائد: ......ثابت ہوا کہ اگر والدین کافر اور مشرک ہوں، تب بھی وہ اپنی اولاد کے حسن سلوک کے مستحق قرار پاتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾...... ''اور اگر وہ (والدین) تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا۔'' (سورۂ لقمان: ۱۵)

غور فرمائیں کہ مشرک اور شرک پر مجبور کرنے والے والدین کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنے کا درس دیا گیا ہے، مسلمان والدین کے مقام و مرتبہ کا خود اندازہ لگالیں۔ یہ آیت والدین کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(۹۰۱۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا مَرَّ عَلَيْهِ وَهُمْ فِيْ طَرِيْقِ الْحَجِّ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَلَسْتَ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَانْطَلَقَ اِلٰى حِمَارٍ كَانَ يَسْتَرِيْحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رَاحِلَتَهُ، وَعِمَامَةٍ كَانَ يَشُدُّ بِهَا رَاْسَهُ، فَدَفَعَهَا اِلَى الْاَعْرَابِيِّ، فَلَمَّا انْطَلَقَ قَالَ لَهُ بَعْضُنَا: انْطَلَقْتَ اِلٰى حِمَارِكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَسْتَرِيْحُ عَلَيْهِ، وَعِمَامَتِكَ الَّتِيْ كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَاْسَكَ، فَاَعْطَيْتَهُمَا هٰذَا الْاَعْرَابِيَّ، وَاِنَّمَا كَانَ يَرْضٰى بِدِرْهَمٍ، قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ۔)) (مسند احمد: ۵۶۵۳)

عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے کہ ایک بدو سیدنا عبد اللہ بن عمر ؓ کے پاس سے گزرا اور ہم لوگ حج کے راستے میں تھے، انھوں نے اس بدو سے کہا: کیا تم فلاں بن فلاں ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، پس سیدنا عبد اللہ ؓ اس گدھے کی طرف گئے، جس پر اونٹ کی سوار سے تھک جانے کے بعد کچھ راحت حاصل کرنے کے لیے سفر کرتے تھے، اور وہ پگڑی لی، جس سے اپنا سر باندھتے تھے، پھر یہ دونوں چیزیں بدو کو دے دیں، جب وہ آدمی چلا گیا تو ہم میں سے بعض افراد نے سیدنا عبد اللہ ؓ سے کہا: آپ اپنے گدھے پر آرام کرتے تھے اور پگڑی سے سر کو باندھ لیتے تھے، لیکن اب آپ نے یہ دونوں چیز اس بدو کو دے دی ہیں، اس نے تو ایک درہم پر راضی ہو جاتا تھا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''بے شک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ باپ کی وفات کے بعد اس کی محبت والے لوگوں سے صلہ رحمی کی جائے۔''

(۹۰۱۲) تخریج: أخرجہ مسلم: ۲۵۵۲ (انظر: ۵۶۵۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۱۳)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ﷺ، قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي يُرِيْدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِيْ، قَالَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدَيْكَ، إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ أَمْوَالَ أَوْلَادِكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا۔)) (مسند احمد: ٦٦٧٨)

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدّو، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرا باپ میرے مال کو اجاڑنا چاہتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اور تیرا مال تیرے والدین کا ہے، سب سے پاکیزہ چیز جو تم کھاتے ہو، وہ تمہاری اپنی کمائی ہوتی ہے اور تمہاری اولاد کے مال بھی تمہاری اپنی کمائی میں سے ہیں، لہٰذا اس کو خوشگوار انداز میں کھا لیا کرو۔''

(۹۰۱٤)۔ (عَنْ عَائِشَةَ ﷞) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔)) (مسند احمد: ٢٤٦٣٦)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک تمہاری اولاد تمہاری بہت پاکیزہ کمائی میں سے ہے، اس لیے اپنی اولاد کی کمائی کھا لیا کرو۔''

فوائد: ......ان دو احادیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کی کمائی میں والدین کا حق ہے، لیکن اس ضمن میں درج ذیل روایت مدنظر رکھنا ضروری ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّ أَوْلَادَكُمْ هِبَةُ اللّٰهِ لَكُمْ ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُورَ﴾ [الشورى: ٤٩] فَهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ لَكُمْ إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَيْهَا۔)) ......''بیشک اللہ نے تمہیں تمہاری اولادیں ہبہ کی ہیں، ﴿وہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔﴾ (سورۂ شوری: ۴۹) وہ اور ان کے اموال تمہارے لیے ہیں، جب تمہیں ان کی ضرورت پڑے۔'' (حاکم: ۲/ ۲۸۴، بیہقی: ۷/ ۴۸۰، صحیحہ: ۲۵۶۴)

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اولاد کو والدین کی ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔ لیکن ذہن نشین رہنا چاہیے کہ جب والدین کا مقصد محض یہ ہو کہ وہ اپنے بیٹے کے مال پر قبضہ کر لیں یا اس کو تلف کر دیں، جس کی مثالیں موجود ہیں، تو وہ اپنا مال روک سکتا ہے، لیکن ایسے حالات کے باوجود اولاد، والدین سے انتقامی کاروائی نہیں کر سکتی اور ضروری ہے کہ پھر بھی ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس حدیث میں بڑا اہم فقہی فائدہ ہے کہ والدین، اولاد کا مال اس وقت لے سکتے ہیں، جب ان کو ضرورت ہو۔ اس فرمانِ رسول سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث اپنے اطلاق پر باقی نہیں ہے: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيْكَ .)) ......''تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔'' (ارواء الغليل : ٨٣٨)

(٩٠١٣) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه ابوداود: ٣٥٣٠، وابن ماجه: ٢٢٩٢ (انظر: ٦٦٧٨)

(٩٠١٤) تخريج: حديث حسن لغيره، أخرجه النسائي: ٧/ ٢٤١ (انظر: ٢٤١٣٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

معلوم ہوا کہ یہ جائز نہیں ہے کہ باپ جیسے چاہے اور جب چاہے، اپنی اولاد کے مال میں تصرف کرتا کر سکتا ہے، بلکہ اسے حاجت وضرورت کے بقدر مال لینے کی اجازت ہے۔(صحیحہ: ۲۵٦٤)

بَابُ فِي بِرِّ الْاَوْلَادِ وَالْاَقَارِبِ الْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَب
اولاد اور پھر قریب سے قریب تر رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا

(۹۰۱۵)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، وَاِنْ كَانَ فَضْلاً فَعَلٰى عِيَالِهِ، وَاِنْ كَانَ فَضْلاً فَعَلٰى ذَوِيْ قَرَابَتِهِ اَوْ قَالَ: عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهِ، وَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا۔)) (مسند احمد: ۱٤۳۲٤)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ اپنے آپ سے ابتداء کرے، اگر مال بچ جائے تو اپنے بچوں پر خرچ کرے، اگر پھر بھی مال زائد ہو تو اپنے دوسرے رشتہ داروں پر صرف کرے اور اگر پھر بھی مال بچ جائے تو اِدھر اُدھر یعنی دوسرے لوگوں پر خرچ کرے۔''

فوائد: ......صدقہ وخیرات باعثِ اجر وثواب عمل ہے، لیکن عام صدقہ سے پہلے اعتدال اور میانہ روی کے ساتھ والدین، اولاد، بیوی اور دوسرے قرابتداروں کی ضروریات کو مقدم کرنا چاہیے، آج کل لوگ بیوی بچوں پر تو تکلف کی حد تک خرچ کرتے ہیں، لیکن دوسرے رشتہ داروں سے مکمل بے رخی اختیار کرتے ہیں اور ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک بار کسی کو دے دیں تو وہ دوبارہ جان نہیں چھوڑتا۔ ایسے لوگوں کا یہ نظریہ غلط ہے، اگر کوئی رشتہ دار دوبارہ آ جائے اور گنجائش ہو تو بار بار اس کے آنے کو محسوس نہیں کرنا چاہیے اور اگر گنجائش نہ ہو تو اچھے طریقے سے معذرت کر لینی چاہیے۔

بہر حال عام خیراتی اداروں اور ہسپتالوں میں صدقہ دینے سے پہلے غریب رشتہ داروں کو ترجیح دی جائے، ان کی ضرورت پوری کرنے کے بعد مزید صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔

(۹۰۱٦)۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔)) (مسند احمد: ۱۷۳۱۱)

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو تو اپنے آپ کو کھلائے گا، وہ تیرے لیے صدقہ ہوگا، جو تو اپنی اولاد کو کھلائے گا، وہ بھی تیرے لیے صدقہ ہوگا، جو تو اپنی بیوی کو کھلائے گا، وہ بھی تیرے لیے صدقہ ہوگا اور جو تو اپنے خادم کو کھلائے گا، وہ بھی تیرے لیے صدقہ ہوگا۔''

(۹۰۱۵) تخریج: أخرجه مسلم: ۹۹۷ (انظر: ۱٤۲۷۳)

(۹۰۱٦) تخریج: حديث حسن، أخرجه ابن ماجه: ۲۱۳۸ (انظر: ۱۷۱۷۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۱۷)۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَفْضَلُ دِيْنَارٍ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهِ، وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى دَابَّتِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔)) قَالَ: ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ مِنْ قِبَلِهِ بِرًّا بِالْعِيَالِ، قَالَ: وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلٰى عِيَالِهِ صِغَارًا يُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهِ۔ (مسند احمد: ۲۲۸۲۰)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ فضیلت والا دینار وہ ہے، جو بندہ اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جو آدمی اللہ کے راستے میں اپنے چوپائے پر خرچ کرے۔'' پھر ابو قلابہ نے اپنی طرف سے بچوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے متعلق بات کرتے ہوئے کہا: اور کون سا آدمی اجر و ثواب میں اس شخص سے بڑا ہو سکتا ہے، جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ ان کو اس کے ذریعے پاکدامن بنائے رکھتا ہے۔

فوائد: …… جو آدمی کمانے کے قابل نہ ہو، اس کا سہارا بننا بڑی نیکی ہے، بالخصوص اگر وہ فرد چھوٹی عمر میں ہو اور وہ بھی اولاد ہو تو اس کی ضروریات پوری کرنا والدین کی سعادت ہوگی، اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اجر و ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی ضروریات پوری کیا کریں، لیکن تکلف سے بچیں اور دوسرے غریب بچوں کا بھی خیال رکھیں۔

(۹۰۱۸)۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُوْصِيْكُمْ بِالْاَقْرَبِ فَالْاَقْرَبِ۔)) (مسند احمد: ۱۷۳۱۶)

سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو زیادہ قریبی رشتہ داروں کے بارے میں وصیت کی ہے اور پھر ان سے جو ان کے بعد ہوں۔''

(۹۰۱۹)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَذْنَبْتُ ذَنْبًا كَبِيْرًا، فَهَلْ لِيْ تَوْبَةٌ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَكَ وَالِدَانِ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَلَكَ خَالَةٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَبَرَّهَا اِذًا۔)) (مسند احمد: ٤٦٢٤)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لیے توبہ کا امکان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری کوئی خالہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اسی سے نیکی کر۔''

فوائد: …… ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ …… ''بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں'' (سورۂ ہود: ۱۱۴)

(۹۰۱۷) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم (انظر: ۲۲۴۵۳)

(۹۰۱۸) تخريج: حديث حسن، أخرجه ابن ماجه: ۳٦٦۱ (انظر: ۱۷۱۸٤)

(۹۰۱۹) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه الترمذي: ۱۹۰٤ (انظر: ٤٦۲٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس حدیثِ مبارکہ میں بھی یہی قانون بیان کیا گیا ہے۔

(۱۹۲۰)۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: اَعْتَقْتُ جَارِيَةً لِيْ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِعِتْقِهَا ، فَقَالَ: ((آجَرَكِ اللّٰهُ ، اَمَا اِنَّكِ لَوْ كُنْتِ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔)) (مسند احمد: ۲۷۳۵٤)

زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے اپنی ایک لونڈی کو آزاد کیا، پھر جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں آپ کو اس کی آزادی کی بارے میں بتلایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھے اجر عطا کرے، لیکن اگر تو اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو اس میں تیرے لیے زیادہ اجر ہوتا۔''

فوائد:..... محتاج رشتہ دار پر خرچ کرنا، غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ باعثِ ثواب ہے۔

(۱۹۲۱)۔ عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ: اَسَمِعْتَ اَنَسًا ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، ((اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔))؟ قال: نعم (مسند احمد: ۱۲۲۱۱)

امام شعبہ کہتے ہیں: میں نے معاویہ بن قرہ سے کہا: کیا تم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''لوگوں کا بھانجا ان میں سے ہی ہے۔'' انھوں نے کہا: جی ہاں۔

فوائد:...... صلہ رحمی اور معاونت کا سلسلہ دوسرے رشتہ داروں کی طرح بھانجے کو بھی حاصل ہے

(۱۹۲۲)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى ، قَالَ سَمِعْتُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا ، يَقُوْلُ: اِجْتَمَعْتُ اَنَا وَفَاطِمَةُ ، وَالْعَبَّاسُ ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ، عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَبِرَ سِنِّيْ ، وَ رَقَّ عَظْمِيْ ، وَكَثُرَتْ مُؤْنَتِيْ ، فَاِنْ رَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْ تَاْمُرَ لِيْ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ طَعَامٍ فَافْعَلْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَفْعَلُ ذٰلِكَ۔)) ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں، سیدہ فاطمہ، سیدنا عباس اور سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم، رسول اللہ کے پاس جمع ہوئے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اب میری عمر بڑی ہو چکی ہے، میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور مشقت بھی کافی کر لی ہے، اس لیے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لیے اتنے وسق اناج کا حکم دے دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس طرح کر دیں گے۔'' پھر سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے ایک زمین دی تھی، وہ میری گزران کا ذریعہ تھی، لیکن پھر آپ نے

(۱۹۲۰) تخريج: حديث صحيح ، أخرجه ابوداود: ۱٦۹۰ (انظر: ۲٦۸۱۷)

(۱۹۲۱) تخريج: أخرجه البخاري: ۳۵۲۸ ، ٦۷٦۱ (انظر: ۱۲۱۸۷)

(۱۹۲۲) تخريج: اسناده ضعيف ، الحسين بن ميمون الخندقي ليس بمعروف قل من روى عنه ، أخرجه ابوداود: ۲۹۸۳ (انظر: ٦٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنْتَ اَعْطَيْتَنِيْ اَرْضًا كَانَتْ مَعِيْشَتِيْ مِنْهَا، ثُمَّ قَبَضْتَهَا، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَافْعَلْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَفْعَلُ ذٰلِكَ۔)) قَالَ: فَقُلْتُ اَنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُوَلِّيَنِيْ هٰذَا الْحَقَّ الَّذِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَنَا فِيْ كِتَابِهٖ مِنْ هٰذَا الْخُمُسِ، فَاَقْسِمُهُ فِيْ حَيَاتِكَ، كَيْ لَا يُنَازِعَنِيْهِ اَحَدٌ بَعْدَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَفْعَلُ ذَاكَ۔)) فَوَلَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمْتُهُ فِيْ حَيَاتِهٖ، ثُمَّ وَلَّانِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَسَمْتُهُ فِيْ حَيَاتِهٖ، ثُمَّ وَلَّانِيْهِ عُمَرُ، فَقَسَمْتُهُ فِيْ حَيَاتِهٖ، حَتّٰى كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِيْ عُمَرَ فَاِنَّهُ اَتَاهُ مَالٌ كَثِيْرٌ۔ (مسند احمد: ٦٤٦)

واپس لے لی ہے، اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو دوبارہ مجھے دے دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس طرح کریں گے۔'' پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ مناسب سمجھیں کہ آپ مجھے اس حق کا والی بنا دیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے خُمس کی صورت میں اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، میں اس کو آپ کی زندگی میں تقسیم کروں گا، تا کہ آپ کے بعد کوئی آدمی مجھ سے جھگڑا نہ کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ایسے ہی کریں گے۔'' پس آپ ﷺ نے مجھے اس کا والی بنا دیا، میں نے آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں اس کو تقسیم کیا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا والی بنایا، میں نے ان کی زندگی میں بھی اس کو تقسیم کیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا والی بنایا اور میں نے ان کی زندگی میں اس کو تقسیم کیا، یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا آخری سال تھا اور ان کے پاس بہت زیادہ مال آیا تھا۔

فوائد: ......یعنی آپ ﷺ نے اپنے قرابتداروں کا خیال رکھا تھا۔

(١٩٢٣)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَدِمَتْ عِيْرٌ الْمَدِيْنَةَ، فَاشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ فَرَبِحَ اَوَاقِيَ، فَقَسَمَهَا فِيْ اَرَامِلِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَالَ: ((لَا اَشْتَرِيْ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدِيْ ثَمَنُهُ۔)) (مسند احمد: ٢٠٩٣)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک قافلہ مدینہ منورہ میں آیا، نبی کریم ﷺ نے ان سے کوئی چیز خریدی اور اس پر کچھ اوقیے نفع کمایا اور پھر ان کو بنو عبد المطلب کی بیواؤں میں تقسیم کر دیا اور فرمایا: ''آئندہ میں ایسی چیز نہیں خریدوں گا، جس کی میرے پاس قیمت نہیں ہوگی۔''

فوائد: ......ایسی چیز خریدنے سے اجتناب کا درس دیا جا رہا ہے، جس کی بندے کے پاس قیمت نہ ہو، کیونکہ ممکن ہے کہ آدمی مقروض ہی فوت ہو جائے اور اس کی طرف سے ادائیگی بھی نہ کی جائے۔

(١٩٢٤)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: مدینہ منورہ کے انصاریوں میں سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ

(١٩٢٣) تخريج: اسناده ضعيف، شريك بن عبد الله القاضي سيء الحفظ، وسماك في روايته عن عكرمة اضطراب، أخرجه ابوداود: ٣٣٤٤ (انظر: ٢٠٩٣)

(١٩٢٤) تخريج: أخرجه البخاري: ١٤٦١، ٢٣١٨، ومسلم: ٩٩٨ (انظر: ١٢٤٣٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَالًا ، وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَالَ اَبُوْطَلْحَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَاللّٰهِ ، فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ۔ وَقَدْ سَمِعْتُ ، وَاَنَا اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ۔)) فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ! قَالَ: فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ۔ (مسند احمد: ١٢٤٦٥)

مالدار تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء باغ تھا، یہ مسجد کے سامنے تھا، نبی کریم ﷺ اس میں داخل ہوتے اور اس کا میٹھا پانی پیتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ...... ''تم جب تک پسندیدہ چیزیں خرچ نہیں کرو گے، اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچو گے۔'' تو سیدنا ابوطلحہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ اور میرا سب سے پسندیدہ مال بیرحاء ہے، لہٰذا میں اس کو اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ کرتا ہوں اور اس کے ہاں اس کی نیکی اور ذخیرہ ہونے کی امید کرتا ہوں، اے اللہ کے رسول! جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے، اس کے مطابق اس کو تقسیم کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''واہ واہ! یہ تو نفع بخش مال ہے، یہ تو نفع بخش مال ہے، تحقیق میں نے تیری بات سن لی ہے، میرا خیال ہے کہ تو اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دے۔'' سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اسی طرح ہی کروں گا، پھر انھوں نے وہ مال اپنے رشتے داروں اور چچا زادوں میں تقسیم کر دیا۔

فوائد: ......اولاد، والدین اور بیوی کا تو آدمی پر حق ہے، سب سے پہلے ان کو ہی ترجیح دینی چاہیے، ان کی ضروریات کے بعد دوسرے رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہیے، لیکن اس قانون، کا مطلب موجودہ زمانے کا پرتکلف نظام نہیں ہے، جائز اخراجات ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ ثَمْرَةِ الْاَوْلَادِ وَالتَّرْغِيْبِ فِيْ تَاْدِيْبِهِمْ وَالْعَطْفِ عَلَيْهِمْ

اولاد کے فوائد اور ان کی تربیت کرنے اور ان پر نرمی کرنے کی ترغیب کا بیان

(١٩٢٥)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، اَوْ عِلْمٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ابن آدم مرتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بھی منقطع ہو جاتا ہے، ماسوائے تین اعمال کے، صدقہ جاریہ سے، یا علم

(١٩٢٥) تخريج:أخرجه مسلم: ١٦٣١(انظر: ٨٨٤٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ.)) (مسند احمد: ۸۸۳۱)

سے جس سے نفع اٹھایا جاتا ہو یا نیک اولاد سے جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔''

فوائد:......صدقہ جاریہ کی کسی قسم کا انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن جو خیر اپنے ورثے میں نیک اولاد کو چھوڑ کر جانے میں ہے، اس کی کوئی مثال نہیں، اس کا کوئی جواب نہیں۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ مسلمانانِ عصرِ حاضر نے اپنی اولاد کی ترقی کے مختلف حقوق ادا کیے ہیں، ماسوائے نیک تربیت کے۔

(۱۹۲٦)۔ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ ﷛، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَفْدِ كِنْدَةَ فَقَالَ لِيْ: ((هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ؟)) قُلْتُ: غُلَامٌ وُلِدَ لِيْ فِيْ مَخْرَجِيْ اِلَيْكَ مِنَ ابْنَةِ جَمْدٍ، وَلَوَدِدْتُّ اَنْ مَكَانَهُ شِبَعَ الْقَوْمُ، قَالَ: ((لَا تَقُوْلَنَّ ذٰلِكَ، فَاِنَّ فِيْهِمْ قُرَّةَ عَيْنٍ، وَاَجْرًا اِذَا قُبِضُوْا، ثُمَّ وَلَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّهُمْ لَمَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ، اِنَّهُمْ لَمَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ.)) (مسند احمد: ۲۲۱۸۳)

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں کندہ کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تیری اولاد ہے؟'' میں نے کہا: ابھی جب میں آپ کی طرف نکل رہا تھا، اس وقت میرا ایک بچہ بنت جمد کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس بچے کی بجائے لوگ ہی سیر ہو کر کھانا کھا لیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز اس طرح نہ کہو، کیونکہ بعض بچے آنکھ کی ٹھنڈک بنتے ہیں اور جب فوت ہو جاتے ہیں تو اجر ملتا ہے، پھر بھی اگر تو یہ بات کہتا ہے تو یہ بچے بزدلی اور غم کا سبب بنتے ہیں، بیشک یہ بزدلی اور غم کا سبب بنتے ہیں۔''

فوائد:......بچوں کی فکر انسان کو بزدل اور بخیل بنا دیتی ہے، ہر کوئی زندگی کا حریص ہوتا ہی ہے، لیکن جب بچے ہو جائیں تو ان کی خدمت اور نگہداشت کی خاطر انسان اپنی زندگی کو زیادہ قیمتی سمجھنے لگ جاتا ہے اور جہاد جیسے عظیم عمل میں شرکت کرتے وقت بھی فکر مند ہو جاتا ہے۔ بہرحال اولاد ایک نعمت ہے، ان کی خدمت میں شرف ہے، لیکن دوسرے شرعی احکام متاثر نہیں ہونے چاہئیں۔

(۱۹۲۷)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُحْتَضِنًا اَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ! اِنَّكُمْ لَتُجَبِّنُوْنَ

عمر بن عبدالعزیز کہتے ہے: ایک عورت سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹی کے دو بیٹوں میں سے ایک کو گود میں لے کر نکلے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اللہ کی قسم! تم بزدل اور بخیل بناتے ہو، جبکہ تم اللہ تعالیٰ کی

(۱۹۲٦) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطبراني: ٦٤٦، والحاكم: ٤/ ٢٣٩ (انظر: ٢١٨٤٠)

(۱۹۲۷) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، عمر بن عبد العزيز لا يعرف له سماع من خولة، ولجهالة ابن ابى سويد، أخرجه الترمذى: ١٩١٠ (انظر: ٢٧٣١٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَتُبَخِّلُوْنَ، وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّ آخِرَ وَطْأَةٍ وَطِئَهَا اللّٰهُ بِوَجٍّ۔)) وَقَالَ سفيان مَرَّةً: اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَتُجَبِّنُوْنَ۔ (مسند احمد: ۲۷۸۵۷)

بنائی ہوئی خوشبودار چیز بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آخری قتال وَجّ یعنی طائف میں ہوا تھا۔''

فوائد: ......غزوۂ طائف، نبی کریم ﷺ کا آخری قتال تھا، اگرچہ غزوۂ تبوک اس کے بعد پیش آیا، لیکن اس میں جنگ نہیں ہوئی تھی۔

(۱۹۲۸)۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزْرِيُّ، عَنْ نَاصِحٍ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَاَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ، اَوْ اَحَدُكُمْ وَلَدَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ كُلَّ يَوْمٍ بِنِصْفِ صَاعٍ۔)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يُخْرِجْهُ اَبِيْ فِيْ مُسْنَدِهِ مِنْ اَجْلِ نَاصِحٍ؛ لِاَنَّهُ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَاَمْلَاهُ عَلَيَّ فِي النَّوَادِرِ۔ (مسند احمد: ۲۱۲۰۶)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا اپنے بچے کو ادب و اخلاق کی تعلیم دینا اس سے بہتر ہے کہ وہ روزانہ نصف صاع صدقہ کرے۔'' امام احمد کے بیٹے عبد اللہ نے کہا: میرے باپ نے ناصح راوی کی وجہ سے اس حدیث کو اپنی مسند میں روایت نہیں کیا، کیونکہ یہ راوی حدیث میں ضعیف ہے، اورانھوں نے مجھے نوادر میں املاء کروائی تھی۔

(۱۹۲۹)۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: اَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: اَوِ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔)) قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''والدین نے اپنے بچے کو حسن ادب سے بہترین کوئی تحفہ نہیں دیا۔''

(۱۹۲۸) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ناصح، أخرجه الترمذي: ۱۹۵۱ (انظر: ۲۰۹۰۰)

(۱۹۲۹) تخريج: اسناده ضعيف لضعف عامر بن صالح، ولارسالة عمرو بن سعيد بن العاص، جد ايوب بن موسى ليس له صحبة، وموسى بن عمرو تفرد بالرواية عنه ابنه ايوب أخرجه الحاكم: ٤/ ۲٦۳، والبيهقي في "الشعب": ۱٦۷۳ (انظر: ۱۵٤۰۳/ ۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَـدَّثَنَا بِهِ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ وَالْقَوَارِيرِيُّ قَـالَا: ثَـنَـا عَـامِرُ بْنُ اَبِي عَامِرٍ بِاِسْنَادِهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔ (مسند احمد: ١٥٤٧٨)

فوائد: ...... یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے کہ والدین کا اپنی اولاد کو سب سے بڑا تحفہ حسن ادب اور اچھی تربیت ہے، اولاد کو اس قابل بنا دینا چاہیے کہ وہ دین کو بھی سمجھے اور دنیا سے بھی غافل نہ ہونے پائے۔

(٩٠٣٠)۔ عَـنْ مُـعَـاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، اِنَّ رَسُـوْلَ اللّٰـهِ ﷺ اَوْصَـاهُ بِـعَـشْـرِ كَـلِمَاتٍ (مِـنْهَا) ((وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَـرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا، وَاَخِفْهِمْ فِي اللّٰهِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٤٢٥)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دس باتوں کی وصیت کی تھی، ان میں سے تین یہ تھیں: ''اور اپنی مالی وسعت کے مطابق اپنے اہل و عیال پر خرچ کر، ان کو ادب کی تعلیم دینے کے لیے ان سے لاٹھی کو دور نہ کر اور ان کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں خوف دلا کے رکھ۔''

فوائد: ......دوسری نصوص سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرورت کے وقت بیوی بچوں کو سزا دی جا سکتی ہے۔

(٩٠٣١)۔ عَـنِ الـنُّـعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ، قَـالَ اِنَّ اَبِـيْ بَشِيْرًا وَهَـبَ لِيْ هِبَةً، فَقَالَتْ اُمِّـيْ: اَشْهِـدْ عَـلَيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَـدِيْ فَـانْـطَـلَـقَ بِـيْ حَتّٰى اَتَيْـنَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَـقَـالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمَّ هٰذَا الْغُلَامِ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَهَبَ لَهُ هِبَةً فَوَهَبْتُهَا لَهُ، فَـقَـالَـتْ: اَشْهِـدْ عَـلَيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَـاَتَيْتُكَ لِاُشْهِدُكَ، فَقَالَ: ((رُوَيْدَكَ، اَلَكَ وَلَـدٌ غَيْـرُهُ؟)) قَـالَ: نَـعَـمْ، قَالَ: ((كُلُّهُمْ اَعْـطَيْتَـهُ كَـمَـا اَعْطَيْتَـهُ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَـلَا تُشْهِـدْنِـيْ اِذًا، اِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ، اِنَّ لِبَنِيْكَ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ اَنْ تَعْدِلَ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے باپ سیدنا بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک چیز ہبہ کی، میرے ماں نے ان سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو اس ہبہ پر گواہ بنائیں، چنانچہ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر چل پڑے، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بچے کی ماں نے پہلے مجھ سے یہ مطالبہ کیا کہ میں اِس کو کوئی ہبہ دوں، اور اب اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کو اس پر گواہ بناؤں، اس لیے آپ کو گواہ بنانے کے لیے آپ کے پاس آیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ذرا ٹھہرو، کیا تمہاری اور بھی اولاد ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر کیا تم نے ان میں سے ہر ایک کو یہ ہبہ دیا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ

(٩٠٣٠) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، عبد الرحمن بن جبير لم يدرك معاذا أخرجه بنحوه ابن ماجه: ٣٣٧١، ٤٠٣٤ (انظر: ٢٢٠٧٥)

(٩٠٣١) تخريج: أخرجه البخاري: ٢٥٨٧، ومسلم: ١٦٢٣ (انظر: ١٨٣٦٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَيْنَهُمْ۔)) (مسند احمد: ١٨٥٥٩)

نے فرمایا: ''تو پھر مجھے گواہ بنانے کی ضرورت نہیں، میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا، تم پر تمہارے بیٹوں کا یہ حق ہے کہ تم ان کے مابین انصاف کرو۔''

(٩٠٣٢)۔ (وَفِي لَفْظٍ) فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاشْهِدْ غَيْرِي۔)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَكُونُوا فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلٰى، وَفِي لَفْظٍ: ((اِنَّ لَهُمْ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ اَنْ تَعْدِلَ بَيْنَهُمْ كَمَا اَنَّ لَكَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ اَنْ يَبَرُّوْكَ۔))(مسند احمد: ١٨٥٥٦)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں یہ بات خوش نہیں کرتی کہ تمہاری اولاد تم سے برابر برابر نیکی کرے؟'' انھوں نے کہا: جی کیوں نہیں۔ ایک روایت میں ہے: ''تم پر تمہاری اولاد کا یہ حق ہے کہ تم ان کے مابین انصاف کرو، جیسا کہ اُن پر تمہارا حق ہے کہ وہ سب تم سے نیکی کریں۔''

(٩٠٣٣)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَارِبُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ يَعْنِي سَوُّوْا بَيْنَهُمْ۔)) وَفِي لَفْظٍ: ((اِعْدِلُوْا بَيْنَ بَنَائِكُمْ، اِعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ، اِعْدِلُوْا بَيْنَ بَنَائِكُمْ۔)) (مسند احمد: ١٨٦٤٢)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بیٹوں کے ما بین برابری کرو۔'' ایک روایت میں ہے: ''اپنے بیٹوں کے مابین انصاف کرو، اپنی اولاد کے درمیان عدل سے کام لو، اپنی بچوں اور بچیوں کے ما بین برابری کا رویہ اختیار کرو۔''

فوائد: ...... والدین کسی ایک بچے کے ساتھ کسی اعتبار سے امتیازی سلوک نہیں کر سکتے، بعض آباء کو دیکھا گیا ہے کہ ان کے بعض بچے ہمیشہ ان کے غیظ و غضب اور طعن و تشنیع کا نشانہ بنتے ہیں اور بعض لاڈ پیار کے مستحق ٹھہرتے ہیں، سی طرح جب بچوں پر خرچ کرنے کی باری آتی ہے تو پھر اسی امتیاز کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ایسا کرنا ضلالت و گمراہی ہے، بوی منہج سے بھٹک جانے کی علامت ہے اور بچوں کو بغاوت پر آمادہ کرنے کی علامت ہے۔ بچوں اور بچیوں کی شادیوں پر بھی مساوات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: كَانَ رَجُلٌ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ ہُ ابْنٌ لَهُ فَأَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ أَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ، وَجَائَتِ ابْنَةٌ لَّهُ، فَأَخَذَهَا إِلَى جَنْبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا؟)) يَعْنِي: بَيْنَ ابْنِهِ وَبِنْتِهِ فِي تَقْبِيْلِهِمَا۔ ...... ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس کے پاس اس کا بیٹا آیا، اس نے اس کا بوسہ لیا اور اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، اس کے بعد اس کی بیٹی آئی، اس نے اسے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ان کے درمیان انصاف کیوں نہیں کیا۔'' یعنی بیٹے کا بوسہ لیا اور بیٹی کا نہیں لیا۔
(مسند بزار: ٢/٣٧٨/١٨٩٣، شعب الایمان للبیهقی: ٦/ ٤١٠/٨٧٠٠، صحیحه: ٢٨٨٣، ٢٩٩٤)

(٩٠٣٢) تخريج: انظر الحديث السابق

(٩٠٣٣) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابوداود: ٣٥٤٤، والنسائي: ٦/ ٢٦٢ (انظر: ١٨٤٥١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

یہ اولاد کے مابین مساوات کا معیار ہے کہ محبت کے ظاہری تقاضوں میں بھی کمی بیشی نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ممکن ہے کہ والدین کے دل میں کسی ایک بیٹے کا لحاظ یا اس کی محبت دوسروں کی بہ نسبت زیادہ ہو، اور اس میں مضائقہ بھی نہیں ہے، کیونکہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سب سے زیادہ محبت تھی، لیکن مساوات کے ظاہری تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں۔

(۹۰۳٤)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، اَبْصَرَ النَّبِیَّ ﷺ الْاَقْرَعُ يُقَبِّلُ حَسَنًا ، فَقَالَ: لِی عَشَرَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ ، مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ قَطُّ! قَالَ: ((اِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔)) (مسند احمد: ۷۲۸۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا اقرع رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور کہا: میرے دس بچے ہیں، میں نے تو ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

(۹۰۳۵)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا ، قَالَ: دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ يُقَبِّلُ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا ، فَقَالَ لَهُ: لَا تُقَبِّلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ وُلِدَ لِیْ عَشَرَةٌ مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔)) (مسند احمد: ۷۱۲۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ سیدنا حسن یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کا بوسہ لے رہے تھے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ان کا بوسہ نہ لیں، میرے تو دس بچے ہیں اور میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

فوائد: ...... بندے کا رحم دل ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرے گا، اگر کوئی آدمی بہت ہی سخت طبیعت کا مالک ہو تو اس کو چاہیے کہ تکلف کرتے ہوئے اپنی اولاد کے معاملے میں نرمی کر لیا کرے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِیْ اِكْرَامِ الْاِنَاثِ مِنَ الْاَوْلَادِ وَفَضْلِ تَرْبِيَتِهِنَّ وَالْعَطْفِ عَلَيْهِنَّ
بیٹیوں کا اکرام کرنے کی ترغیب اور ان کی تربیت اور ان پر نرمی کرنے کی فضیلت کا بیان

(۹۰۳٦)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكْرِهُوْا الْبَنَاتِ فَاِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ۔)) (مسند احمد: ۱۷۵۰۸)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی بچیوں کو مجبور نہ کیا کرو، کیونکہ وہ دل بہلانے والی اور خاوندوں سے محبت کرنے والی ہیں۔“

فوائد: ...... بہر حال بچیوں کو نکاح پر مجبور نہیں کیا سکتا ہے، ان کی اپنی رضامندی ضروری ہے۔

(۹۰۳٤) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۳۱۸ (انظر: ۷۲۸۹)

(۹۰۳۵) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۹۹۷ (انظر: ۷۱۲۱)

(۹۰۳٦) تخریج: اسناده ضعیف لسوء حفظ ابن لهیعة ، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۱۷/ ۸۵٦ (انظر: ۱۷۳۷۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۳۷)۔ عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ، فَمَرَّ شَيْخٌ يُقَالُ لَهُ شُرَحْبِيلُ أَبُو سَعْدٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعْدٍ، مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ، فَقَالَ: لَأَنْ يَكُونَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَقًّا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي حُمْرُ النَّعَمِ، قَالَ: حَدِّثْ بِهِ الْقَوْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ، أَوْ صَحِبَهُمَا، إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ۳٤۲٤)

عکرمہ کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں زید بن علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ابو سعد شرحبیل نامی ایک بزرگ کا وہاں سے گزر ہوا، انھوں نے کہا: اے ابو سعد! کہاں سے آ رہے ہو؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین کے پاس سے، میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا: اگر یہ حدیث واقعی ثابت ہے تو یہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوگی، پھر انھوں نے لوگوں کو وہ حدیث بیان کی اور کہا: میں نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور پھر وہ جب تک اس کے ساتھ رہیں، یا وہ ان کے ساتھ رہے تو وہ ان کے ساتھ احسان کرتا رہے تو وہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گی۔''

(۹۰۳۸)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، أَوْ بِنْتَانِ، أَوْ أُخْتَانِ، فَيَتَّقِي اللّٰهَ فِيهِنَّ، وَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ۱۱٤۰٤)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور ان کے ساتھ احسان کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(۹۰۳۹)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ، وَزَادَ: ((وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ أَلْبَتَّةَ۔)) قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَإِنْ كَانَتِ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: ((وَإِنْ كَانَتِ اثْنَتَيْنِ۔)) قَالَ: فَرَأَى بَعْضُ الْقَوْمِ أَنْ لَوْ

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: درج بالا حدیث کی طرح ہے، البتہ یہ الفاظ اس میں زیادہ ہیں: ''تو اس آدمی کے لیے قطعی طور پر جنت واجب ہو جائے گی۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر دو ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ دو ہوں۔'' پھر لوگ ایک

(۹۰۳۷) تخریج: حسن لغیره، أخرجه ابویعلی: ۲٤۵۷، والحاکم: ٤/ ۱۷۸ (انظر: ۳٤۲٤)
(۹۰۳۸) تخریج: حدیث صحیح لغیره، أخرجه ابوداود: ۵۱٤۸، والترمذی: ۱۹۱۲ (انظر: ۱۱۳۸٤)
(۹۰۳۹) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه ابن ابی شیبة: ۸/ ۵۵۰، والبزار: ۱۹۰۸، وابویعلی: ۲۲۱۰، والطبرانی فی "الاوسط": ۵۱۵۳ (انظر: ۱٤۲٤۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالُوْا لَهُ: وَاحِدَةٌ، لَقَالَ وَاحِدَةٌ۔ (مسند احمد: ١٤٢٩٧)

دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور سوچنے لگے کہ اگر ایک کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ نے کہہ دینا تھا کہ ''اگرچہ ایک ہو''۔

(٩٠٤٠)۔ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَوْ غَيْرِهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ، حَتّٰى يَمُتْنَ أَوْ يَمُوْتَ عَنْهُنَّ، كُنْتُ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ۔)) وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (مسند احمد: ١٢٥٢٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یا کسی اور صحابی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دو بیٹیوں، یا تین بیٹیوں، یا دو بہنوں، یا تین بہنوں کی پرورش کی اور ان کے ضروری اخراجات کا ذمہ دار بنا، یہاں تک کہ وہ وفات پا گئیں یا وہ خود فوت ہو گیا تو میں اور وہ شخص ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے۔'' ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

(٩٠٤١)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، وَثَلَاثُ أَخَوَاتٍ اِتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَقَامَ عَلَيْهِنَّ، كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا۔)) وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْأَرْبَعِ۔ (مسند احمد: ١٢٦٢١)

(دوسری سند) سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں اور تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ان کی نگہبانی کرے تو وہ جنت میں میرے ساتھ اس طرح ہو گا۔'' ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے چار انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔

(٩٠٤٢)۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا سُرَاقَةُ! أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ، أَوْ مِنْ أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ؟)) قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔)) (مسند احمد: ١٧٧٢٩)

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اے سراقہ! کیا میں سب سے بڑے صدقے کی طرف تیری رہنمائی نہ کر دوں؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری بیٹی جو تیری طرف لوٹا دی جائے اور تیرے علاوہ اس کے لیے کمانے والا کوئی نہ ہو۔''

فوائد:...... ''تیری بیٹی جو تیری طرف لوٹا دی جائے۔'' اس سے مراد بیٹی کا طلاق ملنے یا بیوہ ہو جانے کی وجہ سے

(٩٠٤٠) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٦٣١ (انظر: ١٢٤٩٨)

(٩٠٤١) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(٩٠٤٢) تخريج: ضعيف، على بن رباح لم يسمعه من سراقة، أخرجه ابن ماجه: ٣٦٦٧ (انظر: ١٧٥٨٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اپنے باپ کے پاس گھر واپس آ جاتا ہے، عام طور پر ایسی بچیوں کی کفالت کو بوجھ سمجھ لیا جاتا ہے۔ لیکن خبردار! ایسی بے آسرا بچی اور بہن کا آسرا بننا بڑی سعادت کی بات ہوگی، ایک شفقت والا بھائی مجھے یاد آ رہا ہے، جس نے اپنی دکھی بہن سے کہا تھا: بہن! تیری اور تیرے بچے کی کفالت کی خاطر میں شادی نہیں کروں گا۔ کتنا محبت بھرا انداز ہے، بہن کو کتنی تسلی ہوئی ہوگی۔

(۹۰۴۳)۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، أَوْ بِنْتَانِ، أَوْ أُخْتَانِ اِتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ حَتّٰى يَبِنَّ أَوْ يَمُتْنَ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ۲۴۴۹۱)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں، یا تین بہنیں، یا دو بیٹیاں، یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ان کے ساتھ احسان کرے، یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں یا فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی۔''

(۹۰۴۴)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وُلِدَتْ لَهُ اِبْنَةٌ فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا، يَعْنِي الذَّكَرَ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ۱۹۵۷)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی بچی پیدا ہو اور وہ نہ اسے زندہ درگور کرے، نہ اس کی توہین کرے اور نہ بیٹوں کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔''

(۹۰۴۵)۔ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ! أَلَا أُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى يَا أُمَّهْ! قَالَتْ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَنْفَقَ عَلَى ابْنَتَيْنِ، أَوْ أُخْتَيْنِ، أَوْ ذَوَاتَيْ قَرَابَةٍ،

سیدنا عبد المطلب مخزومی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں زوجۂ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انھوں نے کہا: اے پیارے بیٹا! کیا میں تجھے وہ حدیث بیان نہ کروں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ نے سنی ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اے اماں جان! انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو آدمی دو بیٹیوں، یا دو بہنوں، یا دو رشتہ دار لڑکیوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے، یہاں تک کہ

(۹۰۴۳) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الطبرانی: ۱۸/ ۱۰۲، والبيهقی فی "الشعب": ۸۶۷۹ (انظر: ۲۳۹۹۱)
(۹۰۴۴) تخريج: اسناده ضعيف، ابن حدير لايعرف، أخرجه ابوداود: ۵۱۴۶ (انظر: ۱۹۵۷)
(۹۰۴۵) تخريج: اسناده ضعيف لضعف محمد بن ابی حميد الانصاری المدنی، أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ۲۳/ ۹۳۸ (انظر: ۲۶۵۱۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَحْتَسِبُ النَّفَقَةَ عَلَيْهِمَا حَتّٰى يُغْنِيَهُمَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَوْ يَكْفِيَهُمَا، كَانَتَا لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ۲۷۰۵۱)

اللہ تعالیٰ ان دو بچیوں کو اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے یا ان کو کفایت کرتا ہے تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گی۔"

(۹۰۴٦)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، فَصَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ، وَسَرَّائِهِنَّ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُنَّ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَوْ ثِنْتَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَوْ ثِنْتَانِ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَوْ وَاحِدَةٌ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أَوْ وَاحِدَةٌ۔)) (مسند احمد: ۸٤۰٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی تنگدستی اور خوشحالی پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ ان بچیوں پر رحمت کرنے کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔" ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر دو بیٹیاں ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر چہ دو ہوں۔" اس نے پھر کہا: اور اگر ایک ہو اے اللہ کے رسول!؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر چہ ایک بھی ہو۔"

(۹۰٤۷)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، إِنَّ امْرَأَةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، قَالَتْ: فَأَعْطَيْتُهَا تَمْرَةً فَشَقَّتْهَا بَيْنَهُمَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ۲٤۵۵٦)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: ایک عورت میرے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، میں نے اس کو ایک کھجور دی اور اس نے اس کھجور کو اپنی دو بیٹیوں میں تقسیم کر دیا، پھر جب میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ان بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا، لیکن اس نے ان کے ساتھ احسان کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گی۔"

(۹۰٤۸)۔ وَعَنْهَا أَيْضًا، أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِيْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا، فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً، وَرَفَعَتْ إِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا، فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میرے پاس ایک مسکین عورت آئی، اس نے دو بچیاں اٹھائی ہوئی تھیں، میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، اس نے ہر ایک بچی کو ایک ایک کھجور دی اور ایک خود کھانے کے لیے منہ کی طرف اٹھائی، لیکن اس کی دونوں نے بیٹیوں نے وہ کھجور بھی اس سے لینا چاہی،

(۹۰٤٦) تخريج: حسن لغيره، أخرجه الحاكم: ٤/ ۱۷٦، وابن ابى شيبة: ۸/ ۵۵۲ (انظر: ۸٤۲۵)

(۹۰٤۷) تخريج: أخرجه البخارى: ۱٤۱۸، ومسلم: ۲٦۲۹ (انظر: ۲٤۰۵۵)

(۹۰٤۸) تخريج: أخرجه مسلم: ۲٦۳۰ (انظر: ۲٤٦۱۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا، قَالَتْ: فَأَعْجَبَنِيْ شَأْنُهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ وَاَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ٢٥١١٨)

پس اس نے اس کھجور کے ٹکڑے کیے اور ان دونوں کو دے دیے، مجھے اس کی اس کاروائی نے تعجب میں ڈال دیا اور جب میں نے اس کا عمل رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا ہے اور جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔''

فوائد: ......سبحان اللہ! اگر بچیاں یا بہنیں مل جائیں تو جنت کو حاصل کرنا کتنا آسان ہو جاتا ہے۔

بیٹیاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں، ان کا رحمت ہونے کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ باپ ان کے ساتھ حسن صحبت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ بلا شک و شبہ ہر معاشرے میں اور ہر دور میں بیٹوں کی تمنائیں کی جاتی رہیں، لیکن اگر ان خواہشات کی تکمیل نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو اپنی تمنا سے زیادہ حکمت و دانائی والا سمجھ کر بیٹیوں پر مکمل رضامندی کا اظہار کیا جانا چاہیے۔

ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے بیٹیوں کا اتنا لحاظ نہ کیا جائے کہ انھیں وقت ضائع کرنے کے لیے اور ان کے طبعی شرم و حیا کو متاثر کرنے کے لیے انٹرنیٹ، کیبل نیٹ ورک، وی سی آر، موبائل اور سی ڈی پلیر کی صورت میں بے حیائی کے تمام مواقع مہیا کئے جائیں۔ والدین کا امتیاز اس میں ہے ان کی بیٹیاں نیکی و پارسائی اور تقوی وطہارت میں اپنی مثال آپ ہوں۔

اگر یہ ایجادات کسی بچی کی ضرورت بن جائیں تو اس کی تربیت کرنا، اس کے نقصان دہ پہلو سے اس کو آگاہ کرنا اور حسبِ استطاعت اس کی نگرانی کرنا ضروری ہے، کوئی مانے یا مانے نیٹ لیکن یہ حقیقت ہے کہ موبائل کی وجہ سے کئی لڑکے اور لڑکیاں بے راہ روی میں مبتلا ہو گئے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ صِلَةِ الرَّحِمِ
صلہ رحمی کی ترغیب کا بیان

تنبیہ: ......صلہ رحمی یہ ہے کہ تمام رشتہ داروں کو خیر پہنچانے کے لیے اور ان سے شرّ کو رفع کرنے کے لیے ہر ممکنہ کوشش کی جائے، یہ عمل جتنا اہم اور ضروری تھا، عصر حاضر میں اس سے اتنی ہی غفلت برتی گئی۔ مسلمان کو ظاہر پرستی اور جلد بازی نے بہت نقصان دیا ہے، اس نے حقوق العباد سے متعلقہ نیکیوں کا معیار بندے کی ذات کو سمجھ لیا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسکراہٹوں کے تبادلے کو صلہ رحمی سمجھ لیا گیا ہے، جبکہ شرعی تقاضا یہ نہیں تھا، نبی مہربان ﷺ نے تو کافر رشتہ داروں کے بھی صلہ رحمی سے متعلقہ حقوق کی ادائیگی کی۔

حدیث نمبر (٩٦٨٩) والے باب میں قطع رحمی کی خوب مذمت کی گئی ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۴۹)۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَرَّہُ اَنْ یُمَدَّ لَہُ فِیْ عُمُرِہِ وَیُوْسَعَ لَہُ فِیْ رِزْقِہِ، وَیُدْفَعَ عَنْہُ مِیْتَۃُ السُّوْءِ، فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ، وَلْیَصِلْ رَحِمَہُ۔)) (مسند احمد: ۱۲۱۳)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کی عمر لمبی کر دی جائے اور اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے اور بری موت کو اس سے دفع کر دیا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔''

فوائد: ...... ایک طرف تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ ...... ''اور ہر امت کے لیے ایک وقت ہے، پھر جب ان کا وقت آ جاتا ہے تو وہ ایک گھڑی نہ پیچھے ہوتے ہیں اور نہ آگے ہوتے ہیں۔'' (سورۂ اعراف: ۳۴)

دوسری طرف یہ حدیثِ مبارکہ ہے کہ تقوی اور صلہ رحمی کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے، جمع و تطبیق کی درج ذیل دو صورتیں ہیں:

۱۔ عمر کی زیادتی سے مراد بابرکت زندگی ہے، یعنی تقوی اختیار کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا مسلمان اپنی مختصر زندگی میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کی اطاعت کے اتنے امور سرانجام دے لیتا ہے کہ عام لوگ اتنا کچھ کر سکنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

۲۔ زیادتی سے مراد زیادتی ہی ہے، لیکن اس کا تعلق عمر سے متعلقہ فرشتے سے ہے، یعنی اس فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اگر فلاں آدمی صلہ رحمی اختیار کرے تو اس کی عمر نوے برس ہو گی، وگرنہ ساٹھ برس، جبکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ اس بندے نے صلہ رحمی اختیار کرنی ہے یا نہیں۔

(۹۰۵۰)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلُہُ۔ (مسند احمد: ۱۳۴۳۴)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کی حدیثِ نبوی بیان کی ہے۔

(۹۰۵۱)۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوُہُ۔

مولائے رسول سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

(۹۰۵۲)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: ((تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِکُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِہِ اَرْحَامَکُمْ، فَاِنَّ صِلَۃَ الرَّحِمِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے نسبوں کے بارے میں اتنا علم تو حاصل کر لو کہ جس کے ذریعے آپس میں صلہ رحمی اختیار کر سکو، کیونکہ صلہ رحمی سے

(۹۰۴۹) تخریج: اسنادہ قوی، أخرجہ البزار: ۶۹۳ (انظر: ۱۲۱۳)

(۹۰۵۰) تخریج: حدیث صحیح (انظر: ۱۳۴۰۱)

(۹۰۵۲) تخریج: اسنادہ حسن، أخرجہ الترمذی: ۱۹۷۹ (انظر: ۸۸۶۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَأَةٌ فِي أَثَرِهِ۔)) (مسند احمد: ۸۸۵۵)

قرابتداروں میں محبت پیدا ہوتی ہے، مال میں برکت ہوتی ہے اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔''

فوائد:......نسب کے علم کے ذریعے ہی پتہ چلے گا کہ کون قریبی رشتہ دار ہے اور کون دور کا۔

(۹۰۵۳)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، ارْحَمُوْا أَهْلَ الْأَرْضِ، يَرْحَمْكُمْ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَالرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُّهُ۔)) (مسند احمد: ٦٤٩٤)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والے تم پر رحم کریں گے، رحم (رشتہ داری) رحمن کی شاخ ہے، جو اس کو ملاتا ہے، میں اس کو ملاتا ہوں اور جو اس کو کاٹتا ہے، میں اس کو کاٹ دیتا ہوں۔''

فوائد:......آسمانوں والوں سے مراد فرشتے ہیں اور ان کی رحمت سے مقصود رحمت کی دعا کرنا ہے۔(عبداللہ رفیق)

(۹۰۵٤)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، وَلَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔)) (مسند احمد: ٦٥٢٤)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے اور وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے، جو بدلے میں یہ عمل کر رہا ہو (اصل اور کامل درجے میں)، صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس کا رشتہ کٹ رہا ہو تو وہ اس کو جوڑ رہا ہو۔''

فوائد: ......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ)) ......''رشتہ داری عرش کے ساتھ معلق ہے اور وہ کہتی ہیں: جس نے مجھے ملایا، اللہ تعالیٰ اس کو ملا لے اور جس نے مجھے توڑا، اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ دے۔'' (صحیح مسلم: ۲٦۳۵)

(۹۰۵۵)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ ذَوِيْ أَرْحَامٍ، أَصِلُ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَأَعْفُو وَيَظْلِمُوْنِيْ، وَأُحْسِنُ وَيُسِيْئُوْنِيْ،

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کو معاف کرتا ہوں، لیکن وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں،

(۹۰۵۳) تخریج: صحیح لغیرہ، أخرجہ الترمذی: ۱۹۲٤ (انظر: ٦٤٩٤)

(۹۰۵٤) تخریج: اسنادہ صحیح، أخرجہ ابن ابی شیبۃ: ۸/ ۵۳۹، وابن حبان: ٤٤٥ (انظر: ٦٥٢٤)

(۹۰۵۵) تخریج: حسن لغیرہ (انظر: ٦٧٠٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَفَــاُکَــافِـئُهُـمْ ؟ قَـالَ: ((لا ، اِذًا تُتْـرَکُوْنَ جَـمِـیْـعًـا ، وَلَـکِنْ خُذْ بِالْفَضْلِ وَصِلْهُمْ ، فَـاِنَّهُ لَنْ یَزَالَ مَعَكَ ظَهِیْرٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَـاکُـنْـتَ عَـلٰـی ذٰلِكَ۔)) (مسـنـد احمد: ٦٧٠٠)

لیکن وہ مجھ سے برے طریقے سے ہی پیش آتے ہیں، اب میں ان کو ان امور کا بدلہ دے سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی نہیں، پھر تو تم سب کو چھوڑ دیا جائے گا، تم فضیلت والے عمل کا اہتمام کرو اور ان سے صلہ رحمی کرو، پس بیشک تو جب تک اس روٹین پر برقرار رہے گا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار ہوگا۔''

(٩٠٥٦)۔ عَـنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ ، اَنَّ رَجُلًا قَـالَ: یَـا رَسُـوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَیَـقْـطَـعُـوْنَ ، وَاُحْسِـنُ اِلَیْهِمْ وَیُسِیْؤُوْنَ اِلَـیَّ ، وَاَحْـلُـمُ عَـنْهُمْ ، وَیَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ ، قَـالَ: ((لَـئِنْ کُنْتَ کَمَا تَقُوْلُ کَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْـمَـلَّ ، وَلایَـزَالُ مَـعَكَ مِـنَ الـلّٰـهِ ظَهِیْرٌ عَـلَیْهِـمْ ، مَـادُمْـتَ عَلٰی ذٰلِكَ۔)) (مسند احمد: ٧٩٧٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ قرابت دار ہیں، میں تو ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں، لیکن وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں، لیکن وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں اور میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں، لیکن وہ جہالت برتتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر بات ایسے ہی ہے، جیسے تو کہہ رہا ہے تو گویا تو ان کو گرم راکھ کھلا رہا ہے اور جب تک تو اس عمل پر قائم رہے گا، ان کی مخالفت میں تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک مددگار ہوگا۔''

فوائد: ...... گرم راکھ چبوانے کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو اس برتاؤ کی وجہ سے گویا شدید نفسیاتی اور معاشرتی تکلیف سے دوچار کرنے کا انداز ہے۔

(٩٠٥٧)۔ عَنْ دُرَّةَ بِنْتِ اَبِیْ لَهَبٍ ، قَالَتْ: قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ ، فَـقَـالَ: یَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ! اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ فَـقَـالَ ﷺ: ((خَیْــرُ الـنَّــاسِ اَقْـرَؤُهُمْ ، وَاَتْـقَاهُمْ ، وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ ، وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ۔)) (مسند احمد: ٢٧٩٨٠)

سیدہ دُرّہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا، جب کہ آپ ﷺ منبر پر تھے اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، سب سے زیادہ تقوی والے، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والے، سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔''

(٩٠٥٦) تخریج: أخرجه مسلم: ٢٥٥٨ (انظر: ٧٩٩٢)

(٩٠٥٧) تخریج: اسناده ضعیف، أخرجه ابن ابی شیبة: ٨/ ٥٣٩ (انظر: ٢٧٤٣٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۵۸)۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّدَقَاتِ أَيُّهَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ۔)) (مسند احمد: ۱۵۳۹٤)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے صدقات کے بارے میں سوال کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس رشتہ دار پر جو دل میں عداوت چھپانے والا ہو۔''

(۹۰۵۹)۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔ (مسند احمد: ۲۳۹۲۷)

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کی حدیث نبوی بیان کرتے ہیں۔

(۹۰٦۰)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مَسِيرِهِ فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ، أَوْ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْ يَا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ۔ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) (مسند احمد: ۲۳۹۳۵)

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدو، نبی کریم ﷺ کے سامنے آیا اور آپ ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ لی، جبکہ آپ ﷺ کسی سفر میں تھے، اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یا اس نے کہا: اے محمد! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور آگ سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کر، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔''

(۹۰٦۱)۔ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((صَدَقَتُكَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلٰى ذِي الْقُرْبَى الرَّحِمِ ثِنْتَانِ، صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔)) (مسند احمد: ۱۸۰۲۹)

سیدنا سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین پر صدقہ کرنے میں صرف صدقے کا ثواب ہوتا ہے اور رشتہ دار پر کرنے سے دو ثواب ہوتے ہیں، ایک صدقہ کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔''

(۹۰٦۲)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ مِنَ الرِّفْقِ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَصِلَةُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُن کو فرمایا: ''جس کو نرمی عطا کی گئی، اُس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے نواز دیا گیا اور صلہ رحمی، حسنِ اخلاق اور پڑوسی سے اچھا

(۹۰۵۸) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه الدارمی: ۱/ ۳۹۷، و الطبرانی فی "الکبیر": ۳۱۲٦ (انظر: ۱۵۳۲۰)

(۹۰۵۹) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ٤۰۱۵، وفی "الاوسط": ۳۳۰۳ (انظر: ۲۳۵۳۰)

(۹۰٦۰) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۹۸۳، ومسلم: ۱۳ (انظر: ۲۳۵۳۸)

(۹۰٦۱) تخریج: صحیح لغیره، أخرجه ابوداود: ۲۳۵۵، والترمذی: ٦۵۸، وابن ماجه: ۱۸٤٤، والنسائی: ۵/ ۹۲ (انظر: ۱۷۸۷۲)

(۹۰٦۲) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه مختصرا ابو یعلی: ٤۵۳۰ (انظر: ۲۵۲۵۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الـرَّحِمِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَحُسْنُ الْجِوَارِ يَـعْمُرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ۔)) (مسند احمد: ۲۵۷۷۳)

سلوک کرنے (جیسے امورِ خیر) گھروں (اور قبیلوں) کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔''

فوائد: ...... عمر میں اضافہ ہونے کے دو مفاہیم ہیں: (۱) حقیقی طور پر عمر بڑھ جاتی ہے، جس کو اللہ تعالیٰ کی معلّق تقدیر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ (۲) عمر کی مقدار میں اضافہ نہیں ہوتا، لیکن اس میں اتنی برکت پیدا ہو جاتی ہے اور صلہ رحمی کرنے والے کی زندگی کا ہر پہلو فوائد سے یوں لبریز ہو جاتا ہے کہ دوسرے لوگ جو کام لمبی لمبی عمروں میں سرانجام نہیں دے سکتے، یہ لوگ اپنی مختصر عمروں میں ان سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي كَفَالَةِ الْيَتِيمِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ، وَمَسْحِ رَأْسِهِ وَالسَّهْرِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ

یتیم کی کفالت کرنے، اس کے ساتھ احسان کرنے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور بیواؤں اور مسکینوں کی حفاظت و نگرانی کرنے کی ترغیب کا بیان

(۹۰۶۳)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ إِذَا اتَّقَى اللّٰهَ۔)) وَأَشَارَ مَالِكٌ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (مسند احمد: ۸۸۶۸)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' ساتھ مالک راوی نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

(۹۰۶۴)۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ؓ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ ضَمَّ يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ إِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْهُ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ، وَمَنْ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزٰى بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ۲۰۵۹۷)

سیدنا مالک بن حارث ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو جانے والے یتیم کو اپنے کھانے اور پینے میں اپنے ساتھ ملا لیا، یہاں تک کہ وہ یتیم اس سے غنی ہو گیا تو ایسے آدمی کے لیے قطعی طور پر جنت واجب ہو جائے گی اور جس نے مسلمان غلام آزاد کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا باعث ہو گا، اس غلام کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو آگ سے کفایت کرنے والا ہو گا۔''

(۹۰۶۳) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۹۸۳ (انظر: ۸۸۸۱)

(۹۰۶۴) تخریج: صحيح لغيره، أخرجه ابوداود: ۵۸۷ (انظر: ۲۰۳۳۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۶۵)۔ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، يُقَالُ لَهُ مَالِكٌ، اَوِ ابْنُ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((اَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَمَّ يَتِيمًا بَيْنَ اَبَوَيْنِ مُسْلِمَيْنِ اِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ اَلْبَتَّةَ، وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَقَبَةً، اَوْ رَجُلًا مُسْلِمًا، كَانَتْ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ، اَوْ اَحَدَهُمَا، فَدَخَلَ النَّارَ، فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ۔)) (مسند احمد: ۲۰۵۹٦)

زرارہ بن اوفی اپنی قوم کے مالک یا ابن مالک نامی صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان نے مسلم ماں باپ دونوں کی طرف سے یتیم ہو جانے والے بچے کو اپنے کھانے پینے میں اپنے ساتھ رکھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس یتیم کو غنی کر دیا تو اس کے لیے قطعی طور پر جنت واجب ہو جائے گی، جس مسلمان نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو یہ آگ سے اس کی آزادی کا باعث بنے گا اور جس آدمی نے اپنے والدین دونوں یا کسی ایک کو پایا اور پھر بھی جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے۔''

(۹۰٦٦)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْاَةِ۔)) (مسند احمد: ۹٦٦٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں دو کمزوروں یتیم اور عورت کے حقوق کو ممنوع اور حرام قرار دیتا ہوں۔''

فوائد: ...... ویسے تو ہر مسلمان کے حقوق ادا کرنا ضروری ہیں، بہرحال یتیم اور عورت جیسے بے آسرا افراد کے حقوق کی ادائیگی میں زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

قابل غور بات ہے کہ بیوی کو ''ضعیف'' کہا گیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ بیشک اس کا تعلق امیر گھرانے سے ہوگا، لیکن شادی کے بعد وہ خاوند کے رحم و کرم پر ہوتی ہے، اگر وہی بد اخلاق ہو تو زندگی اجیرن بن جاتی ہے اور بیوی کے والدین اور بھائیوں کی محبت اور دولت کی وجہ سے اس کی بے سکونی میں کمی نہیں آتی۔ ایسی بیچاری خاتون کو نہ طلاق لینے میں فائدہ نظر آتا ہے اور نہ نکاح میں سکون ملتا ہے۔ ہم نے کئی عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے خاوندوں کے غریب ہونے کی وجہ سے بچوں کا خرچہ بھی اپنے والدین سے لاتی ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے خاوند کا رویہ کسی ظالم و جابر سے کم نہیں ہوتا۔ کیا ایسی بناتِ آدم کا یہی قصور ہے کہ انھوں نے نکاح کے وقت ان ناعاقبت اندیشوں کو اپنا خاوند تسلیم کر لیا تھا؟ کیا ہے کوئی ترس کھانے والا؟

(۹۰٦۷)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، اَنَّ رَجُلًا شَكٰى

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے

(۹۰٦٥) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الطبراني في "الكبير": ۱۹/ ٦۷۰ (انظر: ۲۰۳۳۰)

(۹۰٦٦) تخريج: اسناده قوي، أخرجه ابن ماجه: ۳٦۷۸ (انظر: ۹٦٦٦)

(۹۰٦۷) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، بين ابي عمران وبين ابي هريرة رجل مبهم سقط من هذا الاسناد، أخرجه البيهقي في "الشعب": ۱۱۰۳٤ (انظر: ۹۰۱۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَسْوَۃَ قَلْبِہٖ، فَقَالَ: ((امْسَحْ رَأْسَ الْیَتِیْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْکِیْنَ۔)) (مسند احمد: ۹۰۰٦)

نبی کریم ﷺ سے اپنی دل کی سختی کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر۔''

(۹۰٦۸)۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَحَ رَأْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْہُ اِلَّا لِلّٰہِ کَانَ لَہُ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مَرَّتْ عَلَیْھَا یَدُہُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَۃٍ، اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَہُ، کُنْتُ اَنَا وَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ۔)) وَفَرَّقَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی۔ (مسند احمد: ۲۲۵۰۵)

سیدنا ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کسی یتیم کے سر پھر ہاتھ پھیرا تو اس کا ہاتھ جتنے بالوں پر سے گزرے گا، اس کو اتنے بالوں کے بقدر نیکیاں ملیں گی اور جس نے یتیم بچے یا بچی کے ساتھ احسان کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔'' ساتھ ہی آپ ﷺ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

(۹۰٦۹)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، اَوْ کَالَّذِیْ یَقُوْمُ اللَّیْلَ وَیَصُوْمُ النَّھَارَ۔)) (مسند احمد: ۸۷۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور مسکین کے لیے محنت کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے یا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

فوائد:...... تمام احادیث مبارکہ اپنے مفہوم میں واضح ہیں۔

بَابُ التَّرْغِیْبِ فِی الْاِحْسَانِ اِلَی الْجَارِ

ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی ترغیب کا بیان

(۹۰۷۰)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہُ، وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَہُ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے اور جو

(۹۰٦۸) تخریج: صحیح لغیرہ دون الشطر الأول منه بقصة المسح علی راس الیتیم، وھذا اسناد ضعیف جدا، فیه علی بن یزید الالھانی الدمشقی، وھو واھی الحدیث، وعبید اللہ بن زحر الضمری ضعیف یعتبر به، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۸۷۲۱ (انظر: ۲۲۱۵۳)

(۹۰٦۹) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۳۵۳، ومسلم: ۲۹۸۲ (انظر: ۸۷۳۲)

(۹۰۷۰) تخریج: أخرجه البخاری: ٦۱۳٦، ٦۰۱۸، ومسلم: ۴۷ (انظر: ۹۹٦۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

بِـالـلّٰـهِ وَالْيَـوْمِ الْآخِـرِ فَـلْيَقُلْ خَيـْرًا اَوْ لِـيَسْكُتْ۔)) (مسند احمد: ٩٩٦٨)

اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ خیر و بھلائی والی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

فــوائــد: ......آج کے مفاد پرستانہ اور ابن الوقتی دور میں ہمسائیوں کے حقوق کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے، ان کے حقوق کی ادائیگی تو کجا، سرے سے ان کی شناخت ہی نہیں کی جاتی۔ گلی کے ایک کونے میں صفِ ماتم بچھی ہوتی ہے تو دوسرے کونے پہ شادی کی رسومات رقص کناں ہوتی ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ہمسائے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔

(٩٠٧١)۔ عَنْ عَائِشَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ: ((فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ "بَدَلَ" يَسْكُتْ۔)) (مسند احمد: ٢٤٩٠٨)

سیدہ عائشہ ؓ نے بھی نبی کریم ﷺ کی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے، البتہ اس میں ''لِيَسْكُتْ'' کی بجائے ''لِيَصْمُتْ'' کے الفاظ ہیں۔ (دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔)

(٩٠٧٢)۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحِ نِ الْخُزَاعِيِّ ؓ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔)) (مسند احمد: ١٦٤٨٣)

سیدنا ابو شریح خزاعی ؓ، جن کو صحبت کا شرف حاصل ہوا تھا، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے ہمسائے کے ساتھ احسان کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ خیر و بھلائی والی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

(٩٠٧٣)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ۔)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْجَارُ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔)) قَالُوا: وَمَا بَوَائِقُهُ؟ قَالَ: ((شَرُّهُ۔)) (مسند احمد: ٧٨٦٥)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! وہ بندہ مؤمن نہیں ہے، اللہ کی قسم! وہ بندہ مؤمن نہیں ہے، اللہ کی قسم! وہ بندہ صاحب ایمان نہیں ہے۔'' تین مرتبہ فرمایا، صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کہ جس کا ہمسایہ اس کے شر سے امن میں نہ ہو۔'' انھوں نے کہا: ''بَوَائِق'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا شر۔''

(٩٠٧١) تخريج: حديث صحيح لغيره، أخرجه البزار: ٣٥٧٥ (انظر: ٢٤٤٠٤)
(٩٠٧٢) تخريج: أخرجه بنحوه البخاري: ٦٠١٩، ٦٤٧٦، ومسلم: ٤٨ (انظر: ١٦٣٧٠)
(٩٠٧٣) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه الحاكم: ١/ ١٠ (انظر: ٧٨٧٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۷۴)۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَقُلْ حَقًّا، اَوْ لِيَسْكُتْ۔)) (مسند احمد: ۲۰۰۵۱)

کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور خیر و بھلائی والی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

(۹۰۷۵)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَيَزِيْدُ، قَالَ: اَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ الْاَنْصَارِيِّ، (قَالَ: يَزِيْدُ: رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ) قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ اَهْلِيْ اُرِيْدُ النَّبِيَّ ﷺ فَاِذَا اَنَا بِهٖ قَائِمٌ وَرَجُلٌ مَعَهُ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُمَا حَاجَةً، قَالَ: فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جَعَلْتُ اَرْثِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، لَقَدْ قَامَ بِكَ الرَّجُلُ حَتّٰى جَعَلْتُ اَرْثِيْ لَكَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ، قَالَ: ((وَلَقَدْ رَاَيْتَهُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((اَتَدْرِيْ مَنْ هُوَ؟)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَازَالَ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ۔)) (مسند احمد: ۲۰۶۱۸)

ایک انصاری آدمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کو ملنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا، پس جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ایک آدمی آپ پر متوجہ تھا، میں نے سمجھا کہ ان دونوں کی کوئی ضرورت ہوگی، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ مجھے آپ ﷺ پر ترس آنے لگا، بہرحال جب وہ آدمی چلا گیا تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی نے آپ کو اتنی دیر کھڑے رکھا کہ مجھے تو آپ پر ترس آنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے اس کو دیکھا تھا؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتا ہے کہ وہ کون تھا؟'' میں نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام تھے، انھوں نے مجھے ہمسائے کے بارے اتنی وصیتیں کیں کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ یہ تو اس کو عنقریب وارث بھی بنانے لگے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو ان کو سلام کہتا تو وہ تیرے سلام کا جواب دیتے۔''

(۹۰۷۴) تخریج: اسنادہ صحیح (انظر: ۲۰۲۸۵)
(۹۰۷۵) تخریج: اسنادہ صحیح (انظر: ۲۰۳۵۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٩٠٧٦)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَازَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔)) (مسند احمد: ٢٤٧٦٤)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ہمسائے کے بارے میں اس قدر نصیحتیں کیں کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ تو اس کو وارث بھی بنانے لگے ہیں۔''

فوائد: ...... میراث صرف قریبی رشتہ داروں کا حق ہوتا ہے، لیکن جب ہمسائیوں کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ کو تاکید کی گئی تو آپ ﷺ کو یوں لگا کہ یہ تو میراث کے بھی حقدار قرار پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے بھی حق ہیں اور ان میں ہمسائیوں کے حقوق کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے، لیکن اس دور کا مسلمان مکمل اسلام کو اپنانے کے لیے تیار نہیں ہے، ہر ایک اپنی ذات کے لیے چند اعمال کا تعین کر کے اسی کو کافی سمجھ بیٹھا ہے۔

(٩٠٧٧)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَازَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔)) اَوْ قَالَ: ((خَشِيْتُ اَنْ يُوَرِّثَهُ۔)) (مسند احمد: ٥٥٧٧)

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ہمسائے کے بارے میں اس قدر نصیحتیں کیں کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ تو اس کو وارث بھی بنانے لگے ہیں۔'' ایک روایت میں ہے: ''میں تو ڈرنے لگا کہ یہ تو اس کو وارث بھی قرار دینے لگے ہیں۔''

(٩٠٧٨)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ۔ (مسند احمد: ٦٤٩٦)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے اس قسم کی حدیث بیان کی ہے۔

(٩٠٧٩)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوُهُ۔ (مسند احمد: ٧٥١٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

(٩٠٨٠)۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((يُوْصِيْ بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔)) (مسند احمد: ٢٢٦٥٤)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مجھے ہمسائے کے بارے میں اتنی نصیحتیں کرتا ہے کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا ہے کہ اس کو میرا وارث بنانے لگا ہے۔''

(٩٠٧٦) تخريج: أخرجه البخارى: ٦٠١٤، ومسلم: ٢٦٢٤ (انظر: ٢٤٢٦٠)

(٩٠٧٧) تخريج: أخرجه البخارى: ٦٠١٥، ومسلم: ٢٦٢٥ (انظر: ٥٥٧٧)

(٩٠٧٨) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه ابوداود: ٥١٥٢، والترمذى: ١٩٤٣ (انظر: ٦٤٩٦)

(٩٠٧٩) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابن ابى شيبة: ٨/ ٥٤٦، والبزار: ١٨٩٨ (انظر: ٧٥٢٢)

(٩٠٨٠) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ٧٦٣٠ (انظر: ٢٢٢٩٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۰۸۱)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ۔)) (مسند احمد: ٦٥٦٦)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہے، جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین پڑوسی وہ ہے، جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔''

فوائد: ...... دنیا میں اپنے پڑوسیوں اور ہمسائیوں کے حق میں اچھا ثابت ہونے والے کو اللہ تعالیٰ کا پڑوس نصیب ہوگا۔

(۹۰۸۲)۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا طَبَخْتَ فَاَكْثِرِ الْمَرَقَةَ، وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ، اَوِ اقْسِمْ بَيْنَ جِيْرَانِكَ۔)) (مسند احمد: ٢١٦٥٢)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ذر! جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس کا شوربا زیادہ کر کے اپنے ہمسائیوں کا خیال رکھا کرو یا (آپ ﷺ نے یہ فرمایا) اپنے ہمسائیوں کے مابین تقسیم کیا کرو۔''

(۹۰۸۳)۔ عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَشْبَعُ الرَّجُلُ دُوْنَ جَارِهِ۔)) (مسند احمد: ٣٩٠)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمسائے کے علاوہ بندہ سیر نہیں ہوتا۔''

فوائد: ...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔﴾ ...... اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت والے کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر (کے ساتھ) اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو۔ (سورۂ نساء: ۳۶)

ہر وہ شخص آپ کے حسن سلوک کا مستحق ہے، جس سے کسی نہ کسی انداز میں آپ کا واسطہ پڑے، مثلا ہم جماعت، ہم سفر اور ایک دفتر میں کام کرنے والے لوگ، وغیرہ۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مختلف قسم کے انسانوں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا اور پڑوسیوں کی تین قسمیں ذکر کیں: (۱) رشتہ دار پڑوسی، (۲) اجنبی پڑوسی اور (۳) پہلو کا ساتھی یعنی ساتھ بیٹھنے والا۔

(۹۰۸۱) تخريج: اسناده قوى على شرط مسلم، أخرجه الترمذى: ١٩٤٤ (انظر: ٦٥٦٦)

(۹۰۸۲) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٦٢٥ (انظر: ٢١٣٢٦)

(۹۰۸۳) تخريج: رواية عباية بن رفاعة عن عمر مرسلة (انظر: ٣٩٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا چاہیے، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ اور نیک سلوک کرنا چاہیے، خواہ وہ قرابت دار ہوں یا نہ ہوں، خواہ مسلمان ہوں یا یہودونصرانی ہوں۔

اَبْوَابُ الضِّيَافَةِ وَآدَابِهَا

ضیافت اوراس کے آداب کے ابواب

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ اِكْرَامِ الضَّيْفِ وَفَضْلِ ذٰلِكَ وَبَرَكَتِهِ

مہمان کا اکرام کرنے کی ترغیب اوراس کی فضیلت و برکت کا بیان

(۹۰۸٤)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((اَنْ تُطْعِمَ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاَ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔)) (مسند احمد: ٦٥٨١)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا کھانا کھلانا اور سلام کہنا ہر شخص کو، تیری اس سے معرفت ہو یا نہ ہو۔''

فوائد: ...... مہمان کے اکرام کی بنیاد ذاتی معرفت نہیں ہونی چاہیے، جیسا کہ اکثر لوگوں کا رویہ بن چکا ہے، آج کل دو چیزوں کو ہی ترجیح دی جا رہی ہے، ایک ذاتی معرفت اور ایک سرمایہ داری، جس مہمان میں یہ دو صفات نہ ہوں، اس کے ساتھ تو دعا سلام لینا گوارہ نہیں کیا جاتا، یہ فرق اسلامی تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے۔

(۹۰۸۵)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَحْفَظْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔)) (مسند احمد: ٦٦٢١)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی ضیافت کرے، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے ہمسائے کی حفاظت کرے، اسی طرح جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ خیر و بھلائی والی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

(۹۰۸٦)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ۔)) قَالَهَا

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔'' آپ ﷺ نے یہ بات

(۹۰۸٤) تخریج: أخرجه البخاری ۱۲، ۲۸، ٦۲۳٦، ومسلم: ۳۹ (انظر: ٦٥٨١)

(۹۰۸٥) تخریج: صحیح لغیره (انظر: ٦٦٢١)

(۹۰۸٦) تخریج: صحیح لغیره (انظر: ۱۱۷۲٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ثَلَاثًا، قَالُوْا: وَمَا كَرَامَةُ الضَّيْفِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ۔)) (مسند احمد: ١١٧٤٩)

تین بار ارشاد فرمائی، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین دن، اور اس کے بعد بھی اگر وہ بیٹھا رہے تو ضیافت اس پر صدقہ ہوگی۔''

(٩٠٨٧)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يُضِيْفُ۔)) (مسند احمد: ١٧٥٥٥)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی میں کوئی خیر نہیں ہے، جو مہمان نوازی نہیں کرتا۔''

فوائد: ......اسلام انسانیت کی تکریم اور غمگساری کا خواہاں ہے، اسی خواہش کا تقاضا ہے کہ مہمان کی عزت کی جائے، اس کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا جائے، حسبِ استطاعت اور خوش دلی سے اس کی مہمانی کی جائے اور اس کے آرام و راحت کا خیال رکھا جائے۔ اسلام نے نہ صرف مہمانی پر زور دیا، بلکہ اس کے تمام آداب مقرر کر دیے اور جہاں مہمان نوازی کو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا قرار دیا، وہاں مہمان کو بھی تنبیہ کر دی کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ وہ اس سے تنگ آ جائے۔

بہر حال مہمان نوازی سے جی چرانا خیر و بھلائی سے محرومی کا باعث ہے، مہمان خیر و برکت کا باعث بنتا ہے، جب سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی نے خود کو اور اپنے بچوں کو بھوکا رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی میزبانی کا حق ادا کیا تو ان کے اندازِ میزبانی پر اللہ تعالیٰ مسکرائے اور یہ آیات نازل فرما دیں: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۂ حشر: ٩) ......''اور وہ (دوسرے حاجتمندوں کو) اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ اُن کو سخت بھوک ہو اور جو لوگ نفسوں کی بخیلی سے بچ گئے، وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔'' (الصحيحة: ٣٢٧٢)

اس سے بڑی سعادت کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے عمل پر تعجب کرے اور مسکرائے اور رہتی دنیا تک اپنے کلام میں اس کا تذکرہ کر دے۔ لہٰذا ہمیں خوشنودیٔ الٰہی کے حصول کے لیے، فقر و فاقہ سے نہ ڈرتے ہوئے فراخ دلی سے مہمان کی خدمت کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دے گا۔ غور فرمائیں کہ میزبانی کے وصف سے محروم شخص کو نبی کریم ﷺ نے بے برکتا اور خیر سے محروم قرار دیا ہے۔

قارئین کرام! یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ہم لوگ معرفت اور عدم معرفت کو سامنے رکھ کر مہمانوں کی میزبانی میں بہت زیادہ فرق کرتے ہیں۔ مثلا ایک مہمان کی پر تکلف خدمت کی، ایک کو ''صلح شلح'' پہ ٹال دیا، ایک کو اتنا کمتر سمجھا کہ اسے چائے وائے کا ''ست'' کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور کسی کے لیے تو گھر سے نکلنا ہی مناسب نہ سمجھا اور بچے یا خادم کے ذریعے اسے کوئی پیغام بھیج دینا ہی کافی سمجھ لیا۔

(٩٠٨٧) تخريج: حديث حسن (انظر: ١٧٤١٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

احباب! یہ فرق کیوں ہے؟ کیا اس لیے نہیں کہ پہلے سے جناب کی دوستی تھی، دوسرے سے کچھ دعا وسلام تھا اور تیسرا اجنبی تھا۔

کیا ایسی میزبانی میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا نام دکھائی دیتا ہے؟ کیا اسلام کے رشتے کو مدنظر رکھا گیا ہے؟ کیا مہمان کی یہ خدمتیں بطورِ مہمان ہیں یا ذاتی تعلق کی بنا پر؟ میزبانی کے ایسے انداز سے ہمیں باز آ جانا چاہئے، یہ مسکراہٹوں کے تبادلے اور دنیاداری ہے۔

(۹۰۸۸)۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ نَزَلْتُ بِهِ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُكْرِمْنِيْ ثُمَّ نَزَلَ بِيْ أَقْرِيهِ أَوْ أَجْزِيهِ بِمَا صَنَعَ قَالَ: ((بَلِ اقْرِهِ۔)) (مسند احمد: ۱۵۹۸۶)

سیدنا مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک آدمی کے پاس گیا، اس نے نہ میری ضیافت کی اور نہ میری عزت کی، پھر اگر وہی آدمی میرے پاس آ جائے تو کیا میں اس کی ضیافت کروں یا اس کو اس کے کیے کا بدلہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ تو اس کی ضیافت کر۔''

(۹۰۸۹)۔ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ۔)) (مسند احمد: ۱۹۲۲۳)

صحابیٔ رسول سیدنا سنان بن سنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شکریہ ادا کرنے والے کھانے والے کا اجر روزہ رکھنے والے اور صبر کرنے والے کی طرح ہے۔''

فوائد: ...... بندے کو ہر حالت میں شریعت کے تقاضے پورے کرنے چاہیے۔ اگر مال دار، کھاتا پیتا ہے تو اللہ کی نعمتیں استعمال کر کے شکر ادا کرے اور اس کی فرمانبرداری میں لگا رہے اور اگر تنگی ترشی ہے تو اللہ کے لیے صبر کرے، اس کی تقسیم پر راضی رہے، اس طرح دونوں حالتوں میں آدمی اجر وثواب کا حقدار ٹھہرے گا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ عَدَمِ التَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

مہمان کے لیے تکلف نہ کرنے کا بیان

(۹۰۹۰)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عبد اللہ بن عبید کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ

(۹۰۸۸) تخریج: اسناده صحیح علی شرط مسلم، أخرجه الطیالسی: ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، والطبرانی فی "الکبیر": ۱۹/ ۶۰۸، والحاکم: ۱/ ۲۴ (انظر: ۱۵۸۹۱)

(۹۰۸۹) تخریج: حدیث حسن (انظر: ۱۹۰۱۴)

(۹۰۹۰) تخریج: اسناده ضعیف، عبید اللہ بن الولید الوصافی متفق علی ضعفه، وقد اضطرب فی اسناد هذا الحدیث، لکن الحدیث من ابتداء ه الی قوله: "نعم الادام الخل" صحیح بطرقه، أخرج الصحیح منه ابوداود: ۳۸۲۰، والترمذی: ۱۸۳۹، ۱۸۴۲ (انظر: ۱۴۹۸۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَـالَ: دَخَلَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَفَرٌ مِّنْ اَصْـحَـابِ النَّبِيِّ ﷺ فَـقَـدَّمَ اِلَيْهِـمْ خُبْزًا وَخَلًّا، فَـقَالَ: كُلُوْا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: ((نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ، اِنَّهُ هَـلَاكٌ بِـالـرَّجُـلِ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ النَّفَرُ مِنْ اِخْوَانِهِ فَيَحْتَقِرَ مَا فِيْ بَيْتِهِ اَنْ يُقَدِّمَهُ اِلَيْهِمْ، وَهَلَاكٌ بِالْقَوْمِ اَنْ يَحْتَقِرُوْا مَاقُدِّمَ اِلَيْهِمْ۔)) (مسند احمد: ۱۵۰۴۸)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انھوں نے روٹی اور سرکہ پیش کیا اور کہا: کھاؤ، یہ چیز پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا کہ ''بہترین سالن سرکہ ہے، اس میں آدمی کی ہلاکت ہے کہ اس کے پاس اس کے بھائیوں کا ایک گروہ جائے اور وہ گھر میں موجودہ چیز کو بطورِ ضیافت پیش کرنے کو حقیر سمجھے اور اس میں لوگوں کی ہلاکت ہے کہ جو چیز ان کی میزبانی میں پیش کی جائے، وہ اس کو حقیر سمجھیں۔''

(۹۰۹۱)۔ عَـنْ سَـلْـمَـانَ الْـفَارِسِيِّ، اَنَّهُ دَخَـلَ عَـلَيْهِ رَجُلٌ فَدَعَا لَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ، فَـقَـالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهَانَا، اَوْ لَوْلَا اَنَّـا نُهِينَا اَنْ يَتَكَلَّفَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ لَتَكَلَّفْنَا لَكَ۔)) (مسند احمد: ۲۴۱۳۴)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی گیا، انھوں نے ضیافت میں ماحضر پیش کیا اور کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تکلف سے منع نہ کیا ہوتا یا اگر ہم کو اپنے ساتھی کے تکلف کرنے سے منع نہ کیا جاتا تو ہم تمہارے لیے تکلّف کرتے۔

فوائد:......اس حدیث کا ایک متن اس طرح روایت کیا گیا ہے:

سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((لَايَتَـكَـلَّـفَـنَّ أَحَـدٌ لِـضَـيْـفِـهِ مَـالَايَقْدِرُ عَلَيْهِ۔))...... ''کوئی آدمی مہمان کے لیے اپنی استطاعت سے بڑھ کر تکلف نہ کرے۔'' (صحیحہ: ۲۴۴۰)

اسلام سادگی اور حقیت پر مبنی مذہب ہے، اس میں تکلف وتصنع اور خوشامد و چاپلوسی کی کوئی گنجائش نہیں، جہاں شریعت نے مہمان کی میزبانی کو فرض قرار دیا ہے، وہاں تکلف سے بچنے کی بھی تلقین کی ہے، تاکہ کوئی آدمی مہمان کی خدمت کو بوجھ نہ سمجھے اور میزبان کے غریب ہونے کی صورت میں گھر کے افراد کے کھانے پینے کا سلسلہ متاثر نہ ہو۔

شقیق کہتے ہیں کہ میں اور میرا ایک دوست سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انھوں نے (بطورِ میزبانی) روٹی اور کوئی نمکین چیز پیش کی اور کہا: لَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَـانَـا عَـنِ التَّكَلُّفِ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ۔ فَقَالَ صَاحِبِي: لَـوْكَانَ فِي مِلْحِنَا سَعْتَرٌ، فَبَعَثَ بِمِطْهَرَتِهِ إِلَى الْبَقَّالِ، فَرَهَنَهَا، فَجَاءَ بِسَعْتَرٍ، فَأَلْقَاهُ فِيهِ، فَلَمَّا أَكَلْنَا قَالَ صَاحِبِي: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا۔ فَقَالَ سَلْمَانُ: لَوْقَنَعْتَ بِمَا رُزِقْتَ لَمْ تَكُنْ مِـطْهَـرَتِـي مَرْهُوْنَةً عِنْدَالْبَقَّالِ۔ ......اگر رسول اللہ ﷺ نے تکلف سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمھاری خاطر تکلف

(۹۰۹۱) تـخـريـج: حديث محتمل للتحسين، أخرجه البزار: ۵۹۳۱، والطبراني: ۶۰۸۴، والحاكم: ۴/ ۱۲۳ (انظر: ۲۳۷۳۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کرتا۔ میرے دوست نے کہا: اگر نمکین ڈش میں پہاڑی پودینہ ڈال دیا جاتا (تو بہت اچھا ہوتا)۔ انھوں نے کوئی لوٹا نما برتن بطور گروی سبزی فروش کی طرف بھیجا اور پودینہ منگوایا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو میرے دوست نے کہا: ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں اس رزق پر قناعت کرنے کی توفیق بخشی جو اس نے ہمیں دیا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو نے اپنے رزق پر قناعت کی ہوتی تو میرا برتن سبزی فروش کے پاس گروی نہ پڑا ہوتا۔ (مستدرک حاکم: ۴/۱۲۳، صحیحہ: ۲۳۹۲)

آپ ﷺ نے تکلف کرنے سے منع فرمایا، صحابۂ کرام اس کا مفہوم یہ سمجھے تھے کہ گھر میں جو موجود ہے، اسے مہمان کی میزبانی کے لیے کافی سمجھا جائے اور مہمان کو چاہیے کہ ماحضر پر قناعت کرے اور اپنی پسند کی کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے۔ ہاں اگر اصرار کے ساتھ کسی سے اس کی پسند کے متعلق پوچھا جائے تو اظہار کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

ہم لوگ حقیقی باہمی محبت سے محروم ہیں، قرابتداروں کے حقوق سے غافل ہیں اور ظاہری رکھ رکھاؤ کو بڑی ترجیح دیتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ''شرمو کو شرمی'' کا ضابطہ ترک کر دیں اور مسلمانوں سے بحیثیت مسلمان تعلق رکھیں اور ہر معاملے میں اعتدال برتیں۔ مثلا اگر گرمی کے موسم میں آنے والے مہمان کو بازار سے قیمتی مشروب خرید کر پلانے کی استطاعت نہ ہو، تو گھر میں تیار کی جانے والی شکنجبین وغیرہ پلا دی جائے، تاکہ مہمان بھی سیراب ہو جائے اور میزبانی کا حق بھی پورا ہو جائے۔ یہی معاملہ کھانے وغیرہ کا ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مُدَّةِ الضِّيَافَةِ وَمَا لِلضَّيْفِ مِنَ الْحَقِّ وَمَا عَلَيْهِ

ضیافت کی مدت اور مہمان کے حق اور اس کی ذمہ داری کا بیان

(۹۰۹۲)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((حَقُّ الضِّيَافَةِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ، فَمَا اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔)) (مسند احمد: ۱۰۹۲۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ضیافت کا حق تین دن ہے، اس کے بعد مہمان جو کچھ پائے گا، وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

(۹۰۹۳)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ﷺ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلُهُ۔ (مسند احمد: ۱۱۰۴۵م)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کی اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۹۰۹۴)۔ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةٌ

سیدنا ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ضیافت تین ایام ہے اور مہمان کا جائزہ ایک دن رات

(۹۰۹۲) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه الطيالسى: ۲۶۰ ٥، والبزار: ۱۹۳۰، وابويعلى: ٦٥۹۰ (انظر: ۱۰۹۰۷)

(۹۰۹۳) تخريج: حديث حسن (انظر: ۱۱۰٤٥)

(۹۰۹٤) تخريج: أخرجه البخارى: ٦٠١٩، ومسلم: ٤٨ (انظر: ١٦٣٧١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَیَّامٍ، وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَحَدٍ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ۔)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ: ((يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يَقْرِيْهِ۔)) (مسند احمد: ۱٦٤٨٤)

تک ہے، اور کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کسی کے پاس اس قدر ٹھہرے کہ اسے گنہگار کر دے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اسے گنہگار کیسے کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی صورت یہ ہے کہ مہمان اس کے پاس ٹھہرے، جبکہ اس کے پاس ضیافت کے لیے کوئی چیز موجود نہ ہو۔''

فوائد: ...... جائزہ سے مراد طاقت کے مطابق بہترین کھانا ہے، ویسے ضیافت تین دن تک ہوتی ہے، اس کے بعد مہمان پر صدقہ ہوگا۔''

معلوم ہوا کہ مہمان کے لیے پہلے عمدہ کھانے کا اہتمام کیا جائے، لیکن تکلف سے بچنا ضروری ہے، اس کے بعد دو دن مزید معمول کے مطابق مہمان نوازی کی جائے، تین دنوں کے بعد میزبانی بطورِ صدقہ ہوگی۔

آج کل لوگ معرفت والے مہمانوں کے لیے بہت تکلف کرتے ہیں، بلکہ ایک ایک دسترخوان پر چھ سات سات ڈشیں سج جاتی ہیں، بعض لوگ تو ایسی ضیافت کے لیے قرض بھی لے لیتے ہیں اور بعض کو دیکھا ہے کہ وہ ایسی میزبانی کر کے اپنے مہینے کے روٹین خرچ کو خراب کر دیتے ہیں اور مہینے کے آخر میں پریشان نظر آتے ہیں، جبکہ اجنبی مہمان کو ایک قسم کا کھانا کھلانے میں ہر آدمی کے لیے دشوار نظر آتا ہے۔ یہ تمام امور مسنون ضیافت کا تقاضا نہیں ہیں۔

(۹۰۹۵)۔ عَنِ الْعَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ، يَقُوْلُ: تَضَيَّفْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهِ تَمْرًا، فَاَصَابَنِيْ سَبْعُ تَمَرَاتٍ اِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ مَضَاغِيْ۔ (مسند احمد: ۹۳٦۲)

ابو عثمان نہدی کہتے ہیں: میں سات دنوں تک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا رہا، میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم کیں، میرے حصے میں سات کھجوریں آئیں، ان میں ایک ردّی کھجور بھی تھی، جبکہ وہ مجھے سب سے زیادہ پسند تھی، اس کو بڑے زور سے چبانا پڑا۔

(۹۰۹٦)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَاَطْعَمَهُ طَعَامًا فَلْيَاْكُلْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اسے کوئی کھانا کھلائے تو اس کو چاہیے کہ وہ کھانا کھا لے اور

(۹۰۹۵) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، أخرجه ابن ماجه: ٤١٥٧، والترمذی: ٢٤٧٤ (انظر: ٩٣٧٣)

(۹۰۹٦) تخریج: حدیث حسن، أخرجه ابو یعلی: ٦٣٥٨، والحاکم: ٤/ ١٢٦ (انظر:

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِنْ طَعَامِهِ، وَلا يَسْأَلْهُ عَنْهُ، فَإِنْ سَقَاهُ شَرَابًا مِنْ شَرَابِهِ فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ، وَلا يَسْأَلْهُ عَنْهُ۔)) (مسند احمد: ٩١٧٣)

اس کے بارے میں سوال نہ کرے، اس طرح اگر وہ کوئی مشروب پلائے تو وہ پی لے اور اس کے بارے میں سوال نہ کرے۔''

فوائد: ......اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان کے کھانے کو حلال سمجھ کر کھا لیا جائے اور خواہ مخواہ کے شبہات میں پڑ کر اس کی حلت اور حرمت کے بارے میں سوال نہ کیا جائے، ہاں اگر حرام کی علامات و اسباب واضح ہوں تو پھر معاملہ اور ہوگا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیثِ مبارکہ کا مصداق وہ مسلمان بھائی ہوگا، جس کے بارے میں غالب گمان یہ ہو کہ اس کا مال حلال ہے اور وہ حرام چیزوں سے اجتناب کرنے والا ہے، وگرنہ ضیافت میں پیش کی گئی چیزوں کی حلت و حرمت کے بارے میں سوال کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر جو مسلمان بلادِ کفر میں سکونت پذیر ہیں اور وہ کھانے کے لیے گوشت پیش کرتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے گا کہ یہ کس جانور کا گوشت ہے اور آیا اس کو اسلامی طریقے کے مطابق ذبح کیا گیا ہے یا ویسے ہی قتل کر دیا گیا (جیسا کہ بعض ممالک میں تکبیر کے بغیر اور بجلی کے کرنٹ سے جانور کو قتل کر کے کھایا جاتا ہے)۔(صحیحہ: ٦٢٧)

شیخ البانی رحمہ اللہ کی فقہ الحدیث کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے:

عَنْ أُمِّ عَبْدِاللّٰهِ أُخْتِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ: أَنَّهَا بَعَثَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَذٰلِكَ فِي طُولِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ، فَرَدَّ إِلَيْهَا رَسُوْلَهَا: ((أَنّٰى لَكِ هٰذَا اللَّبَنُ؟)) فَقَالَتْ: مِنْ شَاةٍ لِّي، فَرَدَّ إِلَيْهَا رَسُوْلَهَا: ((أَنّٰى لَكِ هٰذِهِ الشَّاةُ؟)) قَالَتْ: اِشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَشَرِبَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْ أُمُّ عَبْدِاللّٰهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِذٰلِكَ اللَّبَنِ مُرْثِيَةً لَكَ مِنْ طُوْلِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ، فَرَدَدْتَ إِلَيَّ فِيْهِ الرَّسُوْلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرَتِ الرُّسُلُ قَبْلِي أَلَّا تَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا وَلَا تَعْمَلَ إِلَّا صَالِحاً۔)) (الزهد للامام احمد، مستدرك الامام حاكم، الصحيحة: ١١٣٦)

حضرت ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا، جو حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں، نے طویل دن اور سخت گرمی کی وجہ سے افطاری کے وقت نبی کریم ﷺ کی طرف دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، لیکن آپ ﷺ نے اس کے قاصد کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ (پوچھ کر آؤ کہ) یہ دودھ کہاں سے لیا؟ اس نے جواب بھیجا کہ میری اپنی بکری کا دودھ ہے۔ آپ ﷺ نے قاصد کو دوبارہ واپس کر دیا کہ (یہ پوچھ کر آؤ کہ) وہ بکری کہاں سے لی ہے؟ اس نے کہا: میں نے اپنے مال سے خریدی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے (اتنی چھان بین کے بعد) وہ پی لیا۔ دوسرے دن ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا خود رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

طویل دن اور سخت گرمی کی وجہ سے آپ پر ترس کھاتے ہوئے (کل) دودھ کا پیالہ بھیجا تھا، لیکن آپ نے میرے قاصد کو میری طرف (کچھ پوچھنے کے لیے) پلٹا دیا، (ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی)؟۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے قبل رسولوں کو یہی حکم دیا گیا کہ وہ طیّب (یعنی حلال) چیز کھائیں اور صرف نیک عمل کریں۔''

(۹۰۹۷)۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَبِي كَرِيمَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْلَةُ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ مَحْرُومًا كَانَ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔)) (مسند احمد: ۱۷۳۰۴)

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہمان کی (پہلی) رات کی ضیافت ہر مسلمان پر واجب ہے، اگر وہ میزبان کے ملحقہ صحن میں اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اس حق سے محروم رہتا ہے تو یہ اس پر قرض ہوگا، مہمان چاہے تو اس کو تقاضا کرلے اور چاہے تو چھوڑ دے۔''

(۹۰۹۸)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ أَضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا، فَإِنَّ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ۔)) (مسند احمد: ۱۷۳۱۰)

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی قوم کا مہمان بنا، لیکن اس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے حق سے محروم رہا، تو ہر مسلمان پر حق ہوگا کہ وہ اس مہمان کی مدد کرے، یہاں تک کہ وہ اپنے میزبان کی کھیتی اور مال سے اپنی اس رات کی مہمانی کا حق وصول کرلے۔''

فوائد:...... میزبانی، مہمان کا حق ہے۔ میزبان کو چاہیے کہ خندہ پیشانی کے ساتھ اس کا استقبال کرے اور حسبِ استطاعت اور خوش دلی سے اس کی مہمان نوازی کا حق ادا کرے۔

(۹۰۹۹)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا، فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ، وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ۔)) (مسند احمد: ۸۹۳۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مہمان کسی قوم کے پاس اترا، لیکن اس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے حق سے محروم رہا تو اس کے لیے جائز ہوگا کہ وہ اپنی میزبانی کے بقدر چیز لے لے، اس میں اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔''

(۹۰۹۷) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین سوی صحابیة، أخرجه ابوداود: ۳۷۵۰، وابن ماجه: ۳۶۷۷ (انظر: ۱۷۱۷۲)

(۹۰۹۸) تخریج: اسناده ضعیف لجهالة ابن المهاجر، أخرجه ابوداود: ۳۷۵۱ (انظر: ۱۷۱۷۸)

(۹۰۹۹) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه الطحاوی فی ''شرح مشکل الآثار'': ۲۸۱۶ (انظر: ۸۹۴۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۱۰۰)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَا فَمَاتَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَامَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا، وَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ۔)) (مسند احمد: ۱۷۴۷۸)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بعض علاقوں کی طرف بھیجتے ہیں، جب ہم بعض ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں، جو ہماری ضیافت نہیں تو اس کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم بعض ایسے لوگوں کے پاس اترو اور وہ تمہارے لیے ایسی چیز کا حکم دیں، جو مہمان کے لیے مناسب ہو، تو تم اس چیز کو قبول کرو، اور اگر وہ ایسے نہ کریں تو تم ان سے مہمان کا وہ حق وصول کرو جو ان کا ادا کرنا بنتا تھا۔''

فوائد: ...... والدین اور بیوی بچوں کے حقوق کی طرح مہمان کی ضیافت بھی ایک حق ہے، جیسے جب خاوند اپنی بیوی کی جائز ضروریات پوری نہ کر رہا ہو تو اس کی بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے خاوند کے مال سے اپنا حق چوری کر لیا کرے، ایسے ہی مہمان کا معاملہ ہے کہ میزبان اس کی ضیافت کا حق ادا نہیں کر رہے تو وہ ان سے اپنا حق وصول کر سکتا ہے۔ یہ دراصل اسلام کا حسن ہے کہ ایک آدمی اپنے علاقے اور اہل وعیال سے دور ہے تو دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس کی میزبانی کا حق ادا کریں۔

بَابُ اِشْتِرَاكِ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعَاوُنِهِمْ فِيْ قِرَى الْاَضْيَافِ اِذَا كَثُرُوْا
جب مہمان زیادہ ہو جائیں تو ضیافت کرنے کے لیے مسلمانوں کا ایک دوسرے کے ساتھ مل جانا اور باہمی تعاون کرنا

(۹۱۰۱)۔ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: بَيْنَا اَنَاجَالِسٌ مَعَ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ، ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طِهْفَةَ، فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: اَلَا تُخْبِرُنَا عَنْ خَبَرِ اَبِيْكَ؟ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طِهْفَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَثُرَ الضَّيْفُ عِنْدَهُ، قَالَ:

حارث بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں: میں ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بنو غفار کا ایک آدمی ہمارے پاس آ گیا، یہ سیدنا عبد اللہ بن طہفہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا، ابو سلمہ نے اس آدمی سے کہا: کیا تو ہمیں اپنے باپ کا واقعہ نہیں بتلائے گا؟ اس نے کہا: میرے باپ سیدنا عبد اللہ بن طہفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مہمان زیادہ ہو جاتے تو آپ ﷺ فرماتے: ''ہر آدمی ایک مہمان کو اپنے گھر لے

(۹۱۰۰) تخریج: أخرجه البخاری: ۲۴۶۱، ۶۱۳۷، ومسلم: ۱۷۲۷ (انظر: ۱۷۳۴۵)

(۹۱۰۱) تخریج: اسناده ضعيف لجهالة ابن عبد الله بن طهفة، أخرجه البخاری فی "تاريخه الكبير": ۴/ ۳۶۶، فی "الاوسط": ۱/ ۱۵۲ (انظر: ۲۳۶۱۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((لِيَنْقَلِبْ كُلُّ رَجُلٍ بِضَيْفِهِ۔)) حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتُ لَيْلَةٍ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ ضِيفَانٌ كَثِيرٌ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيَنْقَلِبْ كُلُّ رَجُلٍ مَعَ جَلِيْسِهِ۔)) قَالَ: فَكُنْتُ مِمَّنِ انْقَلَبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ، قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، حُوَيْسَةٌ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لِإِفْطَارِكَ، قَالَ: فَجَاءَتْ بِهَا فِيْ قُعَيْبَةٍ لَهَا، فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا قَلِيلًا فَأَكَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ۔)) فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتّٰى مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَرَابٍ۔)) قَالَتْ: نَعَمْ، لُبَيْنَةٌ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لَكَ، قَالَ: ((هَلُمِّيْهَا۔)) فَجَاءَتْ بِهَا فَتَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ فَشَرِبَ قَلِيْلًا، ثُمَّ قَالَ: ((اشْرَبُوْا بِسْمِ اللّٰهِ۔)) فَشَرِبْنَا حَتّٰى وَاللّٰهِ مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ خَرَجْنَا، فَأَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُوْقِظُ النَّاسَ ((الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ)) وَكَانَ إِذَا خَرَجَ يُوْقِظُ النَّاسَ لِلصَّلَاةِ، فَمَرَّ بِيْ وَأَنَا عَلٰى وَجْهِيْ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طِهْفَةَ، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ۲٤۰۱۵)

جائے۔'' ایک رات بہت زیادہ مہمان جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر آدمی اپنے ہم نشیں کے ساتھ چلا جائے۔'' میں عبد اللہ بن طہفہ ان لوگوں میں تھا، جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے تھے، جب آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! کھانے کی کوئی چیز ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، حویسہ (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ کھانا) ہے، میں نے آپ کی افطاری کے لیے تیار کیا تھا، پھر وہ ایک چھوٹے پیالے میں لے کر آ گئیں، پہلے رسول اللہ ﷺ نے خود اس کو پکڑا، اس سے کچھ تناول کیا اور پھر فرمایا: ''اللہ کے نام کے ساتھ کھاؤ۔'' پس ہم نے اس سے کھایا، یہاں تک کہ ہم (زیادہ سیر ہو جانے کی وجہ سے) اس کو دیکھ نہیں رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے سیدہ سے فرمایا: ''کیا کوئی مشروب ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، تھوڑا سا دودھ ہے، میں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو لے آؤ۔'' پس وہ لے کر آئیں، آپ ﷺ نے اس کو پکڑا، اپنی منہ کی طرف اٹھایا اور اس سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا: ''اللہ کے نام کے ساتھ پیو۔'' پس ہم نے پیا، یہاں تک کہ اللہ کی قسم! ہم (کثرتِ سیرابی کی وجہ سے) اس کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے، پھر ہم وہاں سے نکل کر مسجد میں آ گئے اور میں چہرے کے بل لیٹ گیا، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز کے لیے جگانے کے لیے فرمانے لگے: نماز، نماز، اور جب آپ ﷺ باہر نکلتے تھے تو لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے تھے، جب آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنے چہرے کے بل لیٹا ہوا تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: جی میں عبد اللہ بن طہفہ ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ لیٹنے کے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اس انداز کو ناپسند کرتا ہے۔''

فوائد:...... اگر آپ ﷺ خود ضیافت نہ کر سکتے تو صحابۂ کرام کو حکم فرماتے کہ وہ مہمانوں کو لے جائیں۔

(۹۱۰۲)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہما ، اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ، فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ، بِسَادِسٍ۔)) اَوْ كَمَا قَالَ: وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ فَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوْبَكْرٍ بِثَلَاثَةٍ، قَالَ: فَهُوَ اَنَا وَاَبِیْ وَاُمِّیْ وَلَا اَدْرِیْ هَلْ قَالَ: وَامْرَاَتِیْ، وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَلَبِثَ حَتّٰى نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ، اَوْ قَالَتْ: ضَيْفِكَ؟ قَالَ: اَوْ مَاعَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰى تَجِیْءَ، قَدْ عَرَضُوْا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ، قَالَ: فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ، قَالَ: يَا غُنْثَرُ اَوْ يَا عَنْتَرُ، فَجَدَّعَ، وَسَبَّ، وَقَالَ: كُلُوْا لَا هَنِيًّا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا، قَالَ: وَحَلَفَ الضَّيْفُ اَنْ لَا يَطْعَمَهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ اَبُوْبَكْرٍ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ:

سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک بار فرمایا: ''جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہو، وہ تیسرا بندہ لے جائے، جس کے پاس چار افراد کا کھانا ہو، وہ پانچواں اور چھٹا بندہ لے جائے۔'' سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے، پس نبی کریم ﷺ دس افراد کو اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تین افراد کو لے گئے۔ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گھر میں میں، میرے باپ، میری ماں اور ہمارے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک خادم تھا، راوی کو یہ یاد نہیں رہا کہ انھوں نے بیوی کا ذکر کیا تھا یا نہیں۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شام کا کھانا کھالیا، پھر وہیں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ میں نے نماز کی عشاء پڑھی، پھر وہ واپس لوٹ گئے اور آپ ﷺ کے پاس ہی ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو اونگھ آنے لگی، پھر وہ رات کا کافی حصہ گزر جانے کے بعد گھر واپس آئے، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: کس چیز نے آپ کو اپنے مہمانوں سے روکے رکھا؟ انھوں نے کہا: کیا تم نے ان کو شام کا کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے کہا: انھوں نے آپ کی آمد تک انکار کر دیا، ہم نے ان کو کھانا پیش کیا تھا، لیکن ان کا انکار ہم پر غالب آیا۔ عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور چھپ گیا، انھوں نے کہا: اے غُنْثَر! یا اے عَنْتَر! پس انھوں نے مجھے بد دعا دی اور برا بھلا کہا، اور مہمانوں سے کہا: کھاؤ، خوشگوار نہ ہو، اللہ کی قسم! میں بالکل نہیں کھاؤں گا، اُدھر مہمان نے بھی قسم اٹھا لی کہ وہ ابھی اس وقت

(۹۱۰۲) تخریج: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین، أخرج بنحوہ وبالاختصار البخاری: ۶۱۴۰، ومسلم: ۲۰۵۷ (انظر: ۱۷۱۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

هٰـذِهِ مِـنَ الشَّـيْـطَـان، قَالَ: فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَـأَكَلَ، قَالَ: فَايْمُ اللّٰهِ مَاكُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَـا مِـنْ أَسْـفَـلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ: حَتّٰى شَبِـعُـوْا، وَصَـارَتْ أَكْثَرَ، مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَـنَـظَـرَ إِلَيْهَا أَبُوْبَكْرٍ، فَإِذَا هِيَ كَمَا هِـيَ، أَوْ أَكْثَرُ، فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَاأُخْتَ بَنِيْ فِـرَاسٍ! مَـاهٰذَا؟ قَالَتْ: لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْآنَ أَكْثَـرُ مِـنْهَـا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَـلَاثِ مِرَارٍ، فَـأَكَـلَ مِنْهَا أَبُوْبَكْرٍ، وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِيْ يَمِيْنَهُ، ثُمَّ أَكَلَ لُقْمَةً، ثُـمَّ حَمَلَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِـنْـدَهُ، قَـالَ: وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ، فَـمَـضَى الْأَجَلُ، فَعَرَّفْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَـعَ كُلِّ رَجُلٍ أُنَاسٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، كَمْ مَعَ كُـلِّ رَجُـلٍ، غَيْـرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ، فَأَكَلُوْا مِـنْهَا أَجْمَعُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ۔ (مسند احمد: ۱۷۱۲)

نہیں کھائے گا، جب تک ابو بکر نہیں کھائیں گے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو شیطان کی طرف سے ہے، پھر انھوں نے کھانا منگوایا اور کھا لیا اور کہا: اللہ کی قسم! ہم جو لقمہ پکڑتے تھے، اس کے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے زیادہ پڑا تھا، جب سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا کہ یہ کھانا تو اسی مقدار میں پڑا ہوا، بلکہ اس سے زیادہ ہے، پس انھوں نے اپنی بیوی سے کہا: اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم! یہ تو پہلے سے زیادہ لگ رہا ہے، انھوں نے یہ بات تین بار دوہرائی، پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کھایا اور کہا: یہ قسم تو شیطان کی طرف سے تھی، پھر انھوں نے لقمہ کھایا اور پھر وہ کھانا اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے گئے اور وہ کھانا صبح کے وقت آپ ﷺ کے پاس تھا، عبد الرحمن کہتے ہیں: ہمارے اور لوگوں کے مابین معاہدہ تھا اور وہ مدت گزر گئی تھی، پس ہم نے بارہ نقیب بنائے، ہر نقیب کے ساتھ کچھ لوگ تھے، یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کی تعداد کتنی کتنی تھی، بہر حال ان کو ان کے ساتھ بھیجا تھا، پس ان سب نے اس کھانے سے کھا لیا تھا۔

فوائد: ...... صحیح بخاری کی ایک روایت میں اصحاب صفہ کو "أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ" یعنی اسلام کے مہمان قرار دیا گیا۔

أَبْوَابُ تَعْظِيْمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ
مسلمانوں کی حرمتوں کی عظمت کے ابواب

وَبَيَانُ حُقُوْقِهِمْ وَالشَّفْقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنُّصْحِ لَهُمْ وَحُسْنِ الظَّنِّ بِهِمْ وَسَتْرِ عَوْرَاتِهِمْ وَغَيْرِ ذٰلِكَ۔

مسلمانوں کے حقوق، ان پر شفقت کرنے، ان کی خیر خواہی کرنے، ان کے بارے میں حسن ظن رکھنے اور ان کے عیوب پر پردہ ڈالنے وغیرہ کا بیان۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النَّصِيحَةِ لِلْمُسْلِمِينَ
مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کی ترغیب کا بیان

(۹۱۰۳)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ۔)) قَالُوْا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔)) (مسند احمد: ۳۲۸۱)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیرخواہی ہے۔'' صحابہ نے کہا: کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی، اس کے رسول اور مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے۔''

(۹۱۰٤)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ۔)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔)) (مسند احمد: ۷۹٤۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیرخواہی ہے۔'' تین بار فرمایا، کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی، اس کی کتاب اور مسلمانوں کے لیڈروں کے لیے۔''

(۹۱۰۵)۔ عَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ۔)) ثَلَاثًا۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ۔)) قَالُوْا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔)) (مسند احمد: ۱۷۰٦٤)

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیرخواہی ہے، دین خیرخواہی ہے۔'' تین دفعہ فرمایا، ایک روایت میں ہے: ''صرف اور صرف دین خیرخواہی کا نام ہے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے حکمرانوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ کے لیے خیرخواہی یہ ہے کہ اس کی وحدانیت کے بارے میں صحیح اعتقاد رکھا جائے اور خلوص نیت کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی خیرخواہی یہ ہے کہ اس کی تصدیق کی جائے اور اس کے احکام پر عمل کیا جائے، رسول کے لیے خیرخواہی یہ ہے کہ اس کی نبوت ورسالت کی تصدیق کی جائے اور اس کے اوامر ونواہی کے تقاضے پورے کیے جائیں، ائمہ مسلمین کے لیے خیرخواہی یہ ہے کہ امورِ حق میں ان کی اطاعت کی جائے اور ان کی بغاوت نہ کی جائے اور عام مسلمانوں کے لیے خیرخواہی یہ ہے کہ ان کی مصلحتوں کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے۔

(۹۱۰۳) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الطبرانى: ۱۱۱۹۸، والبزار: ٦۱، ابويعلى: ۲۳۷۲ (انظر: ۳۲۸۱)

(۹۱۰٤) تخريج: متن الحديث صحيح، وقد تكلم بعض اهل العلم على الاختلاف الذى وقع فى الاسناد، أخرجه النسائى: ۷/ ۱۵۷ (انظر: ۷۹۵٤)

(۹۱۰۵) تخريج: أخرجه مسلم: ۵۵، وعلقه البخارى فى "صحيحه" فى باب قول النبى ﷺ: "الدين النصيحة لله ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم۔" (انظر: ۱٦۹٤۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۱۰۶)۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((دَعُوا النَّاسَ فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا اسْتَنْصَحَ رَجُلٌ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ۔)) (مسند احمد: ۱۸۴۷۱)

ایک صحابیٔ رسول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ بعض بعض سے نفع حاصل کر سکے، ہاں جب کوئی کسی سے نصیحت طلب کرتے تو وہ نصیحت کرے۔''

فوائد: ......لوگوں کو چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ بیچنے والوں اور خریدنے والوں کو چھوڑ دو، وہ آپس میں سودا کر لیں گے، تم بیچ میں آ کر قیمتوں کے مشورے نہ دو اور دلالی نہ کرو، ہاں جب کوئی آدمی مشورہ طلب کرے تو ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر اس کی خیر خواہی کر دی جائے۔

(۹۱۰۷)۔ عَنْ جَرِيرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَقَبَضَ يَدَهُ وَقَالَ: ((النُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔)) (مسند احمد: ۱۹۳۷۴)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں، لیکن آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنی ہوگی۔''

(۹۱۰۸)۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَامَ يَخْطُبُ يَوْمَ تُوُفِّيَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ حَتّٰى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ، فَإِنَّمَا يَأْتِيكُمُ الْآنَ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَعْفُوا لِأَمِيرِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ، وَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: وَاشْتَرَطَ عَلَيَّ ((وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَتَنْصَحُ لِلْمُسْلِمِ وَتَبْرَأُ مِنَ الْكَافِرِ۔)) فَبَايَعْتُهُ عَلَى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا

زیاد بن علاقہ کہتے ہیں: جس دن سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، اس دن سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر مسلمانوں سے خطاب کیا اور کہا: تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور نیا امیر آنے تک وقار اور سکینت اختیار کرو، بس وہ ابھی آنے والا ہے۔ پھر کہا: اپنے امیر سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے لیے معافی کا سوال کرو، کیونکہ وہ معافی کو پسند کرتے تھے۔ ایک حدیث بھی سن لو، أَمَّا بَعْدُ! میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا: میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں، پھر آپ ﷺ نے مجھ پر یہ شرط لگائی کہ ''میں ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کروں۔'' ایک روایت میں ہے: ''اور تو ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرے اور کافر سے براءت کا اظہار کرے۔'' اس مسجد کے ربّ کی قسم! میں نے اسی چیز پر آپ ﷺ کی بیعت کی،

(۹۱۰۶) تخریج: حدیث صحیح لغیرہ، أخرجه البخاري في "التاريخ الكبير": ۳/ ۱۵ (انظر: ۲۸۲۸۲)

(۹۱۰۷) تخریج: حدیث صحیح (انظر: ۱۹۱۶۱)

(۹۱۰۸) تخریج: أخرجه البخاري: ۵۸، ومسلم: ۵۶ (انظر: ۱۹۱۵۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْمَسْجِدِ! إِنِّي لَكُمْ لَنَاصِحٌ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ۔ (مسند احمد: ١٩٣٦٥)

اور اب میں تم سب کی خیر خواہی کر رہا ہوں۔ پھر انھوں نے بخشش کا سوال کیا اور نیچے اتر آئے۔

(٩١٠٩)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَحَبُّ مَاتَعَبَّدَنِي بِهِ عَبْدِي إِلَيَّ النُّصْحُ لِي۔)) (مسند احمد: ٢٢٥٤٤)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیان کیا کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ چیز، جس کے ذریعے بندہ میری عبادت کرتا ہے، یہ ہے کہ میرے لیے خیر خواہی کی جائے۔''

(٩١١٠)۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، رَفَعَهُ، وَقَالَ شَاذَانُ مَرَّةً: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔)) وَذَكَرَ شَاذَانُ أَيْضًا حَدِيثَ ((الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٧١٨)

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص امانتدار ہوتا ہے، جس سے مشورہ طلب کیا جائے۔'' شاذان راوی نے یہ حدیث بھی ذکر کی: ''نیکی پر رہنمائی کرنے والا اس نیکی کو کرنے والے کی طرح ہے۔''

فوائد: ......مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا مطلب ہے کہ مسلمان کے لیے خیر و بھلائی کو پسند کرنا، یہ بڑی جامع احادیث ہیں، بظاہر تو دو چار الفاظ پر مشتمل ہیں کہ ''ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنی ہوگی۔'' لیکن دوسرے تمام مسلمانوں کے جملہ حقوق بیان کر دیئے ہیں، کسی کے لیے خیر چاہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حتی الوسع اس کو فائدہ پہنچایا جائے، اس کو اچھا مشورہ دیا جائے اور اس کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے، بالخصوص جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے مشورہ طلب کرے تو مشورہ دیتے وقت تمام مفید اور مضر پہلوؤں کو واضح کیا جائے اور کسی بخل سے کام نہ لیا جائے۔

اگلے باب کی احادیث پر غور کرنے سے خیر خواہی کا مفہوم سمجھنے میں مدد ملے گی۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي إِعَانَةِ الْمُسْلِمِ وَتَفْرِيجِ كَرْبِهِ وَقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَسِتْرِ عَوْرَتِهِ
مسلمان کی مدد کرنے، اس کی تنگی کو دور کرنے، اس کی حاجت کو پورا کرنے اور اس کے نقائص پر پردہ ڈالنے کی ترغیب کا بیان

(٩١١١)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن سے دنیا کی تکالیف میں سے کوئی

(٩١٠٩) تخريج: اسناده ضعيف جدا، عبيدالله بن زحر الافريقي ضعيف، وعلي بن يزيد بن ابي هلال الالهاني واهي الحديث، أخرجه الطبراني في "الكبير": ٧٨٨٠ (انظر: ٢٢١٩١)
(٩١١٠) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطبراني في "الكبير" ف: ١٧/ ٦٢٩ (انظر: ٢٢٣٦٠)
(٩١١١) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٦٩٩ (انظر: ٧٤٢٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عَلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.)) (مسند احمد: ٧٤٢١)

تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف دور کرے گا، جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، جو فرد کسی تنگدست اور بدحال پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا، اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی تائید ونصرت میں لگا رہتا ہے، اور جو علم کی جستجو میں کسی راستے پر چلتا ہے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے جنت کی طرف جانے والے راستے کو آسان کر دیتا ہے، جب لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتابِ الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کی ایک دوسرے کو تعلیم دیتے ہیں تو ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان ہستیوں میں کرتا ہے، جو اس کے پاس ہیں اور جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا، اس کا نسب اس کو آگے نہیں لے جا سکے گا۔''

فوائد: ......آخری جملے کا مفہوم یہ ہے کہ آخرت کے سلسلے میں اعلی نسب اور آباء و اجداد کی عظمت کام نہیں آئے گی، جس کا عمل ناقص ہوگی، اس کی قدر نہیں ہوگی۔

(٩١١٢)۔ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ نَجّٰى مَكْرُوبًا فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي حَاجَتِهِ.)) (مسند احمد: ١٧٠٨٤)

سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، جو آدمی کسی مغموم اور پریشان حال کو نجات دلاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی روزِ قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور کر دے گا اور جو آدمی اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرتا رہتا ہے۔''

فوائد: ...... جب کسی مسلمان کے شرّ سے دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچنے کا واضح خطرہ ہو تو ایسے میں دوسرے

(٩١١٢) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه الطبرانی فی "الاوسط": ٨١٢٩ (انظر: ١٦٩٥٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مسلمان کو متنبہ کرنے کے لیے محدود حد تک پردہ پوشی کا قانون توڑ دینا چاہیے، یہ بات احادیث سے ثابت ہوتی ہے۔

(۹۱۱۳)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ اَخُوْ الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہُ وَلَا یُسْلِمُہ، مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ حَاجَتِہِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَنْہُ بِہَا کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔)) (مسند احمد: ٥٦٤٦)

سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، جو آدمی اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے کے درپے رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرنے میں لگے رہتے ہیں، جس نے کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان پر پردہ ڈالا، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر پردہ ڈالے گا۔“

فوائد: ...... ”لَا یُسْلِمُہ“ کے معانی ہیں: بے یار و مددگار چھوڑنا، دشمن کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا، کسی کے حوالے کر دینا۔

(۹۱۱٤)۔ عَنْ سَلَّامِ بْنِ عَمْرٍو الْیَشْکُرِیِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِخْوَانُکُمْ اَحْسِنُوْا اِلَیْہِمْ، اَوْ فَاَصْلِحُوْا اِلَیْہِمْ وَاسْتَعِیْنُوْہُمْ عَلٰی مَاغَلَبَکُمْ، وَاَعِیْنُوْہُمْ عَلٰی مَاغَلَبَہُمْ۔)) (مسند احمد: ٢٣٥٣٥)

ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائیوں کے ساتھ احسان کرو اور جو چیز تم کو مغلوب کر دے، تم اس کے معاملے میں اپنے بھائیوں سے مدد طلب کرو اور جو چیز ان پر غالب آ جائے، تو اس کے معاملے میں ان کی مدد کرو۔“

(۹۱۱٥)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، قَالَ: جَاءَ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ رَجُلَانِ حَاجَتُہُمَا وَاحِدَۃٌ، فَتَکَلَّمَ اَحَدُہُمَا، فَوَجَدَ نَبِیُّ اللّٰہِ مِنْ فِیْہِ اَخْلَافًا، فَقَالَ لَہُ: ((اَلَا تَسْتَاکُ!)) فَقَالَ: اِنِّیْ لَاَفْعَلُ وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَطْعَمْ طَعَامًا

سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، ان کی ضرورت ایک ہی تھی، ان میں سے ایک نے جب گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اس کے منہ سے بدبو محسوس کی اور فرمایا: ”کیا تو مسواک نہیں کرتا؟“ اس نے کہا: جی میں ضرور کرتا ہوں، لیکن بات یہ ہے کہ میں نے تین

(۹۱۱۳) تخریج: أخرجه البخاری: ٢٤٤٢، ٦٩٥١، ومسلم: ٢٥٨٠ (انظر: ٥٦٤٦)

(۹۱۱٤) تخریج: صحیح لغیره، أخرجه أبو یعلی: ٩٢٠، والبخاری فی "الادب المفرد": ١٩٠ (انظر: ٢٣١٤٨)

(۹۱۱٥) تخریج: اسناده ضعیف، قابوس بن ابی ظبیان لیّن، یکتب حدیثه ولا یحتج به، أخرجه الطبرانی: ١٢٦١١، والبیهقی: ١/ ٣٩ (انظر: ٢٤٠٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مُنْذُ ثَلَاثٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَجُلًا فَآوَاهُ، وَقَضٰى لَهُ حَاجَتَهُ۔ (مسند احمد: ۲۴۰۹)

دنوں سے کھانا نہیں کھایا، پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا، پس وہ اس کو لے گیا اور اس کی ضرورت پوری کی۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي شَدِّ أَزْرِ الْمُؤْمِنِ وَوُدِّهِ وَالْعَطْفِ عَلَيْهِ وَ التَّأَلُّمِ لِأَلَمِهِ

مسلمان کی پشت پناہی کرنے، اس سے محبت کرنے، اس پر شفقت کرنے اور اس کی تکلیف کی وجہ سے تکلیف محسوس کرنے کی رغبت کا بیان

(۹۱۱۶)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ، مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى۔)) (مسند احمد: ۱۸۵۷۰)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دوسرے سے محبت کرنے، باہم ہمدردی کرنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کا ایک عضو تکلیف میں ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے باقی سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

فوائد: ...... ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی تکلیف کا ایسا احساس ہونا چاہیے، جیسے تکلیف میں مبتلا اپنے عضو میں ہوتا ہے۔ اگر پاؤں میں درد ہو تو جسم کا باقی حصہ اس تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے ساری رات بیدار رہتا ہے، لیکن اگر کوئی مسلمان کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو دوسرے مسلمانوں کو ٹس سے مس نہ ہو، یہ قطعی طور پر اہل اسلام کا رویہ نہیں ہے، جبکہ عصر حاضر میں لا پرواہی اور لا ابالی پن کا ایسا غلبہ ہے کہ مسلمان مفاد پرست ہو کر رہ گیا ہے، اسلام کا دعوی تو ہے، لیکن روحِ اسلام اور تقاضۂ اسلام سے محرومی ہے۔

(۹۱۱۷)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِذَا اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ، إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ۔)) (مسند تاحمد: ۱۸۶۲۵)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سارے مومن ایک آدمی کی مانند ہیں، جب اس کا سر تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں پڑ جاتا ہے اور جب اس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارے کا سارا جسم دکھنے لگتا ہے۔''

(۹۱۱۸)۔ عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔)) (مسند احمد: ۱۹۸۵۶)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لیے عمارت کی طرح ہے، جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط کرتا ہے۔''

(۹۱۱۶) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۵۸۶ (انظر: ۱۸۳۸۰)

(۹۱۱۷) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۵۸۶ (انظر: ۱۸۴۳۴)

(۹۱۱۸) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۵۸۵ (انظر: ۱۹۶۲۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۱۱۹)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَان بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، يَأْلَمُ الْمُؤْمِنُ لِاَهْلِ الْاِيْمَان كَمَا يَأْلَمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ۔)) (مسند احمد: ٢٣٢٦٥)

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اہل ایمان لوگوں سے مؤمن کا تعلق وہ ہے جو جسم سے سر کا ہوتا ہے، مؤمن دوسرے اہل ایمان کی خاطر ایسے ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسے سر کی بیماری کی وجہ سے سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔''

(۹۱۲۰)۔ عَنْ سَيَّارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَسْرِيَّ، وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟۔)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاَحِبَّ لِاَخِيْكَ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ۔)) (مسند احمد: ١٦٧٧٢)

خالد بن عبد اللہ قسری نے کہا، جبکہ وہ منبر پر خطاب کر رہے تھے: میرے باپ نے میرے دادے سے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جنت کو پسند کرتا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، وہی کچھ اپنے بھائی کے لیے پسند کر۔''

فوائد: ...... مسلمان کو جو خیر و بھلائی اپنے لیے پسند ہو، وہ ان ہی امورِ خیر کو دوسرے مسلمانوں کے لیے پسند کرے اور عملی طور پر حتی الوسع اپنے وسائل بروئے کار لاتے ہوئے کوشش بھی کرے، اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ جیسے گھر کے سربراہ کے ذمے گھر کے افراد کے حقوق ہیں، اسی طرح اس پر رشتہ دار اور غیر رشتہ دار مسلمانوں کے حقوق بھی عائد ہوتے ہیں۔

(۹۱۲۱)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّهُ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ۔)) (مسند احمد: ١٣٦٦٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ خیر و بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔''

فوائد: ...... عام طور پر اس حدیث مبارکہ کے یہ الفاظ بیان کیے جاتے ہیں: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.)) اور یہ الفاظ بھی ثابت ہیں، اس حدیث میں '' مِنَ الْخَيْرِ '' کے الفاظ کی زیادتی اس حدیث کے معنی و مفہوم کو واضح کرتی ہے۔ ''اَلْخَيْرِ'' کے کلمے میں بڑی جامعیت پائی جاتی ہے، یہ کلمہ احکام

(۹۱۱۹) تخریج: صحیح لغیرہ، أخرجه الطبراني في "الكبير": ٥٧٤٣، وفي "الاوسط": ٤٦٩٣ (انظر: ٢٢٨٧٧)
(۹۱۲۰) تخریج: حديث حسن، أخرجه الحاكم: ٤/ ١٦٨ (انظر: ١٦٦٥٥)
(۹۱۲۱) تخریج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه الطيالسي: ٢٠٠٤، وابويعلى: ٢٨٨٧، وابو عوانة: ١/ ٣٣ (انظر: ١٣٦٢٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

شریعت کی تعمیل اور دنیوی و اخروی مباحات پر مشتمل ہے اور شریعت کے منع کردہ امور کو خارج کرتا ہے۔ یعنی مسلمان کا کامل اخلاق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ جو دنیوی خیر و منفعت اور اخروی خیر و بھلائی اپنے لیے پسند کرتا ہے، اسے اپنے اسلامی بھائی کے لیے بھی پسند کرے اور جس بری چیز کو اپنے لیے پسند کرتا ہے، اسے اپنے بھائی کے حق میں بھی ناپسند کرے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ نُصْرَةِ الْمُؤْمِنِ وَالرَّدِّ عَنْ عِرْضِهِ
مؤمن کی مدد کرنے اور اس کی عزت کا دفاع کرنے کی ترغیب کا بیان

(۹۱۲۲)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ۔)) وَفِيْ لَفْظٍ: ((تَحْجِزُهُ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ۔)) (مسند احمد: ۱۳۱۱۰)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کیا کرو، وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بات تو سمجھ آ رہی ہے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں، بھلا ظالم کی مدد کیسے کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو ظلم سے منع کرو۔'' ایک روایت میں ہے: ''تم اس کو ظلم سے روکو، یہ دراصل اس کی مدد ہو گی۔''

فوائد: ...... مسلمان کو امورِ خیر کی تعلیم دینا، ہر جائز معاملے میں اس کی مدد کرنا اور اس کو معصیت والے کاموں سے روکنا، یہ سب اس کی تائید و نصرت کی شکلیں ہیں۔

(۹۱۲۳)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَغُلَامٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ، وَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَالَلْاَنْصَارِ! فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟)) فَقَالُوْا: لَا، وَاللّٰهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ كَسَعَ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ، فَقَالَ: ((لَابَأْسَ لِيَنْصُرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَاِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّ لَهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو لڑکے لڑ پڑے، ایک کا تعلق مہاجرین سے تھا اور دوسرے کا انصار سے، اول الذکر نے آواز دی: او مہاجرو! آخر الذکر نے یوں للکارا: او انصاریو! یہ سن کر رسول اللہ ﷺ باہر آ گئے اور فرمایا: ''کیا جاہلیت والی پکار پکاری جا رہی ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی نہیں، اللہ کی قسم! بس ایک لڑکے نے دوسرے کی دُبُر پر ہاتھ یا پاؤں مار دیا ہے، (اس وجہ سے لڑائی ہو گئی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن چاہیے یہ کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے، وہ ظالم ہو یا مظلوم، اگر وہ ظالم ہو تو اس کو ظلم سے منع

(۹۱۲۲) تخریج: أخرجه البخاری: ۲٤٤۳ (انظر: ۱۳۰۷۹)
(۹۱۲۳) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵۸٤ (انظر: ۱٤٤٦۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

نُصْرَةً، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ۔)) (مسند احمد: ۱٤٥۲۱)

کرے، یہ اس کے لیے مدد ہوگی اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی تائید ونصرت کرے۔"

فوائد:...... مہاجرین اور انصار اچھے لقب ہیں، یہ القاب شریعت اسلامیہ کے منتخب ہیں، لیکن جب ان کو غلط جگہ پر استعمال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کو ناپسند کیا۔

(۹۱۲٤)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أُذِلَّ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَنْصُرَهُ، أَذَلَّهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (مسند احمد: ۱٦۰۸۱)

سیدنا سہل بن حنیف ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کی موجودگی میں مؤمن کو ذلیل کیا گیا اور اس نے اس کی مدد نہ کی، جبکہ وہ اس کی مدد کرنے پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کو ساری مخلوق کے سامنے ذلیل کرے گا۔"

(۹۱۲۵)۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (مسند احمد: ۲۸۰۸٦)

سیدنا ابو درداء ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا، تو اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ وہ روزِ قیامت آگ کو اس کے چہرے سے ہٹا دے۔"

فوائد:...... سبحان اللہ! یہ مؤمن کی شان ہے، غور سے پڑھیں اور اپنے معاملات پر غور کریں۔

(۹۱۲٦)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ يَعِيبُهُ بَعَثَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ بَغَى مُؤْمِنًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْنَهُ، حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔)) (مسند احمد: ۱۵۷۳٤)

سیدنا معاذ بن انس جہنی ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے مؤمن کو کسی ایسے منافق سے بچایا جو اس کی عیب جوئی کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ نازل کریں گے، جو روزِ قیامت اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا، اور جس نے مؤمن کو عیب دار قرار دینے کے لیے کسی معیوب چیز کے ساتھ اس کا پیچھا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر روک لے گا، یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔"

(۹۱۲٤) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة، أخرجه الطبراني في "الكبير": ٥٥٥٤ (انظر: ١٥٩٨٥)

(۹۱۲۵) تخريج: حسن لغيره، أخرجه الترمذي: ١٩٣١ (انظر: ٢٧٥٣٦)

(۹۱۲٦) تخريج: اسناده ضعيف، اسماعيل بن يحيى المعافري فيه جهالة، وذكر الذهبي هذا الحديث من غرائبه، ويحيى بن ايوب، مختلف فيه، حسن الحديث، الا ان له غرائب ومناكير يجتنبها اصحاب الصحاح، أخرجه ابوداود: ٤٨٨٣ (انظر: ١٥٦٤٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ سِتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَدْمِ اِشَاعَتِهَا

مسلمانوں کے نقائص پر پردہ ڈالنے اور ان کو شہرت نہ دینے کی ترغیب کا بیان

(۹۱۲۷)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: رَكِبَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ اِلَى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اِلَى مِصْرَ فَقَالَ: اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يَبْقَ مِمَّنْ حَضَرَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا اَنَا وَاَنْتَ، كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى عَوْرَةٍ، سَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) فَرَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَا حَلَّ رَحْلَهُ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ (مسند احمد: ۱۷۵۹۳)

ابن جریج نے کہا: سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور مصر میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا: میں تم سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنے لگا ہوں کہ صحابہ کرام میں سے میں اور تم ہی باقی رہ گئے ہیں، جو اس کے بیان کے وقت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے، تو بتلایئے کہ تم نے مؤمن کا پردہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کون سی حدیث سنی تھی؟ انھوں نے کہا: جی میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے دنیا میں کسی مومن کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔''

فوائد: ......اگر کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان کا کوئی عیب نظر آتا ہے تو اس کے دو حل ہیں، تیسرا کوئی نہیں۔ متعلقہ آدمی کی مصلحت بھرے اور اچھے انداز میں اصلاح کرے اور اسے اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ اس برے عمل سے باز آ جائے، اگر وہ اس کے منہ پر بات کرنے سے شرماتا ہے تو خط یا فون وغیرہ جیسے ذرائع استعمال کرے۔ اگر کسی میں یہ جرأت بھی نہ ہو تو اسے دوسروں کے سامنے اس کی برائی کا تذکرہ کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے، بلکہ اس کو چاہیے وہ اس کی برائی پر پردہ ڈالے تا کہ پورا ماحول اور معاشرہ متاثر نہ ہو۔ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) (ترمذی)...... ''جس نے اپنی بھائی کی عزت کا دفاع کیا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا جہنم سے دفاع کرے گا۔''

ہاں اگر کسی مسلمان کے شرّ سے دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچنے کا واضح امکان ہو تو پھر متعلقہ بھائی کو متنبہ کر دینا چاہیے، بہرحال پھر بھی مصلحت کو مدنظر رکھا جائے، تا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی بچ جائے۔

(۹۱۲۸)۔ عَنْ مُنِيْبٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: بَلَغَ

منیب اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ جب ایک صحابی کو پتہ

(۹۱۲۷) تخريج: المرفوع منه صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف لانقطاعه، فان ابن جريج لم يدرك احدا من الصحابة، أخرجه: الطبراني في "الكبير": ۱۹/ ۱۰۶۷، والحميدي: ۳۸۴ (انظر: ۱۷۴۵۴)

(۹۱۲۸) تخريج: مرفوعه صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف، منيب لا يعرف، وعمه مبهم، مؤمل سيء الحفظ (انظر: ۱۶۵۹۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِی الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) فَرَحَلَ وَهُوَ بِمِصْرَ فَسَاَلَهُ عَنِ الْحَدِيْثِ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِی الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (مسند احمد: ١٦٧١٣)

چلا کہ ایک دوسرا اصحابی رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتا ہے کہ ''جس نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے۔'' پس اس آدمی نے رختِ سفر باندھا، جبکہ وہ دوسرا آدمی مصر میں تھا، بہر حال وہ اس کے پاس پہنچا اور اس حدیث کے بارے میں سوال کیا، اس نے جواباً کہا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے۔'' یہ حدیث میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

(٩١٢٩)۔ عَنْ مَكْحُوْلٍ، اَنَّ عُقْبَةَ اَتٰى مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ بِمِصْرَ (وَفِیْ رِوَايَةٍ رَكِبَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلٰى مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلٰى مِصْرَ) وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَوَّابِ شَیْءٌ، فَسَمِعَ صَوْتَهُ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّیْ لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلٰكِنِّیْ جِئْتُكَ لِحَاجَةٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَلِمَ مِنْ اَخِيْهِ سَيِّئَةً فَسَتَرَهَا سَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: لِهٰذَا جِئْتُ۔ (مسند احمد: ١٧٠٨٥)

مکحول کہتے ہیں: سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ، سیدنا مسلمہ بن مخلد کے پاس مصر میں گئے، ایک روایت میں ہے: سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور سیدنا مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، جبکہ وہ مصر کے امیر تھے، ان کے اور پہرے دار کے مابین کوئی تکرار ہو گیا، سیدنا مسلمہ رضی اللہ عنہ نے خود آواز سن لی اور ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی، انھوں نے کہا: میں اس بار تمہاری زیارت کے لیے آیا ہوں نہ اپنی کسی ضرورت کے لیے، بات یہ ہے کہ کیا تمہیں وہ دن یاد ہے، جس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''جس کو اپنے بھائی کی کسی برائی کا پتہ چلا، لیکن اس نے اس پر پردہ رکھا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس پر پردہ ڈالے گا۔'' ؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، مجھے یاد ہے، انھوں نے کہا: جی میں اس مقصد کے لیے آیا تھا۔

(٩١٣٠)۔ عَنْ دُخَيْنٍ كَاتِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب دُخَین کہتے ہیں: میں نے

(٩١٢٩) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ١٩/ ١٠٦٧ (انظر: ١٦٩٦٠)

(٩١٣٠) تخريج: اسناده ضعيف لاضطراب فى اسناده، ولجهالة ابى الهيثم، أخرجه ابوداود: ٤٨٩٢ (انظر: ١٧٣٩٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: قُلْتُ: لِعُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ لَنَا جِيْرَانًا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ فَيَأْخُذُوْهُمْ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، وَلٰكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَدَّدْهُمْ، قَالَ: فَفَعَلَ، فَلَمْ يَنْتَهُوْا، قَالَ: فَجَاءَهُ دُخَيْنٌ، فَقَالَ: إِنِّيْ نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا، وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ، فَيَأْخُذُوْهُمْ، فَقَالَ عُقْبَةُ: وَيْحَكَ، لَا تَفْعَلْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ مُؤْمِنٍ، فَكَأَنَّمَا اسْتَحْيَا مَوْؤُوْدَةً مِنْ قَبْرِهَا۔)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْؤُوْدَةً مِنْ قَبْرِهَا۔)) (مسند احمد: ۱۷۵۳۰)

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے بعض پڑوسی شراب پیتے ہیں، میں ان کے لیے پولیس کو بلاتا ہوں تاکہ وہ ان کو پکڑ لیں، لیکن انھوں نے کہا: ایسا نہ کر، البتہ ان کو وعظ و نصیحت کر اور ڈرا، اس نے ایسے ہی کیا، لیکن وہ باز نہ آئے، سو دُخین دوبارہ آ گیا اور کہا: بیشک میں نے ان کو منع کیا ہے، لیکن وہ باز نہیں آئے، اس لیے اب میں ان کے لیے پولیس والوں کو بلانے لگا ہوں تاکہ وہ ان کو پکڑ لیں، سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھ پر افسوس ہے، ایسے نہ کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا تو گویا کہ اس نے کسی درگور کی جانے والی بچی کو زندہ کر دیا۔'' ایک روایت میں ہے: ''وہ اس شخص کی مانند ہوگا، جو درگور کی جانے والی بچی کو قبر سے زندہ کر دے۔''

(۹۱۳۱)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (مسند احمد: ۹۲۳۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ بھی دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

فوائد: ......اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ہاں اسلام کا اظہار کرنے والے وجوز کے اکرام کا اندازہ لگائیں، کسی کی پردہ پوشی کرنا کوئی عمل نہیں ہے، بلکہ ہلکا سا صبر کر کے زبان کو کنٹرول کرنے کا نتیجہ ہے، لیکن صد افسوس امت مسلمہ مسلمان کی اس شان کو پہچاننے سے قاصر ہے اور ہر کوئی دوسرے کی عیب جوئی کر کے اپنے آپ کو کامل مسلمان ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنی ذات کے منفی پہلو اور دوسروں کے مثبت پہلوؤں کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا اور پھر اپنی ذات کو دوسروں کے مثبت پہلوؤں سے متصف کرنے کی کوشش کی جاتی، لیکن معاملہ اس کے برعکس ثابت ہوا اور ہر ایک نے اپنے مثبت پہلو کے زعم میں دوسرے کے منفی پہلوؤں پر خوب کیچڑ اچھالا، یہ گناہ والا کام تو ہے ہی سہی، لیکن اس کا بڑا نقصان یہ ہوا کہ لوگوں کو ان کی اصلاح کا موقع نہیں ملا اور ان کے مزاجوں میں فساد آ گیا۔

(۹۱۳۱) تخريج: حديث صحيح (انظر: ۹۲٤۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدَّعْوَةِ اِلَى الْهُدٰى وَاَعْمَالِ الْخَيْرِ وَالدَّلَالَةِ عَلَيْهَا وَالشَّفَاعَةِ وَاِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

ہدایت اور اعمالِ خیر کی طرف دعوت دینے اور ان پر رہنمائی کرنے اور سفارش کرنے اور آپس کی اصلاح کرنے کی ترغیب کا بیان

(۹۱۳۲)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔)) (مسند احمد: ۹۱۴۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو اس کی پیروی کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا، جبکہ ان کے اجروں میں کوئی کمی نہیں آئے گی، اس طرح جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس کو اس کے پیچھے چلنے والوں کے گناہوں جتنا گناہ ملے گا، جبکہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔“

فوائد: ...... مسلمان کو امورِ صالحہ کا سبب بننا چاہیے، نہ کہ برے کاموں کا۔

(۹۱۳۳)۔ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، كَانَ لَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ۔)) (مسند احمد: ۱۹۳۶۹)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کو اس کا اجر بھی ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی، جبکہ ان عاملوں کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی، اسی طرح جس نے اسلام میں برا طریقہ وضع کیا، اس کو اس کا گناہ بھی ملے گا اور اس کے بعد اس کو اپنانے والوں کا گناہ بھی ملے گا، جبکہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔“

فوائد: ...... اچھا طریقہ وہ ہے، جس کا شریعت میں اچھے ہونے کا تعین ہو چکا ہے، اس حدیث مبارکہ میں اچھے طریقے کو جاری کرنے سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی نیکی کی ایسے انداز میں ابتدا کرے کہ دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو اور وہ بھی وہی نیکی شروع کر دیں، چونکہ ابتدا کرنے والا لوگوں کے اس نیک عمل کا سبب بنا، اس لیے وہ اس عمل کی بنا پر تمام لوگوں کے اجر و ثواب کا مستحق ہوگا، مذکورہ بالا حدیث درج ذیل موقع پر بیان کی گئی، اس واقعہ سے اس حدیث کے مفہوم کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے:

(۹۱۳۲) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۶۷٤ (انظر: ۹۱۶۰)

(۹۱۳۳) تخريج: أخرجه مسلم: ۱۰۱۷ (انظر: ۱۹۱۵٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.)) ...... ہم دن کے شروع میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو ایک قوم ننگے پاؤں ننگے بدن چمڑے کی عبائیں پہنے تلواروں کو لٹکائے ہوئے حاضر ہوئی ان میں سے اکثر بلکہ سارے کے سارے قبیلہ مضر سے تھے، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس ان کے فاقہ کو دیکھ کر متغیر ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ ...... ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی، بے شک اللہ ہمیشہ سے تم پر پورا نگہبان ہے۔'' (سورۂ نسآء:۱) اور وہ آیت جو سورۂ حشر میں ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ ...... ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔'' (سورۂ حشر: ۱۸)، پس آدمی اپنے دینار اور درہم اور اپنے کپڑے اور گندم کے صاع سے اور کھجور کے صاع سے صدقہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو پھر انصار میں سے ایک آدمی تھیلی اتنی بھاری لے کر آیا کہ اس کا ہاتھ اٹھانے سے عاجز ہو رہا تھا، پھر لوگوں نے اس کی پیروی کی یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر کپڑوں اور کھانے کے دیکھے اور رسول اللہ ﷺ

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کا چہرہ اقدس کندن کی طرح چمکتا ہوا نظر آنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کو اس کا اجر بھی ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی، جبکہ ان عاملوں کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی، اسی طرح جس نے اسلام میں برا طریقہ وضع کیا، اس کو اس کا گناہ بھی ملے گا اور اس کے بعد اس کو اپنانے والوں کا گناہ بھی ملے گا، جبکہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔'' (صحیح مسلم:۱۶۹۱)

جس آدمی نے زیادہ مقدار میں صدقہ کیا تھا، آپ ﷺ نے اس کے عمل کو سراہا ہے، کیونکہ اس کے عمل کی وجہ سے دوسرے لوگوں میں رغبت پیدا ہوئی۔

یہی معاملہ برے عمل کا ہے، جو آدمی دوسرے لوگوں کی برائیوں کا سبب بنے گا، تو اس کو ان کی برائیوں کا گناہ ملے گا، جب کہ کسی کی وجہ سے کسی کے گناہ میں کمی واقع نہیں ہوگی۔

(٩١٣٤)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ، ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا أَعْطَاهُ، فَأَعْطَى الْقَوْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ خَيْرًا فَاسْتُنَّ بِهِ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِنْ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ شَرًّا فَاسْتُنَّ بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِنْ أَوْزَارِ مَنْ تَبِعَهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔)) (مسند احمد: ٢٣٦٧٨)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک آدمی نے عہد نبوت میں سوال کیا، لوگوں نے اسے کچھ نہ دیا، پھر ایک آدمی نے اس کو کوئی چیز دی اور اسے دیکھ کر دوسرے لوگوں نے بھی اس کو کچھ نہ کچھ دیا، یہ صورتحال دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اور پھر اس کو اپنایا گیا تو اس کو اس کا اجر بھی ملے گا اور اس کی پیروی کرنے والوں کا بھی، جبکہ ان کے اپنے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے برا طریقہ وضع کیا اور پھر اس کو اپنا لیا گیا تو اس کو اپنا گناہ بھی ملے گا اور اس طریقے کو اپنانے والوں کا بھی، جبکہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔''

فوائد: ......اس حدیثِ مبارکہ سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ اچھے طریقے کو جاری کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس انداز میں نیک عمل کی ابتداء کی جائے، جس سے دوسرے لوگوں میں رغبت پیدا ہو اور وہ بھی وہی عمل کرنا شروع کر دیں۔

(٩١٣٥)۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي؟ قَالَ: ((مَاعِنْدِي مَاأَحْمِلُكَ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میری سواری تھک گئی ہے، لہٰذا آپ مجھے کوئی سواری دیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

(٩١٣٤) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه البزار: ٢٩٦٤، والطبراني في "الاوسط": ٣٧٠٥، والحاكم: ٢/ ٥١٦ (انظر: ٢٣٢٨٩)

(٩١٣٥) تخريج: أخرجه مسلم: ١٨٩٣ (انظر: ١٧٠٨٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيْهِ، وَلٰكِنْ اِئْتِ فُلَانًا۔)) فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔)) (مسند احمد: ١٧٢١٢)

''میرے پاس تو سواری نہیں ہے، البتہ تو فلاں کے پاس جا، (وہ تجھے سواری دے دے گا)۔'' پس وہ اس آدمی کے پاس گیا اور اس نے واقعی اس کو سواری دے دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو اس کے بارے میں خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو نیکی پر دلالت کرتا ہے، اس کو بھی نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔''

فوائد:......نیکی کا سبب بننا بھی نیکی ہے۔

(٩١٣٦)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) نَحْوُهُ وَفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عِنْدِيْ۔)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا أَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٦٩٥)

(دوسری سند) اسی قسم کی حدیث بیان کی گئی ہے، البتہ اس میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس تو سواری نہیں ہے۔'' یہ سن کر ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ایسے شخص کی طرف اس کی رہنمائی نہ کروں، جو اس کو سواری دے دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو نیکی پر دلالت کرتا ہے، اس کو بھی نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملتا ہے۔''

(٩١٣٧)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَاهُ: ((اِذْهَبْ، فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ۔)) (مسند احمد: ٢٣٤١٥)

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس آنے والے ایک آدمی سے فرمایا: ''تو جا، پس بیشک نیکی پر دلالت کرنے والا اس کو کرنے والے کی طرح ہے۔''

(٩١٣٨)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا مُعَاذُ! أَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٤٢٤)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! اللہ تعالیٰ کا تیرے ذریعے کسی مشرک کو ہدایت دے دینا، یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔''

(٩١٣٦) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(٩١٣٧) تخريج: اسناده صحيح (انظر: ٢٣٠٢٧)

(٩١٣٨) تخريج: اسناده ضعيف جدا، بقيه بن الوليد ضعيف يعتبر به، وهو يدلس تدليس التسوية، وشيخه ضبارة مجهول، ودويد بن نافع فليس بذاك القوى (انظر: ٢٢٠٧٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد:...... دنیا میں ملنے والی سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے، کیونکہ یہی وہ نعمت ہے، جو دائمی اور ابدی کامیابی کا سبب بنتی ہے۔

(۹۱۳۹)ـ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ ؓ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَاِنَّهُ سَاَلَهُ سَائِلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا، وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ۔)) (مسند احمد: ۱۹۸۱۳)

سیدنا ابوموسی اشعری ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک سوالی نے سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سفارش کرو، تمہیں اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہتا ہے، حکم دیتا ہے۔''

فوائد:...... اس حدیثِ مبارکہ کی فقہ یہ ہے کہ محتاج کی جائز ضرورت پوری کرنے کے لیے سفارش کرنی چاہیے، اگر سفارش قبول ہوگئی تو بہت خوب، بصورتِ دیگر سفارش کرنے کا ثواب تو ملے گا۔

دوسرے حصے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عطا کرنے یا نہ کرنے میں سے جو کچھ چاہا، وحی یا الہام کے ذریعے اپنے نبی کی زبان پر ظاہر کردے گا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّه نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّه كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا﴾ ...... ''جو کوئی سفارش کرے گا، اچھی سفارش، اس کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہوگا اور جو کوئی سفارش کرے گا، بری سفارش، اس کے لیے اس میں سے ایک بوجھ ہوگا اور اللہ ہمیشہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔'' (سورۂ نساء: ۸۵)

(۹۱۴۰)ـ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: ((اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ۔)) (مسند احمد: ۲۸۰۵۸)

سیدنا ابو درداء ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو نماز، روزے اور صدقے کی بہ نسبت زیادہ فضیلت والے درجے کی خبر نہ دوں؟'' لوگوں نے کہا: جی کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرابت کی اصلاح کرنا اور رشتوں میں فساد ڈالنا تو (دین کو) مونڈ دینے والی چیز ہے۔''

فوائد:...... اہل اسلام بھائی بھائی ہیں، انسانی لغزشوں کی وجہ سے کبھی کبھی یہ رشتۂ اخوت متأثر ہو جاتا ہے، جس کی بنا پر پورے مسلم معاشرے میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے صلح کروانے کو عظیم صدقہ شمار کیا گیا ہے، جو بعض مسلمان دوسرے مسلمانوں کے حق میں کرتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

(۹۱۳۹) تخریج: أخرجه البخاری: ۱۴۳۲ (انظر: ۱۹۵۸۴)

(۹۱۴۰) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه ابوداود: ۴۹۱۹، والترمذی: ۲۵۰۹ (انظر: ۲۷۵۰۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ (سورۂ حجرات: ۹) ......''اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے مابین صلح کروا دیا کرو۔'' عہدِ نبوی میں عمرو بن عوف کی اولاد کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، ان کے مابین صلح صفائی کروانے کے لیے رسول اللہ ﷺ خود کچھ صحابہ کو ساتھ لے کر تشریف لے گئے تھے۔ (بخاری، مسلم) معلوم ہوا کہ جب بعض مسلمان جھگڑ پڑیں تو دوسرے لوگ اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ ان کے مابین صلح کروا دیں۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي إِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَإِرْشَادِ الضَّالِ

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے اور راہ بھولے کی رہنمائی کرنے کی ترغیب کا بیان

(۹۱۴۱)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتْ شَجَرَةٌ تُؤْذِي أَهْلَ الطَّرِيْقِ، فَقَطَعَهَا رَجُلٌ فَنَحَّاهَا عَنِ الطَّرِيْقِ، فَأُدْخِلَ بِهَا الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ۸۰۲۶)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درخت سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی تھی، پس ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے دور کر دیا اور اس وجہ سے اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

(۹۱۴۲)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِجِذْلِ شَوْكٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ: لَأُمِيْطَنَّ هٰذَا الشَّوْكَ عَنِ الطَّرِيْقِ أَنْ لَا يَعْقِرَ رَجُلًا مُسْلِمًا، قَالَ: فَغُفِرَ لَهُ)) (مسند احمد: ۸۴۷۹)

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک مسلمان آدمی کا ایسے راستے سے گزر ہوا، جس پر کانٹوں والا تنہ تھا، اس نے کہا: میں ضرور ضرور ان کانٹوں کو راستے سے ہٹا دوں گا، تاکہ کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے، پس اس وجہ سے اس کو بخش دیا گیا۔''

(۹۱۴۳)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دَخَلَ عَبْدٌ الْجَنَّةَ بِغُصْنِ شَوْكٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَأَمَاطَهُ عَنْهُ۔)) (مسند احمد: ۹۲۳۵)

(تیسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی خاردار شاخ کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا، (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) وہ مسلمانوں کے راستے پر تھی اور اس نے اس کو ہٹا دیا تھا۔''

(۹۱۴۴)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي عَلٰى طَرِيْقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ، فَقَالَ: لَأَرْفَعَنَّ

(چوتھی سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کسی راستے پر جا رہا تھا، وہاں اس نے کانٹے دار شاخ پائی اور کہا: میں اس کو ضرور ضرور دور کروں گا، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وجہ سے

(۹۱۴۱) تخریج: أخرجه مسلم: ص ۲۰۲۱ (انظر: ۸۰۳۹)
(۹۱۴۲) تخریج: انظر الحديث بالطريق الأول
(۹۱۴۳) تخریج: انظر الحديث بالطريق الأول
(۹۱۴۴) تخریج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

هٰـذَا، لَـعَلَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَغْفِرُ لِيْ فَرَفَعَهُ، فَـغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ بِهٖ، وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ١٠٢٩٤)

مجھے بخش دے، پس اس نے اس کو ہٹا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش کر جنت میں داخل کر دیا۔''

(٩١٤٥)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ، قَالَ: كَـانَـتْ شَـجَـرَةٌ فِـي طَرِيْقِ النَّاسِ تُؤْذِيْ لِـنَّـاسَ، فَـاَتَـاهَا رَجُلٌ فَعزَلَهَا عَنْ طَرِيْقِ لِـنَّاسِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَـتَـقَـلَّـبُ فِـي ظِـلِّهَا فِي الْجَنَّةِ۔)) (مسند احمد: ١٢٥٩٩)

سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: لوگوں کے راستے میں ایک درخت تھا، اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی، پس ایک آدمی آیا اور اس کو لوگوں کی گزرگاہ سے ہٹا دیا، پھر انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پس تحقیق میں نے اس بندے کو دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سائے میں حسبِ منشا زندگی گزار رہا تھا۔''

(٩١٤٦)۔ عَـنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ ؓ، قَالَ: قَتَـلْـتُ عَبْـدَ الْـعُزّٰى بْنَ خَطَلٍ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِسِتْرِ الْكَعْبَةِ وَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَارَسُـوْلَ الـلّٰهِ! مُرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ (وَفِي رِوَايَةٍ) عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ، فَقَالَ: ((اَمِطِ الْاَذٰى عَـنِ الـطَّـرِيْـقِ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔)) (مسند احمد: ٢٠٠٤٠)

سیدنا ابو برزہ اسلمی ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے عبد العزی بن خطل کو قتل کیا، جبکہ وہ کعبہ کے پردے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا، اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں، جس سے میں فائدہ حاصل کرسکوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کر، یہ تیرے لیے صدقہ ہوگا۔''

(٩١٤٧)۔ (وَفِـي لَـفْـظٍ) قُـلْـتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهٖ، فَـقَـالَ: ((اُنْظُرْ مَا يُؤْذِي النَّاسَ فَاعْزِلْهُ عَنْ طَرِيْقِهِمْ۔)) (مسند احمد: ٢٠٠٢٧)

(ایک روایت میں ہے): میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی چیز کی خبر دیں، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو، جو چیز لوگوں کو تکلیف دے رہی ہو، اس کو راستے سے ہٹا دو۔''

(٩١٤٨)۔ (وَفِـيْ لَـفْـظٍ آخَـرَ) قُـلْـتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ

(ایک روایت میں ہے) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے ایسے عمل کی نشاندہی کرو، جو مجھے جنت میں داخل

(٩١٤٥) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه ابويعلى: ٣٠٥٨ (انظر: ١٢٥٧١)
(٩١٤٦) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٦١٨ (انظر: ١٩٨٠٢)
(٩١٤٧) تخريج: انظر الحديث السابق
(٩١٤٨) تخريج: انظر الحديث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَوْ اَنْتَفِعُ بِهٖ، قَالَ: ((اِعْزِلْ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ۔)) (مسند احمد: ٢٠٠٣٠)

کر دے یا جس سے میں فائدہ حاصل کر سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ۔''

(٩١٤٩)۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَرَاَیْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ، وَرَاَیْتُ فِیْ مَسَاوِیِٔ اَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔)) (مسند احمد: ٢١٨٨٢)

سیدنا ابو ذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے میرے امت کے اچھے اور برے عمل پیش کیے گئے، میں نے اچھے اعمال میں راستے سے ہٹا دی جانے والی تکلیف دہ چیز کو اور برے اعمال میں مسجد میں پڑی ہوئی اس بلغم کو دیکھا، جس کو دفن نہیں کیا گیا۔''

(٩١٥٠)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((مَنْ زَحْزَحَ عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ شَیْئًا یُؤْذِیْهِمْ، کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ حَسَنَةً، وَمَنْ کُتِبَ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةٌ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ٢٨٠٢٧)

سیدنا ابو درداء ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایسے چیز کو ہٹا دیا، جو ان کو تکلیف دیتی تھی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکی لکھے گا اور جس کے لیے نیکی لکھ دی گئی، اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا۔''

(٩١٥١)۔ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عِیْسٰی، اَنَّ مَرْیَمَ فَقَدَتْ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَدَارَتْ بِطَلَبِهٖ، فَلَقِیَتْ حَائِکًا فَلَمْ یُرْشِدْهَا، فَدَعَتْ عَلَیْهِ فَلَا تَزَالُ تَرَاهُ تَائِهًا، فَلَقِیَتْ خَیَّاطًا فَاَرْشَدَهَا فَدَعَتْ لَهٗ، فَهُمْ یُؤْنَسُ اِلَیْهِمْ، اَیْ یُجْلَسُ اِلَیْهِمْ۔ (مسند احمد: ٢٣٦٢٨)

موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں: ایک دن مریم ؓ نے عیسیٰ علیہ السلام کو گم پایا اور ان کو تلاش کرنے کے لیے اِدھر اُدھر گھومنے لگیں، وہ ایک جولاہے کو ملیں، لیکن اس نے ان کی رہنمائی نہیں کی، پس انھوں نے اسے بد دعا دی، یہی وجہ ہے کہ تو ان کو بے قدرا دیکھتا تھا، پھر وہ ایک درزی کو ملیں، اس نے ان کی رہنمائی کی، پس انھوں نے اس کو دعا دی، اسی سبب سے تو دیکھتا ہے کہ درزی سے مانوس ہوا جاتا ہے، یعنی لوگ اس کے پاس بیٹھتے ہیں۔

فوائد: ......ان احادیث میں بھی دراصل مسلمان کی فضیلت کا بیان ہے، جس کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا باعثِ اجر وثواب ہے، وہ خود کتنا عظیم ہوگا۔

❁❁❁❁

(٩١٤٩) تخريج: أخرجه مسلم: ٥٥٣ (انظر: ٢١٥٤٩)

(٩١٥٠) تخريج: حسن لغيره، أخرجه الطبرانی فی "الاوسط": ٣٢ (انظر: ٢٧٤٧٩)

(٩١٥١) تخريج: هذا اثر مقطوع، وليس فی السنة ما يشهد له (انظر: ٢٣٢٣٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ الْاَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ وَمَا جَاءَ فِيهَا

اخلاق حسنہ اوران سے متعلقہ امور کے مسائل

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي مَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ

اخلاقِ حسنہ کی ترغیب دلانے کا بیان

حسن اخلاق سے مراد وہ تہذیب وشائستگی، شفقت والفت، نرمی وگدازی، امانت و دیانت، شرافت وصداقت، حلم و بردباری، صبر وتحمل، مسرت ومسکراہٹ اور دیگر اخلاقی خصلتیں ہیں، جن سے نبی کریم قبل از نبوت اور بعد از نبوت بدرجۂ اتم واکمل متصف تھے۔

درج ذیل اور اس موضوع سے متعلقہ بے شمار روایات میں مختلف پیرایوں میں اخلاقِ حسنہ کی اہمیت بیان کی گئی ہے، حسنِ اخلاق انتہائی عظیم وصف ہے، جہاں نبی کریم ﷺ خود مکارمِ اخلاق سے متصف تھے، وہاں آپ ﷺ نے دوسروں پر بھی خوش خلقی کو اپنانے کے لیے بہت زور دیا ہے۔ اس صفت کے حاملین کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا محبوب اور ایمان وایقان کے لحاظ سے کامل واکمل قرار دیا۔ اس عمل کو بعثتِ نبوی کا مقصد اور موجب جنت ٹھہرایا گیا، یہ حسن اخلاق ہی ہے جس کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والوں اور رات کو قیام کرنے والوں کے مراتب تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی دس سال تک خدمت کی، لیکن اس طویل عرصے میں آپ ﷺ نے کبھی اف تک نہیں کہا، اگر کوئی کام کر دیا گیا تو اس کی بابت یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا ہے اور اگر کوئی کام رہ گیا تو اس کے بارے میں یہ نہیں پوچھا کہ فلاں کام کیوں نہیں کیا گیا۔ آپ کا یہ عمل حسنِ اخلاق کا عدیم النظیر، بے مثال اور اعلی ترین نمونہ ہے۔ کاش! امت مسلمہ بھی اپنے پیغمبر کے ان مکارم اخلاق کو اختیار کر لیتی۔

حسن اخلاق روزِ قیامت سب سے زیادہ مفید ثابت ہوگا کیونکہ یہ دیگر تمام اعمال سے زیادہ بھاری ہوگا، ایمان اور حسنِ اخلاق میں تلازم ہے، یعنی جو اخلاق میں جتنا کامل ہوگا، ایمان میں بھی اتنا ہی کامل ہوگا۔ گویا کمالِ ایمان کے لیے حسنِ اخلاق میں کمال ضروری ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

احادیثِ مبارکہ میں اخلاقِ حسنہ کے حاملین کو اللہ کے محبوب، محبوب رسول، لوگوں میں سب بہتر اور کامل ایمان، رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزے رکھنے والے کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل اور بعثتِ نبوی کا مقصد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جن اعمالِ خیر کی وصیتیں فرمائیں، ان میں حسنِ اخلاق بھی داخل ہے۔ ان احادیث میں جن دوسرے امورِ خیر کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان کی وضاحت اپنے اپنے مقام پر آئے گی۔ (ان شاء اللہ) نبی کریم ﷺ سے منقول ایک دعائے استفتاح میں حسنِ اخلاق کے لیے یوں رہنمائی طلب کی گئی ہے: ((وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔)) (صحیح مسلم) ...... ''اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما، کیونکہ بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی نہیں کر سکتا مگر تو ہی اور برے اخلاق کو مجھ سے دور کر دے، کیونکہ تو ہی برے اخلاق کو مجھ سے پھیر سکتا ہے۔''

(۹۱۵۲)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((خِیَارُکُمْ اَطْوَلُکُمْ اَعْمَارًا وَاَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا۔)) (مسند احمد: ۹۲۲٤)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں پسندیدہ لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' لوگوں نے کہا: جی کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور اخلاق اچھے ہوں۔''

فوائد: ...... دنیا کی زندگی آخرت کی تیاری کا واحد ذریعہ ہے، اربوں انسان آئے اور اپنا کردار ادا کر کے اپنی آخری منزل کی طرف روانہ ہو گئے، ہمارے ساتھ اور ہمارے بعد آنے والوں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا۔ ماضی ہو یا حال و مستقبل، سعادت مندوہ ہے جو دنیا میں رہ کر جنت کے زیادہ سے زیادہ اسباب جمع کرے۔

سیدنا عبد اللہ بن بسر مازنی ؓ سے مروی ہے کہ دو بدو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ان میں سے ایک نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((طُوْبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ۔)) (صحیحہ: ۱۸۳٦) ......''اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال نیک ہوں۔''

جو انسان اس صفت سے محروم رہے گا، وہ دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی سے محروم رہے گا، ایسا انسان دن بدن اللہ تعالیٰ کا مقروض ہوتا جائے گا، ایسا بیچارہ نہ تو زندہ ہے کہ وہ زندگی سے فائدہ اٹھا سکے اور نہ مردہ ہے کہ نیک اعمال ترک کرنے اور برے اعمال کا ارتکاب کرنے پر اسے ملامت نہ کیا جائے۔

(۹۱۵۳)۔ وَعَنْهُ اَیْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ

سیدنا ابو ہریرہ ؓ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمنوں میں ایمان کے لحاظ سے کامل ترین وہ

(۹۱۵۲) تخریج: صحیح لغیرہ، أخرجہ ابن ابی شیبۃ: ۱۳/ ۲۵٤، والبزار: ۱۹۷۱ (انظر: ۹۲۳۵)
(۹۱۵۳) تخریج: حدیث صحیح، أخرجہ ابو داود: ٤٦۸۲ (انظر: ۷٤۰۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خُلُقًا، وَخِيَارُهُمْ خِيَارُهُمْ لِنِسَائِهِمْ۔)) (مسند احمد: ٧٣٩٦)

لوگ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہو اور ان میں سب سے بہتر وہ ہیں، جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہیں۔''

(٩١٥٤)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَلِجُ النَّاسُ بِهِ النَّارَ؟ فَقَالَ: ((اَلْاَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ۔)) وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَلِجُ بِهِ النَّاسُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُسْنُ الْخُلُقِ۔)) (مسند احمد: ٧٨٩٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ کس چیز کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ آگ میں گھسیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَجْوَفَانِ، یعنی منہ اور شرمگاہ۔'' پھر آپ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ کس عمل کی وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن اخلاق۔''

(٩١٥٥)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ۔)) (مسند احمد: ٨٩٣٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک مجھے اس مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے کہ میں اخلاقِ صالحہ کی تکمیل کروں۔''

فوائد: ...... ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کی وجہ سے عرب سب سے اچھے اخلاق والے تھے، لیکن بعد میں کفر وشرک کی وجہ سے گمراہ ہو گئے، نبی کریم ﷺ کو ان کی سابق اخلاقی اقدار کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا۔

(٩١٥٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔)) (مسند احمد: ٦٧٦٧م)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے، جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔''

(٩١٥٧)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو اس شخص کے بارے میں بتلا دوں جو روزِ قیامت مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب ہو گا؟'' لوگ خاموش رہے، آپ ﷺ نے دو تین دفعہ اسی بات کو دوہرایا، پھر لوگوں نے

(٩١٥٤) تخريج: حديث حسن، أخرجه ابن ماجه: ٤٢٤٦، والترمذي: ٢٠٠٤ (انظر: ٧٩٠٧)
(٩١٥٥) تخريج: صحيح، أخرجه البزار: ٢٧٤٠، والبيهقي: ١٠/ ١٩١ (انظر: ٨٩٥٢)
(٩١٥٦) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٧٥٩، ٦٠٢٩ (انظر: ٦٧٦٧م)
(٩١٥٧) تخريج: اسناده حسن، أخرجه البخاري في "الادب المفرد": ٢٧٢ (انظر: ٦٧٣٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَحْسَنُكُمْ خُلُقًا۔)) (مسند احمد: ٦٧٣٥)

کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو۔''

(٩١٥٨)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللّٰهِ، بِحُسْنِ خُلُقِهِ، وَكَرَمِ ضَرِيْبَتِهِ۔)) (مسند احمد: ٦٦٤٨)

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک (اعتدال اور دوام کے ساتھ) راہِ صواب پر چلنے والا مسلمان اپنے حسن اخلاق اور طبعی عفو و درگزر کی وجہ سے اس آدمی کا درجہ پا لیتا ہے جو بہت زیادہ روزے رکھنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ بہت زیادہ قیام کرنے والا ہو۔''

فوائد: ......حسن اخلاق اور عفو و درگذر میں نفس کو ضبط کرنا پڑتا ہے اور ان اعمال سے دل کو تسکین ملتی ہے، مسلم معاشرے میں بہترین ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔

(٩١٥٩)۔ عَنْ عَائِشَةَ ؓ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ (وَفِي لَفْظٍ) دَرَجَاتِ قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ۔)) (مسند احمد: ٢٥٥٢٧)

سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک آدمی حسن اخلاق کے ذریعے رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کا درجہ پا لیتا ہے۔''

فوائد: ......جس آدمی نے حسن اخلاق کو اپنا لیا، وہ یہ سمجھتا ہے کہ سب سے آسان عمل حسن اخلاق اور لوگوں کے ساتھ اچھے موڈ میں رہنا ہے، لیکن صورتحال یہ ہے کہ اہل اسلام کی اکثریت کو سرے سے حسن اخلاق کے تقاضوں کا شعور ہی نہیں ہے۔

(٩١٦٠)۔ عَنْهَا اَيْضًا، قَالَتْ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (وَفِي رِوَايَةٍ) كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي۔)) (مسند احمد: ٢٥٧٣٦)

سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي۔'' اللہ! تو نے میری تخلیق کو خوبصورت بنایا، پس میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنا دے)۔

فوائد: ......جس حدیث میں اس دعا کو آئینہ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، اس کو ابن سنی نے روایت کیا ہے، لیکن وہ روایت ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ دعا تو ثابت ہے، لیکن اس کا کسی موقع کے ساتھ خاص کرنا ثابت نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ اپنی تخلیق کے حسن کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لینی چاہیے۔

(٩١٥٨) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الطبراني في "الكبير" و "الاوسط" (انظر: ٦٦٤٨)

(٩١٥٩) تخريج: حديث صحيح لغيره، أخرجه ابوداود: ٤٧٩٨ (انظر: ٢٥٠١٣)

(٩١٦٠) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطيالسي: ٣٧٤، والبيهقي في "الشعب": ٨٥٤٣ (انظر: ٢٥٢٢١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۱۶۱)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ؓ، قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ نَتَذَاکَرُ مَا یَکُوْنُ، اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَکَانِہِ فَصَدِّقُوْا، وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَیَّرَ عَنْ خُلُقِہِ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِہِ، وَاِنَّہُ یَصِیْرُ اِلٰی مَا جُبِلَ عَلَیْہِ۔)) (مسند احمد: ۲۸۰۴۷)

سیدنا ابو الدرداء ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئندہ ہونے والے امور کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سنو کہ ایک پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گیا ہے تو تصدیق کر لو، لیکن جب تم سنو کہ کسی آدمی کا اخلاق تبدیل ہو گیا ہے تو اس بات کی تصدیق نہ کرو، کیونکہ وہ عنقریب اسی اخلاق کی طرف لوٹے گا، جس پر اس کی فطرت بنائی گئی ہے۔''

فوائد: ...... عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ لوگوں کی عملی اور علمی کی کیفیات بدلتی رہتی ہیں، لیکن ان کے اخلاق اور مزاج تبدیل نہیں ہوتے، کئی افراد کو دیکھا کہ ان کی عبادت کی روٹین بہت اچھی ہوتی ہے، لیکن جب ان کا خلافِ مزاج امور سے واسطہ پڑتا ہے تو وہ بد اخلاق، زبان دراز، سخت گو اور گالی گلوچ کرنے والے ثابت ہوتے ہیں۔

(۹۱۶۲)۔ عَنْ اَبِی ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّی فِی الْآخِرَۃِ مَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّی فِی الْآخِرَۃِ مَسَاوِیکُمْ اَخْلَاقًا، اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَیْہِقُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ۔)) (مسند احمد: ۱۷۸۸۴)

سیدنا ابو ثعلبہ خشنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریبی وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سے اخلاق کے لحاظ سے بہت عمدہ ہوں اور تم میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ نفرت والے اور روزِ قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو برے اخلاق والے، فضول بولنے والے، تکبر کرنے والے اور گفتگو کے لیے باچھوں کو موڑنے والے ہوں۔''

فوائد: ...... اس حدیث میں حسنِ اخلاق کی ترغیب دی گئی ہے اور غیر ضروری، غیر محتاط اور تصنع و بناوٹ سے گفتگو کرنے اور اس کے ذریعے سے دوسروں پر رعب و برتری جتانے سے اجتناب کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ گویا کم بولنا اور سادگی سے گفتگو کرنا پسندیدہ ہے اور اس کے برعکس زیادہ بولنا اور وہ بھی دوسروں پر ہیکڑ جمانے کے لیے گفتگو میں تیزی و طراری اور تصنع اختیار کرنا سخت ناپسندیدہ ہے۔

(۹۱۶۳)۔ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ ؓ، — سیدنا اسامہ بن شریک ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدّو،

(۹۱۶۱) تخریج: اسنادہ ضعیف لانقطاعہ، الزہری لم یدرك ابا الدرداء (انظر: ۲۷۴۹۹)

(۹۱۶۲) تخریج: حسن لغیرہ، أخرجہ ابن ابی شیبۃ: ۸/ ۵۱۵، وابن حبان: ۴۸۲، والطبرانی فی "الکبیر": ۲۲/ ۵۸۸ (انظر: ۱۷۷۳۲)

(۹۱۶۳) تخریج: حدیث صحیح، أخرجہ الطبرانی فی "الکبیر": ۴۷۸ (انظر: ۱۸۴۵۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ: ((اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا۔)) (مسند احمد: ۱۸٦٤۷)

رسول اللہ ﷺ کی طرف آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ سب سے بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھے ہوں۔''

(۹۱٦٤)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ، قَالَ: کُنْتُ فِی مَجْلِسٍ فِیْہِ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ: وَاَبِی سَمُرَةُ جَالِسٌ اَمَامِی۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَیْسَا مِنَ الْاِسْلَامِ، وَاِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ اِسْلَامًا، اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا۔)) (مسند احمد: ۲۱۱۲۰)

سیدنا جابر بن سمرہ ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، اس میں نبی کریم ﷺ بھی تشریف فرما تھے اور میرے باپ سمرہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک بدگوئی اور بدزبانی، اسلام سے نہیں ہے اور اسلام کے لحاظ سے سب سے اچھے لوگ وہ ہیں، جن کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔''

(۹۱٦٥)۔ عَنْ مُعَاذٍ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَہُ: ((یَا مُعَاذُ! اَتْبِعِ السَّیِّئَةَ بِالْحَسَنَةِ تَمْحُہَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔)) (مسند احمد: ۲۲۳۳۷)

سیدنا معاذ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! برائی کے بعد نیکی کیا کرو، تاکہ وہ اس کو مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔''

(۹۱٦٦)۔ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ حَبِیْبٍ، عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ اَبِی شَبِیْبٍ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ ؓ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَہُ: ((اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُہَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔)) قَالَ وَکِیْعٌ: وَقَالَ: سُفْیَانُ مَرَّةً عَنْ مُعَاذٍ: فَوَجَدْتُ فِی کِتَابِی عَنْ اَبِی ذَرٍّ وَھُوَ السَّمَاعُ الْاَوَّلُ۔ (مسند احمد: ۲۱٦۸۱)

سیدنا ابو ذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بدی کے بعد نیکی کرو، تاکہ وہ اس کو مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔'' معاذ راوی نے کہا: میں نے اپنی کتاب میں ''عَنْ اَبِی ذَرٍّ'' کے الفاظ پائے اور یہی پہلا سماع تھا۔

فوائد:...... برائی کے بعد نیکی کرنے سے برائی کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور اس سوچ اور فکر سے آہستہ آہستہ اور بالآخر مزاج میں اتنی ترقی پیدا ہو جاتی ہے کہ بندہ برائیوں سے باز آ جاتا ہے۔

(۹۱٦٤) تخریج: صحیح لغیرہ، أخرجہ ابن ابی شیبۃ: ۸/ ۵۱٤، وابویعلی: ۷٤٦۸، والطبرانی: ۲۰۷۲ (انظر: ۲۰۸۳۱)

(۹۱٦٥) تخریج: حدیث حسن، أخرجہ الترمذی: ۱۹۸۷ (انظر: ۲۱۹۸۸)

(۹۱٦٦) تخریج: حسن لغیرہ، أخرجہ الترمذی: ۱۹۸۷ (انظر: ۲۱۳۵٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۱٦۷)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَفْضَلَ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ، (قَالَ ابْنُ اَبِی بُکَیْرٍ: اَثْقَلَ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ) یَوْمَ الْقِیَامَةِ، الْخُلُقُ الْحَسَنُ۔)) (مسند احمد: ۲۸۰٤٤)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن ترازو میں سب سے زیادہ فضیلت والی اور ایک روایت کے مطابق سب سے زیادہ وزن والی چیز حسن اخلاق ہوگی۔''

(۹۱٦۸)۔ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ یَبْلُغُ بِهِ: ((مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ، اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الْخَیْرِ، وَلَیْسَ شَیْءٌ اَثْقَلَ فِی الْمِیْزَانِ مِنَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ۔)) (مسند احمد: ۲۸۱۰٤)

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو نرمی کا فراخی کے ساتھ حصہ دیا گیا، اس کو اس کا خیر کا حصہ دے دیا گیا اور کوئی عمل ایسا نہیں ہے، جو ترازو میں حسن اخلاق کی بہ نسبت زیادہ وزنی ہو۔''

فوائد: ...... حسن اخلاق تعلیماتِ اسلامیہ کے سلسلے کا ایک اہم باب ہے، اس کو اپنانے کے لیے تعلیم، مصلحت اور حکمت کی ضرورت ہے، تمام احادیث کو غور سے پڑھنے کے بعد حسن اخلاق کو سمجھنے اور اس کو اپنانے کی کوشش کریں۔

بَابُ التَّرْغِیْبِ فِیْ کَظْمِ الْغَیْظِ وَعَدَمِ الْغَضَبِ
غصے کو پی جانے اور غصے نہ ہونے کی ترغیب کا بیان

(۹۱٦۹)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ جَرْعَةٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ جَرْعَةِ غَیْظٍ یَکْظِمُهَا عَبْدٌ، مَا کَظَمَهَا عَبْدٌ لِلّٰهِ اِلَّا مَلَاَ اللّٰهُ جَوْفَهُ اِیْمَانًا۔)) (مسند احمد: ۳۰۱۷)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی گھونٹ ایسا نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں غصے کے اس گھونٹ سے پسندیدہ ہو، جس کو بندہ پی جاتا ہے، جب بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایسے گھونٹ کو پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو ایمان سے بھر دیتا ہے۔''

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ نے پرہیز گار لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔﴾ ...... ''جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (سورۂ آل عمران: ۱۳٤)

(۹۱٦۷) تخریج: اسنادہ صحیح، أخرجه الترمذی: ۲۰۰۲، ۲۰۱۳ (انظر: ۲۷٤۹٦)
(۹۱٦۸) تخریج: انظر الحدیث السابق
(۹۱٦۹) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه الطیالسی: ۲۷۲٦، والطبرانی: ۱۲۲۱۷ (انظر: ۳۰۱۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۱۷۰)ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جَرْعَةً اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جَرْعَةِ غَيْظٍ ، يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى۔)) (مسند احمد: ٦١١٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندے نے کوئی ایسا گھونٹ نہیں پیا، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ فضیلت والا ہو غصے کے اس گھونٹ سے، جس کو وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرنے کے لیے پی جاتا ہے۔''

(۹۱۷۱)ـ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظَهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَنْتَصِرَ ، دَعَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي حُوْرِ الْعِيْنِ اَيَّتَهُنَّ شَاءَ ، وَمَنْ تَرَكَ اَنْ يَلْبَسَ صَالِحَ الثِّيَابِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، دَعَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي حُلَلِ الْاِيْمَانِ اَيَّتَهُنَّ شَاءَ۔)) (مسند احمد: ١٥٧٠٤)

سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غصے کو پی جائے، حالانکہ وہ بدلہ لینے پر قادر بھی ہو، اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اس کو یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حورِعین کو پسند کرتا ہے، اس کو لے لے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے اچھا لباس نہیں پہنا، حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ساری مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ ایمان کی جو پوشاک پسند کرتا ہے، وہ پہن لے۔''

(۹۱۷۲)ـ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ وَلٰكِنَّ الشَّدِيْدَ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔)) (مسند احمد: ٧٢١٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت پچھاڑنے والا طاقتور نہیں ہوتا، بلکہ اصل طاقتور اور پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پا لیتا ہے۔''

(۹۱۷۳)ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((مَا تَعُدُّوْنَ فِيْكُمُ الصُّرَعَةَ؟۔)) قَالَ: قُلْنَا: الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ، قَالَ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم زبردست پہلوان کس کو سمجھتے ہو؟'' ہم نے کہا: وہ ہے کہ جس کو دوسرے لوگ نہ پچھاڑ سکتے ہوں، آپ ﷺ نے

(۹۱۷۰) تخريج: حديث صحيح، أخرجه بنحوه ابن ماجه: ٤١٨٩ (انظر: ٦١١٤)

(۹۱۷۱) تخريج: حديث حسن، أخرجه الطبراني في "الكبير": ٢٠/ ٤١٥، والبيهقي في "الشعب": ٦١٤٩ (انظر: ١٥٦١٩)

(۹۱۷۲) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٦٠٩ (انظر: ٧٢١٩)

(۹۱۷۳) تخريج: أخرجه البخاري: ٦٤٤٢، ومسلم: ٢٦٠٨ (انظر: ٣٦٢٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: ((لَا وَلٰكِنَّ الصُّرَعَةَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔)) (مسند احمد: ٣٦٢٦)

فرمایا: ''نہیں، زبردست پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر کنٹرول کر لیتا ہے۔''

(٩١٧٤)۔ عَنِ ابْنِ حَصْبَةَ، أَوْ أَبِي حَصْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((تَدْرُوْنَ مَا الصُّرَعَةُ؟۔)) قَالَ: قَالُوْا: الصَّرِيْعُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ، اَلصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ، اَلرَّجُلُ يَغْضَبُ، فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ، وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ، وَيَقْشَعِرُّ شَعْرُهُ، فَيَصْرَعُ غَضَبَهُ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ۔)) (مسند احمد: ٢٣٥٠٣)

ابن حصبہ یا ابو حصبہ ایک ایسے صحابی سے بیان کرتے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے خطاب کے وقت موجود تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ بڑا پہلوان کون ہے؟'' انھوں نے کہا: پچھاڑنے والا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سارے کا سارے پہلوان، بڑے سے بڑا پہلوان وہ آدمی ہے جسے غصہ آتا ہے، پھر اس کا غصہ سخت ہو جاتا ہے، چہرہ سرخ ہونے لگتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہونے لگتے ہیں، لیکن وہ اپنے غصے پر قابو پا لیتا ہے، اور بیشک آگ کو پانی کے ذریعے ہی بجھایا جاتا ہے۔''

فوائد: ......لوگ جسمانی لحاظ سے تومند اور طاقتور شخص کو پہلوان سمجھتے ہیں، لیکن شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں اصل پہلوان وہ ہے جو غیظ و غضب کے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھتا ہے اور کوئی ایسا اقدام نہیں کرتا، جس پر اسے بعد میں ندامت ہو۔ جیسے عام لوگ غصے کی حالت میں شیطانی اور دیوانی جذبات سے سرشار ہو کر اپنا بہت زیادہ نقصان کر دیتے ہیں اور پھر ندامت کے آنسو بہانا شروع کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پرہیز گار لوگوں کی صفت یہ بیان کی ہے کہ وہ غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، درج ذیل حدیث سے غصہ پی جانے کی اہمیت کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

(٩١٧٥)۔ عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ السَّعْدِيِّ ؓ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِيْ قَوْلًا يَنْفَعُنِيْ وَأَقْلِلْ لَعَلِّيْ أَعِيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَغْضَبْ۔)) فَأَعَادَ عَلَيْهِ حَتّٰى أَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: ((لَا تَغْضَبْ۔)) (مسند احمد: ٢٠٦٢٦)

سیدنا جاریہ بن قدامہ سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی نفع بخش بات بتلاؤ، لیکن وہ مختصر ہونی چاہیے، تاکہ میں اس کو یاد کر سکوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو غصے نہ ہوا کر۔'' پھر آپ ﷺ نے کئی دفعہ یہ بات دوہرائی اور ہر بار یہی فرماتے رہے کہ ''تو غصہ نہ کر۔''

(٩١٧٤) تخريج: صحيح، أخرجه البيهقى فى "الشعب": ٨٣٤١ (انظر: ٢٣١١٦)

(٩١٧٥) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه ابن ابى شيبة: ٨/ ٥٣٢، وابويعلى: ٦٨٣٨، والطبرانى: ٢١٠٢ (انظر: ٢٠٣٥٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… نبی کریم ﷺ سائل اور مخاطب کی صلاحیت کو دیکھ کر اس کا مطالبہ پورا کرتے تھے۔

(۹۱۷۶)۔ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوْصِنِيْ، قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ۔)) قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ: فَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ۔ (مسند احمد: ۲۳۵۵۸)

ایک صحابیٔ رسول بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو غصے نہ ہوا کر۔'' اس آدمی نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر غور کیا تو یہ نتیجہ نکالا کہ غصہ سارے کے سارے شرّ کو محیط ہے۔

(۹۱۷۷)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: مُرْنِي بِأَمْرٍ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ حَتّٰى أَعْقِلَهُ، قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ۔))، فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ۔)) (مسند احمد: ۸۷۲۹)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: مجھے کوئی حکم دیں اور زیادہ چیزوں کا ذکر نہ کریں، تاکہ میں اس کو سمجھ سکوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصے نہ ہوا کر۔'' پھر آپ ﷺ نے یہی بات دوہراتے ہوئے فرمایا کہ ''غصے نہ ہوا کر۔''

(۹۱۷۸)۔ عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ ؓ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ۔)) (مسند احمد: ۱۸۱۴۷)

سیدنا عطیہ سعدی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب حکمران طیش میں آتا (اور غصے سے آگ بگولا ہوتا) ہے تو اس وقت شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔''

فوائد: …… حکمرانوں کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے اور غیظ و غضب کی عادت کو مکمل طور پر ختم کر دینا چاہیے، اسی طرح لوگوں کے لیے بھی ناجائز ہے کہ ایسے امور کو سرانجام دیں، جن سے حکمران کو غصہ آتا ہو۔

(۹۱۷۹)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا ذَا يُبَاعِدُنِيْ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ۔)) (مسند احمد: ۶۶۳۵)

سیدنا عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سی چیز مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے دور کر سکتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصے نہ ہوا کر۔''

فوائد: …… غصہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) محمود اور (۲) مذموم

(۹۱۷۶) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه عبد الرزاق: ۲۰۲۸۶، والبیھقی: ۱۰/ ۱۰۵ (انظر: ۲۳۱۷۱)

(۹۱۷۷) تخریج: أخرجه البخاری: ۶۱۱۶ (انظر: ۸۷۴۴)

(۹۱۷۸) تخریج: اسناده ضعیف لجھالة حال محمد بن عطیة، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۱۷/ ۴۴۴ (انظر: ۱۷۹۸۴)

(۹۱۷۹) تخریج: صحیح لغیره (انظر: ۶۶۳۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

محمود غصہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے لیے ہو، یعنی جب اللہ تعالیٰ کی حرمتیں پامال کی جارہی ہوں تو اسلامی غیرت وحمیت کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان کو غصہ آنا چاہئے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ شرعی حدود و قیود سے اعراض کے وقت غصے میں آجاتے تھے، لیکن اس معاملے میں بھی مصلحت اور حکمت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ۔﴾ ...... ''اور نہ نیکی برابر ہوتی ہے اور نہ برائی۔ (برائی کو) اس (طریقے) کے ساتھ ہٹا جو سب سے اچھا ہے، تو اچانک وہ شخص کہ تیرے درمیان اور اس کے درمیان دشمنی ہے، ایسا ہوگا جیسے وہ دلی دوست ہے۔'' (سورۂ فصلت: ۳۴)

مذموم غصہ سے روکا گیا ہے، اس سے مراد وہ غصہ ہے، جس میں انسان اپنے مزاج کی تیزی کی وجہ سے مبتلا ہو جاتا ہے یا اپنی ذاتی چودھراہٹ اور اَنا کی بنا پر یا برادری و خاندانی عصبیتوں کی وجہ سے ذاتی مسائل میں پھنس جاتا ہے اور اسلامی قوانین کی رو رعایت رکھے بغیر غیظ وغضب کے شعلے اگلنے لگتا ہے، اس غصے سے شیطانی مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت میں (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ) پڑھنے کی تلقین کی ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ اس کا جوش غضب ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ (بخاری، مسلم) ہمیں چاہئے کہ ہمارے غیظ وغضب، غیرت وحمیت اور صلح و صفائی کا معیار اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام ہوں۔ مذموم غصے کو سمجھنے کے لیے دیکھیں حدیث نمبر (۹۱۸۴)۔

بَابُ مَا وَصَفَهُ النَّبِیُّ ﷺ لِاِذْهَابِ الْغَضَبِ

غصے کو ختم کرنے کے لیے آپ ﷺ کے بیان کیے گئے طریقے کا بیان

(۹۱۸۰)۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: ثَنَا وَائِلٌ صَنْعَانِیٌّ مُرَادِیٌّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَكَلَّمَهُ بِكَلَامٍ اَغْضَبَهُ، قَالَ: فَلَمَّا اَنْ غَضِبَ قَامَ ثُمَّ عَادَ اِلَيْنَا وَقَدْ تَوَضَّاَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِی اَبِیْ، عَنْ جَدِّیْ عَطِيَّةَ، وَقَدْ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا تُطْفَاُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ۔)) (مسند احمد: ۱۸۱٤۸)

سیدنا عطیہ رضی اللہ عنہ، جن کو صحبت کا شرف حاصل تھا، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک غضب شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی کے ذریعے بجھایا جاتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی غصے میں آجائے تو وہ وضو کیا کرے۔''

(۹۱۸۰) تخريج: اسناده ضعيف، ابووائل الصنعانی المرادی ضعيف، وابو عروة مجهول، أخرجه ابوداود: ٤٧٨٤ (انظر: ١٧٩٨٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… یہ بات احادیث سے ثابت ہے کہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(٩١٨١)۔ عَنْ مُعَاذٍ ؓ، قَالَ: اِسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا حَتّٰی اِنَّهُ لَیُتَخَیَّلُ اِلَیَّ اَنَّ اَنْفَهُ لَیَتَمَزَّعُ مِنَ الْغَضَبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّی لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ یَقُوْلُهَا هٰذَا الْغَضْبَانُ لَذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٤٣٦)

سیدنا معاذ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دو آدمی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور ان میں سے ایک اس قدر طیش میں آیا کہ یہ خیال ہونے لگا کہ غصے کی وجہ سے اس ناک پھٹ جائے گی، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ غصے والا آدمی اس کو کہے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ (اے اللہ! میں شیطان مردود سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔''

(٩١٨٢)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ ؓ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: ((اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ، وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ۔)) (مسند احمد: ٢١٦٧٥)

سیدنا ابوذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آ جائے اور وہ کھڑا ہو تو وہ بیٹھ جائے، اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک، وگرنہ لیٹ جائے۔''

فوائد: …… ان احادیث میں غصے کا علاج بتایا گیا ہے کہ آدمی شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

بَابُ التَّرْغِیْبِ فِی الْعَفْوِ عَنِ الْمَظَالِمِ وَفَضْلِهِ
ظلم کو معاف کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

(٩١٨٣)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ! اِنْ کُنْتُ لَحَالِفًا عَلَیْهِنَّ، لَا یَنْقُصُ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ، فَتَصَدَّقُوْا، وَلَا یَعْفُوْ عَبْدٌ عَنْ مَظْلَمَةٍ یَبْتَغِی

سیدنا عبد الرحمن بن عوف ؓ نے کہا: بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تین چیزیں ہیں، میں یقیناً ان پر قسم اٹھاتا ہوں، (۱) صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی، پس صدقہ کیا کرو، (۲) جب بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرنے کے لیے کسی ظلم کو

(٩١٨١) تخریج: صحیح لغیرہ، أخرجه ابوداود: ٤٧٨٠ (انظر: ٢٢٠٨٦)

(٩١٨٢) تخریج: صحیح، قاله الالبانی، أخرجه ابوداود: ٤٧٨٢ (انظر: ٢١٣٤٨)

(٩١٨٣) تخریج: حسن لغیرہ، أخرجه البزار: ١٠٣٣، وابویعلی: ٨٤٩ (انظر: ١٦٧٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا (وَقَالَ: أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ) وَلَا يَفْتَحُ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ۔)) (مسند احمد: ١٦٧٤)

معاف کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے، ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی عزت میں اضافہ کر دے گا اور (۳) جب بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''

فــوائــد: ......صدقہ کرنا اور کسی کا ظلم معاف کر دینا، ان کی وجہ سے جن برکتوں کا حصول ہوتا ہے، ان اعمال پر پابندی کرنے والا ہی ان کو محسوس کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو آزمائشوں سے محفوظ رکھتے ہیں، تسکین و سکینت عطا کرتے ہیں اور دل کو سدا بہار رکھتے ہیں۔

اشد ضرورت کے علاوہ لوگوں سے سوال کرنا ناجائز ہے، چاہیے یہ کہ بندہ محنت کرے، کم آمدنی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر کے گزارا کرے اور صرف اللہ تعالیٰ سے وسعتِ رزق کا سوال کرے۔

(٩١٨٤)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ ﷺ، وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْجَبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ، فَلَحِقَهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ يَشْتُمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَنْكَ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَقْعُدَ مَعَ الشَّيْطَانِ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ الْمَسْأَلَةِ يُرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً، إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قِلَّةً۔)) (مسند احمد: ٩٦٢٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا، جبکہ نبی کریم ﷺ پاس تشریف فرما تھے، لیکن آپ ﷺ تعجب کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ جب اُس شخص نے زیادہ گالیاں دیں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بعض گالیوں کا جواب دیا۔لیکن نبی کریم ﷺ ناراض ہو گئے اور چلے گئے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو جا ملے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ مجھ پر سب و شتم کرتا رہا، لیکن آپ ﷺ بیٹھے رہے، جب میں نے اس کی بعض گالیوں کا جواب دیا تو آپ غصے میں آ گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دراصل تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا، جو تیری طرف سے جواب دے رہا تھا، لیکن جب تم نے خود جوابی کاروائی شروع کی تو شیطان آ گھسا، اب میں شیطان کے ساتھ تو نہیں بیٹھ سکتا۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''ابو بکر! تین چیزیں برحق ہیں: (۱) جس آدمی پر ظلم کیا جائے اور وہ آگے سے چشم پوشی کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی زبردست مدد کرتے ہیں، (۲) جو آدمی تعلقات جوڑنے کے لیے عطیے دینا شروع

(٩١٨٤) تخريج: حسن لغيره، أخرجه ابوداود: ٤٨٩٧ (انظر: ٩٦٢٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو کثرت سے عطا کرتے ہیں اور (۳) جو آدمی اپنے مال کو بڑھانے کے لیے (لوگوں سے) سوال کرنا شروع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ (اس کے مال کی) کمی میں اضافہ کرتے ہیں۔''

فوائد: ......اگر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ذاتی انتقام لینے کی اجازت نہیں دی گئی اور اگر خلیفۂ اول کی جوابی کاروائی کی وجہ سے فرشتہ چلا جائے اور شیطان آگھسے تو ہم جیسوں کے لیے بدلہ لینا کیسا ہوگا، جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی ذات پر کیے گئے اعتراض کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔

(۹۱۸۵)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه ، قَالَ: لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الْاَعْمَالِ، فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ ! صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ۔)) (مسند احمد: ۱۷٤٦۷)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کو ملا اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے فضیلت والے اعمال کے بارے میں بتلائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عقبہ! تو اس سے تعلق جوڑ، جو تجھ سے تعلق ختم کرے، اس کو دے، جو تجھے محروم کرے اور اس کو معاف کردے، جو تجھ پر ظلم کرے۔''

فوائد: ......نبی کریم ﷺ سے کیے گئے سوال اور پھر اس کے جواب پر غور کریں۔

(۹۱۸٦)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً، فَيَتَصَدَّقُ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ۔)) (مسند احمد: ۲۳۰۷۷)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو اس کے جسم میں زخم لگایا جائے اور وہ اس کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی معافی کے مطابق اس چیز کو اس کے لیے کفارہ بنائے گا۔''

(۹۱۸۷)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ، قَالَ: قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۹۱۸۵) تخریج: حدیث حسن انظر: ۱۷۳۳٤)

(۹۱۸٦) تخریج: صحیح بشواھدہ، أخرجه الطيالسی: ٥٨٧، والبيهقی: ۸/ ٥٦ (انظر: ۲۲۷۰۱)

(۹۱۸۷) تخریج: صحیح، أخرجه الطبرانی فی "الصغير": ۱۱٦۹، والبيهقی فی "الشعب": ۱۱۲٥۸ (انظر: ۲۲۳۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ۔)) (مسند احمد: ۲۲۳۳)

نے فرمایا: ''درگزر کر، تا کہ تجھ سے بھی درگزر کی جائے۔''

فوائد: ...... معاف کرنا ایسا زیور ہے کہ اس سے متصف شخص لوگوں میں ہر دلعزیز اور مقبول اور اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ہو جاتا ہے، یہ صفت صبر و حلم، تحمل و برداشت اور عفو و درگزر کو جنم دیتی ہے کہ جن کی بنا پر دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں، معاف کرنا حکیم اور دانا لوگوں کی صفت ہے، وہ اس کی روشنی میں ہر انسان سے پیش آتے ہیں۔

(۹۱۸۸)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ؓ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ قَوْمًا كَانُوْا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمَسْكَنَةٍ، قَاتَلَهُمْ أَهْلُ تَجَبُّرٍ وَعَدَدٍ، فَأَظْهَرَ اللّٰهُ أَهْلَ الضَّعْفِ عَلَيْهِمْ، فَعَمَدُوْا إِلٰى عَدُوِّهِمْ فَاسْتَعْمَلُوْهُمْ وَسَلَّطُوْهُمْ، فَأَسْخَطُوْا اللّٰهَ عَلَيْهِمْ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ۔)) (مسند احمد: ۲۳۸۵۵)

سیدنا حذیفہ بن یمان ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم، کمزور اور مسکین تھی، تکبر اور تعداد والے لوگوں نے ان سے لڑائی کی، پھر جب اللہ تعالیٰ نے کمزوروں کو اُن پر غالب کیا تو انھوں نے اپنے دشمن کا قصد کیا اور ان کو غلام بنا لیا اور ان پر مسلط ہو گئے اور اس طرح روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کو ملنے تک انہوں نے اپنے اوپر اس کو ناراض کر دیا۔''

فوائد: ...... جب کمزور لوگوں کو اقتدار مل جائے، تو وہ انتقامی کاروائی شروع نہ کر دیں، بلکہ شریعت کی روشنی میں اپنا اقتدار برقرار رکھیں۔

(۹۱۸۹)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَقَالَ عَثْرَةً أَقَالَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) (مسند احمد: ۷۴۲۵)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کی غلطی کو معاف کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی (لغزشوں اور غلطیوں) کو معاف کر دے گا۔''

(۹۱۹۰)۔ عَنْهُ أَيْضًا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ۷۲۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی، جو آدمی ظلم کو معاف کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔''

(۹۱۸۸) تخریج: اسناده ضعیف، الاجلح الکندی ضعیف، وقیس بن ابی مسلم فی عداد المجهولین، أخرجه ابن ابی شیبة: ۱۵/ ۳۹ (انظر: ۲۳۴۶۳)

(۹۱۸۹) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین، أخرجه بنحوه ابوداود: ۳۴۶۰، وابن ماجه: ۲۱۹۹ (انظر: ۷۴۳۱)

(۹۱۹۰) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵۸۸ (انظر: ۷۲۰۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: …… ''صدقہ سے مال میں کمی نہیں آتی۔'' اس کی صورت ہے کہ رزق میں برکت ہو جاتی ہے اور اس میں کمی کا باعث بننے والے امور دور ہو جاتے ہیں، اس طرح مخفی برکت کے ذریعے ظاہری طور پر ہونے والی کمی پوری ہو جاتی ہے، یا صدقہ کی وجہ سے اتنا اجر وثواب ملتا ہے کہ ہونے والی کمی کو کمی ہی نہیں کہا جا سکتا۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الرِّفْقِ وَمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِ

نرمی کی ترغیب دلانے اور اس کی فضیلت کا بیان

(۹۱۹۱)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔)) (مسند احمد: ١٦٩٢٥)

سیدنا عبد اللہ بن مغفل ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور نرمی کی وجہ سے وہ کچھ عطا کرتا ہے، جو سختی اور تشدد پر عطا نہیں کرتا۔''

فوائد: …… اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ بہت مہربان ہے، وہ ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے، نہ کہ تنگی کا، یہی وجہ ہے کہ اس نے جنت جیسا عظیم انعام دینے کے لیے سہولت آمیز شریعت کو مرتب کیا ہے اور وہ اپنے بندوں میں بھی نرمی اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔

(۹۱۹۲)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ ؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ۔ (مسند احمد: ٩٠٢)

سیدنا علی بن ابی طالب ؓ نے اس طرح کی حدیث ِ نبوی بیان کی ہے۔

(۹۱۹۳)۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ۔)) (مسند احمد: ١٩٤٦٥)

سیدنا جریر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو نرمی سے محروم رہا، وہ خیر سے محروم رہا۔''

(۹۱۹٤)۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَارِثِيِّ عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: لِعَائِشَةَ ؓ، هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدُو؟ قَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ يَبْدُو اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ، فَاَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً فَاَرْسَلَ اِلٰى نَعَمٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَاَعْطَانِي

مقدام بن شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے صحرائی زندگی کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں پر جایا کرتے تھے، ایک دفعہ جب آپ ﷺ نے صحرائی زندگی کا ارادہ کیا تو میری طرف صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک

(۹۱۹۱) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه ابوداود: ٤٨٠٧ (انظر: ١٦٨٠٢)

(۹۱۹۲) تخريج: حديث حسن فى الشواهد، أخرجه البزار: ٧٥٦، والبيقهى فى "الشعب": ٨٤١٥ (انظر: ٩٠٢)

(۹۱۹۳) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٥٩٢ (انظر: ١٩٢٥٢)

(۹۱۹٤) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابوداود: ٢٤٧٨، ٤٨٠٨ (انظر: ٢٤٣٠٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مِنْهَا نَاقَةً مُحَرَّمَةً، ثُمَّ قَالَ لِي: يَاعَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالرِّفْقِ، فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَمْ يُنْزَعْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ۔)) (مسند احمد: ٢٤٨١١)

اونٹنی، جس پر ابھی تک سواری نہیں کی گئی تھی، بھیجی اور فرمایا: ''عائشہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور نرمی کرنا، کیونکہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے، وہ اُس کو مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جائے، وہ اُس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔''

فوائد: …… نبی کریم ﷺ کا ٹیلوں کی طرف نکل جانا، آپ ﷺ بسا اوقات ایسا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا مقصد خلوت میں جا کر ذکر کرنا ہوتا تھا۔

(٩١٩٥)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمِ الرِّفْقَ۔)) (مسند احمد: ٢٤٩٣١)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں سے خیر و بھلائی کرارادہ کرتا ہے تو ان کو نرمی کرنے کی توفیق دے دیتا ہے۔''

(٩١٩٦)۔ وَعَنْهَا أَيْضًا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ رَفَقَ بِأُمَّتِي فَارْفُقْ بِهِ، وَمَنْ شَقَّ عَلَيْهِمْ فَشُقَّ عَلَيْهِ۔)) (مسند احمد: ٢٤٨٤١)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! جس نے میری امت کے ساتھ نرمی والا معاملہ کیا، تو اس پر نرمی کر اور جس نے میری امت پر سختی کی، تو بھی اس پر سختی کر۔''

فوائد: …… نرمی ایسا زیور ہے کہ اس سے متصف شخص لوگوں میں بھی ہر دلعزیز اور مقبول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی محبوب ہو جاتا ہے، نرمی جیسی صفت صبر و حلم، تحمل و برداشت اور عفوو درگزر کو جنم دیتی ہے کہ جن کی بنا پر دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں، نرمی حکیم اور دانا لوگوں کی صفت ہے، وہ اس کی روشنی میں ہر انسان سے پیش آتے ہیں۔ جبکہ نرمی سے محروم آدمی لوگوں کی نگاہوں میں بھی معیوب چیز کی طرح حقیر ہو جاتا ہے اور عند اللہ بھی ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الرِّفْقِ بِالْحَيَوَانِ
حیوان کے ساتھ نرمی کرنے کی ترغیب کا بیان

(٩١٩٧)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے، جو ایک جگہ پر کھڑے

(٩١٩٥) تخريج: حديث صحيح، أخرجه البيهقى فى "الشعب": ٦٥٥٩، والبخارى فى "التاريخ الكبير": ١/ ٤١٦ (انظر: ٢٤٤٢٧)

(٩١٩٦) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطبرانى فى "الاوسط": ٣٦٢ (انظر: ٢٤٣٣٧)

(٩١٩٧) تخريج: حديث حسن الى قوله: "ولا تتخذوها كراسى۔" وهذا اسناده ضعيف، أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ٢٠/ ٤٣٢ (انظر: ١٥٦٢٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَوْمٍ وَهُمْ وُقُوفٌ عَلَى دَوَابَّ وَرَوَاحِلَ، فَقَالَ لَهُمْ: ((ارْكَبُوهَا سَالِمَةً، وَدَعُوهَا سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوهَا كَرَاسِيَّ لِأَحَادِيثِكُمْ فِي الطُّرُقِ وَالْأَسْوَاقِ، فَرُبَّ مَرْكُوبَةٍ خَيْرٌ مِّنْ رَاكِبِهَا وَأَكْثَرُ ذِكْرًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مِنْهُ۔)) (مسند احمد: ١٥٧١٤)

چوپائیوں اور سواریوں پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ان جانوروں پر سوار ہو، اس حال میں کہ یہ صحت مند ہوں اور ان کو صحت و سلمیت کی حالت میں ہی چھوڑا کرو اور راستوں اور بازاروں میں باتیں کرنے کے لیے ان کو کرسیاں نہ بنالو (یعنی خواہ مخواہ ان پر نہ بیٹھے رہو)، پس کتنی ہی سواریاں ہیں، جو اپنے سواروں سے بہتر اور ان کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔''

فوائد: ...... یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بنی آدم پر احسان ہے کہ اس نے جانوروں کو قوتِ گویائی عطا نہیں کی، وگرنہ اس سے لوگوں کو کافی ساری پریشانی ہو سکتی تھی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان من مانی پر اتر آئے اور بے زبان مخلوق کا کوئی لحاظ نہ کرے، اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت کی خاطر جانوروں میں بھوک، پیاس اور مشقت کا اظہار کرنے کے لیے ان کو بولنے کی قوت نہیں دی تو انسان کو یہ وصیت کر دی کہ وہ نہ صرف اس چیز کا احساس کرے، بلکہ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ جانوروں کے حقوق کا خیال رکھنا خوفِ خدا کا تقاضا ہے۔

(٩١٩٨)۔ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ الرَّبِيعِ رضي الله عنه، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَأَمَرَ لَهُ بِذَوْدٍ، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا رَجَعْتَ إِلَىٰ بَيْتِكَ فَمُرْهُمْ فَلْيُحْسِنُوا غِذَاءَ رِبَاعِهِمْ، وَمُرْهُمْ فَلْيُقَلِّمُوا أَظْفَارَهُمْ وَلَا يَعْبِطُوا بِهَا ضُرُوعَ مَوَاشِيهِمْ إِذَا حَلَبُوا۔)) (مسند احمد: ١٥٠٥٧)

سیدنا سوادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے میرے لیے کچھ اونٹنیوں کا حکم دیا اور مجھے فرمایا: ''جب تو اپنے گھر پہنچے تو انھیں کہنا کہ موسم بہار میں پیدا ہونے والے ان کے بچوں کو اچھی غذا دیں، نیز انھیں کہنا کہ وہ اپنے ناخن تراش لیں تا کہ دودھ دوہتے وقت مویشیوں کے تھنوں کو خون آلود نہ کر دیں۔''

فوائد: ...... دودھ دوہتے وقت نرم انداز اختیار کیا جائے اور دوہنے کے وقت ناخن کٹے ہوئے ہوں، تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔

(٩١٩٩)۔ عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْأَزْوَرِ رضي الله عنه، قَالَ: أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ لِقْحَةً، (وَفِي رِوَايَةٍ: بَعَثَنِي أَهْلِي بِلُقُوحٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلُبَهَا) قَالَ: فَحَلَبْتُهَا قَالَ: فَلَمَّا

سیدنا ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دودھ والی اونٹنی بطورِ تحفہ دی، ایک روایت میں ہے: میرے بعض اہل خانہ نے مجھے دودھ والی اونٹنیاں دے کر نبی کریم ﷺ کی طرف بھیجا، آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ

(٩١٩٨) تخريج: اسناده حسن، أخرجه الطبراني في "الكبير": ٦٤٨٢ (انظر: ١٥٩٦١)

(٩١٩٩) تخريج: صحيح، قاله الالباني، أخرجه (انظر:)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَخَذْتُ لِاُجْهِدَهَا، قَالَ: ((لَا تَفْعَلْ دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ۔)) (مسند احمد: ١٩١٩٠)

میں ان کو دوہوں، پس میں نے ان کو دوہا اور جب میں نے مشقت کے ساتھ سارا دودھ نکالنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح نہ کر، بلکہ (مزید دودھ) کا سبب بننے والا دودھ (تھنوں میں) چھوڑ دیا کر۔''

فوائد: ...... شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے آخری الفاظ کا یہ معنی بیان کیا: دوہنے والے کو چاہیے کہ وہ دودھ کی کچھ مقدار تھنوں میں باقی رہنے دے اور ان کو مکمل نہ نچوڑ لے، کیونکہ دوہنے کے بعد تھنوں میں باقی رہنے والا دودھ مزید دودھ کے اترنے کا سبب بنے گا اور تھنوں کو مکمل نچوڑ لینے کی صورت میں پچھلا دودھ کافی دیر کے بعد اترے گا۔ (صحیحہ: ١٨٦٠)

(٩٢٠٠)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِيَّ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَحْلُبُ فَقَالَ: ((دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ۔)) (مسند احمد: ١٨٩٩٩)

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور وہ دودھ دوہ رہا تھا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''(مزید دودھ) کا سبب بننے والا دودھ (تھنوں میں) رہنے دے۔''

(٩٢٠١)۔ عَنْ عَائِشَةَ ‬رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبَادِيَةِ، اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ، فَاَعْطٰى نِسَاءَهُ بَعِيْرًا بَعِيْرًا غَيْرِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَعْطَيْتَهُنَّ بَعِيْرًا بَعِيْرًا غَيْرِيْ؟ فَاَعْطَانِيْ بَعِيْرًا آدَدَ صَعْبًا لَمْ يُرْكَبْ عَلَيْهِ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَجَعَلْتُ اَضْرِبُهُ، فَقَالَ: ((يَاعَائِشَةُ! ارْفُقِيْ بِهٖ فَاِنَّ الرِّفْقَ لَا يُخَالِطُ شَيْئًا اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُفَارِقُ شَيْئًا اِلَّا شَانَهُ۔)) (مسند احمد: ٢٥٣١٩)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ صدقہ کے اونٹوں کی طرف جنگل میں گئے اور میرے علاوہ اپنی تمام بیویوں کو اونٹ دیے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے میرے علاوہ سب کو ایک ایک اونٹ دیا ہے؟ پس آپ ﷺ نے مجھے ایک سخت اونٹ دیا، اس پر ابھی تک سوار نہیں ہوا گیا تھا، پس میں اس کو مارنے لگی، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! نرمی کرنا، کیونکہ جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے، وہ اُس کو مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی جدا ہوتی ہے، وہ اُس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔''

(٩٢٠٢)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اِبْنَيْ بُسْرٍ الْمُسْلِمَيْنِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكُمَا اللّٰهُ، الرَّجُلُ مِنَّا يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَيَضْرِبُهَا بِالسَّوْطِ وَيَكْفَحُهَا

عبد اللہ بن زیاد کہتے ہیں: بسر کے دو مسلمان بیٹے تھے، میں ان کے پاس گیا اور کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، بات یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے اور اس کوڑے سے مارتا بھی ہے اور لگام کے ذریعے کھینچتا بھی ہے، کیا تم نے اس

(٩٢٠٠) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(٩٢٠١) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه ابوداود: ٢٤٧٨، ٤٨٠٨ (انظر: ٢٤٨٠٨)

(٩٢٠٢) تخريج: اسناده صحيح (انظر: ١٧٦٨٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِـالـلِّـجَامِ هَلْ سَمِعْتَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِـي ذٰلِكَ؟ قَالَا: مَا سَمِعْنَا فِي ذَالِكَ شَيْئًا، فَـإِذَا اِمْـرَاَةٌ قَـدْ نَـادَتْ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ: اَيُّهَـا السَّـائِلُ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿وَمَا مِـنْ دَآبَّةٍ فِـي الْاَرْضِ وَلَا طَـائِـرٍ يَّـطِيْـرُ بِـجَـنَـاحَـيْـهِ اِلَّا اُمَـمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ فَقَالَ: هٰذِهِ اُخْتُنَا وَهِيَ اَكْبَـرُ مِـنَّـا وَقَـدْ اَدْرَكَـتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔ (مسند احمد: ۱۷۸۳۷)

بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہم نے تو اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا، لیکن پھر اچانک گھر کے اندر سے ایک عورت کی آواز آئی، اس نے کہا: سوال کرنے والے! اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ''اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرندے ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں، یہ سب تمہاری طرح کے گروہ ہیں، ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔'' (سورۂ انعام: ۳۸) پھر اس نے کہا: یہ ہماری بہن ہے، عمر میں ہم سے بڑی ہے اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے۔

(۹۲۰۳)۔ عَـنْ جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ، قَـالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا قَدْ وُسِمَ فِـي وَجْـهِـهِ، فَـقَـالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا۔)) (مسند احمد: ۱٤۲۱۱)

سیدنا جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گدھا دیکھا، اس کو چہرے پر داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ کام کیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔''

(۹۲۰٤)۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ ؓ، اَنَّـهٗ دَخَـلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْـعِـهِ الَّـذِي تُـوُفِّـيَ فِيْهِ، قَالَ: فَطَفِقْتُ اَسْاَلُ رَسُـوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰـى مَـا اَذْكُـرُ مَا اَسْـاَلُهُ عَنْهُ، فَقَالَ: ((اُذْكُرْهُ۔)) قَالَ: وَكَانَ مِـمَّـا سَـاَلْتُـهٗ عَـنْهُ اَنْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الـضَّـالَّةُ (وَفِـي رِوَايَةٍ: اَلـضَّـالَّةُ مِنَ الْاِبِلِ) تَـغْشٰـى حِيَـاضِي وَقَدْ مَلَاْتُهَا مَاءً لِاِبِلِي، فَهَـلْ لِي مِنْ اَجْرٍ اَنْ اَسْقِيَهَا؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَـعَـمْ، فِي سَقْيِ كُلِّ كَبِدٍ اَجْرٌ لِلّٰهِ۔)) (مسند احمد: ۱۷۷۳۰)

سیدنا سراقہ بن مالک بن جعشم ؓ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، جبکہ آپ ﷺ مرض الموت میں مبتلا تھے، وہ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے سوال کرنا شروع کر دیا (اور اتنے سوالات کیے کہ) مزید کوئی سوال یاد ہی نہیں آ رہا تھا، جبکہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اور یاد کرو۔'' بہرحال میں نے آپ ﷺ سے جو سوالات کیے تھے، ان میں ایک سوال یہ تھا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ اونٹ میرے حوضوں پر آ جاتا ہے، جبکہ میں نے ان کو اپنے اونٹوں کے لیے بھرا ہوا ہوتا ہے، تو کیا اس کو پانی پلا دینے میں میرے لیے اجر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، ہر تر جگر کو پلانے میں اللہ تعالیٰ کے لیے اجر ہے۔''

(۹۲۰۳) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۱۱۷ (انظر: ۱٤۱٦٤)

(۹۲۰٤) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابن ماجه: ۳٦۸٦ (انظر: ۱۷۵۸۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... ہر جانور کے ساتھ احسان کرنا چاہیے، یہاں تک کہ شریعت میں جن جانوروں کو قتل یا ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان کو آرام دہ انداز میں قتل اور ذبح کرنا چاہیے، نہ کہ ظالمانہ انداز میں۔

(۹۲۰۵)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَانْطَلَقَ اِنْسَانٌ اِلٰی غَیْضَةٍ، فَاَخْرَجَ بَیْضَ حُمَّرَةٍ فَجَاءَ تِ الْحُمَّرَةُ تَرِفُّ عَلٰی رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرُءُ وْسِ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: ((اَیُّکُمْ فَجَعَ هٰذِهِ؟۔)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا اَصَبْتُ لَهَا بَیْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُرْدُدْهُ۔)) (مسند احمد: ۳۸۳۵)

سیدنا عبد الرحمن بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا، ایک آدمی ایک جھاڑی کی طرف گیا اور (چڑیا کی طرح کے) سرخ پرندے کے انڈے نکال لایا، پس وہ پرندہ آیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سروں پر پھڑ پھڑانے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کس نے اس کو تکلیف دی ہے؟'' اس آدمی نے کہا: میں نے اس کے انڈے لیے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''واپس رکھ دے۔''

(۹۲۰۶)۔ (وَعَنْهُ فِی اُخْرٰی) ((رُدَّهُ۔)) رَحْمَةً لَهَا۔ (مسند احمد: ۳۸۳۶)

(دوسری روایت) آپ ﷺ نے اس پرندے پر رحم کرتے ہوئے فرمایا: ''واپس رکھ دے۔''

(۹۲۰۷)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِی وَهُوَ بِطَرِیْقٍ اِذَ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطْشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاِذَا کَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْکَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ بَلَغَنِی، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّیْهِ مَاءً ثُمَّ اَمْسَکَهُ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ بِهٖ فَسَقَی الْکَلْبَ، فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِی کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطْبَةٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ) ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، اس نے ایک کنواں پایا، پس اس میں اتر کر اس نے پانی پیا، پھر باہر نکل آیا، وہیں ایک کتا تھا جو پیاس کے مارے زبان باہر نکالے (ہانپتے ہوئے) کیچڑ چاٹ رہا تھا، پس اس آدمی نے (دل میں) کہا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس نے ستایا ہے جس طرح میں اس کی شدت سے بے حال ہو گیا تھا، چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے پانی سے بھرے اور انہیں اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل اور جذبے کی قدر کی اور اسے معاف کر دیا۔ (یہ سن کر) صحابہؓ نے

(۹۲۰۵) تخریج: صحیح، قاله الالبانی، أخرجه ابوداود: ۲۶۷۵، ۵۲۶۸ (انظر: ۳۸۳۵)

(۹۲۰۶) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الأول

(۹۲۰۷) تخریج: أخرجه البخاری: ۲۳۶۳، ۲۴۶۶، ومسلم: ۲۲۴۴ (انظر: ۸۸۷۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَجْرٌ۔)) (مسند احمد: ٨٨٦١)

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے چوپایوں (پر ترس کھانے) میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ہاں) ہر تر جگر والے (جاندار کی خدمت اور دیکھ بھال) میں اجر ہے۔''

(٩٢٠٨)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ، يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَغُفِرَ لَهَا۔)) (مسند احمد: ١٠٥٩١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک زانی عورت نے گرمی والے دن میں ایک کتا دیکھا، وہ ایک کنویں کا چکر لگا رہا تھا اور پیاس کے مارے زبان باہر نکالی ہوئی تھی، پس اس نے اپنا موزہ اتارا (اور اس کو پانی پلایا) اور اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔''

(٩٢٠٩)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ، رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تُرْسِلْهَا، فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔)) (مسند احمد: ٧٥٣٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک عورت بلی کی وجہ سے آگ میں داخل ہوگئی، اس نے اس کو باندھ دیا تھا، نہ خود اس کو کھلاتی پلاتی تھی اور نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ ازخود زمین کے حشرات کھا سکتی۔''

(٩٢١٠)۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَدَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فَقَالَتْ: أَنْتَ الَّذِي تُحَدِّثُ: أَنَّ امْرَأَةً عُذِّبَتْ فِي هِرَّةٍ إِنَّهَا رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ (قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ كَذَا قَالَ: أَبِي) فَقَالَتْ: هَلْ تَدْرِي مَا كَانَتِ

علقمہ کہتے ہیں: ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں آ گئے، سیدہ نے ان سے کہا: تم یہ بیان کرتے ہو کہ ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، یعنی اس نے اس کو باندھ دیا تھا اور نہ اس کو کھلاتی تھی اور نہ پلاتی تھی؟ انھوں نے کہا: جی میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی تھی، سیدہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ عورت کون تھی؟ اس عورت نے جو کچھ کیا، بہر حال وہ کافر تھی اور بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں مؤمن کی عزت اس سے زیادہ ہے کہ وہ بلی کی وجہ سے اس کو عذاب دے، پس جب تم

(٩٢٠٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٤٦٧، ومسلم: ٢٢٤٥ (انظر: ١٠٥٨٣)

(٩٢٠٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٣٣١٨، ومسلم: ٢٢٤٢ (انظر: ٧٥٤٧)

(٩٢١٠) تخريج: اسناده حسن، أخرجه الطيالسي في "مسنده": ١٤٠٠ (انظر: ١٠٧٢٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْمَرْأَةُ؟ اِنَّ الْمَرْأَةَ مَعَ مَا فَعَلَتْ كَانَتْ كَافِرَةً، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَنْ يُعَذِّبَهُ فِي هِرَّةٍ، فَاِذَا حَدَّثْتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَانْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ۔ (مسند احمد: ١٠٧٣٨)

رسول اللہ ﷺ سے احادیث بیان کرو تو غور بھی کیا کرو کہ کیسے بیان کر رہے ہو۔

فـوائـد: ......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ یہ روایت اوپر گزر چکی ہے، امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو بیان کیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں اس عورت کو کافر قرار دیا ہے، لیکن مسند احمد اور صحیح مسلم کی جو روایت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ وہ خاتون حمیر قبیلے کی تھی، صحیح مسلم کی اسی سند کے ساتھ مروی حدیث میں ہے کہ یہ عورت بنی اسرائیل سے تھے۔ حافظ ابن حجر نے کہا: ان روایات میں کوئی تضاد نہیں ہے، کیونکہ حمیر قبیلے کا ایک گروہ یہودیت میں داخل ہوا تھا، اس لیے کبھی اس کو اس کے دین کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کبھی اس کو اس کے قبیلے کی صرف۔ حافظ صاحب نے مزید کہا: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اس خاتون کو اس وجہ سے عذاب دیا گیا کہ اس نے بلی کو قید کر دیا تھا، عیاض نے کہا کہ یہ احتمال بھی ہے کہ وہ خاتون کافر ہو اور اس کو حقیقت میں آگ کا عذاب دیا گیا ہو، یا اس کو حساب کا عذاب دیا گیا ہو، کیونکہ جس سے تفصیلی حساب لیا گیا، اس کو عذاب دیا گیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عورت کافر ہو اور اس کو اس کے کفر کی وجہ سے عذاب دیا گیا ہو، لیکن بلی کو قید کر لینے کی وجہ سے عذاب میں اضافہ کیا گیا ہو، یا وہ خاتون مسلمان ہو اور اس کو بلی کے جرم کی وجہ سے عذاب دیا گیا ہو۔ امام نووی نے کہا: ظاہر تو یہی ہے کہ وہ خاتون مسلمان تھی اور بلی کو یہ عذاب دینے کی وجہ سے آگ میں داخل ہوئی۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((لَوْ غَفَرَ لَكُمْ مَاتَأْتُوْنَ إِلَى الْبَهَائِمِ لَغُفِرَلَكُمْ كَثِيْرًا۔)) (مسند أحمد: ٦/٤٤١) ......''جو تم چوپائیوں سے (ظلم) کرتے ہو، اگر وہ بخش دیا جائے (تو سمجھ لو کہ) بہت کچھ معاف کر دیا گیا ہے۔''

اس کا مطلب یہ ہوا کہ بندہ جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے میں بھی مکلّف ہے، اگر کوئی جانور پر ظلم کرتا ہے تو اس کا مؤاخذہ ہو گا، آج کل جن لوگوں کا جانوروں کے ساتھ تعلق ہے، جیسے بیوپاری، چرواہے وغیرہ، وہ اسلام کے ان اصولوں کا قطعی طور پر کوئی خیال نہیں رکھتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((أَخِّرُوْا الأَحْمَالَ عَلَى الْإِبِلِ فَإِنَّ الْيَدَ مُعَلَّقَةٌ، وَالرِّجْلُ مُوْثَقَةٌ۔)) (سلسلة الاحاديث الصحيحة: ١١٣٠) ...... ''اونٹوں سے بوجھ اتار دیا کرو، کیونکہ (اس حالت میں) ان کے ہاتھ بھی بندھے ہوتے ہیں اور ٹانگیں بھی باندھی ہوتی ہے۔''

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

شریعتِ اسلامیہ میں ہر ذی روح چیز کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
دنیا میں اس وقت جتنے مذاہب، ادیان اور تہذیبیں موجود ہیں، ان میں اسلام وہ واحد مذہب ہے، جس نے سب سے پہلے جانوروں کے ساتھ نرمی برتنے کا سبق دیا، ہم بجا طور پر اس حقیقت پر نازاں ہیں، ہاں اس معاملے میں اس دین نے بعض ایسے احکام بھی وضع کیے، جو مغرب اور مغرب نواز طبقے کو چبھتے ہیں اور وہ ان کو بنیاد بنا کر اسلام پر طعن کرنے لگتے ہیں۔
شیخ البانی نے اپنی صحیحہ میں جانوروں کے حقوق سے متعلقہ نصوص بیان کرنے کے بعد کہا: ہمارے علم کے مطابق یہ وہ احادیث و آثار ہیں، جو اس موضوع سے متعلقہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حیوانات کے ساتھ نرمی کرنے کی جتنی توجیہات بیان کی ہیں، قرونِ اولی کے مسلمان ان سے متاثر تھے، جتنے دلائل ہم نے ذکر کیے ہیں، ان کو سمندر میں سے ایک قطرہ سمجھیں۔
یقینی طور پر کہنا پڑے گا کہ اسلام وہ مذہب ہے، جس نے سب سے پہلے جانوروں کے ساتھ نرمی برتنے کا سبق دیا۔ اس کے برعکس بعض جاہلوں کا خیال ہے کہ یورپی کفار نے حیوانات کے ساتھ نرمی کرنے کی تعلیم دی ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اہل یورپ کو قرونِ اولی کے مسلمانوں کے جتنے آداب موصول ہوئے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ حیوانات سے نرمی برتی جائے۔ پھر انھوں نے اس میں وسعت اختیار کی اور غلو سے کام لیا، اس کی تنظیم و تنسیق کی اور اس کے لیے کمیٹیاں تشکیل دیں۔ ان کی محنت کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ خوبی ان کی طرف منسوب ہونے لگی، بلکہ بعض جاہلوں نے تو یہ سمجھ لیا کہ یہی لوگ اس خصلت کے موجِد ہیں، ان کو یہ وہم اس بنا پر بھی ہوا کہ اسلامی سلطنتوں میں کوئی ایسا نظام نظر نہیں آ رہا، حالانکہ وہ اس خصلت سے متصف ہونے کے سب سے زیادہ مستحق تھیں۔
بعض یورپی ممالک میں غلو کی حد تک حیوانات کے ساتھ نرمی پائی جاتی ہے۔ میں نے (مجلّہ ہلال: مجلد ۲۷، ج:۹، ص:۱۲۶) میں ''حیوان اور انسان'' کے عنوان میں ان کے غلو کی درج ذیل مثال پڑھی:
تقریباً ۱۹۵۰ء کی بات ہے، کوبنہاجن کے ریلوے سٹیشن میں چمگادڑوں نے تہ بتہ گھونسلے بنا رکھے تھے، جب یہ طے پایا کہ اس سٹیشن کی عمارت کو گرا کر اس کی تعمیرِ نو کی جائے تو بلدیہ نے چمگادڑوں کو تتر بتر ہونے سے بچانے کے لیے ایک گنبد تعمیر کیا، جس پر ہزارہا پونڈ صرف کیے گئے۔
تین سال پہلے کی بات ہے کہ انگلینڈ کی ایک بستی میں دو چٹانوں کے درمیان ایک سوراخ میں کتیا کا پلاّ گر گیا، اس کو بچانے کے لیے اربابِ حکومت نے چٹانوں کو کاٹنے کے لیے ایمرجنسی نافذ کر کے سو آدمیوں کو مامور کیا۔
جب سے سائنسی علوم کے حصول کے لیے حیوانات کا استعمال شروع ہوا، جیسا کہ انگلینڈ نے اپنے راکٹ یا میزائل میں کتے کو اور امریکہ نے بندر کو بھیجا تھا، اس وقت سے بعض علاقوں میں عام رائے یہی پائی جا رہی ہے کہ حیوانات کو اسی قسم کے سلوک کا مستحق سمجھا جائے۔ (سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱/ ٦٩، رقم: ۳۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

صحابہ وتابعین کے آثار واقوال:

یہ اس موضوع سے متعلقہ مرفوع احادیث تھیں، اب ہم صحابہ وتابعین کے آثار پیش کرتے ہیں:

۱۔ مسیّب بن دار رحمہ اللہ کہتے ہیں: رایت عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ضرب جمّالا، وقال: لم تحمل علی بعیرك ما لا یطیق۔ (طبقات ابن سعد ۷/ ۱۲۷)

میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ایک اونٹ والے کو مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تو اس اونٹ پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ کیوں لادتا ہے؟

۲۔ عاصم بن عبیداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان رجلا حد شفرۃ، و اخذ شاۃ لیذبحھا، فضربہ عمر رضی اللہ عنہ بالدرۃ، وقال: اتعذب الروح؟! الا فعلت ھذا قبل ان تاخذھا۔ (سنن بیھقي ۹/ ۲۸۰)

ایک آدمی نے ذبح کرنے کے لیے بکری پکڑی اور اس کے سامنے چھری تیز کی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے لگائے اور کہا: کیا تو اس کی روح کو عذاب دینا چاہتا ہے؟ بکری کو پکڑنے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کر لی؟

۳۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان عمر رضی اللہ رای رجلا یجر شاۃ لیذبحھا، فضربہ بالدرۃ، وقال: سُقْھا، لا أم لك، الی الموت سوقا جمیلا۔ (سنن بیھقي: ۹/ ۲۸۱)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ بکری کو ذبح کرنے کے لیے اس کو کھینچ کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے اسے کوڑے لگائے اور کہا: تیری ماں مرے! اس کو موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جا۔

۴۔ وہب بن کیسان رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رای راعی غنم فی مکان قبیح، وقد رای ابن عمر مکانا امثل منہ، فقال ابن عمر: ویحك یا راعی! حولھا، فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: کل راع مسؤول عن رعیتہ۔ (مسند احمد: ۵۸۶۹)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک چرواہا ویران سی جگہ پر بکریاں چرا رہا تھا۔ جب ابن عمر نے اچھی چراگاہ دیکھی تو اسے کہا: او چرواہے! تو مرے! اپنی بکریوں کو فلاں مقام میں چرنے کے لیے لے جا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''ہر نگہبان سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

۵۔ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: کان لابی الدرداء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جمل یقال لہ: (دمون)، فکان اذا استعارہ منہ، قال: لا تحملوا علیہ الا کذا وکذا، فانہ لا یطیق اکثر من ذالك، فلما حضرتہ الوفاۃ قال: یا دمون! لا تخاصمنی غدا عند ربی؛ فانی لم اکن احمل علیك الا ما تطیق۔ (تاریخ دمشق ابن عساکر ۴۷/ ۱۸۵)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا، اس کو ''دمون'' کہتے تھے، جب کوئی آدمی ان سے عاریۃً اونٹ لیتا تو آپ اس کے لیے بوجھ کا تعین کرتے کہ اس مقدار سے زیادہ نہ لادنا، کیونکہ اس میں اس سے زیادہ طاقت نہیں ہے، جب

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سیدنا ابودرداء کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے اپنے اونٹ سے مخاطب ہو کر کہا: اے دمون! کل میرے رب کے پاس مجھ سے کوئی جھگڑا نہ کرنا، کیونکہ میں تجھ پر اتنا بوجھ لادتا تھا، جتنی تجھے طاقت تھی۔

٦۔ ابوعثمان ثقفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: كان لعمر بن عبد العزيز غلام يعمل على بغل له، ياتيه بدرهم كل يوم، فجاء يوما بدرهم ونصف، فقال: أما بدا لك؟ قال: نفقت السوق۔ قال: لا؛ ولكنك أتعبت البغل! أجِمّه ثلاثة ايام۔ (سلسلة الاحاديث الصحية: ٣٠، وقال: أخرجه الامام االحمد في الزهد: ١٩/ ٥٩/ ١)

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا غلام ان کے خچر پر کام کرتا تھا اور ہر روز ایک درہم کما کر لاتا تھا، ایک دن وہ ڈیڑھ درہم کما کر لایا۔ آپ نے اسے کہا: یہ (آدھا درہم زیادہ) کیسے ممکن ہوا؟ اس نے کہا: آج بازار میں بڑی تیزی تھی۔ انھوں نے کہا: نہیں، تو نے تو خچر کو تھکا دیا، اب تین دنوں تک اس کو آرام کرنے دے۔

یہ وہ احادیث و آثار ہیں، جن میں جانوروں کے ساتھ نرمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چونکہ اسلام ایک آسمانی مذہب ہے، جو کہ مختلف احکام پر مشتمل ہے، جن میں بعض جانوروں کو حرام اور بعض جانوروں کو حلال کیا گیا ہے اور جو جانور انسان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، ان کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان امور کا سارے کا سارا انحصار اللہ تعالیٰ کی حکمت و دانائی پر ہے، جس حرام جانور کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، اس کے ساتھ بھی نرم رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، بلی اور کتے کی مثالیں گزر چکی ہیں۔

اس لحاظ سے اسلام یکتا و یگانہ دین ہے، جس میں غیر انسانی مخلوق کے ساتھ یہ رویہ اختیار کرنے کا پابند بنایا گیا ہے اور باقاعدہ طور پر انسان کو اس امر کا مکلّف ٹھہرایا گیا ہے۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الرَّحْمَةِ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَثَوَابِ فَاعِلِهَا وَوَعِيْدِ مَنْ لَمْ يَرْحَمْ

اللہ کی مخلوق پر رحم کرنے کی ترغیب اور ایسا کرنے والے کے ثواب اور مخلوق پر رحم نہ کرنے والے کی وعید کا بیان

(٩٢١١)۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَذْبَحُ الشَّاةَ وَاِنِّي اَرْحَمُهَا، اَوْ قَالَ: اِنِّي لَاَرْحَمُ الشَّاةَ اَنْ اَذْبَحَهَا، فَقَالَ: ((وَالشَّاةَ اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ۔)) (مسند احمد: ١٥٦٧٧)

سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو جب بکری کو ذبح بھی کرتا ہوں تو اس پر رحم کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو بکری پر رحم کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔''

(٩٢١١) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه الحاكم: ٤/ ٢٣١، وابن ابی شيبة: ٨/ ٥٢٧، والطبرانی فی "الكبير": ١٩/ ٤٥ (انظر: ١٥٥٩٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۱۲)۔ عَنْ جَرِيْرٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم: ((مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ، وَمَنْ لَا يَغْفِرْ لَا يُغْفَرْ لَهُ۔)) (مسند احمد: ۱۹٤٥۷)

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو نہیں بخشتا، اس کو نہیں بخشا جاتا۔''

(۹۲۱۳)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا۔)) (مسند احمد: ٦٧٣٣)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں ہے، جو ہمارے کم سن پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔''

فوائد: ......اسلام اس لحاظ سے یکتا و یگانہ حیثیت کا مالک ہے کہ اس نے بزرگوں کے احترام و اکرام اور چھوٹوں سے محبت و شفقت کرنے پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔ کوئی مذہب بسیار کوشش کے باوجود اپنے پیروکاروں کے دلوں میں بڑوں کے احترام اور چھوٹوں سے شفقت کے جذبات پیدا نہ کر سکا۔ مغربی تہذیب تو اخلاقِ حسنہ سے اس قدر عاری ہے کہ وہاں بڑی عمر کے لوگوں کو (Old Houses) میں جمع کر کے ان کو زندگی کے حقیقی لطف اور اپنے بچوں پہ نگاہِ شفقت ڈالنے سے محروم کر دیا جاتا ہے، جبکہ اسلام اس فرد کو اپنے تمدن کا باشندہ ہی نہیں سمجھتا جو بزرگوں کی بزرگی اور بچوں سے حسنِ سلوک کا لحاظ نہیں کرتا۔

((لَيْسَ مِنَّا)) کے لفظی معانی ''وہ ہم میں سے نہیں'' کے ہیں، یہ جملہ کسی شخص سے نفرت، بیزاری اور براءت کا اظہار کرنے کے لیے بولا جاتا ہے، اس جملہ کے مفہوم سے چند احتمالات پیدا ہوتے ہیں کہ ''وہ ہم میں سے نہیں'' سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کا معنی یہ ہے کہ اس کا تعلق ہماری امت سے نہیں یا وہ صادق اور کامیاب مسلمانوں میں سے نہیں یا وہ ہمارے طریقے پر نہیں یا وہ ہمارے حکم اور فیصلے پر نہیں یا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ہماری سفارش کے مستحق نہیں؟

اس سلسلہ میں محدثین کرام اور سلف صالحین کی توجیہات و تشریحات کا مطالعہ فرمائیں۔

۱۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، عبد الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ اور دیگر کئی اہل علم کہتے ہیں: "ليس منا اى من اهل سنتنا و طريقتنا، وليس المراد به اخراجه عن الدين، ولكن فائدة ايراده بهذا اللفظ المبالغة فى الردع عن الوقوع فى مثل ذلك" ......''وہ ہم میں سے نہیں'' سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں، اس سے مراد اس آدمی کو دینِ اسلام سے خارج کرنا نہیں، ان الفاظ کا فائدہ ایسی برائیوں سے ڈانٹ ڈپٹ کرنا ہے۔

۲۔ بعض اہل علم کہتے ہیں: "فَلَيْسَ مِنَّا أَيْ لَيْسَ عَلٰى دِيْنِنَا الكَامِلِ۔" ......''ہم میں سے نہیں'' سے مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے مکمل دین پر نہیں، بلکہ اس کا دین ناقص ہے)۔

(۹۲۱۲) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطيالسى: ٦٦١، والطبرانى فى "الكبير": ٢٤٧٧ (انظر: ١٩٢٤٤)
(۹۲۱۳) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابوداود: ٤٩٤٣، والترمذى: ١٩٢٠ (انظر: ٦٧٣٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

۳۔بعض علمائے دین کہتے ہیں: ''لیس منا ای لیس من أدبنا أولیس مِثْلَنَا۔''......وہ ہم میں سے نہیں سے مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے (معینہ) آداب پر نہیں یا وہ ہماری طرح کا (مکمل) مسلمان نہیں۔

جبکہ امام سفیان بن عیینہ ؒ مذکورہ بالا تمام مفاہیم و مطالب کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حدیث میں وارد ہونے والے ایسے الفاظ کی تاویل کرنے سے باز رہنا چاہئے تاکہ لوگوں کے قلوب و اذہان میں اس کا اثر بھی زیادہ ہو اور لوگوں کو ایسے جرائم سے باز رہنے کا فائدہ بھی ہو۔

بہر حال یہ الفاظ متعلقہ امر کی قباحت و شناعت پر دلالت کرتے ہیں، یہ الفاظ صاحبِ شریعت ﷺ کی طرف سے بہت سخت وعید ہیں، ایسے امور سے اجتناب کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کرنی چاہئے۔

(۹۲۱٤)۔ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ۔)) (مسند احمد: ۱۱۳۸۲)

سیدنا ابو سعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔''

(۹۲۱٥)۔ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، قَالَ: کَانَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیُّ فِی بَعْثٍ بِاَرْمِیْنِیَّةَ، قَالَ: فَاَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ، اَوْ مَجَاعَةٌ، قَالَ: فَکَتَبَ جَرِیْرٌ اِلٰی مُعَاوِیَةَ اَنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ لَّمْ یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاَتَاهُ، فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَقْفَلَهُمْ وَمَتَّعَهُمْ، قَالَ: اَبُوْاِسْحَاقَ وَکَانَ اَبِی فِی ذٰلِكَ الْجَیْشِ فَجَاءَ بِقَطِیْفَةٍ مِّمَّا مَتَّعَهُ مُعَاوِیَةُ۔ (مسند احمد: ۱۹٤۰۸)

ابو اسحاق کہتے ہیں: سیدنا جریر بن عبد اللہ بَجَلی ؓ ارمینیہ کے مقام پر ایک لشکر میں موجود تھے، وہ لشکر بھوک میں مبتلا ہو گیا، سیدنا جریر ؓ نے سیدنا معاویہ ؓ کی طرف خط لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔'' سیدنا معاویہ ؓ نے ان کو بلایا، پس جب وہ آئے تو انھوں نے کہا: کیا تم نے یہ حدیث واقعی رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، پس انھوں نے ساز و سامان کے ساتھ ان کو واپس کیا۔ ابو اسحاق کہتے ہیں: میرے باپ بھی اس لشکر میں تھے، وہ بھی اس سامان میں سے ایک چادر لائے تھے، جو سیدنا معاویہ ؓ نے بھیجا تھا۔

(۹۲۱٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

سیدنا عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منبر پر

(۹۲۱٤) تخریج: حدیث صحیح لغیره، أخرجه الترمذی: ۲۳۸۱(انظر: ۱۱۳٦۲)

(۹۲۱٥) تخریج: مرفوعه صحیح، وهذا اسناد اختلف فیه علی ابی اسحاق، أخرج المرفوع منه مسلم: ۲۳۱۹(انظر: ۱۹۱۹٤)

(۹۲۱٦) تخریج: اسناده حسن، أخرجه البیهقی فی "الشعب": ۷۲۳٦، والبخاری فی "الأدب المفرد": ۳۸۰ (انظر: ۷۰٤۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْعَاصِ ؓ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلٰی مِنْبَرِهِ يَقُوْلُ: ((اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا، وَاغْفِرُوْا يَغْفِرِ اللّٰهُ لَكُمْ، وَيْلٌ لِاَقْمَاعِ الْقَوْلِ، وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ، الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰی مَا فَعَلُوْ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔)) (مسند احمد: ۷۰٤۱)

فرمایا: ''رحم کرو، تم پر رحم کیا جائے گا، بخشو، اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے گا، ان سنی کر دینے والوں کے لیے ہلاکت ہے، اصرار کرنے والوں کے لیے بھی ہلاکت ہے جو جانتے بوجھتے کے باجود اپنے برے افعال پر ڈٹے رہتے ہیں۔''

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ کی ذات رحم کرنے اور بخشنے سے بدرجۂ اتم واکمل متصف ہے، لیکن جو انسان، اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کے حق میں ان دو صفات سے متصف ہو کر رحم دلی اور معافی کا معاملہ نہیں کرتا، اس کا اللہ تعالیٰ کی ان دو صفات سے بھی کوئی خاص تعلق نہیں ہوتا۔

(۹۲۱۷)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ اَبَا الْقَاسِمِ صَاحِبَ الْحُجْرَةِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ۔)) (مسند احمد: ۷۹۸۸)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے صادق و مصدوق اور اس حجرے والے ابو القاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''رحمت کو صرف اس سے چھین لیا جاتا ہے، جو بد بخت ہو۔''

(۹۲۱۸)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، قَالَ: دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ يُقَبِّلُ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا، فَقَالَ لَهُ: لَا تُقَبِّلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، لَقَدْ وُلِدَ لِیْ عَشَرَةٌ، مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ۔)) (مسند احمد: ۷۱۲۱)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ سیدنا عیینہ بن حصن ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور دیکھا کہ آپ ﷺ سیدنا حسن ؓ یا سیدنا حسین ؓ کا بوسہ لے رہے تھے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان کا بوسہ نہ لیں، میرے تو دس بچے ہیں، میں نے تو کسی کا بوسہ نہیں لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

(۹۲۱۹)۔ عَنْ عَائِشَةَ ؓ، قَالَتْ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُقَبِّلُ الصِّبْيَانَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَمْلِكُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَزَعَ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔)) (مسند احمد: ۲٤۷۹۵)

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک بدّو، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں؟ اللہ کی قسم! ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیرے دل کو رحمت سے محروم کر دیا ہے تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔''

(۹۲۱۷) تخریج: اسناده حسن، أخرجه ابوداود: ٤۹٤۲، والترمذی: ۱۹۲٤ (انظر: ۸۰۰۱)

(۹۲۱۸) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۹۹۷ (انظر: ۷۱۲۱)

(۹۲۱۹) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۹۹۸، ومسلم: ۲۳۱۷ (انظر: ۲٤۲۹۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۲۰)۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: تَنَاوَلَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ رَجُلًا بِشَيْءٍ فَنَهَاهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ، فَقَالُوْا: اَغْضَبْتَ الْاَمِيْرَ، فَاَتَاهُ فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اُرِدْ اَنْ اُغْضِبَكَ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا۔)) (مسند احمد: ۱۶۹۴۳)

خالد بن حکیم بن حزام کہتے ہیں: سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کسی وجہ سے ایک آدمی کو سزا دی، لیکن سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کو منع کر دیا، لوگوں نے کہا: تم نے امیر کو غصہ دلا دیا ہے، پس وہ اُن کے پاس گئے اور کہا: آپ کو غصہ دلانا میرا ارادہ نہیں تھا، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''قیامت والے دن سب سے سخت عذاب اس کو دیا جائے گا، جو دنیا میں لوگوں کو سخت عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔''

(۹۲۲۱)۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّهُ مَرَّ بِاُنَاسٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، قَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ بِالشَّامِ، فَقَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: بَقِيَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ مِّنَ الْخَرَاجِ، فَقَالَ: اِنِّي اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعَذِّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ۔)) قَالَ: وَاَمِيْرُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى فِلَسْطِيْنَ، قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُمْ۔ (مسند احمد: ۱۵۴۰۵)

سیدنا ہشام حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کچھ ایسے ذمّی لوگوں کے پاس سے گزرے، جن کو شام میں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا، انھوں نے کہا: انھوں نے کیا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ان پر لاگو کیا گیا کچھ خراج باقی ہے، انھوں نے کہا: بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بیشک اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ان لوگوں کو عذاب دے گا جو آج لوگوں کو سزائیں دیتے ہیں۔'' اس وقت فلسطین کے امیر عمیر بن سعد تھے، سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ اُن کے پاس گئے اور ان کو یہ حدیث بیان کی، پس انھوں نے ان کو چھوڑ دیا۔

فوائد: ...... مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ کا مفہوم انتہائی واضح ہے، مسلمان کو رحمدلی اور نرم دلی جیسی صفت سے متصف ہو کر اپنے معاملات کو ڈیل کرنا چاہیے، ہر طرح کی ظلم و زیادتی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْحَيَاءِ وَاَنَّهُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ

شرم و حیا کی ترغیب دلانے اور اس چیز کا بیان کہ حیا خیر ہی لاتا ہے

(۹۲۲۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ:

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے شرماؤ، جیسے اس سے

(۹۲۲۰) تخریج: اسنادہ ضعیف، خالد بن حکیم مختلف فیہ صحبتہ، ثم انہ اختلف فیہ علی عمرو بن دینار، أخرجہ الطیالسی: ۱۱۵۷، والحمیدی: ۵٦۲، والطبرانی فی ''الکبیر'': ۳۸۲٤ (انظر: ۱٦۸۱۹)

(۹۲۲۱) تخریج: أخرجہ مسلم: ۲٦۱۳ (انظر: ۱۵۳۳۰)

(۹۲۲۲) تخریج: حسن، قالہ الالبانی، أخرجہ الترمذی: ۲٤۵۸ (انظر: ۳٦۷۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((إِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، حَقَّ الْحَيَاءِ۔)) قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَسْتَحِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ مَنِ اسْتَحْىٰ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَاحَوىٰ، وَالْبَطْنَ وَمَا وَعىٰ وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلىٰ، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ، تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ۔)) (مسند احمد: ٣٦٧١)

شرمانے کا حق ہے۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بیشک ہم اس سے شرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاملہ اس طرح نہیں ہے، جیسے تم نے سمجھ رکھا ہے، جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرمانا چاہتا ہو تو وہ سر کی اور ان چیزوں کی حفاظت کرے، جن کو سر نے سمیٹا ہوا ہے اور حفاظت کرے پیٹ کی اور ان چیزوں کی، جن پر پیٹ مشتمل ہے اور موت اور بوسیدگی کو یاد کرے اور جو آخرت کا ارادہ رکھتا ہے، وہ دنیا کی زینت چھوڑ دے، جس نے ایسے کیا، وہ اللہ تعالیٰ سے شرما گیا، جیسے اس سے شرمانے کا حق ہے۔''

(٩٢٢٣)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ۔)) (مسند احمد: ٩٧٠٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیاء، ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

(٩٢٢٤)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔)) (مسند احمد: ١٠٥١٩)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیاء، ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے اور بدکلامی و بد زبانی، اکھڑ مزاجی اور بد خلقی سے ہے اور اکھڑ مزاجی آگ میں (لے جانے والی) ہے۔''

فوائد: ...... اس حدیث میں جہاں شرم و حیا کو سراہا گیا اور ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے، وہاں بدکلامی اور بداخلاقی کی شدید مذمت بھی کی گئی ہے۔

(٩٢٢٥)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ، وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ۔)) (مسند احمد: ١٢٧١٩)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدزبانی اور بدگوئی جس چیز میں ہوگی، اس کو عیب دار بنا دے گی اور حیا جس چیز میں ہوگا، اس کو خوبصورت بنا دے گا۔''

(٩٢٢٦)۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ:

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٩٢٢٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٩، ومسلم: ٣٥ (انظر: ٩٧١٠)

(٩٢٢٤) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الترمذي: ٢٠٠٩ (انظر: ١٠٥١٢)

(٩٢٢٥) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه ابن ماجه: ٤١٨٥، و الترمذي: ١٩٧٤ (انظر: ١٢٦٨٩)

(٩٢٢٦) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، عطاء لم يسمع من يعلى، وابن ابي ليلى ضعيف (انظر: ١٧٩٦٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتْرَ۔)) (مسند احمد: ١٨١٣١)

فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ حیا اور پردے کو پسند کرتا ہے۔''

(٩٢٢٧)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ۔)) (مسند احمد: ٢٠٠٥٥)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا سارے کا سارا خیر و بھلائی ہے۔''

(٩٢٢٨)۔ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلاً يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: ((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔)) (مسند احمد: ٤٥٥٤)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سنا کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو حیا کے بارے کچھ نصیحت کر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیا، ایمان میں سے ہے۔''

(٩٢٢٩)۔ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٦٦٨)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حیا اور کلام پر عدم قدرت ایمان کے دو شعبے ہیں اور بد کلامی اور کلام پر قدرت نفاق کے دو شعبے ہیں۔''

(٩٢٣٠)۔ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا السَّوَّارِ الْعَدَوِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِي اِلَّا بِخَيْرٍ۔)) فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوْبٌ فِي الْحِكْمَةِ: اِنَّ مِنْهُ وَقَارًا وَمِنْهُ سَكِيْنَةً، فَقَالَ عِمْرَانُ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ۔ (مسند احمد: ٢٠٠٦٨)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا صرف خیر و بھلائی کو لاتا ہے۔'' بشیر بن کعب نے کہا: حکمت میں لکھا ہوا ہے کہ حیا کی بعض صورتیں باعثِ وقار اور بعض باعثِ سکینت ہوتی ہیں، سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر رہا ہوں اور تو اپنے صحیفوں سے بیان کرتا ہے۔

(٩٢٢٧) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطيالسي: ٨٥٤، و الطبراني في "الكبير": ١٨/ ٥٠٢ (انظر: ١٩٨١٧)
(٩٢٢٨) تخريج: أخرجه البخاري: ٦١١٨، ومسلم: ٥٩ (انظر: ٤٥٥٤)
(٩٢٢٩) تخريج: حديث صحيح دون قوله "العي والبيان"، وهذا اسناد ضعيف لانقطاعه بين حسان بن عطية وبين ابي امامة، أخرجه الترمذي: ٢٠٢٧ (انظر: ٢٢٣١٢)
(٩٢٣٠) تخريج: أخرجه البخاري: ٦١١٧، ومسلم: ٣٧ (انظر: ١٩٨٣٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۳۱)۔ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ بُشَیْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ كُلُّهُ۔)) فَقَالَ: بُشَیْرٌ، فَقُلْتُ: اِنَّ مِنْهُ ضَعْفًا، وَاِنَّ مِنْهُ عِجْزًا، فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَتَجِیْئُنِیْ بِالْمُعَارِضِ! لَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِیْثٍ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالُوْا: یَا اَبَا نُجَیْدٍ! اِنَّهُ طَیِّبُ الْهَوٰی، وَاِنَّهُ وَاِنَّهُ، فَلَمْ یَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰی سَكَنَ وَحَدَّثَ۔ (مسند احمد: ۲۰۲۱٤)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا سارے کا سارا خیر و بھلائی ہی ہے۔'' بُشَیر نے کہا: حیا کی بعض صورتوں میں کمزوری اور بعض میں عاجزی ہوتی ہے، لیکن انھوں نے کہا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا ہوں اور تم احادیث کی مخالف چیزیں پیش کرتے ہو، آئندہ میں جب تک تجھے پہچانتا رہوں گا، ایک حدیث بھی بیان نہیں کروں گا، لیکن لوگوں نے کہا: یہ اچھی طبیعت کا آدمی ہے اور اس میں فلاں فلاں خوبی بھی ہے، بہرحال لوگ اس کی صفات شمار کرتے رہے، یہاں تک کہ سیدنا عمران سکون میں آ گئے اور احادیث بیان کرنے لگے۔

فوائد: ......اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ حیا سے مراد وہ شرم و جھجک اور وقار و سنجیدگی نہیں جس کا تعین موجودہ معاشرہ کرتا ہے، شریعت کی روشنی میں حیا سے مراد اخلاق حسنہ کا وہ پہلو ہے جو برے اقوال و افعال سے اجتناب کرنے اور کسی مستحق کے حق میں کوتاہی برتنے سے باز رہنے پر آمادہ کرتا ہے۔ اس مفہوم میں حیا کو ایمان کی ایک شاخ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ ایسا حیا خیر ہی خیر ہے، جو انسان کو دھوکہ، فریب دہی اور جعل سازی وغیرہ جیسے غلط کاموں سے محفوظ و مامون رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حیا، خیر و بھلائی کا ہی نام ہے۔'' (بخاری: ٦١١٧، مسلم: ٣٧)

معلوم ہوا کہ شریعت پر عمل پیرا ہونے کو حیا کہتے ہیں، لہٰذا مسلمان کو مجسمۂ حیا ہونا چاہیے، وہ اپنے تہذیب و تمدن، کلچر و ثقافت، چلن پھرن، اٹھک بیٹھک، نقل و حرکت، بول چال، خورد و نوش، میل ملاپ، دوستی و دشمنی، خوشی و غمی، غرضیکہ تمام معاملات میں شرم و حیا کا پیکر بن کر سامنے آئے۔

حیا، حسنِ اخلاق کا اتنا اہم پہلو ہے کہ پہلی شریعتوں میں بھی اس کو بحال رکھا گیا۔

سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((آخِرُ مَا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولٰی: إِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.)) (صحیحہ: ٦٨٤)...... ''پہلی نبوت کے کلام سے لوگوں کو آخری بات یہ ملی ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کرتا پھرے۔''

شریعت مطہرہ میں جس ''حیا'' کی تعریف کی گئی ہے، حافظ ابن حجر نے اس کی توضیح یوں کی ہے: وَفِی الشَّرْعِ: خُلُقٌ یَبْعَثُ عَلَی اجْتِنَابِ الْقَبِیْحِ وَیَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِیْرِ فِیْ حَقِّ ذِیْ الْحَقِّ۔ (فتح الباری: ۱/ ۷۲) ......

(۹۲۳۱) تخریج: أخرجه: مسلم: ۳۷ (انظر: ۱۹۹۷۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

"شریعت میں (حیا سے مراد) وہ خصلت ہے جو قبیح چیز سے اجتناب کرنے اور کسی حقدار کے حق میں کمی کرنے سے باز رہنے پر آمادہ کرے۔"

اس مفہوم میں حیا ایسی عظیم صفت ہے، جو منکرات وسیئات سے پرہیز کرنے اور تزکیہ نفس میں مؤمن کی سب سے بڑی معاون ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کی پاسداری کرنے پر ابھارتی ہے اور ان میں کسی قسم کی کم و کاست کرنے سے روکتی ہے۔

مذکورہ حدیث میں "......مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی" سے مراد یہ ہے تمام انبیا و رسل کی شریعتوں میں شرعی حیا کی اہمیت بحال رہی۔

اس حدیثِ مبارکہ میں باحیا ہونے کی ترغیب دلائی گئی ہے، یعنی جب کوئی انسان حیائے شرعی کو ترک کر دیتا ہے تو وہ طبعی طور پر ایسے دہانے پر کھڑا ہو جاتا ہے، جہاں ہر قسم کی برائی کا ارتکاب ممکن ہوتا ہے۔ اس حدیث پر اسلام کا مدار ہے، کیونکہ یہ حیا ہی ہے کہ جس کی بنا پر مومن فرض اور مستحب کو ترک کرنے سے اور حرام اور مکروہ کا ارتکاب کرنے سے شرماتا ہے۔ نیز یہ بھی اشارہ ملتا ہے جو آدمی استطاعت کے باوجود کوئی نیکی کرنے یا کسی برائی سے باز آنے کے سلسلے میں لوگوں سے شرم محسوس کرتا ہے، تو اسے حیادار نہیں کہا جا سکتا، بلکہ وہ بزدل اور ضعیف الایمان ہے، جو شریعت کی روشنی میں بے حیا ہے۔

بَابُ التَّرْغِیْبِ فِی الصِّدْقِ وَالْاَمَانَةِ
سچائی اور امانت کی ترغیب کا بیان

(۹۲۳۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَهْدِی اِلَی الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ یَهْدِی اِلَی الْجَنَّةِ، وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا۔)) (مسند احمد: ٤١٠٨)

سیدنا عبد اللہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سچائی کو لازم پکڑو، پس بیشک سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بندہ سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صِدِّیق لکھ دیا جاتا ہے۔"

فوائد: ......سچائی ممتاز انسانی خصائل حمیدہ میں سے ہے، یہ وہ صفت ہے، جس کی وجہ سے انسان خیر و بھلائی کی طرف مائل اور شرّ وفساد سے دور ہوتا ہے اور اسی وصف کی بدولت آدمی جھوٹ، دروغ گوئی، بدکلامی، فحش گوئی، سب و شتم، لعن طعن اور چغلی غیبت جیسے اوصافِ ذمیمہ سے اجتناب کرتا ہے۔

(۹۲۳۳)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے کہ آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! جنت کے

(۹۲۳۲) تخریج: أخرجه مسلم: ۲٦۰۷ (انظر: ٤١٠٨)

(۹۲۳۳) تخریج صحیح لغیره (انظر: ٦٦٤١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunnat.com

اللّٰهِ! مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلصِّدْقُ، وَإِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ آمَنَ، وَإِذَا آمَنَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَمَلُ النَّارِ؟ قَالَ: ((اَلْكَذِبُ، إِذَا كَذَبَ فَجَرَ، وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ، وَإِذَا كَفَرَ دَخَلَ يَعْنِي النَّارَ۔)) (مسند احمد: ٦٦٤١)

اعمال کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سچائی، جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے، جب نیکی کرتا ہے تو ایمان دار بن جاتا ہے اور جب ایماندار بنتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آگ کے اعمال کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹ، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو برائی کرتا ہے، جب برائی کرتا ہے تو کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے تو آگ میں داخل ہو جاتا ہے۔''

(٩٢٣٤)۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهِ، وَلْيَقُلْ حَقًّا، اَوْ لِيَسْكُتْ۔)) (مسند احمد: ٢٠٥٥١)

علقمہ بن عبد اللہ مزنی بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور سچی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

(٩٢٣٥)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، يُقَالُ لَهُ: يُوْسُفُ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ نَلِي مَالَ اَيْتَامٍ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ عَنِّي بِاَلْفِ دِرْهَمٍ قَالَ: فَوَقَعَتْ لَهُ فِي يَدِي اَلْفُ دِرْهَمٍ قَالَ: فَقُلْتُ لِلْقُرَشِيِّ اِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ لِي بِاَلْفِ دِرْهَمٍ وَقَدْ اَصَبْتُ لَهُ اَلْفَ دِرْهَمٍ، قَالَ: فَقَالَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔)) (مسند احمد: ١٥٥٠٢)

اہل مکہ میں سے یوسف نامی آدمی کہتا ہے: میں اور ایک قریشی آدمی کچھ یتیموں کے مال کی سرپرستی کرتے تھے، ہوا یوں کہ ایک آدمی (خیانت کرتے ہوئے) مجھ سے ایک ہزار درہم لے گیا، پھر اس کا ایک ہزار درہم میرے ہتھے لگ گیا، میں نے قریشی سے کہا: فلاں بندہ میرا ایک ہزار درہم لے گیا تھا، اب اس کا ایک ہزار درہم مجھے مل گیا تو کیا اب میں یہ رقم دبا لوں؟ اس نے کہا: میرے باپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو تجھے امین بنائے تو تو اس کو اس کی امانت ادا کر دے اور اس کے ساتھ خیانت نہ کر، جس نے تجھ سے خیانت کی ہو۔''

(٩٢٣٤) تخريج: اسناده صحيح (انظر: ٢٠٢٨٥)

(٩٢٣٥) تخريج: مرفوعه حسن لغيره، وهذا اسناد ضعيف لابهام ابن الصحابي الذي روى عنه يوسف، أخرجه ابوداود: ٣٥٣٤ (انظر: ١٥٤٢٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......شریعت تمام کی تمام امانت ہے، کسی کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے اور کسی کا بندوں کے حقوق سے۔ شریعتِ اسلامیہ میں امانت کی ادائیگی پر بہت زور دیا گیا ہے اور اس کی ادائیگی نہ کرنے والے کو منافق کہا گیا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امانت مسلمان کا مستقل وصف ہونا چاہیے، نہ کسی کی امانت کے بدلے میں اس صفت کو اپنایا جائے اور نہ کسی کی خیانت کے عوض اس کو ترک کیا جائے۔ اس معاملے میں اپنے پرائے، امین و خائن اور مسلم و کافر کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا، بلکہ ہر ایک کی امانت ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ ہمارے ہاں انتقام لینے کی فضا عام ہے، مثلا اگر وقت کی حکومت اپنے حقوق ادا نہ کر رہی ہو تو عوام اس کی املاک کو نقصان پہنچانا شروع کر دیتے ہیں، مثلا بجلی اور گیس چوری کرنا، حکومت کی ملکیت کا کسی قسم کا مال چوری کرنا، ٹرین کے ذریعے سفر کرنے پر کرایہ نہ دینا، دفاتر، سکولز، کالجز اور مختلف حکومتی اداروں میں اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کرنا، سرکاری زمینوں پر ناجائز قبضہ کرنا۔ شریعت میں یہ تمام گناہ کی بدترین اقسام ہیں۔ یہی معاملہ کسی انسان کی خیانت کے مقابلے میں اس سے خیانت کرنے کا ہے۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ شریعت میں نیکی اور گناہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور نافرمانی سے ہے، کسی کی دوستی اور دشمنی سے نہیں۔ درج ذیل حدیث پر غور فرمائیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرِيْنَ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا، اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔)) (بخاری: ۲۱۵۱، مسلم: ۱۵۲٤) ......''اونٹنیوں اور بکریوں (کو فروخت کرتے وقت) ان کا دودھ مت روکو، اگر کوئی آدمی ایسا جانور خرید لیتا ہے تو اسے دودھ دوہنے کے بعد دو اختیار ہیں، اگر وہ چاہے تو اسے اپنے پاس رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے، لیکن اس کے ساتھ کھجوروں کا ایک صاع بھی واپس کرے۔''

مسلم کی روایت میں ہے: ((فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔)) ......''اسے (واپس کرنے کا) تین دنوں تک اختیار ہے۔'' دیکھیں کہ جانور بیچنے والے نے دھوکہ کیا اور دو تین دن جانور کو چارہ ڈالتا رہا، لیکن اس کا دودھ نہیں دوہا۔ جب خریدنے والے نے دودھ دوہ کر استعمال کر لیا اور ایک دو دنوں تک اس پر حقیقتِ حال واضح ہو گئی تو شریعت نے اسے سودا واپس کرنے کا تین دن تک اختیار دیا ہے اور ساتھ یہ حکم بھی دیا ہے کہ اگر وہ جانور واپس کرتا ہے تو کھجوروں کا ایک صاع بھی ساتھ واپس کرے، تاکہ بیچنے والا جو چارہ ڈالتا رہا، لیکن دودھ نہیں دوہا، اس کا عوض ہو جائے۔

سبحان اللہ! جانور کا دودھ روکنے والے نے ظلم کیا اور دھوکہ کیا، لیکن شریعت نے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ اس کے دھوکے کے عوض اس کو نقصان پہنچایا جائے یا اس کے ساتھ زیادتی کی جائے، بلکہ یہ حکم صادر فرمایا کہ اس کے دھوکے کو اس پر چھوڑ دیا جائے اور اس کے چارے یا محنت کے عوض اس کو کھجوروں کا ایک صاع دے دیا جائے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۳۶)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَمِعَ مِنْ رَجُلٍ حَدِيْثًا لَا يَشْتَهِي اَنْ يُذْكَرَ عَنْهُ فَهُوَ اَمَانَةٌ وَاِنْ لَمْ يَسْتَكْتِمْهُ۔)) (مسند احمد: ۲۸۰۵۹)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی آدمی سے کوئی بات سنی اور وہ آدمی یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ بات اس کے حوالے سے ذکر کی جائے تو وہ بات امانت ہوگی، اگرچہ بات کرنے والا اس کو راز رکھنے کی ہدایت نہ کرے۔''

فوائد:...... لیکن یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ بندے کو خود بخود سمجھ جانا چاہیے کہ کون سی بات یا چیز امانت ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ یہ تاکید کی جائے کہ فلاں بات امانت ہے، اس کا خیال رکھنا، درج ذیل مثال پر غور کریں:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ۔)) ...... ''جب کوئی آدمی بات کرے، پھر ادھر ادھر دیکھنے لگے (کہ کوئی سن یا دیکھ تو نہیں رہا) تو اس کی بات امانت ہوگی۔'' (ابوداود: ۲/ ۲۹۷، ترمذي: ۱/ ۳۵۵)

امام مبارکپوری رحمہ اللہ نے اس حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے لکھا: اگر کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کے ساتھ گفتگو کر رہا ہو اور وہ گفتگو کے دوران دائیں بائیں دیکھے، تو اس سے یہ سمجھنا پڑے گا کہ وہ وہ راز کی بات کرنا چاہتا ہے اور اسے دوسرے لوگوں سے مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ ایسی گفتگو امانت ہوگی اور اس کو راز رکھنا واجب ہوگا۔ ابن ارسلان نے کہا: متکلم کے ادھر ادھر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا خطرہ ہے کہ کوئی اس کی بات سن نہ لے، وہ صرف اپنے ہم مجلس تک اپنے راز کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ دراصل وہ ادھر ادھر دیکھ کر اپنے مخاطب کو یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ اس کی گفتگو سنے، اس کو راز اور امانت سمجھے۔ (تحفۃ الاحوذی)

لیکن ہمارے ہاں تو تاکید کے باوجود مخصوص مجالس کو امانت نہیں سمجھا جاتا اور بات کو بتنگڑ بنا کر نشر کر دیا جاتا ہے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي شُكْرِ الْمُنْعِمِ وَالْمُكَافَأَةِ عَلَى الْمَعْرُوْفِ
منعم کا شکر ادا کرنے اور نیکی کا بدلہ دینے کا بیان

(۹۲۳۷)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَاابْنَ آدَمَ، حَمَلْتُكَ عَلَى الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ، وَزَوَّجْتُكَ النِّسَاءَ، وَجَعَلْتُكَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں نے تجھے گھوڑے اور اونٹ پر سوار کیا اور عورتوں سے تیری شادی کروائی، پھر تجھے ایسا بنا دیا کہ تو خوشحال ہوا اور بلند

(۹۲۳۶) تخریج: اسناده ضعيف لضعف عبيد الله بن الوليد الوصافي، وعبدُ الله بن عبيد بن عمير لم يذكروا له سماعا من ابی الدرداء (انظر: ۲۷۵۰۹)

(۹۲۳۷) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۹۶۸ (انظر: ۱۰۳۷۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَرْبَعُ وَتَرْأَسُ، فَأَيْنَ شُكْرُ ذٰلِكَ؟)) (مسند احمد: ۱۰۳۸۳)

رتبے والا بنا، پس اب ان چیزوں کا شکر کہاں ہے؟''

فوائد: ...... اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ نے اس دور میں انسان کی ظاہری شان وشوکت پر دلالت کرنے والی بے شمار چیزیں عطا کردی ہیں، پرشکوہ کوٹھیاں، خوبصورت اور قیمتی لباس، حسن میں اضافہ کرنے کے اسباب، قسما قسم کے مشروبات اور مأکولات، گاڑیاں، ٹرانسپورٹ، دینوی تعلیم، باغات، فصلیں اور صاحب اختیار لوگوں کے ساتھ رابطے۔ شرعی حکم یہ تھا کہ ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے، لیکن معاملہ برعکس ثابت ہوا اور جس کو جتنا زیادہ دیا گیا، وہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا گیا۔

(۹۲۳۸)۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ، قَالَ: ((أَوَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔)) (مسند احمد: ۱۸۳۸٤)

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر طویل قیام کرتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے تھے، کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں بہت زیادہ شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

فوائد: ...... یہ معصوم ہستی کا شکر ادا کرنے کا انداز ہے کہ کثرت عبادت کی وجہ سے جن کے پاؤں میں ورم آ جاتا تھا، اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تعلق دنیا سے ہو یا دین سے، وہ اس لائق ہے کہ ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کیا جائے۔

(۹۲۳۹)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَفَعَهُ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَرٰى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ۔)) (مسند احمد: ۸۰۹۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔''

فوائد: ...... احادیث نمبر (۹۳۳۵ تا ۹۳۳۷) سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کا مفہوم درست ہے، نعمت کا اثر نظر آنے کے دو معانی ہیں، بندے کو نعمتوں کے مطابق اچھے لباس اور اچھی حالت میں رہنا چاہیے، حدیث نمبر (۹۳۳۶) سے یہی معنی ثابت ہوتا ہے، دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے عوض اعمال صالحہ سرانجام دینے چاہئیں اور برے اعمال سے اجتناب کرنا چاہیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾ ...... ''اور جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے اس میں آخرت کا گھر تلاش کر اور دنیا سے اپنا حصہ مت بھول اور احسان کر جیسے اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد مت ڈھونڈ، بے شک اللہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔'' (سورۂ قصص: ۷۵)

(۹۲۳۸) تخريج: أخرجه البخاري: ٤٨٣٦، ومسلم: ٢٨١٩ (انظر: ١٨١٩٨)

(۹۲۳۹) تخريج: اسناده ضعيف جدا، شريك سيء الحفظ، وابن موهب متروك (انظر: ٨١٠٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دونوں معانی ہی مراد لینے چاہئیں، یعنی آدمی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں استعمال بھی کرے اور ان کے عوض نیک عمل بھی کرے۔

اس آیتِ مبارکہ میں خزانوں کے مالک قارون سے خطاب کیا جا رہا ہے کہ اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کے بدلے احسان کرے۔

(۹۲۴۰)۔ وَعَنْهُ اَیْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ، كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ۔)) (مسند احمد: ۷۷۹۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانے والا اور شکر ادا کرنے والا صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے۔''

(۹۲۴۱)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ۷۴۹۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا، اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا۔''

فوائد: ...... اللہ تعالیٰ حقیقی مُحسن ہے اور احسان کرنے والا آدمی مجازی مُحسن ہوتا ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے کے لیے اس کو سبب بناتا ہے، اس لیے مُحسنِ حقیقی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے اور مُحسنِ مجازی کا بھی۔

تمام انعامات کا سرچشمہ اور منعمِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے، وہ اس بات کا مستحق ہے کہ ہر وقت اور ہر نعمت پر اس کا شکر ادا کیا جائے، یہی وجہ ہے کہ کھانے پینے کے بعد کی دعاؤں، سوتے اور بیدار ہوتے وقت کی دعاؤں، سواری پر سوار ہونے کی دعاؤں وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی ہے۔

بسا اوقات انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست نعمت ملتی ہے، لیکن بعض اوقات ربّ جلیل اپنے بندوں پر انعام کرنے کے لیے اپنے بندوں کو ہی استعمال کرتے ہیں، جیسے وہ لوگ جو ہماری روزی کا سبب بنتے ہیں، ہمیں صدقہ و خیرات دیتے ہیں، ہمیں تحائف و ہدایا عطا کرتے ہیں، ہم کو دعوت دیتے ہیں، وغیرہ۔ ایسی صورت میں لوگوں کا شکر ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

(۹۲۴۲)۔ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلُهُ۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کی حدیثِ نبوی بیان کرتے ہیں۔

(۹۲۴۳)۔ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلُهُ۔ (مسند احمد: ۲۱۸۳۸)

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ کی اسی طرح کی حدیث بیان کی ہے۔

(۹۲۴۰) تخریج: حدیث حسن، أخرجه الترمذی: ۲۴۸۶، وابن ماجه: ۱۷۶۴ (انظر: ۷۸۰۶)
(۹۲۴۱) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه ابوداود: ۴۸۱۱، والترمذی: ۱۹۵۴ (انظر: ۷۵۰۴)
(۹۲۴۲) تخریج: أخرجه (انظر:)
(۹۲۴۳) تخریج: صحیح لغیره (انظر: ۲۲۸۳۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٩٢٤٤)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ؓ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى هٰذِهِ الْاَعْوَادِ اَوْ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ: ((مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ الْقَلِيْلَ لَمْ يَشْكُرِ الْكَثِيْرَ، وَمَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ، التَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُكْرٌ وَتَرْكُهَا كُفْرٌ، وَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ۔)) قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ: عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: مَاالسَّوَادُ الْاَعْظَمُ! فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ: هٰذِهِ الْآيَةُ فِي سُوْرَةِ النُّوْرِ ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَاحُمِّلْتُمْ۔﴾ (مسند احمد: ١٨٦٤١)

سیدنا نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان لکڑیوں پر یا اس منبر پر فرمایا تھا کہ ''جس نے تھوڑی چیز کا شکر ادا نہ کیا، وہ کثیر مقدار والی چیز کا بھی شکر یہ ادا نہیں کرے گا اور جس نے لوگوں کا شکر یہ ادا نہ کیا، وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا بھی شکر ہے اور بیان نہ کرنا ناشکری ہے۔ اور جماعت رحمت ہے اور افتراق و انتشار عذاب ہے۔'' سیدنا ابو امامہ باہلی ؓ نے کہا: تم بڑے لشکر کو لازم پکڑو، ایک آدمی نے کہا: بڑا لشکر کون سا ہے؟ سیدنا ابو امامہ نے کہا: سورۂ نور کی یہ آیت ہے: ''پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو اس پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اس کی جوابدہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے۔'' (سورۂ نور: ۵۴)

(٩٢٤٥)۔ عَنْ عَائِشَةَ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اُتِيَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْيُكَافِئْ بِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَذْكُرْهُ، فَمَنْ ذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَمَنْ تَشَبَّعَ بِمَا لَمْ يَنَلْ فَهُوَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ۔)) (مسند احمد: ٢٥١٠٠)

سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ کوئی احسان کیا جائے تو وہ اس کا بدلہ دے، اگر بدلے کی قدرت نہ ہو تو اس کا ذکر کر دے، پس جس نے اس کا ذکر کر دیا، اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے ایسی نعمت کا اظہار کیا، جو اس کے پاس نہیں ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے، جس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہن رکھے ہوں۔''

فوائد:...... ذکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے حق میں تعریفی کلمات کہے، جیسے: آپ کی بہت بہت مہربانی، آپ نے شفقت کی ہے، آپ کا بہت بہت شکریہ اور اس کے لیے دعا کرے، جیسا کہ سیدنا اسامہ بن زید ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔)) ......''جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے، اس نے پوری تعریف کی۔'' (ترمذی: ۱۹۵۸)

(٩٢٤٤) تخريج: قوله: "من لم يشكر الناس لم يشكر الله" صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف، فيه ابو عبد الرحمن لم يعرف، أخرجه البيهقي في "الشعب": ٩١١٩، والبزار: ١٦٣٧ (انظر: ١٨٤٥٠)

(٩٢٤٥) تخريج: صحيح، أخرجه الطبراني في "الاوسط": ٢٤٨٤، وابن راهويه: ٧٧٤ (انظر: ٢٤٥٩٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

معلوم ہوا کہ دعائیہ کلمات کہنے کے لیے بہترین الفاظ "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" ہیں۔

جھوٹ کے دو کپڑے پہننے سے مراد یہ ہے کہ گویا جھوٹ نے اس بندے کے سارے بدن کو ڈھانپ لیا ہے، وہ اپنے حق میں ایسی چیز کا اظہار کر رہا ہے، جو اس کی نہیں ہے۔

(٩٢٤٦)۔ عَنْ اَبِی أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي فِي شِدَّةِ حَرٍّ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِشِسْعٍ، فَوَضَعَهُ فِي نَعْلِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَعِلُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔)) (مسند احمد: ٢٢٦٤٣)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سخت گرمی میں چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا، پس ایک آدمی تسمہ لے کر آیا اور آپ ﷺ کے جوتے میں ڈال دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو اس چیز کو جانتا ہوتا، جس پر تو نے رسول اللہ ﷺ کو اٹھایا ہے تو تو اس چیز کو کم نہ سمجھتا، جس پر تو نے رسول اللہ ﷺ کو سوار کیا ہے۔

فوائد: ...... "لَمْ يَعِلُ" کے الفاظ اکثر نسخوں میں اسی طرح مروی ہیں، البتہ ایک نسخے میں "لَمْ يَغِلُ" کے الفاظ ہیں، علامہ سندھی نے کہا: میرے نزدیک ظاہر یہ ہے کہ یہ الفاظ حاضر کے صیغے کے ساتھ ہیں، جن کے معانی "لَمْ تُقِلَّ" (کم سمجھنے) کے ہیں، یعنی آپ ﷺ اس آدمی کے عمل کو عظیم قرار دے رہے ہیں، بعض نسخوں میں "لَمْ تُغْلِ" اور بعض میں "لَمْ تُغْلِ" کے الفاظ ہیں، لیکن ان الفاظ کی کوئی قریبی مناسبت سمجھ نہیں آ رہی۔ واللہ اعلم۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي التَّوَاضُعِ وَفَضْلِهِ
تواضع کی ترغیب دلانے اور اس کی فضیلت کا بیان

(٩٢٤٧)۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، اَنْبَانَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، (قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ) قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ تَوَاضَعَ لِي هٰكَذَا، (وَجَعَلَ يَزِيْدُ بَاطِنَ كَفِّهِ اِلَى الْاَرْضِ، وَاَدْنَاهَا اِلَى الْاَرْضِ،) رَفَعْتُهُ هٰكَذَا، وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ اِلَى السَّمَاءِ، وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ۔ (مسند احمد: ٣٠٩)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس بندے نے میرے لیے اس طرح تواضع اختیار کی، پھر یزید راوی نے ہتھیلی کو زمین کی طرف کیا اور پھر زمین کے قریب کیا، تو میں اللہ اس کو ایسے بلند کروں گا، پھر راوی نے ہتھیلی کی پشت کو آسمان کی طرف کیا اور پھر آسمان کی طرف بلند کیا۔

(٩٢٤٦) تخريج: اسناده ضعيف جدا من اجل على بن يزيد الالهانى ، وهو واهى الحديث أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ٧٨٦٥ (انظر: ٢٢٢٨٧)

(٩٢٤٧) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه البزار: ١٧٥ ، وابويعلى: ١٨٧ (انظر: ٣٠٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد:...... کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیچ ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے بلندی عطا کرنا چاہی، وہی رفعت والا ہوگا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کرنا چاہا، وہی حقارت والا ہوگا، دونوں جہانوں کی ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع ہے، جو اس کے قریب ہوا، جس نے اس کے لیے تواضع اختیار کی، رفعت وعظمت کا ستارہ اس کے ماتھے کا جھومر بن کر رہے گا۔

تواضع کا مطلب ہے، ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی وانکساری، نرمی ورحم دلی اور محبت والفت سے پیش آنا، حسب ونسب یا مال و دولت کی بنیاد پر کسی کو حقیر نہ سمجھنا اور نہ کسی پر ظلم و زیادتی کرنا۔ وجہ یہ ہے اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو مقام و مرتبہ، مال و دولت حسب ونسب جیسی صلاحیتوں سے نوازا ہے، تو اس کو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے، کیونکہ ان انعامات کے حصول میں اس کی صلاحتیں کارفرما نہیں ہیں، بلکہ یہ محض اللہ تعالیٰ کے احسان کا نتیجہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان اس کے لیے مضرّ ثابت ہو اس طرح کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بنظر حقارت دیکھے یا ان پر ظلم و زیادتی کا ارتکاب کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ رفعت و منزلت اور عظمت و مرتبت کے انتہائی اعلیٰ مراتب پر فائز تھے، کسی امتی کا آپ سے کوئی موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا: ﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (سورۂ شعراء: ۲۱۵)...... ''(اے محمد!) اپنے پیروکار مومنوں سے نرمی سے پیش آؤ۔''

لیکن یہ حقیقت مدنظر رہے کہ آدمی نرمی و عاجزی اختیار کرنے سے بعض دفعہ یہ سمجھتا ہے کہ اس میں اس کی ذلت ہے، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، کیونکہ تواضع کا نتیجہ عزت وسرفرازی کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور آخرت میں بھی اس کا حسن انجام واضح ہے کہ اسے بلند درجات سے نوازا جائے گا۔

(۹۲۴۸)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ ﷛، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً، رَفَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَمَنْ تَكَبَّرَ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً وَضَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ۔)) (مسند احمد: ۱۱۷۴۷)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کی، اللہ تعالیٰ اس کو بلحاظ درجے کے اتنا بلند کرے گا کہ اس کو علیین میں لے جائے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ پر ایک درجہ تکبر کیا، اللہ تعالیٰ اس کو درجے کے لحاظ سے اتنا پست کر دے گا کہ اس کو سب سے نیچا اور گھٹیا ترین بنا دے گا۔''

(۹۲۴۹)۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: كَانَ عُتْبَةُ، يَقُوْلُ: عِرْبَاضٌ خَيْرٌ مِنِّي، وَعِرْبَاضٌ

شریح بن عبید سے مروی ہے کہ سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: سیدنا عرباض رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر تھے اور سیدنا عرباض رضی اللہ عنہ کہتے تھے:

(۹۲۴۸) تخریج: اسناده ضعیف لضعف ابن لهيعة، ولضعف رواية دراج عن ابی الهیثم، أخرجه ابن ماجه: ٤١٧٦ (انظر: ١١٧٢٤)

(۹۲۴۹) تخریج: اسناده ضعیف لاضطراب متنه، أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ١٧/ ٢٩٣ (انظر: ١٧٦٥٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَـقُوْلُ: عُقْبَةُ خَيْرٌ مِنِّي سَبَقَنِي اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَنَةٍ۔ (مسند احمد: ١٧٨٠٩)

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر تھے، وہ مجھ سے ایک سال پہلے نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے تھے۔

(٩٢٥٠)۔ عَـنْ مُـعَاذِ بْنِ اَنَسٍ نِ الْـجُهَنِيِّ ؓ، عَـنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ تَـرَكَ اَنْ يَـلْبَـسَ صَـالِحَ الثِّيَابِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، دَعَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُـخَيِّـرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي حُلَلِ الْاِيْمَانِ اَيَّتَهُنَّ شَاءَ۔)) (مسند احمد: ١٥٧٠٤)

سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے اچھا لباس نہیں پہنا، حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ساری مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ ایمان کی جو پوشاک پسند کرتا ہے، وہ پہن لے۔''

فوائد:......اس حدیث مبارکہ کا مفہوم سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حقیقی اور گہرے تعلق کی ضرورت ہے، آپ ذیل میں پیش کی گئی بحث پر توجہ کریں، ممکن ہے اس حدیث کی فقہ سمجھ آ جائے۔

نبی کریم ﷺ نے خود کنگھی کی بھی ہے اور بالوں کو اچھی طرح سنوارنے کا حکم بھی دیا ہے، لیکن یہ بھی حکم دے دیا کہ کوئی آدمی ہر روز کنگھی نہ کرے، یہی معاملہ لباس کا ہے۔

مقصودِ شریعت یہ ہے کہ مسلمان نہ تو ایسا ہو کہ ہفتوں تک نہانے اور بالوں کو سنوارنے کا اہتمام نہ کرے اور بالآخر اپنی حیثیت کو نہ سمجھنے والا قابل نفرت شخص بن جائے اور نہ ایسا ہو کہ ہر روز اور ہر وقت اپنی ظاہری ٹیپ ٹاپ پر توجہ مرکوز رکھے، کیونکہ ہر وقت کی خوشحالی، آسودگی اور خوش عیشی بھی انسان کے مزاج میں فساد پیدا کر دیتی ہے اور وہ غرور و تکبر میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کم صفائی رکھنے والے یا سادہ زندگی گزارنے والوں سے نفرت کرنے لگتا ہے یا کم از کم یہ ہوتا ہے کہ سادگی کی اہمیت اور فوائد کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

ایک دن صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَلَا تَسْـمَـعُـوْنَ؟ اَلَا تَسْـمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ .)) ......''کیا تم نہیں سنتے؟ کیا تم نہیں سنتے؟ کہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔'' (ابو داود: ٤١٦١)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ عمدہ لباس کے ساتھ ساتھ سادہ لباس کو بھی ترجیح دینی چاہیے اور مرغوب، لذیذ اور انواع واقسام کی خوراک کے مقابلے میں روکھی سوکھی اور سادہ خوراک بھی استعمال کرنی چاہیے، کیونکہ دنیا کی آسائشوں اور سہولتوں میں الجھنے کی وجہ سے آخرت کا دھیان کم پڑ جاتا ہے اور تکلفات سے اجتناب کرنے کی صورت میں توجہ آخرت کی طرف رہتی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ پاکیزگی، صفائی اور طہارت کا اہتمام کرنا اور چیز ہے اور عمدہ

(٩٢٥٠) تخریج: حدیث حسن، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ٢٠/ ٤٥١ (انظر: ١٥٦١٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اور قیمتی لباس کا اہتمام کرنا اور چیز ہے۔ سادگی، صفائی کی متضاد چیز نہیں ہے۔

اس کی دوسری مثال یوں سمجھیں کہ نبی کریم ﷺ نے خود بھی جوتا استعمال کیا ہے اور اس کو پہننے کی ترغیب بھی دلائی ہے، لیکن ننگے پاؤں چلنے کا حکم بھی دیا ہے۔ غور کریں کہ قیمتی اور خوبصورت جوتا پہننے سے انسان کے جذبات کا کیا حال ہوتا ہے، ننگے پاؤں چل کر ان جذبات کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ درج ذیل حدیث سے اس مسئلہ کی توضیح ہو جائے گی۔

سیدنا معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا۔)) ......''جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تواضع کے طور پر عمدہ لباس پہننا چھوڑ دیا، درآں حالیکہ وہ اس کی طاقت رکھتا تھا، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا پسند کرے، پہن لے۔'' (ترمذی، صحیحہ: ۷۱۸) بات سمجھانے کے لیے حدیث دوبارہ پیش کی ہے۔

اس حدیث میں تواضع کی اور دوسروں پر برتری نہ جتلانے کی فضیلت ہے۔ ایمان کے جوڑے سے مراد، جنت کے وہ اعلی جوڑے ہیں، جو صرف اہل ایمان کو پہنائے جائیں گے۔

اگر درج ذیل احادیث پر غور کیا جائے تو سادگی سے متعلقہ گزارشات کو آسانی سے سمجھا جا سکے گا:

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((كَانَ ﷺ يَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الْقَمِيْصَ وَيَقُوْلُ: ((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔)) (الصحيحة: ٢١٣٠، و رواه أبو الشيخ: ١٢٨، والسهمي في "تاريخ جرجان": ٣١٥) ......آپ ﷺ گدھے پر سوار ہوتے تھے، جوتا سلائی کرتے تھے اور قمیص کو خود ہی پیوند لگا لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَا اسْتَكْبَرَ مَنْ أَكَلَ مَعَهُ خَادِمُهُ وَرَكِبَ الْحِمَارَ بِالْأَسْوَاقِ، وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا۔)) (الصحيحة: ٢٢١٨، البخاري في "الأدب المفرد": ٥٥٠، و الديلمي: ٤/٣٣) ......''وہ شخص متکبر نہیں ہے، جس کے ساتھ اُس کے خادم نے کھانا کھایا اور وہ بازاروں میں گدھے پر سوار ہوا اور بکری کی ٹانگ کو اپنی ٹانگ میں پھنسا کر اس کو دوہا۔''

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے کوئی چیز اٹھانے میں یا کوئی کام کرنے میں یا اپنے سے کم مرتبہ آدمی کی خدمت کرنے میں یا ردّی سواری استعمال کرنے میں ہتک محسوس کرتے ہیں۔ یہی وہ مزاج ہے، جس کو شریعت کچلنا چاہتی ہے، اسی مقصد کے لیے مندرجہ بالا احادیث بیان کی گئی ہیں۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۵۱)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔)) (مسند احمد: ۸۹۹۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور جس نے بھی تواضع اختیار کی، اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دے گا۔''

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي التَّوَكُّلِ
توکل کی ترغیب دلانے کا بیان

(۹۲۵۲)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْاَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔))(مسند احمد: ۲۰۵)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ تعالیٰ اس طرح بھروسہ کرو، جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو ایسے رزق دے گا، جیسے وہ پرندے کو رزق دیتا ہے، جو صبح کو خالی پیٹ ہوتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوا۔''

(۹۲۵۳)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُوْنَ (وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ اَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ) عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، اَلَا تَرَوْنَ اَنَّهَا تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا!۔)) (مسند احمد: ۳۷۳)

(دوسری سند) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو، جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تم اس طرح روزی دے گا، جیسے وہ پرندے کو روزی دیتا ہے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ پرندہ صبح کو خالی پیٹ ہوتا ہے اور شام کو سیر وسیراب۔''

فوائد: ......توکل کا مطلب ہے جائز اسباب و وسائل استعمال کر کے اپنے مقصود تک پہنچنے کی کوشش کی جائے اور اصل بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کیا جائے، کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت شامل حال نہیں ہوگی، اسباب و وسائل بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ بہرحال ظاہری اسباب کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے، جیسے پرندے گھونسلوں کے اندر نہیں بیٹھے رہتے، بلکہ تلاشِ رزق میں باہر نکلتے اور گھومتے پھرتے ہیں اور تب اللہ تعالیٰ ان کو رزق دیتا ہے۔

آجکل اکثر و بیشتر تاجروں اور دوکانداروں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی تجارت اور دوکانداری میں اتنے مصروف ہو جاتے ہیں کہ نماز سمیت اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے کئی حقوق کا خیال نہیں رکھتے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بعض لوگ

(۹۲۵۱) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵۸۸ (انظر: ۹۰۰۸)

(۹۲۵۲) تخریج: اسناده قوی، أخرجه الترمذی: ۲۳۴٤، وابن ماجه: ٤١٦٤(انظر: ۲۰۵)

(۹۲۵۳) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

پیسے کی ہوس میں پڑ کر حلال وحرام کی تمیز ختم کر دیتے ہیں اور مختلف حربے استعمال کر کے حرام کو جائز کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ دراصل ایسے لوگ انتہائی ضعیف الایمان ہو چکے ہیں، ان کو چاہیے کہ کاروبار کو نہیں، اللہ تعالیٰ کو روزی رساں سمجھیں اور اس کی فرمانبرداری کر کے اس پر توکل کرنے کا صحیح حق ادا کریں۔

شیخ الاسلام صابونی نے کیا خوب اشعار کہے ہیں:

تَوَكَّلْ عَلَى الرَّحْمٰنِ فِيْ كُلِّ حَاجَةٍ ... اَرَدْتَّ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ وَ يَقْدِرُ

مَتٰى مَا يُرِدْ ذُوْ الْعَرْشِ اَمْرًا بِعَبْدِهِ ... يُصِبْهُ وَ مَا لِلْعَبْدِ مَا يَتَخَيَّرُ

وَ قَدْ يَهْلِكُ الْاِنْسَانُ مِنْ وَجْهِ اَمْنِهٖ ... وَيَنْجُوْ بِاِذْنِ اللّٰهِ مِنْ حَيْثُ يَحْذَرُ

''تو ہر اس ضرورت میں رحمٰن پر توکل کر جس کا تو نے ارادہ کر لیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کرتا ہے اور مقدار مقرر کرتا ہے۔ جب عرش والا اپنے بندے کے لیے کسی امر کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ اس کو اس تک پہنچا دیتا ہے اور بندے کے لیے وہ کچھ نہیں ہے، جس کا وہ ارادہ کرتا ہے۔ بعض اوقات انسان اس صورت میں ہلاک ہو جاتا ہے، جس کے بارے میں وہ امن میں ہوتا ہے اور اللہ کے حکم سے وہاں سے نجات پا جاتا ہے، جہاں سے ڈر رہا ہوتا ہے۔''

(٩٢٥٤)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَزَلَ بِهٖ حَاجَةٌ، فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ، كَانَ قَمِنًا مِنْ اَنْ لَّا تَسْهُلَ حَاجَتُهُ، وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ، آتَاهُ اللّٰهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ، اَوْ بِمَوْتٍ آجِلٍ۔)) (مسند احمد: ٣٦٩٦)

سیدنا عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس کو کوئی ضرورت پڑی اور اس نے اس کو لوگوں پر پیش کر دیا تو وہ اس چیز کا زیادہ لائق ہو گا کہ اس کی ضرورت آسانی سے پوری نہ ہو اور جس نے اس حاجت کو اللہ تعالیٰ پر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ یا تو اس کو جلدی رزق دے گا اور پھر تاخیر سے آنے والی موت دے دے گا۔''

فوائد:...... اگلی روایت کے الفاظ معنی کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہیں۔

(٩٢٥٥)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ، لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ، عَزَّوَجَلَّ، اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَى،

(دوسری سند) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا اور پھر اس نے اس فاقے کو لوگوں پر پیش کر دیا تو اس کا فاقہ پورا نہیں ہو گا اور جس نے اس کو اللہ تعالیٰ پر پیش کیا تو وہ جلد ہی اس کو غنی کر دے گا، جلدی موت کی صورت میں یا جلدی

(٩٢٥٤) تخريج: اسناده حسن أخرجه ابويعلى: ٥٣١٧، والطبراني في "الكبير": ٩٧٨٥، والحاكم: ١/ ٤٠٨ (انظر: ٣٦٩٦)

(٩٢٥٥) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اِمَّا اَجَلٌ عَاجِلٌ، اَوْ غِنًی عَاجِلٌ۔)) (مسند غنی کی صورت میں۔''
احمد: ۳۸٦۹)

فوائد: ...... جوذات پوری مخلوق کی حاجات وضروریات پوری کرنے پر قادر بھی ہے اور اپنی عطا کا دروازہ بھی بند نہیں کرتا، وہی اس صفت کے لائق ہے کہ حاجات وضروریات میں اسی کو یاد کیا جائے۔ بادشاہوں کے پاس آنے والے ایک آدمی نے وہب بن منبہ نے کہا: وَيْحَكَ أَتَأْتِي مَنْ يُغْلِقُ عَنْكَ بَابَهُ وَيُوَارِيْ عَنْكَ غِنَاهُ وَتَدَعُ مَنْ يَفْتَحُ لَكَ بَابَهُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ نِصْفَ النَّهَارِ وَيُظْهِرُ لَكَ غِنَاهُ...... تیرے لیے ہلاکت ہو، کیا تو اس کے پاس آتا ہے، جو اپنا دروازہ تجھ سے بند کر لیتا ہے اور اپنے غنٰی کو تجھ سے چھپاتا ہے اور تو اس کو چھوڑ دیتا ہے، جو نصف رات کو بھی تیرے لیے دروازہ کھولتا ہے اور نصف دن کو بھی اور تیرے لیے اپنے غنٰی کا اظہار بھی کرتا ہے؟

دراصل انسان اپنی مصلحتوں اور مضرتوں کو سمجھنے سے عاجز ہے، اس کا کام کوشش کرنا ہے، لہٰذا اس کو سمجھنا چاہیے کہ ضرورتوں کی تکمیل کا ذریعہ صرف یہ نہیں ہے کہ لوگوں سے سوال کرنا شروع کر دیا جائے، بلکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو پورے یقین کے ساتھ پکارا جائے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے شیخ محمود سبکی (المنهل العذب: ۹/ ۲۸۳) کے کلام کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے کہا: ''اَجَلٌ عَاجِلٌ'' (جلد موت) کے دو مفہوم ہیں: (۱) محتاج کا کوئی قریبی فوت ہو جائے گا، جس کا یہ وارث بنے گا۔ (۲) محتاج خود فوت ہو جائے گا اور سرے سے مال سے مستغنی ہو جائے گا۔ "غِنًی عَاجِلٍ" کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی نہ کسی طریقے سے خوشحال اور غنی کر دے گا۔ درج ذیل آیت میں اسی حدیث کا مصداق بیان کیا گیا ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (سورۂ طلاق: ۲، ۳) ...... ''اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے (ابتلا وآزمائش سے) نکلنے کی راہ پیدا کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے اسے کوئی وہم وگمان نہیں ہو گا۔'' (صحیحہ: ۲۷۸۷)

اس فرمان نبوی ﷺ میں یہ ترغیب ہے کہ حاجت وضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے اور ہر ممکنہ صورت میں لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانے سے بچا جائے، اسی میں زندگی کا لطف اور مزہ ہے۔

آج کل لوگوں نے اپنا معیارِ زندگی اپنی آمدن سے بلند کر دیا ہے، اب اس کو برقرار رکھنے کے لیے وہ کسی قسم کا حربہ استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ اسبابِ زندگی کے مطابق اپنے قدم پھیلائیں اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے رہیں۔ اگر صبر وقناعت ہو تو سالن کی بجائے چٹنی اور اچار اور پراٹھوں کی بجائے سوکھی روٹی کھا کر، دس بارہ کی بجائے تین چار سوٹوں پر گزارا کر کے اور مہمانوں کو مہنگے اور پیاس نہ بجھانے والے مشروبات کی بجائے عام مشروبات پلا کر بھی اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جا سکتا ہے اور جیب کے مطابق زندگی کا سرکل بھی چلایا جا سکتا ہے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۵٦)۔ عَـنِ ابْـنِ مَسْـعُـوْدٍ ؓ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُرِیَ الْاُمَـمَ بِـالْمَوْسِمِ، فَـرَاثَـتْ عَلَيْهِ اُمَّتُهُ، قَالَ: ((فَاُرِيْتُ اُمَّتِي، فَـاَعْـجَـبَـنِي كَثْـرَتُهُمْ، قَدْ مَلَئُوْا السَّهْلَ وَ الْـجَبَـلَ، فَـقِيْلَ لِي: اِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ اَلْـفًـا يَـدْخُـلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّـذِيْـنَ لَا يَـكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَـطَيَّـرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔)) قَالَ عُـكَّـاشَةُ: يَـا رَسُـوْلَ اللّٰـهِ! اُدْعُ اللّٰـهَ اَنْ يَّـجْـعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَامَ، يَعْنِي آخَـرَ فَـقَـالَ: يَـا رَسُـوْلَ الـلّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّـجْـعَـلَـنِـي مَـعَهُمْ قَـالَ: ((سَبَقَكَ بِهَـا عُكَّاشَةُ۔)) (مسند احمد: ۳۸۱۹)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حج کے زمانے میں امتیں دکھائی گئیں، آپ ﷺ کی اپنی امت تاخیر سے دکھائی گئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب میری امت مجھے دکھائی گئی تو اس کی کثرت نے مجھے تعجب میں ڈال دیا، ہموار جگہ کیا پہاڑ کیا، ہر جگہ کو بھرا ہوا تھا، پھر مجھے کہا گیا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار افراد ایسے بھی ہیں، جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگواتے، دم نہیں کرواتے، برا شگون نہیں لیتے اور اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔'' سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے ان میں بنا دے، آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی، اتنے میں ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں بنا دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

فوائد: ......دم کروانا اور داغ لگوانا جائز ہے، لیکن ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ پر اتنا زیادہ توکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے جائز اسباب بھی استعمال نہیں کرتے۔

(۹۲۵۷)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ، قَالَ: اُهْـدِيَـتْ لِـرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثُ طَوَائِرَ، فَـاَطْـعَـمَ خَادِمَهُ طَائِرًا، فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِ اَتَتْـهُ بِـهِ، فَقَالَ لَهَا: ((اَلَمْ اَنْهَكِ اَنْ تَرْفَعِي شَيْـئًـا، فَـاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَاْتِي بِرِزْقِ كُلِّ غَدٍ۔)) (مسند احمد: ۱۳۰۷٤)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تحفے میں تین پرندے پیش کیے گئے، آپ ﷺ نے ایک پرندہ اپنے خادم کو کھلا دیا، اگلے دن خادمہ نے ایک پرندہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نے تجھے اس چیز سے منع نہیں کیا تھا کہ کوئی چیز اگلے دن کے لیے نہ رکھا کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر دن کا رزق عطا کرتا ہے۔''

(۹۲۵٦) تخریج: حدیث صحیح، وله شاهد عن ابن عباس عند البخاری ومسلم، أخرجه ابویعلی: ٥٣٣٩، والطیالسی: ٣٥٢، والبزار: ٣٥٣٩ (انظر: ٣٨١٩)

(۹۲۵۷) تخریج: اسناده ضعیف، هلال بن سوید، قال البخاری: روی عن انس "لا یدخر شیء لغد" ولا یتابع علیه، وعدّه العقیلی وابن عدی فی الضعفاء، أخرجه ابویعلی: ٤٢٢٣، والبیهقی فی "الشعب": ١٣٤٧ (انظر: ١٣٠٤٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۵۸)۔ عَنْ سَلَّامٍ اَبِی شُرَحْبِیْلَ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ وَسَوَاءَ ابْنَیْ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ مَا یَقُوْلَانِ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَعْمَلُ عَمَلًا اَوْ یَبْنِی بِنَاءً فَاَعَنَّاهُ عَلَیْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا لَنَا وَقَالَ: ((لَا تَیْاَسَا مِنَ الْخَیْرِ (وَفِی رِوَایَةٍ مِنَ الرِّزْقِ) مَا تَهَزَّزَتْ رُؤُسُكُمَا، اِنَّ الْاِنْسَانَ تَلِدُهُ اُمُّهُ اَحْمَرَ لَیْسَ عَلَیْهِ قِشْرَةٌ، ثُمَّ یُعْطِیْهِ اللّٰهُ وَیَرْزُقُهُ۔)) (مسند احمد: ۱۵۹۵۰)

سیدنا حبہ اور سیدنا سواء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، جبکہ آپ ﷺ ایک کام کر رہے تھے یا کوئی عمارت بنا رہے تھے، ہم نے آپ ﷺ کی مدد کی، جب آپ ﷺ اپنے کام سے فارغ ہوئے تو ہمارے لیے دعا کی اور فرمایا: ''جب تک تمہارے سر حرکت کرتے رہیں گے، اس وقت تک تم نے خیر اور رزق سے ناامید نہیں ہونا، بیشک جب انسان کو اس کی ماں جنم دیتی ہے تو اس پر باریک لباس تک نہیں ہوتا، لیکن پھر اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔''

(۹۲۵۹)۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ بِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اُحْصِی شَیْئًا وَاَكِیْلُهُ، قَالَ: ((یَا اَسْمَاءُ! لَا تُحْصِی فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ۔)) قَالَتْ: فَمَا اَحْصَیْتُ شَیْئًا بَعْدَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِی وَلَا دَخَلَ عَلَیَّ، وَمَا نَفِذَ عِنْدِیْ مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ اِلَّا اَخْلَفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ (مسند احمد: ۲۷۵۱۰)

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں کوئی چیز گن رہی تھی اور اس کا ماپ کر رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسماء! گنا نہ کر، وگرنہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر گننا شروع کر دے گا۔'' سیدہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بعد میرے پاس جو رزق آیا اور جو خرچ ہوا، میں نے کبھی کسی چیز کو شمار نہیں کیا اور جس دن اللہ تعالیٰ کا جو رزق خرچ ہوا، اس نے اس کا متبادل عطا کر دیا۔

فوائد:...... اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے صدقہ کرنا اور یہ امید رکھنا کہ وہ اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے گا، اگر مسلمان عملی طور پر یہ نظریہ قائم کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ظن کے مطابق اس کو عطا کرتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر توکل کے بارے میں سب سے پر اثر آیت یہ ہے: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾...... ''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔ اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا اور جو کوئی اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔'' (سورۂ طلاق: ۲، ۳)

(۹۲۵۸) تخریج: اسنادہ ضعیف لجھالۃ حال سلام ابی شرحبیل، أخرجه ابن ماجه: ٤١٦٥ (انظر: ١٥٨٥٦)

(۹۲۵۹) تخریج: اسنادہ حسن، أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ٢٤/ ٢٤١ (انظر: ٢٦٩٧٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْقَنَاعَةِ وَالْعِفَّةِ
قناعت اور عفت کی ترغیب دلانے کا بیان

(۹۲۶۰)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ((لَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ فَوْقَهُ فِي الْخَلْقِ أَوِ الْخُلُقِ أَوِ الْمَالِ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ۔)) (مسند احمد: ۷۳۱۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اس شخص کی طرف نہ دیکھے جو تخلیق میں یا اخلاق میں یا مال میں اس سے بلند رتبہ ہو، بلکہ اس کو دیکھے جو اس سے کم تر ہو۔''

(۹۲۶۱)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُنْظُرُوْا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوْا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ۔)) قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ: عَلَيْكُمْ۔ (مسند احمد: ۷۴۴۲)

(دوسری سند) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم تر ہے اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تمہاری بہ نسبت بلند رتبہ ہے، اس سے زیادہ لائق ہو گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو حقیر نہ سمجھو، جو تم پر ہے۔''

فوائد: ...... جب آدمی دنیوی اعتبار سے اپنے سے کم تر آدمی کو دیکھے گا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور نعمتوں کی قدر کو سمجھنا آسان ہو جائے گا، لیکن اگر اس نے اپنا آئیڈیل اپنے سے بالاتر لوگوں کو بنایا تو وہ اپنی زندگی میں قناعت جیسی نعمت سے محروم ہو جائے گا۔

(۹۲۶۲)۔ عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَّجِرُ إِلَى الشَّامِ أَوْ إِلَى مِصْرَ قَالَ: فَتَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنِّي قَدْ تَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَقَالَتْ: مَا لَكَ وَلِمَتْجَرِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ رِزْقٌ فِي شَيْءٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ، أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ۔))

امام نافع کہتے ہیں: میں تجارت کے لیے شام یا مصر میں جاتا تھا، ایک دفعہ میں عراق کے لیے تیار ہوا اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ام المؤمنین! اس دفعہ میں عراق کے لیے تیار ہوا ہوں، انھوں نے کہا: تیری پہلی تجارت کو کیا ہوا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب ایک چیز کسی کے رزق کا سبب بنا ہوا ہو تو وہ اس کو نہ چھوڑے، یہاں تک کہ وہ چیز خود تبدیل ہو جائے۔'' بہر حال میں عراق چلا گیا اور واپس آ کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا

(۹۲۶۰) تخريج: أخرج بنحوه البخاری: ۶۴۹۰، ومسلم: ۲۹۶۳ (انظر: ۷۳۱۹)

(۹۲۶۱) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(۹۲۶۲) تخريج: اسناده ضعيف، والد الضحاك: هو مخلد بن الضحاك ضعيف لايتابع على حديثه، والزبير بن عبيد في عداد المجاهيل، أخرجه ابن ماجه: ۲۱۴۸ (انظر: ۲۶۰۹۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَاَتَيْتُ الْعِرَاقَ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاللّٰهِ! مَا رَدَدْتُ رَأْسَ مَالِي فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ، أَوْ قَالَتِ: الْحَدِيْثُ كَمَا حَدَّثْتُكَ۔ (مسند احمد: ٢٦٦٢٠)

اور کہا: اے ام المومنین! اللہ کی قسم! (نفع تو کجا) میں تو اصل مال بھی واپس لے کر نہ آ سکا، سیدہ نے اس کو دوبارہ وہی حدیث بیان کی، یا کہا: حدیث تو وہی ہے، جو میں نے تجھے بیان کر دی تھی۔

فوائد: ...... عام طور پر سمجھ دار لوگ یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اگر کسی کا کوئی منافع بخش کاروباری سلسلہ چل رہا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو برقرار رکھے، کئی لوگوں کو دیکھا کہ جب وہ زیادہ مال کے حرص میں اپنے کام کو تبدیل کرتے ہیں تو برکت ختم ہو جاتی ہے، ہاں اگر کوئی معقول وجہ ہو تو ایسا کر لینے میں حرج بھی کوئی نہیں ہے۔

(٩٢٦٣)۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ۔)) (مسند احمد: ٢٤٤٤٢)

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے، جس کو اسلام کی طرف ہدایت دی گئی اور اس کی زندگی بقدرِ ضرورت روزی پر مشتمل ہو اور وہ قناعت کرے۔''

فوائد: ...... طُوْبٰی کے معانی جنت اور جنت میں ایک درخت کے بھی کیے گئے ہیں۔

مال و دولت اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمی ہے، یہ نعمت کئی نیکیاں سرانجام دینے کا سبب بنتی ہے، بہرحال اکثر و بیشتر لوگوں کی حالت کو سامنے رکھا جائے تو کہنا پڑتا ہے کہ اگر بقدر سد رمق روزی اور اس پر قناعت کرنے کی توفیق مل جائے تو اخروی انجام کے لیے وہ بہت بہتر ہے۔

عقلمند مسلمان کو چاہیے کہ وہ فقر و فاقہ کی سختیوں سے بچنے کے لیے اپنے لیے معتدل اور مناسب سا معیارِ زندگی منتخب کر لے اور زائد از ضرورت مال و دولت کے پیچھے مت پڑے، جس کا انجام خوشحالی، آسودہ حالی اور فارغ البالی ہوتا ہے اور کم لوگ ہی ایسی حالت میں ہیں کہ وہ مال و دولت کے جمع کرنے کے انجام بد سے محفوظ رہ سکے ہوں۔ بالخصوص اس پُر فتن اور ذرائع آمدن کی کثرت والے دور میں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے پناہ میں رکھے اور گزر بھر روزی عطا فرمائے۔

مگر افسوس ہے کہ آج کا مسلمان مال و دولت کے انبار کو ہی اپنے کامیابی کا راز سمجھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں قناعت اور شکر و صبر جیسی صفات مفقود ہو چکی ہیں، عام مزدور بھی اپنے رزقِ حلال پر قانع و شاکر نظر آنے کے بجائے راتوں رات کروڑ پتی بننے کے خواب میں مبتلا ہو کر بے چین نظر آتا ہے۔

(٩٢٦٤)۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ،

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کی کوئی ضرورت تھی، اس کے اہل خانہ نے اس سے کہا: تم

(٩٢٦٣) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه الترمذي: ٢٣٤٩ (انظر: ٢٣٩٤٤)

(٩٢٦٤) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه النسائي: ٥/ ٩٨ (انظر: ١٠٩٨٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقَالَ لَهُ اَهْلُهُ: اِئْتِ النَّبِیَّ ﷺ فَاسْأَلْهُ، فَاَتَاهُ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((مَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَأَلَنَا فَوَجَدْنَا لَهُ اَعْطَيْنَاهُ۔)) قَالَ: فَذَهَبَ وَلَمْ يَسْأَلْ۔ (مسند احمد: ۱۱۰۰۲)

نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے سوال کرو، پس وہ آپ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ خطاب کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: ''جس نے پاکدامنی اختیار کی، اللہ تعالیٰ اسے پاکدامن کر دے گا اور جس نے (لوگوں سے) بے نیاز ہونا چاہا، اللہ اسے بے نیاز کر دے گا اور جس نے ہم سے سوال کیا اور ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم اس کو دے دیں گے۔'' یہ حدیث سن کر وہ آدمی چلا گیا اور کوئی سوال نہ کیا۔

فوائد: ......عبادات کو مرتّب کرنے کے ساتھ ساتھ مسلمان کی بسیار کوشش یہ ہونی چاہیے کہ وہ خود کمائی کر کے اپنا نظام چلانے کی کوشش کرے اور کسی سے سوال نہ کرے، اگر آمدنی کم ہو تو قناعت اور شکر کے ذریعے اطمینان حاصل کرے اور حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرے، لیکن شرعی حدود کو پورا کر کے۔

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ الزُّهْدِ وَالتَّقْلِيلِ مِنَ الدُّنْيَا وَالرِّضَا بِالْكَفَافِ

زہد، دنیا سے معمولی مقدار لینے اور بقدر ضرورت رزق پر راضی ہو جانے کے مسائل

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَزُخْرُفِهَا وَنَعِيمِهَا

دنیا اور اس کی زینت وسجاوٹ اور نعمتوں سے بے رغبتی اختیار کرنے کی ترغیب کا بیان

(٩٢٦٥)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ: لَا يَارَبِّ، اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوعُ يَوْمًا اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ۔)) (مسند احمد: ٢٢٥٤٣)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے ربّ نے مجھ پر یہ چیز پیش کی کہ وہ مکہ مکرمہ کی وادیٔ بطحاء کو میرے لیے سونا بنا دے، لیکن میں نے کہا: نہیں، اے میرے ربّ! میں ایک دن سیر ہوں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا، جب میں بھوکا ہوں گا تو تیری سامنے لاچاری و بے بسی کا اظہار کروں گا اور تجھے یاد کروں گا، اور جب سیر ہوں گا تو تیری تعریف کروں گا اور تیرا شکر ادا کروں گا۔''

(٩٢٦٦)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ مُضْطَجِعٌ مُرْمَلٍ بِشَرِيْطٍ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَدَخَلَ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، جبکہ آپ ﷺ بٹی ہوئی رسی سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا اور اس کا بھرونا کھجور کے پتے تھے،

(٩٢٦٥) تخريج: اسناده ضعيف جدا، عبيدالله بن زحر الافريقي ضعيف، وعلي بن يزيد بن ابي هلال الالهاني واهي الحديث، أخرجه الترمذي باثر الحديث: ٢٣٤٧ (انظر: ٢٢١٩٠)

(٩٢٦٦) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه البخاري في "الادب": ١١٦٣، وابويعلى: ٢٧٨٢، وابن حبان: ٦٣٦٢ (انظر: ١٢٤١٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، وَدَخَلَ عُمَرُ فَانْحَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انْحِرَافَةً، فَلَمْ يَرَ عُمَرُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ وَبَيْنَ الشَّرِيْطِ ثَوْبًا وَقَدْ أَثَّرَ الشَّرِيْطُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَكٰى عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يُبْكِيْكَ يَا عُمَرُ!۔)) قَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَبْكِيْ إِلَّا أَنْ أَكُوْنَ أَعْلَمُ أَنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَهُمَا يَعِيْثَانِ فِي الدُّنْيَا فِيْمَا يَعِيْثَانِ فِيْهِ، وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِالْمَكَانِ الَّذِيْ أَرٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟)) قَالَ عُمَرُ: بَلٰى قَالَ: ((فَإِنَّهُ كَذَاكَ۔)) (مسند احمد: ١٢٤٤٤)

اتنے میں صحابہ کا ایک گروہ بھی آپ ﷺ کے پاس آ گیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے، جب آپ ﷺ ایک طرف مائل ہوئے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پہلوؤں اور رسی کے درمیان کوئی کپڑا نہیں ہے اور وہ رسی آپ ﷺ کے پہلو پر نشان چھوڑ چکی ہے تو وہ رونے لگ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! تم کیوں رو رہے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ کسری و قیصر کی بہ نسبت آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ تکریم اور عزت والے ہیں، لیکن وہ تو دنیا میں مال و دولت کو اڑا رہے ہیں اور اے اللہ کے رسول! آپ اس مقام میں ہیں، جو میں دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات پر راضی ہو جاؤ گے کہ یہ چیزیں ان کے لیے دنیا میں ہوں اور ہمارے لیے آخرت میں؟'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر بات ایسے ہی ہے۔''

فــوائــد: ......اگر دنیا کوئی بہترین چیز ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ مستحق سید الاولین والآخرین محمد رسول اللہ ﷺ ہوتے، چونکہ آپ دائمی اور ابدی نعمتوں کے خواہشمند تھے، اس لیے دنیا کی عارضی نعمتوں سے دور رہے۔

(٩٢٦٧)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَأَتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ عَلَى حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ الْحَصِيْرُ بِظَهْرِهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كِسْرٰى يَشْرَبُوْنَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْتَ هٰكَذَا فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّهُمْ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي حَيَاتِهِمِ الدُّنْيَا۔)) (مسند احمد: ٧٩٥٠)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو ایک ماہ کے لیے چھوڑ دیا تھا، پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے، جبکہ آپ ﷺ بالا خانے میں ایک ایسی چٹائی پر تشریف رکھے ہوئے تھے، جس نے آپ ﷺ کی کمر پر اپنا اثر چھوڑا ہوا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کسری کی طرح کے لوگ تو سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیتے ہیں اور آپ اس طرح ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی نیکیاں ان کو دنیا میں ہی جلدی دے دی گئیں ہیں۔''

(٩٢٦٧) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه البزار: ٣٦٧٦ (انظر: ٧٩٦٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ...... گویا نعمتوں کی کثرت میں اس قسم کے خطرے کا امکان ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی صورت میں دنیا میں ہی نیکیوں کا عوض دیا جا رہا ہے، درج ذیل مثال پر غور کریں:

سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس (افطاری کے لیے) کھانا لایا گیا، جبکہ وہ روزے دار تھے، پس انھوں نے کہا: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنْ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنْ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ ......سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، ایک چادر میں انہیں کفن دیا گیا، اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر پاوں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ ہم سے بہتر تھے، پھر ہم پر دنیا وسیع کر دی گئی اور ہمیں خوف ہوا کہ ہماری نیکیاں جلد دے دی گئیں پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (صحیح بخاری: ۱۱۹۶)

(۹۲۶۸)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ (رضی اللہ عنہ) وَهُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا أَوْثَرَ مِنْ هٰذَا فَقَالَ: ((مَالِي وَلِلدُّنْيَا! مَامَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثَمَ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔)) (مسند احمد: ۲۷۴۴)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، جبکہ آپ ﷺ ایسے چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جو آپ ﷺ کے پہلو میں اپنا اثر چھوڑ چکی تھی، انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اگر آپ اس سے نرم و گداز بچھونا لے لیتے تو اچھا ہوتا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا تعلق ہے، میری اور اس دنیا کی مثال تو سوار کی سی ہے، جو گرم دن میں سفر کر رہا ہو اور دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت کا سایہ حاصل کرے اور پھر اس کو چھوڑ کر چل دے۔''

(۹۲۶۹)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ ، يَقُوْلُ: لَقَدْ أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ تَرْغَبُوْنَ فِيمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزْهَدُ فِيهِ ، أَصْبَحْتُمْ

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: تم تو صبح و شام ایسی چیزوں کی رغبت کرنے لگ گئے، جن سے رسول اللہ ﷺ بے رغبتی کرتے تھے، تم دنیا میں راغب ہونے لگ گئے ہو، جبکہ رسول اللہ ﷺ تو اس سے دور رہنے والے تھے، اللہ کی قسم! ہر آنے

(۹۲۶۸) تخريج: اسناده صحيح ، أخرجه وابن حبان: ٦٣٥٢ ، والطبرانی: ١١٨٩٨ ، والحاكم: ٤/ ٣٠٩ (انظر: ٢٧٤٤)

(۹۲٦٩) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم ، أخرجه الحاكم: ٤/ ٣٢٦ (انظر: ١٧٨١٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

تَرْغَبُوْنَ فِی الدُّنْیَا، وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَزْھَدُ فِیْھَا، وَاللّٰہِ! مَا اَتَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لَیْلَۃٌ مِنْ دَھْرِہِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ عَلَیْہِ اَکْثَرَ مِمَّا لَہُ، قَالَ: فَقَالَ لَہُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ: قَدْ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَسْلِفُ۔ وَقَالَ: غَیْرُ یَحْیٰی: وَاللّٰہِ! مَا مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثَۃٌ مِنَ الدَّھْرِ اِلَّا وَالَّذِیْ عَلَیْہِ اَکْثَرُ مِنَ الَّذِیْ لَہُ۔ (مسند احمد: ۱۷۹۷۰)

والی رات کو رسول اللہ ﷺ جو قرض دینا ہوتا تھا، اس کی مقدار اس سے زیادہ ہوتی تھی، جو آپ ﷺ نے لینا ہوتا تھا، بعض صحابہ نے کہا: تحقیق ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ قرض لیتے تھے، یحییٰ کے علاوہ دوسرے راویوں نے کہا: اللہ کی قسم! تین دن نہیں گزرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو قرض دینا ہوتا تھا، اس کی مقدار اس سے زیادہ ہوتی تھی، جو آپ ﷺ نے لینا ہوتا تھا۔

(۹۲۷۰)۔ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ۔) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِصْرَ یَقُوْلُ: مَا اَبْعَدَ ھَدْیَکُمْ مِنْ ھَدْیِ نَبِیِّکُمْ! اَمَّا ھُوَ فَکَانَ اَزْھَدَ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا وَاَمَّا اَنْتُمْ فَاَرْغَبُ النَّاسِ فِیْھَا۔ (مسند احمد: ۱۷۹۲۵)

(دوسری سند) سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر میں خطاب کرتے ہوئے کہا: کس چیز نے تمہارے طرزِ حیات کو تمہارے نبی کی سیرت سے دور کر دیا ہے! آپ ﷺ تو دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبتی کرنے والے تھے، لیکن تم اس میں سب سے زیادہ رغبت کرنے والے ہو۔

(۹۲۷۱)۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ، قَالَ: کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَرَّۃِ الْمَدِیْنَۃِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰی اُحُدٍ، فَقَالَ: ((یَا اَبَا ذَرٍّ!)) قُلْتُ: لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!، قَالَ: ((مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاکَ عِنْدِیْ ذَھَبًا اُمْسِیْ ثَالِثَۃً وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارٌ اُرْصِدُہُ لِدَیْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِہٖ فِیْ عِبَادِ اللّٰہِ ھٰکَذَا وَحَثَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَبَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَسَارِہٖ۔)) قَالَ: ثُمَّ مَشَیْنَا، فَقَالَ: ((یَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: شام کا وقت تھا، میں مدینہ منورہ کے حَرّہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور ہم احد پہاڑ کی طرف دیکھ رہے تھے، اتنے میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر!'' میں نے کہا: جی اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر احد پہاڑ کو میرے لیے سونا بنا دیا جائے تو میں نہیں چاہوں گا کہ تیسرے دن کی شام کو اس میں سے میرے پاس کوئی دینار باقی ہو، ما سوائے اس دینار کے، جس کو میں قرض کے لیے روک لوں گا، میں تو اس کو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں ایسے ایسے تقسیم کر دوں

(۹۲۷۰) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الأول

(۹۲۷۱) تخریج: أخرجه البخاری: ۲۳۸۸، ۶۲۶۸، ومسلم: ص ۶۸۷ (انظر: ۲۱۳۴۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا۔)) وَحَثَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔ قَالَ: ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! كَمَا اَنْتَ حَتّٰى آتِيَكَ۔)) قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّى، قَالَ: فَسَمِعْتُ لَغَطاً وَصَوْتًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَ لَهُ، قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَتْبَعَهُ ثُمَّ تَذَكَّرْتُ قَوْلَهُ ((لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ)) فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى جَاءَ فَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ سَمِعْتُ، فَقَالَ: ((ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِي فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔)) قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: ((وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ۔))(مسند احمد: ۲۱٦٧٤)

گا۔'' پھر آپ ﷺ نے چلو بھر کر دائیں، بائیں اور سامنے ڈالے۔ پھر ہم آگے چلے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابا ذر! بیشک زیادہ مال والے ہی قیامت والے دن کم نیکیوں والے ہوں گے، مگر وہ جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح مال کو تقسیم کر دیا۔'' پھر آپ ﷺ نے تمثیل پیش کرتے ہوئے دائیں، بائیں اور سامنے چلوؤں سے اشارہ کیا۔ پھر ہم مزید آگے چلے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ذر! تم میرے آنے تک یہیں کھڑے رہو۔'' پھر آپ ﷺ چلے گئے، یہاں تک کہ مجھ سے چھپ گئے، لیکن جب میں کچھ شور اور آوازیں سنیں تو میں نے کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو کوئی مسئلہ پیش آ گیا، میں نے آپ کے پیچھے جانے کا ارادہ تو کیا، لیکن پھر آپ ﷺ کی یہ بات یاد آئی کہ ''تو نے میرے آنے تک یہیں رہنا ہے۔'' سو میں انتظار ہی کرتا رہا، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے ان آوازوں کا ذکر کیا، جو میں نے سنی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام تھے، وہ میرے پاس آئے اور کہا: آپ کی امت کا جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' میں نے کہا: اگر چہ وہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ زنا کرتا ہو اور چوری کرتا ہو۔''

فوائد:...... حدیث مبارکہ کے آخری جملے کی وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۵۴۲۸، ۸۹۳۷)۔

(۹۲۷۲)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ۔) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اَيُّ جَبَلٍ هٰذَا؟۔)) قُلْتُ: اُحُدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ، قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي اَنْ لِيْ ذَهَبًا قِطَعًا اُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَدَعُ مِنْهُ

(دوسری سند) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ذر! یہ کون سا پہاڑ ہے؟'' میں نے کہا: احد پہاڑ ہے، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر (یہ پہاڑ) میرے لیے سونے کے سکوں میں تبدیل کر دیا جائے تو میں اس کو اللہ کے راستے میں خرچ کر دوں گا اور مجھے یہ چیز خوش نہیں کرے گی کہ اس میں

(۹۲۷۲) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول .

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قِيرَاطًا۔)) قَالَ: قُلْتُ: قِنْطَارًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((قِيرَاطًا۔)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اِنَّمَا اَقُوْلُ الَّذِيْ اَقَلُّ وَلَا اَقُوْلُ الَّذِي هُوَ اَكْثَرُ۔)) (مسند احمد: ٢١٦٥٥)

سے ایک قیراط بھی باقی رہنے دوں۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قنطار؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیراط، قیراط۔'' تین دفعہ فرمایا، پھر فرمایا: ''اے ابو ذر! میں کم والی بات کر رہا ہوں، زیادہ والی نہیں کر رہا۔''

فوائد:...... قیراط = (255.1) ملی گرام

اس کے دو معانی ہیں: (۱) مالِ کثیر، (۲) ایک مقدارِ وزن جو مختلف ممالک میں مختلف ہوتی ہے، مصر میں قیراط (100) رطل کے برابر ہوتا ہے اور رطل (393.660) گرام کے برابر ہوتا ہے، اس طرح ایک قیراط (39) کلوگرام سے زیادہ وزن بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا آپ ﷺ کا جذبہ یہ تھا، آپ ﷺ سخاوت کے وصف سے بدرجۂ اتم متصف تھے، آپ ﷺ نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا اور عملاً اس وصف کو ثابت بھی کیا۔ غور فرمائیں کہ آپ ﷺ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے صرف اس لیے زور دے کر بات کر رہے ہیں کہ انھوں نے ''قیراط'' کی بجائے ''قنطار'' سمجھا، جس کی مقدار زیادہ ہے۔

(٩٢٧٣)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ۔) قَالَ: ((مَا يَسُرُّنِي اَنَّ لِي اُحُدًا ذَهَبًا اَمُوْتُ يَوْمَ اَمُوْتُ وَعِنْدِي مِنْهُ دِيْنَارٌ اَوْ نِصْفُ دِيْنَارٍ اِلَّا اَنْ اُرْصِدَهُ لِغَرِيْمٍ۔)) (مسند احمد: ٢١٦٤٨)

(تیسری سند) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر احد پہاڑ کو میرے لیے سونا بنا دیا جائے تو مجھے یہ بات خوش نہیں کرے گی کہ میری وفات والے دن اس میں دینار یا نصف دینار میرے پاس پڑا ہو، البتہ اتنی مقدار جس کو میں قرضے کے لیے روک رکھوں گے۔''

(٩٢٧٤)۔ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ وَعِنْدَهُ اِمْرَاَةٌ سَوْدَاءُ مُشْبَعَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا اَثَرُ الْمَجَاسِدِ وَلَا الْخَلُوْقِ، قَالَ: فَقَالَ: اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلَى مَا تَاْمُرُنِي بِهِ هٰذِهِ السُّوَيْدَاءُ، تَاْمُرُنِي اَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ فَاِذَا اَتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوْا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَاِنَّ خَلِيْلِي ﷺ عَهِدَ اِلَيَّ اَنْ دُوْنَ

ابو اسماء کہتے ہیں: میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ وہ ربذہ مقام میں تھے اور ان کے پاس کالی سیاہ ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی، اس میں زعفران اور خلوق خوشبوؤں کا کوئی اثر نہیں تھا، انھوں نے کہا: کیا تم اس چیز کی طرف نہیں دیکھتے، جس کا یہ سیاہ فام عورت مجھے حکم دے رہی ہے، یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں، اور جب میں عراق جاؤں گا تو لوگ اپنی دنیا کے ساتھ میرے طرف مائل ہوں گے، جبکہ میرے خلیل ﷺ

(٩٢٧٣) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(٩٢٧٤) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم (انظر: ٢١٤١٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَحْضٍ وَمَزِلَّةٍ وَإِنَّا نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارٌ أَحْرَى أَنْ نَنْجُوَ عَنْ أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَوَاقِيرُ۔ (مسند احمد: ٢١٧٤٦)

نے مجھے بتلایا تھا کہ جہنم والے پل صراط سے قبل ایک پھسلن والا راستہ ہے اور ہم نے وہاں سے گزرنا ہے، اگر ہمارے بوجھوں سے ہلکے ہوئے تو زیادہ ممکن ہو گا کہ ہم وہاں سے نجات پا جائیں، بہ نسبت اس کے کہ ہم وہاں اس حال میں جائیں کہ ہم بوجھ والے ہوں۔''

فوائد: ...... بعض نسخوں میں یہ لفظ اس طرح ہے: مُسْغِبَةٌ اس کا معنی: ''بھوکی'' ہے۔

(٩٢٧٥)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: ((إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ، فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ۔)) (مسند احمد: ٢٢٤٦٩)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''خوش عیشی سے بچو، پس بیشک اللہ تعالیٰ کے بندے خوش عیش نہیں ہوتے۔''

فوائد: ...... بڑی قابل تعجب بات ہے کہ ایک طرف تو منشائے شریعت یہ ہے کہ انسان کے وجود پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے آثار نظر آنے چاہئیں، لیکن دوسری طرف خوش عیشی کی مذمت کی جا رہی ہے، دراصل خوش عیشی فی نفسہ کوئی مذموم چیز نہیں ہے، لیکن جب اس کے اثرات اور نتائج پر نگاہ ڈالی جائے، تو کئی طرح سے اس میں فساد نظر آتا ہے، جس کی سب سے بڑی مثال فکر آخرت کی کمی ہے۔

ہم اس ضمن میں کچھ اقتباسات نقل کرنا چاہتے ہیں:

دنیوی آسائشیں، اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہیں، وہ مال و دولت کی صورت میں ہوں یا عہدہ و منصب کی صورت میں۔ بہرحال دنیا نے اکثر لوگوں کو اپنے اثرات کا پابند کر دیا اور ان کو اسلامی مزاجوں کا نہیں رہنے دیا۔ وہ آسائشوں اور سہولتوں کے اس قدر غلام بن جاتے ہیں کہ فقر و فاقہ میں مبتلا لوگوں کے مصائب کو پہچاننا ان کے لیے دشوار ہو جاتا ہے۔ ان کے رویے میں نازنخرے آجاتے ہیں، ان کی مسکراہٹوں اور حسن سلوک کے لیے شخصیتیں خاص ہو جاتی ہیں۔ بہرحال کوئی دولتمند ان حقائق سے اتفاق نہیں کرے گا، کیونکہ وہ اپنے دماغ کے فیصلے کے مطابق انسانِ کامل ہے۔

بڑی عجیب بات ہے کہ فیکٹریوں اور صنعتوں کے مالکان، اعلی پیمانے کے تجار، مساجد و مدارس کی انتظامیہ، جن کے گھروں کے ماہوار اخراجات لاکھوں روپوں پر مشتمل ہوتے ہیں، لیکن یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے ماتحتوں کو تین چار ہزار فی مہینہ پر ہی گزارا کرنا چاہیے اور اس پر مستزاد یہ کہ اتنی معمولی تنخواہ دے کر اپنا رعب جھاڑنا شروع کر دیتے ہیں، جیسے آقا اپنے غلام سے سلوک روا رکھتا ہے۔

رہا مسئلہ قلت مال یا کثرت مال کے بہتر ہونے کا، تو یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس سے انکار کرنا ناممکن ہے کہ

(٩٢٧٥) تخريج: صحيح، قاله الالباني (انظر: ٢٢١١٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دین کی حفاظت کے لیے، ارکانِ اسلام کی ادائیگی کے لیے اور کئی مفاسد سے بچنے کے لیے قلتِ مال بہترین ذریعہ ہے، یقین مانیے کہ اگر گزر بسر کے بقدر رزق نصیب ہو جائے تو دنیا کا حقیقی سکون مل جاتا ہے۔ یہ غربت ہی ہے جو بچوں کو دینی تعلیم دینے، قرآن مجید حفظ کرنے اور قرآن وحدیث کی تعلیم کے حصول پر آمادہ کرتی ہے اور یہی لوگ ہیں کہ دین کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کے لیے جن کی اکثریت کو استعمال کیا گیا۔ مزاج میں سادگی اور ہر آدمی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ان ہی لوگوں کا وطیرہ ہے۔ اس سے بڑا انعام کیا ہوسکتا ہے کہ مسکین لوگ امیر لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ بہرحال یہ ایسے حقائق ہیں جو امیرزادوں اور مال و دولت کے طلبگاروں کے لیے ناقابل تسلیم ہیں۔

قارئین کرام! ذہن نشین رہے کہ جب قلتِ مال کی مدح اور کثرتِ مال کی مذمت کی جاتی ہے تو اس وقت کسی خاص امیر یا غریب فرد کو سامنے نہیں رکھا جاتا، بلکہ مطلق ماحول پہ نگاہ ڈال کر تبصرہ کیا جاتا ہے۔

مال و دولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، لیکن بوڑھا آسمان اور پرانی زمین شاہد ہیں کہ اکثر لوگ اس نعمت کے تقاضے پورے کرنے سے قاصر رہے اور من پسند اور عیش پرست زندگی میں پڑ کر کئی مفاسد میں مبتلا ہو گئے۔ مصیبت یہ ہے کہ ان بیچاروں کو ان حقائق کا اندازہ ہی نہ ہو سکا، جن کی وضاحت آپ ﷺ نے فرمائی ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کرنے کے لیے اچھا لباس پہننا اور اچھے ماکول و مشروب کا انتظام کرنا پسندیدہ ہے، لیکن اس پر دوام اختیار کرنا اور تکلف کرنا کسی طرح خطرے سے خالی نہیں، اس لیے آپ ﷺ نے بسا اوقات جان بوجھ کر سادہ لباس پہننے، کنگھی نہ کرنے اور ننگے پاؤں چلنے کا حکم دیا ہے۔

اگر شریعت کی روشنی میں مال و دولت کے تقاضوں کو سمجھ کر ان کو ادا کیا جائے تو اس کو اللہ کی نعمتِ عظمیٰ سمجھا جائے گا، آخر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی تو مالدار تھے، ان کو اسی وجہ سے ''غنی'' کا لقب ملا اور انھوں نے اسی کے بل بوتے پر تائیدِ دین کی ایسی مثالیں قائم کر دیں، جو رہتی دنیا تک مال داروں کے لیے آئیڈیل کی حیثیت سے زندہ رہیں گی۔

اگر خوش عیشی، اللہ تعالیٰ کی کوئی پسندیدہ چیز ہوتی تو یقیناً اس کو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے لیے بھی پسند کیا جاتا، لیکن آپ ﷺ کی صورتحال تو یہ تھی کہ آپ ﷺ کا تکیہ چمڑے کا تھا اور اس کی بھرتی کھجور کے درخت کی چھال کی تھی۔

(۹۲۷۶)۔ عَنْ اَبِی عَسِیْبٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْلاً، فَمَرَّ بِی فَدَعَانِی اِلَیْهِ، فَخَرَجْتُ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِی بَکْرٍ فَدَعَاهُ،

سیدنا ابو عسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک رات کو نکلے، جب میرے پاس سے گزرے تو مجھے بلا لیا، پس میں نکل پڑا، پھر جب آپ ﷺ

(۹۲۷٦) تخریج: حشرج بن نباتة الاشجعی مختلف فیه، وثقه غیر واحد، وقال ابو حاتم: صالح یکتب حدیثه ولا یحتج به، وقال النسائی فی روایة: لیس بالقوی، وفی اخری: لیس به بأس، وانظر الحدیث الآتی، فانه یشهد لبعضه (انظر: ۲۰۷٦۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَخَرَجَ اِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: ((اَطْعِمْنَا بُسْرًا۔)) فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهُ، فَاَكَلَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ: ((لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔)) قَالَ: فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَئِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ! اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، خِرْقَةٍ كَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، اَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهُ، اَوْ جُحْرٍ يَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ۔)) (مسند احمد: ٢١٠٤٩)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کو بھی بلایا، پس وہ بھی آ گئے، جب آپ ﷺ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کو بھی بلا لیا اور وہ بھی آ گئے، پھر آپ ﷺ چل پڑے، یہاں تک کہ کسی انصاری کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور باغ کے مالک سے کہا: ''نیم پختہ کھجوریں کھلاؤ۔'' پس وہ ایک گچھا لے کر آیا اور اس کو رکھ دیا، پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگوایا اور اس کو پیا اور فرمایا: ''تم سے اس نعمت کے بارے میں بھی روزِ قیامت ضرور ضرور سوال کیا جائے گا۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گچھا پکڑا اور اس کو زمین پر مارا، اس سے ادھ کچری کھجوریں نبی کریم ﷺ کی طرف گر پڑیں، پھر انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ان کے بارے میں قیامت کے دن ہم سے سوال کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، بالکل، ما سوائے تین چیزوں کے، (۱) وہ دھجی اور چیتھڑا، جس کے ذریعے بندہ اپنی شرمگاہ کا پردہ کر لے، (۲) وہ (روٹی وغیرہ کا) ٹکڑا، جس کے ذریعے بندہ اپنی بھوک پوری کر لے اور (۳) وہ چھوٹا سا کمرہ، جس میں بندہ گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے داخل ہو جائے۔''

(٩٢٧٧)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاَطْعَمْتُهُمْ رُطَبًا وَاَسْقَيْتُهُمْ مَاءً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسَاَلُوْنَ عَنْهُ۔)) (مسند احمد: ١٤٦٩٢)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے، میں نے ان کو تازہ کھجوریں کھلائیں اور پانی پلایا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ چیزیں ان نعمتوں میں سے ہیں، جن کے بارے میں تم سوال کیے جاؤ گے۔''

فوائد: ......عصر حاضر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بڑی بڑی نعمتیں عطا کی ہیں، اگرچہ فقر و فاقہ کی زندگی

(٩٢٧٧) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه الطيالسي: ١٧٩٩، وابويعلى: ١٧٩٠، وابن حبان: ٣٤١١ (انظر: ١٤٦٣٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

گزارنے والوں کی تعداد بھی معقول ہے، ہر ایک کے لیے شریعتِ مطہرہ نے قواعد مقرر کر دیئے ہیں تا کہ نعمتوں والوں کو کسی نعمت سے اور فاقہ مستوں کو فقیری کی وجہ سے کوئی نقصان نہ ہو۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِيمَا كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَاَصْحَابُهُ مِنَ التَّقْلِيلِ فِي الدُّنْيَا مِنْهَا بِالْكَفَافِ

اس چیز کی ترغیب کا بیان کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے پاس دنیا کی بقدرِ ضرورت قلیل مقدار تھی

(۹۲۷۸)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ۔)) (مسند احمد: ٦٥٧٢)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق وہ کامیاب ہو گیا، جس نے اسلام قبول کیا اور پھر اس کو بقدرِ ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو کچھ دیا، اس کو اس پر قناعت کرنے والا بنا دیا۔''

(۹۲۷۹)۔ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ۔ (مسند احمد: ٢٤٤٤٢)

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے بھی اسی قسم کی حدیثِ نبوی بیان کی ہے۔

فوائد: ...... اس حدیث کا متن یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ۔)) ...... ''اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے، جس کو اسلام کی طرف ہدایت دی گئی اور اس کی گزران برابر برابر تھی، لیکن اس نے اس پر قناعت کی۔''

دیکھیں حدیث نمبر (۹۲۶۳)

(۹۲۸۰)۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ سِوٰى ظِلِّ بَيْتٍ، وَجِلْفِ الْخُبْزِ، وَثَوْبٍ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَالْمَاءِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ هٰذَا فَلَيْسَ لِابْنِ آدَمَ فِيهِنَّ حَقٌّ۔)) (مسند احمد: ٤٤٠)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: گھر، موٹی اور خشک روٹی اور شرمگاہ کو چھپانے والا کپڑا، جو چیز ان کے علاوہ ہے، وہ زائد ہے اور ابن آدم کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔''

(۹۲۸۱)۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ نِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَسَانِي

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لباس طلب کیا، پس آپ ﷺ

(۹۲۷۸) تخريج: أخرجه مسلم: ١٠٥٤ (انظر: ٦٥٧٢)

(۹۲۷۹) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه الترمذى: ٢٣٤٩ (انظر: ٢٣٩٤٤)

(۹۲۸۰) تخريج: اسناده ضعيف، ولا يصح عن النبى ﷺ، حريث بن السائب مختلف فيه، أخرجه الترمذى: ٢٣٤١ (انظر: ٤٤٠)

(۹۲۸۱) تخريج: اسناده حسن، أخرجه ابوداود: ٤٠٣٢ (انظر: ١٧٦٥٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

خَيْشَتَيْنِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي اَلْبِسُهُمَا وَاَنَا مِنْ اَكْسٰى اَصْحَابِي۔ (مسند احمد: ١٧٨٠٦)

نے مجھے دو موٹے سے کپڑے پہنا دیے، لیکن جب میں نے ان کو زیب تن کیا تو دیکھا کہ اپنے ساتھیوں میں زیادہ لباس والا میں ہی تھا۔

فوائد:......یعنی دوسرے صحابۂ کرام کے تن پر اتنا لباس بھی نہیں تھا۔

(٩٢٨٢)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ ﷺ وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُنَا فِي السَّرِيَّةِ يَابُنَيَّ! مَالَنَا زَادٌ اِلَّا السَّلْفُ مِنَ التَّمْرِ، فَيَقْسِمُهُ قَبْضَةً قَبْضَةً حَتّٰى يَصِيْرَ اِلٰى تَمْرَةٍ تَمْرَةٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَتِ! وَمَا عَسٰى اَنْ تُغْنِيَ التَّمْرَةُ عَنْكُمْ؟ قَالَ: لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا بُنَيَّ فَبَعْدَ اَنْ فَقَدْنَاهَا فَاخْتَلَلْنَا اِلَيْهَا۔ (مسند احمد: ١٥٧٨٠)

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، جو کہ بدری صحابی تھے، سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اے میرے پیارے بیٹے عبد اللہ! رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لشکر میں بھیجتے تھے، ہمارا زادِ راہ صرف چمڑے کے تھیلوں میں ہوتا تھا، وہ اس طرح تقسیم کیا جاتا کہ ہر ایک کو ایک ایک لپ آتی تھی، پھر ایک ایک کھجور تک نوبت جا پہنچی۔ بیٹے نے کہا: اے ابا جان! وہ ایک کھجور تم سے کیا کفایت کرتی ہو گی؟ انھوں نے کہا: بچو! یہ بات نہ کرو، جب وہ بھی نہیں ملتی تھی تو ہمیں اس کی بھی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔

(٩٢٨٣)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: اَقَمْتُ بِالْمَدِيْنَةِ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ سَنَةً فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ﷺ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَالَنَا ثِيَابٌ اِلَّا الْبُرَدُ الْمُتَفَتِّقَةُ، وَاِنَّا لَيَاْتِي عَلٰى اَحَدِنَا الْاَيَّامُ مَا يَجِدُ طَعَامًا يُقِيْمُ بِهِ صُلْبَهُ، حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَاْخُذُ الْحَجَرَ فَيَشُدُّهُ عَلٰى اَخْمَصِ بَطْنِهِ، ثُمَّ يَشُدُّهُ بِثَوْبِهِ لِيُقِيْمَ بِهِ صُلْبَهُ، فَقَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا سَبْعَ تَمَرَاتٍ فِيْهِنَّ

عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک سال تک سکونت اختیار کی، ایک دن انھوں نے مجھے کہا، جبکہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس تھے: میں نے دیکھا کہ ہمارے پاس پھٹ جانے والی پرانی چادریں ہوتی تھیں اور ایسے دن بھی آ جاتے تھے کہ ہم کھانے کی کوئی ایسی چیز نہیں پاتے تھے، جس کے ذریعے اپنے کمر کو کھڑا کر لیتے، یہاں تک کہ اس چیز کی نوبت آ جاتی کہ لوگ اپنی کمر کو سیدھا رکھنے کے لیے پتھر اٹھا کر اپنے بھوکے پیٹ پر رکھ کر اس کو کپڑے سے کس دیتے تھے، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمارے مابین کھجوریں تقسیم کیں، ہر انسان کو

(٩٢٨٢) تخريج: اسناده ضعيف، المسعودي اختلط، ويزيد قد سمع منه بعد الاختلاط، أخرجه البزار: ٣٦٧٩، وابويعلى: ٧١٩٩ (انظر: ١٥٦٩٢)

(٩٢٨٣) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه الحاكم: ٤/ ١٠٦ (انظر: ٨٣٠١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

حَشَفَةٌ، فَمَا سَرَّنِی اَنَّ لِی مَكَانَهَا تَمْرَةً جَيِّدَةً، قَالَ: قُلْتُ لِمَ؟ قَالَ: تَشُدُّ لِی مِنْ مَضْغِی۔ (مسند احمد: ٨٢٨٤)

سات سات کھجوریں ملیں، ان میں خشک اور ردّی کھجوریں بھی تھیں، اور مجھے یہ بات خوش نہیں لگتی تھی کہ اس ردّی کھجور کی بجائے مجھے عمدہ کھجور ملتی، میں نے کہا: وہ کیوں؟ انھوں نے کہا: اس کو سختی سے چبانا پڑتا تھا۔

(٩٢٨٤)۔ عَنْ عَلِیٍّ ﷺ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّی لَاَرْبُطُ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِی مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنَّ صَدَقَتِی الْيَوْمَ لَاَرْبَعُوْنَ اَلْفًا (وَفِی رِوَايَةٍ: وَاِنَّ صَدَقَةَ مَالِی لَتَبْلُغُ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ)۔ (مسند احمد: ١٣٦٧)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حالت میں دیکھا تھا کہ بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا، لیکن آج میرے مال کی زکوۃ کی مقدار چالیس ہزار ہے۔

(٩٢٨٥)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ طَعَامُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاَسْوَدَانِ: اَلتَّمْرُ وَالْمَاءُ، وَاللّٰهِ! مَا كُنَّا نَرٰی سَمْرَاءَ كُمْ هٰذِهِ وَلَا نَدْرِی مَاهِیَ، وَاِنَّمَا كَانَ لِبَاسُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ النِّمَارَ يَعْنِی بُرُوْدَ الْاَعْرَابِ۔ (مسند احمد: ٨٦٣٨)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارا کھانا دو سیاہ چیزیں کھجور اور پانی ہوتی تھیں، اللہ کی قسم! ہم نے نہ تو تمہاری اس گندم کو دیکھا تھا اور نہ جانتے تھے کہ یہ کیا ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہمارا لباس بدوؤں والی چھوٹی چھوٹی چادریں ہوا کرتی تھیں۔

(٩٢٨٦)۔ عَنْ اَبِی حِسْبَةَ مُسْلِمِ بْنِ اُكَيْسٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ﷺ، قَالَ: ذَكَرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ يَبْكِی، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ؟ فَقَالَ: نَبْكِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمًا مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ

سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ایک آدمی ان کے پاس گیا اور ان کو روتا ہوا پایا، اس نے کہا: اے ابو عبیدہ! تم کیوں رو رہے ہو؟ انھوں نے کہا: میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ان چیزوں کا ذکر کیا، جو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتوحات اور غنیموں کی صورت میں عطا کرے گا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے شام کا ذکر بھی کیا اور مزید

(٩٢٨٤) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، محمد بن كعب لم يسمع من على، وشريك النخعى سيء الحفظ (انظر: ١٣٦٧)

(٩٢٨٥) تخريج: حديث صحيح، أخرجه ابن حبان: ٥٨٠٥، والبزار: ٣٦٧٧ (انظر: ٨٦٥٣)

(٩٢٨٦) تخريج: اسناده ضعيف، مسلم بن اكيس مجهول، وروايته عن ابى عبيدة مرسلة (انظر: ١٦٩٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَيُفِيءُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى ذَكَرَ الشَّامَ، فَقَالَ: ((اِنْ يُنْسَأْ فِي اَجَلِكَ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ فَحَسْبُكَ مِنَ الْخَدَمِ ثَلَاثَةٌ: خَادِمٌ يَخْدُمُكَ، وَخَادِمٌ يُسَافِرُ مَعَكَ، وَخَادِمٌ يَخْدُمُ اَهْلَكَ وَيَرِدُ عَلَيْهِمْ، وَحَسْبُكَ مِنَ الدَّوَابِّ ثَلَاثَةٌ، دَابَّةٌ لِرَحْلِكَ، وَدَابَّةٌ لِثَقَلِكَ، وَدَابَّةٌ لِغُلَامِكَ۔)) ثُمَّ هَا اَنَا اَنْظُرُ اِلَى بَيْتِي قَدِ امْتَلَاَ رَقِيقًا وَاَنْظُرُ اِلَى مَرْبَطِي قَدِ امْتَلَا دَوَابَّ وَخَيْلًا، فَكَيْفَ اَلْقَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذَا! وَقَدْ اَوْصَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَنْ لَقِيَنِي عَلٰى مِثْلِ الْحَالِ الَّذِيْ فَارَقَنِي عَلَيْهَا۔)) (مسند احمد: ١٦٩٦)

فرمایا: ''ابوعبیدہ! اگر تیری زندگی لمبی ہو جائے تو تین خادم تجھے کفایت کرنے چاہئیں، ایک خادم تیری خدمت کے لیے، ایک تیرے ساتھ سفر کرے کے لیے اور ایک خادم تیرے اہل خانہ کی خدمت کرنے کے لیے، جو ان کے پاس آتا جاتا رہے، اور تجھے تین سواریاں کافی ہو جانی چاہئیں، ایک تیری سواری کے لیے، ایک تیرے سامان کے لیے اور ایک سواری تیرے غلام کے لیے۔'' اب توجہ کر، میں اپنے گھر کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ غلاموں سے بھرا ہوا ہے اور اصطبل جانوروں اور گھوڑوں سے بھرا ہوا، ان چیزوں کے ہوتے ہوئے میں رسول اللہ ﷺ کو کس منہ سے ملوں گا، جبکہ آپ ﷺ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہے، جو مجھے اسی حالت میں ملے، جس پر میں اس کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔''

(٩٢٨٧)۔ عَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى خَالِهِ اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهُ، قَالَ: فَبَكٰى، قَالَ: فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَايُبْكِيْكَ يَا خَالُ اَوَجَعًا يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: فَقَالَ: فَكُلًّا لَا، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَيْنَا فَقَالَ: ((يَا اَبَا هَاشِمٍ! اِنَّهَا عَلَّكَ تُدْرِكَ اَمْوَالًا يُؤْتَاهَا اَقْوَامٌ، وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ فِي جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔)) وَاِنِّي اُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ۔ (مسند احمد: ١٥٧٤٩)

شقیق کہتے ہیں: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں سیدنا ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی تیمار داری کرنے کے لیے ان کے پاس گئے، وہ رونے لگ گئے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ماموں جان! کیوں رو رہے ہو، کوئی تکلیف پریشان کر رہی ہے یا دنیوی حرص رونے کا سبب بن رہی ہے؟ انھوں نے کہا: ان میں سے کوئی وجہ بھی نہیں ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''اے ابو ہاشم! ممکن ہے کہ تم ایسے اموال پا لو، جو لوگوں کے مابین تقسیم ہونا ہوں گے، بس صرف تیرے لیے مال میں سے ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کے راستے کے لیے ایک سواری کافی ہوگی۔'' لیکن اب میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میں نے مال جمع کیا ہے۔

(٩٢٨٧) تخريج: اسناده ضعيف لانقطاعه، شقيق بن سلمة لم يسمع هذا الحديث من ابي هاشم، بينهما سمرة، وهو مجهول، أخرجه ابن ابي شيبة: ١٣/ ٢١٩ (انظر: ١٥٦٦٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......اس حدیث کا آخری جملہ ''وَاِنَّمَا یَکْفِیْكَ فِی جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، وَاِنِّی اُرَانِی قَدْ جَمَعْتُ۔'' (صرف تیرے لیے مال میں سے ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کے راستے کے لیے ایک سواری کافی ہوگی۔) شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

(۹۲۸۸)۔ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ)۔ عَنْ اَبِی وَائِلٍ قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِیَةُ عَلٰی اَبِی هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِیْضٌ یَبْکِیْ۔ فَذَکَرَ مَعْنَاهُ۔ (مسند احمد: ۱۵۷۵۰)

(دوسری سند) سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جبکہ وہ بیمار تھے اور رو رہے تھے۔

(۹۲۸۹)۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی خَبَّابٍ وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا فَقَالَ: مَا اَعْلَمُ اَحَدًا لَقِیَ مِنَ الْبَلَاءِ مَالَقِیْتُ لَوْلَا اَنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّیْتُهُ۔ وَلَقَدْ رَاَیْتُنِی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا، وَاِنَّ فِی جَانِبِ بَیْتِی الْآنَ الْاَرْبَعِیْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ، قَالَ: ثُمَّ اُتِیَ بِکَفَنِهِ فَلَمَّا رَآهُ بَکٰی، وَقَالَ: لٰکِنَّ حَمْزَةَ لَمْ یُوْجَدْ لَهُ کَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ، اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَاْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَیْهِ، وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَیْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهِ، حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَاْسِهِ، وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَیْهِ الْاِذْخِرُ۔ (مسند احمد: ۲۱۳۸۷)

حارثہ بن مضرب کہتے ہیں: میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ ان کو جسم کے سات مقامات پر داغا گیا تھا، انھوں نے کہا: میرے علم کے مطابق جو تکلیف مجھے ہے، وہ کسی اور کو نہیں ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ''کوئی آدمی موت کی تمنا نہ کرے'' میں موت کی تمنا کرتا۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، تو میرے پاس ایک درہم بھی نہیں تھا اور اب تو میرے گھر کے ایک کونے چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں، پھر ان کا کفن لایا گیا اور انھوں نے اس کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا اور کہا: لیکن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے کفن نہیں تھا، ما سوائے سفید و سیاہ رنگ کی ایک چادر کے، جب وہ ان کے سر پر رکھی جاتی تو پاؤں سے سکڑ جاتی اور جب پاؤں پر رکھی جاتی تو سر سے ہٹ جاتی، پھر اس کو ان کے سر پر ڈالا گیا اور پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دی گئی۔

(۹۲۹۰)۔ عَنْ شَقِیْقٍ، عَنْ خَبَّابٍ اَیْضًا، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَمِنَّا مَنْ

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، ہم میں بعض ایسے افراد تھے کہ

(۹۲۸۸) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الأول

(۹۲۸۹) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه الطبرانی: ۳۶۷٤ (انظر: ۲۱۰۷۲)

(۹۲۹۰) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین، أخرجه الترمذی: ۳۸۵۳ (انظر: ۲۱۰۷۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ لَمْ يَتْرُكْ اِلَّا نَمِرَةً، اِذَا غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَطُّوْا رَأْسَهُ)) وَجَعَلْنَا عَلَى رِجْلَيْهِ اِذْخِرًا۔ قَالَ: وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَ الثِّمَارَ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔ (مسند احمد: ۲۱۳۹۲)

وہ دنیا میں اپنے اجر کی کوئی چیز کھائے بغیر فوت ہو گئے، ان میں سے ایک سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے کہ جنھوں نے صرف اپنے ترکہ میں ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی، جب لوگ اس سے ان کے سر کو ڈھانپتے تو ان کی ٹانگیں ننگی ہو جاتیں اور جب ٹانگوں پر ڈالتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اس کے سر کو ڈھانپ دو۔'' اور ہم نے ان پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی تھی، لیکن بعض ایسے لوگ بھی تھے کہ ان کا پھل پکا اور وہ اسے چن رہا ہے۔

فوائد:...... پھل پکنے سے مراد فتوحات اور دنیوی مال و دولت ہے۔

(۹۲۹۱)۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا، وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا، فَتَنْقَلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ، فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللّٰهِ! لَتُمْلَؤَنَّهُ اَفَعَجِبْتُمْ؟ وَاللّٰهِ! لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ عَامًا وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ كَظِيْظُ الزِّحَامِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا، وَاِنِّي الْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ سَعْدٍ، فَاتَّزَرَ بِنِصْفِهَا، فَمَا اَصْبَحَ مِنَّا

خالد بن عمیر کہتے ہیں: سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر کہا: اَمَّا بَعْدُ! پس دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی ہے اور یہ جلدی پھرنے والی ہے، اب یہ اتنی ہی باقی رہ گئی، جتنا کہ برتن میں تھوڑا سا پانی باقی رہ جاتا ہے، جس کو اس کا مالک پی لیتا ہے، اور تم لوگ ختم نہ ہونے والے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو، پس اپنے پاس موجود بھلائی کے ساتھ منتقل ہو جاؤ، ہمیں یہ بات بتلائی گئی کہ ایک پتھر کو جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکا جاتا ہے اور وہ ستر سال گرتے رہنے کے باوجود اس کی تہہ تک نہیں پہنچ پاتا، اللہ کی قسم! اتنی وسیع جہنم کو بھر دیا جائے گا، کیا تم لوگوں کو تعجب ہو رہا ہے؟ اللہ کی قسم! ہمیں بتلایا گیا کہ جنت کے ایک دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے، لیکن اس پر بھی ایک ایسا دن آئے گا کہ یہ ہجوم سے بھرا ہوا ہو گا، میں نے خود دیکھا کہ ہم سات افراد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہمارا کھانا صرف درخت کے پتے تھے، جس کہ وجہ سے گوشۂ دہن پر زخم ظاہر ہونے لگتے تھے

(۹۲۹۱) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۹٦۷ (انظر: ۱۷۵۷۵)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أَحَـدُ الْيَـوْمَ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرَ مِـصْـرٍ مِّـنَ الْأَمْـصَـارِ، إِنِّـي أَعُـوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِي نَـفْسِي عَظِيْمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا، وَإِنَّهَا لَمْ تَـكُـنْ نُبُـوَّـةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى يَكُونَ عَـاقِبَتُهَـا مُلْكًا، وَسَتَبْلُوْنَ، أَوْ سَتَخْبُرُوْنَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا۔ (مسند احمد: ۱۷۷۱۸)

اور میں نے ایک چادر اٹھائی اور اس کو اپنے اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے مابین دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا، نصف سے انھوں نے ازار باندھ لیا، لیکن اب ہم میں سے ہر کوئی ایک ایک شہر کا امیر بن بیٹھا ہے، میں اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو اپنے نفس میں تو عظیم سمجھوں، لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں کم قدر ہوں، نبوت جب بھی ختم ہوتی تھی تو اس کا انجام بادشاہت کی صورت میں نکلتا تھا، اور ہمارے بعد عنقریب تم بھی بادشاہوں کا تجربہ کرو گے۔

فوائد: ...... ''نبوت جب بھی ختم ہوتی تھی تو اس کا انجام بادشاہت کی صورت میں نکلتا تھا''۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب نبی فوت ہو جاتا تو اس کے امتیوں میں بادشاہت شروع ہو جاتی، امتِ مسلمہ کے ساتھ بھی ایسے ہی ہوا۔

(۹۲۹۲)۔ (وَعَـنْـهُ مِـنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)۔ قَالَ: سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُوْلُ: (وَفِي لَفْظٍ: خَـطَبَـنَـا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ) لَقَدْ رَأَيْتُنِـي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَـنَـا طَـعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ، حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا۔ (مسند احمد: ۱۷۷۱۷)

(دوسری سند) سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور کہا: میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم سات افراد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا صرف اور صرف لوبیے جیسی ترکاری کے پتے تھے، اس سے ہمارے گوشۂ دہن زخمی ہونے لگتے تھے۔

فوائد: ......جن صحابہ نے اسلام کے ابتدائی کٹھن حالات میں نبی کریم ﷺ کی صحبت کو ترجیح دی، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے فقر و فاقہ کو پسند کیا۔

(۹۲۹۳)۔ حَـدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَـدَّثَنَا مُوْسٰى، قَـالَ: سَـمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: كُنْتُ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ، فَذَكَرُوْا مَاهُمْ فِيهِ مِنَ الْعَيْشِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ لَقَدْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِـعَ أَهْـلُـهُ مِـنَ الْـخُبْـزِ الْـغَـلِيْـثِ۔

موسیٰ کے باپ علی بن رباح سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اسکندریہ میں سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، لوگوں نے اپنی خوشحالی کا ذکر کیا، اس موقع پر ایک صحابی نے کہا: رسول اللہ ﷺ اس حال میں فوت ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے اہل و عیال نے جَو اور سُلت کی مکس روٹی نہیں کھائی۔

(۹۲۹۲) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(۹۲۹۳) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم (انظر: ۱۷۷۷۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: مُوْسٰى: يَعْنِي الشَّعِيْرَ وَالسَّلْتَ إِذَا خُلِطَا۔ (مسند احمد: ١٧٩٢٤)

فوائد:...... سَلْت: یہ جَو کی ہی ایک قسم ہے، گندم کے مشابہ ہوتی ہے اور اس پر چھلکا نہیں ہوتا۔

اَلْخُبْزُ الْغَلِيْث: وہ روٹی جس میں دو قسم کے آٹے ڈالے جائیں، جیسے گندم اور جو، راوی نے جو تفسیر بیان کی ہے، اس میں جَو کی دو قسموں کا بیان ہے۔

(٩٢٩٤)۔ عَنْ اَبِي حَرْبٍ اَنَّ طَلْحَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ لِي بِهَا مَعْرِفَةٌ، فَنَزَلْتُ فِي الصُّفَّةِ مَعَ رَجُلٍ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ مُدٌّ مِّنْ تَمْرٍ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحْرَقَ بُطُوْنَنَا التَّمْرُ، وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ، فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ ثُمَّ قَالَ: ((وَاللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُ خُبْزًا، اَوْ لَحْمًا لَاَطْعَمْتُكُمُوْهُ، اَمَا اِنَّكُمْ تُوْشِكُوْنَ اَنْ تُدْرِكُوْا، وَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اَنْ يُّرَاحَ عَلَيْكُمْ بِالْجِفَانِ، وَتَلْبَسُوْنَ مِثْلَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ۔)) قَالَ: فَمَكَثْتُ اَنَا وَصَاحِبِي ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِيْرَ، حَتّٰى جِئْنَا اِلٰى اِخْوَانِنَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَوَاسَوْنَا، وَكَانَ خَيْرَ مَا اَصَبْنَا هٰذَا التَّمْرُ۔ (مسند احمد: ١٦٠٨٤)

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ، جو کہ اصحاب رسول میں سے ہیں، سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا، جبکہ میری کسی سے معرفت نہیں تھی، میں صفہ میں ایک آدمی کے ساتھ ٹھہرا، مجھے اور اس کو روزانہ ایک مُدّ کھجوروں کا ملتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کھجور نے ہمارے پیٹ جلا دیئے ہیں اور گھٹیا روئی کے سخت کپڑے ہمارے جسم کو کھا گئے ہیں، یہ سن کر نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میرے پاس روٹی یا گوشت ہوتا تو میں تم کو ضرور کھلاتا، خبردار! قریب ہے کہ تم ان نعمتوں کو پالو، تم میں سے جس نے اس چیز کو پالیا کہ تم پر بڑی بڑی دیگیں لائی جائیں، (تو پھر تو اس کو کفایت کرے گا) اور تم کعبہ کے پردوں کی طرح کپڑے پہنو گے۔'' پھر اٹھارہ دنوں تک میرے اور میرے ساتھی کا کھانا پیلو کے درخت کا کالا پھل رہا، پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس گئے، پس انھوں نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا، بہرحال ہم کو وہاں سے بھی کھجور ہی ملی، البتہ وہ بہترین قسم کی تھی۔

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ نے مال و دولت کی کثرت کی جو پیشین گوئی، حرف بہ حرف پوری ہوئی، لیکن اپنے ساتھ بہت سارے مفاسد لائی۔

(٩٢٩٤) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه البزار: ٣٦٧٣، وابن حبان: ٦٦٨٤، والطبراني في "الكبير": ٨١٦٠ (انظر: ١٥٩٨٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۲۹۵)۔ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي مَسْعُودٍ (يَعْنِي أَبَا مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيَّ) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ، فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا فَيُحَامِلُ فَيَجِيْءُ بِالْمُدِّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمِ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ۔ قَالَ شَقِيقٌ: فَرَأَيْتُ أَنَّهُ يُعَرِّضُ بِنَفْسِهِ۔ (مسند احمد: ۲۲۷۰۳)

سیدنا عتبہ بن عمر اور سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ صدقے کا حکم دیتے تھے، پس ہم میں سے ایک آدمی جاتا اور بوجھ اٹھانے کا کام کر کے ایک مد لے کر آتا، جبکہ آج بعض کے پاس ایک ایک لاکھ درہم موجود ہے۔ شقیق کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ ایک لاکھ والے سے اپنے آپ کو مراد لیتے تھے۔

(۹۲۹۶)۔ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَمَّا احْتُضِرَ سَلْمَانُ بَكٰى، وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا، فَتَرَكْنَا مَا عَهِدَ إِلَيْنَا، أَنْ يَكُوْنَ بُلْغَةُ أَحَدِنَا مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، قَالَ: ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا تَرَكَ فَإِذَا قِيْمَةُ مَا تَرَكَ بِضْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ دِرْهَمًا، أَوْ بِضْعَةٌ وَثَلَاثُوْنَ دِرْهَمًا۔ (مسند احمد: ۲٤۱۱۲)

حسن بصری کہتے ہیں: جب سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو وہ رونے لگ گئے اور انھوں نے کہا: بیشک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نصیحت کی تھی، لیکن ہم نے آپ ﷺ کی وصیت کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ کی نصیحت یہ تھی کہ سوار کے زادِ راہ کی طرح ہماری روزی بقدر ضرورت ہونی چاہیے۔ پھر سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ جو ترکہ چھوڑ کر فوت ہوئے، جب ہم نے اس کو دیکھا تو وہ پچیس چھبیس یا پینتیس چھتیس درہموں کی قیمت کا تھا۔

(۹۲۹۷)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لِيَكْفِ أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ۔)) (مسند احمد: ۲۳٤۳۱)

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کو دنیا سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہونی چاہیے۔''

(۹۲۹۸)۔ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ أَبُوْذَرٍّ رضي الله عنه: إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ تَرَكْتُهُ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: بیشک میں روزِ قیامت سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوں گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک قیامت کے دن وہ شخص سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا، جو دنیا سے اسی حالت پر جائے گا، جس حالت میں میں اس کو چھوڑ رہا

(۹۲۹۵) تخریج: أخرجه البخاری: ۱٤۱۵، ٤٦٦۸، ومسلم: ۱۰۱۸ (انظر: ۲۲۳٤۷)

(۹۲۹٦) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه ابن ماجه: ٤۱۰٤ (انظر: ۲۳۷۱۱)

(۹۲۹۷) تخریج: حدیث محتمل للتحسین بشاهده، أخرجه ابن ابی شیبة: ۱۳/ ۲٤۵، والدارمی: ۲۷۱۸ (انظر: ۲۳۰٤۳)

(۹۲۹۸) تخریج: حدیث محتمل للتحسین، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۱٦۲۷ (انظر: ۲۱٤۵۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَاللّٰهِ مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ تَشَبَّثَ مِنْهَا بِشَيْءٍ غَيْرِيْ۔)) (مسند احمد: ۲۱۷۹۰)

ہوں۔'' اور اللہ کی قسم ہے کہ تم میں سے ہر آدمی کسی نہ کسی طرح دنیا میں ملوث ہوا ہے، ماسوائے میرے۔

فوائد: ...... اس امت کا سب سے بہترین گروہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ہے، لیکن انھوں نے دنیوی وسائل کے اعتبار سے کیسی زندگی گزاری، چندایک مثالیں اس باب میں بھی مذکور ہیں۔

بَابُ قِصَّةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فِي الْجُوْعِ وَفِيْهَا مُعْجِزَةٌ عَظِيْمَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بھوک کا واقعہ اور اس معاملے نبی کریم ﷺ کے عظیم معجزے کا بیان

(۹۲۹۹)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه كَانَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ، فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ، فَلَمْ يَفْعَلْ، فَمَرَّ عُمَرُ رضي الله عنه فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، مَا سَاَلْتُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِيْ فَلَمْ يَفْعَلْ، فَمَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَعَرَفَ مَا فِيْ وَجْهِيْ، وَمَا فِيْ نَفْسِيْ، فَقَالَ: ((اَبَاهُرَيْرَةَ۔)) قُلْتُ لَهُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((اَلْحَقْ۔))، وَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِيْ فَوَجَدْتُ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ قَالَ: ((مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا اللَّبَنُ؟۔)) فَقَالُوْا: اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ اَوْ آلُ فُلَانٍ، قَالَ: ((اَبَا هُرَيْرَةَ۔))، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، قَالَ: ((اِنْطَلِقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِيْ۔))، قَالَ: وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں بھوک کی وجہ سے اپنے جگر کو زمین پر ٹیک دیتا تھا، اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا، ایک دن ایسے ہوا کہ میں اس راستے پر بیٹھ گیا، جہاں سے لوگ گزرتے تھے، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے، میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا، میرا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں (اور کھانا کھلائیں گے)، لیکن انھوں نے ایسے نہ کیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گزرے، میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا، ان سے بھی سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے، لیکن انھوں نے بھی ایسے نہ کیا، اتنے میں ابو القاسم ﷺ گزرے اور آپ ﷺ نے میرے چہرے اور میرے نفس کی بات پہچان لی اور فرمایا: ''ابو ہریرہ!'' میں نے کہا: جی، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ چلو۔'' پھر جب آپ ﷺ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو میں نے آپ ﷺ سے اندر جانے کی اجازت طلب اور آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی، پس میں نے وہاں دودھ کا ایک پیالہ پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟'' گھر

(۹۲۹۹) تخريج: أخرجه البخاري: ٦٢٤٦، ٦٤٥٢ (انظر: ١٠٦٧٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْإِسْلَامِ، لَمْ يَأْوُوْا إِلٰى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ، إِذَا جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَدِيَّةٌ أَصَابَ مِنْهَا، وَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مِنْهَا، قَالَ: وَأَحْزَنَنِي ذٰلِكَ، وَكُنْتُ أَرْجُوْا أَنْ أُصِيْبَ مِنَ اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوّٰى بِهَا بَقِيَّةَ يَوْمِي وَلَيْلَتِي، فَقُلْتُ: أَنَا الرَّسُوْلُ فَإِذَا جَاءَ الْقَوْمُ كُنْتُ أَنَا الَّذِي يُعْطِيْهِمْ فَقُلْتُ: مَا يَبْقٰى لِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُدٌّ، فَانْطَلَقْتُ فَدَعَوْتُهُمْ، فَأَقْبَلُوْا، فَاسْتَأْذَنُوْا فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: ((أَبَاهِرٍّ! خُذْ فَأَعْطِهِمْ۔))، فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيْهِمْ، فَيَأْخُذُ الرَّجُلُ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيْهِ الْآخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدَّ الْقَدَحَ حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهِمْ، وَدَفَعْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ فِي يَدِهِ وَبَقِيَ فِيْهِ فَضْلَةٌ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ وَتَبَسَّمَ فَقَالَ: ((أَبَاهِرٍّ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، قَالَ: بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ، فَقُلْتُ: صَدَقْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَاقْعُدْ فَاشْرَبْ۔))، قَالَ: فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ لِي: ((اِشْرَبْ۔)) فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ لِي: ((اِشْرَبْ۔)) فَأَشْرَبُ حَتّٰى قُلْتُ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهَا فِيَّ مَسْلَكًا، قَالَ: ((نَاوِلْنِي الْقَدَحَ۔))

والوں نے کہا: جی فلاں یا آل فلاں نے ہمارے لیے تحفہ بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ!'' میں نے کہا: جی، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اہل صفہ کو بلا کر لاؤ۔'' صفہ والے لوگ اسلام کے مہمان تھے، ان کا نہ کوئی اہل خانہ تھا اور نہ مال و دولت، جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا تو آپ ﷺ اس میں کچھ حصہ ان کو بھی بھیجتے تھے، لیکن اب کی بار تو مجھے اس چیز نے غمگین کر دیا، کیونکہ مجھے امید تھی کہ میں یہ دودھ پیوں گا اور دن رات کا باقی حصہ قوت حاصل کروں گا، لیکن اب مسئلہ یہ بنا ہے کہ قاصد بھی میں ہوں، جب اہل صفہ آ جائیں گے تو میں نے ہی ان کو پلانا ہوگا اور میرے لیے دودھ باقی نہیں رہے گا، لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول کی اطاعت کے بغیر بھی کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ سو میں گیا اور اُن کو بلا کر لے آیا، پس وہ آئے اور آپ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی، وہ گھر میں آکر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہر! دودھ پکڑو اور ان کو پلاؤ۔'' پس میں نے پیالہ پکڑا اور اُن کو دینا شروع کیا، ایک آدمی پیالہ پکڑتا اور پیتا، یہاں تک کہ سیراب ہو جاتا، پھر وہ پیالہ واپس کر دیتا اور میں دوسرے کو دیتا، پس وہ پیتا، یہاں تک سیراب ہو جاتا اور پھر پیالہ واپس کر دیتا، یہ سلسلہ جاری رہا، یہاں تک کہ میں آخری بندے تک پہنچ گیا، اور پھر میں نے وہ پیالہ رسول اللہ ﷺ کو پکڑایا، آپ ﷺ نے پکڑا اور اور اس کو اپنے ہاتھ پر رکھا، ابھی تک اس میں دودھ کی کچھ مقدار باقی تھی، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا، پس اس کی دیکھا اور مسکرانے لگے اور فرمایا: ''ابو ہر!'' میں نے کہا: جی، اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور تو، ہم دو باقی

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنَ الْفَضْلَةِ ﷺ۔

(مسند احمد: ١٠٦٩٠)

رہ گئے ہیں۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ سچ فرما رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سو بیٹھو اور پیو۔'' پس میں بیٹھ گیا اور پیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''اور پیو۔'' میں نے اور پیا، پس آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ ''اور پیو۔'' اور میں پیتا رہا، یہاں تک کہ میں نے کہا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر پیالہ مجھے پکڑا دو۔'' میں نے آپ ﷺ کو پیالہ دے دیا، پھر باقی ماندہ دودھ آپ ﷺ نے پی لیا۔

فوائد: ...... پیٹ پر پتھر باندھنے کی وجوہات دو ہیں: (١) پتھر کی ٹھنڈک سے بھوک کی تیزی کو کم کرنے کے لیے، یا (٢) پتھر کی مدد سے آدمی اعتدال میں رہتا ہے اور سیدھا کھڑا ہو سکتا ہے، وگرنہ خالی معدے کی صورت میں اس طرح رہنا مشکل ہوتا ہے۔

❁❁❁❁

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ الْفَقْرِ وَالْغِنٰی
فقراور غنیٰ کے مسائل

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْفَقْرِ مَعَ الصَّلَاحِ
راست روی اور نیکی کے ساتھ فقیری کی ترغیب کا بیان

(٩٣٠٠)۔ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم : ((اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِيَائِي (وَفِی رِوَايَةٍ: اِنَّ اَغْبَطَ النَّاسِ) عِنْدِی مُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ، ذُوْحَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَكَانَ فِی النَّاسِ غَامِضًا، لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ، فَعَجِلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّ تُرَاثُهُ، وَقَلَّتْ بَوَاكِيْهِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٥٥٠)

سیدنا ابو امامہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ‌ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم ‌ نے فرمایا: ''بیشک لوگوں میں سے میرا سب سے زیادہ قابل رشک دوست وہ مؤمن ہے، جو کم مال اور کم افرادی کنبے والا ہو، لیکن نماز کی زیادہ مقدار والا ہو، اچھے انداز میں اپنے ربّ کی عبادت کرنے والا، لوگوں میں گمنام ہو، اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو اور اس کی موت جلدی آ جائے اور اس کی میراث کم ہو اور اس کے رونے والے بھی کم ہوں۔''

(٩٣٠١)۔ عَنِ الْبَرَاءِ السَّلِيْطِيِّ، عَنْ نُقَادَةَ الْاَسَدِيِّ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ بَعَثَ نُقَادَةَ الْاَسَدِيَّ اِلَی رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُهُ نَاقَةً لَهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ رَدَّهُ، فَاَرْسَلَ بِهِ اِلَی رَجُلٍ آخَرَ سِوَاهُ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِنَاقَةٍ، فَلَمَّا اَبْصَرَ

سیدنا نقادہ اسدی ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ‌ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم ‌ نے سیدنا نقادہ کو ایک آدمی کی طرف ایک اونٹنی لینے کے لیے بھیجا، لیکن اس آدمی نے اس کو کچھ دیے بغیر واپس کر دیا، آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم ‌ نے ایک دوسرے آدمی کی طرف بھیجا، اس نے اونٹنی دے دی، جب آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وسلم ‌ نے دیکھا کہ نقادہ اونٹنی لے

(٩٣٠٠) تخريج: اسناده ضعيف جدا، ليث بن ابی سليم و عبيد الله بن زحر الافريقی ضعيفان، ثم هو منقطع، فان عبد الله لم يسمع من القاسم، أخرجه الطيالسی: ١١٣٣، والطبرانی: ٧٨٦٠(انظر: ٢٢١٩٧)

(٩٣٠١) تخريج: اسناده ضعيف لجهالة البراء السليطی، أخرجه ابن ماجه: ٤١٣٤ (انظر: ٢٠٧٣٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَ بِهَا نُقَادَةُ يَقُوْدُهَا، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهَا وَفِيْمَنْ أَرْسَلَ بِهَا))، قَالَ نُقَادَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!، وَفِيْمَنْ جَاءَ بِهَا، قَالَ: ((وَفِيْمَنْ جَاءَ بِهَا۔)) فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَ فُلَانٍ وَوَلَدِهِ)) يَعْنِي الْمَانِعَ الْأَوَّلَ۔ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ۔)) يَعْنِي صَاحِبَ النَّاقَةِ الَّذِيْ أَرْسَلَ بِهَا۔ (مسند احمد: ٢١٠١٥)

کر آ رہا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس اونٹنی میں اور اس کو بھیجنے والے میں برکت فرما۔'' سیدنا نقادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور اس میں بھی برکت ہو، جو اس کو لایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور اس میں بھی برکت ہو جو اس کو لایا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کو دوہنے کا حکم دیا، پس اس کو دوہا گیا، اس نے خوب دودھ دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! فلاں اور اس کی اولاد کے مال کو زیادہ کر دے۔'' آپ ﷺ کی مراد اونٹنی نہ دینے والا پہلا آدمی تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! فلاں کی روزی کو یومیہ بنا دے۔'' اس سے آپ ﷺ کی مراد اونٹنی بھیجنے والا شخص تھا۔

فوائد: ......''یومیہ'' سے مراد یہ ہے کہ ہر دن کا رزق اسی دن کو ملتا رہے اور اس طرح بقدر کفاف گزر بسر ہوتی رہے۔

(٩٣٠٢)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ بَيْتِي قُوْتًا۔))(مسند احمد: ٩٧٥٢)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میرے گھر والوں کی روزی گزارے کے بقدر بنا دے۔''

فوائد: ......''قُوْت'' سے مراد بدن کی بقاء کے لیے ضروری اشیائے خوردنی، بقدر سدرمق روزی اور قوت لا یموت۔

(٩٣٠٣)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)۔ بِلَفْظٍ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔)) (مسند احمد: ٧١٧٣)

(دوسری سند) اس کے الفاظ یہ ہیں: ''اے اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کی روزی گزارے کے بقدر بنا دے۔''

(٩٣٠٤)۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، غَنِيٌّ وَلَا فَقِيْرٌ، إِلَّا وَدَّ أَنَّمَا كَانَ أُوْتِيَ مِنْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بروز قیامت ہر کوئی، وہ غنی ہو یا فقیر، یہ چاہے گا کہ کاش اس کو دنیا میں بقدر سدرمق روزی دی گئی ہوتی۔''

(٩٣٠٢) تخريج: أخرجه مسلم: ١٠٥٥ (انظر: ٨٧٥٣)

(٩٣٠٣) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(٩٣٠٤) تخريج: اسناده ضعيف جدا، نُفيع الاعمى متروك الحديث، أخرجه ابن ماجه: ٤١٤٠ (انظر: ١٢١٦٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الدُّنْيَا قُوْتًا۔)) قال: يعني في الدنيا۔ (مسند احمد: ١٢١٨٧)

(٩٣٠٥)۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ خَرَّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْخَصَاصَةِ، وَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، حَتّٰى يَقُوْلَ الْأَعْرَابُ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ، فَإِذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ: ((لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَأَحْبَبْتُمْ لَوْ أَنَّكُمْ تَزْدَادُوْنَ حَاجَةً وَفَاقَةً۔)) قَالَ فَضَالَةُ: وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ۔ (مسند احمد: ٢٤٤٣٥)

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو بھوک کی وجہ لوگ نماز کے قیام کے دوران گر جاتے تھے، ایسے لوگوں کا تعلق اصحاب صفہ سے ہوتا تھا، بدّو لوگ کہتے تھے: یہ تو پاگل ہو گئے ہیں، پس جب رسول اللہ ﷺ نماز کو پورا کرتے تو ان کی طرف پھر کر فرماتے: ''اگر تم کو پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے لیے کیا اجروثواب ہے تو تم یہ پسند کرو گے کہ کاش حاجت اور فاقے میں اور اضافہ ہو جائے۔'' سیدنا فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔

فوائد: ......سبحان اللہ! اگر کوئی آدمی فقر و فاقہ کے ایام صبر کے ساتھ گزار دے گا تو موت کے بعد والی گھاٹیاں آسانی سے طے کر لے گا۔

(٩٣٠٦)۔ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ، اَلْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ۔)) (مسند احمد: ٢٤٠٢٤)

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں ہیں، ابن آدم تو ان کو ناپسند کرتا ہے (لیکن حقیقت میں وہ دونوں اس کے لیے بہتر ہیں)، ایک موت ہے، اور موت مؤمن کے لیے فتنے سے بہتر ہے اور دوسری قلت مال ہے، حالانکہ قلتِ مال کی وجہ سے حساب قلیل ہوتا ہے۔''

(٩٣٠٧)۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ: أَيْ رَبِّ! عَبْدُكَ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک جناب موسی علیہ السلام نے کہا: اے میرے ربّ! تو اپنے مؤمن بندے کو دنیا میں غربت زدہ اور تنگ حال بنا دیتا

(٩٣٠٥) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه الترمذي: ٢٣٦٨ (انظر: ٢٣٩٣٨)

(٩٣٠٦) تخريج: اسناده جيّد (انظر: ٢٣٦٢٥)

(٩٣٠٧) تخريج: اسناده ضعيف لضعف ابن لهيعة، ولضعف دراج في روايته عن ابي الهيثم (انظر: ١١٧٦٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْـمُـؤْمِنُ تُقَتَّرُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: فَيُفْتَحُ لَـهُ بَابُ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا، قَالَ: يَا مُوْسٰى! هٰـذَا مَاأَعْدَدْتُ لَهُ، فَقَالَ مُوْسٰى: أَيْ رَبِّ! وَعِـزَّتِكَ وَجَـلَالِكَ لَـوْ كَـانَ أَقْطَعَ الْيَدَيْنِ وَالـرِّجْـلَيْـنِ يُسْحَبُ عَلٰى وَجْهِهِ مُنْذُ يَوْمَ خَـلَـقْتَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هٰذَا مَصِيْرَهُ لَـمْ يَـرَ بُؤْسًا قَطُّ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ مُوْسٰى: أَيْ رَبِّ! عَبْـدُكَ الْكَافِرُ تُوَسِّعُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، قَـالَ: فَيُـفْتَـحُ لَـهُ بَـابٌ مِـنَ النَّارِ فَيُقَالُ: يَا مُـوْسٰى! هٰذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ، فَقَالَ مُوْسٰى: أَيْ رَبِّ! وَعِـزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَـوْ كَـانَتْ لَهُ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمَ خَلَقْتَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هٰـذَا، مَـصِيْـرَهُ كَـانْ لَـمْ يَرَ خَيْرًا قَطُّ۔))

(مسند احمد: ۱۱۷۸۹)

ہے؟ اتنے میں جناب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا گیا اور وہ اس کی طرف دیکھنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے کہا: اے موسیٰ! یہ جنت میں نے اسی مؤمن کے لیے تیار کی ہے۔ پھر جناب موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! تیرے جلال کی قسم! اگر اس مؤمن کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور پھر اس کو اس کے یوم ولادت سے لے کر روزِ قیامت تک چہرے کے بل گھسیٹا جاتا رہے اور لیکن اگر اس کا انجام یہ جنت ہوا تو وہ تو یوں سمجھے گا کہ اس نے کبھی کوئی تنگی دیکھی ہی نہیں۔ پھر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اے میرے رب! تو نے اپنے کافر بندے کے لیے دنیا میں بڑی وسعت پیدا کی ہے؟ اتنے میں موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھولا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: اے موسیٰ! یہ جہنم میں نے اسی کافر کے لیے تیار کی ہے۔ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اے میرے رب! تیری عزت اور جلال کی قسم! اگر اس کو اس کے یوم تخلیق سے روزِ قیامت تک پوری دنیا دے دی جائے، لیکن اس کا انجام یہ ہو تو وہ تو یوں سمجھے گا کہ اس نے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''

فوائد: ...... یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن انجام کے اعتبار سے تو مؤمن اور کافر کی یہی سوچ ہوگی، جو اس حدیث میں بیان کی گئی ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((يُـؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّـارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَـعِيـمٌ قَـطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللّٰهِ! يَا رَبِّ! وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْـغَةً فِـي الْـجَـنَّةِ فَيُـقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَالـلّٰهِ! يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔)) ...... ''قیامت کے دن جہنم والوں میں سے اس آدمی کو لایا جائے گا، جو اہل دنیا میں بہت نعمتوں والا تھا، پھر اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت بھی ملی ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے رب!

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللہ کی قسم! نہیں۔ پھر اہل جنت میں سے اس آدمی کو پیش کیا جائے گا، جسے دنیا میں لوگوں سے سب سے زیادہ تکلیف آئی ہوں گی، پھر اسے جنت میں ایک دفعہ غوطہ دے کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف بھی دیکھی؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی سختی بھی گزری؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم! نہیں، کبھی مجھ پر کوئی تکلیف نہیں پڑی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شدت و سختی دیکھی۔'' (صحیح مسلم: ۵۰۲۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں سکون عطا فرمائے۔ (آمین)

(۹۳۰۸)۔ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ، يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ: وَاللّٰهِ مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَوْ قَالَ: نَبِيُّكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْبَعُ مِنَ الدَّقَلِ، وَمَاتَرْضَوْنَ دَوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ۔ (مسند احمد: ١٨٥٤٦)

سماک بن حرب کہتے ہیں: سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے منبر پر ہمیں بیان کیا اور کہا: اللہ کی قسم! تمہارا نبی تو ردّی کھجوروں سے سیر ہو جاتا تھا، لیکن تم قسما قسم کی کھجوروں اور مکھن کے بغیر راضی ہی نہیں ہوتے۔

(۹۳۰۹)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)۔ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرُبَّمَا اَتٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الشَّهْرُ يَظَلُّ يَتَلَوّٰى مَايَشْبَعُ مِنَ الدَّقَلِ۔ (مسند احمد: ١٨٥٤٧)

(دوسری سند) سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں، پس رسول اللہ ﷺ پر ایسے مہینے بھی آتے تھے کہ آپ ﷺ پر بل پڑ جاتے تھے اور آپ ﷺ ردّی کھجوروں سے بھی سیر نہیں ہو پاتے تھے۔

(۹۳۱۰)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: مَاكَانَ يَفْضُلُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزُ الشَّعِيْرِ۔ (مسند احمد: ٢٢٥٣٧)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جو کی روٹی بھی رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کی ضرورت سے زائد نہیں ہوتی تھی۔

(۹۳۱۱)۔ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، حَدَّثَنِي اَحَدُ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَا اَحْسَبُهُ اِلَّا قَدْ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

ابو العلاء کہتے ہیں: بنو سُلیم کے ایک آدمی نے مجھے بیان کیا، میرا یہی خیال ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا، بہرحال اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو اس چیز کے

(۹۳۰۸) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٩٧٧ (انظر: ١٨٣٥٦)

(۹۳۰۹) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(۹۳۱۰) تخريج: حديث صحيح (انظر: ٢٢١٨٤)

(۹۳۱۱) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه البيهقي في "الشعب": ٩٧٢٥ (انظر: ٢٠٢٧٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَبْتَلِي عَبْدَهُ بِمَا أَعْطَاهُ فَمَنْ رَضِيَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَارَكَ اللّٰهُ لَهُ فِيهِ وَوَسِعَهُ، وَمَنْ لَّمْ يَرْضَ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ۔ (مسند احمد: ۲۰۵٤٠)

ساتھ آزماتا ہے، جو اس کو عطا کرتا ہے، پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے رزق میں برکت کرتا ہے اور مزید وسعت عطا کرتا ہے اور جو اس تقسیم پر راضی نہیں ہوتا، اس کے رزق میں برکت نہیں کی جاتی۔

فوائد: ......اگر فقر وفاقہ کی وجہ سے نیکی اور راست روی کے امور متأثر نہ ہوں تو پھر ایسی فقیری آخرت کے حساب وکتاب کے لیے مفید ہوگی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ
فقیر مہاجرین اور کمزور لوگوں کی فضیلت کا بیان

(۹۳۱۲)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: ((طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔)) فَقِيْلَ: مَنِ الْغُرَبَاءُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((أُنَاسٌ صَالِحُوْنَ فِي أُنَاسِ سُوْءٍ كَثِيْرٍ، مَنْ يَعْصِيْهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيْعُهُمْ۔)) قَالَ: وَكُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم يَوْمًا آخَرَ حِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم: ((سَيَأْتِي أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوْرُهُمْ كَضَوْءِ الشَّمْسِ۔)) قُلْنَا: مَنْ أُولٰئِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! (وَفِي رِوَايَةٍ) فَقَالَ: أَبُوْبَكْرٍ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ نَحْنُ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكُمْ خَيْرٌ كَثِيْرٌ۔)) فَقَالَ: ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ تُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، يَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ، يُحْشَرُوْنَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ۔)) (مسند احمد: ٦٦٥٠)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم نے فرمایا، جبکہ ہم آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم کے پاس موجود تھے: ''غُرَباء کے لیے خوشخبری ہے۔'' کسی نے کہا: غرباء کون لوگ ہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم نے فرمایا: ''یہ بہت زیادہ برے لوگوں کے اندر پائے جانے والے نیک لوگ ہوتے ہیں، ان کی بات نہ ماننے والوں کی تعداد بات ماننے والوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔'' وہ کہتے ہیں: ایک اور دن کی بات ہے، سورج طلوع ہو رہا تھا، جبکہ ہم رسول اللہ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم کے پاس موجود تھے، آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن میرے امت میں سے ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کا نور سورج کی روشنی کی طرح ہوگا۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہوں گے؟ ایک روایت میں ہے: سیدنا ابو بکر ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان سے مراد ہم لوگ ہیں؟ آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم نے فرمایا: ''جی نہیں، اور تم لوگوں میں بھی بڑی خیر ہے۔'' پھر آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم نے فرمایا: ''یہ فقراء مہاجرین ہیں، جن کے ذریعے ناپسندیدہ چیزوں سے بچا جاتا ہے اور ان میں جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اس کی ضرورت اس

(۹۳۱۲) تخريج: حديث حسن لغيره (انظر: ٦٦٥٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

کے سینے میں ہوتی ہے، ان لوگوں کو زمین کے مختلف خطوں سے جمع کیا جائے گا۔''

فوائد: ......فقراء مہاجرین کے جہاد کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو امن ملتا ہے، سینے میں ضرورت ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اپنے دل کی خواہش پوری نہ کر سکے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان بن گئے۔

(۹۳۱۳)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِنْ شِئْتُمْ أَعْطَيْنَاكُمْ مِمَّا عِنْدَنَا وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، قَالُوْا: فَإِنَّا نَصْبِرُ فَلَا نَسْأَلُ شَيْئًا۔ (مسند احمد: ٦٥٧٨)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک فقراء مہاجرین بروز قیامت مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے سبقت لے جائیں گے۔'' سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم لوگ چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنے مال میں سے دے دیتے ہیں اور اگر چاہتے ہو تو ہم تمہارا معاملہ سلطان کے سامنے ذکر کر دیتے ہیں، انھوں نے کہا: ہم صبر کریں گے اور کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔

فوائد: ......صحیح مسلم کی تفصیلی روایت یوں ہے:

ابو عبد الرحمن کہتے ہیں: وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا۔)) ......تین آدمی سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میں بھی ان کے پاس موجود تھا، انھوں نے کہا: اے ابو محمد! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، نہ خرچ ہے، نہ سواری، نہ مال و متاع۔ سیدنا عبد اللہ نے ان تینوں آدمیوں سے کہا: تم کیا چاہتے ہو، اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم ہماری طرف لوٹ آؤ ہم تمہیں وہ دیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم فقراء مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' ان صحابہ نے کہا: ہم لوگ صبر کریں گے اور کچھ نہیں مانگے گے۔

(۹۳۱۳) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۹۷۹ (انظر: ٦٥٧٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۱٤)۔ حَدَّثَنَا الْهُذَيْلُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْكُوْفِيُّ الْجُعْفِيُّ، كَانَ يَجْلِسُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ يَعْنِي مَدِيْنَةَ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: هٰذَا شَيْخٌ قَدِيْمٌ كُوْفِيٌّ، عَنْ مُطَّرِحِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ (يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ)، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَوَجَدْتُ فِيْهَا خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ، فَقُلْتُ: مَاهٰذَا؟ قَالَ: بِلَالٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَذَرَارِيُّ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَقَلَّ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ، فَقِيْلَ لِي: أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ فَهُمْ هَاهُنَا بِالْبَابِ يُحَاسَبُوْنَ وَيُمَحَّصُوْنَ، وَأَمَّا النِّسَاءُ فَأَلْهَاهُنَّ الْأَحْمَرَانِ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ، فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ أُتِيْتُ بِكِفَّةٍ فَوُضِعْتُ فِيْهَا وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِأَبِي بَكْرٍ ؓ فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيْءَ بِجَمِيْعِ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُضِعُوْا فَرَجَحَ أَبُوْبَكْرٍ ؓ، وَجِيْءَ بِعُمَرَ فَوُضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيْءَ بِجَمِيْعِ أُمَّتِي فَوُضِعُوْا فَرَجَحَ عُمَرُ ؓ، وَعُرِضَتْ أُمَّتِي رَجُلًا رَجُلًا فَجَعَلُوْا

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا اور اپنے سامنے سے آہٹ سنی، میں نے پوچھا کہ یہ کون سی آواز ہے؟ اس نے کہا: یہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہیں، پھر میں آگے کو بڑھا اور دیکھا کہ جنت میں زیادہ تر لوگ فقراء مہاجرین اور مسلمانوں کے بچے ہیں اور سب سے کم مالدار لوگ اور عورتیں ہیں، پھر مجھے بتلایا گیا کہ مالدار لوگوں کا جنت کے دروازے پر ابھی محاسبہ کیا جا رہا ہے اور ان کی مزید جانچ پڑتال کی جا رہی ہے، رہا مسئلہ خواتین کا، تو دو سرخ چیزوں یعنی سونے اور ریشم نے ان کو غافل کر دیا تھا، پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے باہر آئے، جب میں دروازے پر ہی تھا تو میرے پاس ایک پلڑا لایا گیا اور مجھے اس میں اور میرے امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا، پس میں بھاری ثابت ہوا، پھر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لا کر ایک پلڑے میں رکھا گیا اور باقی امت کو دوسرے میں، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ والا پلڑا جھک گیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ایک پلڑے میں رکھا اور باقی ساری امت کو دوسری پلڑے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھاری ثابت ہوئے، پھر میری امت کے ایک ایک آدمی کو پیش کیا گیا، پس وہ آگے کو گزرتے گئے، میں نے اس معاملے میں سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سست اور متأخر پایا، پھر وہ ناامید ہو جانے کے بعد آیا، میں نے کہا: عبد الرحمٰن! انھوں نے کہا: جی اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، آپ تک پہنچنے سے پہلے مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ میں کبھی بھی آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا، مگر بڑھاپوں

(۹۳۱٤) تخریج: اسناده ضعيف جدا، على بن يزيد الهانى واهى الحديث، وعبيد الله بن زحر الافريقى و ابو المهلب مطرح ضعيفان، أخرجه الطبرانى فى "الاوسط": ٦١٤٦، وفى "الصغير": ٩٣٧ (انظر: ٢٢٢٣٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَمرُّوْنَ فَاسْتَبْطَأْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ الْإِيَاسِ، فَقُلْتُ: عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔ فَقَالَ: بِأَبِيْ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَاخَلَصْتُ إِلَيْكَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنِّيْ لَا أَنْظُرُ إِلَيْكَ أَبَدًا إِلَّا بَعْدَ الْمُشَيِّبَاتِ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ كَثْرَةِ مَالِيْ، أُحَاسَبُ وَأُمَحَّصُ۔)) (مسند احمد: ۲۲۵۸۷)

کے بعد، میں نے کہا: وہ کیوں؟ انھوں نے کہا: میرے مال کی کثرت کی وجہ سے میرا محاسبہ ہوتا رہا اور مزید جانچ پڑتال کی جاتی رہی۔‘‘

فوائد: ......مہاجرین کی فضیلت دوسری احادیث سے ثابت ہے، مذکورہ بالا روایت سے ملتی جلتی ایک حدیثِ مبارکہ درج ذیل ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ فَقَالَ: ((الْمُهَاجِرُوْنَ، يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُوْنَ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ: أَوَقَدْ حُوْسِبْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: بِأَيِّ شَيْءٍ نُحَاسَبُ؟ وَإِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ۔ قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيَقِيْلُوْنَ فِيْهِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ۔)) ......’’کیا آپ کو میری امت کی اس جماعت کے بارے میں علم ہے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گی؟‘‘ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ’’وہ جماعت مہاجرین کی ہے۔ وہ روزِ قیامت جنت کے دروازے پر آ کر دروازے کھولنے کا مطالبہ کریں گے۔ دربان ان سے پوچھے گا: آیا تمھارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟ وہ کہیں گے: کس موضوع پر ہم سے حساب کتاب لیا جائے؟ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مرتے دم تک ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر رہیں۔ سو وہ ان کے لیے دروازہ کھول دے گا اور وہ (داخل ہوکر) عام لوگوں کے داخلے سے پہلے چالیس سال کا قیلولہ بھی کر چکے ہوں گے۔‘‘ (حاکم: ۲/ ۷۰، شعب الایمان: ٤/ ۲۸/ ٤٢٦٠، صحیحہ: ۸۵۳)

(۹۳۱۵)۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمِ اللَّخْمِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ إِلٰى أَبِيْ سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ، فَحُمِلَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَرِيْدِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْحَوْضِ، فَقُدِّمَ بِهِ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُ

عباس بن سالم لخمی سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے ابو سلام حبشی کو بلا بھیجا، اس کو پیغام رساں کے ذریعے لایا گیا، وہ ان سے حوض کے بارے میں حدیث سننا چاہتے تھے، پس ان کو ان کے پاس لایا گیا، عمر بن عبد العزیز نے ان سے سوال کیا

(۹۳۱۵) تخریج: صحیح، قاله الالبانی، أخرجه ابن ماجه: ۴۳۰۳، والترمذی: ۲٤٤٤ (انظر: ۲۲۳٦۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقَالَ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ حَوْضِيْ مِنْ عَدَنَ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَاَكَاوِيْبُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا، اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ۔))، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((هُمُ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا، اَلدُّنْسُ ثِيَابًا، الذين لا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلا تُفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السُّدَدِ۔)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: لَقَدْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ اِلَّا اَنْ يَرْحَمَنِي اللّٰهُ، وَاللّٰهِ لاجَرَمَ اَنْ لا اَدْهُنَ رَاْسِيْ حَتّٰى يَشْعَثَ، وَلا اَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يَتَّسِخَ۔ (مسند احمد: ٢٢٧٢٥)

اور انھوں نے جواباً کہا: میں نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوض (کی وسعت) عدن سے عمان بلقاء تک ہے، اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے پیالے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں، جس نے اس سے پانی پی لے، وہ اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہیں ہوگا، اس پر سب سے پہلے آنے والے فقراء مہاجرین ہوں گے۔'' سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ وہ ہیں جن کے بال پراگندہ ہوتے ہیں، کپڑے میلے ہوتے ہیں، جو آسودہ حال عورتوں سے شادی نہیں کر سکتے اور جن کے لیے بند دروازے نہیں کھولے جاتے۔'' یہ سن کر عمر بن عبد العزیز نے کہا: میں نے تو آسودہ حال عورتوں سے شادی بھی کی ہے اور میرے لیے بند دراوازے بھی کھولے گئے ہیں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کر دے، اللہ کی قسم! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ میں اپنے سر پر اس وقت تک تیل نہیں لگاتا، جب تک وہ پراگندہ نہیں ہو جاتا اور زیبِ تن کیے ہوئے کپڑے نہیں دھوتا، جب تک وہ میلے نہیں ہو جاتے۔

(٩٣١٦)۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِبْغُوْنِيْ ضُعَفَائَكُمْ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ۔)) (مسند احمد: ٢٢٠٧٤)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول االلہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''ضعفاء کو میرے لیے تلاش کر کے لاؤ، بیشک تم لوگ انہی کمزوروں کی وجہ سے رزق دیے اور مدد کئے جاتے ہو۔''

فوائد:...... اس حدیثِ مبارکہ کے اولین مصداق فقیر مہاجرین ہیں۔

شیخ البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کمزوروں کی وجہ سے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، یہ تائید ونصرت صالحین کی ذات کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان کی دعا اور اخلاص کی وجہ سے ہوتی ہے، جیسا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہونے لگا کہ وہ اپنے سے کم مال والے صحابہ پر فضیلت رکھتے ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ

(٩٣١٦) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه ابوداود: ٢٥٩٤، والترمذي: ١٧٠٢ (انظر: ٢١٧٣١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

هٰـذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا: بِدَعْوَتِهِمْ وَ صَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ۔)) ......''اللہ تعالیٰ اس امت کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے اس امت کی مدد کرتا ہے۔ (سنن نسائی: ۲/ ٦٥، الفوائد لتمام: ق ۱۰۵/ ۲، الحلیة لأبی نعیم: ٥/ ٢٦)

اس روایت کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے، بلکہ مطلوبہ تفسیر کے علاوہ یہ روایت صحیح بخاری میں بھی ہے، اور اسی طرح اس کو امام احمد (۱/۱۶۳) نے بھی روایت کیا ہے۔ (صحیحہ: ۷۷۹) اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ ضعیف لوگوں کی عبادات و ادعیہ میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں لذت محسوس ہوتی ہے، کیونکہ ان کے دل دنیا کی محبت اور چاہت سے خالی ہوتے ہیں، ان کا صرف ایک مقصد ہوتا ہے کہ ان کی دعائیں قبول اور ان کے اعمال پاک ہو جائیں۔ امیر اور غریب اور قوی اور ضعیف میں بیان کیا گیا مذکورہ بالا فرق امیر اور قوی لوگوں کے لیے قابل تسلیم نہیں ہے، کیونکہ وہ ان تجربات سے نہیں گزرے اور ان کو سرے سے یہ احساس نہ ہو سکا کہ ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا تعلق ہوتا ہے۔

(۹۳۱۷)۔ عَـنْ عَـائِـذِ بْـنِ عَـمْـرٍو، اَنَّ سَـلْـمَـانَ وَصُهَيْبًـا وَبِلَالًا كَانُوْا قُعُوْدًا فِيْ أُنَاسٍ فَمَرَّ بِهِمْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَقَالُوْا: مَـا اَخَـذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ عُـنُـقِ عَـدُوِّ الـلّٰـهِ مَأْخَذَهَا بَعْدُ، فَقَالَ اَبُوْ بَـكْـرٍ: اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهَا؟ قَـالَ: فَـأُخْـبِـرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَـقَـالَ: ((يَا اَبَـابَـكْـرٍ، لَـعَـلَّـكَ اَغْضَبْتَهُمْ، فَلَئِنْ كُنْتَ اَغْـضَـبْـتَـهُـمْ لَـقَـدْ اَغْـضَـبْـتَ رَبَّكَ تَـبَـارَكَ وَتَـعَالٰى۔)) فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: اَيْ اِخْوَتَنَا! لَـعَـلَّـكُمْ غَضِبْتُمْ؟ فَقَالُوْا: لَا يَا اَبَابَكْرٍ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ۔ (مسند احمد: ۲۰۹۱٦)

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا سلمان، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم کچھ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے، وہاں سیدنا ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، ان لوگوں نے کہا: اللہ کے دشمن کی گردن اتارنے میں اللہ کی تلواروں نے اپنا حق ادا نہیں کیا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم یہ بات قریش کے بزرگ اور سردار کے بارے میں کہتے ہو؟ (کچھ خیال کرو)۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کو یہ ساری بات بتلائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو بکر! شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہو اور اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا تو تیرا رب بھی تجھ پر ناراض ہو جائے گا۔'' یہ سن کر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کی طرف لوٹے اور کہا: اے ہمارے بھائیو! شاید تم مجھ سے ناراض ہو گئے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں، اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ تجھ کو بخش دے۔

فوائد: ......غور کریں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسی عظیم ہستی کو فقیر صحابہ کے حقوق کے بارے میں متنبہ کیا جا رہا ہے، حالانکہ جو واقعہ پیش آیا، اس میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ حق بجانب تھے، کیونکہ سیدنا سلمان، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم کے تبصرے کا مطلب یہ تھا کہ ابو سفیان کو مشرف باسلام ہونے سے پہلے قتل ہو جانا چاہیے تھا، جبکہ یہ تبصرہ اتنا مناسب نہیں تھا، کیونکہ اب سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ مسلمان ہو چکے تھے۔

(۹۳۱۷) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵۰٤ (انظر: ۲۰٦٤۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ الْمَسَاكِيْنِ وَالتَّرْغِيْبِ فِيْ حُبِّهِمْ وَمُجَالَسَتِهِمْ

فقراء مساکین کی فضیلت اور ان سے محبت کرنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی ترغیب دلانے کا بیان

(۹۳۱۸)۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْحَوَارِيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ، عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِمِائَةِ عَامٍ۔)) قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِيْنَ عَامًا، فَقَالَ: عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَرْبَعُمِائَةِ عَامٍ۔)) قَالَ: حَتّٰى يَقُوْلَ الْغَنِيُّ: يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ عَيِّلًا۔)) قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمِّهِمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الَّذِيْنَ إِذَا كَانَ مَكْرُوْهٌ، بُعِثُوْا لَهُ، وَإِذَا كَانَ مَغْنَمٌ بُعِثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ، وَهُمُ الَّذِيْنَ يُحْجَبُوْنَ عَنِ الْأَبْوَابِ۔)) (مسند احمد: ۲۳۴۹۱)

بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''فقیر مؤمن جنت میں غنی مسلمانوں سے چار سو سال پہلے داخل ہوں گے۔'' میں نے کہا: حسن تو چالیس برسوں کا ذکر کرتا ہے؟ لیکن انھوں نے اصحابِ رسول کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو چار سو سال کی بات کی ہے، یہاں تک کہ غنی آدمی کہے گا: کاش میں بھی بہت زیادہ محتاج ہوتا۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ان فقیروں کی صفات بیان کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب جنگ کا موقع آتا ہے تو ان کو بھیجا جاتا ہے، لیکن جب غنیمت کی باری آتی ہے تو اوروں کو روانہ کیا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کو (وڈیروں کے) دروازوں سے دور کر دیا جاتا ہے۔''

(۹۳۱۹)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ۔)) (مسند احمد: ۸۵۰۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقراء مسلمان، مالدار مسلمانوں سے نصف یوم یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''

(۹۳۲۰)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ وَأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ أَمَّا أَهْلُ الْجَنَّةِ، فَكُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ أَشْعَثَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَوْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اہلِ جہنم اور اہلِ جنت کے بارے میں بتلا نہ دوں؟ جنتی لوگ یہ ہیں: ہر کمزور، جس کو کمزور سمجھا جاتا ہے، پراگندہ بالوں والا اور دو بوسیدہ پرانے کپڑوں والا، (لیکن

(۹۳۱۸) تخریج: اسنادہ ضعیف لضعف زید ابی الحواری (انظر: ۲۳۱۰۳)

(۹۳۱۹) تخریج: اسنادہ حسن (انظر: ۸۵۲۱)

(۹۳۲۰) تخریج: صحیح لغیرہ أخرجہ ابویعلی: ۳۹۸۷ (انظر: ۱۲۴۷۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہُ، وَاَمَّا اَھْلُ النَّارِ فَکُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ جَمَّاعٍ مَنَّاعٍ ذِیْ تَبَعٍ۔)) (مسند احمد: ۱۲۵۰۴)

اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی وقعت والا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھا دے تو وہ بھی اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔ اور جہنمی لوگ یہ ہیں: ہر بدمزاج (و بدخلق)، اکڑ کر چلنے والا، بہت زیادہ مال جمع کرنے والا اور بہت زیادہ بخل کرنے والا اور دوسرے لوگ جس کی پیروی کرتے ہیں۔''

فوائد: ...... غریب اور گوشۂ خمول میں رہنے والے لوگوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے، جن کو معاشرے میں کوئی امتیازی مقام حاصل نہیں ہوتا، وہ مغلوب اور بے بس ہوتے ہیں اور کوئی بھی ان کو وقعت نہیں دیتا، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز و مکرم ہوتے ہیں۔ نیز اس حدیث میں بدخلقی و بدمزاجی، غرور و گھمنڈ، بڑائی و تکبر، شہرت و ناموری، مال و دولت اور کنجوسی و بخیلی کی مذمت کی گئی ہے اور ان صفات کے حاملین کو دوزخی کہا گیا ہے۔

(۹۳۲۱)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: کُنْتُ فِیْ حَلْقَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَاِنَّ بَعْضَنَا لَیَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ، وَقَارِیءٌ لَّنَا یَقْرَؤُ عَلَیْنَا فَنَحْنُ نَسْمَعُ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ، اِذْ وَقَفَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَعَدَ فِیْنَا لِیَعُدَّ نَفْسَہُ مَعَھُمْ، فَکَفَّ الْقَارِیُٔ، فَقَالَ: ((مَاکُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ؟)) فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَانَ قَارِیءٌ لَّنَا یَقْرَاُ عَلَیْنَا کِتَابَ اللّٰہِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِیَدِہِ وَحَلَّقَ بِھَا یُوْمِیءُ اِلَیْھِمْ: ((اَنْ تَحَلَّقُوْا۔)) فَاسْتَدَارَتِ الْحَلْقَۃُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَرَفَ مِنْھُمْ اَحَدًا غَیْرِیْ، قَالَ: فَقَالَ: ((اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ الصَّعَالِیْكِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَۃِ عَامٍ۔)) (مسند احمد: ۱۱۶۲۶)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں انصاریوں کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، صورتحال یہ تھی کہ پردہ کرنے کے لیے بعض لوگ بعض کی اوٹ میں چھپ رہے تھے اور ایک قاری ہم پر تلاوت کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کا کلام سن رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے پاس تشریف لے آئے اور ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے، تاکہ اپنے نفس کو ان میں شمار کروائیں، پس قاری نے تلاوت بند کر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیا کہہ رہے تھے؟'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارا ایک قاری ہم پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کر رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے حلقہ بنایا اور اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اس طرح حلقہ بنا لو۔'' پس لوگ گھوم کر حلقے میں بیٹھ گئے، میرا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ کسی کو نہیں پہچانا، بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے فقیروں کی جماعت! خوش ہو جاؤ، تم مالدار لوگوں سے نصف دن یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو گے۔''

(۹۳۲۱) تخریج: حدیث حسن، أخرجه ابوداود: ۳۶۶۶، والترمذي: ۲۳۵۱، وابن ماجه: ۴۱۲۳ (انظر: ۱۱۶۰۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٩٣٢٢)۔ عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أُنْظُرْ أَرْفَعَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ۔)) فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ، قَالَ: قُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: قَالَ لِیْ: ((أُنْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ فِی الْمَسْجِدِ۔)) قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ، قَالَ: قُلْتُ هٰذَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ! لَهٰذَا أَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا۔)) (مسند احمد: ٢١٨٢٥)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابو ذر! دیکھ، مسجد میں کون آدمی سب سے زیادہ رفعت والا ہے؟'' وہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا، اچانک ایک آدمی نظر آیا، اس نے عمدہ پوشاک زیب تن کی ہوئی تھی، میں نے کہا: یہ ہے، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اب دیکھ، مسجد میں کون سا آدمی سب سے کم درجہ ہے؟'' میں نے دیکھا، ایک آدمی نے چیتھڑے پہنے ہوئے تھے، میں نے کہا: جی یہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ (کم درجہ) آدمی روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اُس (رفعت والے) زمین بھر افراد سے بہتر ہوگا۔''

(٩٣٢٣)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْأَغْنِيَاءَ وَالنِّسَاءَ۔)) (مسند احمد: ٦٦١١)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا، پس وہاں کے اکثر لوگوں کو فقیر دیکھا، پھر جب میں نے جہنم میں جھانکا تو وہاں کے اکثر لوگوں کو مالدار اور عورتیں پایا۔''

(٩٣٢٤)۔ عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ يُصَلُّوْنَ، وَيَصُوْمُوْنَ، وَيَحُجُّوْنَ، قَالَ: ((وَأَنْتُمْ تَصُوْمُوْنَ وَتُصَلُّوْنَ وَتَحُجُّوْنَ۔)) قُلْتُ: يَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، قَالَ: ((وَأَنْتَ فِيْكَ صَدَقَةٌ، رَفْعُكَ الْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، وَهِدَايَتُكَ الطَّرِيْقَ صَدَقَةٌ،

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! غنی لوگ نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور حج کرتے ہیں، اس طرح وہ اجر میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی روزہ رکھتے ہو، نماز پڑھتے ہو اور حج کرتے ہو۔'' میں نے کہا: جی وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری اندر بھی صدقہ کی صورتیں موجود ہیں، مثلا راستے سے ہڈی ہٹا

(٩٣٢٢) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه ابن ابى شيبة: ١٣/ ٢٢٢، والبزار: ٣٩٧٩ (انظر: ٢١٤٩٣)

(٩٣٢٣) تخريج: حديث صحيح دون قوله "الاغنياء"، أخرجه ابن حبان: ٧٤٨٩ (انظر: ٦٦١١)

(٩٣٢٤) تخريج: حديث صحيح، أخرجه البيهقى: ٦/ ٨٢، وفى "الشعب": ٧٦١٩، وأخرجه بنحوه الترمذى: ١٩٥٦ (انظر: ٢١٣٦٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَعَوْنُكَ الضَّعِيفَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ صَدَقَةٌ، وَبَيَانُكَ عَنِ الْأَرْتَمِ صَدَقَةٌ، وَمُبَاضَعَتُكَ امْرَأَتَكَ صَدَقَةٌ۔))، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! نَأْتِي شَهْوَتَنَا وَنُؤْجَرُ؟ قَالَ: ((أَرَءَيْتَ لَوْ جَعَلْتَهُ فِي حَرَامٍ أَكَانَ تَأْثَمُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَتَحْتَسِبُونَ بِالشَّرِّ، وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ۔)) (مسند احمد: ٢١٦٩٠)

دینا صدقہ ہے، راستے کی رہنمائی کر دینا صدقہ ہے، زائد طاقت کے ساتھ کمزور کی مدد کر دینا صدقہ ہے، واضح الفاظ ادا نہ کر سکنے والے کی طرف سے وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے جماع کر لینے میں صدقہ ہے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ایسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی شہوت کو پورا کریں اور اس میں ہمارے لیے اجر بھی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا یہ بتلا کہ اگر تو اس عضو خاص کو حرام کام پر لگا دے تو کیا تو گنہگار ہوگا؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو تم شرّ سے بچ کر ثواب کی نیت کرتے ہو، اور کہ خیر والا کام کر کے ثواب کی نیت نہیں کرتے۔''

(٩٣٢٥)۔ عَنْ سَعَيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اصْبِرْ أَبَا سَعِيْدٍ! فَإِنَّ الْفَقْرَ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنْكُمْ أَسْرَعُ مِنَ السَّيْلِ عَلَى أَعْلَى الْوَادِي، وَمِنْ أَعْلَى الْجَبَلِ إِلَى أَسْفَلِهِ۔)) (مسند احمد: ١١٣٩٩)

سیدنا ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی محتاجی کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو سعید! صبر کرو، کیوں جو بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے، اس کی طرف فقر و فاقہ اتنی تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے، جیسے سیلاب (کا ریلہ) وادی کی بلندی سے اور پہاڑ کی چوٹی سے پستی کی طرف بڑھتا ہے۔''

فوائد: ......سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: بیشک میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ((اسْتَعِدَّ لِلْفَاقَةِ۔)) ''تو پھر فقر و فاقہ کے لیے تیار ہو جاؤ۔'' (مسند بزار: ۴/۲۲۹/۳۵۹۵، صحیحہ: ۲۸۲۷)

نبی کریم ﷺ کے اولین پیروکاروں میں غریب اور فقیر لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، اہل کتاب کے مذہبی ادب سے پتہ چلتا ہے کہ سابقہ انبیا و رسل کی اطاعت کرنے والوں کا حال بھی یہی تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر آج تک آپ ﷺ سے سچی محبت کرنے والوں کی اکثریت فقر و فاقہ اور غربت و افلاس میں مبتلا رہی۔

قارئین کرام! بلا شک و شبہ مال و دولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، لیکن اکثر لوگوں نے اس نعمت کے تقاضے پورے نہیں کیے اور یہی دولت ان کے لیے اسلام سے غفلت برتنے کا سبب بن گئی اور ان کے مزاج تبدیل ہو گئے اور علم

(٩٣٢٥) تخريج: صحيح، قاله الالباني أخرجه البيهقي في "الشعب": ١٤٧٣ (انظر: ١١٣٧٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

شریعت سے جاہل ہونے کے باوجود اسلام کو اپنی مرضی اور سہولت پسندی کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی۔ حقیقت حال یہ ہے کہ اسلام کے دفاع کے لیے جن لوگوں نے جانوں کے نذرانے پیش کیے، طویل طویل سفر کیے، علم شریعت کو اگلی نسلوں تک منتقل کیا، قرآن مجید کو سمجھنے، اسے یاد کرنے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دینے کے لیے خوب تگ و دو کی اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کا عملی اور علمی دفاع کیا، چشم فلک گواہ ہے کہ ایسے لوگوں کی کثیر تعداد کا تعلق غریبوں سے رہا ہے۔

اگر آج بھی جائزہ لیا جائے تو جو لوگ جہاد کرنے، قرآن و حدیث کی تعلیم دینے، شرعی تعلیمات کی تبلیغ کرنے، قرآن مجید حفظ کرنے، مساجد کی صفائی کرنے اور ان میں امامت و خطابت کی ذمہ داریاں ادا کرنے اور خلق خدا کی خدمت کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں، ان کی اکثریت کا تعلق غربت سے ہے۔

ذہن نشین رہے کہ ہم کسی مخصوص امیر یا غریب فرد پر نہیں، بلکہ ماحول پر بحث کر رہے ہیں۔ بہرحال یہ ایسے حقائق ہیں، جو سونے کا چمچ لے کر پیدا ہونے والے کے لیے ناقابل تسلیم ہیں۔

(۹۳۲۶)۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ۔)) وَقَالَ يَحْيَ بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ: ((أَنَّ أَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ يَدْخُلُهَا النِّسَاءُ۔)) (مسند احمد: ۲۲۱۲۵)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا، پس دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں میں عام لوگ مساکین تھے اور مرتبے والوں کو (جنت سے باہر) روک لیا گیا تھا، البتہ جہنمیوں کے بارے میں یہ حکم دے دیا گیا تھا کہ ان کو جہنم میں لے جایا جائے، پھر میں آگ کے دروازے پر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں میں سے عام خواتین تھیں۔''

(۹۳۲۷)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ، فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔)) (مسند احمد: ۲۰۸۶)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا اور اس میں فقراء کی اکثر تعداد دیکھی، پھر میں نے آگ میں اوپر سے دیکھا اور اس میں اکثر تعداد عورتوں کی دیکھی۔''

(۹۳۲۶) تخريج: أخرجه البخاري: ۵۱۹۶، ۶۵۴۷، ومسلم: ۲۷۳۶ (انظر: ۲۱۷۸۲)

(۹۳۲۷) تخريج: أخرجه مسلم: ۲۷۳۷، وعلقه البخاري: ۶۴۴۹ (انظر: ۲۰۸۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۲۸)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِلْتَقٰى مُؤْمِنَانِ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، مُؤْمِنٌ غَنِیٌّ، وَمُؤْمِنٌ فَقِيْرٌ، كَانَا فِی الدُّنْيَا، فَاُدْخِلَ الْفَقِيْرُ الْجَنَّةَ، وَحُبِسَ الْغَنِیُّ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّحْبَسَ، ثُمَّ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ، فَلَقِيَهُ الْفَقِيْرُ، فَيَقُوْلُ: اَیْ اَخِیْ مَاذَا حَبَسَكَ؟ وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتُبِسْتَ حَتّٰى خِفْتُ عَلَيْكَ، فَيَقُوْلُ: اَیْ اَخِیْ، اِنِّیْ حُبِسْتُ بَعْدَكَ مَحْبِسًا فَظِيْعًا كَرِيْهًا، وَمَا وَصَلْتُ اِلَيْكَ، حَتّٰى سَالَ مِنِّی الْعَرَقُ، مَا لَوْ وَرَدَهُ اَلْفُ بَعِيْرٍ، كُلُّهَا آكِلَةُ حَمْضٍ، لَصَدَرَتْ عَنْهُ رِوَاءً۔)) (مسند احمد: ۲۷۷۰)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو مؤمن جنت کے دروازے پر ملیں گے، ایک مالدار ہو گا اور دوسرا فقیر، وہ دنیا میں دوست ہوں گے، پس فقیر کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور مالدار کو اتنی دیر کے لیے روک لیا جائے گا، جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر جب اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور وہ فقیر اس کو ملے گا تو وہ کہے گا: اے میرے بھائی! کس چیز نے تجھے روک لیا تھا؟ اللہ کی قسم! تجھے اتنی دیر کے لیے روکا گیا کہ مجھے تو تیرے بارے میں ڈر محسوس ہونے لگا، وہ کہے گا: اے میرے بھائی! مجھے تیرے بعد ایسی جگہ پر روک لیا گیا، جو بڑی ہولناک اور مکروہ تھی اور تیرے پاس پہنچنے تک مجھ سے اس قدر پسینہ نکلا کہ اگر ''حمض'' پودا کھانے والے ایک ہزار اونٹ اس کو پینے کے لیے آتے تو وہ سیراب ہو کر واپس جاتے۔''

فوائد: ...... ''حَمْض'': یہ ایک ساق پر کھڑا ہونے والا نمکین اور ترش پودا ہوتا ہے اور مویشیوں کے لیے ایسے ہی خوش گوار چارہ ہوتا ہے، جیسے انسان کے لیے پھل، یہ پودا کھانے سے جانوروں کو پیاس لگتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس باب میں مذکورہ احادیث پر غور کیا جائے، ان میں کسی خاص فقیر اور کسی خاص امیر کو موضوع نہیں بنایا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ مال و دولت ایک نعمتِ عظمی ہے، لیکن اس نعمت کے تقاضے پورے کرنا بہت مشکل کام ہے اور عملی طور پر دیکھا گیا ہے کہ جوں جوں سرمایہ بڑھتا جائے گا، مزاج میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔ یہ فیصلہ کسی کی رائے کی روشنی میں نہیں، شرعی نصوص کی روشنی میں کیا جائے گا کہ سرمایہ دار پر کون کون سے حقوق عائد ہوتے ہیں، صرف ایک مثال پر غور کریں:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ فضیلت والے امتی ہیں، عظمت و منقبت میں سیدنا سلمان، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم کا ان سے کوئی مقابلہ نہیں ہے، دوسرا نقطہ ذہن نشین کریں کہ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ بیس اکیس سالہ اسلام دشمنی کے بعد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے، لیکن یہ بھی اللہ کریم کا فضل ہے کہ بالآخر ان کو ہدایت نصیب ہو

(۹۳۲۸) تخریج: اسناده ضعیف، دوید مجهول، وسلم بن بشیر، قال الحسینی: مجهول، وقال ابن معین: لیس به بأس (انظر: ۲۷۷۰)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

گئی، ہر مسلمان کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو بطورِ صحابی قبول کرے، لیکن جب سیدنا سلمان، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اسلام دشمنی اور اذیتوں کو سامنے رکھ کر یہ تبصرہ کیا کہ ''اللہ کے دشمن کی گردن اتارنے میں اللہ کی تلواروں نے اپنا حق ادا نہیں کیا''، ان کی مراد یہ تھی کہ ابوسفیان قبولیتِ اسلام سے پہلے قتل ہو جاتا تو بہتر تھا، حقیقت میں تو یہ تبصرہ شرعی اصولوں کے مطابق مناسب نہیں تھا، اسی بنا پر جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان فقیر صحابہ سے صرف یہ کہا کہ ''کیا تم یہ بات قریش کے بزرگ اور سردار کے بارے میں کہتے ہو (کچھ تو خیال کرو)؟'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات انتہائی مناسب تھی، لیکن نبی کریم ﷺ نے فقیر صحابہ کا خیال کر کے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وعید سناتے ہوئے یوں خطاب فرمایا: ''اے ابوبکر! شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہو اور اگر تو نے ان کو ناراض کر دیا تو تیرا ربّ بھی تجھ پر ناراض ہو جائے گا۔'' یہ سن کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی طرف لوٹے اور کہا: اے ہمارے بھائیو! شاید تم مجھ سے ناراض ہو گئے ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں، اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تجھ کو بخش دے۔

اس حدیثِ مبارکہ میں صرف اس چیز کا خیال رکھا گیا کہ کہیں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں کی دل آزاری نہ ہو جائے۔ اس سے ہمیں اندازہ ہو جانا چاہیے کہ فقیروں اور غریبوں کے حقوق کیسے ہیں۔ کیا آج ان کی ادائیگی کی جا رہی ہے؟ صرف صدقہ و خیرات کرنے سے یہ حق ادا نہیں ہو گا، صدقہ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی بڑا کرتے تھے، ہمارا معاشرہ اسلامی نہیں رہا، ہم اسلامی تعلیمات کو اپنے لیے باعثِ ناز نہیں سمجھتے، اسلام صرف نماز کی ادائیگی اور حج و عمرہ کے سفروں کا نام نہیں ہے، اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ دل کو ہر قسم کی آلائش سے پاک کر کے اس میں ایسی طہارت لانا چاہتا ہے کہ جس کی وجہ سے ہر اسلامی حکم کو قبول کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

لیکن ہائے افسوس! ہمارے معاشرے میں احترام و اکرام، مودّت و محبت اور دوستی و یاری کا معیار کسی کا ایمان و ایقان اور اسلام و استسلام نہیں رہا، بلکہ ہم یا تو اپنے بڑوں کی یاریوں کو برقرار رکھیں گے یا پھر کسی کے مال و منال اور جاہ و منصب کو کسوٹی بنائیں گے۔ فقر و فاقہ اور تنگ دستی و بدحالی میں مبتلا لوگوں سے ملاقات کرتے وقت تو ہمارے چہروں پر منکراہٹ کا اظہار نہیں ہو سکتا، لیکن جب کوئی دنیا دار اور جاگیردار ہمارے گھر کا رخ کرے گا تو اس کا استقبال کرنے کے لیے تو گلاب کی پتیاں بکھیر دی جائیں گی،

پرتکلف انداز اختیار کیا جائے گا اور حیثیت سے بڑھ کر اس کی ضیافت کی جائے گی۔ بہرحال ایسا کرنا کسی انسان کا بحیثیتِ انسان کوئی کمال نہیں ہے، بحیثیتِ مسلمان تو کجا۔

بَابٌ فِيْ ذِكْرِ قِصَّةِ الرَّجُلِ وَزَوْجَتِهِ الْفَقِيْرَيْنِ الْمُتَعَفِّفَيْنِ وَمَا اَكْرَمَهُمَا اللّٰهُ بِهٖ

فقیر لیکن سوال سے بچنے والے میاں بیوی کے قصے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ان کی کی گئی تکریم کا بیان

(۹۳۲۹)۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: گزرے ہوئے

(۹۳۲۹) تخریج: اسنادہ ضعیف لضعف شهر بن حوشب (انظر: ۹۴٦٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷛: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَامْرَاَةٌ لَهُ فِي السَّلَفِ الْخَالِي لَايَقْدُرَانِ عَلٰى شَيْءٍ، فَجَاءَ الرَّجُلُ مِنْ سَفَرِهِ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ جَائِعًا قَدْ اَصَابَتْهُ مَسْغَبَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: اَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، اَبْشِرْ اَتَاكَ رِزْقُ اللّٰهِ، فَاسْتَحَثَّهَا فَقَالَ: وَيْحَكِ، اِبْتَغِي اِنْ كَانَ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، هُنَيَّةً نَرْجُوْ رَحْمَةَ اللّٰهِ حَتّٰى اِذَا طَالَ عَلَيْهِ الطَّوٰى قَالَ: وَيْحَكِ قُوْمِي فَابْتَغِي اِنْ كَانَ عِنْدَكِ خُبْزٌ فَأْتِيْنِي بِهِ فَاِنِّي قَدْ بَلَغْتُ وَجَهِدْتُ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، الْآنَ يَنْضَجُ التَّنُّوْرُ فَلَا تَعْجَلْ، فَلَمَّا اَنْ سَكَتَ عَنْهَا سَاعَةً وَتَحَيَّنَتْ اَيْضًا اَنْ يَقُوْلَ لَهَا، قَالَتْ هِيَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهَا لَوْ قُمْتُ فَنَظَرْتُ اِلٰى تَنُّوْرِيْ، فَقَامَتْ فَوَجَدَتْ تَنُّوْرَهَا مَلَآىَ جُنُوْبَ الْغَنَمِ، وَرَحْيَيْهَا تَطْحَنَانِ، فَقَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَنَفَضَتْهَا وَاَخْرَجَتْ مَافِيْ تَنُّوْرِهَا مِنْ جُنُوْبِ الْغَنَمِ، قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ ﷛: فَوَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ، عَنْ قَوْلِ مُحَمَّدٍ ﷺ: ((لَوْ اَخَذَتْ مَا فِيْ رَحْيَيْهَا وَلَمْ تَنْفُضْهَا، لَطَحَنَتْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔)) (مسند احمد: ٩٤٤٥)

زمانے کی بات ہے کہ ایک آدمی اور اس کی بیوی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے تھے، (یعنی ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی)، ایک دن وہ آدمی سفر سے واپس آیا اور اپنی بیوی پر داخل ہوا، جبکہ وہ سخت بھوک میں مبتلا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: کیا تیرے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، خوش ہو جاؤ، بس ابھی تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا رزق آیا، پھر اس شخص نے اس خاتون کو ترغیب دلائی اور کہا: تو ہلاک ہو جائے، اگر تیرے پاس کوئی چیز ہے تو وہ پیش کر؟ اس نے کہا: جی بالکل، لیکن تھوڑی دیر، ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید کرتے ہیں، لیکن پھر جب بھوک کا وقفہ زیادہ ہوا تو اس نے کہا: او تو مر جائے، کھڑی ہو، کوئی روٹی تلاش کر کے میرے سامنے پیش کر، میں تھک چکا ہوں اور مجھ پر مشکل بن رہی ہے، اس نے کہا: جی ابھی تنور کھانے پکانے کے قابل ہوتا ہے، جلدی نہ کرو، پھر جب خاوند تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہا اور اس عورت نے سمجھا کہ وہ پھر بات کرے گا تو اب کی بار وہ خود سے ہی کہنے لگی کہ اگر میں کھڑی ہو کر اپنے تنور کو دیکھ ہی لوں (کیا پتہ کہ واقعی اس میں کوئی چیز پک رہی ہو)، پس وہ اٹھی اور اپنے تنور کو اس حال میں پایا کہ وہ بکری کی دستیوں سے بھرا ہوا تھا اور اس کی دونوں چکیاں غلہ پیس رہی تھیں، پس وہ چکی کی طرف گئی اور اس کا جائزہ لیا اور تنور سے بکری کی دستیاں نکالیں۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابو القاسم کی جان ہے، اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''اگر وہ دونوں چکیوں سے آٹا نکال لیتی اور ان کا جائزہ نہ لیتی تو وہ قیامت کے دن تک غلہ پیستی رہتیں۔''

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۳۰)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)۔ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهِ فَلَمَّا رَاٰى مَابِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِيَّةِ، فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهُ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا، وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا، فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ: وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ: فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ: اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا؟ قَالَتِ امْرَاَتُهُ: نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا، قَامَ اِلَى الرَّحٰى فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ! لَاَنْ يَاْتِيَ اَحَدُكُمْ صِيْرًا ثُمَّ يَحْمِلَهُ يَبِيْعَهُ فَيَسْتَعِفُّ مِنْهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْتِيَ رَجُلًا يَسْاَلَهُ۔)) (مسند احمد: ١٠٦٦٧)

(دوسری سند) راوی کہتا ہے: ایک آدمی اپنے اہل کے پاس آیا، جب اس نے ان کی حاجت کو دیکھا تو وہ دوسری مخلوق کی طرف نکل گیا، جب اس کی بیوی نے یہ صورتحال دیکھی تو وہ چکی کی طرف گئی اور اس کو سیدھا کیا اور تنور کی طرف جا کر اس کو آگ لگائی اور پھر کہا: اے اللہ! ہمیں رزق دے، پس اس نے دیکھا کہ ٹب بھرا ہوا ہے، پھر اس نے تنور کی طرف دیکھا تو وہ بھی بھرا ہوا ہے، اُدھر سے جب خاوند لوٹا تو اس نے کہا: کیا میرے جانے کے بعد کوئی چیز ملی ہے؟ اس کی بیوی نے کہا: جی ہاں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بہت کچھ مل گیا ہے)۔ پھر وہ چکی کی طرف گیا اور ......۔ جب یہ بات نبی کریم ﷺ کے لیے ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کو نہ اٹھاتا تو وہ قیامت کے دن تک چلتی رہتی۔'' میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا، جب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی آدمی درختوں کی شاخیں اٹھا کر لائے اور ان کو بیچ کر سوال سے بچ جائے تو یہ عمل اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے۔''

فوائد:......اس حدیث کا درج ذیل آخری جملہ دوسرے شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔
''اللہ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی آدمی درختوں کی شاخیں اٹھا کر لائے اور ان کو بیچ کر سوال سے بچ جائے تو یہ عمل اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے۔''

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْغِنَى الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ
نیک آدمی کے لیے مناسب غِنٰی کی ترغیب کا بیان

(۹۳۳۱)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: كُنَّا فِيْ

عبد اللہ بن خبیب کے چچے سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ

(۹۳۳۰) تخريج: رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابى بكر بن عياش، فمن رجال البخارى، وهو له اغاليط نص عليه بعض اهل العلم، منهم الامام احمد، وهذا الحديث قد تفرد به، وقد سلف الحديث الآن بالطريق الأول، أخرجه البزار: ٣٦٨٧، والطبرانى فى "الاوسط": ٥٥٨٤ (انظر: ١٠٦٥٨)
(۹۳۳۱) تخريج: اسناده حسن، أخرجه ابن ماجه: ٢١٤١ (انظر: ٢٣١٥٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مَجْلِسٍ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ، قَالَ: ((أَجَلْ۔)) قَالَ: ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ خَيْرٌ مِنَ الْغِنٰى، وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النِّعَمِ۔)) (مسند احمد: ٢٣٥٤٥)

بھی ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے سر پر پانی کا اثر تھا، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ طیب النفس اور خوش گوار نظر آ رہے ہیں، آپ ﷺ فرمایا: ''جی ہاں۔'' پھر لوگ غنٰی کی باتوں میں مصروف ہو گئے، جن کو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے غنٰی میں کوئی حرج نہیں ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو، البتہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کے لیے غنٰی کی بہ نسبت صحت بہتر ہے اور طیب النفس ہونا بھی نعمتوں میں سے ہے۔''

فوائد:......تقوی و پرہیز گاری کے بغیر مالداری ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہے، ہر کوئی سرمایہ دار ہونے کو اعزاز اور کامیابی کی علامت سمجھتا ہے، لیکن اس کے تقاضے پورے کرنا بہت مشکل بات ہے۔

اسلام اور ہدایت جیسے عظیم احسانات کے بعد سب سے بڑی نعمت صحت ہے، باقی تمام نعمتیں اس کے تابع ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے رہنا چاہیے۔

(٩٣٣٢)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((خُذْ عَلَيْكَ ثِيَابَكَ وَسِلَاحَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ۔)) فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَصَعَّدَ فِيَّ النَّظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ فَقَالَ: ((إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلٰى جَيْشٍ فَيُسَلِّمَكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمَكَ وَأَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً۔)) قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاأَسْلَمْتُ مِنْ أَجْلِ الْمَالِ، وَلٰكِنِّيْ أَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ وَأَنْ أَكُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَاعَمْرُو! نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ۔)) (مسند احمد: ١٧٩١٥)

سیدنا عمرو بن عاص ؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا کہ ''اپنے کپڑے پہن کر اور اسلحہ لے کر میرے پاس پہنچو۔'' پس میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا، جبکہ آپ ﷺ وضو کر رہے تھے، آپ ﷺ نے میری طرف اپنی نگاہ کو بلند کیا اور پھر جھکایا اور فرمایا: ''میں تجھے فلاں لشکر پر بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہوں، پس اللہ تعالیٰ تجھے سالم رکھے گا اور غنیمت بھی عطا کرے گا اور میں تیرے لیے اچھے خاصے مال کی رغبت رکھتا ہوں۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں مال کی وجہ سے تو مسلمان نہیں ہوا، میں نے اسلام کی رغبت اور آپ کی صحبت میں رہنے کے لیے اسلام قبول کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمرو! نیک آدمی کے لیے مناسب مال بہترین چیز ہے۔''

(٩٣٣٢) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه ابويعلى: ٧٣٣٦، وابن حبان: ٣٢١٠، والطبراني في "الاوسط": ٣٢١٣، والحاكم: ٢/ ٢٣٦ (انظر: ١٧٧٦٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۳۳)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ‌رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاحَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا، وَيُعَلِّمُهَا النَّاسَ۔)) (مسند احمد: ٤١٠٩)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود ‌رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ‌ﷺ نے فرمایا: ''کوئی رشک نہیں ہے، مگر دو آدمیوں پر، ایک وہ آدمی کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور پھر اس کو حق میں خرچ کرنے کی بھرپور توفیق دی ہو، اور دوسرا وہ آدمی کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت اور دانائی سے نوازا ہو تو وہ اور اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو۔''

(۹۳۳٤)۔ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، ‌رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌ﷺ قَالَ: ((كُلُوْا، وَاشْرَبُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَالْبَسُوْا غَيْرَ مَخِيْلَةٍ وَلاسَرَفٍ۔)) وَقَالَ يَزِيْدُ مَرَّةً: ((فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلامَخِيْلَةٍ۔)) (مسند احمد: ٦٦٩٥)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص ‌رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ‌ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور پہنو، بس تکبر اور اسراف نہیں ہونا چاہیے۔''

(۹۳۳٥)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ "وَلاسَرَفٍ" ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُرٰى نِعْمَتُهُ عَلٰى عَبْدِهِ۔)) (مسند احمد: ٦٧٠٨)

(دوسری سند) اسی طرح کی روایت ہے، البتہ آخر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ''بیشک اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمت کا اثر نظر آئے۔''

(۹۳۳٦)۔ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْهِ، ‌رضی اللہ عنہ ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ‌ﷺ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ، اَوْ شَمْلَتَانِ، (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَرَآنِيْ رَثَّ الْهَيْئَةِ) فَقَالَ لِيْ: ((هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كُلِّ مَالِهِ مِنْ خَيْلِهِ وَاِبِلِهِ وَغَنَمِهِ وَرَقِيْقِهِ، فَقَالَ: ((فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالاً فَلْيَرَ

ابو الاحوص کے باپ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ‌ﷺ کے پاس آیا اور میں نے ایک یا دو چادریں زیبِ تن کی ہوئی تھیں، ایک روایت میں ہے: آپ ‌ﷺ نے مجھے پراگندہ حالت دیکھا اور پھر پوچھا: ''کیا تیرے پاس مال ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اللہ تعالیٰ نے مجھے گھوڑے، اونٹ، بھیڑ بکریاں اور غلام، ہر قسم کا مال دے رکھا ہے۔ آپ ‌ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال عطا کیا ہوا

(۹۳۳۳) تخریج: أخرجه البخاری: ۷۳، ۱٤۰۹، ومسلم: ۸۱٦ (انظر: ٤١٠٩)
(۹۳۳٤) تخريج: اسناده حسن، أخرجه الترمذی: ۲۸۱۹، وابن ماجه: ۳٦۰٥، والنسائی: ٥/ ۷۹، وعلقه البخاری فی اول كتاب اللباس (انظر:)
(۹۳۳٥) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول
(۹۳۳٦) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه ابوداود: ٤٠٦٣، والنسائی: ۸/ ۱۸۰ (انظر: ١٥٨٩٢)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

عَلَيْكَ نِعْمَتَهُ، (وَفِي رِوَايَةٍ: فَلْيَرَ اَثَرَ نِعْمَتِهِ اللّٰهُ عَلَيْكَ) فَرُحْتُ اِلَيْهِ فِي حُلَّةٍ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَغَدَوْتُ اِلَيْهِ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ)۔ (مسند احمد: ۱۵۹۸۲)

ہے تو پھر اس کو تجھ پر اس کی نعمت کا کوئی اثر بھی نظر آنا چاہیے۔'' پھر جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو میں نے سرخ رنگ کی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔

فوائد: ...... خالص اور انتہائی سرخ سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے، لہٰذا اس پوشاک کے سرخ ہونے سے مراد ہلکا سرخ ہے، یا وہ جس میں کسی اور رنگ کی ملاوٹ بھی ہو۔

(۹۳۳۷)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)۔اَنَّ اَبَاهُ اَتَى النَّبِيَّ وَهُوَ اَشْعَثُ سَيِّءُ الْهَيْئَةِ، فَقَالَ لَهُ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا لَكَ مَالٌ؟)) قَالَ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَنْعَمَ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً اَحَبَّ اَنْ تُرٰى عَلَيْهِ۔)) (مسند احمد: ۱۵۹۸۷)

(دوسری سند) جب ابو الاحوص کا باپ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو وہ پراگندہ اور ردّی حالت میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس مال نہیں ہے؟'' اس نے کہا: جی اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کا مال عطا کیا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس بیشک جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کوئی نعمت کرتا ہے تو وہ پسند کرتا ہے کہ اس پر اس نعمت کا اثر نظر آئے۔''

فوائد: ...... بندے کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کیسے استعمال کرنا چاہیے، ملاحظہ ہو حدیث نمبر (۹۲۳۹)

(۹۳۳۸)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَيْدِيْ ثَلَاثَةٌ: فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيْهَا، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى، فَاَعْطِيَنَّ الْفَضْلَ وَلَاتَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ۔)) (مسند احمد: ۱۷۳٦٤)

ابو الاحوص کے باپ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں، ایک اللہ تعالیٰ کا ہاتھ، جو سب سے بلند ہے، دوسرا خرچ کرنے والے کا ہاتھ، اس کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے نیچے ہے اور تیسرا سوالی کا ہاتھ، جو سب سے نیچے ہے، پس تو ضرور ضرور زائد مال خرچ کر دے اور اپنے نفس سے عاجز نہ آ جا۔''

(۹۳۳۹)۔ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كَانَ مُعَاوِيَةُ (ﷺ) قَلَّمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا وَيَقُوْلُ: هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتُ قَلَّمَا يَدَعُهُنَّ اَوْ يُحَدِّثُ بِهِنَّ فِي الْجُمَعِ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جب نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے تو زیادہ تر یہ بھی بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین میں فقہ عطا کر دیتا ہے اور یہ مال و دولت

(۹۳۳۷) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(۹۳۳۸) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه ابوداود: ۱٦٤۹ (انظر: ۱۷۲۳۲)

(۹۳۳۹) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه ابن ماجه: ۳۷٤۳ (انظر: ۱٦۸٤٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(وَفِیْ رِوَایَةٍ: یَوْمَ الْجُمُعَةِ) عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ یُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَیْرًا یُفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ فَمَنْ یَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ یُبَارَكْ لَهُ فِیْهِ، وَاِیَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَاِنَّهُ الذَّبْحُ۔)) (مسند احمد: ١٦٩٧١)

شیریں اور سرسبز و شاداب یعنی پر کشش ہے، پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا، اس کے لیے اس میں برکت کی جائے گی اور ایک دوسرے کی تعریف سے بچو، کیونکہ یہ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔''

فوائد:...... مسند احمد محقق کے لحاظ سے حدیث کی ابتدائی عبارت کا مفہوم یہ واضح ہوتا ہے: معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے کم ہی کچھ بیان کرتے تھے اور جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث کم ہی بیان کرنا چھوڑتے تھے...... (عبداللہ رفیق)

(٩٣٤٠)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ اَخَاهُ عُمَرَ انْطَلَقَ اِلٰی سَعْدٍ فِیْ غَنَمٍ لَّهُ خَارِجًا مِنَ الْمَدِیْنَةِ، فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ، فَلَمَّا اَتَاهُ قَالَ: یَااَبَتِ، اَرَضِیْتَ اَنْ تَكُوْنَ اَعْرَابِیًّا فِیْ غَنَمِكَ، وَالنَّاسُ یَتَنَازَعُوْنَ فِی الْمُلْكِ بِالْمَدِیْنَةِ! فَضَرَبَ سَعْدٌ صَدْرَ عُمَرَ، وَقَالَ: اسْكُتْ، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ۔))(مسند احمد: ١٤٤١)

عامر بن سعد سے مروی ہے کہ ان کا بھائی عمر اپنے باپ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ وہ مدینہ منورہ سے باہر اپنی بکریوں میں تھے، جب انھوں نے اس کو دیکھا تو کہا: میں اس سوار سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں، جب وہ آیا تو کہا: ابو جان! کیا آپ اپنے بکریوں میں بدّو بن جانے پر راضی ہو گئے، لوگ تو مدینہ منورہ میں بادشاہت کے مسئلے پر لڑ رہے ہیں، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عمر کے سینے پر ہاتھ مارا اور کہا: خاموش ہو جا، بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے، جو متقی، غنی اور گمنام ہو۔''

فوائد:...... غنی سے مراد نفس کا غنی ہے، یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ مالدار ہو، جس کے مال نے اس کو اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کیا ہو۔

(٩٣٤١)۔ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهُ قَالَ: جَاءَهُ ابْنُهُ عَامِرٌ فَقَالَ: اَیْ بُنَیَّ اَفِی الْفِتْنَةِ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَكُوْنَ رَاْسًا! لَا وَاللّٰهِ! حَتّٰی اُعْطٰی سَیْفًا اِنْ

(دوسری سند) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا بیٹا ان کے پاس آیا اور انھوں نے اس سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کیا تو مجھے حکم دیتا ہے کہ میں فتنے کا سردار بن جاؤں، نہیں، اللہ کی قسم! نہیں، یہاں تک کہ مجھے ایسی تلوار دی جائے

(٩٣٤٠) تخریج: أخرجه مسلم: ٢٩٦٥ (انظر: ١٤٤١)

(٩٣٤١) تخریج: انظر الحدیث بالطریق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

ضَرَبْتُ بِهِ مُؤْمِنًا نَبَا عَنْهُ، وَإِنْ ضَرَبْتُ بِهِ كَافِرًا قَتَلَهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ التَّقِيَّ۔)) (مسند احمد: ١٥٢٩)

کہ اگر میں اس کو مومن پر چلاؤں تو وہ اس سے ہٹ جائے اور اگر کافر پر چلاؤں تو اس کو قتل کر دے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''بیشک اللہ تعالیٰ غنی، گمنام اور متقی بندے کو پسند کرتا ہے۔''

(٩٣٤٢)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔)) (مسند احمد: ٩٦٤٥)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنٰی کا تعلق زیادہ مال و دولت اور ساز و سامان سے نہیں ہے، غنٰی تو نفس کا غنی ہوتا ہے۔''

(٩٣٤٣)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) مِثْلُهُ وَزَادَ: ((وَاللّٰهِ! مَا أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ، وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ، وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْعَمْدَ (وَفِي لَفْظٍ) وَمَا أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْخَطَأَ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْعَمْدَ۔ (مسند احمد: ١٠٩٧١)

(دوسری سند) اسی طرح کی روایت ہے، البتہ یہ الفاظ زیادہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں فقیری کا ڈر نہیں ہے، مجھے تو کثرتِ مال کا ڈر ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''مجھے تمہارے بارے میں بلا ارادہ غلطی کرنے کا ڈر نہیں ہے، جان بوجھ کر گناہ کرنے کا ڈر ہے۔''

فوائد: ......اس حدیث میں یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ فقر کی مضرّت، غنٰی کی مضرّت سے زیادہ ہے، کیونکہ فقیری سے صرف دنیا کو نقصان پہنچتا ہے، جبکہ غنٰی کا ضرر دین کو نقصان پہنچاتا ہے، اس گزارش کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ اکثر و بیشتر مالدار لوگوں کا مال ان کو اللہ تعالیٰ اور موت سے غافل کر دیتا ہے، وہ دنیا کی رنگینیوں میں پڑ جاتے ہیں اور فقراء و مساکین پر شفقت کرنے سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ جبکہ فقیری بھی اس آدمی کے لیے مفید ہے جو صبر کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر شریعت کے احکام کا لحاظ رکھنے والا ہو۔

اگر دنیوی مال و دولت کے ساتھ دینی تعلیمات کی روشنی میں تقوی و پرہیز گاری کی نعمت مل جائے تو پھر سرمایہ امورِ خیر کا سبب بن جائے گا، درج بالا تمام احادیثِ مبارکہ کا مفہوم درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے:

سیدنا ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ، عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ، يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ حَقَّهُ، قَالَ: فَهٰذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ۔)) قَالَ: ((وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالاً ۔))

(٩٣٤٢) تخريج: حديث صحيح، أخرجه الطحاوي في "مشكل الآثار": ٦٠٥٢ (انظر: ٩٦٤٧)

(٩٣٤٣) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، وانظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَـالَ: فَهُـوَ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ لِيْ مَالٌ عَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، قَالَ: ((فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ۔)) قَالَ: ((وَعَبْدٌ رَزَقَـهُ الـلّٰـهُ مَـالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ، وَلَا يَصِـلُ فِيْهِ رَحِمَهُ، وَلَا يَعْلَمُ فِيْهِ لِلّٰهِ حَقَّهُ، فَهٰذَا اَخْبَثُ الْمَنَازِلِ۔)) قَالَ: ((وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ لِيْ مَالٌ لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، قَالَ: هِيَ نِيَّتُهُ۔)) ...... ''دنیا صرف چار افراد کے لیے ہے، (۱) وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال بھی عطا کیا اور علم بھی اور وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے اور اس سے متعلقہ اللہ تعالیٰ کے حق کو پہنچانتا ہے، یہ آدمی سب سے افضل منزلت والا ہے، (۲) وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا، مال نہیں دیا، پس وہ نیک خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی کی طرح نیک کام کرتا، ان دونوں کا اجر برابر ہے، (۳) وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، علم نہیں دیا، پس وہ اپنے مال کو بے تکا اور بغیر سوچے سمجھے خرچ کرتا ہے اور اس کے بارے میں نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ اس سے متعلقہ اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے، یہ آدمی سب سے گھٹیا مرتبے والا ہے، اور (۴) وہ آدمی جس کو نہ اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور نہ علم، لیکن اس گھٹیا آدمی کے کردار کو سامنے رکھ کر کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح کے کام کرتا، یہ اس کی نیت ہے۔'' (ترمذی: ۲۳۲۵، مسند احمد: ۱۸۰۳۲)

❁❁❁❁

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

كِتَابُ الصَّبْرِ وَ التَّرْغِيبِ فِيهِ وَمَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ مِنَ الْاَجْرِ الْعَظِيمِ وَالْفَضْلِ الْجَسِيمِ

صبر، اس کی ترغیب، صابر کے لیے اللہ تعالے کے تیار کیے ہوئے اجرِ عظیم اور فضل کثیر کے مسائل

بَابُ اَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الصَّالِحُونَ

اس چیز کا بیان کہ انبیاء سب سے زیادہ آزمائش والے ہوتے اور پھر دوسرے نیکوکار

(٩٣٤٤)ـ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَىُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسْبِ دِيْنِهِ، فَاِنْ كَانَ فِىْ دِيْنِهِ صَلَابَةٌ زِيْدَ فِىْ بَلَائِهِ، وَاِنْ فِىْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ خُفِّفَ عَنْهُ، وَمَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِىْ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ ـ)) (مسند احمد: ١٤٨١)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگوں کی آزمائش سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انبیائے کرام اور پھر دوسرے نیکوکار، اور پھر وہ جو دوسروں سے افضل اور بہتر ہو، دراصل آدمی کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے، پس اگر اس کے دین میں سختی اور پابندی ہوگی تو اس کی آزمائش بھی سخت ہو جائے گی اور اگر اس کے دین میں نرمی اور سستی ہوگی تو اس کی آزمائش میں بھی ہلکا پن آجائے گا اور ایسے بھی ہوتا ہے کہ ایک بندہ آزمائشوں میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ روئے زمین پر چل رہا ہوتا ہے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔''

(٩٣٤٤) تخريج: اسناده حسن، أخرجه الدارمی: ٢٧٨٣، والطيالسی: ٢١٥، والبزار: ١١٥٥، وابن ابی شيبة: ٣/ ٢٣٣ (انظر: ١٤٨١)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد: ......اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور راضی رکھنے کا سب سے بڑا ہتھیار صبر ہے، اس باب کی احادیث اور آخر میں بیان کی گئی شرح پر غور کریں۔

(۹۳٤٥)۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ، فِيْ جَسَدِهِ، وَفِيْ مَالِهِ، وَفِيْ وَالِدِهِ، حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ۔)) (مسند احمد: ۷۸٤٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن مرد و زن کے جسم، مال اور والدین میں آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کو ملتا ہے تو اس کا کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔''

(۹۳٤٦)۔ وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ، لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَشَجَرَةِ الْأَرْزِ، لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُحْصَدَ۔)) (مسند احمد: ۷۱۹۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس کھیتی کی طرح ہے، جس کو ہوا کبھی اِدھر جھکاتی ہے اور کبھی اُدھر۔'' یہ حدیث سیدنا انس اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

(۹۳٤۷)۔ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)۔ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ خَامَةِ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى الرِّيْحُ كَفَتْهَا، فَإِذَا سَكَنَتِ اعْتَدَلَتْ وَكَذٰلِكَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ يَتَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ، صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ يَقْصِمُهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ۔)) (مسند احمد: ۱۰۷۸٥)

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال ابتدائی نرم کھیتی کی مانند ہے، جب اس تک ہوا پہنچتی ہے تو وہ جھک جاتی ہے اور جب ہوا تھم جاتی ہے تو وہ سیدھی ہو جاتی ہے، بالکل اسی طرح مؤمن کی مثال ہے، جو آزمائشوں کی وجہ سے ہچکولے کھاتا رہتا ہے، اور منافق کی مثال صنوبر کے اس درخت کی طرح ہے، جو ٹھوس اور سخت ہونے کی وجہ سے ایک حالت پر برقرار رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دیتا ہے۔''

فوائد: ......اس حدیث میں یہ اشارہ دیا گیا ہے کہ مومن اپنے نفس کو بطور عاریہ لی ہوئی ایک چیز سمجھے، اس کو لذات وشہوات سے دور رکھے، مصائب وحوادث کا محور سمجھے، نیز اسے یہ یقین ہونا چاہیے کہ اس کے نفس کو تو آخرت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس طرح سے آزمائشیں اس کے حق میں بہت آسان ہو جائیں گی۔ رہا مسئلہ منافق کا تو سرے سے اس پر نازل ہونے والے امتحانات ہی کم ہوتے ہیں، تاکہ آخرت میں اس کے عذاب میں کوئی کمی نہ ہونے پائے۔

(۹۳٤٥) تخريج: اسناده حسن، أخرجه الترمذی: ۲۳۹۹ (انظر: ۷۸٥۹)
(۹۳٤٦) تخريج: أخرجه البخاری: ٥٦٤٤، ومسلم: ۲۸۰۹ (انظر: ۷۱۹۲)
(۹۳٤۷) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مومن اور منافق دونوں کے حق میں ہواؤں کی طرح آزمائشوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، لیکن ان سے متأثر ہونے والا اور عبرت حاصل کرنے والا صرف مومن ہوتا ہے، جب بھی اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بلا آپڑتی ہے تو وہ اپنے طرزِ حیات کا جائزہ لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی تو نہیں ہوگئی کہ وہ مجھے سزا دے رہا ہو۔ ہر جسمانی، ذہنی اور مالی آزمائش اس کے لیے یہی پیغام لاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرو اور اس سے دور نہ ہو۔ نیز وہ ہر آزمائش پر صبر کرتا ہے اور اسلامی احکام کے مطابق اس کے تقاضے پورا کرتا ہے، اس طرح اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

لیکن منافق مضبوط تنے والے درخت کی طرح ان آزمائشوں سے متأثر نہیں ہوتا، وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی پروا کرتا ہے نہ اس کے عذابوں کی پروا۔ حتی کہ ایک دن اچانک کوئی بڑی آفت آتی ہے، جو اس کی زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔

یک لخت گرا اور جڑیں تک نکل آئیں
وہ پیڑ جسے آندھی میں ہلتے نہیں دیکھا

(٩٣٤٨)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ۔)) (مسند احمد: ٧٢٣٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس آدمی کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو آمائشوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

(٩٣٤٩)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: وَضَعَ رَجُلٌ يَدَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اُطِيْقُ اَنْ اَضَعَ يَدِيْ عَلَيْكَ مِنْ شِدَّةِ حُمَّاكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّا مَعْشَرُ الْاَنْبِيَاءِ يُضَاعَفُ لَنَا الْبَلَاءُ كَمَا يُضَاعَفُ لَنَا الْاَجْرُ، اِنْ كَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يُبْتَلٰى بِالْقُمَّلِ حَتّٰى يَقْتُلَهُ، وَاِنْ كَانَ النَّبِيُّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَيُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى يَأْخُذَ الْعَبَاءَةَ فَيَجُوْبُهَا، وَاِنْ كَانُوْا لَيَفْرَحُوْنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا تَفْرَحُوْنَ بِالرَّخَاءِ۔)) (مسند احمد: ١١٩١٥)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنا ہاتھ نبی کریم ﷺ پر رکھا اور کہا: اللہ کی قسم! آپ کا بخار اس قدر تیز ہے کہ میں آپ پر ہاتھ رکھنے کی طاقت نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم انبیاء کی جماعت ہیں، جیسے ہمارے لیے اجر وثواب کو بڑھا دیا جاتا ہے، اس طرح ہمارے لیے آزمائشوں کو سخت کر دیتا ہے، انبیاء میں ایک ایسا نبی بھی تھا کہ اس کو جوؤں سے اس طرح آزمایا گیا کہ قریب تھا کہ وہ اس کو قتل کر دیں، ایسے نبی بھی تھے کہ جن کو فقر و فاقہ کے ذریعے اس طرح آزمایا گیا کہ وہ چوغہ لے کر اس کو کاٹتے تھے، اور وہ انبیاء آزمائشوں کی وجہ سے اس طرح خوش ہوتے تھے، جیسے تم خوشحالی کی وجہ سے خوش ہوتے ہو۔''

(٩٣٤٨) تخریج: أخرجه البخاری: ٥٦٤٥ (انظر: ٧٢٣٥)

(٩٣٤٩) تخریج: اسناده ضعیف لابهام الراوی عن ابی سعید، أخرجه ابن ماجه: ٤٠٢٤ (انظر: ١١٨٩٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۵۰)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ، وَاُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثَةٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: ثَلَاثُوْنَ) مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِيْ وَلِعَيَالِيْ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا مَا يُوَارِيْ اِبِطُ بِلَالٍ۔)) (مسند احمد: ۱۲۲۳۶)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے تکلیف دی گئی اور اتنی تکلیف کسی کو نہیں دی گئی اور مجھے اللہ تعالیٰ کے بہ سبب ڈرایا گیا اور اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھ پر ایسے تین دن بھی آئے کہ پورا دن اور رات گزر جاتے تھے، جبکہ میرے اور میرے اہل و عیال کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی تھی، جس کو جاندار کھا سکے، ما سوائے اس کے جو بلال اپنی بغل میں چھپا کر لاتے تھے۔''

فوائد: ...... خاص طور پر آپ ﷺ کو تکلیف دینے کے لیے نشانہ بنایا جاتا تھا، کیونکہ آپ ﷺ لوگوں کو بتوں کی پوجا پاٹ سے منع کرتے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیتے تھے، کوئی قتل کی دھمکی دیتا، کوئی سوشل بائیکاٹ کرتا، کوئی کسی سزا کی وعید سناتا۔

(۹۳۵۱)۔ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ فَاطِمَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْدُهُ فِيْ نِسَاءٍ، فَاِذَا سِقَاءٌ مُعَلَّقٌ نَحْوَهُ يَقْطُرُ مَاؤُهُ عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنْ حَرِّ الْحُمّٰى، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ فَشَفَاكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔)) (مسند احمد: ۲۷۶۱۹)

ابو عبیدہ اپنی پھوپھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی تیمارداری کرنے کے لیے آپ ﷺ کے پاس آئے، جبکہ آپ ﷺ اپنی بیویوں میں تشریف رکھتے تھے، ہم نے دیکھا کہ ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا اور اس کا پانی آپ ﷺ پر ٹپک رہا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کو بخار کی گرمی کی شدت محسوس ہو رہی تھی، بہرحال ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور وہ آپ کو شفا دے دیتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش والے انبیاء ہوتے ہیں، پھر وہ لوگ جو (نیکی اور تقوی میں) ان سے کم ہوتے ہیں، اور پھر وہ لوگ جو اُن سے کم ہوتے ہیں۔''

(۹۳۵۲)۔ عَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۹۳۵۰) تخریج: اسناده صحیح علی شرط مسلم، أخرجه ابن ماجه: ۱۵۱، والترمذی: ۲۴۷۲ (انظر: ۱۲۲۱۲)
(۹۳۵۱) تخریج: حدیث صحیح لغیره، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۲۴/ ۶۲۶ (انظر: ۲۷۰۷۹)
(۹۳۵۲) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۹۹۹ (انظر: ۱۸۹۳۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ اَمْرِ الْمُؤْمِنِ، اِنَّ اَمْرَ الْمُؤْمِنِ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ فَشَكَرَ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ خَيْرًا، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ فَصَبَرَ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ خَيْرًا۔)) (مسند احمد: ۱۹۱۴۲)

''مجھے مؤمن کے معاملے پر تعجب ہے، بیشک اس کا سارے کا سارا معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ چیز صرف اور صرف مؤمن کو حاصل ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب اس کو خوشی ملتی ہے اور وہ شکر ادا کرتا ہے تو اس میں بھی اس کی بہتری ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے تو اس میں بھی اس کے لیے بہتری ہے۔''

فوائد:...... وہ مومن اس حدیث کا مصداق ہے جو اللہ تعالی کے احسانات پر اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی آزمائشوں پر صبر کے تمام تقاضے پورے کرتا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ مومن کے لیے کسی نعمت کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہے اور اس کے حق میں عرش والے کی طرف سے کوئی صبر آزما فیصلہ کیا جاتا ہے تو وہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھے اور دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے غفلت نہ برتے۔

(۹۳۵۳)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ رَبَّهُ وَشَكَرَ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ رَبَّهُ، وَصَبَرَ، الْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِي اِمْرَاَتِهِ۔)) (مسند احمد: ۱۴۸۷)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے لیے ایک فیصلہ کیا ہے، مجھے اس پر بڑا تعجب ہے، اگر اس کو کوئی خیر پہنچتی ہے تو وہ اپنے ربّ کی تعریف کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ اپنے ربّ کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے، مؤمن کو ہر چیز میں اجر ملتا ہے، یہاں تک کہ اس لقمے میں بھی، جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔''

(۹۳۵۴)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَيْبَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَقَهُ وَجَعٌ، فَجَعَلَ يَشْتَكِي يَتَقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ صَنَعَ هٰذَا بَعْضُنَا لَوَجَدَتَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الصَّالِحِينَ يُشَدَّدُ عَلَيْهِمْ، وَاِنَّهُ لَا يُصِيبُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رات کو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہونے لگی، پس آپ ﷺ شکایت کرنے لگے اور اپنے بستر پر الٹ پلٹ ہونے لگ گئے، میں (عائشہ) نے کہا: اگر ہم میں سے کوئی فرد اس طرح کرتا تو آپ نے اس کی بات تو محسوس کرنی تھی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک نیکوکاروں پر تکلیف سخت ہوتی ہے، اور صورتحال یہ ہے کہ مؤمن کو جو

(۹۳۵۳) تخريج: اسناده حسن، أخرجه الطيالسي: ۲۱۱، والبزار: ۳۱۱۶ (انظر: ۱۴۸۷)
(۹۳۵۴) تخريج: اسناده صحيح، أخرجه الحاكم: ۳/ ۳۹۱، والحاكم: ۱/ ۳۴۵ (انظر: ۲۵۲۶۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مُؤْمِنًا نَكْبَةٌ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَّا حُطَّتْ عَنْهُ خَطِيئَةٌ وَرُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ۔)) (مسند احمد: ۲۵۷۷۸)

تکلیف بھی لاحق ہوتی ہے، وہ کانٹا ہو یا اس سے کوئی بڑی چیز، اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔''

(۹۳۵۵)۔ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ، وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ۔)) (مسند احمد: ۲۴۰۴۱)

سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزماتا ہے، پس جو صبر کرنا چاہے گا تو اس کے لیے صبر ہو گا اور جو بے صبرا بنے گا، اس کے لیے بے صبری ہے۔''

(۹۳۵۶)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَجَعَلَ يُلَاعِبُهَا، حَتّٰى بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: مَهْ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ ذَهَبَ بِالشِّرْكِ، (وَقَالَ: عَفَّانُ مَرَّةً) ذَهَبَ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَجَاءَنَا بِالْإِسْلَامِ، فَوَلَّى الرَّجُلُ، فَأَصَابَ وَجْهَهُ الْحَائِطُ فَشَجَّهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((أَنْتَ عَبْدٌ أَرَادَ اللّٰهُ لَكَ خَيْرًا، إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَفّٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ عَيْرٌ۔)) (مسند احمد: ۱۶۹۲۹)

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، ایک ایسی خاتون کو ملا، جو جاہلیت میں زانیہ رہ چکی تھی، وہ اس سے اٹھ کھیلیاں کرنے لگا، یہاں تک کہ اس نے اپنا ہاتھ اس کو لگا دیا، اس پر اس عورت نے کہا: رک جا، بیشک اللہ تعالیٰ شرک اور جاہلیت کو لے گیا ہے اور ہمارے پاس اسلام کو لے آیا ہے، پس وہ آدمی چلا گیا اور واپسی پر اس کا چہرہ دیوار پر لگا اور زخمی ہو گیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو سارا واقعہ بتلا دیا، جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ایسا بندہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اس کے گناہ کی سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور جب کسی بندے کے ساتھ شرّ کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا روک لیتا ہے، یہاں تک کہ روزِ قیامت اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، گویا کہ وہ عیر پہاڑ ہو گا۔''

فوائد: ...... ''عِیْر'' سے دو چیزیں مراد لی جا سکتی ہیں: (۱) مدینہ منورہ کا عیر پہاڑ، یا (۲) وحشی گدھا، مفہوم یہ ہے کہ ایسے فرد کے گناہوں کو جمع کیا جاتا ہے، تا کہ اس کی ہلاکت کا سبب بن سکیں۔

(۹۳۵۵) تخريج: اسناده جيّد (انظر: ۲۳٦٤۱)

(۹۳۵٦) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه ابن حبان: ۲۹۱۱، والحاكم: ۱/ ۳٤۹ (انظر: ۱٦۸۰٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۵۷)۔ عَنْ عَائِشَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔)) (مسند احمد: ۲۵۷۵۰)

سیدہ عائشہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں، جبکہ اس کے پاس اس قدر اعمال نہیں ہوتے کہ جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو غموں کے ذریعے آزمانا شروع کر دیتا ہے، یہاں تک کہ ان کے ذریعے اس کی برائیوں کو مٹا دیتا ہے۔''

فوائد:...... صبر کی تین اقسام ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت پر صبر کرنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہ کرنے پر صبر کرنا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرنا۔

اس معنی میں ہر نیکی کرنے اور ہر برائی سے بچنے کا سرچشمہ صبر ہے۔ اگر کوئی حقیقی صابر بن جائے تو اس پر تمام شرعی احکام کے تقاضے پورے کرنا آسان ہو جاتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَا رُزِقَ عَبْدٌ خَيْرًا لَهُ وَلَا أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ۔)) ...... ''بندے کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی جو اس کے لیے صبر کی بہ نسبت زیادہ بہتر اور وسعت والی ہو۔''

(حاکم: ۲/ ۴۱۴، صحیحہ: ۴۴۸)

ان تمام احادیث مبارکہ سے یہ سبق بھی ملا کہ آزمائشیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی دلیل نہیں ہوتیں، بلکہ یہ امتحانات تو بلندیٔ درجات کا سبب بنتے ہیں۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمَكَارِهِ مُطْلَقًا وَفَضْلِ ذٰلِكَ

ناپسندیدہ امور پر مطلق طور پر صبر کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

(۹۳۵۸)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہما ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ مِنْ خَطَايَاهُ۔)) (مسند احمد: ۸۰۱۴)

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید خدری ‌رضی ‌اللہ ‌عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کو جس درد و تکلیف، تعب و تکان، رنج و غم اور ملال و نقصان میں مبتلا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ کانٹا، جو اس کو چبھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ اس کی خطائیں معاف کرتا ہے۔''

(۹۳۵۷) تخریج: اسناده ضعيف لضعف ليث بن ابي سليم، أخرجه البزار: ۳۲۶۰ (انظر: ۲۵۲۳۶)

(۹۳۵۸) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵۷۳ (انظر: ۸۰۲۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۵۹)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُشَاكُ بِشَوْكَةٍ فِی الدُّنْیَا یَحْتَسِبُهَا اِلَّا قُصِّرَ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔)) (مسند احمد: ۹۲۰۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مؤمن کو دنیا میں کوئی کانٹا چبھتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے تو اس وجہ سے قیامت کے دن اس کی خطائیں کم کی جائیں گی۔''

(۹۳۶۰)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یُصِیْبُهُ وَصَبٌ، وَلَا نَصَبٌ، وَلَا حُزْنٌ، وَلَا سَقَمٌ، وَلَا اَذًی، حَتَّی الْهَمُّ یُهِمُّهُ، اِلَّا یُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ سَیِّاٰتِهِ۔)) (مسند احمد: ۱۱۰۲۰)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن کو تکان، تھکاوٹ، غم، بیماری، تکلیف یا پریشان کر دینے والا کوئی غم لاحق ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان آزمائشوں کو اس کی برائیوں کا کفارہ بناتا ہے۔''

فوائد: ...... بیماری ایک غیر اختیاری چیز ہے، بندہ بغیر کسی ذاتی دخل کے اس میں مبتلا ہو جاتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔

بیماریوں اور آزمائشوں کی وجہ سے تکلیف ضرور ہوتی ہے، لیکن یہ چیز تسلی بخش ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تکالیف کی وجہ سے خطائیں معاف کر دیتا ہے، لہٰذا شکوہ شکایت کیے بغیر اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے پر راضی ہونا چاہیے۔

(۹۳۶۱)۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، اِنَّهُ یُشْرِكُ بِهِ وَیَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ، وَهُوَ یُعَافِیْهِمْ وَیَدْفَعُ عَنْهُمْ وَیَرْزُقُهُمْ۔)) (مسند احمد: ۱۹۸۶۶)

سیدنا ابو موسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی نہیں ہے، جو سنی ہوئی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کی بہ نسبت زیادہ صبر کرنے والا ہو، بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اور اس کے لیے اولاد کا دعویٰ کر دیتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ پھر بھی ان کو عافیت دیتا ہے، ان کا دفاع کرتا ہے اور ان کو رزق عطا کرتا ہے۔''

(۹۳۶۲)۔ عَنْ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، جبکہ آپ ﷺ کعبہ کے سائے

(۹۳۵۹) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه البخاری فی "الادب المفرد": ۵۰۷ (انظر: ۹۲۱۹)
(۹۳۶۰) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۵۷۳ (انظر: ۱۱۰۰۷)
(۹۳۶۱) تخریج: أخرجه مسلم: ۲۸۰٤ (انظر: ۱۹٦۳۳)
(۹۳۶۲) تخریج: أخرجه البخاری: ۳۸۵۲، ومسلم: (انظر: ۲۱۰۵۷)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

مُتَوَسِّدًا بُرْدَةً لَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، أُدْعُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَنَا وَاسْتَنْصِرْهُ، قَالَ: فَاحْمَرَّ لَوْنُهُ، أَوْ تَغَيَّرَ فَقَالَ: ((لَقَدْ كَانَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ حُفْرَةٌ وَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ مَا يَصْرِفُهُ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَادُوْنَ عَظْمٍ مِنْ لَحْمٍ، أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ عَنْ دِيْنِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ وَتَعَالٰى هٰذَا الْأَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخْشٰى إِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَعْجَلُوْنَ۔)) (مسند احمد: ٢١٣٧١)

میں ایک چادر کو تکیہ بنا کر تشریف فرما تھے، ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کریں اور اس سے مدد طلب کریں، یہ سن کر آپ ﷺ کا رنگ سرخ ہو گیا یا تبدیل ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''البتہ تحقیق تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے کہ ان کے لیے گڑھا کھودا گیا، پھر آری لائی گئی اور ان کے سروں پر رکھ کر ان کو چیر دیا گیا، لیکن یہ تکلیف بھی ان کو دین سے باز نہ رکھ سکی اور لوہے کی کنگھیوں سے لوگوں کی ہڈیوں اور پٹھوں سے گوشت نوچ لیا گیا، لیکن یہ چیز بھی ان کو دین سے نہ پھیر سکی، اور ضرور ضرور اللہ تعالیٰ اس دین کو اس طرح مکمل کرے گا کہ ایک سوار صنعاء سے یمن تک سفر کرے گا، لیکن اس کو صرف اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو گا، یا اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا ڈر ہو گا، لیکن تم جلد بازی کر رہے ہو۔''

فوائد: ......اللہ اکبر! اللہ ہمارے حالات پر رحم کرے اور ہمیں اپنی رحمت کا مستحق قرار دے، سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے کتنی اذیتوں کے بعد آپ ﷺ سے دعا کی اپیل کی، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جلد بازی کر رہے ہو۔

(٩٣٦٣)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، كَانَتْ تَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔)) (مسند احمد: ٢٥٣٣٩)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو مصیبت بھی لاحق ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بناتا ہے، یہاں تک کہ وہ کانٹا جو اس کو چبھتا ہے۔''

(٩٣٦٤)۔ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ)۔ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ بِشَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، إِلَّا حَطَّتْ مِنْ خَطِيْئَتِهِ۔)) (مسند احمد: ٢٤٦١٥)

(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے کوئی مسلمان جس کو کانٹا چبھے یا اس سے بڑی تکلیف پہنچے، مگر اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(٩٣٦٥)۔ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ)۔ مِثْلُهُ

(تیسری سند) اسی طرح کی روایت مروی ہے، البتہ اس میں یہ

(٩٣٦٣) تخريج: أخرجه البخاري: ٥٦٤٠، ومسلم: ٢٥٧٢ (انظر: ٢٤٨٢٨)

(٩٣٦٤) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

(٩٣٦٥) تخريج: انظر الحديث بالطريق الأول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وَفِيهِ ((اِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَكُفِّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔))(مسند احمد: ٢٤٦٥٨)

الفاظ ہیں: ''مگر اس کے لیے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔''

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمَرَضِ مُطْلَقًا فِيْ اَيِّ عُضْوٍ كَانَ مِنَ الْاِنْسَانِ وَفَضْلِهِ

مطلق طور پر ہر بیماری پر صبر کرنے کی ترغیب، اگر چہ وہ انسان کے کسی عضو میں ہو اور اس کی فضیلت کا بیان

(٩٣٦٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَسَمِعْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا؟ قَالَ: ((اَجَلْ اِنِّي اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ،۔)) قُلْتُ: اِنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، مَا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ يُصِيْبُهُ اَذًى، مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهِ خَطَايَاهُ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرُ وَرَقَهَا۔)) (مسند احمد: ٣٦١٨)

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو بخار تھا، میں نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! بیشک آپ کو بہت سخت بخار ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ فرمایا: ''جی، بیشک مجھے اتنا بخار ہوتا ہے، جتنا تم میں سے دو افراد کو ہوتا ہے۔'' میں نے کہا: تو پھر آپ کے لیے اجر بھی دوگنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میرے جان ہے! روئے زمین پر رہنے والے جس مسلمان کو جو تکلیف لاحق ہوتی ہے، وہ بیماری ہو یا کوئی اور تکلیف، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یوں مٹاتا ہے، جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔''

(٩٣٦٧)۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ اَسَدِ بْنِ كُرْزٍ ﷺ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْمَرِيْضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔)) (مسند احمد: ١٦٧٧١)

سیدنا اسد بن کرز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مریض کی خطائیں اس طرح گرتی ہیں، جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔''

(٩٣٦٨)۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ

سیدہ معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز مؤمن کے جسم کو تکلیف پہنچاتی ہے، اللہ تعالیٰ

(٩٣٦٦) تخريج: أخرجه البخاری: ٥٦٤٧، ٥٦٤٨، ومسلم: ٢٥٧١ (انظر: ٣٦١٨)

(٩٣٦٧) تخريج: حديث حسن، أخرجه الطبرانی فی "الكبير": ١٠٠٢ (انظر: ١٦٦٥٤)

(٩٣٦٨) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه ابن ابی شيبة: ٣/ ٢٣٠، والحاكم: ١/ ٣٤٧، والطبرانی فی "الكبير": ١٩/ ٨٤٢ (انظر: ١٦٨٩٩)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْمُؤْمِنَ فِیْ جَسَدِہِ یُؤْذِیْهِ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ سَیِّئَاتِهِ۔)) (مسند احمد: ۱۷۰۲۳)

اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

(۹۳۶۹)۔ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیْ رضی اللہ عنہ ، اِنَّهُ رَاحَ اِلٰی مَسْجِدِ دِمَشْقَ وَهَجَّرَ بِالرَّوَاحِ ، فَلَقِیَ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ ، وَالصُّنَابِحِیُّ مَعَهُ ، فَقُلْتُ: اَیْنَ تُرِیْدَانِ یَرْحَمُکُمَا اللّٰهُ؟ قَالَا: نُرِیْدُ هَاهُنَا اِلٰی اَخٍ لَنَا مَرِیْضٍ نَعُوْدُهُ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتّٰی دَخَلَا عَلٰی ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَا لَهُ: کَیْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ: اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ ، فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ: اَبْشِرْ بِکَفَّارَاتِ السَّیِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهُ فَاِنَّهُ یَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَایَا وَیَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: اَنَا قَیَّدْتُ عَبْدِیْ وَابْتَلَیْتُهُ وَاَجْرُوْا لَهُ کَمَا کُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهُ وَهُوَ صَحِیْحٌ۔)) (مسند احمد: ۱۷۲۴۸)

ابو اشعث صنعانی کہتے ہیں: میں پہلے وقت میں یا دوپہر کے وقت مسجدِ دمشق کی طرف جا رہا تھا، سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوگئی، جبکہ سیدنا صنابحی رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے، میں نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے، کہاں جا رہے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہم اِدھر ایک بیمار بھائی کی تیمارداری کرنے کے لیے جا رہے ہیں، پس میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، یہاں تک کہ وہ اس بھائی کے پاس پہنچ گئے اور کہا: آپ نے کیسے صبح کی ہے؟ اس نے کہا: جی نعمت کے ساتھ صبح کی ہے، پھر سیدنا شداد رضی اللہ عنہ نے کہا: برائیوں کے معاف ہونے اور گناہوں کے مٹ جانے کے ساتھ خوش ہو جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ''بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے کسی مؤمن بندے کو آزماتا ہوں اور وہ میری اس آزمائش پر تعریف کرتا ہے تو وہ اس دن کی طرح خطاؤں سے پاک ہو کر اپنے بستر سے کھڑا ہوتا ہے، جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا، پھر اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہیں: میں نے اپنے بندے کو مقید کر دیا ہے اور اس کو آزمایا ہے، لہٰذا فرشتو! تم اس کے وہ سارے اعمال لکھتے رہو، جو تم اس وقت لکھتے تھے، جب وہ صحت مند تھا۔''

فوائد: ......مسلمان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرنا چاہیے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش آ پڑے تو خندہ پیشانی کے ساتھ اس کو برداشت کرنا چاہیے، صبر کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کی تعریف کرنی چاہیے۔

(۹۳۷۰)۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ: مَارَاَیْتُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے

(۹۳۶۹) تخریج: صحیح لغیرہ، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ۷۱۳۶ (انظر: ۱۷۱۱۸)

(۹۳۷۰) تخریج: أخرجه البخاری: ۵۶٤٦، ومسلم: ۲۵۷۰ (انظر: ۲۵۳۹۸)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْوَجْعَ عَلٰی اَحَدٍ اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (مسند احمد: ٢٥٩١٢)

رسول اللہ ﷺ پر ہی سب سے سخت تکلیف کو دیکھا ہے۔

(٩٣٧١)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَكَانَ لِجَدِّهِ صُحْبَةٌ، اِنَّهُ خَرَجَ زَائِرًا لِرَجُلٍ مِّنْ اِخْوَانِهِ، فَبَلَغَهُ بِشَكَاتِهِ قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَتَيْتُكَ زَائِرًا، عَائِدًا، وَمُبَشِّرًا، قَالَ: كَيْفَ جَمَعْتَ هٰذَا كُلَّهُ؟ قَالَ: خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ زِيَارَتَكَ، فَبَلَغَتْنِيْ شَكَاتُكَ، فَكَانَتْ عِيَادَةً، وَاُبَشِّرُكَ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَبَقَتْ لِلْعَبْدِ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهِ، اَوْ فِيْ مَالِهِ، اَوْ فِيْ وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَّرَهُ، حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْهُ۔)) (مسند احمد: ٢٢٦٩٤)

محمد بن خالد اپنے دادا، جن کو صحبت کا شرف حاصل تھا، سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: وہ اپنے ایک بھائی کی زیارت کے لیے نکلے، پھر ان کو یہ بھی پتہ چل گیا کہ وہ بیمار بھی ہے، پس وہ اس کے پاس گئے اور کہا: میں تمہاری زیارت کرنے، تیمار داری کرنے اور تمہیں خوشخبری سنانے کے لیے آیا ہوں، انھوں نے کہا: یہ ساری چیزیں کیسے جمع کر دیں؟ میں نے کہا: میں تمہاری زیارت کے لیے نکلا تھا، پھر مجھے تمہاری بیماری کی خبر بھی مل گئی، اس طرح یہ آنا تیمار داری کا سبب بھی بن گیا اور میں تمہیں اس حدیث کے ذریعے خوشخبری سناتا ہوں، جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی منزلت اور درجے کا فیصلہ ہو جاتا ہے، جس تک بندہ اپنے عمل کی بنا پر نہیں پہنچ سکتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم یا مال یا اولاد کے ذریعے آزمانا شروع کر دیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق بھی دیتا ہے، یہاں تک اس کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے، جس کا اس کے ہاں فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے۔''

(٩٣٧٢)۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِسْحٰقَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ ابْنَةُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِيْ تُصِيْبُنَا مَالَنَا بِهَا؟ قَالَ:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: جو بیماریاں ہمیں لاحق ہوتی ہیں، ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ گناہوں کا کفارہ بننے والی ہیں۔'' میرے باپ نے کہا: اگرچہ وہ بیماری معمولی ہو؟ آپ ﷺ فرمایا: ''اگرچہ وہ

(٩٣٧١) تخريج: حسن لغيره، أخرجه ابوداود: ٣٠٩٠ (انظر: ٢٢٣٣٨)
(٩٣٧٢) تخريج: اسناده حسن، أخرجه ابويعلى: ٩٩٥، والحاكم: ٤/ ٣٠٨، والنسائى فى "الكبرى": ٧٤٨٩ (انظر: ١١١٨٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((کَفَّارَاتٌ۔)) قَالَ اَبِیْ: وَاِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ: ((وَاِنْ شَوْکَةً فَمَا فَوْقَھَا۔)) قَالَ: فَدَعَا اَبِیْ عَلٰی نَفْسِهِ اَنْ لَّا یُفَارِقَهُ الْوَعْكُ حَتّٰی یَمُوْتَ فِیْ اَنْ لَّا یَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَلَا صَلَاةٍ مَکْتُوْبَةٍ فِیْ جَمَاعَةٍ، فَمَا مَسَّهُ اِنْسَانٌ اِلَّا وَجَدَ حَرَّهٗ حَتّٰی مَاتَ۔(مسند احمد: ۱۱۲۰۱)

کانٹا ہو یا اس سے بڑی کوئی چیز۔'' یہ سن کر میرے باپ نے اپنے حق میں یہ بد دعا کر دی کہ اس کی موت تک بخار اس سے جدا نہ ہو، لیکن وہ بخار اس کو حج، عمرے، جہاد فی سبیل اللہ اور باجماعت فرضی نماز سے مشغول نہ کر دے، پس اس کے بعد جس انسان نے میرے باپ کو چھوا، بخار کی حرارت پائی، یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔

اَبْوَابُ التَّرْغِیْبِ فِی الصَّبْرِ عَلٰی اَمْرَاضٍ مُعَیَّنَةٍ

مخصوص امراض پر صبر کرنے کی ترغیب کا بیان

بَابُ التَّرْغِیْبِ فِی الصَّبْرِ عَلٰی مَرَضِ الْحُمّٰی وَالصُّدَاعِ

بخار اور دردِ سر پر صبر کرنے کی ترغیب کا بیان

(۹۳۷۳)۔ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّهُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: مَتٰی عَهْدُكَ بِاُمِّ مِلْدَمٍ وَهُوَ حَرٌّ بَیْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ؟ قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ لَوَجَعٌ مَا اَصَابَنِیْ قَطُّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ تَحْمَرُّ مَرَّةً، وَتَصْفَرُّ اُخْرٰی۔)) (مسند احمد: ۲۱۶۰۶)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تجھے بخار ہوئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے؟'' یہ جلد اور گوشت کے درمیان حرارت کی زیادتی ہوتی ہے، اس نے کہا: یہ ایسی تکلیف ہے کہ میں کبھی بھی اس میں مبتلا نہیں ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال اس نرم و نازک، تر و تازہ کھیتی کی مانند ہے جو کبھی سرخ ہوتی ہے اور کبھی زرد۔''

فوائد: ...... اَلْدَمَ یُلْدِمُ: کا معنی کسی کو ہمیشہ بخار رہنے کا ہے۔ اور "اُمِّ مِلْدَم" بخار کی کنیت ہے، مزید دیکھیں حدیث نمبر (۹۳۹۰)

بخار، جسم کی زیادتیٔ حرارت کی ایک صورت ہوتی ہے۔

''جو کبھی سرخ ہوتی ہے اور کبھی زرد۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان مختلف کیفیتوں سے گزرتا رہتا ہے، کبھی صحت کا زمانہ، کبھی ایک بیماری میں مبتلا، کبھی کسی پریشانی میں مبتلا۔

(۹۳۷۳) تخریج: اسناده ضعیف لابهام الرجل الذی حدث عنه اسماعیل بن امیة، ولابهام ام ولد ابی بن کعب (انظر: ۲۱۲۸۲)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۷٤)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ اَتَاهُ عَائِدًا، فَقَالَ بُوْالدَّرْدَاءِ لِاَبِيْ بَعْدَ اَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالصِّحَةِ لا بِالْوَجْعِ، ثَلاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَايَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيْلَةُ وَالصُّدَاعُ، وَاِنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لَاَعْظَمَ مِنْ اُحُدٍ حَتّٰى يَتْرُكَهُ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ۔)) (مسند احمد: ۲۲۰۷۹)

معاذ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے آئے اور جب انھوں نے ان کو سلام کہا تو انھوں نے کہا: صحت کے ساتھ رہو، نہ کہ بیماری کے ساتھ، تین بار یہ دعا کی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''مسلمان بخار اور سردردی جیسے بیماریوں میں مبتلا رہتا ہے، جبکہ اس پر احد پہاڑ سے بڑے بڑے گناہ ہوتے ہیں، لیکن ان بیماریوں کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں کہ اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتا۔''

(۹۳۷٥)۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْحُمّٰى مِنْ كِيْرِ جَهَنَّمَ، فَمَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ۲۲۵۱۸)

سیدنا ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخار جہنم کی دھونکنی ہے، جو مؤمن بھی بیمار ہوگا، یہ اس کے حق میں جہنم والے حصے کے عوض میں ہوگا۔''

فوائد: ......اگلی حدیث سے مزید وضاحت ہو رہی ہے۔

(۹۳۷٦)۔ عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ عَادَ مَرِيْضًا وَمَعَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ، مِنْ وَعْكٍ (اَيْ حُمّٰى) كَانَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْشِرْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا، لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِي الْآخِرَةِ۔)) (مسند احمد: ۹٦۷٤)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ ایک مریض، جسے بخار تھا، کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (یہ بخار) میری آگ ہے، جسے میں اپنے بندۂ مؤمن پر دنیا میں مسلط کر دیتا ہوں تاکہ اس کی آخرت والی آگ کے عذاب کا بدل بن جائے۔''

(۹۳۷٤) تخریج: اسناده مسلسل بالضعفاء، ابن لهيعة سيىء الحفظ، وزبان بن فائد وسهل ضعيفان، أخرجه الطبراني في ''الاوسط'': ۳۱٤۲ (انظر: ۲۱۷۳٦)

(۹۳۷٥) تخريج: حسن لغيره، أخرجه الطبراني في ''الكبير'': ۷٤٦۸ (انظر: ۲۲۱٦٥)

(۹۳۷٦) تخريج: اسناده جيّد، أخرجه الترمذي: ۲۰۸۸، وابن ماجه: ۳٤۷۰ (انظر: ۹٦۷٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(۹۳۷۷)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: اسْتَأْذَنَتِ الْحُمّٰی عَلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهِ؟)) فَقَالَتْ: أُمُّ مِلْدَمٍ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا إِلٰی أَهْلِ قُبَاءَ فَلَقُوْا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللّٰهُ، فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا شِئْتُمْ؟ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَدْعُوَ اللّٰهَ لَكُمْ فَيَكْشِفَهَا عَنْكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ طَهُوْرًا؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ تَفْعَلُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) قَالُوْا: فَدَعْهَا۔ (مسند احمد: ۱۴۴۴۶)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: بخار نے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' اس نے کہا: ام ملدم ہوں، آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ وہ اہل قبا کی طرف منتقل ہو جائے، پس وہ اتنی کثرت سے اس میں مبتلا ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس مقدار کو بہتر جانتا ہے، وہ لوگ تو اس کی شکایت لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تاکہ وہ اس کو تم سے ہٹا دے تو ٹھیک ہے اور اگر تم چاہتے ہو کہ یہ تمہارے حق میں پاک کرنے والا ٹھہرے (تو پھر اس کو اپنے پاس برقرار رہنے دو)۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ گناہوں سے پاک کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' انھوں نے کہا: تو پھر اس کو رہنے دو۔

فوائد: ......صحابہ کرام اخروی کامیابی کے اس قدر حریص تھے کہ دنیا کی تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار ہو جاتے تھے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّبْرِ عَلٰی مَرَضِ الصَّرْعِ وَثَوَابِ ذٰلِكَ
مرگی کی بیماری پر صبر کرنے کی ترغیب کرنے اور اس کے ثواب کا بیان

(۹۳۷۸)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ بِهَا لَمَمٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَشْفِيَنِيْ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يَشْفِيَكِ، وَإِنْ شِئْتِ فَاصْبِرِيْ وَلَا حِسَابَ عَلَيْكِ۔))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون، جو جنونی کیفیت میں مبتلا ہو جاتی تھی، نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے شفا عطا کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہتی ہے کہ میرے تیری شفا کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تو ٹھیک

(۹۳۷۷) تخریج: رجاله رجال الصحيح، وفى متنه غرابة، لكن له شاهد، أخرجه ابويعلى: ۱۸۹۲، وابن حبان: ۲۹۳۵، والحاكم: ۱/ ۳۴۶، والبيهقى: ۶/ ۱۵۸ (انظر: ۱۴۳۹۳)

(۹۳۷۸) تخريج: اسناده حسن، أخرجه ابن حبان: ۲۹۰۹، والبزار: ۷۷۲، والحاكم: ۴/ ۲۱۸ (انظر: ۹۶۸۹)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَتْ: بَلْ اَصْبِرُ وَ لَا حِسَابَ عَلَيَّ۔ (مسند احمد: ٩٦٨٧)

ہے اور اگر تو چاہتی ہے کہ اس پر صبر کرے اور پھر اس کے عوض تجھ پر کوئی حساب ہی نہ ہو۔'' اس نے کہا: جی ٹھیک ہے، میں صبر کروں گی اور اس کے عوض مجھ پر حساب نہیں ہوگا۔

(٩٣٧٩)۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلَا أُرِيْكَ امْرَأَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: هٰذِهِ السَّوْدَاءُ، اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: اِنِّيْ أُصْرَعُ، وَاَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ قَالَ: ((اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكِ اَنْ يُّعَافِيَكِ۔)) قَالَتْ: بَلٰى اَصْبِرُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ، اَوْلَا يَنْكَشِفَ عَنِّيْ، قَالَ: فَدَعَا لَهَا۔ (مسند احمد: ٣٢٤٠)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: کیا میں تجھے جنتی خاتون دکھاؤں؟ میں نے کہا: جی کیوں نہیں، انھوں نے کہا: یہ سیاہ فام عورت ہے، یہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: مجھے مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے اور اس وجہ سے میں ننگی بھی ہو جاتی ہوں، اس لیے آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہتی ہے تو صبر کر لے اور تجھے جنت مل جائے گی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری عافیت کے لیے دعا کر دیتا ہوں۔'' اس نے کہا: جی میں صبر کروں گی، لیکن آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا تو کر دیں کہ میں ننگا نہ ہو جایا کروں، پس آپ ﷺ نے اس کے حق میں یہ دعا کر دی۔

فوائد: ...... چونکہ بے ہوشی کے وقت ننگا ہو جانے کا آزمائش سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لیے صحابیہ نے اس کی دعا کروالی اور شفا کی دعا نہ کروائی، تا کہ آخرت کا معاملہ آسان ہو جائے۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّبْرِ عَلٰى فَقْدِ الْعَيْنَيْنِ وَثَوَابِ ذٰلِكَ
آنکھوں سے محروم ہو جانے پر صبر کرنے کی ترغیب اور اس کے ثواب کا بیان

(٩٣٨٠)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: اَصَابَنِيْ رَمَدٌ فَعَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا بَرَأْتُ خَرَجْتُ، قَالَ: فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ عَيْنَاكَ لِمَا بِهِمَا مَاكُنْتَ صَانِعًا؟)) قَالَ: قُلْتُ: لَوْ كَانَتَا عَيْنَايَ لِمَا بِهِمَا صَبَرْتُ وَاحْتَسَبْتُ، قَالَ:

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میری آنکھ خراب ہو گئی اور نبی کریم ﷺ میری تیمار داری کے لیے تشریف لائے، جب میں شفایاب ہوا اور باہر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تیری آنکھوں کی بیماری برقرار رہتی تو تو کیا کرتا؟'' میں نے کہا: اگر میری آنکھوں کی بیماری برقرار رہتی تو میں صبر کرتا اور ثواب کی نیت رکھتا۔

(٩٣٧٩) تخريج: أخرجه البخاري: ٥٦٥٢، ومسلم: ٢٥٧٦ (انظر: ٣٢٤٠)

(٩٣٨٠) تخريج: اسناده حسن، أخرجه ابوداود: ٣١٠٢ (انظر: ١٩٣٤٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

((لَوْ كَانَتْ عَيْنَاكَ لِمَا بِهِمَا ثُمَّ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ لَلَقِيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلَا ذَنْبَ لَكَ،۔)) قَالَ إِسْمَاعِيْلُ: ((ثُمَّ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ إِلَّا أَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ١٩٥٦٣)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بیماری کے برقرار رہنے کی صورت میں اگر تو صبر کرتا اور ثواب کی نیت رکھتا تو تو اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملتا کہ تجھ پر کوئی گناہ نہ ہوتا۔'' اسماعیل راوی کے الفاظ یہ ہیں: ''پھر تو صبر کرتا اور ثواب کا ارادہ رکھتا تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے جنت کو واجب کر دیتا۔''

(٩٣٨١)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَعُوْدُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، وَهُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَقَالَ لَهُ: ((يَا زَيْدُ! لَوْ كَانَ بَصَرُكَ لِمَا بِهِ؟)) فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔ (مسند احمد: ١٢٦١٤)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اور نبی کریم ﷺ سیدنا زید بن ارقم کی تیمارداری کے لیے گئے، ان کی آنکھ خراب تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے زید! اگر تیری آنکھوں کی بیماری برقرار رہتی؟'' ...... پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح کے الفاظ نقل کیے۔

(٩٣٨٢)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ كَانَ ثَوَابُهُ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ١٤٠٦٦)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ربّ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں کسی کی دو آنکھوں کی بینائی سلب کر لیتا ہوں اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے تو اس کا اجر وثواب جنت ہو گا۔''

(٩٣٨٣)۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا ابْنَ آدَمَ! إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْكَ فَصَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى لَمْ أَرْضَ لَكَ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ۔)) (مسند احمد: ٢٢٥٨١)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن آدم! جب میں تجھ سے تیری دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں اور تو صدمے کی ابتداء میں ہی ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے، تو میں تیرے لیے اس کے ثواب کے طور پر جنت سے کم پر راضی نہیں ہوں گا۔''

(٩٣٨٤)۔ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَزِيْزٌ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَأْخُذَ كَرِيْمَتَيْ مُسْلِمٍ ثُمَّ

سیدہ عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان بندے کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ وہ اس کی دو آنکھیں بھی سلب کر لے اور پھر آگ

(٩٣٨١) تخريج: حسن لغيره (انظر: ١٢٥٨٦)

(٩٣٨٢) تخريج: اسناده قوى، أخرجه ابويعلى: ٤٢٨٥، والطبرانى فى "الاوسط": ٨٤٤٢، وعلقه البخارى باثر الحديث: ٥٦٥٣ (انظر: ١٤٠٢١)

(٩٣٨٣) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه ابن ماجه: ١٥٩٧ (انظر: ٢٢٢٢٨)

(٩٣٨٤) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الطبرانى فى "الكبير": ٤/ ٨٥٦ (انظر: ٢٧٠٦٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يُدْخِلُهُ النَّارَ۔)) قَالَ يُونُسُ: يَعْنِي عَيْنَيْهِ۔(مسند احمد: ٢٧٦٠٣)

میں بھی داخل کر دے۔''

(٩٣٨٥)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ اَذْهَبْتُ عَيْنَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ، لَمْ اَرْضَ لَهُ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ۔)) (مسند احمد: ٧٥٨٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جس آدمی سے اس کی آنکھیں سلب کر لوں اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کے ثواب میں جنت سے کم پر راضی نہیں ہوں گا۔''

فوائد:......قوتِ بینائی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اگر آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہرا تعلق نہ ہو تو اس نعمت کے بغیر زندگی اندھیر ہے، ہاں اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو اور اس نعمت پر شکر اور صبر کیا جائے تو پھر اس کا صلہ بھی بہت بڑا ہے۔

بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْمَرَضُ عَنْ عَمَلِ الْخَيْرِ يُكْتَبُ لَهُ ثَوَابُ الْعَامِلِ

اس چیز کا بیان کہ جس آدمی کو بیماری نیک عمل کرنے سے روک دے، اس کے لیے اس عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے

(٩٣٨٦)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ، إِلَّا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ، فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِعَبْدِي كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ، مَا كَانَ فِي وِثَاقِي۔)) (مسند احمد: ٦٤٨٢)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی آدمی کو اس کے جسم میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نگرانی کرنے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرا بندہ دن رات میں جو نیک عمل کرتا تھا، تم اس وقت تک وہی عمل لکھتے رہو، جب تک یہ میری قید میں ہے۔''

فوائد:......آدمی باقاعدگی کے ساتھ جو اعمالِ صالحہ سرانجام دے رہا ہو، اگر بیماری کی وجہ سے اس کی روٹین متاثر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ثواب پورا ملتا رہتا ہے۔

(٩٣٨٧)۔ وَعَنْهُ اَيْضًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ

(٩٣٨٥) تخريج: اسناده صحيح على شرط الشيخين، أخرجه الترمذى: ٢٩٣٢ (انظر: ٧٥٩٧)

(٩٣٨٦) تخريج: اسناده صحيح على شرط مسلم، أخرجه الدارمى: ٢/ ٣١٦، والحاكم: ١/ ٣٤٨، وابن ابى شيبة: ٣/ ٢٣٠ (انظر: ٦٤٨٢)

(٩٣٨٧) تخريج: انظر الحديث السابق

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ، قِیْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَکَّلِ بِهٖ: اکْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا، حَتّٰی اُطْلِقَهٗ، اَوْ اَکْفِتَهٗ اِلَیَّ۔)) (مسند احمد: ٦٨٩٥)

نے فرمایا: ''بیشک جب بندہ عبادت کے معاملے میں اچھے طریقے پر رواں ہوتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اس پر مقررہ فرشتے کو کہا جاتا ہے: تو اس کے وہی عمل لکھتا رہے جو یہ صحتمندی کی حالت میں کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اس کو دوبارہ صحت عطا کر دوں یا پھر موت دے دوں۔''

(٩٣٨٨)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((لَیْسَ مِنْ عَمَلِ یَوْمٍ اِلَّا وَهُوَ یُخْتَمُ عَلَیْهِ، فَاِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِکَةُ: یَا رَبَّنَا! عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْ حَبَسْتَهٗ؟، فَیَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: اخْتِمُوْا لَهٗ عَلٰی مِثْلِ عَمَلِهٖ حَتّٰی یَبْرَاَ اَوْ یَمُوْتَ۔)) (مسند احمد: ١٧٤٤٩)

سیدنا عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دن کے عمل کو اسی دن پر ہی ختم کر دیا جاتا ہے، لیکن جب مؤمن بیمار ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو نے اپنے فلاں بندے کو پابند کر دیا ہے، (اب اس کے عمل کا کیا جائے)؟ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: تم اس کے دن کو اس کے اسی عمل پر ختم کرتے رہو، جو یہ کرتا تھا، یہاں تک کہ یہ شفایاب ہو جائے یا فوت ہو جائے۔''

(٩٣٨٩)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِذَا ابْتَلَی اللّٰہُ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِهٖ قَالَ اللّٰہُ: اکْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُهٗ، فَاِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ، وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ۔)) (مسند احمد: ١٢٥٣١)

سیدنا انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو اس کی جسمانی تکلیف کے ساتھ آزماتا ہے تو وہ فرشتے سے کہتا ہے: یہ آدمی جو نیک عمل کرتا تھا، تو اس کو لکھتا جا، اگر اس کو شفا دے دی تو وہ اس کو دھو دے گا اور پاک کر دے گا اور اگر اس کو وفات دے دی تو بخش دے گا اور رحم کرے گا۔''

فوائد: ...... بیمار ہونے سے جہاں مختلف قسم کی آزمائشوں اور بیماریوں سے بندوں کو صبر آزما ساعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہاں ان کو اجر و ثواب ملتا ہے، گناہوں کے اثرات زائل ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔
یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ جب بندہ بیماری کی وجہ سے وہ نفلی عبادات برقرار نہیں رکھ سکتا، جو وہ صحت و تندرستی کے زمانے میں سرانجام دیتا تھا، یا فرضی عبادات کو ان کی اصل کیفیت میں ادا نہیں کر سکتا، مثلا بیٹھ کر نماز ادا کرنا، تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادات کے اجر و ثواب میں کمی نہیں آنے دیتا، بلکہ اس کی نیت اور ارادے کو دیکھ کر اس کے نامۂ اعمال میں اس کے عبادت والے سلسلے کا اندراج ہوتا رہتا ہے، حالانکہ وہ عملی طور پر عمل کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔

(٩٣٨٨) تخریج: حدیث صحیح، أخرجه الطبرانی فی "الکبیر": ١٧/ ٧٨٢، والحاکم: ٤/ ٢٦٠ (انظر: ١٧٣١٦)
(٩٣٨٩) تخریج: صحیح لغیره، أخرجه ابن ابی شیبة: ٣/ ٢٣٣، وابویعلی: ٤٢٣٣ (انظر: ١٢٥٠٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بَابُ عَدَمِ قُبُوْلِ مَنْ لَمْ یُبْتَلَ فِی الدُّنْیَا

جس کو دنیا میں آزمایا نہیں گیا، اس کے غیر مقبول ہونے کا بیان

(۹۳۹۰)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ، قَالَ: مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَعْرَابِیٌّ اَعْجَبَہُ صِحَّتُہُ وَجَلَدُہُ، قَالَ: فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: ((مَتٰی اَحْسَسْتَ اُمَّ مِلْدَمٍ؟)) قَالَ: وَاَیُّ شَیْءٍ اُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: ((اَلْحُمّٰی۔)) قَالَ: وَاَیُّ شَیْءٍ الْحُمّٰی؟ قَالَ: ((سَخْنَۃٌ تَکُوْنُ بَیْنَ الْجِلْدِ وَالْعِظَامِ۔)) قَالَ: مَا بِذٰلِكَ لِیْ عَھْدٌ، (وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ: مَا وَجَدْتُ ھٰذَا قَطُّ) قَالَ: ((فَمَتٰی اَحْسَسْتَ بِالصُّدَاعِ؟)) قَالَ: وَاَیُّ شَیْءٍ الصُّدَاعُ؟ قَالَ: ((ضَرَبَانٌ یَکُوْنُ فِی الصُّدْغَیْنِ وَالرَّأْسِ۔)) قَالَ: مَالِیْ بِذٰلِكَ عَھْدٌ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ: مَا وَجَدْتُ ھٰذَا قَطُّ) قَالَ: فَلَمَّا قَفَّا اَوْ وَلَّی الْاَعْرَابِیُّ، قَالَ: ((مَنْ سَرَّہُ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلَیْہِ۔)) (وَفِیْ لَفْظٍ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا۔)) (مسند احمد: ۸۷۸۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدّو، رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا، اس کی صحت اور قوت نے آپ ﷺ کو تعجب میں ڈال دیا، آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تو نے اُمّ مِلْدَم کو کب محسوس کیا ہے؟'' اس نے کہا: اُمّ مِلْدَم کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار۔'' اس نے کہا: جی بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چمڑے اور ہڈیوں کے درمیان پیدا ہونے والی حرارت کو بخار کہتے ہیں۔'' اس نے کہا: مجھے تو کبھی بھی یہ محسوس نہیں ہوا، آپ ﷺ نے اس سے پھر پوچھا: ''اچھا تو نے کبھی صُدَاع محسوس کیا ہے؟'' اس نے کہا: صُدَاع کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کن پٹیوں اور سر کے درمیان درد ہوتی ہے۔'' اس نے کہا: مجھے تو یہ بھی کبھی محسوس نہیں ہوا، جب وہ بدّو چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کو یہ بات خوش کرے کہ وہ کسی جہنمی شخص کو دیکھے تو وہ اس کو دیکھ لے۔'' ایک روایت میں ہے: ''جو آدمی آگ والوں میں سے کسی شخص کو دیکھنا پسند کرتا ہو، وہ اس کو دیکھ لے۔''

فوائد: ...... نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ صحت و عافیت کی دعا کرنے اور آزمائشوں اور بیماریوں کے ٹل جانے کا سوال کرنے کی تعلیم دی ہے، جبکہ صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت بھی ہے، ہاں اگر آدمی کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو اس کو صبر کرنا چاہیے اور یہ حسن ظن رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو اس کی خطاؤں کا کفارہ بنائے گا۔

اور جہاں بیمار ہونا بندے کا فعل ہی نہیں ہے، وہاں بیماری کی دعا کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے، اس لیے مذکورہ بالا حدیث کی یہ تاویل کی جائے گی کہ ممکن ہے کہ وہ بندہ گنہگار ہو اور اس نے نہ توبہ تائب ہو کر ان کی بخشش کروائی ہو اور نہ

(۹۳۹۰) تخریج: اسنادہ حسن، أخرجہ ابویعلی: ٦٥٥٦، والبزار: ۷۷۸، وابن حبان: ۲۹۱٦، والحاکم: ۱/ ۳۴۷ (انظر: ۸۷۹٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

وہ بیمار ہوا ہو کہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ بن گئی ہو، یا آپ ﷺ کا مقصود بیماری کی فضیلت بیان کرنا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اَلدَّمَ يُلْدِمُ: کا معنی کسی کو ہمیشہ بخار رہنا ہے اور ''أُمِّ مِلْدَم'' بخار کی کنیت ہے۔

(۹۳۹۱)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛، اَنَّ اِمْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ابْنَةٌ لِيْ كَذَا وَكَذَا، وَذَكَرَتْ مِنْ حُسْنِهَا وَجَمَالِهَا، فَآثَرْتُكَ بِهَا، فَقَالَ: ((قَدْ قَبِلْتُهَا۔)) فَلَمْ تَزَلْ تَمْدَحُهَا حَتّٰى ذَكَرَتْ اَنَّهَا لَمْ تَصْدَعْ، وَلَمْ تَشْتَكِ شَيْئًا قَطُّ، قَالَ: ((لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ ابْنَتِكِ۔)) (مسند احمد: ۱۲۶۰۸)

سیدنا انس ﷛ سے مروی ہے کہ ایک خاتون، نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری اس طرح کی بیٹی ہے، اس نے اپنی بیٹی کے حسن و جمال کا ذکر کیا، میں آپ کو اس کے لیے ترجیح دیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس کو بطورِ بیوی قبول کر لیا ہے۔'' پھر وہ اس کی مدح سرائی کرتی رہی، یہاں تک کہ یہ بھی کہہ دیا کہ اس کو کبھی سر درد نہیں ہوا، بلکہ وہ کبھی کسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوئی، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر مجھے تیری بیٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّبْرِ عَلٰى مَوْتِ الْاَوْلَادِ وَثَوَابِ ذٰلِكَ

بچوں کی وفات پر صبر کرنے کی ترغیب اور اس کے ثواب کا بیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے نابالغ بچے جنت میں جائیں گے، یہ بہت بڑا اعزاز اور خوشی کی بات ہے، اس پر مستزاد یہ کہ وہ بچے اپنے والدین کے لیے جنت کا سبب بنیں گے، اس باب میں اس موضوع کو (۲۶) احادیث کے ذریعے بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے، یوں لگتا ہے کہ بلوغت سے پہلے فوت ہونے والے بچے کے والدین کو مبارکباد دی جائے۔

والدین کو چاہیے کہ ان کی وفات پر مکمل صبر کا مظاہرہ کریں، ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھیں اور صبر کے دوسرے تقاضے بھی پورے کریں، نوحہ اور واویلا نہ کریں، زبان سے ناشکری اور بے صبری والا کوئی کلمہ نہ کہیں، تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائیں، یاد رہے کہ غمی کے موقع پر رونا جائز ہے، بلکہ وہ دل کے نرم ہونے کی دلیل ہے، رونے اور نوحہ کرنے میں فرق ہے۔

(۹۳۹۲)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَالِعَبْدِيْ

سیدنا ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میں اپنے بندے کی

(۹۳۹۱) تخريج: اسناده ضعيف، سنان بن ربيعة ضعفه ابن معين، أخرجه ابويعلى: ٤٢٣٤ (انظر: ١٢٥٨٠)

(۹۳۹۲) تخريج: أخرجه البخارى: ٦٤٢٤ (انظر: ٩٣٩٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْیَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ۔)) (مسند احمد: ٩٣٨٢)

پسندیدہ چیز لے لیتا ہوں اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے تو اس کو بطورِ عوض دینے کے لیے میرے پاس صرف جنت ہوتی ہے۔''

(٩٣٩٣)۔ وَعَنْهُ أَیْضًا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ (زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ: مِنَ الْوَلَدِ) لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔)) یَعْنِی الْوُرُوْدَ۔ (مسند احمد: ٧٧٠٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اس کو آگ نہیں چھوئے گی، سوائے قسم کے پورا کرنے کے۔'' قسم کے پورا کرنے سے مراد وہاں سے گزرنا ہے۔

فوائد: ...... قسم کے پورا ہونے سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾ ...... ''تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے، یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی، فیصل شدہ امر ہے۔'' (سورۂ مریم: ٧١)

اس کی تفسیر صحیح احادیث میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ جہنم کے اوپر ایک پل بنایا جائے گا، جس سے ہر مومن اور کافر کو گزرنا ہوگا، بعض مومن جلد یا بہ دیر گزر جائیں گے، بعض جہنم میں گر جائیں گے، پھر ان کو شفاعت کے ذریعے یا جرم کی سزا بھگتنے کے بعد نکال لیا جائے گا اور کافر اور مشرک اس پل سے نہیں گزر پائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں گر جائیں گے۔

(٩٣٩٤)۔ وَعَنْهُ أَیْضًا قَالَ: جَاءَ نِسْوَةٌ إِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلَیْكَ فِیْ مَجْلِسِكَ مِنَ الرِّجَالِ، فَوَاعِدْنَا مِنْكَ یَوْمًا نَأْتِیْكَ فِیْهِ، قَالَ: ((مَوْعِدُكُنَّ بَیْتُ فُلَانٍ۔)) وَأَتَاهُنَّ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ، وَلِذٰلِكَ الْمَوْعِدِ، قَالَ: فَكَانَ مِمَّا قَالَ لَهُنَّ، یَعْنِیْ: ((مَا مِنْ اِمْرَأَةٍ تُقَدِّمُ ثَلَاثًا مِنَ الْوَلَدِ تَحْتَسِبُهُنَّ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((أَوِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ کچھ خواتین، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب آپ مردوں کی مجلس میں تشریف رکھتے ہیں تو ہم آپ کے پاس نہیں آ سکتے، اس لیے آپ ہمارے لیے ایک دن کا تعین کر دیں، ہم اس میں آپ کے پاس آ جائیں گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا وعدہ فلاں کا گھر ہے۔'' پس آپ ﷺ وعدے کے مطابق اس گھر میں تشریف لے آئے اور خواتین کو جو باتیں ارشاد فرمائیں، ان میں یہ فرمان بھی تھا: ''جو عورت تین بچوں کو آگے بھیج دیتی ہے اور پھر ثواب کی نیت

(٩٣٩٣) تخریج: أخرجه مسلم: ٢٦٣٢ (انظر: ٧٧٢١)

(٩٣٩٤) تخریج: أخرجه مسلم: ٢٦٣٢ (انظر: ٧٣٥٧)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اثْنَانِ۔)) (مسند احمد: ۷۳۵۱)

سے صبر کرتی ہے، تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔'' ایک خاتون نے کہا: اگر دو بچے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ دو ہوں۔''

(۹۳۹۵)۔ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوُہُ وَفِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَھُنَّ: ((مَا مِنْکُنَّ امْرَاَۃٌ یَمُوْتُ لَھَا ثَلَاثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ اِلَّا کَانُوْا لَھَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ۔)) فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ: الخ (مسند احمد: ۱۱۳۱۶)

سیدنا ابو سعید خدری ؓ نے بھی اسی قسم کی حدیث ِ نبوی بیان کی ہے، البتہ اس میں ہے: نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم میں سے جس خاتون کے تین بچے فوت ہو جاتے ہیں تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ثابت ہوں گے۔'' پس ایک عورت نے کہا:......۔

(۹۳۹۶)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ مَاتَ لَہُ ثَلَاثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَاحْتَسَبَھُمْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔)) قَالَ: قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((اثْنَانِ۔)) قَالَ مَحْمُوْدٌ: فَقُلْتُ لِجَابِرٍ: اَرَاکُمْ لَوْ قُلْتُمْ: وَوَاحِدًا لَقَالَ: وَوَاحِدًا قَالَ: وَاَنَا وَاللّٰہِ! اَظُنُّ ذٰلِکَ۔ (مسند احمد: ۱۴۳۳۶)

سیدنا جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر دو بچے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ دو ہوں۔'' محمود راوی کہتے ہیں: میں نے سیدنا جابر ؓ سے کہا: میرا خیال ہے کہ اگر تم ایک بچے کے بارے میں سوال کرتے تو آپ ﷺ نے فرما دینا تھا کہ ''اگرچہ ایک بھی ہو'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میرا گمان بھی یہی ہے۔

(۹۳۹۷)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَمُوْتُ لَھُمَا ثَلَاثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ، لَمْ یَبْلُغُوْا الْحِنْثَ، اِلَّا کَانُوْا لَہُ حِصْنًا حَصِیْنًا مِنَ النَّارِ۔)) فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَاِنْ کَانَا اثْنَیْنِ؟ قَالَ: ((وَاِنْ کَانَا اثْنَیْنِ۔))، فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَمْ اُقَدِّمْ اِلَّا اثْنَیْنِ؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان میاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ ان کے لیے جہنم سے مضبوط قلعہ ہوں گے۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر دو بچے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ دو ہوں۔'' سیدنا ابو ذر ؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو صرف دو ہی بھیجے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ دو ہوں۔'' سید القراء ابو المنذر

(۹۳۹۵) تخریج: أخرجه البخاری: ۱۰۲، ومسلم: ۲۶۳۳ (انظر: ۱۱۲۹۶)

(۹۳۹۶) تخریج: صحیح لغیره، أخرجه ابن حبان: ۲۹۴۶ (انظر: ۱۴۲۸۵)

(۹۳۹۷) تخریج: اسناده ضعیف بهذه السیاقة، فیه ضعف وانقطاع، محمد بن ابی محمد لایعرف، وابو عبیدة بن عبد الله لم یسمع من ابیه عبد الله بن مسعود ؓ، أخرجه الترمذی: ۱۰۶۱، وابن ماجه: ۱۶۰۶ (انظر: ۳۵۵۴)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَـالَ: ((وَإِنْ كَـانَـا اثْنَيْنِ۔)) قَالَ: فَقَالَ أُبَيُّ بْـنُ كَـعْبٍ أَبُوْ الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: لَمْ أُقَدِّمْ إِلَّا وَاحِدًا؟ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا، فَـقَالَ: ((إِنَّمَا ذَاكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى۔)) (مسند احمد: ٣٥٥٤)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا تو صرف ایک بچہ فوت ہوا ہے؟ ان کو جواباً کہا گیا: اگر چہ ایک بچہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اجر صرف اس وقت ملتا ہے، جب صدمہ کے شروع میں صبر کیا جائے۔''

فوائد:...... جونہی آدمی غم والی خبر سنتا ہے، اسی وقت سے یہ حکم جاری ہوتا ہے کہ وہ صبر کرے، نوحہ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کوئی بات نہ کہے۔

(٩٣٩٨)۔ حَـدَّثَـنَـا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا حَـفْـصُ بْـنُ غِـيَـاثِ بْـنِ طَـلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الـنَّـخَـعِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْقَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، قَـالَ: سَـمِـعْـتُ أَبَازُرْعَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُـرَيْـرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ امْـرَأَةً أَتَـتِ الـنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بِـصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ لَـهُ، فَـقَـدْ دَفَـنْـتُ ثَـلَاثَةً، فَقَالَ: ((لَقَدِ احْـتَـظَـرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ۔)) قَالَ حَـفْـصٌ: سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَـمْ أَبْـلُـغْ عَشَـرَ سِنِيْنَ، وَسَمِعْتُ حَفْصًا يَذْكُرُ هٰذَا الْكَلَامَ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ۔ (مسند احمد: ٩٤٢٧)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنا بچہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس بچے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دو، پہلے تین بچوں کو دفن کر چکی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو تو پھر آگ سے بڑی زبردست رکاوٹ بنا چکی ہے۔'' حفص راوی کہتے ہیں: ساٹھ سال ہو گئے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مبارکہ سنی تھی، جبکہ اس وقت میری عمر دس برس بھی نہیں تھی۔ علی بن عبد اللہ راوی کہتے ہیں: میں نے ۱۸۷ھ میں حفص کو یہ بات کرتے ہوئے سنا تھا۔

(٩٣٩٩)۔ عَـنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا امْرَأَةٌ كَـانَتْ تَأْتِيْنَا يُقَالُ لَهَا: مَاوِيَّةُ كَانَتْ تُرْزَأُ فِيْ وَلَدِهَا، فَأَتَتْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ الْقُرَشِيَّ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَحَدَّثَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، إِنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم بِابْنٍ

محمد بن سیرین کہتے ہیں: ہمارے پاس ماویہ نامی ایک خاتون آتی تھی، اس کے بچے فوت ہو جاتے تھے، وہ عبید اللہ بن معمر قریشی کے پاس گئی، جبکہ ان کے پاس ایک صحابیٔ رسول بھی بیٹھے ہوئے تھے، اس صحابی نے بیان کیا کہ ایک خاتون اپنا ایک بیٹا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور اس نے کہا:

(٩٣٩٨) تخريج: أخرجه مسلم: ٢٦٣٦ (انظر: ٩٤٣٧)

(٩٣٩٩) تخريج: صحيح لغيره (انظر: ٢٠٧٨٣)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!، اُدْعُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنْ يُبْقِيَهُ لِيْ، فَقَدْ مَاتَ لِيْ قَبْلَهُ ثَلَاثَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمُنْذُ اَسْلَمْتِ؟)) فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ۔))، قَالَتْ مَاوِيَةُ: قَالَ لِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْمَرٍ: اِسْمَعِيْ يَامَاوِيَةُ! قَالَ مُحَمَّدٌ (يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ): فَخَرَجَتْ (مَاوِيَةُ) مِنْ عِنْدَ ابْنِ مَعْمَرٍ فَاَتَتْنَا، فَحَدَّثَتْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ۔ (مسند احمد: ٢١٠٦٤)

اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیں کہ وہ اس کو زندہ رکھے، اس سے پہلے میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب سے اسلام قبول کیا، اس وقت سے تین بچے فوت ہوئے ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو (آگ سے بچنے کا) بڑا مستحکم ذریعۂ حفاظت ہے۔'' ماویہ کہتی ہیں: مجھے عبید اللہ بن معمر نے کہا: اے ماویہ بات اچھی طرح سن (اور اس پر عمل کرتے ہوئے صبر سے کام لے اور اللہ سے ڈرتی رہ) محمد بن سیرین کہتے ہیں: یہ عورت (ماویہ) ابن معمر کے پاس سے نکلی اور ہمارے پاس آئی اور ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

(٩٤٠٠)۔ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ امْرَاَةٍ يُقَالُ لَهَا: رَجَاءُ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ لِيْ فِيْهِ بِالْبَرَكَةِ، فَاِنَّهُ قَدْ تُوُفِّيَ لِيْ ثَلَاثَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمُنْذُ اَسْلَمْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ۔)) فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ: اِسْمَعِيْ يَارَجَاءُ! مَايَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ (مسند احمد: ٢١٠٦٣)

ابن سیرین، رجاء نامی ایک خاتون سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھی، ایک عورت اپنا ایک بیٹا لے کر آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ میرے لیے اس بچے میں برکت کی دعا کریں، کیونکہ میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا قبولیتِ اسلام کے بعد یہ بچے فوت ہوئے ہیں؟'' اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو (جہنم سے بچنے کے لیے) بڑی مضبوط ڈھال ہے۔'' پس ایک آدمی نے مجھے کہا: اے رجاء! سن، رسول اللہ ﷺ کیا فرما رہے ہیں۔

(٩٤٠١)۔ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ

سیدنا عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان آدمی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں، وہ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں سے ملیں گے، وہ جس دروازے سے چاہے گا، داخل ہو گا۔''

(٩٤٠٠) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه الطبراني في "الكبير": ٢٤/ ٧٠٨ (انظر: ٢٠٧٨٢)

(٩٤٠١) تخريج: صحيح لغيره، أخرجه ابن ماجه: ١٦٠٤ (انظر: ١٧٦٤٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَّةِ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ۔))

(مسند احمد: ١٧٧٩٤)

(٩٤٠٢)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ السُّلَمِيِّ ؓ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ قَدَّمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ صُلْبِهِ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوْا الْحِنْثَ، اَوِ امْرَاَةٍ، فَهُمْ لَهُ سُتْرَةٌ مِنَ النَّارِ۔))(مسند احمد: ١٩٦٦٦)

سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان مرد یا عورت نے اپنی نسل سے تین نابالغ بچے اللہ تعالیٰ کے لیے آگے بھیج دیئے تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ثابت ہوں گے۔''

(٩٤٠٣)۔ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْوَهُ۔ (مسند احمد: ٢٧٦٥٤)

سیدنا انس بن مالک ؓ کی ماں سیدہ ام سلیم بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس قسم کی حدیث سنی ہے۔

(٩٤٠٤)۔ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، قَالَ: دَفَنْتُ اِبْنًا لِيْ وَاِنِّيْ لَفِي الْقَبْرِ اِذْ اَخَذَ بِيَدِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَخْرَجَنِيْ، فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ؟ قَالَ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ قَبَضْتَ وَلَدَ عَبْدِيْ؟، قَبَضْتَ قُرَّةَ عَيْنِهِ، وَثَمَرَةَ فُؤَادِهِ؟، قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا قَالَ؟ قَالَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ، قَالَ: ابْنُوْا لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔)) (مسند احمد: ١٩٩٦٣)

ابو سنان کہتے ہیں: میں نے اپنا بیٹا دفن کیا اور ابھی تک میں قبر میں تھا کہ ابوطلحہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے قبر سے نکالا اور کہا: ''کیا میں تجھے خوشخبری دوں؟ میں نے کہا: جی کیوں نہیں، انھوں نے کہا: ضحاک بن عبد الرحمن نے سیدنا ابو موسی اشعری ؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا تو نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ کیا تو نے اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے دل کی محبت قبض کر لی ہے؟ وہ کہتا ہے: جی ہاں، اللہ تعالیٰ کہتا ہے: تو پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ اس نے کہا: تیری تعریف بیان کی اور ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا، اللہ تعالیٰ نے کہا: تو پھر اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ''بَيْتُ الْحَمْد'' رکھو۔''

(٩٤٠٢) تخريج: حديث صحيح (انظر: ١٩٤٣٩)

(٩٤٠٣) تخريج: حديث صحيح لغيره، أخرجه ابن ابى شيبة: ٣/ ٣٥٣، والطبرانى فى ''الكبير'': ٢٥/ ٣٠٦(انظر: ٢٧١١٣)

(٩٤٠٤) تخريج: حسن، قاله الالبانى، أخرجه الترمذى: ١٠٢١ (انظر: ١٩٧٢٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

فوائد:...... معلوم ہوا کہ آزمائش والی خبر سنتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

(۹٤۰٥)۔ عَنِ ابْنِ حَصْبَةَ اَوْ اَبِی حَصْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((تَدْرُوْنَ مَا الرَّقُوْبُ؟)) قَالُوْا: الَّذِیْ لَا وَلَدَ لَهُ، فَقَالَ: ((الرَّقُوْبُ كُلُّ الرَّقُوْبِ، الرَّقُوْبُ كُلُّ الرَّقُوْبِ، الرَّقُوْبُ كُلُّ الرَّقُوْبِ، الَّذِیْ لَهُ وَلَدٌ فَمَاتَ وَلَمْ يُقَدِّمْ مِنْهُمْ شَيْئًا۔)) قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَاالصُّعْلُوْكُ؟)) قَالُوْا: الَّذِیْ لَيْسَ لَهُ مَالٌ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((الصُّعْلُوْكُ كُلُّ الصُّعْلُوْكِ، الصُّعْلُوْكُ كُلُّ الصُّعْلُوْكِ، الَّذِیْ لَهُ مَالٌ فَمَاتَ وَلَمْ يُقَدِّمْ مِنْهُ شَيْئًا۔))، قَالَ: ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَاالصُّرَعَةُ؟)) قَالَ: قَالُوْا: الصَّرِيْعُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ، الصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ، الرَّجُلُ يَغْضَبُ، فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ، يَحْمَرُّ وَجْهُهُ، وَيَقْشَعِرُّ شَعْرُهُ، فَيَصْرَعُ غَضَبَهُ۔)) (مسند احمد: ۲۳۵۰۳)

ابن حصبہ یا ابو حصبہ ایک ایسے صحابی سے بیان کرتے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے خطاب کے وقت موجود تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ ''رَقُوْب'' (بے اولاد) کون ہوتا ہے؟'' لوگوں نے کہا: جس کی اولاد نہیں ہوتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مکمل طور پر ''رَقُوْب'' ہے، وہ سارے کا سارا ''رَقُوْب'' ہے، بس وہی ''رَقُوْب'' ہے کہ جو اس حال میں مرتا ہے کہ اس کی اولاد تو ہوتی ہے، لیکن اس نے کوئی بچہ آگے نہیں بھیجا ہوتا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا کیا تم یہ جانتے ہو کہ ''صُعْلُوْك'' (غریب و نادار) کون ہوتا ہے؟'' لوگوں نے کہا: جس کے پاس مال نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مکمل طور پر ''صُعْلُوْك'' ہے، وہ سارے کا سارا ''صُعْلُوْك'' ہے، بس وہی ''صُعْلُوْك'' ہے، جو مالدار ہونے کے باوجود اس حال میں مر جاتا ہے کہ اس نے کوئی مال آگے نہیں بھیجا ہوتا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ بڑا پہلوان کون ہے؟'' انھوں نے کہا: پچھاڑنے والا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سارے کا سارے پہلوان، بڑے سے بڑا پہلوان وہ آدمی ہے جسے غصہ آتا ہے، پھر اس کا غصہ سخت ہو جاتا ہے، چہرہ سرخ ہونے لگتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہونے لگتے ہیں، لیکن وہ اپنے غصے پر قابو پالیتا ہے۔''

(۹٤۰٦)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّوْنَ فِيْكُمُ الرَّقُوْبَ؟)) قَالَ: قُلْنَا الَّذِیْ لَا وَلَدَ لَهُ،

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے اندر کس کو ''رَقُوْب'' (بے اولاد) شمار کرتے ہو؟'' ہم نے کہا: جس کی اولاد نہیں ہوتی۔

(۹٤۰٥) تخریج: صحیح لغیرہ، دون قصة الصعلوك، وهذا اسناد ضعیف لجهالة ابی حصبة او ابن حصبة، أخرجه البیهقی فی ''الشعب'': ۳۳٤۱ (انظر: ۲۳۱۱٥)

(۹٤۰٦) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین، أخرجه مسلم: ۲٦۰۸ (انظر: ۳٦۲٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

قَالَ: ((لا وَلٰكِنَّ الرَّقُوْبَ الَّذِیْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا۔)) (مسند احمد: ۳۶۲۶)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، ''رَقُوْب'' تو وہ ہوتا ہے، جس نے کوئی نابالغ بچہ آگے نہیں بھیجا ہوتا۔''

(۹٤۰۷)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي، دَخَلَ الْجَنَّةَ۔))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: بِأَبِیْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ؟ فَقَالَ: ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ!)) قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي، لَمْ يُصَابُوْا بِمِثْلِي۔)) (مسند احمد: ۳۰۹۸)

سیدنا عبد اللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے جس شخص کے دو پیش رو ہوں گے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' سیدہ عائشہ ؓ نے کہا: میرے باپ کی قسم! جس کا ایک پیش رو ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ جس کا ایک پیش رو ہوگا، اے توفیق دی ہوئی خاتون!'' پھر سیدہ نے کہا: آپ کی امت میں سے جس کا کوئی پیش رو نہیں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس میں اپنی امت کے لیے پیش رو ہوں گا، میری امت کو میری جیسی تکلیف نہیں پہنچی۔''

(۹٤۰۸)۔ عَنْ مُعَاذٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا۔))، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((أَوِ اثْنَانِ۔))، قَالُوْا: أَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: ((أَوْ وَاحِدٌ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهِ، إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ۔)) (مسند احمد: ۲۲٤٤۰)

سیدنا معاذ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان پر بہت زیادہ رحمت کرنے کی وجہ سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر دو بچے ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ دو ہوں۔'' لوگوں نے پھر کہا: اگر ایک ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگرچہ ایک ہو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بیشک ناتمام بچہ ناف کے کٹے ہوئے حصے سے اپنے ماں کو کھینچ کر جنت کی طرف لے جائے گا، بشرطیکہ وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے۔''

(۹٤۰۹)۔ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أُقَيْشٍ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ

سیدنا حارث بن اُقیش ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان میاں بیوی کے چار بچے فوت ہو

(۹٤۰۷) تخریج: اسنادہ حسن، أخرجہ الترمذی: ۱۰٦۲ (انظر: ۳۰۹۸)

(۹٤۰۸) تخریج: صحیح لغیرہ دون قصۃ السقط فی آخرہ، وھذا اسناد ضعیف لضعف یحیی النیمی، أخرجہ ابن ماجہ: ۱٦۰۹ (انظر: ۲۲۰۹۰)

(۹٤۰۹) تخریج: اسنادہ ضعیف لجھالۃ عبد اللہ بن قیس، أخرجہ مختصرا ابن ماجہ: ٤۳۲۳ (انظر: ۲۲٦٦٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَوْلَادٍ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ۔)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاثْنَانِ قَالَ: ((وَاثْنَانِ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَحَدَ زَوَايَاهَا، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ۔)) (مسند احمد: ٢٣٠٤١)

جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔‘‘ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر تین ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگرچہ تین ہوں۔‘‘ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر دو ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگرچہ دو ہوں، اور بیشک میرے امت میں ایسے افراد بھی ہیں کہ ان کو آگ کے لیے اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ اس کا ایک کونہ بن جائیں گے اور میری امت میں ایسے افراد بھی ہیں کہ جن کی سفارش سے مضر قبیلے کے افراد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

فوائد: …… یہ بات درست ہے کہ بعض جہنمیوں کے جسم بڑے بنا دیے جائیں گے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَعَرْضُ جِلْدِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَفَخِذُهُ مِثْلُ وَرِقَانَ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مِثْلُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ الرَّبَذَةِ۔)) …… ’’قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ جتنی ہو جائے گی، اس کی جلد ستر ہاتھ موٹی ہو جائے گی، اس کی ران ورقان پہاڑ جتنی ہو جائے گی اور آگ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی، جتنا میں (محمد ﷺ) اور ربذہ گاؤں کے درمیان فاصلہ ہے۔‘‘ (مسند احمد: ۲/ ۳۲۸، رقم: ۸۳۴۵)

جسم کو بڑا کرنے کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ عذاب کو زیادہ محسوس کریں۔ أَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ۔

(٩٤١٠)۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: مَاتَ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَدَانِ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدَانِ فِي الْإِسْلَامِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا۔)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَقِيَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْوَلَدَيْنِ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ: لَأَنْ يَكُوْنَ قَالَهُ لَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا غُلِّقَتْ عَلَيْهِ حِمْصُ وَفِلَسْطِيْنُ۔ (مسند احمد: ٢٧٧٦٢)

سیدنا ابو ثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے دو بچے اسلام میں فوت ہو چکے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص کے دو بچے اسلام میں فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ان بچوں پر رحمت کرنے کی وجہ سے اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دے گا۔‘‘ بعد میں جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انھوں نے مجھ سے کہا: تم وہ آدمی ہو، جن کو رسول اللہ ﷺ نے والدین کے بارے میں خوشخبری سنائی تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: اگر آپ ﷺ یہ بات میرے لیے فرماتے تو یہ بات مجھے ان چیزوں سے زیادہ پسند ہوتی، جن پر حمص اور فلسطین کو بند کیا گیا۔

(٩٤١٠) تخريج: اسناده ضعيف لجهالة عمر بن نبهان، أخرجه الطبراني: ٢٢/ ٦٠١ (انظر: ٢٧٢٢٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فوائد:...... حمص اور فلسطین اور ان کے خزانوں کا مالک بننا مراد ہے۔

(۹٤۱۱)۔ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ اَبَاذَرٍّ قُلْتُ: مَابَالُكَ؟ قَالَ: لِيْ عَمَلِيْ، قُلْتُ: حَدِّثْنِيْ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ اَوْلَادِهِمَا، لَمْ يَبْلُغُوْا الْحِنْثَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا۔)) (مسند احمد: ۲۱٦٦۷)

صعصعہ بن معاویہ کہتے ہیں: میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ انھوں نے کہا: میرے لیے میرا کام ہے، میں نے کہا: مجھے کوئی حدیث بیان کرو، انھوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان میاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔''

(۹٤۱۲)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهِ حَجَبُوْهُ مِنَ النَّارِ۔)) (مسند احمد: ۱۱۱۲۲)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے تین بچے آگے بھیج دیئے، وہ اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے۔''

(۹٤۱۳)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوْا الْحِنْثَ، اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ وَاِيَّاهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الْجَنَّةَ، وَقَالَ: يُقَالُ لَهُمْ: اُدْخُلُوْا الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ اَبَوَانَا، قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَيَقُوْلُوْنَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: اُدْخُلُوْا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَبَوَاكُمْ۔)) (مسند احمد: ۱۰٦۳۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان میاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی بڑی رحمت سے ان کو ان کے بچوں سمیت جنت میں داخل کر دے گا، جب ان بچوں سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: ہمارے والدین آ لیں، (پھر داخل ہوں گے)، تین مرتبہ ان سے یہ بات کہی جائے گی، وہ یہی جواب دیں گے، بالآخر ان سے کہا جائے گا: تم بھی اور تمہارے والدین بھی، سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

(۹٤۱٤)۔ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ، قَالَ: تُوُفِّيَ ابْنَانِ

ابو حسان کہتے ہیں: میرے دو بیٹے فوت ہو گئے، پس میں نے

(۹٤۱۱) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه النسائی: ٤/ ۲٤، ٦/ ٤۸ (انظر: ۲۱۳٤۱)

(۹٤۱۲) تخریج: حدیث صحیح (انظر: ۱۱۱۰٦)

(۹٤۱۳) تخریج: اسناده صحیح علی شرط الشیخین، أخرجه النسائی: ٤/ ۲٥ (انظر: ۱۰٦۲۲)

(۹٤۱٤) تخریج: أخرجه مسلم: ۲٦۳٥ (انظر: ۱۰۳۳۱)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

لِي فَقُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا تُحَدِّثُنَاهُ يُطَيِّبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ، ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَلْقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ: أَبَوَيْهِ، فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ أَوْ يَدِهِ كَمَا آخُذُ بِصَنَفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا، فَلَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ۔)) (مسند احمد: ١٠٣٣٦)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث بیان کرو جو ہمارے نفسوں کو ہمارے مردوں کے بارے میں خوش کر دے، انھوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مومنوں کے) چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہوں گے (یعنی بے روک ٹوک جنت میں آتے جاتے رہیں گے)۔ ایسا بچہ اپنے باپ یا اپنے والدین سے ملاقات کرے گا، اس کا ہاتھ پکڑ لے گا، جس طرح میں نے تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑ لیا ہے، اور اسے نہیں چھوڑے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے باپ دونوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔''

(٩٤١٥)۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رجلا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ ومَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ: النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتُحِبُّهُ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَافَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِيهِ: ((أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَهُ خَاصَّةً أَوْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ۔)) (مسند احمد: ٢٠٦٣٦)

سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آتا تھا، جبکہ اس کا بچہ اس کے ساتھ ہوتا تھا، ایک دن آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ آپ سے اس طرح محبت کرے، جیسے میں اس سے کرتا ہوں، پس نبی کریم ﷺ نے اس کو گم پایا اور پوچھا: ''فلاں کے بیٹے کا کیا بنا؟'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ تو فوت ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے اس کے باپ سے کہا: ''کیا تو یہ بات پسند نہیں کرتا کہ تو جنت کے جس دروازے پر آئے، اسی پر اپنے بچے کو انتظار کرتے ہوئے پائے؟'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس شخص کے لیے خاص ہے، یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، یہ تو تم سب کے لیے ہے۔''

فوائد: ......آپ ﷺ کے پہلے سوال کے جواب میں اس آدمی نے جو کچھ کہا، اس سے اس کا مقصود محبت کی شدت کو بیان کرنا تھا۔

(٩٤١٥) تخریج: اسناده صحیح، أخرجه النسائی: ٤/ ٢٢، ٢٣ (انظر: ٢٠٣٦٥)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

(٩٤١٦)۔ عَنْ حَسَّانَ بْنِ كُرَيْبٍ، أَنَّ غُلَامًا مِنْهُمْ تُوُفِّيَ فَوَجَدَهُ عَلَيْهِ أَبَوَاهُ أَشَدَّ الْوَجْدِ، فَقَالَ حَرْشَبٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: فِي مِثْلِ ابْنِكَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ كَانَ لَهُ ابْنٌ قَدْ أَدَّبَ أَوْ دَبَّ وَكَانَ يَأْتِي مَعَ أَبِيهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ ابْنَهُ تُوُفِّيَ فَوَجَدَهُ عَلَيْهِ أَبُوهُ قَرِيبًا مِنْ سِتَّةِ أَيَّامٍ لَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا أَرٰى فُلَانًا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَهُ تُوُفِّيَ فَوَجَدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا فُلَانُ! أَتُحِبُّ لَوْ أَنَّ ابْنَكَ عِنْدَكَ الْآنَ كَأَنْشَطِ الصِّبْيَانِ نَشَاطًا؟ أَتُحِبُّ أَنَّ ابْنَكَ عِنْدَكَ أَجْرَأُ الْغِلْمَانِ جَرَاءَةً؟ أَتُحِبُّ أَنَّ ابْنَكَ عِنْدَكَ كَهْلًا كَأَفْضَلِ الْكُهُولِ أَوْ يُقَالَ لَكَ: أُدْخُلِ الْجَنَّةَ ثَوَابَ مَا أُخِذَ مِنْكَ۔)) (مسند احمد: ١٥٩٣٧)

حسان بن کریب کہتے ہیں: ہم میں سے ایک بچہ فوت ہو گیا، اس کے والدین کو بہت زیادہ صدمہ ہوا، صحابیٔ رسول سیدنا حوشب رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم لوگوں کو وہ بات بیان کروں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو تیرے اس بیٹے کی طرح کے بیٹے کے حق میں بیان کرتے ہوئے سنی تھی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک صحابی کا بیٹا تھا، اس نے اس کو ادب سکھایا تھا، یا ابھی تک وہ زمین پر ہاتھ پیر مار کر گھسٹتا تھا، وہ بچہ اپنے باپ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس بھی آتا تھا، پھر ہوا یوں کہ وہ بچہ فوت ہو گیا اور اس کے باپ نے اس کی وجہ سے اتنا غم محسوس کیا کہ وہ چھ دن تک نبی کریم ﷺ کے پاس بھی نہیں آیا، آپ ﷺ نے ایک دن پوچھا: ''کیا وجہ ہے کہ فلاں آدمی نظر نہیں آتا؟'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا بچہ فوت ہو گیا ہے اور وہ اس کی وجہ سے پریشان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں آدمی! اچھا بتا کہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اب تیرا بچہ تیرے پاس ہوتا اور بچوں میں سب سے زیادہ پھرتیلا ہوتا؟ یا تو یہ چاہتا ہے کہ تیرا بچہ سب بچوں سے زیادہ جرأت والا ہوتا؟ یا تو یہ پسند کرتا ہے کہ تیرا بچہ تیس سے پچاس برس کا بھرپور نوجوان ہو؟ یا تو یہ چاہتا ہے کہ کل قیامت والے دن تجھے کہا جائے: جو بچہ تجھ سے لے لیا گیا تھا، اس کے ثواب میں جنت میں داخل ہو جا؟''

(٩٤١٧)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقَ حَارِثَةُ بْنُ عَمَّتِي يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا نَظَّارًا مَا انْطَلَقَ لِلْقِتَالِ، قَالَ: فَأَصَابَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، قَالَ: فَجَاءَتْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میری پھوپھی کا بیٹا سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ بدر والے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا، یہ لڑکا لڑائی دیکھنے کے لیے گیا تھا، لڑنے کے لیے نہیں گیا تھا، لیکن اچانک اس کو تیر لگا اور اس کو قتل کر دیا،

(٩٤١٦) تخريج: اسناده ضعيف، ابن لهيعة سيىء الحفظ (انظر: ١٥٨٤٣)
(٩٤١٧) تخريج: أخرجه البخارى: ٢٥٩٨ (انظر: ١٣٢٥٠)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

أُمُّهُ عَمَّتِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِبْنِیْ حَارِثَةُ، اِنْ يَكُ فِی الْجَنَّةِ اَصْبِرُ وَاَحْتَسِبُ، وَاِلَّا فَسَيَرَى اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ: ((يَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيْرَةٌ وَاِنَّ حَارِثَةَ فِی الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰی۔))
(مسند احمد: ۱۳۲۸۳)

پس میری پھوپھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرا بیٹا حارثہ، اگر وہ جنت میں ہے تو میں ثواب کی نیت سے صبر کرتی ہوں، وگرنہ اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ میں کیا کرتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام حارثہ! جنتیں تو بہت زیادہ ہیں اور بیشک حارثہ تو فردوسِ اعلی میں ہے۔''

فوائد: ......اس خاتون کا مقصد رونا اور نوحہ کرنا تھا، جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے: اِجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِی الْبُكَاءِ۔ ...... میں اس پر رونے میں کوشش کروں گی۔

امام خطابی نے کہا: چونکہ نبی کریم ﷺ نے اس عورت کو اس کے دعوے پر برقرار رکھا، اس لیے اس حدیث سے اس طرح کے رونے کا جواز ملتا ہے، لیکن حافظ ابن حجر نے ان کا تعاقب کیا اور کہا کہ یہ واقعہ نوحہ کی حرمت سے پہلے کا ہے، کیونکہ غزوۂ احد کے بعد نوحہ کو حرام قرار دیا گیا تھا، جبکہ یہ واقعہ تو غزوۂ بدر کے بعد کا ہے۔

بَابُ قِصَّةِ اُمِّ سُلَيْمٍ مَعَ زَوْجِهَا اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہما عِنْدَمَا تُوُفِّیَ وَلَدُهُمَا

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا اپنے خاوند سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس وقت کے قصے کا بیان، جب ان کا بیٹا فوت ہوا تھا

(۹۴۱۸)۔ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: مَاتَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوْا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰی اَكُوْنَ اَنَا اُحَدِّثُهُ، قَالَ: فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ، قَالَ: ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَاكَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَوَقَعَ بِهَا، فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ وَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَمْنَعُوْهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ، فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوطلحہ اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے اہل والوں سے کہا: تم نے ابوطلحہ کو اس کے بیٹے کے بارے میں نہیں بتلانا، میں خود اس کو بتاؤں گی، پس جب وہ آئے تو اس نے ان کو شام کا کھانا پیش کیا، انھوں نے کھانا کھایا اور مشروب پیا، پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کے لیے اچھی طرح تیاری کی، جیسا کہ وہ پہلے کرتی تھیں، پس انھوں نے ان سے جماع کیا، جب ام سلیم نے دیکھا کہ اس کا خاوند خوب سیر ہو گیا گیا اور حق زوجیت بھی ادا کر لیا تو اس نے کہا: اے ابوطلحہ! اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے کہ لوگ ایک گھر والوں کو کوئی چیز عاریۃً دیتے ہیں، پھر جب وہ ان سے واپس کرنے کا مطالبہ

(۹۴۱۸) تخريج: أخرجه مسلم: ص ۱۹۰۹ (انظر: ۱۳۰۲۶)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

بِمَا كَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِيْ غَابِرِ لَيْلَتِكُمَا۔)) قَالَ: فَحَمَلَتْ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى الْمَدِيْنَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طُرُوْقًا، فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، وَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا أَبُوْ طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: يَارَبِّ! إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّهُ يُعْجِبُنِيْ أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُوْلِكَ إِذَا خَرَجَ، وَأَدْخُلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ، وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرٰى، قَالَ: تَقُوْلُ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِيْ كُنْتُ أَجِدُ فَانْطَلَقْنَا، قَالَ: وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِيْنَ قَدِمُوْا فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ لِيْ أُمِّيْ: يَا أَنَسُ! لَا يُرْضِعَنَّهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيْسَمٌ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ: ((لَعَلَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَضَعَ الْمِيْسَمَ قَالَ: فَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ قَالَ: وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلَاكَهَا فِيْ فِيْهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِيْ فِيْ الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُنْظُرُوْا إِلٰى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ۔))، قَالَ: فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔ (مسند احمد: ۱۳۰۵۷)

کرتے ہیں تو کیا وہ روک سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، نہیں روک سکتے، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: تو پھر اپنے بیٹے کی وفات پر ثواب کی نیت سے صبر کر، سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ چل پڑے، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ کو سارے ماجرے کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات میں برکت فرمائے۔'' ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حمل ہو گیا، ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور ام سلیم آپ ﷺ کے ساتھ تھیں، جب آپ ﷺ سفر سے واپسی پر مدینہ آتے تھے تو رات کو شہر میں داخل نہیں ہوتے تھے، پس جب وہ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دردِ زہ شروع ہو گیا، نبی کریم ﷺ تو آگے چل دیئے، لیکن سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس رک گئے اور انھوں نے کہا: اے میرے ربّ! تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند لگتی ہے کہ تیرے رسول کے ساتھ سفر میں نکلوں اور آپ ﷺ کے ساتھ ہی مدینہ میں داخل ہوں، لیکن اب تو دیکھ رہا ہے کہ میں رک گیا ہوں، اتنے میں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جو چیز میں پہلے پاتی تھی، ابھی وہ نہیں پا رہی، پس ہم چل پڑے اور جب مدینہ پہنچے تو دوبارہ دردِ زہ شروع ہوا اور انھوں بچہ جنم دیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری ماں نے مجھے کہا: اے انس! کوئی بھی اس کو دودھ نہ پلائے، یہاں تک کہ تو صبح کو اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جائے، وہ کہتے ہیں: میں بچہ لے کر آپ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ کے پاس جانوروں کو داغنے والا ایک آلہ تھا، جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''شاید ام سلیم نے بچہ جنم دیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے وہ آلہ رکھ دیا، میں بچے کو لے کر آگے بڑھا اور اس کو آپ ﷺ کی گودی میں رکھ دیا، رسول

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

اللہ ﷺ نے مدینہ کی عجوہ کھجور منگوائی، اس کو اپنے منہ مبارک میں ڈال کر چبایا، یہاں تک کہ وہ نرم ہوگئی، پھر اس کو بچے کے منہ میں ڈالا اور بچہ زبان پھیر کر اس کو نگلنے لگ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھو کہ انصاریوں کو کھجور سے کتنی محبت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(٩٤١٩)۔ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: تَزَوَّجَ أَبُوْطَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ (بْنِ مالك) وَالْبَرَاءِ، قَالَ: فَوَلَدَتْ لَهُ بُنَيًّا، قَالَ: فَكَانَ يُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيْدًا، قَالَ: فَمَرِضَ الْغُلَامُ مَرَضًا شَدِيْدًا، فَكَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَقُوْمُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ يَتَوَضَّأُ وَيَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ فَيُصَلِّي مَعَهُ، وَيَكُوْنُ مَعَهُ إِلَى قَرِيْبٍ مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ، وَيَجِيْءُ يَقِيْلُ وَيَأْكُلُ، فَإِذَا صَلَّى الظُّهْرَ تَهَيَّأَ وَذَهَبَ فَلَمْ يَجِيءْ إِلَى صَلَاةِ الْعَتَمَةِ قَالَ: فَرَاحَ عَشِيَّةً وَمَاتَ الصَّبِيُّ، قَالَ: وَجَاءَ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ: نَسَجَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا وَتَرَكَتْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! كَيْفَ بَاتَ بُنَيَّ اللَّيْلَةَ؟ قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ! مَا كَانَ ابْنُكَ مُنْذُ اشْتَكَى أَسْكَنَ مِنْهُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَطَابَتْ نَفْسُهُ، قَالَ: فَقَامَ إِلَى فِرَاشِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ قَالَتْ: وَقُمْتُ أَنَا فَمَسِسْتُ شَيْئًا مِنْ طِيْبٍ ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى

(دوسری سند) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے شادی کی، یہ سیدنا انس بن مالک اور سیدنا براء رضی اللہ عنہما کی ماں تھیں، سیدہ ام سلیم نے ان کے لیے ایک پیارا سا بیٹا جنم دیا، سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس سے بہت محبت کرتے تھے، لیکن ہوا یوں کہ بچہ بہت سخت بیمار ہو گیا، سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روٹین یہ تھی کہ وہ نماز فجر کے لیے اٹھتے، وضو کرتے، نبی کریم ﷺ کے پاس آتے، آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور نصف النہار کے قریب تک آپ ﷺ کے ساتھ ہی ٹھہرتے، پھر واپس آ کر قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے، پھر نماز ظہر کی تیاری کر کے چلے جاتے اور نماز عشا تک واپس نہیں آتے تھے، ایک دن جب وہ رات کو واپس آئے تو بچہ فوت ہو چکا تھا، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے (شروع میں اس کی موت کو چھپانے کے لیے) اس کپڑے سے ڈھانپ دیا اور اس کو چھوڑ دیا، جب سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو کہا: اے ام سلیم! میرے پیارے بیٹے نے رات کیسے گزاری ہے؟ انھوں نے کہا: اے ابوطلحہ! تیرا بیٹا جس دن سے بیمار ہوا، آج رات کو سب سے زیادہ سکون میں تھا، پھر وہ کھانا لے کر آئیں، انھوں نے کھانا کھایا اور ان کا نفس خوشگوار ہو گیا، پھر وہ اپنے بستر کی طرف گئے اور سونے کے لیے اپنا سر رکھا،

(٩٤١٩) تخريج: حديث صحيح (انظر: ١٢٨٦٦)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

دَخَلَتْ مَعَهُ الْفِرَاشَ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَجَدَ رِيحَ الطِّيبِ كَانَ مِنْهُ مَايَكُونُ مِنَ الرَّجُلِ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: ثُمَّ أَصْبَحَ أَبُوطَلْحَةَ يَتَهَيَّأُ كَمَا كَانَ يَتَهَيَّأُ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا طَلْحَةَ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا اسْتَوْدَعَكَ وَدِيعَةً فَاسْتَمْتَعْتَ بِهَا ثُمَّ طَلَبَهَا فَأَخَذَهَا مِنْكَ تَجْزَعُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَإِنَّ ابْنَكَ قَدْ مَاتَ، قَالَ أَنَسٌ فَجَزِعَ عَلَيْهِ جَزَعًا شَدِيدًا، وَحَدَّثَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهَا فِي الطَّعَامِ وَالطِّيبِ، وَمَا كَانَ مِنْهُ إِلَيْهَا، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَبِتُّمَا عَرُوسَيْنِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِكُمَا؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ!، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا۔)) قَالَ: فَحَمَلَتْ أُمُّ سليم تِلْكَ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَتَلِدُ غُلَامًا، قَالَ: فَحِينَ أَصْبَحْنَا قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ احْمِلْهُ فِي خِرْقَةٍ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاحْمِلْ مَعَكَ تَمْرَ عَجْوَةٍ، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ فِي خِرْقَةٍ قَالَ: وَلَمْ يُحَنَّكْ وَلَمْ يَذُقْ طَعَامًا وَلَا شَيْئًا، قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ، قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، مَا وَلَدَتْ؟)) قُلْتُ: غُلَامًا، قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔))، فَقَالَ: ((هَاتِهِ إِلَيَّ۔)) فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَحَنَّكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ ثُمَّ قَالَ لِي: ((مَعَكَ تَمْرُ عَجْوَةٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَخْرَجْتُ تَمَرَاتٍ

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے خوشبو لگائی اور ان کے پاس آ کر بستر میں ان کے ساتھ داخل ہوگئی، جب انھوں نے خوشبو محسوس کی تو وہی معاملہ چلا جو میاں بیوی کا ہوتا ہے، پھر جب صبح ہوئی تو انھوں نے روٹین کے مطابق تیاری کرنا شروع کر دی، جیسا کہ ہر روز کرتے تھے، اب سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابوطلحہ! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی نے آپ کو امانت دی، آپ نے اس سے استفادہ کیا، پھر اس نے تجھ سے طلب کی اور پھر لے لی، کیا تو اس معاملے میں بےصبری کرے گا؟ انھوں نے کہا: نہیں، سیدہ نے کہا: تو پھر آپ کا بیٹا فوت ہو چکا ہے، وہ بہت زیادہ گھبرائے اور پریشان ہوئے اور جا کر رسول اللہ ﷺ کو سارے معاملے کی خبر دی کہ اس کی بیوی نے اس طرح کھانا کھلایا، خوشبو لگائی اور پھر جو کچھ ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے حق زوجیت ادا کیا ہے اور وہ بچہ تمہارے پہلوؤں میں تھا؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں برکت فرمائے۔'' پس سیدہ ام سلیم کو اسی رات حمل ہو گیا، بعد میں جب انھوں نے بچہ جنم دیا تو صبح کو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے میں (انس) سے کہا: اس کو کسی کپڑے میں اٹھا لے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا اور عجوہ کھجور بھی لیتا جا، پس میں نے اس کو کپڑے میں لپیٹ کر اٹھایا، نہ اس کو گڑتی دی گئی تھی، نہ اس نے کھانا کھایا، بلکہ کوئی چیز نہیں چکھی، جب میں پہنچا تو کہا: اے اللہ کے رسول! سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بچہ پیدا ہوا ہے، آپ ﷺ نے (خوشی سے) فرمایا: ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ، کیا جنم دیا ہے اس نے؟'' میں نے کہا: جی لڑکا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لے آ اس کو میرے پاس۔'' پس میں نے

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرَةً وَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ، فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلُوكُهَا حَتّٰى اخْتَلَطَتْ بِرِيقِهِ ثُمَّ دَفَعَ الصَّبِيَّ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ وَجَدَ الصَّبِيُّ حَلَاوَةَ التَّمْرِ، جَعَلَ يَمُصُّ بَعْضَ حَلَاوَةِ التَّمْرِ وَرِيقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَ أَمْعَاءَ ذٰلِكَ الصَّبِيِّ عَلٰى رِيقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حِبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ۔)) فَسَمَّى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: فَخَرَجَ مِنْهُ رَجُلٌ كَثِيرٌ قَالَ: وَاسْتُشْهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بِفَارِسَ۔(مسند احمد: ١٢٨٩٦)

آپ ﷺ کو پکڑا دیا، آپ ﷺ نے اس کو گڑتی دینا چاہی، اس لیے مجھ سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس عجوہ کھجور ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں ہے، پھر میں نے کھجوریں نکالیں، آپ ﷺ نے ایک کھجور لے کر اس کو اپنے منہ مبارک میں ڈالا اور اتنی دیر تک چبایا کہ وہ آپ ﷺ کے لعاب کے ساتھ مکس ہو گئی، پھر آپ ﷺ نے بچے کو دی اور فوراً یوں لگا کہ بچہ کھجور کی مٹھاس محسوس کر رہا ہے، وہ کھجور کی حلاوت اور رسول اللہ ﷺ کے تھوک کو چوسنے لگا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: پہلی چیز جس نے اس بچے کی انتڑیاں کھولیں، وہ رسول اللہ ﷺ کا تھوک تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصاریوں کی محبوب چیز کھجور ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا، اس عبد اللہ کی کافی ساری اولاد پیدا ہوئی تھی، یہ عبد اللہ فارس میں شہید ہو گئے تھے۔

فوائد: ...... صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک انصاری آدمی نے کہا: رَأَيْتُ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي مِنْ أَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ۔ ...... میں نے اس عبداللہ کے نو بیٹے دیکھے، سب نے قرآن مجید پڑھا ہوا تھا۔

ایک اور روایت کے مطابق ان میں سے اکثر نے علم حدیث بھی حاصل کیا تھا۔

بَابُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى))

رسول اللہ ﷺ کے فرمان ''بیشک صدمہ کی ابتداء میں صبر ہوتا ہے'' کا بیان

(٩٤٢٠)۔ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ: أَتَعْرِفِيْنَ فُلَانَةَ؟ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَهَا: ((اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ۔))، فَقَالَتْ لَهُ: إِيَّاكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي۔ قَالَ: وَلَمْ تَكُنْ عَرَفَتْهُ،

ثابت بنانی سے مروی ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اپنے اہل وعیال کی ایک خاتون سے کہتے کہ کیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس کا قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے اور وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ ﷺ نے اس سے کہا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے آگے سے کہا: پرے ہٹ جائیں آپ مجھ سے، آپ کو میرے مصیبت کی کیا

(٩٤٢٠) تخريج: أخرجه البخاري ٧١٥٤، ومسلم: ٩٢٦ (انظر: ١٢٤٥٨)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَ بِهَا مِثْلُ الْمَوْتِ، فَجَاءَ تْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ۔)) (مسند احمد: ۱۲٤۸۵)

پرواہ ہے۔ دراصل وہ خاتون آپ ﷺ کو پہچانتی نہیں تھی، جب اس کو بتلایا گیا کہ یہ تو اللہ کے رسول تھے، تو یوں لگا کہ اس پر موت کی سی کیفیت طاری ہو گئی ہے، پھر وہ آپ ﷺ کے دروازے تک پہنچی اور اس پر کوئی پہرہ دار نہیں پایا، اس نے آ کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک صبر وہ ہوتا ہے، جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے۔''

فوائد:...... جب مسلمان کو صدمے کی خبر موصول ہو تو اسی وقت سے صبر کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں، یہ صبر نہیں ہے کہ فوراً واویلا شروع کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے کا انداز پیش کیا جائے، اپنے لیے ہلاکت کی بددعائیں کی جائیں، خوب رویا پیٹا جائے، چیخ و پکار کی جائے اور جب طبیعت تھک جائے تو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سمجھ کر خاموشی اختیار کر لی جائے۔

بَابُ مَايَقُوْلُ الْمُصَابُ عَنِ الْمُصِيْبَةِ
مصیبت میں مبتلا ہونے والے کی دعا کا بیان

(۹٤۲۱)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا، وَأَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا۔)) فَلَمَّا قُبِضَ أَبُوْ سَلَمَةَ خَلَفَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنْهُ۔ (مسند احمد: ۱٦٤٥٤)

سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسی کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ کہے: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأْجُرْنِي فِيهَا، وَأَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا۔ (بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میں اپنی مصیبت پر تجھ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں، پس مجھے اس میں اجر عطا فرما اور اس کا بہترین متبادل عطا فرما)'' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پس جب سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں مجھے بہترین خاوند عطا کیا۔

فوائد:...... سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ام المؤمنین بن گئی تھیں۔

(۹٤۲۱) تخریج: حدیث صحیح لغیرہ، أخرجه الترمذی: ۳۵۱۱، وابن ماجه: ۱۵۹۸ (انظر: ۱٦۳٤۳)

Free downloading facility for DAWAH purpose only

www.minhajusunat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ کسی مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا۔ (بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر اور بہترین متبادل عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی مصیبت میں اجر دیتا ہے اور اس کو بہترین متبادل عطا کرتا ہے۔'' پس جب میرے خاوند سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور میں نے کہا: صحابیٔ رسول ابو سلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے، لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے طاقت اور برداشت عطا کی اور میں نے یہ دعا کرتے ہوئے کہا: اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس کا بہترین متبادل عطا فرما، پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے شادی کر لی۔

فوائد: ......معلوم ہوا کہ مبتلائے مصیبت کو یہ دعا پڑھنی چاہیے: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا۔ جو احادیث مبارکہ پہلے گزر چکی ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس دعا کے شروع میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کا اضافہ کرنا چاہیے۔

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی تکلیف پہنچی ہو، اگرچہ اس کو کافی زمانہ گزر چکا ہو، پھر وہ نئے سرے سے ''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر پہلی حالت کو واپس کرتا ہے اور اس کو اُتنا اجر عطا کر دیتا ہے، جتنا مصیبت والے دن عطا کیا تھا۔''

(۹٤۲۲) تخریج: أخرجه مسلم: ۹۱۸ (انظر: ۲٦٦۳٥)

(۹٤۲۳) تخریج: اسناده ضعیف جدا، هشام بن ابی هشام متروك، وامه لایعرف حالها، أخرجه ابن ماجه: ۱٦۰۰ (انظر: ۱۷۳٤)

Free downloading facility for DAWAH purpose only